सत्यमेव जयते नानृतं । मुंडक्

راستي هي هميشه فتح پاتي هے نه كه جهوت *

प्रथम

ستیارتھ پرکاش

مصنفہ

شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

کا

مُستند اُردو ترجمہ

جسکو حسب تجویز

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رحمل داس جی آریہ سبھا سدولالہ آتمارام جی

سابق منتری و اُپدیشک سبھا مذکور نے زیر نگرانی شریمان رائے

پیرارام دھون جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے مرتب کیا

اور

لالہ تولارام سب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور کی نگرانی میں

طبع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे । यजु

آؤ هم سب دوستانه محبت سے برتاؤ کریں *

ओ३म

ستیارتھ پرکاش

مصنفہ

شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

کا

مستند اُردو ترجمہ

جسکو حسب تجویز

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رمل داس جی آریہ سبھاسد و لالہ آتما رام جی

سابق منتری و اُپدیشک سبھا مذکور نے

زیر نگرانی شریمان رائے پیرا رام دھولن جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے

مرتّب کیا

اور لالہ تولا رام سب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور کی نگرانی میں

طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۹ء

ओ३म

ستیارتھ پرکاش

مصنفہٗ

شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

کا

مستند اردو ترجمہ

جسکو حسب تجویز

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رلی داس جی آریہ سبھا سٹ لالہ آتما رام جی

سابق منتری و اُپدیشک سبھا مذکور نے

زیر نگرانی شریمان رائے پیرا رام دھون جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے

مرتب کیا

اور لالہ تولا رام سب اڈیٹر آریہ پتر کا لاہور کی نگرانی میں

طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۹ع

التماس

ناظرین! آپ کی خدمت میں یہ مستند اُردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کا پیش کیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے امید کی جاتی ہے کہ چونکہ چند در چند بواعث کی وجہ سے اس کے شائع کرنے میں حد سے زیادہ توقف ہو گیا ہے۔ اور چند نقص چھپوائی وغیرہ میں رہ گئے ہیں۔ آپ اُن پر چشم پوشی کرینگے۔ آریہ بھائی خصوصاً اور عام پبلک عموماً بہت مدت تک اس کی انتظار میں رہے ہیں۔ سو معلوم رہے کہ پہلے اس توقف کا سب سے بڑا سبب یہ تھا۔ کہ حتے المقدور ترجمہ عمدہ سے عمدہ ہو۔ اور شری سوامی جی مہاراج کی عبارت کا مطلب صحیح صحیح بلا کسی قسم کی کمی بیشی کے اُردو زبان میں ادا کیا جاوے۔ اسواسطے اس جگہ مختصراً ذکر اُس طریق کا کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو اس ترجمہ میں مد نظر رکھا گیا ہے +

۲۔ ستیارتھ پرکاش جیسی کتاب کا ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ہر ایک صفحہ پر اس قسم کے اَدَق مسائل فلسفہ و علم الہیات کے ہیں۔ کہ اُن کو دوسری زبان میں ادا کرنے کے واسطے نہ صرف زبان سنسکرت سے کامل واقفیت چاہئے۔ بلکہ جس زبان میں ترجمہ کیا جانا منظور ہو۔ اُس کی علمی اصطلاحات کا بھی پورا علم ہونا چاہئے۔ اسواسطے جب ترجمہ کا سوال شرومنی پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں پیش ہوا۔ تو پہلا سوال یہ تھا۔ کہ مترجم اس کتاب کا کون ہونا چاہئے۔ بعد بہت قیل و قال کے سبھا نے اس شرط پر ترجمہ کی نگرانی کرنا منظور کیا کہ ترجمہ اس کا پنڈت ریلداس جی سنسکرت ادھیاپک دیانند انگلو ویدک کالج اور شریمان آتما رام جی سابق منتری شری متی پرتی ندھی سبھا پنجاب کریں۔ چنانچہ راقم نے اِن دونوں صاحبوں کو ترجمہ کرنے پر آمادہ کیا +

۳۔ پنڈت ریلداس کے نام سے اکثر آریہ سماجی بھائی واقف ہیں۔ اُن کی تعریف میں زیادہ تحریر کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ وہ شُدھ آریہ ہیں کہ جو ویدک دھرم کے اصولوں سے کمال درجہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور جہانتک میرا تجربہ ہے۔ آریہ سماج میں اُن کے برابر آریہ سدھانتوں پر عملدرآمد کرنے والے صرف چند ہی مہاتما ہونگے۔ سوامی جی کے پکّے بھگت اور پیرو ہیں۔ اور کوئی رائے سوامی جی کی ایسی نہیں ہے کہ جس کو تفتیش اور تحقیق کر کے اُنہوں نے نتیجہ نہ کر لیا ہو۔ اور وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص اُن سے سوامی جی کے کسی سدھانت پر بحث کرے باوجود ایسی واقفیت اور اعلے سنسکرت علم کے پنڈت ریلداس جی کو شک تھا۔ کہ آیا وہ اس ترجمہ کو کماحقہ کرنے کے یوگیہ ہیں۔ یہ ساری بات ایک تو کسر نفسی کے باعث وہ کرتے تھے اور ثانیاً اُن کا خیال تھا کہ عربی اور فارسی اصطلاحات کی تلاش کرنے میں اُن کو دقت ہوگی شریمان لالہ آتما رام جی سے آریہ سماجک دنیا میں بہت ہی تھوڑے آدمی ناواقف ہونگے۔ مرحوم پنڈت لیکھرام جی کی وفات کے بعد اُنہوں نے سوامی جی کی سوانح عمری کو ترتیب دیا اور سوامی جی کی تصانیف پر ایک عمدہ مضمون سوانح عمری کے خاتمہ پر لکھا۔ اُن کی علمی لیاقت اعلے درجہ کی ہے۔ اور علاوہ سنسکرت اور فارسی کے انگریزی زبان میں بھی عمدہ لیاقت رکھتے ہیں۔ سوامی جی کے سدھانتوں کو نہ صرف خود سمجھتے ہیں بلکہ بحث مباحثہ اور لکچروں کے ذریعہ لوگوں کو اپنی رائے پر لانے کی وہ طاقت رکھتے ہیں کہ جو بہت تھوڑوں میں ہوگی۔ جب ایسے یوگیہ پُرش ترجمہ کے واسطے مہیّا ہو گئے۔ تو عام صورت میں کافی سمجھا جاتا ہے۔ کہ مزید احتیاط کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر شری متی پرتی ندھی سبھا کو معلوم تھا کہ ترجمہ کا کام بہت ہی مشکل ہے۔ اور جب تک اُس کی پڑتال لایق آریوں سے نہ کرائی جاوے۔ اُس کے شائع کرنے میں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے سبھا نے صاحبان ذیل کی کمیٹی واسطے پڑتال اور ترمیم ترجمہ کے مقرر کی۔ شریمان لالہ منشی رام جی۔ لالہ رلا رام جی۔ لالہ نرائن کشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ بابو نہال سنگھ جی۔ و لالہ جے چند جی +

آریہ سماج کے دس اصول

(۱) سب ستیہ وِدّیا اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتیمان - نیائے کاری - دیالُو - اجنما - اننت - نِروکار - انادی - انُوپم - سَردآدھار - سروایشور - سرودیاپک - سروانتریامی - اجر - امر - ابھے - نِت - پوِتر - اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید ست وِدّیاؤں کا پُستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پَرم دھرم ہے۔

(۴) ست کے گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے۔

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور است کو وِچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا اِس سماج کا مُکھ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پُوروک - دھرمانوسار - یتھا یوگ برتنا چاہیئے۔

(۸) اَوِدّیا کا ناش اور وِدّیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کِنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو سروتھا وِرودھ چھوڑ کر ساماجک سروہتکاری پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سُتنتر رہیں۔

اعلیٰ لیاقت و نیک خصلت کا خیال جیسا اُن کے دل میں منقش ہے۔ اُس کو صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جن کو اُن کے ساتھ موقعہ گفتگو کرنیکا ملا ہے۔ رائے صاحب کی گفتگو اور مدلل تقریر میں ایسی تاثیر ہے۔ کہ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ جو اُنسے موثر ہونے سے بچ سکا ہو۔ سادہ مزاج ہونا بھائی نہیں بلکہ کُنبہ کے ہر فرد سے حقیقی محبت دوستوں سے تلطف غیروں سے ہمدردی کا ہونا۔ ایسے صفات نہیں ہیں۔ کہ جو عموماً پائی جاویں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس کمالیت کے ساتھ اُن میں پائی جاتی ہیں۔ مطالعہ کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنا بہشت اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ مثلاً وقت اور موقعہ ملے کہ میں لاہور کے کتب خانوں کی تمام کتابوں کو اور خصوصاً مذہب اور فلسفہ کی کتابوں کو غور سے پڑھوں۔ سوامی جی کی تصانیف خصوصاً ستیارتھ پرکاش و رگوید بھاشیہ بھومکا کو اُنہوں نے بڑی غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور کوئی مسئلہ اور سدہانت سوامی جی کا ایسا نہیں ہے۔ جس کی تائید میں وہ عقلی اور نقلی دلائل اس قسم کے نہ پیش کر سکتے ہوں۔ کہ جو متلاشی حق کو تیقین کرا دیں۔ باوجود اس قدر لیاقت کے رائے ٹھاکر دت نے اس ترجمہ کی پڑتال کا ایک نرالا ڈھنگ نکالا۔ یعنی چند نوجوان پُرشوں کی سبھا بنائی اور ایک ایک فقرہ پر مباحثہ کر کے ضروری ترمیم اور تصحیح کی +

۵۔ **بابو نہال سنگھ** صاحب بھی ایک بے نظیر آریہ ہیں۔ باوجود کثرت کام سرکاری کے اُنہوں نے اپنا وقت ایسے طور پر تقسیم کیا ہوا ہے کہ روزمرہ دھرم پُستک پڑھتے رہتے ہیں۔ اور شاستروں کی تحقیقات اور تفتیش میں بہت سا حصہ اپنے وقت کا صرف کرتے ہیں۔ ایک بڑی بھاری خوبی اُن میں یہ ہے کہ اُنہوں نے فلسفہ کی کتابوں کو فارسی زبان میں غور سے پڑھا ہے۔ اسواسطے سنسکرت کی اصطلاحات کے فارسی یا عربی مترادف الفاظ جیسے اُن کو یاد ہیں۔ شاید کسی کو یاد ہونگے۔ جین مت کے متعلق اُنہوں نے خاص طور پر تفتیش کی ہے۔ اگر وہ ہم کو اپنا قیمتی وقت نہ دیتے تو اس مت کے متعلق بارھویں سملاس کا ترجمہ ایسا صحیح اور عمدہ نہ ہوتا۔ جیسا کہ ہو گیا ہے۔ اُن کی محنت کا شکریہ جس قدر ادا کیا جاوے تھوڑا ہے +

۶۔ علاوہ اُن صاحبان کے جنہوں نے ترجمہ کی پڑتال کی۔ ڈاکٹر دیوکی نند صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے ردیف وار فہرست مضامین تیار کی۔ اس فہرست کے تیار کرنے میں جس قدر محنت صرف ہوئی ہے۔ اُس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے لگاتار چند ماہ اس میں صرف کئے۔ ہر روز کئی گھنٹے تک کام کیا۔ ڈاکٹر دیوکی نند صاحب اُن پوشیدہ رتنوں میں سے ہیں کہ جن کی روشنی کا پتہ تو دنیا میں نہیں پڑا کیونکہ وہ کھود کر نہیں نکالے گئے حلیم الطبع شاستروں سے واقف اور انگریزی و سنسکرت کی اچھی لیاقت رکھتے ہیں۔ اور سوامی جی کے پورے بھگت ہیں اگرچہ وہ نوجوان ہیں مگر اس وقت بھی اُن کے خیالات دھرم کے متعلق ایسے وسیع ہیں جو بڑے بڑے تجربہ کار اور جہاندیدہ بزرگوں کے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر دیوکی نند جی کی طیار کردہ فہرست واقعی بہت مفید ہے۔ اور مضامین کی تلاش کرنے میں اُس سے عمدہ مدد ملیگی۔ **لالہ تولارام جی** سب اڈیٹر آریہ پتر کا میں خاص کر کے شکر گذار ہوں کہ اُنہوں نے دو دفعہ لکھنؤ میں جا کر ایک ایک مہینہ لگایا۔ اور چھپائی کے کام کی نگرانی کی تمام پروف اُنہوں نے پاس کئے۔ اور کتاب کو ایسا صاف اور خوبصورت چھپوایا۔ اگر لالہ تولارام جی میری امداد پر مستعد نہ ہوتے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ نہ یہ کتاب ایسی عمدہ تیار ہوتی اور نہ عبارت کی وہ صورت رہتی جو اس وقت موجود ہے۔ سچ پوچھیں تو لالہ تولارام جی پروف کے پڑھنے اور صحیح کرنے میں اُستاد ہیں +

۷۔ باوجود اس قدر محنت اور توجہ کے جو اس ترجمہ کی تکمیل میں صرف ہوئی ہے۔ پھر بھی اس میں کئی ایک نقص رہ گئے ہونگے۔ تمام کتاب میں یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ سوائے حروف جر کے کوئی لفظ اصل عبارت سے زیادہ نہ ہو جاوے یعنی ترجمہ لفظی ہو اور ساتھ ہی بامحاورہ اور جہاں جہاں ضرورت کسی لفظ کے بڑھانے کی پڑی وہ لفظ خطوط وحدانی میں لکھے گئے۔ چونکہ اصل عبارت ناگری میں بھی خطوط وحدانی آتے ہیں۔ اسواسطے تجویز یہ ٹھہری کہ زائد الفاظ اور اصل عبارت کے خطوط وحدانی میں فرق کیا جاوے مثلاً اگر اصل کتاب کے الفاظ ( ) خطوط میں لکھے جاویں تو زائد الفاظ { }

۴۔ راقم کو اس ترجمہ کی نگرانی کا خاص کام سپرد کیا گیا۔ مترجمان کے مشورہ سے یہ تجویز ہوئی کہ ترجمہ کا کام ہر دو صاحبان کے درمیان بانٹا جاوے۔ چنانچہ سملاس نمبر اول و سوم و ششم و ہفتم و نہم و دہم و دوازدہم مع منتویہ امنتویہ کے پنڈت ریملداس جی کے سپرد ہوئے اور سملاس نمبر دوم و چہارم و پنجم و ہشتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم کا ترجمہ شریمان لالہ آتمارام جی نے کیا۔ پڑتال اور تصحیح اس ترجمہ کی ان صاحبان نے کی منشی نرائن کرشن جی آپ پردہان آریہ سماج گوجرانوالہ اور لالہ رلارام جی پردہان شرمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سملاس نمبر ا و ۲ و ۳ و ۶ و ۷ و ۹ کو پڑتال کیا۔ سملاس نمبر ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ کو لالہ منشی رام جی سابق پردہان سبھا مذکور نے کیا۔ نمبر ۴ و ۱۰ کو رائے ٹھاکر دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے کیا۔ نمبر ۵ و ۸ و ۱۲ کی پڑتال بابو نہال سنگھ صاحب ٹریژری کلارک و مصنف ترجمہ رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا نے کیا۔ جس خوبی کے ساتھ ان صاحبان نے ترجمہ کی پڑتال کی اگر اُس کا بیان مکمل کیا جاوے تو عبارت بہت بڑھ جاویگی۔ میرے خیال میں اگر یہ صاحبان اپنا قیمتی وقت اس کام میں نہ لگاتے تو یہ خوبی جو ترجمہ میں پائی جاتی ہے۔ وہ ہرگز حاصل نہ ہوتی۔ میں ان صاحبان کا اپنی طرف سے اور مترجمان کی طرف سے شکر یہ ادا کرتا ہوں لالہ رلارام جی اُن آریوں میں سے ہیں۔ کہ جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کو چند بار غور سے پڑہا۔ اور تمام باریک مسائل کا مقابلہ بڑے بڑے فاضل علما یورپین کی تصانیف اور رایوں سے کرکے سوامی جی کی راے کو ان سب پر غالب پایا۔ منشی نرائن کرشن جی جو بال برہمچاری ہیں اور جن کو ہر وقت یہی دُھن لگی رہتی ہے کہ کسی طرح آریہ سماج کی خدمت کرتے رہیں۔ اُردو اُن کی مادری زبان ہے۔ اس میں کچھ بھی مبالغہ نہیں کہ جس طرح وہ بامحاورہ اُردو عبارت لکھ سکتے ہیں۔ بہت تھوڑے پنجابی ہونگے جو اُن کا مقابلہ کر سکیں۔ لالہ رلارام جی اور منشی نرائن کرشن جی نے بہت ہی محنت و کوشش کرکے ترجمہ کو پڑتالا۔ اور ایک ایک فقرہ کو بڑی احتیاط کے ساتھ اصل عبارت سے مقابلہ کیا۔ اور جہاں جہاں نقص پایا اُس کو درست کیا۔ مترجمان ان دونوں صاحبان کے ازحد مشکور ہیں۔ اور میں اُن کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اُن کا کام ایسا عمدہ نکلا ہے۔ اور اُن کی محنت نے عبارت کو شُستہ اور مضمون کو عام فہم بنا دیا ہے۔ لالہ منشی رام جی کی تعریف کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ اُن کا دھرم بھاو سچے آریوں کی طرح اُنکی عملی زندگی آریہ سماج کے مشن کی کامیابی کا دڑھ بشواس۔ اور تن من دھن سے سماج کی خدمت کرنا اظہر من الشمس ہے اُن کا حلم۔ بُردباری طبیعت کی نمرتا۔ سادہ مزاجی اور اعلےٰ خیالات وہی لوگ جانتے ہیں۔ جن کا ساماجک یا ویوہارک تعلق اُن کے ساتھ پڑا ہے۔ یا جنہوں نے کسی مشکل پڑنے کے وقت اُن کی صلاح اور امداد طلب کی ہے۔ سدھانتوں کا مان لینا آسان ہے مگر اُن پر عمل کرنا مشکل۔ کتنے آریہ سماجی ہونگے جو لالہ منشی رام جی کی طرح اپنی عملی زندگی اپنے عقائد کے مطابق رکھتے ہونگے۔ آپت کال میں سب سدھانت بھول جاتے ہیں مصیبت پڑنے پر سارا دھرم بھاو غائب ہو جاتا ہے مگر لالہ منشی رام نے ثابت کر دیا ہے کہ ایسے موقع پر بھی شانت رہنا اور لغزش نہ کھانا ناممکن نہیں ہے۔ گو اُن کو دیگر سماجی کاموں سے بہت ہی کم فرصت تھی۔ مگر اس ضروری کام میں مدد دینا وہ فرض سمجھتے تھے۔ اور فرض جان کر انہوں نے اپنے حصہ کام کو پورا کیا۔ اور گو اُن کا اپنا خیال یہ ہے کہ انہوں نے ترجمہ کی پڑتال میں وہ توجہ نہیں کی جو کرنی چاہئیے تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کام کو کمال اسلوبی اور عمدگی سے سرانجام پہنچایا۔ جس کے لئے ہم سب کو اُن کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے۔ رائے ٹھاکر دت جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر میرے حقیقی بھائی ہیں۔ اسلئے جس قدر اُن کی لیاقت کا حال و زندگی کا مدعا مجھ کو معلوم ہے۔ وہ کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہوسکتا۔ اُن کی خصوصیت یہ ہے کہ جس کام کی اُن کو دُھن لگ جاوے اُس کو کبھی نہیں چھوڑتے جب تک کہ اُس کو پورا نہ کر لیں۔ یا کم از کم اُس میں پورا تجربہ حاصل نہ کر لیویں۔ کیا برادری کی اصلاح۔ کیا سماج کی ترقی۔ کیا بچوں کی تربیت۔ کیا دوستوں کو نیک صلاح۔ کیا اپنی دماغی اور جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے وسائل عمل میں لانا۔ غرضیکہ جن معاملات متعلقہ اصلاح و ترقی جسمانی و روحانی میں اُنہوں نے قدم رکھا ہے۔ اُن میں ثابت قدمی اور استقلال سے اپنی طاقتوں کو خرچ کیا ہے۔ اور ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی عظمت اور پنڈت گورودت جی مرحوم کی

خطوط کے اندر آدیں۔ مگر افسوس کہ یہ منشا پورا نہیں ہو سکا۔ دوسرا نقص جو عبارت میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ہی اصطلاح کے مترادف الفاظ تمام جگہ ایک نہیں ہیں۔ مثلاً "چیتن" لفظ کا ترجمہ کسی جگہ ذی تعقل۔ کہیں ذی شعور اور کہیں ذی نفس ہوا ہے۔ جب مترجم مختلف ہوں۔ اور ترمیم کرنے والوں نے بھی علیحدہ علیحدہ کام کیا ہو۔ تو ایسا اختلاف امر مجبوری ہے۔ علاوہ ازیں کل کتاب میں طرز عبارت اور محاورہ بھی یکساں نہیں ہے جو اُس صورت میں ہوتے جبکہ ترجمہ ایک ہی شخص کی قلم سے نکلتا۔ باوجود ان نقصوں کے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ترجمہ مصنف کے مطلب کو بڑی صداقت او ایمانداری سے ظاہر کرتا ہے۔ پھر بھی اس ترجمہ کے ذمہ وار مترجمان ہیں۔ اور جہاں تک سوامی جی کی رائے کا تعلق ہے یہ ترجمہ سند تصور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اُن کی رائے کی سند اُن کی اپنی اصلی تصنیف ہے۔ اور شک یا تنازعہ کی صورت میں اُسی کا حوالہ ہونا چاہئے۔ اس ترجمہ سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ اصلی کا کام دیوے۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ جو صاحبان ناگری و سنسکرت نہیں جانتے وہ اس کے مضمون کو دیکھ کر اصل کتاب کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں۔ اور دیگر مذاہب والوں کو بھی موقع ملے کہ وہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے سدہانتوں سے واقفیت حاصل کریں +

۸۔ اخیر میں میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک ایک ایسا انٹروڈکشن (تمہید) شامل نہ کیا جاوے۔ جس میں اس کتاب کے خاص خاص مضامین پر فاضلانہ بحث درج ہو اپنے مخالفوں یا معترضوں کے اعتراضات کو جس وضاحت اور خوبی سے سوامی جی بیان کرتے ہیں۔ اُس کو شاید مخالف بھی ایسے مکمل طور پر پیش نہ کر سکینگے۔ ایسی ایسی خصوصیت کو عوام کے سامنے ظاہر کرنا ضروریات سے ہے۔ اس لئے اس انٹروڈکشن کی طیاری کے لئے رلیا رام ٹھاکر دت جی سے درخواست کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ اُس کو تیار کر رہے ہیں۔ مگر چونکہ اُس کا حجم بہت بڑا ہوگا۔ اسواسطے اُس کی انتظار نہیں کی گئی اور یہ ترجمہ اس صورت میں عوام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کی قیمت بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ مگر جب قیمت مقرر ہوئی تھی۔ اُس وقت خیال نہیں تھا۔ کہ حجم اس کا اس قدر بڑھ جاویگا۔ اور عمدہ کاغذ اور چھپائی پر اتنا خرچ ہوگا۔ اگر اُس وقت معلوم ہوتا کہ لاگت اس قدر لگے گی تو عہہ سے کم قیمت کسی صورت میں بھی مقرر نہ ہوتی تاہم شائع کرنے والوں کو اس قدر تسلی ہے کہ اس ترجمہ کے شائع ہونے سے ویدک دھرم کا پرچار اچھی طرح ہوگا۔ اور یہ تسلی کافی اجر تمام تکالیف اور خرچ اخراجات کا ہے۔

الراقم پیرا رام دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء مقام لاہور

اوم

لیجئے ستیارتھ پرکاش کا پنجابی ترجمہ بھی چھپکر تیار ہو گیا۔ ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت سلیس عمدہ معتبر بے نظیر اور با محاورہ پنجابی ترجمہ شری مان لالہ آتما رام جی سابق منتری وا پدیشک شرستی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے +

آپ یہ ترجمہ مستورات کے ہاتھ میں جو کہ پنجابی دان ہیں۔ پڑھنے کے لئے دے سکتے ہیں۔ اور اس کو پڑھ کر وہ ویدک دھرم کی ماہیت سے واقف ہو سکتی ہیں۔ گاؤں اور دیہات میں یہ ترجمہ ایک بے نظیر واعظ کا کام دے سکتا ہے۔ سرحدی ملک اور سندھ دیش میں جہاں کہ پنجابی ٹائپ میں لوگ دھرم پُستکیں پڑھنے کے عادی ہیں وہاں اس کی اشاعت کرنے سے آپ ویدک دھرم کی منادی کر سکتے ہو۔ میلوں کے موقعوں پر عام لوگوں اور سادھوؤں کو اس کے ذریعہ آپ سچے دھرم کی تعلیم دے سکتے ہو۔ ہر ایک پنجابی بھائی کو چاہئے کہ اس کی اشاعت میں کوشش کرے تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے عالمگیر اور سچے اصولوں سے واقف ہو کر رشی منیوں کے ست سناتن مارگ میں چل کر جیون سپھل کر سکے۔ بذم

پنجابی ٹائپ میں نہایت صفائی اور عمدگی سے چھپا ہے۔ قیمت فی جلد مجلد دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار +

اغلاط نامہ مستند اُردو ترجمہ کتاب ستیارتھ پرکاش

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۷ دیباچہ	۲۴	اختیار کرے	اختیار کرنے	۹۱	۱	سار بجانا	ساز بجانا
۸	۴	اج	بج	"	۵	آوازحر	آوازِ خر
"	۱۵	"پراجنہ"	"پرجنہ"	۹۲	۱	میشور	پرمیشور
۱۷	۳	رہے	ہے	"	۴	مُیشولہ	مُنیوں
"	۱۲	کر رہا ہے	کر رکھا ہے	۹۳	۱۸	.ھانچ	پانچ
۲۷	۱۵	چھاند کیہ	چھاند گیہ	۹۶	۲۱	سودر	شودر
۳۰	نوٹ کی سطر ۱	سلہ	۳۹۲ سلہ	۹۹	۲۱	گاای	گائیے
۳۱	نوٹ سطر ۲	اُپرتیں	اُسکاپرتین	۱۱۶	۱۶	اں باپ	ماں باپ
"	نوٹ سطر ۳	اسپرشٹ	سپرشٹ	۱۱۹	۱۲ (فٹ نوٹ)	جاں	یہاں
۳۲	آخری	لفظ طبعی کے پہلے	لفظ علم ایزاد کرو	۱۲۸	۱۱	شرادھ	شرادھ
۴۴	۵	گایتری منتر کے بامحاورہ معنے	اس عبارت کو حاشیہ کے اندر سمجھو	۱۳۵	۱۵	[illegible]	[illegible]
۴۹	۱۱	رما	رہا	۱۳۶	۳	[illegible]	[illegible]
۵۳	۹	کاعدہ	کاقاعدہ	"	۱۲	[illegible]	[illegible]
۶۷	۱۲	شاوی ی	شادی کی	"	۱۹	[illegible]	[illegible]
"	۱۹	لفظ قسموں کے بعد "کے"	ایزاد کرو اور معیار کے بعد کے کاٹ دو۔	۱۴۸	۶	کڑکوں	لڑکوں
۷۴	۱۴	یعنی ہاکا	یعنی ہلکا	۱۵۸	۱۱ و ۱۲	اِن جعلی شلوکوں پر اعتراض یہ ہیں،،	اس عبارت کو حاشیہ کے اندر سمجھو
۷۵	۲	درھ تو	درَوَتو	۱۶۰	۷ سطر کے نیچے	[illegible]	ایزاد کرو
۷۵	۴	(سنگا)	(سنکار)	۱۶۳	۱	بسے	بستے
۷۸	۲۱	حل	جل	۱۷۹	۱	اور	امور
۸۰	حاشیہ ۳	ست	است	۱۸۰	۱۲	قاہل	قابل
۸۴	۱۸	محاط	محافظ	۱۸۷	۳	मनु.००	मनु०७
۸۷	۴	(منہ)	(:)	۱۸۸	۸	نفس امارہ کے عیبوں میں بڑھ کے نقص ،،	حاشیہ کے اندر سمجھو
۸۹	۲۱	از	راز	۲۰۹	۶	حرف	طرف

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۵۹۰	فٹ نوٹ کے اخیر میں لفظ مترجم کاٹو۔			۶۸۰	۲۶	کامر	کافر
۵۹۱	۲۲	مشکوک	ریخ	۶۸۴	۵	مانے	ماننے
۶۱۱	سطر۱ نوٹ	ہوئے	ہوتے	۶۸۸	۱	قادر	قادر ہے
۶۱۴	۶	عقائد کہ	عقائد کو	۶۹۳	۷	لیگا	ملیگا
۶۱۵	۴	بیڈول	بیڈول	〃	۹	اسی وجہ	اسی وجہ سے
۶۲۲	۷	خدا کے بیٹیوں	خدا کے بیٹوں	۶۹۹	آخری سطر میں	خوب کے "بعد گت" ایزاد کرو۔	
۶۲۸	۲۰	کیونکر	کیونکہ	۷۰۰	۱۵	خدا کا	خدا کی
۶۳۷	فٹ نوٹ کے اخیر میں۔		لفظ مترجم کاٹ دو	۷۰۹	۷	لفظ "گا" کاٹ ڈالو۔	
۶۴۵	۲۲	روحوں تو	روحوں کو	۷۲۵	۱۰	دو دں	دو دن
۶۵۳	۵	اُس نے	اُس سے	۷۳۸	۱۸	رحم کرکے	رحم کرے
〃	۱۴	کیڑے	کپڑے	۷۵۱	۲	اپنا	آیت
۶۸۰	۱۱	انگا	مانگا				

نوٹ۔ اس اغلاط نامہ میں صرف ایسی غلطیاں درج کی گئی ہیں کہ جن سے مطلب عبارت میں کچھ فرق پڑنے کا احتمال تھا۔ نیز سنسکرت کی غلطیوں کو بھی شمار نہیں کیا گیا۔

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	درست
۲۲۱	۶	ہے	ہے۵	۴۸۰	۵	برسے	پرسے
؍؍	۱- فٹ نوٹ	محں	محض	۴۰۹	۲۶	دھیاں	دھیان
۲۲۵	۲	لُتوں	گُتوں	۴۲۵	۶	اِندرمن	اِندردمن
۲۵۳	۲	تیقں	تیقن	۴۴۶	۱	برڈالا	مارڈالا
۲۵۵	۲- فٹ نوٹ	روحول	روحوں	۴۴۸	۱۳	گُم شدہ	گُم شدہ ورق
۲۵۸	فٹ نوٹ ۲	عیادت	عبارت	۴۵۱	۱۸	تواھمات	توہمات
۲۶۱	۲۵	پرتھوی.	پرتھوی۲	۴۶۹	۸	آکیا	آگیا
۲۶۳	۵	انیکیا	انیکتا	۴۷۷	۱۵	(کتاب)	(سکھوں کی مذہبی کتاب)
۲۶۶	؍؍	کیونکر	کیونکہ	۴۹۵	۱۶	ساستر	شاستر
۲۶۷	۲	ذریعہ	ذریعہ	۵۲۳	آخری	۲دن	۲۲دن
؍؍	۲۳	حس	جس	۵۲۴	۱۳	اُبھپال	ابھے پال
				۵۲۷	حاشیہ (۲)	پرشاتھ	پُرشارتھ
۲۶۹	۲۶	توضیع	توضیح	۵۲۸	۱۱	پرتیکس	پرتکیش
۲۸۸	۱- فٹ نوٹ	دریافت	دریاضت	؍؍	۱۹	اسکتے	پا سکتے
۲۹۴	۳	کڑوڑوق	کڑوروں	۵۳۴	۲۴	پریکس	پرتکیش
۳۰۴	۴	لوگوں	لوکوں	۵۳۵	۳	نیتہ	یتنا
۳۲۷	۱۲	دام مارکی	وام مارگی	۵۴۳	۳	عنقر	عنصر
۳۲۸	۲- فٹ نوٹ ۲	یہ کہ	نہ کہ	۵۶۱	۱۶	اُسمیں	اُنھیں
۳۴۸	۲	جوبیوں	جو بیویں	۵۶۲	۸	لو	تو
۳۵۰	۱۶	بے احس	بے حس	۵۶۶	۱۴	"سدھ دھرم"	"مسد دھرم"
۳۵۳	۲۱	سہدلو	سہدیو	۵۶۹	۱۹	بڑسے	بُرسے
۳۵۴	۹	دیکھنے کہ	دیکھنے کو	۵۷۰	۱۸	زہرلے	زہریلے
۳۵۸	۳	دروں	ذرّوں	۵۸۱	۷	دُشمنوں	دُشمنو
۳۶۵	۱۵	عیب ولواب	عیب وثواب	۵۸۳	۱۸	راکی	راگی
۳۷۷	۱۴	پچیرین	چنبریں	۵۸۵	۶	ستاں	سستان

ردیف وار فہرست مضامین ہائے کتاب ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی

اوم

سچدانند (ہست مطلق - تعقل مطلق - راحت مطلق) ایشور کو نمسکار ہو

دیباچہ

پہلی طبع میں عبارت صحیح نہ ہونے کی وجہ

۱- جن ایام میں کہ میں نے یہ کتاب ستیارتھ پرکاش تیار کی تھی اوس وقت اور اُس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے - پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور جائے پیدائش کی زبان گجراتی ہونے کے باعث مجھ کو خاص طور پر واقفیت اس بھاشا کی نہ تھی۔ اسلئے بھاشا (یعنی اُس زبان کی عبارت) غلط بن گئی تھی - فی زمانہ بھاشا کے لکھنے اور بولنے کا ربط ہو جانے پر بھاشا کی صرف و نحو کے مطابق صحت کر کے کتاب کو دوبارہ چھپوایا گیا ہے کسی کسی موقعہ پر لفظ - جملے اور انشاء میں فرق ہوا ہے جو مناسب تھا کیونکہ اس قسم کے فرق کے بغیر عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی - مگر مطلب میں کسی جگہ فرق نہیں پڑا - البتہ اُس کو بہت کچھ واضح کیا گیا ہے - نیز پہلی بار چھپنے میں کسی کسی موقعہ پر غلطی رہی تھی اُس کے دفعیہ و تصحیح سے اُس کو ٹھیک کر دیا ہے +

کتاب کی تقسیم دو حصوں اور چودہ فصلوں میں معہ فہرست

۲- یہ کتاب چودہ سملاس (بمعنی لوامعہ) یعنی فصلوں میں مرتب کی گئی ہے اس میں دس سملاس بطور نصف حصہ اولین اور چار سملاس بطور نصف حصہ

نوٹ ۱ - سوامی جی اُس زمانہ تک کسی قدر بات چیت محض بطور کارروائی کے اُس بھاشا میں سمجھ سکتے تھے اُسمیں لکھنے کی قابلیت اُن کو اُس وقت تک نہ تھی اور سچ پوچھیئے تو اُسکے بعد بھی اُن کا ستمار اس بھاشا کے انشاء پردازوں میں نہیں تھا - بلکہ اپنی معمولی کوشش سے خیالات کے ادا کرنے پر کسی قدر قادر ہو گئے تھے - اور جبکہ اول مرتبہ ستیارتھ پرکاش (باہتمام راجہ جیکرشن داس صاحب رئیس مراد آباد) تیار و طبع ہوا تو جو کچھ پنڈت لوگ اُن کے مطلب کو سمجھ کر بھاشا میں قلمبند کر لیتے تھے وہی طبع ہونے کے لیے بمقام بنارس روانہ ہو جاتا تھا - مزید براں سوامی جی کی تقریر بالعموم شاستروں اور ویدوں کی طرز پر رہی ہے جس میں کہ بصیغہ رد و اثبات منافقین اور موافقین کے اصولوں کی تشریح ساتھ ہی ساتھ رہتی ہے اُس سے بھی لکھنے اور پروف دیکھنے والوں نے بہت جگہ غلطی کی ہے چنانچہ اُس میں کئی جگہ مخالفین کے اصول کو ایسے ڈھنگ پر لکھا گیا ہے - کہ گویا خود سوامی جی کا وہ عقیدہ تھا مترجم -

تفصیل مضامین مختلف لوامعہ کتاب ہذا معہ صفحہ جات

غیر برحق کا جاننے والا ہے پھر بھی اپنی مطلب براری۔ضد۔متمردی اور جہالت وغیرہ کے نقصوں سے (وہ اکثر) سچ کو چھوڑ کر جھوٹ کی طرف جھک جاتا ہے الا اس کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں رکھی گئی اور نہ کسی کے دل دکھانے یا کسی کو نقصان پہنچانے سے غرض ہے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ اس سے نوع انسان کی ترقی اور رفاہیت ہو اور لوگ حق و ناحق کو پہچان کر حق کو قبول کریں اور ناحق کو چھوڑ دیں کیونکہ تلقین حق کے سوا کوئی چیز بھی نوع انسان کی بہتری کا باعث نہیں ہے۔

کتاب میں کوئی سہو یا فروگذاشت ہو تو جتلانے پر اس کو درست کر دیا جاوے گا

۴۔ اس کتاب میں اگر کسی موقع پر سہواً یا تصحیح کرنے اور چھاپنے میں غلطی رہ گئی ہو اس کو جاننے جتلانے پر جس طرح صحیح ہوگا اسی طرح کر دیا جاوے گا۔لیکن اگر کوئی شخص تعصب سے کوئی بیجا شک یا تردید و تائید کرے گا تو اس پر توجہ نہیں کی جاوے گی۔البتہ جو شخص کہ نوع انسان کی خیر خواہی سے کوئی بات جتلاوے گا بشرط درست تصوّر ہونے کے اس کی رائے منظور کی جاوے گی۔

عالم لوگوں کی مخالفت اور خود غرض لوگوں کی خود غرضی اصلاح کی سدّ راہ ہے تاہم سچ آخر کار غالب ہو گا۔

۵۔ گو آجکل بہت سے عالم ہر ایک ملت میں موجود ہیں لیکن اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عام مسلمہ اصول کو اختیار کریں یعنی جو جو باتیں ان سب میں سب کی مسلمہ اور سچ ہیں ان کو تسلیم کریں اور جو باتیں ایک دوسرے کے مخالف (یعنی محض باہمی مخالفت پر مبنی) ہیں ان کو ترک کر کے آپس میں محبت کے ساتھ برتاؤ رکھیں تو دنیا کو پورا فائدہ پہنچے۔کیونکہ عالموں کی مخالفت سے جاہلوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکالیف کی ترقی اور آسائیشوں کی کمی ہوتی ہے۔اس نقصان نے جو خود غرض لوگوں کو بھاتا ہے۔تمام آدمیوں کو دکھوں کے سمندر میں ڈبا رکھا ہے + ان میں اگر کوئی شخص خلائق عامہ کی بہتری کو مدنظر رکھ کر کام شروع کرتا ہے تو خود غرض لوگ اس سے مخالفت کرنے میں مستعد ہو کر (کام میں) کئی طرح کے ہرج عائد کرتے ہیں۔لیکن۔

"सत्यमेव जयति नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः"

یعنی ہمیشہ راستی کی فتح اور ناراستی کی شکست ہے اور سچ ہی سے عالموں کا طریق پھیلتا ہے۔اس مستحکم یقین کے سہارے برحق پرست لوگ رفاہِ عام کے کام سے دل برداشتہ نہیں ہوتے اور نہ حق الامر کے اظہار سے کبھی باز رہتے ہیں۔یہ ایک محکم تر یقینی امر ہے کہ

"यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम्"

یہ گیتا کا قول ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو جو ودیا اور دھرم کو قائم ہونے کے کام ہیں

آخر میں مرتب ہوئے ہیں۔ لیکن بار اول میں اخیر کے دو سملاس اور اُس کے اخیر میں میرا اپنا عقیدہ کسی وجہ سے چھپ نہیں سکے تھے اب وہ بھی چھپوا دیئے ہیں۔

پہلے سملاس میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح +

دوسرے سملاس میں اولاد کی تربیت +

تیسرے سملاس میں برہم چریہ سورس تدریس کا دستور العمل۔ راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقہ تعلیم +

چوتھے سملاس میں بیاہ اور امور خانہ داری +

پانچویں سملاس میں "بان پرست" اور سنیاس آشرم کے متعلق احکام و طریق +

چھٹے سملاس میں فرائض سلطنت +

ساتویں سملاس میں وید اور ایشور کا بیان +

آٹھویں سملاس میں دُنیا کی پیدائیش۔ قیام اور فنا +

نویں سملاس میں "ودیا اودیا" (علم و جہل) اور بندھ "موکش" (بندش و رستگاری کی تشریح) +

دسویں سملاس میں مناسب غیر مناسب چلن و خوردنی و ناخوردنی چیزوں کا ذکر +

گیارھویں سملاس میں آریہ ورت کے مختلف متوں (عقائد مذہبی) کی تردید و تائید +

بارھویں سملاس میں چارواک۔ بودھ اور جین مت کا بیان +

تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کا تذکرہ +

چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کی ماہیت +

اور چودھویں سملاس کے بعد آریوں کے قدیم ویدک مت کی بالخصوص تشریح جس کو میں بھی کما حقہ مانتا ہوں +

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا حق الامر کا اظہار ہے تاکہ لوگ سچ کی ماہیت کو سمجھ کر اُسکو قبول کریں

۴۔ اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقدم منشا۔ صحیح صحیح معانی کو جلوہ گر کرنا ہے یعنی میں نے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ہی ثابت کرنا صحیح صحیح معانی کا روشن کرنا سمجھا ہے۔ وہ سچ نہیں کہلاتا کہ راستی کی جگہ ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھلائی جاوے بلکہ جو شے جیسی ہے اُسکو ویسا ہی کہنا۔ لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے جو آدمی پاسداری کرتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے مخالف رائے والے کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے میں مصروف ہوتا ہے اس لئے وہ حقیقی مذہب کو نہیں پا سکتا اس لئے عالم و صالح لوگوں کا مقدم فرض یہی ہے کہ اُپدیش و عظ یا تحریر کے ذریعہ حق و ناحق کا نقشہ سب کے سامنے رکھدیں تاکہ لوگ بعدہٗ خود اپنے لئے مفید و غیر مفید کو سوچ سمجھ کر سچی باتوں کو قبول اور جھوٹی باتوں کو ترک کر کے ہمیشہ آنند میں رہیں انسان کا آتما برحق و

خرابیاں پھیل جائیں۔ نیز جو عقیدہ چارواک کا ہے وہ بودھ اور جین کا عقیدہ ہے۔ بارھویں سملاس میں اس امر کی توضیح کر دی گئی ہے۔

(ب) بودھ اور جین

۱۰۔ بودھوں اور جینیوں کا تھوڑے سے فرق کے ساتھ میل چارواک کے عقیدہ سے ہے اور (ان لوگوں میں سے) جینیوں کا عقیدہ بہت سی باتوں میں چارواک اور بودھوں کے ساتھ میل رکھتا ہے تھوڑے سے امور میں فرق ہے۔ جس سے جینیوں کی ایک علیحدہ شاخ گنی جاتی ہے۔ تشریح اس فرق کی بارھویں سملاس میں کر دی گئی ہے ٹھیک ٹھیک وہیں سمجھ لیجئے گا۔ المختصر اختلاف جو جو اُن میں ہے وہ بارھویں سملاس میں دکھلا دیا ہے۔ نیز ذکر اُن کے مذہب کا [یعنی اُن کے مت کے متعلق بیان دیگر باتوں کا] بھی وہاں ہے۔

بودھوں کی مذہبی کتابیں

۱۱۔ منجملہ ان مذاہب کے بودھ لوگوں کی دیپ ونش وغیرہ پرانی کتابوں میں سے جو "بودھ مت سنگرہ" اور "سرو درشن سنگرہ" میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی جگہ لکھا گیا ہے۔

جینیوں کے عقائد کی کتابیں مندرجۂ ذیل ہیں۔

جینیوں کی مذہبی کتابوں کی تفصیل اور نام

۱۲۔ ان کتابوں میں "چار مول سوتر" ہیں یعنی (۱) "اوشیک سوتر" (۲) "وشیش اوشیک سوتر" (۳) "دش ویکالک سوتر" اور (۴) "پاکشک سوتر"۔

اور گیارہ "انگ" ہیں مثلاً (۱) "آچارانگ سوتر" (۲) "سوینڈنگ سوتر" (۳) "تھانانگ سوتر" (۴) "سموایانگ سوتر" (۵) "بھگوتی سوتر" (۶) "گیاتا دھرم کتھا سوتر" (۷) "اُپاسک دشا سوتر" (۸) "انت گڑدشا سوتر" (۹) "انوتر دوائی سوتر" (۱۰) "وپاک سوتر" اور (۱۱) "پرشن دیاکرن سوتر"۔

بارہ "اُپانگ" مثلاً (۱) "اپوائی سوتر" (۲) "رادپ سینی سوتر" (۳) "جیوا بھیگم سوتر" (۴) "پن گنا سوتر" (۵) "جمبو دیپ پنتی سوتر" (۶) "چند پنتی سوتر" (۷) "سور پنتی سوتر" (۸) "نِریادلی سوتر" (۹) "کپ پیا سوتر" (۱۰) "کپ بڑی سیا سوتر" (۱۱) "پوپ پیا سوتر" (۱۲) "پپھیہ چولیا سوتر"۔

پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) "اترادھین" (۲) "نشیتھ سوتر" (۳) "کلپ سوتر" (۴) "ویوہار سوتر" اور (۵) "جیت کلپ سوتر"۔

چھ چھید مثلاً (۱) "مہانشیتھ برہد واچنا سوتر" (۲) "مہانشیتھ لگھو واچنا سوتر" (۳) "مدھیم واچنا سوتر" (۴) "پنڈ نرگتی سوتر" (۵) "دگھ نرلکتی سوتر" (۶) "پرِیوشنا سوتر"۔

پہلے تو زہر کے برابر پیچھے آبحیات کی مانند ہوتے ہیں۔ ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے سننے والے یا پڑھنے والے بھی محبت کے ساتھ دیکھ کر اول اس کتاب کے صحیح صحیح منشاء سے واقف ہوں اور پھر جیسا چاہیں کریں۔

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم اور جھوٹی قابل تردید ہیں۔

۶۔ اس تحریر میں یہ مقصد رکھا گیا ہے کہ جو جو باتیں سب مذہبوں میں برحق ہیں بوجہ عدم اختلاف کے اُن سب کو تسلیم کر کے جو جو باتیں جھوٹی مختلف ملتوں میں ہیں اُن کی تردید کی گئی ہے نیز مختلف ملتوں کے ظاہر و پوشیدہ بُری باتوں کو افشاء کر کے عالم اور بے علم یعنی ہر کہ ومہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ اس ذریعہ سے سب ایک دوسرے کے ساتھ غور و تحقیقات کریں اور آپس میں یک جہتی ہو کر ایک حقانی مذہب پر قائم ہوں۔

آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے مذہب کی تحقیقات تعصب چھوڑ کر کی گئی ہے

۷۔ گو میں ''آریہ ورت'' ملک میں پیدا ہوا اور سکونت اسی میں رکھتا ہوں تو بھی جس طرح اس ملک کے مختلف عقیدوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری چھوڑ کر حیثوں کا تیئوں ظاہر کرتا ہوں اُسی طرح دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانے والوں کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ یعنی جس طرح ہموطنوں کے ساتھ انسان کی بہتری کے بارہ میں برتاؤ رکھتا ہوں۔ اُسی طرح غیر وطن والوں کے ساتھ بھی۔ اور اُسی طرح سب راستی شعار لوگوں کو برتاؤ رکھنا واجب ہے۔ اگر میں کسی ایک فرقہ کا طرفدار ہوتا تو جیسے آجکل کے لوگ اپنے مذہب کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی مذمت نقصان رسانی اور مزاحمت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اُسی طور سے میں بھی رہتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقتور ہو کر کمزوروں کو دکھ پہنچاتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر آدمی بھی انسانی قالب پا کر اُسی طرح کے فعل کریں تو وہ انسانی خصلت نہیں رکھتے بلکہ بمثل حیوانوں کے ہیں۔ الغرض جو شخص طاقتور ہو کر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے وہی انسان کہلاتا ہے اور جو شخص خود غرضی میں مبتلا ہو کر دوسروں کو محض نقصان پہنچاتا رہتا ہے ایسا سمجھو کہ وہ حیوانوں کا بھی بڑا بھائی ہے۔

پہلے گیارہ سملاسوں میں آریہ ورت کے مختلف متوں کا بیان۔

۸۔ واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے بارہ میں خصوصاً گیارھویں سملاس تک لکھا گیا ہے ان سملاسوں میں جو صحیح عقائد بیان کیے گئے ہیں میں اُن کو ویدوں کے اقوال کے مطابق ہونے کی وجہ سے کُلیتاً مانتا ہوں۔ اور جن جدید پوران و تنتر وغیرہ کتابوں کے بیانات کی تردید کی ہے۔ وہ چھوڑ دینے کے لائق ہیں۔

بارہویں سملاس میں ناستک فرقوں کا بیان (الفنم چارواک

۹۔ بارہویں سملاس میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے اگرچہ وہ اسوقت زوال پذیر یا گم شدہ سا ہے سگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر ''ناستک'' [منکر] ہے اس لیئے اُس کی حرکات کا روکنا لازمی ہے۔ کیونکہ اگر جھوٹی بات نہ روکی جاوے تو دنیا میں بہت سی

چودھویں سملاس میں مفصل دیکھ لیجئے۔

اخیر میں ویدک دھرم کے خاص خاص مسائل

۱۶۔ اور اس کے بعد ویدک مذہب کے بارے میں لکھا ہے۔

مصنف کی منشاء سمجھنے کے واسطے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷۔ جو شخص مصنف کی مراد کے برعکس منصوبوں سے مطالعہ کریگا اُسکو مطلب کچھ بھی واضح نہیں ہوگا۔ کیونکہ مدعا کلام سمجھنے کے چار سبب ہوتے ہیں "آکانکشا" "یوگیتا" "آستی" اور "تات پریہ" جس وقت کوئی شخص ان چاروں باتوں کو مدنظر رکھ کر کتاب کو دیکھتا ہے اُس وقت اُس کو کتاب کا مدعا ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

(۱) "آکانکشا" (کشش باہمی احتیاج) جیساکہ کسی مضمون پر متکلم کی نیز الفاظ متعلقہ کلام کی ضرورتہً یکشش باہم دگر ہوتی ہے۔

(۲) "یوگیتا" (قابلیت) یعنی جس سے جو ہوسکے جیسے پانی سے آبپاشی۔

(۳) "آستی" (اجزاء کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ کے ساتھ جس فقرہ وغیرہ کا تعلق ہو اُس کو اُسی کے قریب بولنا یا لکھنا۔

(۴) "تات پریہ" (نفس کلام) متکلم کا کلام یا اُس کی تحریر جس سے متعلق ہو اُس قول یا تحریر کو اُسی پر لگانا۔

ہٹھ اور ضد سے سچ کی تحقیق نہیں ہوسکتی

۱۸۔ بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ وہ متکلم کے خلاف منشاء تاویل کیا کرتے ہیں خصوصاً مذہب والے لوگ[۱]۔ کیونکہ مذہب کے پاس خاطر سے اُن کی عقل تاریکی میں پھنس کر زائل ہو جاتی ہے۔ نظر بریں جس طرح میں پرانوں جینیوں کی کتابوں۔ بائبل اور قرآن کو پہلے ہی بُری نظر سے نہ دیکھ کر اُن میں سے خوبی کو تسلیم اور نقصوں کو ترک کرتا ہوں نیز دیگر نوع انسان کی بہتری کے لیئے کوشش کرتا ہوں۔ اُسی طرح سب کو کرنا واجب ہے۔

مختلف مذہبوں کے نقص بیان کرنے سے غرض سچائی کی تحقیق ہے۔

۱۹۔ اِن مذہبوں کے نُقص تھوڑے تھوڑے عیاں کئے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھ کر حق ناحق کو تحقیق کر سکیں اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کرانے پر قادر ہوں۔ کیونکہ بھلا کر ایک ہی نوع انسان میں مخالفانہ خیالات برپا کرنا اور ایک دوسرے کو دشمن بنا کر لڑانا باعلم لوگوں کی خصلت سے بعید ہے۔

عقلمند لوگ مصنف کا منشاء سمجھینگے اسیتو سے وعاہی کہ وہ سچی باتوں کو پھیلاوے

۲۰۔ اگرچہ اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ اُلٹا ہی خیال کرینگے۔ تاہم عقلمند لوگ اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے۔

[۱] مراد ایسے لوگوں سے ہے جو غور و تحقیق کے بجائے ہر ایک طور سے انواع و اقسام کی پاسداریوں میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔

دس اپنگ سوتر مثلاً (۱) "جیتش سرن سوتر" (۲) "پنچ کھان سوتر" (۳) "تنڈل دیے یالک سوتر" (۴) "بھگتی پری گیان سوتر" (۵) "مہاپرتیا کھیان سوتر" (۶) "چندرو جے سوتر" (۷) "دوا گنی وجے سوتر" (۸) "مرن" سمادھی سوتر" (۹) "دیویندر استون سوتر" (۱۰) "سنستار سوتر"۔

نیز "نندی سوتر"۔ "یوگو دھار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں۔

پانچ انگ مثلاً (۱) تمام مذکورہ بالا کتابوں کی شرح (۲) "نرکتی" (۳) چرنی (۴) بھاشیہ۔ یہ چار اویو (فروعات) اور سب مول مل کر "پنچ انگ" کہلاتے ہیں۔ ان میں ڈھونڈھیا فرقہ والے فروعات کو نہیں مانتے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کو جینی لوگ مانتے ہیں۔ ان کے عقائد کی بنسبت مشرح تحقیقات بارھویں سملاس میں دیکھ لیجئے۔

جینی اپنی کتابوں کو ظاہر نہیں کرتے اس کی وجہ۔

۱۳۔ جینیوں کی کتابوں میں ایک ہی بات کو بار بار اعادہ کرنے کے لاکھوں لفظ موجود ہیں۔ اور اُن کی یہ بھی عادت ہے کہ اگر اُن کی کوئی کتاب کسی دوسرے مذہب والے کے پاس ہو یا چھپ گئی ہو تو کوئی کوئی آدمی اُس کتاب کو غیر مستند کہہ دیتا ہے۔ مگر یہ بات اُن کی لغو ہے۔ کیونکہ اگر کسی کتاب کو کوئی مانتا ہے اور کوئی نہیں مانتا تو اُس سے وہ کتاب جین مذہب سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البتہ جس کو کوئی نہ مانتا ہو۔ اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو وہ ناقابل تسلیم ہو سکتی ہے۔ مگر ایسی کوئی کتاب نہیں۔ کہ جس کو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔ اس لیے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا اُس کتاب کے مضمون کے متعلق تردید اور تائید بھی اُسی کے واسطے سمجھی جائے گی۔ لیکن کتنے ہی آدمی اس قسم کے بھی ہیں کہ اُس کتاب کو مانتے اور جانتے تو ہیں۔ مگر مجلس یا مباحثہ میں بدل جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جینی لوگ اپنی کتابوں کو چھپا رکھتے ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کو نہ دیتے نہ سناتے اور نہ پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ اُن میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں کہ جن کا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے +

تیرھویں سملاس میں عیسائیوں کا بیان

۱۴۔ تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کا حال لکھا ہے۔ یہ لوگ بائبل کو اپنے دھرم کی کتاب مانتے ہیں۔ اُن کے متعلق مفصل حالات اُسی تیرھویں سملاس میں دیکھئے۔

چودھویں سملاس میں مسلمانوں کا بیان۔

۱۵۔ چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کے بارہ میں اندراج ہے۔ یہ لوگ قرآن کو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ ان کا حال بھی

ओ३म्

اوم

ستیارتھ پرکاش کا آغاز

پہلا سملاس

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा । शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ऋतं वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु । अवतु मामवतु वक्तारम् । ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः ॥ १ ॥

پرمیشور کا اسم ذات اوم ہے

ا۔ معنی [ओ३म्] یہ لفظ "اوم" پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے کیونکہ اس میں جو अ (ا) उ (آو) اور म् (م) تین حروف ملکر مجموعہ ओ३म् لفظ اوم بنا ہے اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے ہیں مثلاً अ {ا} سے "وراٹ[1]" "اگنی[1]" اور "وشو" وغیرہ۔ उ (آو) سے "ہرنیہ گربھ" "وائیو" اور "تیجس" وغیرہ म् (م) سے "ایشور" "آدیتہ" اور "پراجنہ" وغیرہ ناموں کی دلالت اور مفہوم نکلتا ہے اسی طرح وید وغیرہ ست شاستروں میں اس بات کی صریح تشریح کی گئی ہے کہ بشرط مطابقت طرز مضمون کے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں۔

سیاق کلام اور صفات مبینہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا اسماء سے مراد پرمیشور کی ہے یا کسی اور چیز کی۔

۲۔ سوال[2] "وراٹ" وغیرہ نام علاوہ پرمیشور کے دیگر معنوں کے بتلانے والے کیوں نہیں ہیں۔ کائنات ارضیت وغیرہ۔

---

[1] وراٹ اگنی۔ وشو ہرنیہ گربھ وغیرہ ناموں کے معانی آئندہ آوینگے۔

[2] اس موقع پر لفظ سوال سے مراد معترضین کی حجتوں سے ہے اور لفظ جواب کے ذیل میں مصنف کی رائے و تحقیقات ہے۔

اس لیے میں اپنی محنت کو بارآور سمجھتا ہوں اور اپنے خیالات سب نیک نہاد لوگوں کے حضور میں پیش کرتا ہوں وہ اس کو دیکھ دکھلا کر میری محنت کو سپھل کریں اور اسی طرح پاسداری چھوڑ کر مطالب برحق کی روشنی پھیلانا میرا اور سب بزرگواروں کا مقدم فرض ہے محیط کل سب کو ضبط میں رکھنے والا سچدانند[1] پرماتما اپنی مہربانی سے اس منشا کو سب لوگوں میں پھیلائے اور دیر تک قائم رکھے ۔

معزز بلند منزلت عقل مندوں کے روبروئے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ۔

دیباچہ ختم ہوا

(سوامی دیانند سرستی)
{مقام مہاراناجی کا اودیپور
ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹}

نوٹ ۔ [1] ۔ لفظ سچدانند کے معنی دیباچہ کے شروع میں بیان کئے جا چکے ہیں ۔

چاہیئے تھی اُسی کو لاتا۔ تجھ کو بخوائے کلام کا خیال کرنا لازمی تھا۔ جو تُو نے نہیں کیا۔ تو بے وقوف ہے میرے پاس سے نکل جا۔ اس سے ثابت کیا ہوا؟ کہ جہاں جس معنے کو لینا وا جب ہو وہاں اُسی کو لینا چاہیئے۔ تو اندریں صورت ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہیئے۔

منتر کے معنے

ओ३म् खम्ब्रह्म ॥ १ ॥ यजु: ० अ० ४०। मं०। १७॥

ثبوت اس بات کا کہ اوم وغیرہ نام شاستروں میں پرمیشور کے معنوں میں آتے ہیں

۲۔ دیکھیئے ویدوں میں ایسے ایسے موقعوں پر "اوم" وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔

ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत ॥ २ ॥ छान्दोग्य उप० मं० १॥

ओमित्येतदक्षरमिदꣳसर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥ ३ ॥

माण्डूक्य० मं० १॥

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपाꣳसि सर्वाणि च यद्वदन्ति ।

यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्य्यं चरन्ति तत्ते पदꣳ संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषत् । वल्ली २ मं० १५॥

प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।

रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥

एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।

इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥ मनु० अ० १२। श्लो० १२२। १२३॥

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमः स्वराट् ।

स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमाः ॥ ७ ॥ कैवल्य उपनिषत् ॥

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्स सुपर्णो गरुत्मान् ।

एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥

ऋ० मं० १। अनु० २२। सू० १६४। मं० ४६॥

भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वधाया विश्वस्य भुवनस्य धर्त्री ।

पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृꣳह पृथिवीं मा हिꣳसीः ॥ ९ ॥ यजु: ०

عناصر - اِندر وغیرہ دیوتا اور علم طب میں سُونٹھ وغیرہ ادویہ کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں ؟
جواب - ہیں - لیکن پرمیشور کے بھی ہیں -
سوال - اِن ناموں سے محض دیوتاؤں کا استمرار کرتے ہو یا نہیں ؟
جواب - آپ کے استمرار کی کیا دلیل ہے ؟
سوال - سب دیوتا معروف مشہور اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں - اس لیئے میں اُن کے معنے لیتا ہوں -
جواب - کیا پرمیشور غیر معروف ہے اور اُس سے کوئی زیادہ فضیلت بھی رکھتا ہے - پھر پرمیشور کے یہ نام کیوں نہیں مانتے - جب پرمیشور غیر معروف نہیں اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے تو اُس سے فضیلت کیونکر کوئی رکھ سکے گا - اس لیئے آپ کا یہ قول درست نہیں کیونکہ آپ کے اس قول میں بہت سے نقص بھی نکلتے ہیں - مثلاً

"उपस्थितं परित्य ज्यानुपस्थितं याचते इत्ति बाधितन्याय:"

(لفظی ترجمہ من جانب مترجم)
"موجود کو چھوڑ کے غیر موجود کی آرزو تکلیف دیتی ہے")

کسی نے کسی کے لیئے اشیاء خوردنی سامنے رکھ کے کہا کہ آپ کھانا کھائیے - اگر وہ اُس کو چھوڑ کر غیر میسر خوراک کے واسطے جہاں تہاں پھرے تو اُس کو عقلمند نہیں جاننا چاہیے - کیونکہ وہ موجود یعنی پاس پڑی ہوئی چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسر چیز کے پانے کے لیئے کوشش کرتا ہے پس جیسے وہ آدمی عقلمند نہیں (یعنے عقل سے خالی ہے) ویسا ہی آپ کا قول ٹھیرا - کیونکہ آپ جو اُن "وراٹ" وغیرہ ناموں کے معروف اور ثبوتوں سے ثابت پرمیشور اور نظام کائنات وغیرہ کے موجود معنوں کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنی لینے میں کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی بھی ثبوت یا دلیل نہیں اگر آپ ایسا کہیں کہ جہاں جس کا مضمون ہے وہاں اُسی کے معنی لینے واجب ہیں - مثلاً کسی نے کسی سے کہا "हे भृत्य त्वं सैन्धवमानय" یعنی اے نوکر تو "سیندھو" لے آ - تو اُس کو وقت اور نحو اے کلام کا خیال رکھنا ضروری ہے - کیونکہ "سیندھو" دو چیزوں کا نام ہے ایک گھوڑے کا دوسرا نمک کا - اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے - لیکن اگر سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لاوے تو اُس کا مالک اُس پر خفا ہو کر کہے گا کہ تو بے عقل آدمی ہے - سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لانے سے کیا مطلب تھا - تو نحو اے کلام نہیں سمجھتا - ورنہ جس موقع پر جو چیز لانی

لہ سونٹھ ایک مشہور معروف دوا ہے - جسکو عربی زبان میں زنجبیل کہا گیا ہے -

ہونے کے باعث "پران" اور بلا رکاوٹ محیط ہونے کے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے (منو ۱۲-۱۲۳)

(۸) وشنو	(۱۲) اکھشر
(۹) برھما	(۱۳) سوراٹ
(۱۰) رُدر	(۱۴) کال اگنی
(۱۱) شِو	

(۷) تمام جہان کے بنانے کے باعث "برھما" ہر جگہ محیط ہونے کے باعث "وِشنو" بدکرداروں کو سزا دے کر رُلانے کے باعث "رُدر" ہمہ تن شادمانی اور سب کا انجام بخیر کرنے والا ہونے کے باعث "شِو" अक्षर "اکھشر" بمعنی محیط کل و غیر فانی [स्वराट] "سوراٹ" بذاتہٖ نور مجسم कालाग्नि پر لے [خاتمہ دُنیا] پر سب کا آخر الزمان [یا خاتمہ کنندہ یا بلکہ زمانہ کا بھی آخر الزمان] [یا خاتمہ کا بھی خاتمہ] ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے۔

[इन्द्रंमित्रम्]

(۱۵) دِویہ	
(۱۶) سوپرن	
(۱۷) گُرتمان	
(۱۸) ماترشوا	

(۸) جو ایک لاثانی ذات واجب الوجود برہم ہے "اِندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں [दिव्य] "دِویّہ" جو مادہ وغیرہ نُورانی چیزوں میں محیط ہے۔ [सुपर्ण] "سوپرن" جس کے پرورش کرنے اور سرسبز رکھنے کے افضل کام ہیں [गुरुत्मान्] "گُرتمان" جس کا آتما یعنی وجود عظیم الشان ہے جو "وایو"[1] کی طرح لاانتہا طاقت رکھتا ہے۔ اسی واسطے "دِویہ" "سوپرن" "گُرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جاویں گے (رگ وید منڈل ۱ سُوکت ۱۶۴ - منتر ۴۶)

(۱۹) بھُومی

भूमिरसि॰ بوجہ اس کے کہ اُس میں تمام عناصر اور متنفس موجود ہیں پرمیشور کا نام "بھُومی" ہے۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جاوینگے۔

[इन्द्रोमह्ना॰]

(۱۰) اس منتر میں اِندر پرمیشور کا نام ہے اس واسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے۔

[प्राणाय॰]

(۱۱) جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک ٹھیک معنی جاننے پر ان ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے مقدم معنے سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ دیاکرن[2] نرکت[3] - برہمن گرنتھ[4] - سُوتر[5] وغیرہ رِشی مُنیوں[6] کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے سب کو ویسا ہی استمراد واجب ہے مگر واضح ہو کہ "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے۔ اور اگنی وغیرہ سے پرمیشور کے معنی لینے میں طرز کلام اور صفات مبینہ اصول قائم کرتے ہیں۔ اس سے کیا ثابت ہوا کہ جہاں جہاں

[1] وایو اس موقع پر مراد ابتدا ار حرکت عالم سے ہے جس سے کہ تمام مادہ متحرک ہوا اور ہوتا ہے۔

[2] علم زبان یا صرف و نحو۔ [3] وید کی لُغات۔ [4] قدیم تفسیرات وید۔ [5] مختصر جملوں میں مختلف مضامین پر یادداشتیں۔

[6] رِشی و مُنی اُن بزرگ عابدوں سے مراد ہے کہ جو ویدوں کے معانی کو جاننے والے اور ظاہر کرنے والے ہوئے ہیں۔ (مترجم)

अ० १३। मं १८॥

इन्द्रो मह्ना रोदसी पप्रथच्छव इन्द्रः सूर्य्यमरोचयत्।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे स्वानास इन्दवः॥ १०॥
सामवे० ७ प्र० ३ अ० ८ सू० । १६ अ० २ ख० ३ सू० २ मं० ॥

प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे।
यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम्॥ ११॥
अथर्ववेदे काण्ड ११। अ० २। सू० ४। मं० १॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک سَو ناموں کی تشریح

ہم۔ معنی۔ اس موقع پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے۔ وہ دکھلایا جاوے۔ نیز جیسا کہ لکھ چکے ہیں۔ پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے جیسے دُنیا میں مفلس وغیرہ کے نام دھن پتی وغیرہ ہوتے ہیں۔ نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ یہ نام کسی موقعہ پر صفاتی اور کسی موقعہ پر فعلی و فطرتی معنوں کے مبین ہیں۔ پس "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہیں۔ جیسا کہ

(ओ३म् खं०) अवतीत्योम्। आकाशमिवव्यापकत्वात् "खम्"। सर्वेभ्यो बृहत्वाद् "ब्रह्म"।

(۱)	اوم
(۲)	کھم
(۳)	برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" و بمثل خلا محیط ہونے کے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونے کے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے [یجر وید ۴۰-۱۷]

"اوم" پرمیشور کا نام ہونے میں شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا اُسی کی عبادت کرنی واجب ہے اور کسی کی نہیں [چھاندوگیہ اُپ نشد]

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کو کہا گیا ہے۔ دیگر سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اُپ نشد)

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جس کا ذکر اور تعظیم کرتے ہیں اور جس کے حصول کی خاطر برہم چریہ آشرم کیا جاتا ہے اُس کا نام "اوم" ہے [کٹھ اُپ نشد]

(۵) جو سب کا ہادی لطیف سے بھی لطیف۔ بذاتہ نور متجلی۔ حالت محویت کی عقل سے جاننے کے لائق ہے۔ اُس کو "پرم پُرش" جاننا چاہیئے [منو ۱۲-۱۲۲]

(۴)	اگنی
(۵)	منو
(۶)	اندر
(۷)	پران

(۶) بذاتہ متجلی ہونے کے باعث "اگنی" علم مجسم ہونے کے باعث "منو" سب کی پرورش کرنے اور اعلیٰ شوکت و حشمت والا ہونے کے باعث "اندر" سب کی زندگی کی بُنیاد

لفظ "اوم" کے معنی کی تشریح (अ) سے جو "وراٹ" "اگنی" "وشو" وغیرہ مراد لی جاتی ہے اُن کے معنی۔	اوم کے معنی مصدر [राजृ दीप्तौ] "راجری" (بمعنی روشن) پر جس کے ماقبل حرف [वि] "وی" آیا ہے علامت [क्विप] "کوِپ" لگنے سے لفظ "وراٹ" مشتق ہوتا ہے۔

بوقلمون یعنی بہت اقسام کی دنیا کو روشن کرنے کے باعث لفظ "وراٹ" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔ अञ्चु गतिपूजनयोः "انچو" بمعنی گتی اور پوجن کے ہیں۔ مصدر "اگ" अग "اگی" अगि इण "ان" گتی کے معنی والے مصادر ہیں۔ ان سے لفظ اگنی کا مشتق ہوتا ہے۔ गतेस्त्रयोऽर्थाः اگنی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول اور "پوجن" کے معنی پرستش کے ہیں۔ علم مطلق۔ ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے اور قابل پرستش ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے۔

[विश प्रवेशने] "وِش" کے معنی دخول کے ہیں۔ اور اس مصدر سے "विश्व" "وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے۔ جس میں خلا وغیرہ سب بھوت داخل ہو رہے ہیں یا جو اُن سب میں محیط ہونے کے باعث مدخول ہے اس بنا پر وہ "وشو" کہلا سکتا ہے۔ ایسے ایسے نام صرف अकार "ا" سے مفہوم ہوتے ہیں۔

"ज्योतिर्वै हिरण्यं तेजो वै हिरण्यमित्यैतरेये शतपथे च ब्राह्मणे"

ب (३) سے مراد "ہرنیہ گربھ" "وایو" "تیجس" ہے اُن کے معنی	"ہرنیہ" روشنی ہے۔ "ہرنیہ" تجلی ہے۔ یہ ایتریہ اور شت پتھ برہمن کا قول ہے۔

جو "ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ متجلی چیزوں کا "گربھ" یعنی علت فاعلی اور سہارا ہے وہ ہرنیہ گربھ ہے۔ جس میں آفتاب وغیرہ متجلی عالم پیدا ہو کر اُس کے سہارے رہتے ہیں۔ یا جو آفتاب وغیرہ نور مجسم چیزوں کا بطور رحم یعنی جائے پیدائش و قیام ہے اس وجہ سے اُس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے اس میں یجروید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत ।
सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥
यजु० अ० १३ । मं० ४ ॥

(لفظی ترجمہ از جانب مترجم)

پہلے "ہرنیہ گربھ" جہان کا پیدا کنندہ اور پرورش کنندہ واحد موجود تھا۔ وہ اُن کرہ ہائے تاریک اور کرہ ہائے روشن کو سہارا دے رہا ہے۔ اُس سُکھ سروپ پرکاش مئے پرماتما کی اپنی آتما وغیرہ سے خدمت کرنے میں ہم مشغول رہیں ایسے ایسے موقعوں پر "ہرنیہ گربھ" سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے +

پر حمد و ثنا و مناجات کا موقعہ ہو یا ہمہ دان ۔ محیط کل ۔ پاک ۔ قدیم ۔ صانع کائنات وغیرہ اوصاف مندرج ہوں وہاں اِن ناموں سے پرمیشور کے معنے لیئے جاتے ہیں ؀

ثبوت اس بات کا کہ وراٹ پرش آکاش اگنی وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے بھی مستعمل ہوتے ہیں

اور جہاں مثل ذیل عبارت آوے ۔

ततो विराडजायत विराजो अधिपूरुषः।
श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत।
तेन देवा अयजन्त।
पश्चाद्भूमिमथो पुरः। यजुः० अ० ३१।
तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥

یہ تیتریہ[1] اُپ نشد کا قول ہے ۔ ایسے حوالہ جات میں "وراٹ" "پرش" "دیو" "آکاش" "وائو" "اگنی" "جل" "بھومی" وغیرہ نام دُنیوی چیزوں کے آتے ہیں ۔ کیونکہ جس جس موقع پر پیدائش قیام ۔ فنا کا ذکر ہو ۔ یا ناقص العلم غیر ذی تعقل دکھلائی دینے والے وغیرہ اوصاف لکھے ہوں وہاں پرمیشور کے معنی نہیں لیئے جاتے ۔ وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قیود سے علحدہ ہے ۔ حالانکہ مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے ۔ اس وجہ سے یہاں "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا ۔ بلکہ دُنیوی اشیاء مفہوم ہوتی ہیں ۔ پس جس جس موقع پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں ۔ اُس موقع پر پرماتما اور جہاں خواہش ۔ نفرت ۔ جد و جہد ۔ راحت ۔ رنج اور ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں وہاں جیو (روح) کے معنی لیئے جاتے ہیں ۔ ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہیے کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے اسلیئے "وراٹ" وغیرہ ناموں سے بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دُنیا کی غیر ذی تعقل اور جیو وغیرہ اشیاء کے معنی لیئے جانے واجب ہیں ۔ نہ کہ پرمیشور کے ۔

اب جس طریق پر "وِراٹ" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے وہ طریق نیچے لکھے حوالوں سے بتلایا جاتا ہے ۔

---

[1] تیتریہ اُپ نشد برھما نند ولی پرتھم انوواک کا قول ہے ۔ (مترجم)

کو واجب ہے کہ محض پرمیشور کی ثنا - مناجات - اور عبادت کریں اُس سے غیر کی کبھی نہ کریں - کیونکہ برہما وشنو - مہادیو نامی نیک نہاد علما متقدمین اور دیت - دانو وغیرہ ادنے[1] لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اُسی کی ثنا - مناجات اور عبادت کی ہے اُس سے غیر کی نہیں کی - ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے - اِس پر مزید غور مکتی اور اُپاسنا کے بیان میں کیا جاویگا -

سوال - مِتر وغیرہ ناموں سے دوست اور اِندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث اُنھیں کے معنے لینے چاہئیں -

جواب - اس موقعہ پر اُن کو مفہوم سمجھنا واجب نہیں - کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے - اس وجہ سے مقدم معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے - مگر چونکہ پرمیشور تمام دنیا کا یقیناً دوست ہے - اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے - نیز اُس سے غیر کوئی جیو کبھی ہرگز ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا - اسلیئے اِس موقعہ پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے - البتہ ضمنی معنوں میں مِتر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مراد لی جاتی ہے -

۲۰ "مِتر" "نِمِدا" بمعنی محبت و چکناہٹ) پرو "ادنادی" علامت [क्त] کترہ کے **ञिमिदा स्नेहने** لگانے سے لفظ مِتر مشتق ہوتا ہے - چونکہ وہ سب کو محبت کرتا ہے - اور سب کے واسطے لائق محبت کے ہے اسلیئے اُس پرمیشور کا نام "مِتر" ہے -

۲۱ "ورن" **वृञ् वरणे वर ईप्सायाम्** مصادر "وری" (بمعنی قبول کرنا اور "ور" بمعنی خواہش حصول پر "اُنادی" علامت [उनन्] "اونن" کے لگانے سے لفظ "ورن" کا اشتقاق ہوتا ہے جو سب نیکوکار اور مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے - یا جس کے حصول کی خواہش نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں اُس پرمیشور کو "ورن" کہتے ہیں - پس جو آتما سے وصال پائے ہوئے عالم - نیکوکار - مکتی کی خواہش کرنے والے - مکت اور دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے یا اُنسے قبول کیا جاتا ہے اس ایشور کا نام "ورن" ہے - یا "ورن" نام افضل کا ہے - چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے اسلیئے اُسکا نام ورن ہے

۲۲ - "اریما" **ऋ गतिप्रापणयोः** مصدر [ऋ] "رِی" (بمعنی حرکت و وصال) پر علامت [यत्] "یت" لگانے سے لفظ "اریہ" مشتق ہوتا ہے اور مصدر **माङ् माने** یعنی بمعنی تعظیم کے ماقبل لفظ "اریہ" آکر اُس پر علامت **कनिन्** "کنِن" لگانے سے اریما کا اشتقاق ہوتا ہے جو "نسوامی" یعنے انصاف کرنے والوں کو عزت بخشتا ہے اُس کو "اریما" کہا گیا ہے -

چونکہ پرمیشور حقیقی انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے - اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کے لیئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب ناظم ہے اِس لیئے اُس پرمیشور کا نام "اریما" ہے

---

[1] لفظ ادنے سے مراد دنیاوی سامان میں ادنے ہونے سے نہیں بلکہ علم و اخلاق میں ادنے ہونے سے مراد ہے -

[2] ایک قسم کی علامتوں کا نام ہے - (نرائن کشن)

(वा गतिगन्धनयो:) مصدر ”وا“ بمعنی حرکت۔ علم۔ حصول اور قتل) سے لفظ ”وایو“ مشتق ہوتا ہے چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے اور تمام قادروں سے قادر ہے اس باعث سے اُس پرمیشور کا نام ”وایُو“ ہے۔

(तिजनिशाने] مصدر ”تج“ بمعنی جلال سے لفظ ”تیجس“ اور اُس پر حروف تدّھت لگانے سے (तैजस] ”تے جس“ لفظ مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ وہ بذاتہٖ نور ہے اور آفتاب وغیرہ روشن دنیاؤں کا منور کرنے والا ہے۔ اسی باعث اُس ایشور کا نام ”تیجس“ ہے۔

ایسے ایسے ناموں کے معانی حرف [उ] ”اُو“ سے مفہوم ہوتے ہیں۔

(ج) [म] سے مراد ”ایشور“ ”آدیتہ“ ”پراجینہ“ ہے اُن کے معنی۔

ईश ऐश्वर्ये مصدر ”ایش“ (شوکت وحشمت) سے لفظ ”ایشور“ مشتق ہوا ہے۔ جو تمام شوکت وحشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اُسکو ”ایشور“ کہتے ہیں ”چونکہ اُس کا علم صادق و پُرغور اور اُسکا جلال وحشمت لاانتہا ہے۔ اس وجہ سے اُس پرماتما کا نام ”ایشور“ ہے

दो अवखण्डने مصدر ”دو“ بمعنی شکست سے अदिति اور اس پر حروف تدّھت لگانے سے ” आदित्य “۔ ”آدیتہ“ لفظ کا مشتق ہوتا ہے۔ جس کا ناش نہیں ہوتا وہ ”ادتی“ ہے۔ ادتی پر صرف زائد لگنے سے آدیتہ بنا۔ جو کبھی فنا نہ ہو اُسی ”ایشور“ کا نام ”آدیتہ“ ہے

[ज्ञा अवबोधने] مصدر [ज्ञा] ”جنا“ بمعنی جاننا کے ماقبل [प्र] پر آنے سے [प्राज्ञ] ”پرجنہ“ اور اس پر حروف ”تدّھت“ لگانے سے [प्रज्ञ] پراجنہ لفظ مشتق ہوا ہے۔ جو اچھی طرح متحرک اور ساکن دنیا کے ضوابط کو جانتا ہے وہ ”پرجنہ“ ہے اور ”پرجنہ“ پر حرف زائد لگا کر ”پراجنہ“ بنتا ہے چونکہ اُس کا علم منزّہ من الخطا۔ سب متحرک اور ساکن دنیا کے ضوابط کو قرار واقعی جانتا ہے اسوجہ سے ایشور کا نام ”پراجنہ“ ہے۔

ایسے ایسے ناموں کے معانی [म] ”م“ سے مفہوم ہوتے ہیں۔

جیسے اس جگہ ایک ایک حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے ویسی ہی دیگر ناموں کے معنی بھی لفظ ”اوم“ سے جانے جاتے ہیں۔

[शन्नो मित्र: शंव०]

باقی الفاظ متر وغیرہ جو منتر میں آئے ہیں اُنسے بھی مراد پرمیشور کی ہے نہ کہ دیوتاؤں کی۔

”شنّو مترہ“ الخ میں متر وغیرہ نام ہیں وہ بھی پرمیشور کے ہیں۔ کیونکہ سُتتی (ثنا) پرارتھنا (مناجات) اور اُپاسنا (عبادت) افضل ہی کی کیجاتی ہے اور افضل اُنکو کہتے ہیں۔ جو اوصاف۔ افعال۔ فطرت۔ اور سچی کارروائیوں میں سب سے برتر ہوں۔ اُن سب افضلوں میں بھی جو غایت درجہ افضل ہو۔ اُسکو پرمیشور کہتے ہیں جسکے برابر نہ کوئی ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں تو اُس سے برتر کیونکر کوئی ہوسکتا ہے جیسے پرمیشور کی راستی۔ انصاف رحم۔ قدرت مطلق ہمہ دانی وغیرہ لاانتہا اوصاف ہیں ویسے دیگر کسی غیر ذی عقل یا جیو کے نہیں ہیں جو شئے صادق ہے۔ اُس کی اوصاف۔ افعال اور فطرت بھی صادق ہوتی ہیں۔ اسواسطے انسانوں

منتر کے جزو	معنے
منتر کے جزو त्वामेव प्रत्यक्षम् ब्रह्म वदिष्यामि کے معنے	त्वामेव प्रत्यक्षम् ब्रह्म वदिष्यामि میں آپ ہی کو عین الیقین برہم بیان کرتا ہوں کیونکہ آپ ہر جگہ محیط ہو کر ہمیشہ سب کے وصال میں آرہے ہیں۔
منتر کے جزو ऋतं वदिष्यामि کے معنے	ऋतं वदिष्यामि - جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے میں سب کو اُسی کا اُپدیش کر کے خود بھی عمل کرونگا۔
منتر کے جزو सत्यं वदिष्यामि کے معنے	सत्यं वदिष्यामि سچ بولوں گا۔ سچ مانوں گا اور سچ ہی عمل میں لاؤں گا۔
منتر کے جزو तन्मामवतु کے معنے	तन्मामवतु - پس آپ میری حفاظت کیجئے۔
منتر کے جزو तद्वक्तारमवतु کے معنے	तद्वक्तारमवतु - آپ مجھ آپت یعنی راست گو کی حفاظت کیجئے تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں قائم رہ کر اُلٹی کبھی نہ ہو۔ کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے وہی دھرم۔ اور جو اُس کے برعکس ہے وہی ادھرم ہے۔
منتر کے جزو "अवतु मामवतु वक्तारम्" کے معنے	"अवतु मामवतु वक्तारम्" [میری حفاظت کیجئے۔ مجھ راست گو کی حفاظت کیجئے]۔ از مترجم یہ عبارت دوبارہ تاکیدی معنوں میں ہے۔ جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تو گاؤں کو جا جا۔ اُسمیں دو بار فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ تو گاؤں کو جلدی جا۔ اِسی طرح اس موقعہ پر یہ مطلب ہے کہ آپ ضرور میری حفاظت کیجئے۔ یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر رہوں۔ مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے میں آپ کا بڑا اُپکار مانوں گا۔
اخیر جزو ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः کے معنے اور تشریح	"اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی"۔ اِسمیں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلثہ یعنی اِس دنیا میں جو تین قسم کے دُکھ ہیں یعنی اوّل "ادھیاتمک" یعنی آتما اور جسم میں جہل۔ رغبت نفرت۔ حماقت۔ اور بخار۔ وغیرہ سے تکلیف دوم "ادھی بھوتک" یعنی دشمن شیر۔ سانپ۔ وغیرہ سے جو ضرر پہونچتا ہے۔ سوم "ادھی دیوک"

(دیکھو لفظ نمبر ۶) اِندر — इदि مصدر इदि परमैश्वर्ये "اِدِی" (بمعنی جاہ وحشمت) پر علامت "رن" لگانے سے لفظ "اِندر" مشتق ہوتا ہے۔ جو کُلی جاہ وحشمت رکھنے والا ہے اُسکو "اِندر" پرمیشور کہا جاتا ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال وحشمت رکھنے والا ہے اسلیئے اُس پرماتما کا نام "اِندر" ہے۔

۲۳- "برہسپتی" — [पा] مصدر [पा रक्षणे] "پا" (بمعنی حفاظت وپرورش) کے ماقبل لفظ [बृहत्] "برہت" اگر اُس پر علامت [डति] "ڈتی" لگائی گئی اور "برہت" کا حرف "ت" حذف ہوا اور [सुट्] "سُٹ" ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" مشتق ہوتا ہے جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک۔ حفاظت وپرورش کرنے والا ہے وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور بڑوں میں بھی بڑا اور بڑے بڑے آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے اس لیئے اُسکا نام "برہسپتی" ہے۔

۲۴- "وِشنو" — [विषॢ व्याप्तौ] مصدر [विष] "وِش" (بمعنی محیط) پر [नु] علامت "نو" لگانے سے لفظ وِشنو مشتق ہوا ہے جو متحرک اور غیر متحرک عالم میں محیط ہو رہا ہے وہ وِشنو ہے چونکہ پرماتما متحرک اور غیر متحرک دنیا میں محیط ہو رہا ہے اسلیئے اُس کا نام "وِشنو" ہے۔

۲۵- "اُروکرم" — [उरु] "اُرو" (بمعنی عظیم) [क्रमः] "کرم" (بمعنی شہ زوری) جسکی شہ زوری اعظم ہے وہ اُروکرم ہے۔ پس لاانتہا شہ زوری والا ہونے کے باعث پرماتما کا نام "اُروکرم" ہے۔

جو منتر شنو مترہ الخ شروع کتاب میں بحروف ناگری دیا گیا ہے اُسکے حصہ شنو نعایت اُروکرم کے معنی — جو پرماتما (اُروکرم) عظیم تر شہ زور۔ (مِتر) سب کا دوست یعنی بری از مخالفت۔ وہ (شم) سُکھ بخشنے والا ہو وہ (ورُن) سب سے افضل (شم) عین آسائش ہو۔ وہ (آریما) سُکھ کو پھیلانے والا ہو۔ وہ (اِندر) یعنی تمام جلال وحشمت رکھنے والا (شم) تمام جلال وحشمت بخشنے والا ہو وہ (برہسپتی) سب کا حاکم (شم) علم کا بخشنے والا ہو اور وہ (وِشنو) جو محیط کُل پرمیشور ہے۔ ہم کو عافیت میں رکھنے والا ہو۔

(دیکھو لفظ نمبر ۳۱) برہم — [वायोते ब्रह्मणे नमोस्तु]

منتر کے جزو नमो ब्रह्मणे नमस्ते वायो کے معنے — [बृह बृहि वृद्धौ] مصادر "بَرِہہ"۔ "بَرِہی" (بمعنی بالیدگی) سے لفظ (ब्रह्म) "برہم" مشتق ہوتا ہے جو سب پر حاکم۔ سب سے بڑا اور لاانتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے اُس برہم کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

منتر کے جزو त्वमेव प्रत्यक्षम ब्रह्मासि کے معنے — [त्वमेवप्रत्यक्षमब्रह्मासि] اے پرمیشور آپ ہی بہ حیثیت ضابط القلوب ہونے کے عین الیقین برہم ہیں۔

روشنی۔تعریف۔راحت۔مستی۔نیند۔خواہش۹۔پہنچ (حرکت۔علم۔حصول) سے لفظ "دیو" [दिव] مشتق ہوتا ہے۔چونکہ پاکیزہ دُنیا کو کھیل[1] کرانے والا۔دھارمک لوگوں کی جیت[2] چاہنے والا۔سب کاروبار[3] کے وسائل اور سامان کا بخشنے والا۔خود منور[4] الوجود اور سب کو روشنی بخشنے والا۔تعریف[5] کے لائق آپ راحت[6] مطلق۔اور دوسروں کو راحت بخشنے والا۔بدمستوں[7] کو تنبیہ کرنے والا۔سب کی استراحت[8] کی خاطر رات اور پرلے[ل] کرنے والا مستوجب[9] تمنا۔اور علیم[10] مطلق ہے۔اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "دیو" ہے۔

یا (۱) جو کھیل کر رہا[ع] ہے وہ "دیو" ہے۔یعنی اپنے وجود میں آپ ہی آنند سے کھیل کر رہا ہے۔یا کھیل کی طرح طبعاً بلا امداد غیرے تمام دُنیا کو بناتا ہے اور تمام کھیلوں کا سہارا ہے۔

(۲) جو "جیت" کا طالب ہے وہ دیو ہے یعنی سب پر غلبہ پانے والا اور خود غیر مغلوب ہے یعنی جس پر کوئی بھی غلبہ نہیں پا سکتا۔

(۳) جو کاروبار چلاتا ہے وہ دیو ہے یعنی انصاف اور نا انصافی کے معاملات کو سمجھنے والا اور ہدایت کرنے والا ہے۔

(۴) جو متحرک اور ساکن دُنیا کو منوّر کرتا ہے یعنی سب کو روشنی بخشنے والا ہے۔

(۵) جو تعریف کیا جاوے وہ دیو ہے یعنی تمام آدمیوں کے واسطے لائق تعریف ہو مگر لائق مذمت نہ ہو۔

(۶) جو راحت بخشتا ہے وہ دیو ہے یعنی خود راحت مطلق ہے اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے اور جسکو ذرا بھی دُکھ نہ ہو۔

(۷) جو مسرور ہے وہ "دیو" ہے یعنی ہمیشہ خوش و خورم اور رنج سے آزاد ہے اور دوسروں کو خوش و خرم کرنے اور دُکھوں سے الگ رکھنے والا ہے۔

(۸) جو نیند کراتا ہے وہ "دیو" ہے یعنی پرلے کے دوران میں علتِ اولیٰ مادی کے اندر جیووں کو سُلاتا ہے۔

(۹) جو مقصد رکھتا ہے یا جس کی خواہش کی جاوے وہ "دیو" ہے جسکے سب مقاصد برحق ہیں اور جس کے وصال کی آرزو سب نیکوکار کرتے ہیں۔

(۱۰) جو پہنچ رہا ہے یا جس کو پہنچیں وہ "دیو" ہے یعنی محیط کُل اور لائق جاننے کے ہے۔

اِن وجوہات سے اُس پرمیشور کا نام "دیو" ہے۔

| ۳۲۔کوویر | [कुवि आच्छादने] مصدر "کُوی" (بمعنی ڈھانکنا) سے لفظ "کوویر" |

مشتق ہوتا ہے جو محیط ہو کر سب کو ڈھانک رہا ہے وہ "کوویر" جگدیشور ہے۔چونکہ اپنے محیط ہونے کی وجہ سے سب کو ڈھانک رہا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام کوویر ہے +

ل پرلے وہ زمانہ ہے کہ جگت غیر محسوس حالت میں ہوتا ہے اور اُسمیں دُکھ سُکھ کی کسی کو کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔

ع لفظ کھیل سے مراد آسانی سے ہے یعنی پرمیشور کو جگت کے کام میں بچوں کے کھیل کی طرح آسانی ہے۔(نرائن کشن)

یعنی جو دُکھ کہ کثرت بارش۔ سخت سردی اور سخت گرمی۔ اور من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے۔

ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو الگ رکھ کر عافیت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھیئے۔ کیونکہ آپ ہی عافیت مجسم اور تمام دنیا کو عافیت پہونچانے والے اور نیک شعار طالبان نجات کو عافیت بخشنے والے ہیں۔ اس لیئے آپ اپنی رحمت سے از خود تمام جیوؤں کے دلوں میں جلوہ گر ہوجیئے۔ تاکہ سب جیو دھرم پر چل کر اور ادھرم کو چھوڑ کر غایت درجہ کے آنند کو حاصل کریں اور دُکھوں سے الگ رہیں۔

"सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۲۶۔ "سُوریہ" ۔ بموجب اس قول یجر وید کے جسقدر "جگت" (بمعنی متنفسان) ذی تعقل و متحرک یعنی چلنے پھرنے والے ہیں اور "تستھوشش" (بمعنی غیر متنفسان) یعنی ساکن۔ بیجان اشیاء پرتھوی (ارضیت) وغیرہ ہیں چونکہ ایشور اُن سب کا آتما (محیط) ہے اور بذات خود نور مجسم اور سب کو روشنی بخشنے والا ہے۔ اسلیئے اُس کا نام "شوریہ" ہے۔

۲۷۔ "آتما" [अत] [अत सातत्यगमने] "اَت" (بمعنی بلا مزاحمت پہنچ) سے لفظ "آتما" مشتق ہوتا ہے۔ جو محیط ہووے۔ وہ آتما ہے۔ یعنی جو تمام جیو وغیرہ دنیا میں بلا حد فاصل محیط ہو رہا ہے۔

۲۸۔ پرم آتما ۔ جو پرم۔ آتما یعنی جو آتماؤں (بمعنی جیوؤں) و لطیف چیزوں سے "پرم" (بمعنی غایت درجہ) لطیف ہے وہ پرماتما ہے۔ چونکہ وہ تمام جیووں وغیرہ سے افضل اور جیو پرکرتی اور آکاش سے بھی نہایت لطیف ہے اور تمام جیوؤں کا ضابط القلوب آتما ہے اس لیئے ایشور کا نام پرماتما ہے۔

۲۹۔ پرمیشور ۔ صاحب قدرت کو ایشور کہتے ہیں جو قادروں میں "پرم" یعنی افضل ہے وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں میں قدرت والا ہو۔ اور جس کے برابر کوئی بھی نہ ہو اُس کا نام "پرمیشور" ہے۔

۳۰۔ سُوِتا ۔ مصادر "षुञ् अभिषवे षूङ् प्राणिगर्भविमोचने" ۲ شُن [षुञ्] (بمعنی ست نکالنا) [षूङ्] "شُون" (بمعنی جننا) سے لفظ "سُوِتا" کا مشتق ہوتا ہے۔ ست نکالنا اور جننا دونو بمعنی پیدا کرنے کے ہیں۔ جو متحرک اور ساکن دُنیا کو جننا ہے یا پیدا کرتا ہے وہ "سُوِتا" پرمیشور ہے چونکہ تمام دنیا کا پیدا کرنے والا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "سُوِتا" ہے۔

[दिवु क्रीडाविजिगीषाव्यवहारद्युतिस्तुतिमोदमदस्वप्नकान्तिगतिषु]

۳۱۔ لفظ دیو کے دس مختلف معنی اور اسبات کی تشریح کہ وہ کسطرح پرمیشور کے معنی میں آتا ہے ۔ مصدر [दिव] "دِو" بمعنی کھیلنا۔ جیتنے کی خواہش۔ کاروبار۔

ہوکر اُسی میں رہتے اور فنا ہوجاتے ہیں اُسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے۔

۳۹۔وِسُو [बसनिवासे] مصدر [बस] "وس" (بمعنی بسنا) سے لفظ "وِسُو" مشتق ہوتا ہے۔ جس میں تمام وجود رہتے ہیں۔ یا جو سب میں رہتا ہے وہ "ایشور" "وسو" ہے۔ چونکہ اُس میں تمام "آکاش" وغیرہ وجود بستے ہیں۔ اور وہ سب میں بس رہا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وسو" ہے۔

(دیکھو لفظ نمبر ۱) "رودر" रुदिर अश्रुविमोचने [रुदिर] "رودر" (بمعنی رونا) پر علامت [रिाच] "رچ" کے لگانے سے لفظ "رودر" مشتق ہوتا ہے جو ناانصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے۔ وہ "رودر" ہے۔ چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اِس لئے اُس پرمیشور کا نام "رودر" ہے۔

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत कर्मणा करोति तदभि सम्पद्यते ॥

"رودر" پرمیشور کا نام ہونے میں تفسیر وید کا حوالہ

یہ یجُروید کے برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے اُس کو زبان سے بولتا ہے۔ اور جو زبان سے بولتا ہے اُس کے مطابق عمل کرتا ہے اور جو عمل کرتا ہے۔ اُسکو پاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے اُسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے۔ جب بُرے اعمال کرنے والے جیو ایشور کے انصافانہ آئین سے دُکھ کے نتیجہ کو پاتے ہیں تب روتے ہیں۔ اور اِس طرح ایشور اُن کو رُلاتا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "رودر" ہے۔

بدکرداروں کو رولانے سے مراد انکے نقصان کا نتیجہ دینے سے ہے یعنی شَت پتھ کا دارد

आपो नारा इति प्रोक्ता आपो वै नरसूनवः । ता यदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः ॥ मनु० ॥ अ० १ श्लो० १० ॥

۴۰۔نارائن پانی اور جیووں کا نام "نارا" ہے۔ چونکہ وہ اُس کے "اَیَن" یعنی جائے قیام ہیں اس لیئے سب جیووں میں جو محیط پرماتما ہے اُس کا نام "نارائن" ہے۔

۴۱۔چندر [चदि आह्लादे] مصدر [चंद] "چند" (بمعنی فرحت) سے لفظ "چندر" مشتق ہوا ہے۔ جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچا دے وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے اس لیئے ایشور کا نام "چندر" ہے۔

۴۲۔منگل [मगिगत्यर्थक] مصدر [मङ्ग] "منگ" (بمعنی حرکت و علم و حصول) سے از روئے قاعدہ ویاکرن [मङ्गेरलच्] کے لفظ "منگل" مشتق ہوا ہے۔

۳۳- پرتھوی | अथ مصدر [अथ विस्तारे] "پرتھ" (بمعنی پھیلاؤ) سے "پرتھوی" مشتق ہوتا ہے- جو تمام دُنیا کو پھیلا رہا ہے وہ پرتھوی ہے- چونکہ وہ تمام وسیع دنیا کو وسعت دینے والا ہے اِس لیئے اُس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے-

۳۴- جل | مصدر [जल घातने] जल "جل" (بمعنی ہلاک کرنا وابستہ کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے- جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے اور علت اولےٰ ذرہ جات وغیرہ کو ملاتا ہے وہ پرم "جل" ہے یعنی جو دُشٹوں کو سزا دیتا ہے اور علت اولےٰ مادی اور نیز ذرات کو آپس میں ترکیب دیتا اور تفریق کرتا ہے- وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے-

۳۵- آکاش | (काशृ दीप्तौ) مصدر [काश] "کاش" (بمعنی اظہار) سے لفظ "آکاش" مشتق ہوتا ہے- جو تمام دنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے وہ "آکاش" ہے- چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دنیا کو نمودار کرنے والا ہے اِس لیئے اُس پرماتما کا نام آکاش ہے-

(۳۶)- اَنّ (۳۷)- اَنّاد (۳۸)- اتّا | (अद भक्षणे) مصدر [अद] "اد" (بمعنی کھانا) سے لفظ "اَنّ" کا مشتق ہوتا ہے-

अद्यतेऽत्तिच भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते ॥ १ ॥

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम् । अहमन्नादोहमन्नादोहमन्नादः ॥२

तैत्ति० उपनि० । अनुवाक २ १० ॥ अत्ता चराचरग्रहणात

वेदान्तदर्शने । अ० १ । पा० २ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

{جو کھایا جاتا ہے اور تمام وجودوں کو کھاتا ہے اُس کو اَنّ کہتے ہیں}

{میں اَنّ (کھانے والا) ہوں- میں اَنّ ہوں- میں اَنّ ہوں}

{میں انّاد (اَنّ بمعنے جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں- میں انّاد ہوں میں انّاد ہوں [تیتری اُپنشد]

{متحرک اور ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث اتّا (کھانے والا کہلاتا ہے)}

یہ دیاس مُنی کی تصنیف شاریرک سُوتر ہے چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے سب کے واسطے لایق قبولیت ہے اور متحرک اور غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے- اِس لیئے اُس ایشور کے (علے الترتیب) اَنّ- انّاد- اور اتّا نام ہیں- اور جو اس موقع پر تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے وہ تعظیم کی غرض سے ہے جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا

"یعنی یجنہ وشنو" ہے۔ یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جو ترکیب دے رہا ہے یا جس کی تعظیم علما کرتے ہیں وہ "یجنہ" ہے چونکہ ساری دنیا کے اشیاء کو ملاتا ہے اور تمام عالموں کے لیئے لائق تعظیم ہے اور برہما سے لیکر سب رشی منیوں کے لیئے لائق تعظیم تھا ہے اور رہیگا اسواسطے اُس پرماتما کا نام "یجنہ" ہے کیونکہ وہ ہر جگہ محیط ہو رہا ہے ۔

۴۹ - ہوتا | [हुदानादनयोः आदानेचेत्येके] مصدر "ہو" (بمعنی دینا کھانا و بقول بعض لینا) سے لفظ "ہوتا" کا اشتقاق ہے جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے چونکہ وہ جیوؤں کو دینے کے لایق اشیاء کا بخشنے والا ہے اور جو لایق تسلیم ہے اُس کو تسلیم کرنے والا ہے اسلیئے اُس ایشور کا نام "ہوتا" ہے۔

الفاظ جو عام رشتہ کے معنی میں آتے ہیں اُن کے معنے پرمیشور پر کس طرح لگتے ہیں

बन्धबन्धने "بندھ" (بمعنی باندھنا) سے لفظ "بندھو" کا بننا ثابت ہوتا ہے جو اپنے اندر متحرک وغیر متحرک دُنیا کو باندھ رہا ہے یا رشتہ داروں کی طرح دھرماتماؤں کو سُکھ پہونچانے کے لیئے مدد دے رہا ہے وہ ایشور "بندھو" ہے یعنی

۵۰ - "بندھو" چونکہ اُس نے اپنے اندر تمام مختلف "لوکوں" (نظاموں) کو بذریعہ قدرتی قوانین کے منضبط کر رکھا ہے اور بھائیوں کی طرح مددگار ہے چنانچہ اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے دایرے اور قانون سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے اُسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ نظاموں کو قایم اور محفوظ رکھتا ہے۔ اور سُکھ کا دینے والا ہے اس لیئے اُس کا نام "بندھو" ہے۔

۵۱ - پتا | [पारक्षणे] مصدر "پا" (بمعنی حفاظت) سے لفظ "پتا" مشتق ہوتا ہے۔ جو سب کی حفاظت کرے وہ "پتا" ہے۔

چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہو کر اُنکی بہتری چاہتا ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی سب جیوؤں کی بہتری چاہتا ہے اس لیئے اُس کا نام "پتا" ہے ۔

۵۲ - پتامہ | - جو پتاؤں کا پتا ہو وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ پتاؤں کا بھی پتا ہے اسواسطے پرمیشور کا نام "پتامہ" ہے۔

۵۳ - پرپتامہ | جو پتامہاؤں کا پتا ہو وہ "پرپتامہ" ہے۔ چونکہ پتاؤں کے پتروں کا پتا ہے۔ اسلیئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے۔

۵۴ - ماتا | - جو تمام جیوؤں کا مان کرے [بہتری چاہے] وہ ماتا ہے۔ جس طرح کمال مہربانی کرنے والی ماں اپنے بچوں کا سُکھ اور بہتری چاہتی ہے اُسی طرح پرمیشور بھی تمام جیوؤں کی ترقی چاہتا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "ماتا" ہے۔

۵۵ - آچاریہ | [चरगतिभक्षणयोः] مصدر "چر" (بمعنی حرکت و علم و حصول و کھانا) کے ماقبل حرف [आ] کے لگانے سے لفظ "آچاریہ" مشتق ہوتا ہے جو نیک چلنی

جوشادمان ہو یا شادمانی بخشے وہ "منگل" ہے۔ چونکہ خود مطلق شادمانی ہے اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام منگل ہے۔

۴۳-بُدھ [बुध अवगमने] مصدر [बुध] "بُدھ" (بمعنی سمجھنا) سے لفظ "بُدھ" مشتق ہوا ہے۔ جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے وہ "بُدھ" ہے۔ چونکہ خود عقل مطلق ہے اور جیووں کے عقل کا باعث ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "بُدھ" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۲۳ برہسپتی لفظ [बृहस्पति] کے معنی سابق لکھ چکے ہیں۔

۴۴-شُکر [ईशुचिर पूतीभावे] مصدر [शुच्] "شُچ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شُکر" مشتق ہوا ہے۔ جو پاک ہے۔ یا پاک کرتا ہے وہ "شُکر" ہے + چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے اور اُسکی صحبت سے جیو بھی پاک ہو جاتا ہے اِس لیئے ایشور کا نام "شُکر" ہے۔

۴۵-شنیشچر [चरगतिभक्षणयोः] مصدر [चर] "چر" (بمعنی حرکت وعلم و حصول دکھانا) کے ساتھ حرف [शनैस्] "شنیس" کے ملنے سے لفظ "شنیشچر" کا مشتق ہوا ہے۔ جو آہستگی سے ہلتا ہے۔ وہ "شنیشچر" ہے۔ چونکہ وہ قدرتاً سب میں موجود ہو رہا ہے اور صاحب حوصلہ ہے اِس لیئے پرمیشور کا نام "شنیشچر" ہے۔

۴۶-راہو [रह त्यागे] مصدر [रह] "رہ" (بمعنی چھوڑنا) سے لفظ "راہو" مشتق ہوتا ہے۔ جو دشٹوں کو چھوڑ دیتا ہے یا اُن سے چھڑاتا ہے وہ ایشور "راہو" ہے۔ چونکہ اُس کا وجود قائم بالذات ہے۔ یعنی اُس کے وجود میں کسی دوسری شے کی شمولیت نہیں ہے اور بُرے لوگوں کو چھوڑنے اور دوسروں کو اُن سے چھڑانے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "راہو" ہے۔

۴۷-کیتو [कित निवासे रोगापनयने च] مصدر "کِت" بمعنی قیام اور رفع مرض سے لفظ "کیتو" مشتق ہوتا ہے۔ جو جائے قیام اور مرضوں کو رفع کرنے والا ہے وہ ایشور "کیتو" ہے۔ چونکہ وہ کائنات کا جائے قیام اور جملہ امراض سے بری ہے اور طالبان نجات کو عالم گکتی میں تمام امراض سے مخلصی بخشتا ہے اسواسطے پرمیشور کا نام "کیتو" ہے۔

الفاظ متعلق یجنہ کے معنی پرمیشور کے ہیں

۴۸-یجنہ [यज, देवपूजासंगतिकरणदानेषु] مصدر "یج" (بمعنی تعظیم علماء، ترکیب خیرات) سے لفظ "یجنہ" مشتق ہوتا ہے
यज्ञो वै विष्णुः

ملہ پرمیشور کی حرکت اُسکا فعل ہے چونکہ وہ متانت سے آہستہ آہستہ باقاعدہ جزا و سزا دیتا ہے اس لیئے بخلاف انسانوں کے جو کہ جلد باز ہیں وہ دھیمہ ہے۔

چونکہ جاننے والا ہے اِس لیئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے۔
چونکہ اُسکا کوئی انجام۔میعاد یا حد نہیں۔یعنی اُس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا کہ وہ اتنا لمبا۔چوڑا۔چھوٹا۔بڑا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "اننت" ہے۔

۶۱۔ انادی — [इण्दाञ् दाने] مصدر "دا" (بمعنی دینا) کے ماقبل [आङ्] "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اُس کے ماقبل नञ् "نہ" آنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے۔جس کے ماقبل کچھ نہیں مگر من بعد ہے۔اُس کو "آدی" کہتے ہیں۔اور جس کی ابتدائی علت کوئی بھی نہ ہو وہ "انادی" ایشور ہے۔یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں مگر پیچھے سے ہے وہ آدی کہلاتا ہے۔چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں اس واسطے اُس کا نام "انادی" ہے۔

۶۲۔ آنند — [टुनदि समृद्धौ] مصدر "نند" (بمعنی عروج) کے ماقبل [आङ्] "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔جس میں تمام مُکت آنند (راحت) پاتے ہیں یا جو سب جیوں کو آنند دیتا ہے وہ "آنند" ہے۔چونکہ وہ بالذات آنند ہے اور اُس میں تمام مُکت جیو آنند پاتے ہیں یعنی تمام دھرماتما جیووں کو آنند بخشتا ہے اس لیئے ایشور کا نام "آنند" ہے۔

۶۳۔ ست — [असभुवि] مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔جو تینوں زمانوں میں ہے اور جس کو کوئی بندش نہیں وہ برہم "ست" ہے۔جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی۔مستقبل۔حال کے زمانوں کی جس کو کوئی قید نہیں ہوتی اُس پرمیشور کو "ست" کہتے ہیں۔

۶۴۔ چت — [चिती संज्ञाने] مصدر "چت" (بمعنی تعقل) سے لفظ "چت" بنتا ہے۔جو تمام نیکو کار یوگیوں کو تعقل بخش رہا ہے اُس پرم برہم کو "چت" کہتے ہیں۔چونکہ وہ بالذات تعقل ہے اور تمام جیوؤں کو تعقل دیتا ہے اور سچ جھوٹ جتلانے والا ہے۔اس لیئے اُس پرماتما کا نام "چت" ہے۔

۶۵۔ سچدانند سروپ — اِن تینوں لفظوں کی صفات سے موصوف ہونے کے باعث پرمیشور کو "سچدانند سروپ" کہتے ہیں۔

۶۶۔ نتیہ — "योनित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः" جو ہمیشہ قائم ہے یعنی ہلتا نہیں۔غیر فانی ہے وہ "نتیہ" کہلاتا ہے۔چونکہ غیر متحرک غیر فانی ہے اس لیئے لفظ "نتیہ" ایشور کا نام ہے۔

۶۷۔ شُدھ — [शुंध शुद्धौ] مصدر "شندھ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شدھ" بنا ہے جو پاکیزہ ہو اور سب کو پاکیزہ کرے وہ "شدھ" ہے۔چونکہ وہ خود پاک اور تمام ناپاکیوں سے الگ اور سب کو پاک کرنے والا ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام "شُدھ" ہے

۵۱ من بعد ہونا دلیل ابتدا کی ہے۔ ۵۲ آدی ابتدا کو کہتے ہیں۔ مترجم

سکھلادے اور تمام ودیا حاصل کرادے وہ آچاریہ ہے چونکہ نیک چلنی کا سکھلانیوالا اور تمام علوم کے حاصل کرنیکا موجب ہے اسلیئے پرمیشور کا نام آچاریہ ہے

۵۶ - گرو] गृ शब्दे [مصدر "گری" (بمعنی بولنا) سے لفظ "گرو" بنتا ہے - جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ "گرو" ہے -

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसू० समाधिपादे सू० २६ ॥

لفظی معنی منجانب مترجم

{زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گرو ہے }

چونکہ پرمیشور ویدوں کا اُپدیش کرنے والا ہے - جو برحق دھرم کے بیان کرنے والے اور تمام علوم سے مالا مال ہیں - نیز دُنیا کے ابتدا میں اگنی - وایو - آدیتہ - انگرا - اور برہما وغیرہ جملہ گروؤں کا بھی گرو ہے - اور جس کو فنا کبھی نہیں ہوتی - اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "گرو" ہے -

۵۷ - اج [अज गतिक्षेपणयोः, जनी प्रादुर्भावे] مصادر "اج" (بمعنی حرکت - علم - حصول - اور پھینکنا) اور "جن" (معنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے - جو مادہ وغیرہ تمام اشیاء کو دُنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے - یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا - وہ "اج" ہے - چونکہ مادہ کے تمام اجزاء آکاش وغیرہ کے وجود اور ذرات کو مناسب طریقہ پر ملاتا ہے - جسم کے ساتھ جیووں کا تعلق پیدا کرکے اُن کو جنم دیتا ہے - مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا - اس لیئے ایشور کا نام "اج" ہے -

دیکھو لفظ نمبر ۹ - برہما वृहि वृद्धौ مصدر "برہہ" (بمعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے - جو تمام دنیا کو بنا کر بڑھائے وہ برہما ہے - چونکہ پرمیشور تمام دنیا کو پیدا کرکے بڑھاتا ہے اس لیئے اُس کا نام "برہما" ہے -

(۵۸) ستیہ
(۵۹) گیان
(۶۰) اننت
دیکھو لفظ نمبر ۳ برہم

"सत्यंज्ञानमनन्तं ब्रह्म" "برہم ستیہ - گیان - اننت ہے" - یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے + جو ہیں اُن کو "ست" کہتے ہیں جو اُن میں بھی افضل ہو اس کو "ستیہ" کہتے ہیں - جو متحرک وغیر متحرک دنیا کو جانتا ہے وہ "گیان" کہلاتا ہے - جس کا کوئی انجام کوئی میعاد اور حد نہ ہو وہ "اننت" کہلاتا ہے - سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے -

جو اشیاء ہوں یعنی ہستی رکھتی ہیں - اُن کو "ست" کہتے ہیں - اُن میں قادر ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے -

چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونے کے کبھی کسی کاروبار میں اپنی طبیعت کو نہیں بدلتا اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے۔

۷۶۔ دیوی — جس قدر معنی لفظ دیو کے لکھے گئے ہیں اُس قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں۔

پرمیشور کے نام مذکر مونث اور نپنسک تینوں صیغوں کے ہیں — پرمیشور کے نام تینوں لنگوں[1] میں آتے ہیں۔ جیسے "برہم چت اور ایشور" جب ایشور کی صفت ہوگی۔ تب[2] "دیو" کہلائے گا۔ اور جب چت کی صفت ہوگی تب[3] "دیوی"۔ اس لئے ایشور کا نام "دیوی" ہے۔

۷۷۔ شکتی — [शक्लृ शक्तौ] مصدر "شک" (معنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے۔ چونکہ تمام دنیا کے بنانے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے۔

۷۸۔ شری — [श्रिञ् सेवायाम्] مصدر "شری" (معنی خدمت) سے لفظ "شری" بنتا ہے۔ چونکہ تمام دنیا۔ علماء اور یوگی اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "شری" ہے۔

۷۹۔ لکشمی — लक्ष दर्शनाङ्कनयोः مصدر "لکش" (معنی دیکھنا) اور (نشان لگانا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے۔ "جو متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا ہے یا اُس پر نشان لگا رہا ہے خواہ بذریعہ وید۔ آیت اور یوگیوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سب کا پیارا ایشور "لکشمی" ہے۔ چونکہ متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھتا۔ اور نشان لگاتا یعنی دیکھنے کے لائق بناتا ہے۔ جیسے جسم کی آنکھ۔ ناک اور درخت کے پتے۔ پھول پھل۔ جڑ۔ پرتھوی اور جل کے سیاہ و سرخ و سفید رنگ اور مٹی و پتھر۔ چاند و سورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے۔ اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کا نشانہ یعنی دیکھنے (دھیان لگانے) کے قابل ہے اس لئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے۔

۸۰۔ سرسوتی — [सृ गतौ] مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اُس پر علامت [मतुप्] "متپ" "[ङीप्]" "ڈیپ" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے۔ جس ذی عقل میں انواع و اقسام کا علم ہو وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اُس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ۔ معانی۔ اُن کا باہمی تعلق اور اُن کے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے۔

۸۱۔ سروشکتی مان — جس میں تمام طاقتیں موجود ہوں وہ "سروشکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے سب کام پورے

---

[1] اس موقعہ پر لنگ کے معنے صیغہ مونث و مذکر وغیرہ کے ہیں۔ سنسکرت میں محض دو صیغہ مذکر و مونث کے نہیں ہوتے۔

[2] چونکہ اسم "ایشور" مذکر ہے اس لئے اُس کی صفت "دیو" بصورت مذکر ہوتی ہے۔ جس سے کہ اُس کو دیو کہا جاتا ہے۔

[3] اسم "چت" چونکہ مونث ہے اسواسطے اسکی صفت "دیو" بھی مونث ہوگی۔ چنانچہ اسیواسطے اُس کو دیوی کہا جائیگا۔ مترجم

۶۸ - بدھ [बुध अवगमने] مصدر " بدھ " (بمعنی جاننا) پر علامت " کت " لگانے سے لفظ بدھ کا بننا ثابت ہوتا ہے ۔ جو ہمیشہ علیم ہے اور سب کو علم دیتا ہے وہ جگدیشور " بدھ " ہے ۔ چونکہ وہ ہمیشہ سب کو آگاہی بخشنے والا ہے اس لیئے ایشور کا نام " بدھ " ہے ۔

۶۹ - مکت [मुच्लृ मोचने] مصدر " مچ " (بمعنی مخلصی پانا) سے لفظ " مکت " بننا ہے ۔ جو آزاد ہے یا طالبان نجات کو مخلصی بخشتا ہے ۔ وہ جگدیشور " مکت " ہے ۔ چونکہ وہ ہمیشہ ناپاکیوں سے الگ اور تمام طالبانِ نجات کو تکلیفوں سے چھڑا دیتا ہے اس لیئے اُس پرماتما کا نام " مکت " ہے ۔

نِتیہ شدھ بدھ مکت سبھاو اسی واسطے پرمیشور " نت شدھ بدھ مکت سبھاو " ہے ۔ یعنی اسی وجہ سے پرمیشور کی فطرت مستقیم ۔ علیم ۔ پاک اور آزاد ہے ۔

۷۱ - نراکار [डुकृञ् करणे] مصدر " کری " (بمعنی کرنا) کے ماقبل " نر " اور " آ " لگانے سے لفظ " نراکار " مشتق ہوتا ہے ۔ جو شکل و صورت سے الگ ہو وہ " نراکار " ہے ۔ چونکہ اُس کی شکل کوئی نہیں اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام " نراکار " ہے ۔

۷۲ - نرنجن [अञ्जू व्यक्तिम्रक्षणकान्तिगतिषु] مصدر " انج " (بمعنی ظہور ۔ لیپ ۔ خواہش ۔ حرکت ۔ علم ۔ حصول) سے لفظ " انجن " اور اُس کے ماقبل حرف " نر " کے ملانے سے لفظ " نرنجن " مشتق ہوتا ہے ۔ جو " انجن " یعنی ظہور پانے ۔ پھنسنے ۔ بدخواہش رکھنے اور حواس کے ذریعہ محسوس ہونے سے الگ ہو وہ " نرنجن " ہے ۔ چونکہ ظہور یعنی شکل ۔ ملیچھوں جیسے چلن بری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس کے محسوسات کی طرف جانے سے الگ ہے ۔ اس لیئے ایشور کا نام " نرنجن " ہے ۔

۷۳ - گنیش گنپتی [गण संख्याने] مصدر " گن " (بمعنی شمار) سے لفظ " گن " بنتا ہے ۔ اور اس کے مابعد لفظ " ایش یا پتی " (بمعنی مالک و پرورش کنندہ) کے لگانے سے " گنیش " اور " گنپتی " لفظ بنتے ہیں ۔ یعنی جو مادہ وغیرہ جڑ اور جیو شمار میں آتے ہیں اُن کا مالک یا پرورش کرنے والا ہے ۔ چونکہ وہ مشہور و معروف علت مادی وغیرہ غیر متنفس چیزوں اور جیووں کا مالک یا پرورش کرنے والا ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام " گنیش " " گنپتی " ہے ۔

۷۴ - وشویشور [यो विश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः] جو دنیا پر حکمرانی کرنے والا ہو وہ " وشویشور " ہے ۔ چونکہ وہ دنیا کا حاکم ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام " وشویشور " ہے ۔

۷۵ - کوٹستھ [यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वरूपेणैव तिष्ठति स कूटस्थः परमेश्वरः] جو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قائم و برقرار رہے وہ پرمیشور کوٹستھ ہے ۔

اشیاء غیر ذی العقل کے گن (صفات) ہیں اور جہالت "ناقص العلمی" رغبت نفرت جہل وغیرہ کلیش (کلفت) جسقدر جیو کے گن ہیں اُن سب سے جُدا ہے۔ اسلیئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے + اسمیں "अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम्"

وغیرہ اُپ نشدوں کا پرمان ہے۔ یعنے وہ آواز لمس۔ صورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے۔ بایں وجہ وہ نرگن کہلاتا ہے۔

۸۶- سگن - جس میں گن ہوں وہ "سگن" ہے۔ چونکہ وہ ہمہ دانی۔ ہمہ راحت۔ پاکیزگی۔ لاانتہا طاقت وغیرہ کی صفات رکھتا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے۔ جس طرح پرتھوی (ارضیت) بُو وغیرہ صفات رکھنے کے باعث "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے اُسی طرح دنیا اور جیو کی صفات سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور علیم کُل وغیرہ صفات رکھنے کی وجہ سے "سگن" ہے۔ غرضیکہ ایسی کوئی بھی شئے نہیں ہے جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے چیتن (ذی العقل) کی صفات نہ رکھنے کے باعث جڑ (غیر ذی العقل) اشیاء "نرگن" ہیں اور ذاتی صفات رکھنے کی وجہ سے "سگن"۔ اُسی طرح غیر ذی العقل کے صفات سے خالی ہونے کی وجہ سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات خواہش وغیرہ رکھنے کی وجہ سے "سگن" ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہیئے +

۸۷- انتریامی کہ جس کا خاصہ انضباط باطن ہو وہ "انتریامی" ہے۔ چونکہ وہ تمام متنفس اور غیر متنفس دُنیا کے اندر محیط ہو کر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے +

۸۸- دھرم راج جو دھرم میں چمک رہا ہو وہ "دھرم راج" ہے۔ چونکہ وہ دھرم ہی میں جلوہ گر ہے اور ادھرم سے خالی ہے اور دھرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے اس لیئے اُس پرمیشور کا نام "دھرم راج" ہے +

۸۹- یم [यमु उपरमे] مصدر "یم" (بمعنی باز رہنا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے +

جو تمام متنفسوں کو انتظام میں رکھے وہ "یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام متنفسوں کو اپنے اعمال کے نتیجے دینے کی آئین میں چلاتا ہے اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے اس لیئے پرمیشور کا نام "یم" ہے +

۹۰- بھگوان [भज सेवायाम्] مصدر "بھج" (بمعنی خدمت) سے لفظ "بھگ" اور اُس کے علامت "متپ" لگانے سے لفظ "بھگوان" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو یا جس کی خدمت کی جاوے وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے اور لائق پرستش کے ہے۔ اس لیئے اُس ایشور کا نام "بھگوان" ہے +

کرتا ہے اس لیئے پرماتما کا نام "سروشکتیمان" ہے۔

۸۲ - نیایکاری [णीञ् प्रापणे] مصدر "نی" (بمعنی لے جانا) سے لفظ "نیایہ" مشتق ہوتا ہے [प्रमाणैरर्थपरीक्षणंन्याय:] بذریعۂ ثبوت کے چیزوں کے امتحان کو نیایہ (انصاف) کہتے ہیں - یہ قول نیایہ سوتروں کی شرح مرتبہ واتسائن منی کا ہے - طرفداری چھوڑ کر کارروائی کرنا "نیایہ" ہے - یعنی جو پرتیکش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے سچ سچ ثابت ہوا یا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرتا ہے - وہ "نیایہ" کہلاتا ہے - اور جس کی عادت نیائے (انصاف) کرنے کی ہو وہ "نیایہ کاری" ایشور ہے - چونکہ اُسکی خصلت ہی انصاف کرنے یعنی بلا طرفداری کارروائی کرنے کی ہے - اس لیئے اُس ایشور کا نام "نیایہ کاری" ہے ✣

۸۳ - دیالو [दयदानगतिरक्षणहिंसादानेषु] مصدر "دیہ" (بمعنی دینا - حرکت - علم - حصول - حفاظت - ضرر - لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے جس کے ذریعہ کوئی دیوے - جانے - حفاظت کرے - ضرر پہنچاوے - وہ "دیا" ہے - جس میں بہت "دیا" ہو وہ "دیالو" پرمیشور ہے -

چونکہ وہ بے خوفی کا بخشنے والا - سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا - تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے - اس لیئے پرماتما کا نام "دیالو" ہے -

۸۴ - ادویت - دو کا ہونا "دُوِتا" اور دو اجزا سے مشمول ہونا "دویت" کہلاتا ہے ان دونوں کو "دوَیت" بھی کہتے ہیں - جس میں "دُوَیت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو وہ "ادویت" ہے برہم کوئی فرق ہم جنس وغیر جنس کا یا اپنی ذات کا نہیں رکھتا یعنی چونکہ وہ "دویت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے - نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے وغیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں - اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ - ناک - کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے - وہ بری ہے - چنانچہ اسطور پر کوئی دوسرا اُس کا ہمجنس ایشور - یا غیر جنس ایشور نہیں[1] نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا پرمیشور[2] ہے - اس لیئے پرماتما کا نام "ادویت" ہے ✣

۸۵ - نرگن - جو گنے جاویں وہ "گن"[3] ہیں یا جن سے گنتی کی جاوے وہ "گن" ہیں - جو گنوں سے آزاد ہو وہ "نرگن" ایشور ہے - جیسے - ستو - رجس - تمس - صورت - ذائقہ - لمس - بو وغیرہ -

[1] یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ باہم اگرچہ غیر جنس ہوتے ہیں پر بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں اسطرح ایشور کے مقابلے میں کوئی ایسا نہیں جس میں کسی دوسرے طریقہ پر ایشوریت ہو -

[2] یعنی اُس کے وجود میں مختلف چیزیں آنکھ - ناک - کان - دل - دماغ وغیرہ کی طرح نہیں ہیں -

[3] مادی اجزا سے کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنے حالت لطیف - رجوگن کے معنے حالت جوش تموگن کے معنے حالت کثیف ہوتے ہیں - اگر روح کے لیئے ان الفاظ کا استعمال ہووے - تو حسب ذیل معنے ہوتے ہیں -

(الف) ستوگن سچائی - انصاف - پاکیزگی محبت پراوپکار وغیرہ -

(ب) رجوگن تیز مزاجی - غصہ - جوش نفسانی -

(ج) تموگن تیرہ باطنی - جہل - غفلت وغیرہ - نرائن لشن

۹۸ پریہ [प्री ञतर्पणे कान्तौ च] مصدر "پری" (بمعنی سیری و خواہش) سے لفظ "پریہ" کا بنتا ہے جو سیری بخشے اور پیارا لگے وہ پریہ ہے۔ چونکہ وہ تمام دھرماتماؤں اور مُکتی کی خواہش کرنے والوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے۔ اور سب کے واسطے لائق محبت کے ہے اس لیئے اُس ایشور کا نام "پریہ" ہے:۔

۹۹۔ سویمبھو [भूसत्तायाम्] مصدر "بھو" (بمعنی ہونا) کے ماقبل لفظ "سویم" کے لگانے سے لفظ "سویمبھو" مشتق ہوتا ہے۔ جو خود بخود ہے وہ "سویمبھو" ایشور ہے۔
یعنی چونکہ وہ آپ سے آپ ہی ہے۔ کسی نے اُس کو کبھی پیدا نہیں کیا اس لیئے اُس پرماتما کا نام "سویمبھو" ہے۔

۱۰۰۔ کوی [कुश ब्दे] مصدر "کُو" (بمعنی آواز) سے لفظ "کوی" بنتا ہے۔ جو تمام علوم کی ہدایت کرتا ہے وہ ایشور "کوی" ہے چونکہ بذریعۂ ویدوں کے تمام علموں کی ہدایت کرنیوالا اور جاننے والا ہے اسلیئے پرمیشور کا نام "کوی" ہے

دیکھو لفظ نمبر ۱۱۔ شیو (शिवु कल्याणे) مصدر "شِو" (بمعنی عافیت) سے لفظ "شِو" بنتا ہے۔ اِس مقولہ [बहुलमेतन्निदर्शनम्] سے لفظ "شِو" مصدر مانا گیا ہے۔ چونکہ عین عافیت اور عافیت کا بخشنے والا ہے۔ اس لیئے پرمیشور کا نام "شِو" ہے۔

علاوہ ننانوے نام مذکورہ بالا کے اور بھی بے شمار نام پرمیشور کے ہیں۔

۵۔ پرمیشور کے ننانوے نام مذکورۂ بالا لکھے گئے ہیں۔ علاوہ اِن کے بیشمار نام پرماتما کے ہیں۔ کیونکہ جس طرح پرمیشور کی صفات۔ فعل اور خاصہ طبعی غیر متناہی ہیں اُسی طرح اُس کے نام بھی بے انتہا ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صفت۔ فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ پس ہم نے جو نام لکھے ہیں وہ سُمندر کے مقابلہ میں ایک بُوند کے مانند ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستروں میں پرماتما کے صفات۔ فعل اور فطرت (خاصہ طبعی) بیشمار بیان کیئے گئے ہیں اُن کے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہو سکتی ہے۔ اور دوسری اشیا کا علم بھی اُنھیں لوگوں کو پُورا پُورا ہو سکتا ہے جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں۔

منگل آچرن شروع کتاب میں ہونے کی وجہ۔

۶۔ سوال۔ جس طرح دوسرے مصنف لوگ آغاز۔ درمیان اور اختتام پر منگل آچرن[1] (حمد و ثنا) لکھتے ہیں آپ نے نہ کچھ لکھا ہے اور نہ کچھ کیا ہے۔

جواب۔ ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی آغاز۔ درمیان اور اختتام پر منگل کرے گا تو اُس کی کتاب کے آغاز۔ درمیان۔ اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا وہ "امنگل" ہی رہیگا چنانچہ سانکھ درشن کا سُوتر ہے کہ

मंगलाचरणं शिष्टाचारात् फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति ॥

مطلب اُس کا یہ ہے کہ جو پرمیشور کی منصفانہ بے رو رعایت۔ سچّی اور ویدوں میں کہی ہوئی ہدایت ہے اُسپر

[1] منگل آچرن کے لفظی معنی شیوہ خوشحالی و شادمانی ہیں۔ نرائن کشن۔

دیکھو لفظ نمبر ۵- منو [मनज्ञाने] مصدر "من" (بمعنی جاننا) سے لفظ "منو" بنتا ہے۔ جو جانے یا جانا جاوے وہ "منو" ہے۔ چونکہ وہ "منو" یعنی بالطبع علیم اور ماننے کے لائق ہے۔ اس لیے اُس پرمیشور کا نام "منو" ہے۔

۹۱- پُرش [पॄ पालनपूरणयोः] مصدر "پری" (بمعنی پرورش و بھرپور ہونا) سے لفظ "پُرش" بنتا ہے۔ جو محیط ہونے کی وجہ سے متحرک غیر متحرک دنیا میں بھرپور ہو کر پرورش کر رہا ہے۔ وہ "پُرش" ہے۔ چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے۔ اس لیے اُس پرمیشور کو "پُرش" کہتے ہیں +

۹۲- وشومبھر [डुभृञ् धारणपोषणयोः] مصدر "بھری" (بمعنی قیام و پرورش) کے ماقبل لفظ "وشو" لگانے سے لفظ "وشومبھر" مشتق ہوتا ہے۔ جو دنیا کو قایم رکھتا ہے۔ اور پرورش کرتا ہے۔ وہ "جگدیشور" "وشومبھر" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کو قایم رکھنے والا اور پرورش کرنیوالا ہے۔ اس لیے پرمیشور کا نام "وشومبھر" ہے۔

۹۳- کال [कल संख्याने] مصدر "کل" (بمعنی گنتی) سے لفظ "کال" بنتا ہے۔ جو تمام وجودوں کو شمار کرتا ہے۔ وہ "کال" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کے تمام جیووں اور اشیاء کی تعداد جانتا ہے۔ اس لیے اُس پرمیشور کا نام "کال" ہے۔

۹۴- شیش [यः शिष्यते स शेषः] جو باقی رہے اُس کو "شیش" کہتے ہیں چونکہ وہ پیدایش اور فنا سے باقی ہے۔ یعنی بچ رہتا ہے۔ اس لیے پرماتما کا نام "شیش" ہے +

۹۵- آپت [आपॢ व्याप्तौ] مصدر "آپ" (بمعنی محیط ہونے) سے لفظ "آپت" بنتا ہے۔ جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے اور فریب وغیرہ سے آزاد ہے وہ "آپت" کہلاتا ہے۔ چونکہ سچی ہدایت کرنے والا اور علیم کُل ہے اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے۔ اور لائق حاصل کرنے دھرماتماؤں کے ہے اور دغا و فریب سے آزاد ہے۔ اس لیے اُس پرماتما کا نام "آپت" ہے +

۹۶- شنکر [डुकृञ् करणे] مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل لفظ "شم" کے لگانے سے لفظ "شنکر" کا مشتق ہوتا ہے۔ جو "شم" یعنی سُکھ کا دینے والا ہو وہ "شنکر" ہے۔ چونکہ وہ "کلیان" یعنی سُکھ کا دینے والا ہے اس لیے اُس پرمیشور کا نام "شنکر" ہے +

۹۷- مہادیو لفظ "دیو" کے ماقبل لفظ "مہت" کے لگانے سے لفظ "مہادیو" بنتا ہے جو بڑوں کا دیو ہو وہ "مہادیو" ہے چونکہ وہ اعلیٰ دیووں کا "دیو" یعنی عالموں کا بھی عالم اور سورج وغیرہ وجودوں کا روشن کرنے والا ہے۔ اس لیے اُس پرماتما کا نام "مہادیو" ہے +

سمجھے جاتے ہیں ؛

"अथातो धर्म्मजिज्ञासा"

یہ پُورو میمانسا کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" مابعد کے معنی میں آیا ہے۔ یعنی وید کے پڑھنے کے بعد۔

"अथातो धर्मं व्याख्यास्यामः"

یہ ویشیشک درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ بعد بیان کرنے دھرم کے دھرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے ؛

"अथ योगानुशासनम्"

یہ یوگ شاستر کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" بمعنی آغاز ہونے کے آیا ہے۔

"अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्तपुरुषार्थः"

یہ سانکھ درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دکھوں کو غایت درجہ دور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔

"अथातो ब्रह्मजिज्ञासा"

یہ ویدانت درشن کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत"

یہ چھاندوگیہ اوپنشد کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम्"

یہ مانڈوکیہ اوپنشد کے آغاز کا فقرہ ہے

اسی طرح دوسرے رشی مُنیوں کی کتابوں کے آغاز میں لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا ہے ؛ ویسے ہی۔

[अग्नि, इट्, अग्नि, ये त्रिषप्ताः परियन्ति]

"اگنی" "اِٹ" "اگنی" "یے تری شپتا" الفاظ چاروں ویدوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ "شری گنیشایہ نمہ" وغیرہ عبارت کسی جگہ نہیں پائی جاتی اور ویدک لوگ جو وید کے شروع میں لفظ "ہری اوم" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ بات اُنھوں نے پُرانک اور تانترک لوگوں کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی ہے۔ وید وغیرہ شاستروں میں کہیں نہیں۔ اسواسطے کتاب کے شروع میں لفظ "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے۔

یہ تھوڑا سا مضمون ایشور کے متعلق لکھا گیا ہے اس کے آگے تعلیم و تربیت کا مضمون لکھا جاویگا۔

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شُستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا پہلا سُملّاس دربیان اسمائے الٰہی ختم ہوا۔

ہر وقت اور ہر جگہ عمل کرنے کو منگل آچرن کہتے ہیں۔ کتاب کے آغاز سے لے کر اختتام تک سچ سچ لکھنا ہی منگل آچرن ہے۔ نہ یہ کہ ایک جگہ پر منگل ہو۔ اور دوسری جگہ امنگل لکھا جاوے۔
۷۔ بزرگ مہارشیوں کی تحریروں کو ملاحظہ کیجیے۔

यान्यनवद्यानि कर्माणि
तानि सेवितव्यानि नोइतराणि

تمام ست شاستروں میں "اوم" یا "اتھ" الفاظ سے کتاب شروع کی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت۔

یہ قول تیتریہ اُپ نشد کا ہے۔ اے بچو! جو مذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں وہی تم کو کرنے چاہئیں۔ ادھرم کے کام ہرگز نہیں۔ اس لئے جو موخرین کی کتابوں میں۔

شری گنیش کو نمسکار "श्रीगणेशायनमः"

سیتارام کو نمسکار सीतारामाभ्यांनमः

رادھا کشن کو نمسکار "राधाकृष्णाभ्यांनमः"

شری گورو کے چرن کمل کو نمسکار "श्रीगुरुचरणारविन्दाभ्यांनमः"

ہنومان کو نمسکار "हनुमतेनमः"

درگا کو نمسکار "दुर्गायैनमः"

وٹک کو نمسکار "वटुकायनमः"

بھیرو کو نمسکار "भैरवायनमः"

شو کو نمسکار "शिवायनमः"

سرسوتی کو نمسکار "सरस्वत्यैनमः"

نارائن کو نمسکار "नारायणायनमः"

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں اُن کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وید اور رشیوں کی کتابوں میں کسی جگہ اس قسم کا منگل آچرن دیکھنے میں نہیں آیا البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور "اتھ" تو دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے!

"अथशब्दानुशासनम्"

یہ سُوتر ویاکرن مہابھاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونے کے معنی

اور خورد و نوش کی دیگر عمدہ چیزیں جو تسکین مزاج - صحت - طاقت - عقل - ہمت - نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانے والی ہوں اُن کا استعمال کرتے ہیں تاکہ رجس[51] اور ویریہ[52] جملہ خرابیوں سے مبرا ہو کر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو ؛

(۳) جیسے رتوگمن[53] کا قاعدہ ہے یعنی حیض کے نمودار ہونے کے پانچویں دن سے لیکر سولھویں دن تک جو ہم بستری کا وقت ہے اُس سے پیشتر کے چار دن ترک کردینے چاہئیں - باقی جو بارہ دن رہے اُن میں سے گیارھویں اور تیرھویں رات کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل اچھا ہے ؛

رتوگمن کا قاعدہ

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے لیکر سولھویں رات کے بعد ہمبستری نہیں کرنی چاہیئے - اور جب تک کہ دوبارہ وقت معینہ ہمبستری کا جیساکہ بیان کیا گیا ہے نہ آوے تب تک نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں - جب دونوں کی جسمانی صحت ٹھیک ہو دل خوش ہو اور کسی قسم کا غم نہو تب صحبت کریں) ؛

(۴) جس طرح پرچرک اور سشرت میں خوراک و لباس کا بیان اور منوسمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرّم رہنے کا طریق لکھا ہے اُس کے مطابق عمل کریں ؛

خوراک حسب ہدایت علم طب کھاویں اور خوش رہیں

(۵) حمل ٹھیر جانے کے بعد عورت کو نہایت درجہ کی احتیاط سے خوراک اور پوشش کا استعمال کرنا چاہیئے - اور ایک برس تک مرد سے عورت ہمبستر نہو - عقل - طاقت - خوبصورتی - صحت - ہمت باطنی آرام وغیرہ بڑھانے والی اشیا ہی کا استعمال عورت کرتی رہے جب تک کہ اولاد پیدا نہو ؛

حاملہ ہونے کے بعد عورت کو مزید احتیاط رکھنی چاہیئے -

(۶) جب بچہ پیدا ہو تب اچھے خوشبودار پانی سے بچہ کو نہلانے اور نال کاٹنے کے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم کرنا اور زچہ کے غسل اور خوراک کا بھی مناسب انتظام کرنا چاہیئے تاکہ بچہ اور زچہ

بچہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہیئے -

[51] رجس مستورات کے اُس مادہ تولید کو کہتے ہیں جو حیض کے نمودار ہونے کے ساتھ نشو و نما پاتا ہے -

[52] ویریہ جنس ذکور کے مادہ تولید کو کہا جاتا ہے -

[53] اوقات امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں - (نراین کشن)

[54] نوٹ جو اصل کتاب میں ننھے بچے کے پیدا ہونے پر جو "جات کرم سنسکار" ہوتا ہے اُس میں ہون وغیرہ وید کے فرمودہ رسوم عمل میں آتی ہیں وہ سنسکار بِدھی میں بالتشریح درج ہیں"؛

ओ३म्

دوسرے سملاّس کا آغاز

تربیت کے بیان میں

मातृमान् पितृमानाचार्यवान् पुरुषोवेद ॥

(۱) یہ شت پتھ براہمن[1] کا مقولہ ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب تین فاضل ادیب یعنی ایک ماں دوسرا باپ اور تیسرا اُستاد میسر ہوں۔ تب ہی انسان ذی علم ہو سکتا ہے۔ مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سر پر دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہونچتے ہیں۔ اُس قدر کسی دوسرے سے نہیں۔ کیونکہ ماں اولاد سے جسقدر محبت کرتی اور اُن کے لئے جس قدر بہتری کرنا چاہتی ہے اُتنا اور کوئی نہیں کرتا۔ اس لیے "ماترمان" وہ شخص ہے جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے وہ ماں! جو روز حمل سے لیکر جب تک کہ پوری تعلیم نہو جاوے اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے ؂

> ماں۔ باپ اور اُستاد تینوں عالم ہوں تو انسان عالم ہو سکتا ہے مگر سب سے زیادہ ہدایت ماں سے پہونچتی ہے۔

(۲) ماں اور باپ کو ازحد لازم ہے کہ استقرار حمل کے ماقبل۔ نیز اُس کے دوران میں اور مابعد منشی اشیاء۔ شراب۔ اور دیگر بدبُودار خشک ومضر عقل چیزوں کو ترک کرکے گھی۔ دودھ۔ میٹھا

> ماں باپ کو صحت بخش عمدہ خوراک کھانی چاہیئے تاکہ رج ویرج شُدھ پیدا ہو

[1] (نوٹ) (لفظی ترجمہ منجانب مترجم) اُتم ماتا والا۔ اُتم پتا والا۔ اور اُتم آچاریہ والا پُرش عالم بن سکتا ہے ؂

[2] یجُروید کی قدیمی تفسیر کا نام ہے ؂ مترجم

ماں بچوں کو تربیت کرے اور طریق گفتگو وغیرہ مہذبانہ عادات سکھائے۔

(۹) بچّوں کو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے جس سے بچّے مہذب ہوں اور کسی عضو سے بُری حرکت نہ کرنے پائیں۔ جب بچّہ بولنے لگے تب اُسکی ماں ایسی تدبیریں کرے جس سے کہ بچہ کی زبان نرم ہووے اور وہ صاف طور پر بول سکے۔ جس حرف کا جو سِتھان (مخرج) اور پریتن[1] ہو (اُس کا خیال رکھے)۔ جیسے پ (प) اس کا سِتھان ہونٹھ اور سپرشٹ[2] پریتن ہے۔ دونوں ہونٹھوں کو ملا کر بولنا۔ ہرسو[3] ۔ دیرگھ ۔ پلُت ۔ حروف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے تاکہ شیریں اور باوقار لہجہ ہو اور حروف ماترا[4] ۔ جملے ۔ نیز حروف والفاظ کا باہمی میل اور اوشان[5] بولتے ہوئے علیحدہ علیحدہ سُنائی دیں۔ جب بچہ کچھ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے تب (ماں) شیریں کلامی ۔ اور بڑے چھوٹے ۔ معزز ۔ ماں باپ ۔ راجا اور عالم وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ کی اور اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے تاکہ کسی جگہ بھی اُس سے نامناسب حرکت نہ ہو اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوا کرے۔

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو ضبط کرنے ۔ علم سے محبت رکھنے اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ فضول کھیل ۔ رونے ہنسنے ۔ لڑائی ۔ خوشی ۔ غم اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت کرنے ۔ نیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ عضو تناسل کے چھونے اور ملنے سے چونکہ ویریہ کی بربادی ہوتی ہے۔ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ میں بدبُو آ جاتی ہے۔ اس لیئے اُسے نہ چھُوئے۔ ہمیشہ راست گوئی ۔ بہادری ۔ استقلال ۔ اور خندہ پیشانی وغیرہ اوصاف کا حصول جس طرح ہو سکے کرائیں۔

---

[1] (نوٹ) (از منشی نراین کشن) حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے اُس کو پریتن کہتے ہیں۔

[2] سپرشٹ کہتے ہیں چھونے کو۔ چونکہ حرف پ (प) کے بولنے میں دونوں لب باہم ملتے ہیں اسلیئے اُپریتن یعنی حرکت اسپرشٹ ہیں۔

[3] ئ ع ع اُ وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں یعنی ہرسو ۔ دیرگھ ۔ اور پلُت ناڑی کے ایک بار چلنے میں جتنا وقت لگے اُتنے عرصہ میں ہرسو بولا جاتا ہے۔ اُس سے دوگنے عرصہ میں دیرگھ اور تگنے عرصہ میں پلُت بولا جاتا ہے۔

[4] املاء سنسکرت میں جو علامات کہ زیر زبر پیش یائے معروف ویائے مجہول کا کام دیتی ہیں اُنکو ماترا کہتے ہیں۔

[5] حروف یا جملوں کے اختتام کو اوسان کہتے ہیں۔

کا جسم بتدریج صحت اور طاقت حاصل کرتا جائے ۔

(۷) ایسی شے اُس کی ماں یا دایہ کھائے کہ جسکے باعث دودھ میں بھی عمدہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں۔

بچہ کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات۔

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہیئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے۔ لیکن دایہ کو عمدہ اشیاء ماں باپ کھلاتے پلاتے رہیں اگر کوئی مفلس ہو دایہ کو نہ رکھ سکے تو وہ گائے یا بکری کے دودھ میں عمدہ ادویات کو جو کہ عقل۔ ہمت۔ صحت بڑھانے والی ہوں صاف پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اور دودھ میں ہموزن ملا کر بچہ کو پلاویں ۔

پیدائش کے بعد بچہ اور اُس کی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو رکھیں۔ نیز خوشبودار اور خوشنما اشیاء وہاں رکھیں۔ اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب ہے کہ جہاں کی ہوا صاف ہو ۔

جہاں دایہ۔ گائے۔ بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچہ کا جسم جننے والی عورت کے جسمانی اجزا سے بنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے عورت زائیدگی کے وقت کمزور ہو جاتی ہے اس لیئے زچہ دودھ نہ پلاوے[له]۔ دودھ روکنے کے لیئے پستان کے مُنھ پر ایسی دوائی لگاویں جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے ۔

(۸) اس اثنا میں مرد مجرد رہ کر ویریہ کو ضبط رکھے جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کریں گے اُن کی اولاد عمدہ ہوگی اور اُن کی درازی عمر اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی ہی رہے گی۔ جس (کی وجہ) سے کہ کُل نسل عمدہ طاقتور۔ باہمت۔ دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ۔ اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے پھر اولاد جتنی ہوگی وہ بھی سب افضل ہی ہوگی ۔

جو مرد عورت ان قواعد پر عمل کریں گے اُن کے ہاں عمدہ اولاد پیدا ہوگی۔

له نوٹ۔ ماں کا بچوں کو دودھ پلانا قدرتی بات ہے۔ اس لیئے اعتراض پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ ہدایت ناممکن العمل ہے۔ مگر فاضل مصنف نے بہتر سے بہتر طریقہ عمدہ مضبوط اولاد کے پیدا کرنے اور عورت مرد کی صحت اور طاقت کو قائم رکھنے کا بیان کیا ہے جب جانوروں کی نسل کو ترقی دی جاتی ہے تو بھی ایسی تجاویز عمل میں آتی ہیں کہ جسمے سے جانور کمزور رہنوں اور بچہ کی پرورش عمدہ ہو۔ پس جو آدمی عمدہ اولاد بغیر اپنی طاقت زائل کرنے کے پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اس طریق پر عمل کرنے سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ عام لوگ عمل نہیں کر سکتے۔ نرائن کشن

له یونی یعنی رحم سنکوچ معنی سکڑنا اور شودھن بمعنی صاف ہونے کے ہیں۔ حمل کے وقت رحم میں بچہ ہونے کی وجہ سے وہ پھول جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو عورت کی صحت یابی کا عمدہ نشان یہ گنا جاتا ہے کہ رحم سے غلاظت نکلتی رہے اور رحم سکڑتے سکڑتے اپنی اصلی حالت میں آجاوے۔ طبیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہیئے کہ رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آنا بند ہو ورنہ عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نرائن کشن۔

سے پڑھنے سننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونے کے باعث سرسام بخار وغیرہ جسمانی عوارض اور پاگل پن وغیرہ دماغی امراض کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں +

لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کارروائی نہ کر کے دغا بازوں۔ پاکھنڈیوں۔ پرلے درجے کے جاہلوں۔ مذموم شیوہ رکھنے والوں۔ خودغرض۔ بھنگی۔ چمار۔ شودر۔ ملیچھ۔ وغیرہ پر بھی معتقد ہو کر طرح طرح کے مکر و فریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جھوٹھ کھاتے۔ ڈورا دھاگا وغیرہ جھوٹے منتر۔ جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد کرتے۔ اور اولاد وغیرہ کی بری حالت کو اور امراض کو بڑھا کر دکھ اٹھاتے ہیں +

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اُن بدعقل۔ بدشعاروں خودغرضوں کے پاس جا کر پوچھتے ہیں کہ "مہاراج! اس لڑکا لڑکی مرد عورت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے" تب وے بولتے ہیں کہ "اس کے جسم میں ایک بڑا بھوت پریت۔ بھیرو شیتلا وغیرہ دیوی آگئی ہے۔ جب تک تم اس کی تدبیر نہ کرو گے تب تک یہ نہ چھوٹیں گے۔ حتیٰ کہ جان بھی لے لیں گے + جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو تو ہم منتر۔ جپ۔ پُرشچرن[1] سے جھاڑ کر ان کو نکال دیں" تب وے بے عقل اور اُنکے رشتہ دار بولتے ہیں کہ "مہاراج! چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے لیکن ان کو اچھا کر دیجئے" تب تو اُنکی بن پڑتی ہے۔ وے شریر کہتے ہیں "اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی نقدی دیوتا کا نذرانہ اور گرہ دان[2] کراؤ" نیز جھانجھ۔ مردنگ۔ ڈھول تھالی لیکر اُس کے سامنے گاتے بجاتے ہیں اور اُن میں سے ایک پاکھنڈی پاگل بن ناچ کود کر کہتا ہے "میں اس کی جان ہی لے لوں گا" تب وے اندھے اُس بھنگی چمار وغیرہ نیچ کے پاؤں میں پڑ کر کہتے ہیں "آپ چاہیں سو لیجئے اس کو بچائیے" تب وہ دغا باز بولتا ہے "میں ہنومان ہوں" "لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوا من کا روٹ[3] اور لال لنگوٹ" "میں دیوی یا بھیرو ہوں" "لاؤ پانچ بوتل شراب بیس مرغی یا پانچ بکرے مٹھائی اور کپڑے" جب وے کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب تو وہ پاگل بہت ناچنے کودنے لگتا ہے لیکن اگر کوئی دانشمند اُن کی خدمت پانچ جوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچہ۔ اور لاتیں مارنے سے کرے تو اُسکے

---

[1] کسی قسم کے افسون منتر جاپ وغیرہ کے موقع پر جو کارروائیاں آجکل کیجاتی ہیں اُن کو لوگ پُرشچرن کہتے ہیں +

[2] فی زمانہ منحوس ستارگان کے اثر نحوست دُور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد و جنس وغیرہ دینا مروج ہے اُس کو گرہ دان کہتے ہیں +

[3] سوا من کی بہت بڑی خستہ روٹی ہوتی ہے اُس کو بعینہٖ مذکر روٹ بولتے ہیں + نراین کشن

(۱۰) جب پانچ برس کا لڑکا یا لڑکی ہو تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرا دیں۔ بعد ازاں وہ منتر۔ شلوک۔ سوتر نظم و نثر بمعہ معنوں کے جن سے کہ اعلیٰ نصیحتیں۔ علم دھرم۔ اور پرمیشور کے متعلق ہدایات۔ ماں۔ باپ اُستاد۔ فاضل۔ واعظ۔ راجا۔ رعیت۔ خاندان۔ بھائی بہن۔ اور خدمتگار وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریقے ظاہر ہوتے ہوں حفظ کرا دیں تاکہ اولاد کسی بد اوصاف کے بہکانے میں نہ آوے۔ علیٰ ہذا القیاس جو جو امور علم اور دھرم کے برخلاف توہمات کے جال میں پھنسانے والے ہیں اُنکی بابت بھی متنبہ کر دیں تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں۔

پانچ برس کی عمر میں دیوناگری حروف سکھائیں بعد ازاں منتر شلوک سوتر وغیرہ حفظ کرا دیں تاکہ وہ توہمات میں نہ گر سکیں۔

गुरो: प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृमेधं समाचरन्। प्रेतहारै: समं तत्र दशरात्रेण शुध्यति॥ (۱۱)

پریت اور بھوت کی تعریف

(منوسمرتی میں کہا ہے کہ) جب اُستاد مرے تب لاش جس کا نام پریت ہے اُس کو جلانے والا طالب علم پریت ہار یعنی لاش کو اُٹھانے والوں کے ساتھ دسویں دن شُدھ ہوتا ہے[1]۔

جب لاش جل چکے۔ تب اُس کا نام بھوت یعنی گذشتہ ہوتا ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ فلاں نام والا شخص تھا۔ پس جتنے پیدا ہو کر زمانہ حال میں نہ رہیں وہ زمانہ گذشتہ میں داخل ہیں اور اسی لیئے وہ بھوت یعنی گذشتگان ہیں۔

(۱۲) برہما سے لیکر آجتک عالم ایسا ہی مانتے ہیں۔ لیکن جس کو بدظنی۔ بد صحبت اور باطنی بُرے اثر چکے ہیں۔ اُس کو ڈر اور خوشی مجسم بھوت پریت۔ شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار توہمات بنکر تکلیف دیتے ہیں۔

بھوت۔ پریت۔ شاکنی ڈاکنی وغیرہ کا خیال جو عوام میں ہے اُسکی تردید

دیکھو جب کوئی انسان مرتا ہے تب اُسکی روح نیک و بد اعمال کے بس ہو کر پرمیشور کے انتظام سے رنج و راحت کے ثمرہ بھوگنے کے لیئے دوسرے جنم کو اختیار کرتی ہے۔
کیا پرمیشور کے اِس لازوال انتظام کو کوئی بھی توڑ سکتا ہے؟ جاہل لوگ طبابت اور طبعی

[1] چونکہ نعش کے خراب اجزا بذریعہ تنفس وغیرہ کے نعش کے اُٹھانے والوں کے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ نیز مرنے والے کی دائمی علیحدگی پر جو غم و الم وغیرہ ہوتا ہے۔ وہ بھی ایسا امر نہیں ہے جس سے شُدھ ہونے کی ضرورت نہو اور ایسی شُدھی کے لیئے کوئی نہ کوئی مناسب میعاد ضروری اور لازمی ہے اس لیئے اس حوالہ کے مطابق شُدھی سے مراد ان دو قسموں کی شُدھی کی ہو سکتی ہے نہ کہ اور کچھ فقط نراین کشن۔

"مہاراج آپ بہت اچھا جنم پتر بنائیے" اگر آدمی دولت مند ہو۔ تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بناکر نجومی سنانے کو لے آتا ہے۔ تب اسکے ماں باپ جوتشی جی[1] کے سامنے بیٹھکر کہتے ہیں "اس کا جنم پتر اچھا تو ہے" جوتشی کہتا ہے "جو ہے سو سُنا دیتا ہوں۔ اس کے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر[3] گرہ بھی بہت اچھے ہیں جن کا ثمرہ (یہ ہوگا) کہ دولت اور عزت (پائیگا) کسی مجلس میں جاکر بیٹھے گا تو سب پر اسکا رعب دبدبہ پڑیگا۔ تندرست رہے گا اور راج دربار سے عزت پائے گا"

اس قسم کی باتیں سُنکر ماں باپ بولتے ہیں "واہ! واہ! جوتشی جی آپ بہت اچھے ہو" نجومی صاحب سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے مطلب برآری نہیں ہوتی تب کہتے ہیں کہ یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں لیکن یہ گرہ کرور (سخت) ہیں یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے" اس کو سُنکر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑ کر غم کے سمندر میں ڈوب کر نجومی صاحب سے کہتے ہیں کہ "مہاراج جی اب ہم کیا کریں" تب جوتشی جی کہتے ہیں "تدبیر کرو" گرہستی کہتا ہے "کیا تدبیر کریں" جوتشی جی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ "ایسا ایسا دان کرو۔ گرہ کے منتر کا جاپ[4] کراؤ۔ اور ہمیشہ برہمنوں کو بھوجن کراؤ گے تو اغلب ہے کہ نو گرہوں[5] کے ہرج رفع ہو جائیں گے" اغلب اسلیئے کہا کہ اگر مر جائیگا تو کہیں گے کہ ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی اس کے اعمال ہی ایسے تھے۔ اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے منتر۔ دیوتا۔ اور براہمنوں کی کیسی شکتی (طاقت) ہے؟ تمھارے لڑکے کو بچا دیا۔

اس موقعہ پر کار روائی یہ ہونی چاہیئے کہ جو ان کے جپ[6] پاٹھ سے کچھ نہ ہو تو دُگنے تگنے روپیے

---

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں۔

[2] سورج چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں انکو جنم گرہ کہتے ہیں یا جنم بمعنی پیدائش گرہ بمعنی گھر۔

[3] متر بمعنی دولت وگرہ بمعنی گھر۔

[4] جاپ بمعنی وِرد۔

[5] جوتشیوں کی اصطلاح میں ستارگان کے نو مقامات مخصوص ہیں جنکو اُردو کے محاورہ میں نو برج بھی کہتے ہیں سنسکرت میں اُنکا نام نو گرہ رکھا گیا ہے۔

[6] جپ۔ بمعنی ورد۔ وظائف۔ و پاٹھ بمعنی خواندگی یعنی کسی کتاب کو میعاد مقررہ میں پڑھ کر ختم کرنا۔ نرائن کشن

ہنومان دیوی اور بھیرو جھٹ خوش ہو کر بھاگ جاتے ہیں کیونکہ وہ انکا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پورا کرنے کا فریب ہی ہوتا ہے +

جھوٹے بجومی کس کس طرح سے جاہلوں کو ٹھگتے اور ڈراتے ہیں

(۱۳) جب (وے) کسی گرہ گرست[1] گرہ مجسم نمایشی بجومی کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ "اے مہاراج! اسکو کیا ہے"؟ تب وہ کہتا ہے کہ "اسپر سورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہیں۔ جو تم ان کے فرو کرنے کے لیے پاٹھ پوجا خیرات کراؤ تو اسکو آرام ہو جائے۔ نہیں تو بہت دکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو عجب نہیں"۔

(جواب[2]) کہیئے بجومی صاحب! جیسے یہ کرۂ زمین غیر ذی روح ہے ویسے ہی سورج وغیرہ اجرام فلکی غیر ذی روح ہیں یا نہیں؟ کیونکہ وے تپش اور روشنی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ذی شعور ہیں جو خفا ہو کر تکلیف۔ نیز آرام خاطر پا کر راحت دے سکیں؟

(سوال) کیا اس دنیا میں جو راجا اور رعیت اور سُکھی اور دُکھی ہو رہے ہیں یہ گرھوں کا ثمرہ نہیں ہے؟

(جواب) نہیں۔ یہ سب نیک و بد اعمال کا ثمرہ ہے۔

(سوال) تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھوٹا ہے۔؟

(جواب) نہیں جو اسمیں علم ہندسہ۔ جبر مقابلہ۔ اقلیدس۔ اور علم ریاضی ہے۔ وہ تمام صحیح ہے لیکن جو پھل (ثمرہ) کی نیرنگی ہے وہ سب باطل ہے +

بجومی لوگ جنم پتر بنا کر کس طرح ٹھگتے ہیں جنم پتر اصل میں شوک پتر ہے۔

(۱۴) (سوال) کیا جو یہ جنم پتر[3] ہے وہ فضول ہے؟

(جواب) ہاں۔ وہ جنم پتر نہیں بلکہ اُس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوشی تب تک رہتی ہے جب تک کہ جنم پتر بنکر (طیار ہو) اور گرھوں کا پھل (ثمرہ) نہ سُنیں +

جب پروہت جنم پتر بنانے کو کہتا ہے تب بالک کے ماں باپ پروہت سے کہتے ہیں

---

[1] دورۂ سیارگان کے مقام کو گرہ کہتے ہیں اور گرست بمعنی گرفتار ہے اس معنی کے لحاظ سے گرہ گرست اُس شخص کو کہا جایا کرتا ہے جسکو آجکل کے بجومیوں کے خیال کے مطابق کسی گرہ نے پکڑ لیا ہو۔ گرہ کے لفظی معنی گھر ہیں مگر عام محاورہ میں ستارہ کو بھی گرہ کہدیا جاتا ہے +

[2] یہ جواب بطور استدلال کے ہے۔ نیز آیندہ جو اس جواب کی تردید میں بجومی کیطرف سے سوال ہے وہ بھی اسی غرض سے ہے۔

[3] جنم پتر کے لفظی معنے کاغذ پیدائیش ہیں اردو میں اُس کو زائچہ بھی کہتے ہیں۔ اپن کشن

(۱۸) ساتھ ہی اُن کے دل پر نقش کر دینا چاہیئے - کہ ویریہ کی حفاظت میں سُکھ اور

ویریہ رکھنے کے طریق اور فوائد بچوں کو ضرور جتلا دینے چاہئیں

اُس کے برباد کرنے میں دُکھ ہوتا ہے مثلاً دیکھیئے جسکے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا ہے اُس کی صحت عقل - طاقت - ہمت ترقی پاکر اُس کی راحت کا باعث ہوتی ہے - ویریہ کی حفاظت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشقیہ حکایات سُننے سے - عیاشوں کی صحبت سے - گندے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے - کسی عورت کو دیکھنے سے - کسی عورت کے ساتھ تنہا بیٹھنے سے اُس سے بات چیت کرنے سے - اُس کے ساتھ چھونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہکر برہمچاری لوگ نیک تربیت اور علمی کمالیت کو حاصل کریں - جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا وہ مخنث بڑے درجہ کا نحوست آثار - مبتلائے مرض جریان - لاغر - بے رعب - بے عقل بے ہمت ہوا کرتا ہے اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت و توانائی سے بے بہرہ ہو کر بالکل تباہ ہو جاتا ہے - اگر تم نیک تربیت - تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤ گے تو دوبارہ اس زندگی میں تم کو یہ بے بہا وقت نہیں مل سکے گا - پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں تب تک تمکو تحصیلِ علم کرنا اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہیئے" +

اسی قسم کی دیگر ہدایتیں بھی ماں باپ کرتے رہیں - اسی غرض سے "ماتری مان پتری مان" الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہیں +

(۱۹) بچوں کو پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں - اور چھٹے برس سے آٹھویں

پہلے پانچ برس تک ماں اور پھر آٹھویں برس تک باپ بچہ کی تربیت کرے

برس تک باپ تربیت کرے -

(۲۰) نویں برس کے شروع میں دُوِج (براہمن کشتری ویش) اپنی اولاد کا اُپ نین

(رسم زنار بندی) کر کے آریہ کُل میں یعنی جہاں اتالیق عالم کامل اور اتالیقہ

دُوِج اُپ نین سنسکار کر کے اور شودر بغیر کیئے اپنی اولاد کو گُرو کُل میں بھیج دیں -

کاملہ و فاضلہ تعلیم و تربیت کرنے والے ہوں لڑکے اور لڑکیوں کو بھیج دیں - شودر وغیرہ ورن[1] اُپ نین کیئے بغیر ہی تحصیل علم کے لیئے گُرو کُل[2] میں بھیج دیں +

[1] ورن چار ہیں - براہمن - کشتری - ویش - شودر - اور یہ تفریق بلحاظ چار قسم کی قابلیت کے ہے نہ کہ بلحاظ پیدائش چونکہ اُپ نین (زنار بندی) دوِج خاندانوں میں ہوتی ہے شودر خاندانوں میں نہیں ہوتی - اسلیئے جو بالک شودر خاندانوں میں پیدا ہو وہ گُرو کُل میں بغیر اُپ نین کے تحصیل علم کیلیئے جا سکتا ہے اور وہاں اگر وہ دوِجوں کا درجہ حاصل کرے تو زنار پہنا کر اُس کو دوِجوں کے زمرہ میں داخل کیا جا سکتا ہے - اور اسی طرح اگر دوِجوں کا لڑکا دوِجوں کی صفات سے عاری رہے تو وہ زنار اُتار کر شودروں کے زمرہ میں داخل ہو جائیگا + نرائن تتن

[2] گُرو کُل بمعنی خانہ اتالیق

اُن تحریروں سے لے لئے جاویں۔ اور بچ جانے پر بھی لے لئے جائیں کیونکہ جس طور پر نجومیوں نے کہا کہ "اُس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قوانین کو توڑنے کی طاقت کسی کو نہیں" ویسے گرہستی بھی کہے کہ "یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قوانین سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں"

لالچی گرؤں کی لیلا سے بھی بچنا چاہیئے

(۱۵) سوم۔ جو گرو وغیرہ بھی پُن دان (خیرات) کرا کر آپ لے لیتے ہیں اُنکو بھی وہی جواب دینا چاہیئے جو نجومیوں کو دیا تھا۔

شیتلا۔ منتر۔ تنتر۔ جنتر وغیرہ لیلا کی تردید۔

(۱۶) اب رہ گئی شیتلا اور منتر۔ تنتر۔ جنتر۔ وغیرہ یہ بھی ایسے ہی مکاروں کے فریب ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ "اگر ہم منتر پڑھ کر ڈورا یا جنتر بنا دیویں تو ہمارے دیوتا اور پیر اُس منتر جنتر کی طفیل اُس کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے"، اُن کو بھی وہی جواب دینا مناسب ہے۔ کہ کیا تم موت۔ پرمیشور کے قانون۔ اور کرم پھل (ثمرۂ اعمال) سے بھی بچا سکوگے؟ کیونکہ تمہارے ایسا کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مر جاتے ہیں۔ نیز تمہارے اپنے گھر میں بھی مر جاتے ہیں اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکوگے؟ اُسوقت وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور وے شریر جان لیتے ہیں کہ یہاں ہماری دال نہیں گلے گی۔ اس لئے ان سب باطل کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے ملک کے خیر خواہ بے غرض بے چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں! اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے +

رسائن۔ مارن۔ موہن۔ اوچاٹن بشی کرن لیلا سے بچوں کو خبردار کر دینا چاہیئے۔

(۱۷) جتنی نمائش۔ رسائن۔ مارن۔ موہن۔ اوچاٹن۔ بشی کرن وغیرہ کی ہے اُس کو بھی نہایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہیئے۔ نیز بچپن سے ہی تلقین کر کے ایسی باتوں کی لغویت بچوں کو ذہن نشین کر دیں تاکہ اولاد توہمات کے جال میں پھنس کر دُکھ نہ اُٹھاوے۔

نوٹ (نوٹ مترجم) رسائن = کیمیاگری (یعنی لوہے اور تانبہ کو سونا چاندی وغیرہ بنانا۔)

مارن = مار دینا۔

موہن = دام محبت میں اسیر کرنا۔

اوچاٹن = دل برداشتہ کر دینا۔

بشی کرن = بس میں کر لینا۔

"کرتگھنتا" (ناشکرگزاری) یہ ہے کہ کسی کے کئے ہوئے حسن سلوک کو نہ مانا جائے + غصہ وغیرہ عیوب - نیز تلخ گوئی کو چھوڑ کر بآرام اور شیریں کلام بولے - بہت بکواس نہ کرے جتنا بولنا چاہیئے اُس سے کم وبیش نہ بولے - بزرگوں کا ادب کرے - جب وہ سامنے آئیں اٹھکر انکو تعظیم دے اور اعلےٰ مسند پر بٹھلاوے - اول ہی "نمستے" کرے اُنکے سامنے اعلےٰ مسند پر خود نہ بیٹھے - مجلس میں ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق ہو اور جہاں سے کہ دوسرا کوئی نہ اُٹھا سکے - دشمنی کسی سے نہ کرے - بافضیلت ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں مصروف رہے - نیکوں سے ملے اور بدوں سے بچے اپنے ماں باپ اور استاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیاء وغیرہ سے عین الفت کے ساتھ کرے +

यान्यस्माकꣳसुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो (۲۳) इतराणि ।

والدین اور استاد اولاد اور شاگردوں کو اپنی خوبیوں کے حاصل کرنے اور اپنے نقصوں کے ترک کرنے کی ہدایت دیتے رہیں -

یہ تیترِیہ براہمن کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور استاد اپنی اولاد اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں اور یہ بھی کہیں کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں انکو ہی قبول کرو اور جو خراب عمل ہوں اُن کو چھوڑ دیا کرو - جو جو صحیح معلومات سمجھیں اُنکا ہی اظہار اور تلقین کریں +

(۲۴) بچے کسی پاکھنڈی - بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں اور جس جس نیک عمل کے لئے ماں باپ اور اتالیق جو حکم دیویں اُس کی خاطر خواہ تعمیل کریں +

والدین اور اتالیق کی فرمانبرداری

(۲۵) ماں باپ نے جو دھرم - ودیا اور نیک چلنی کے متعلق شلوک - نگھنٹو - نروکت - اشٹادھیائی یا دیگر سُوتر یا وید منتر حفظ کرائے ہوں اُن کا مطلب دوبارہ طالب علموں پر واضح کر دیا جائے +

معلم اُن وید منتروں یا سوتروں وغیرہ کا مطلب دوبارہ سمجھا دیں جو کہ طالب علموں نے بچپن سے حفظ یا ذکر رکھے ہوں

(۲۶) پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسی کہ پہلے سملاس میں کی گئی ہے - ویسے ہی مان کر اُس کی عبادت کیا کریں +

پرمیشور کی اُپاسنا

(۲۷) جس طور پر کہ صحت - علم - اور طاقت میسر ہو اُسی طور پر خوراک اور پوشش اور برتاؤ کو اختیار کریں اور اختیار کراویں - جتنی بھوک ہو

شراب اور گوشت کا استعمال نکریں

> اولاد اور شاگردوں کو سدھارنے کے لیئے سزا دینا چاہیئے لیکن حسد یا کینہ سے سزا نہ دی جائے

(۲۱) اُنہی لوگوں کی اولاد عالم۔ مہذب۔ اور تربیت یافتہ ہوتی ہے جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کے ساتھ ناز کبھی نہیں کرتے بلکہ تنبیہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دیا کرن مہابھاشیہ کا حوالہ ہے کہ

सामृतैः पाणिभिर्घ्नन्ति गुरवो न विषोक्षितैः ।
लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः ॥

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق۔ اولاد اور شاگردوں کو تنبیہ کرتے ہیں وے گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آبِ حیات پلا رہے ہیں۔ اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں وے (گویا) اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ اور برباد کر رہے ہیں۔ کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں اور سرزنش سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہیئے کہ تنبیہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں۔ لیکن ماں باپ اور اُستاد کسی کدو کاوش سے سزا نہ دیں بلکہ بظاہر غصہ دکھائیں اور باطن میں نظر شفقت ہی رکھیں۔

> نیک چلنی۔ مہذبانہ طریق اور اوصاف حمیدہ کے حاصل کرنے کی بھی تربیت کرنی چاہیئے ۔

(۲۲) جیسے دیگر امور کی تربیت دیں ویسے ہی چوری۔ زناکاری۔ سستی۔ غفلت۔ منشی اشیاء۔ دروغگوئی۔ ایذارسانی۔ ظلم۔ حسد۔ کینہ اور محبت کی بے اعتدالی وغیرہ خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی تلقین بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ جب آدمی نے کسی کے سامنے ایکبار بھی چوری یا زناکاری یا دروغگوئی وغیرہ فعل کیئے اُس کی عزت اُس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی۔ جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے۔ اُس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا۔ اس لیئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں اُس کے ساتھ اسکا ایفا کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا کہ "میں تم کو فلاں وقت میں ملوں گا یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو میں دونگا" اُس کو ویسے ہی پُورا کرے نہیں تو اُس کا اعتبار کوئی بھی نہ کریگا۔ اس لیئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہیئے ۔

کسی کو تکبّر نہ کرنا چاہیئے۔ چھل فریب یا ناشکرگزاری سے جب کہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے تو اُس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے۔ چھل اور کپٹ اُس کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ اور رکھکر دوسرے کو فریب دیا جاوے اُس کے نقصان کا خیال نہ کر کے اپنی مطلب برآری کیجائے ۔

تیسرے سملاس کا آغاز

دربیان قواعد درس و تدریس

والدین کا پہلا فرض بچوں کو تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کرنا ہے سونے وغیرہ کے زیور باعث خودبینی اور ہلاکت کے ہوتے ہیں

۱۔اب تیسرے سملاس میں پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل لکھا جاتا ہے۔ماں۔باپ۔اتالیق ورقرابتیوں کا مقدم فرض یہ ہے کہ بچّوں کو اعلےٰ تعلیم و تربیت وا وصاف حمیدہ و نیک اعمال اور شائستہ طبیعت کے زیورات سے آراستہ کریں۔سونے۔چاندی۔مانک۔موتی۔مونگا وغیرہ جواہرات سے مرصع زیور پہنانے سے انسان کا آتما کبھی زیب نہیں پا سکتا۔کیونکہ زیورات کے پہننے سے محض خودبینی۔غلبۂ جذبات نفسانی۔چور وغیرہ کا خطرہ اور نیز ہلاکت بھی ممکن ہے دُنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ زیورات کی وجہ سے بچوں وغیرہ کی ہلاکت بدمعاشوں کے ہاتھ سے ہوتی ہے +

विद्याविलासमनसो धृतशीलशिक्षाः सत्यव्रता रहितमानमलापहाराः । संसारदुःखदलनेन सुभूषिता ये धन्या नरा विहितकर्म्मपरोपकाराः ॥

مبارک وہ لوگ ہیں جو خود تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں اور دوسروں کو علم پڑھا کر اُنکی تکلیف دور کرتے ہیں

۲۔جن آدمیوں کا من علم کے شغل میں لگا رہتا ہے۔جو طینت نیک اور مزاج پسندیدہ رکھتے ہیں۔راست گوئی وغیرہ اصول پر عمل کرتے ہیں۔اور جو خود تکبر اور ناپاکیزگی سے مبرّا ہیں۔اور دوسروں کی کثافت نیست و نابود کرنے والے ہیں۔جنھوں نے بذریعہ راست ہدایت اور علمی خیرات کے دُنیاداروں کی تکالیف کو رفع کرنے کا زیور پہنا ہوا ہے۔اور جو مطابق احکام ویدوں کے عمل کر کے غیروں کی رفاہیت میں مصروف رہتے ہیں۔ایسے مردوزن مبارک ہیں +

آٹھویں سال بچے گوروکل میں بھیجے جاویں

۳۔نظر بایں مطالب آٹھویں سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیجدینا چاہیئے۔جو معلم یا معلمہ بدچلن ہوں اُن سے تربیت نہیں

اُس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب۔ گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں ‡

(۲۸) غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں کیونکہ آبی جانور یا کسی شئے سے ایذا پہنچ سکتی ہے۔ نیز تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب بھی جا سکتا ہے۔

نا معلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں

"ना विज्ञाते जलाशये"

یہ منو کا قول ہے۔

غیر معلوم دریا تالاب وغیرہ میں داخل ہو کر غسل وغیرہ نہ کریں ‡

(۲۹)

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥ मनु

چلنے۔ پانی پینے۔ بولنے اور کام کرنے میں ان اصولوں کا خیال رکھے۔

(معنی) نیچے نظر رکھ کر نشیب و فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھان کر پانی پیوے۔ کلام کو راستی سے مصفا کر کے بولے۔ من سے غور کر کے عملدرآمد کرے۔

(۳۰)

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः ।
न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा ॥

اولاد کو عالم۔ دھارمک اور تربیت یافتہ بنانے میں والدین کو دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ کسی شاعر کا قول ہے۔ (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں جنھوں نے اُنکو تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وے فاضلوں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں جیسے کہ ہنسوں کے درمیان بگلا۔

ماں باپ کا اعلےٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے کہ اپنی اولاد کو تن من دھن سے عالم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلےٰ تربیت سے بہرہ ور بناویں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے اتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے ‡

عمدہ زبان سے مزین ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی جی کا دوسرا سملاس بچوں کی تربیت کے بارہ میں ختم ہوا ‡

ماں باپ یا معلم اپنے لڑکے لڑکیوں کو با معنی گایتری منتر سکھلا دیں وہ منتر یہ ہے۔

ओ३म् भूर्भुवः स्वः। तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात ॥ यजु० अ० ३६। मं० ३ ॥

۴۔ اس منتر میں جو پہلا لفظ [ओ३म] ہے اُسکے معنی پہلے سملاس میں کر دیئے ہیں وہاں سے معلوم کر لینا۔ اب تین ''مہا ویا ہرتیوں'' (اسماء اعظم) کے معنی مختصراً لکھے جاتے ہیں *

گایتری منتر کے لفظی معنی

" भूरिति वै प्राणः " " यः प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः "

[भूः] ''بھو'' بمعنی پران کے ہیں۔ یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے ایسے پران کا نام ہونے کی وجہ سے [भूः] پرمیشور کا نام ہے۔

" भुवरित्यपानः " यः सर्वं दुःखमपानयति सोऽपानः "

[भुवः] ''بھوہ'' بمعنی ''اپان'' کے ہیں۔ یعنی جو تمام دُکھوں سے بری اور جس کے وصل سے روحیں دُکھوں سے مخلصی پاتی ہیں اسلئے اُس پرمیشور کا نام ''بھوہ'' [भुवः] ہے۔

" स्वरिति व्यानः " यो विविधं जगत् व्यानयति व्याप्नोति स व्यानः "

[स्वः] ''سوہ'' بمعنی ''ویان'' کے ہیں۔ یعنی جو بوقلمون دنیا میں محیط ہو کر سب کو سہارا دے رہا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام ''سوہ'' [स्वः] ہے *

یہ تینوں قول تیتری آرنیک کے ہیں۔

सवितुः " यः सुनोत्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता तस्य "

[सवितुः] ''سوتوہ'' جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشندہ ہے۔

"यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः"

[देवस्य] ''دیوسیہ'' جو تمام راحتوں کا عطا کنندہ اور جسکے وصال کی آرزو سب کرتے ہیں

[वरेण्यम् भर्गः] اُس پرماتما کی جو ''ورنیم بھرگہ'' ہے۔ یعنی افضل اور قبول کرنے کے لائق علیم مطلق ''برہم'' کی پاک اور پاک کرنے والی ہستی ہے۔

[तत्] ''تت'' اُسی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ

[धीमहि] ''دھی مہی'' دل میں جگہ دیویں۔ کس غرض کے لئے؟ تاکہ

[यः] ''یہ'' وہ سوتا۔ دیو۔ پرماتما

دلانی چاہیے۔ بلکہ جو فاضل بلیغ اور دھرماتما ہوں وہی پڑھانے اور تربیت دینے کے لائق ہیں۔ دوج (زنار بند یعنی براہمن کشتری ویش) اپنے گھر میں لڑکوں کا یگیوپویت[1] اور لڑکیوں کا بھی شایاں طریقہ پر سنسکار[2] کر کے حسب مذکورہ بالا آچاریہ گل (اتالیق خانہ) یعنی اپنے اپنے مدرسہ میں بھیجدیویں

۴۔ تعلیم پانے کا مکان کسی تنہا موقع پر ہونا چاہیے اور لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھ شالہ ایک دوسرے سے دو کوس دور ہونی چاہیئے۔ جو معلمہ یا معلم یا نوکر چاکر ہوں لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں اور مردانہ مدرسہ میں مرد ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ پاٹھ شالہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پاوے۔ مطلب یہ کہ جب تک وہ برہمچاری یا برہمچارنی رہیں۔ تب تک عورت و مرد کے باہمی دیدار رس۔ اکیلا رہنے۔ بات چیت کرنے شہوتی کہانی۔ باہم کھیلنے۔ شہوت کا خیال اور شہوتی صحبت۔ ان آٹھ قسم کی زناکاری سے الگ رہیں۔ اور معلموں کو چاہیئے کہ ان کو ان باتوں سے بچاویں۔ تاکہ افضل تعلیم و تربیت۔ نیک خصلت اور جسمانی اور روحانی طاقت حاصل کر کے ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسہ سے گاؤں یا شہر چار کوس دور رہنا چاہیئے سب کو ایک قسم کی پوشاک۔ خورد نوش اور نشست دی جاویں خواہ شاہزادہ یا شاہزادی ہو خواہ کسی مفلس کے بچے ہوں سب کو نفس کش و جفاکش ہونا چاہیئے۔ ماں باپ اپنے بچوں سے یا بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں۔ اور نہ ایک دوسرے سے کسی قسم کی خط و کتابت کر سکیں تاکہ دنیاوی تفکرات سے مخلصی پا کر محض علم بڑھانے کا فکر رکھیں۔ جب ہوا خوری کو جاویں تو انکے ساتھ معلم رہنے چاہئیں تاکہ کسی قسم کی ناشائستہ حرکت نہ کر سکیں۔ اور نہ سستی یا غفلت کریں۔

> مدرسہ کسی علیحدہ موقع پر ہونا چاہیے اور لڑکوں اور لڑکیوں کا آپسمیں میل کبھی نہو۔

۵۔

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥
मनु० अ० ७ । श्लोक १५२ ॥

> ہر ایک بچہ کے واسطے راجا کی طرف سے تعلیم لازمی ہونی چاہیئے

مطلب اس کا یہ ہے کہ سرکاری قانون اور برادری کا قاعدہ ہونا چاہیے کہ پانچویں یا آٹھویں سال کے بعد کوئی شخص اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو گھر میں نہ رکھ سکے۔ مدرسہ میں ضرور بھیجدیوے اگر نہ بھیجے تو مستلزم سزا ہو لڑکوں کا پہلا یگیوپویت گھر میں ہو اور دوسرا پاٹھ شالہ میں گوروکل میں +

نوٹ [1] یگیوپویت یعنی زنار بندی +

[2] یہاں مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ برہمچریہ یا تحصیل علم کے سنسکار میں علاوہ یگیوپویت کے بعض چیزیں سنسکاروں کی ہدایات کے مطابق اور بھی لازم و ملزوم ہیں جیسا کہ میکھلا (جو روئی یا ریشم یا السی وغیرہ کے تار کا مجموعہ جو کمر پر باندھا جاتا ہے اور جسکو تگڑی یا ترلاگی بھی کہتے ہیں) ڈنڈ (اعصار)۔ مرگ چھالا (پوست آہو یا پوست شیر وغیرہ)۔ یہ چیزیں دوجوں کی ہر سہ اقسام۔ براہمن کشتری۔ ویش کے لیے مختلف و کم و بیش ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بھی وہ یکساں نہیں ہوسکتی ہیں اسلئے سنسکار کی نسبت کہا گیا ہے کہ یتھا یوگیہ (جیسا کہ شایاں ہو) عمل میں آوے (نراین کرشن)

یہ منوسمرتی کا شلوک ہے۔ پانی سے جسم کے بیرونی حصص۔ راستی کے چال چلن سے مَن۔ علم جفاکشی یعنی تمام قسم کی تکلیف بھی برداشت کر کے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیوآتما۔ اور گیان یعنی زمین سے لے کر پرمیشور تک وجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل مضبوط محقق اور پاک ہوتی ہے۔ لہٰذا کھانے سے پہلے ضرور سنان کرنا چاہئے۔

۱۰۔ دوسرا "پرانا یام" (ضبط دم)۔ اِسکا ثبوت

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिरा

یوگ شاستر اور منوسمرتی کا قول بابت "پرانا یام" یعنی حبس دم کے۔

विवेकख्यातेः ॥ योग० साधनपादे सू० २८ ॥

یہ یوگ شاستر کا سوتر ہے۔ جب انسان "پرانا یام" کرتا ہے۔ تو ہر لمحہ ساعت بہ ساعت سلسلہ وار ناپاکیزگی معدوم اور عرفان کا ظہور ہو جاتا ہے۔ جب تک مُکتی نہ ہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا جاتا ہے۔

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।

तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ मनु० अ० ६ । ७१

یہ منوسمرتی کا شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہو جانے پر خالص ہو جاتی ہیں ویسے "پرانا یام" کے عمل سے مَن وغیرہ حواس کے نقص رفع ہو کر وے صاف ہو جاتے ہیں۔

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य ॥ योग० समाधिपादे सू० ३४ ॥

پرانا یام کا طریق عمل

یوگ سوتر۔ جیسے سخت زور سے قے ہو کر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے ویسے دم کو زور سے باہر نکال کر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہئے۔ جب دم باہر نکالنا ہو تو عضو اخراج فضلہ کو اُوپر کھینچ رکھنا چاہئے تب تک دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی حسبقدر طاقت اور خواہش ہو ویسے ہی کرتا جائے اور مَن میں "اوم" کا جپ کرتا جاوے اِسطرح عمل کرنے سے آتما اور مَن کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے۔

۱۱۔ ایک "باھیہ وشے" یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا ابھینتر یعنی اندر جتنا دم روکا جاوے اُتنا روکنا تیسرا "استمبھ ورتی" یعنی یکبارگی جہاں ہو وہاں حسب طاقت دم کو روک دینا۔

پرانا یام کی چار قسم اور اُس کا فائدہ عقل کی تیزی۔

چوتھا "باھیا بھینترا کشیپی" یعنی جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے تب اُسکے برعکس اُسکو نہ نکلنے دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے۔ اور جب باہر سے اندر آنے لگے تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جاوے۔

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جاوے تو دونوں کی حرکت رُک جاتی ہے اور دم

[नः] "نہ" ـ ہماری
[धियः] "دھیہ" ـ عقلوں کو
[प्रचोदयात्] "پرچودیات" رہبری کرے یعنی بُرے کاموں سے چھڑا کر بھلے کاموں میں لگا وے ـ

گایتری منتر کے بامحاورہ معنی

۷ ـ اے پرمیشور سچدانند سروپ ـ دائما پاک علیم غیر مقید ـ غیر پیدا شدہ ـ بے عیب ـ غیر متبدل ضابط القلوب ـ سب کا سہارا ـ مالک کائنات ـ سب دنیا کا پیدا کنندہ ـ قدیم ـ سب کی پرورش کرنے والا محیط کل ـ بحر آبحیات رحمت اناج پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ کو ـ

"اوم" "بھو" "بھوہ" "سوہ" "ورنیم" اور "بھرگو" ناموں سے ہم دل میں جگہ دیویں یا دھیان میں رکھیں ـ کس غرض کے لئے تاکہ اے بھگوان آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں کہ آپ ہی ہمارے معبود لائق وصال ـ اور محبوب حقیقی ہیں ـ آپ کے سوا کسی دوسرے کو آپ کے مساوی یا برتر کبھی ہم تسلیم نہ کریں ـ

گایتری منتر کی مزید تشریح

۸ ـ اے انسانو! جو سب قادروں میں قادر ـ سچدانند سروپ اور لاانتہا وجود ـ دائما پاک دائما علیم مطلق ـ بالطبع دائم النجات ـ بحر رحمت ـ عادل صادق ـ پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے مبرا ـ خالی از صورت و شکل ـ سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا ـ سب کا سہارا ـ پتا ـ پیدا کنندہ ـ اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنے والا ـ صاحب حشمت و جلال صانع کائنات ـ پاکیزہ وجود اور وصال کی خواہش کرنے کے لائق ہے ـ ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیویں بدیں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے ـ ہمکو بد اعمال یعنی ادھرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنی راہ راست پر چلاوے ـ اسکو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں ـ کیونکہ نہ تو اسکے کوئی برابر ہے اور اس سے نہ زیادہ ـ وہی ہمارا پتا ـ راجہ صاحب عدالت اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے ـ

اس طرح گایتری منتر کا اپدیش (تلقین یا ہدایت) کر کے سندھیا اپاسن (روزانہ دو وقتہ عبادت) کی جو کارروائی سنان "آچمن" اور "پرانایام" وغیرہ کی ہے سکھلانی چاہیے ـ

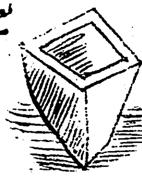
منوجی کا قول کہ غسل سے بیرونی صفائی ہوتی ہے ـ جیسے راستی وغیرہ سے اندرونی

۹ ـ اوّل ـ سنان یعنی غسل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس سے جسم کے بیرونی حصص کی صفائی اور تندرستی وغیرہ ہوتی ہے + اسکا ثبوت ـ

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति। विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति॥ मनु० अ० ५। श्लो० १०९॥

نوٹ ـ لفظ سچدانند سروپ (تین لفظوں سے مرکب ہے ـ ست بمعنی عین حق چت بمعنی عین علم آنند بمعنی عین راحت ـ مترجم

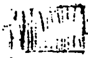
بعد اور غروب آفتاب کے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا بھی وقت ہے ۔ اس کے واسطے کسی دھات یا مٹی کی ایک ویدی[1] جو اوپر سے ۱۲ یا ۱۶ انگل چوکون ہوا ور اتنی ہی گہری اور نیچے تین یا چار انگل اندازکی ہو۔ اس نمونہ کی بناوے



یعنی اوپر جتنی چوڑی ہو اس کی چوتھائی نیچے چوڑی رہے۔ اس میں چندن ۔ پلاش[2] یا آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے اسی ویدی کے اندازے بڑے چھوٹے کرکے رکھے اس کے درمیان میں آگ رکھ کر پھر اس پر ہیزم یعنی مذکورۂ بالا ایندھن رکھ دے ۔ ایک پروکھشنی[3] پاتر اس نمونے کا



اور تیسرا پرنیتا[4] پاتر اس نمونہ کا



اور ایک آجیہ ستھالی[5] یعنی گھی رکھنے کا برتن اور چمچہ اس نمونہ کا





سونے چاندی یا لکڑی کا بنوالینا چاہیئے پرنیتا اور پروکھشنی میں پانی اور گھی کے برتن میں گھی رکھے اور گھی کو گرم کر لیوے ۔ پرنیتا واسطے رکھنے پانی کے ہے اور پروکھشنی اس لئے ہے کہ اس سے ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لینا آسان ہے ۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے ۔

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । भुववायवेऽपानाय स्वाहा । स्वरादित्यायव्यानायस्वाहा । भूर्भुवःस्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥

ایسے ایسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھ کر ایک ایک آہوتی[6] دیوے اور جو زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

बिश्वानि देव सवितर्दुरितानि परा सुव । यद्भद्रं तन्न आ सुव ॥ यजु० अ० ३० । ३ ॥

---

[1] اگنی ہوتر کے لئے جو گڑھا کھودا جاوے یا برتن بنایا جاوے اس کو ویدی کہتے ہیں۔ نیز ہون کنڈ بھی اسکا نام ہے +

[2] پلاش اس درخت کا نام ہے جس میں کیسو کے پھول پیدا ہوتے ہیں ممالک مغربی شمالی میں اسکو ڈھاک اور پنجاب میں چھچھرا کہتے ہیں +

[3] پانی کے استعمال کے لئے ایک ایسا برتن ہے جو چمچہ کا کام دیتا ہے جیسا کہ ارگھا +

[4] اگنی ہوتر کے وقت پانی رکھنے کا کسی قدر عمیق برتن ہے +

[5] ایک عمیق برتن بطور طشت کے ہے +

[6] ہوم کے وقت جو گھی وغیرہ چیزیں اگنی میں چمچہ کے ذریعہ سے یا ہاتھ سے ڈالیں اسکو آہوتی کہتے ہیں اگر دو مرتبہ ڈالی جائیں۔ تو دو آہوتی اور تین مرتبہ ڈالی جائیں تو تین آہوتی کہلاتی ہیں وعلیٰ ہذا القیاس + (مترجم)

اپنے اختیار میں ہوجانے کی وجہ سے مَن اور حواس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ طاقت کی افزائش اور جدوجہد کی ترقی ہوکر عقل تیز اور دقیق ہوجاتی ہے۔ حتیٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بھی بسرعت تمام درک کرلیتی ہے۔ اُس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ ایزاد ہوکر لازوال طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا اور تمام شاستروں کو تھوڑے ہی زمانہ میں سمجھ کر نوک زبان کرے گا۔ عورت بھی اسیطرح یوگ کی مزاولت کرے +

۱۳- خوراک۔ پوشاک۔ نشست۔ برخاست۔ بول۔ چال۔ بڑے چھوٹے سے مناسب برتاؤ کرنے کی ہدایت کرنی چاہئے۔ | بچوں کو ادب تادیب کی ہدایت

سندھیا اُپاسن جسکو برہم یگ بھی کہتے ہیں

۱۴- آچمن ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے کہ وہ پانی حلق سے نیچے قلب تک پہونچے۔ پانی نہ اُس سے کم ہو نہ زیادہ۔ پھر ہتھیلی کے کنارہ اور اُس کی درمیانی جگہ کو مُنھ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر دفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی اور دوسری اُنگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہو تو نہ کرے۔ | سندھیا کرنے کا طریق

بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے "پرانایام" کرے۔ منسا پرکرم[1] اور اوپستھان[2] کے بعد پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کا طریق سکھلانا چاہئے۔ بعد ازاں "اگھمرشن" جسکے معنی یہ ہیں کہ گناہ کرنے کی خواہش بھی کبھی نہ کرے + یہ سندھیا اُپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیے +

अपां समीपे नियतो नैत्यिकं विधिमास्थितः ॥ सावित्रीमप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥ मनु० अ० २ । १०४ ॥

یہ منوسمرتی کا قول ہے جنگل یا تنہا جگہ میں جاکر دل کو متوجہ کرے اور پانی کے نزدیک مقیم ہوکر نت کرم کرنے کے بعد ساوتری یعنی گایتری منتر کو زبان سے کہے اور معنی کو سمجھ کر اُسکے مطابق اپنے چال چلن کو بناوے۔ لیکن پیدائش سے ایسا کرنا بہت ہی اچھا ہے۔

۱۵- دوسرا دیویگ۔ جو اگنی ہوتر اور عالموں کی صحبت و خدمت وغیرہ سے ہوتا ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر صبح اور شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے۔ جیسے مراقبہ لگا کر یوگی لوگ پرماتما کا تصور باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اُپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا ہی طلوع آفتاب کے | اگنی ہوتر کرنے کا طریق اور سامان ضروری۔

[1] بمعنے طواف جو دل ہی دل میں ہو۔ [2] بمعنے نزدیکی +

سے ہوا اور پانی میں اُسقدر یا اُس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہیئے۔

۲۱۔ کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد کو خاص سُکھ ہوتا ہے۔ جتنا گھی اور خوشبو وغیرہ اشیاء ایک آدمی کھاتا ہے اتنی چیزوں کے ہوم سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہونچتا ہے۔ لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں تو انکی جسمانی اور روحانی طاقت کی ترقی نہو سکیگی۔ اسواسطے عمدہ اشیاء کھلانی پلانی بھی چاہئیں لیکن اس سے بڑھ کر ہوم کرنا واجب ہے۔ اسلیئے ہوم کرنا نہایت ضروری ہے۔

> کھلانے پلانے سے ایک آدمی کو جہاں فائدہ ہو ہوم سے لاکھوں کو ہوتا ہے

۲۲۔ **سوال**۔ ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے اور ایک ایک آہوتی کا انداز کتنا ہے؟

جواب۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا انداز کم از کم ہونا چاہیئے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے تو بہت اچھا ہے۔

> ہر ایک آدمی کو کس قدر ہوم کرنا چاہیئے۔

۲۳۔ اسی واسطے بڑے بڑے افضل و سرتاج آریہ رشی مہرشی راجہ مہاراجہ بہت سا ہوم کرتے اور کراتے تھے۔ جب تک ہوم کرنے کا رواج رہا تب تک آریہ ورت ملک بیماریوں سے بچا ہوا اور آسائشوں سے بھرپور رہتا تھا۔ اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جاوے۔

> جب تک ہوم کا رواج رہا آریہ ورت میں بیماری نہیں تھی

۲۴۔ یہ دو یگ یعنی (۱) برہم یگ جو پڑھنا پڑھانا۔ سندھیا۔ اوپاسن۔ پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اور اوپاسنا کرنا ہے۔ دوسرا "دیو یگ" جو اگنی ہوتر سے لیکر "اشومیدھ" تک یگ اور عالموں کی صحبت اور خدمت کرنا ہے۔ لیکن طالب علمی میں محض برہم یگ اور اگنی ہوتر ہی کرنا پڑتا ہے ✦

> طالب علمی کے وقت محض برہم یگ اور اگنی ہوتر کا کرنا فرض ہے

۲۵۔

ब्राह्मणस्त्रयाणां वर्णानामुपनयनं कर्तुमर्हति
राजन्यो द्वयस्य वैश्यो वैश्यस्यैवेति । शूद्रमपि
कुलगुणसम्पन्नं मन्त्रवर्जमनुपनीतमध्यापयेदित्येके ॥

> سشرت کا مقولہ کہ برہمن کھشتری اور ویش کس کس ورن کو پڑھاویں

یہ سشرت کے "سوترستھان" کے دوسرے ادھیائے کا مقولہ ہے "برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کھشتری و ویش کا۔ کھشتری کھشتری اور ویش کا۔ اور ویش صرف ویش ورن کا یگیوپویت کراکے پڑھا سکتا ہے۔ اور جو خاندانی خجستہ اطوار شودر ہو تو اُسکو منتر سنگھتا چھوڑ کر سب شاستر پڑھاوے۔ اور شودر پڑھے۔ لیکن ان کا اُپنین[1] نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے"۔

۲۶۔ بعد ازاں پانچویں یا آٹھویں سال سے لڑکے لڑکوں کے مدرسہ میں اور لڑکیاں لڑکیوں کے مدرسہ میں جاویں اور اصول مندرجہ ذیل

> طالبعلمی کی میعاد ۲۶، ۳۶ سال یا ۴۸ سال یا ۹ سال یا جبتک پوری تعلیم حاصل نہو

[1] علم طلب کی ایک مستند کتاب کا نام ہے۔ [2] اُپنین (یعنی زناربندی)

اس منتر اور گایتری منتر مسبوق الذکر سے آہوتی دیوے۔ "اوم" "بھُو" اور "پران" وغیرہ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اِنکے معنی بیان کر چکے ہیں "سواہا" لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جیسا گیان آتما میں ہو ویسا ہی زبان سے بولے۔ الٹا نہیں۔ جیسے پرمیشور نے سب متنفسوں کی راحت کی خاطر اس دنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے ویسے انسانوں کو بھی دوسروں کی منفعت کے کام کرنے چاہئیں +

۱۶۔ سوال۔ ہوم سے کیا منفعت دیگراں پیدا ہوتی ہے۔

> ہوم کرنے سے ہوا اور پانی مصفا ہوتے ہیں

جواب۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ تعفن آمیز ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے متنفسوں کو تکلیف۔ اور خوشبودار ہوا اور پانی سے بریت از بیماری اور بیماری کے رفع ہونے سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۷۔ سوال۔ چندن وغیرہ گھس کر کسی کو لگایا جاوے یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں تو بڑا اُپکار ہو۔ آگ میں ڈالکر بے فائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

> آگ کسی چیز کو نابود نہیں کرتی۔ ہوم کی اشیاء دور جگہ جاکر ہوا کو خوشبودار کرتی ہیں

جواب۔ جو تم علم خواص الاشیاء جانتے تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر فنا نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے وہاں سے دور جگہ بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہو کر پھیلتی ہے اور ہوا کے ساتھ دور مقام میں جاکر بدبو کو رفع کرتی ہے۔

۱۸۔ سوال۔ جب ایسا ہی ہے تو کیسر۔ کستوری۔ خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر میں رکھنے سے ہوا خوشبودار ہو کر راحت بخش ہو جاوے گی۔

> کیسر کستوری وغیرہ میں طاقت صاف کرنے ہوا کی نہیں۔

جواب۔ اِس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے کہ گھر کی ہوا کو باہر نکال کر مصفا ہوا کو داخل کرا سکے۔ کیونکہ اُس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے اور صرف آگ کی طاقت ہے کہ اُس ہوا اور تعفن آمیز چیزوں کو منتشر اور ہلکا کر کے باہر نکال دیتی ہے اور صاف ہوا کو اندر داخل کرتی ہے۔

۱۹۔ سوال۔ تو منتر پڑھ کر ہوم کرنے کا کیا مطلب ہے؟

> ہوم کے وقت منتروں کے پڑھنے کے فوائد

جواب۔ منتروں میں وہ تلقین درج ہے کہ جس سے ہوم کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں۔ اور بوجہ دوہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور اُن کی محفوظیت بھی ہو۔

۲۰۔ سوال۔ کیا اس ہوم کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟

> ہوم نہ کرنے سے اتنا پاپ ہوتا ہے جتنا ہمارے جسم سے بدبو نکلتی ہے۔

جواب۔ ہاں۔ کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دکھ پہنچاتی اتنا ہی پاپ اُس آدمی کو ہوتا ہے۔ اسلئے اس پاپ کے رفع کرنے کی غرض

अथ यान्यष्टाचत्वारि ७ं शद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाच-त्वारि ७ं शदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्या अन्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीद७ंसर्वमाददते ॥ ५ ॥

तं चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात् प्राणा आदि-त्या इदं मे तृतीयसवन मायुरनुसंतनुतेति माहं प्राणा ना-मादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो हैव भवति ॥ ६ ॥

۴۷ - یہ چھاندوگیہ اُپ نشد کا قول ہے - برہم چریہ تین قسم کا ہوتا ہے -

برہم چریہ کی تین اقسام بموجب چھاندوگیہ اُپ نشد کے - اول ۲۴ سال تک -

(۱) ادنیٰ - پُرش - جو پُر[1] یعنی غذا کے جوہر سے صورت پذیر شدہ جسم اور شہ[2] یعنی جسم میں آرام کرنے والے جیو آتما کا ایک مجموعہ ہے یہ ایک یگیہ یعنی نہایت ہی مبارک اوصاف سے موصوف اور فرائض حقانی سے مخصوص ہے اسلئے انسان کو ضروری ہے کہ ۲۴ برس تک غالب الحواس یعنی برہم چاری رہ کر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی کر کے بھی شہوت پرست نہو - اسطور پر اُسکے پران (حیات کی قوتیں) قوت پاکر وسُو یعنی تمام مبارک اوصاف کو جسم میں بسانیوالے ہوتے ہیں نظر بریں برہم چاری اس پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے ہمہ تن پرانوں کو ریاضت میں مصروف کرے - آچاریہ برہم چاری کو ہدایت کرے اور برہم چاری بخوبی دل نشین رکھے (اور برہمچریہ کے عہد سے باز رکھنے والوں کو متنبہ کرے) کہ اگر میں پہلی عمر میں ٹھیک ٹھیک برہم چریہ رکھوں گا تو میرا جسم اور آتما قوی اور امراض سے بری ہوگا اور میرے پران مجھ میں خصائل حمیدہ کو جاگزین کرنے والے ہونگے + اے لوگو تم سکھ کو اس طرح پر وسعت دو کہ میں برہم چریہ کو نہ گراؤں اور ۲۴ سال کے بعد گرہ آشرم (خانہ داری) کو اختیار کروں کیونکہ اسطرح پر میں فی الواقعہ امراض سے بچا رہونگا اور میری عمر ۷۰ - ۸۰ سال کی ہوگی

۴۸ - دوم اوسط درجہ کا برہم چریہ یہ ہے کہ جو آدمی ۴۴ برس تک برہم چاری رہ کر ویدوں کی تعلیم پاتا ہے اُسکے پران حواس - قوائے باطنی اور آتما سب طاقتور ہو کر بد لوگوں کو رلانیوالے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے ہوتے ہیں (اسلئے برہم چاریوں کا یہ مستحکم کلام[3] آچاریہ اور دیگر لوگوں کے حضور میں ہونا چاہئے کہ) اگر میں اس اوائل عمر میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں ریاضت کرونگا تو میرا یہ اوسط درجہ کا برہم چریہ جس کے پران رُدرہ (بد لوگوں کو رُلانے والے) ہیں پورا ہوگا - اے برہم چاری

دوم اوسط درجہ کا برہم چریہ ۴۴ سال تک

نوٹ [1] خطوط وحدانی کے یہ الفاظ ناظرین کو عبارت کا مطلب سمجھانے کے لئے ترجمہ میں مطابق اُسی توضیح کے ایزاد کئے گئے ہیں جو سوامی جی نے اسی قول کے معنوں میں وید آرمبھ سنسکار کے موقع پر سنسکار ودھی میں کی ہے + [2] بشرح ایضاً

کے مطابق پڑھنا شروع کریں۔

षट्त्रिंशदाब्दिकं चर्य्यं गुरौ त्रैवेदिकं व्रतम् ।
तदर्धिकं पादिकं वा ग्रहणान्तिकमेव वा ॥ मनु० अ० ३ । १ ॥

مطلب- آٹھویں سال سے آگے چھتیسویں سال تک یعنی ایک ایک وید کو مع اُس کے انگوں اور اُپانگوں کے پڑھنے میں بارہ بارہ سال ملکر چھتیس اور آٹھ ملکے چوالیس خواہ اٹھارہ سال کا برہم چریہ اور آٹھ سابق ملکر چھبیس۔ یا نو سال۔ یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ کر لیوے تب تک برہم چریہ رکھے۔

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विंशतिवर्षाणि तत्प्रातः सवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गायत्रं प्रातः सवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव वसव एते हीदं सर्वं वासयन्ति ॥ १ ॥

तञ्चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा वसव इदं मे प्रातः सवनं माध्यंदिनं सवनमनुसंतनुतेति माहं प्राणानां वसूनां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ २ ॥

अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यंदिनं सवनं चतुश्चत्वारिंशदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यंदिनं सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं सर्वं रोदयन्ति ॥ ३ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किंचिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यंदिनं सवनं तृतीयसवनमनुसन्तनुतेति माहं प्राणानां रुद्राणां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ ४ ॥

۳۲- دوسری "یوون" (شباب) جو پچیسویں سال کے اخیر اور چھبیسویں کے شروع میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے۔

دوم آغاز شباب

۳۳- تیسرے "سپنورنتا" (تکمیل) جو چھبیسویں سال سے لے کر چالیسویں سال تک تمام دھاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے۔

سوم تکمیل شباب

۳۴- چوتھی "کنچت پری ہانی" (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دھاتوئیں پختہ ہو کر تکمیل حاصل کرتی ہیں۔ تب بعد اُسکے جو دھاتو بڑھتی ہے وہ بدن میں نہیں رہتی بلکہ خواب اور پسینہ وغیرہ کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ وہی چالیسواں سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے۔ بلکہ اڑتالیسویں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے +

چہارم زوال

۳۵- سوال کیا یہ برہم چریہ کا عدہ عورت اور مرد دونوں کے لئے مُساوی ہے۔

جواب - نہیں۔ اگر پچیس سال تک مرد برہم چریہ کرے تو سولہ سال تک لڑکی اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے تو عورت ۱۷ برس۔ اگر مرد چھتیس سال تک رہے تو عورت ۱۸ برس۔ اگر مرد چالیس سال تک برہم چریہ کرے تو عورت بیس برس۔ اگر مرد چوالیس سال تک برہم چریہ کرے تو عورت ۲۲ برس۔ اگر مرد ۴۸ سال برہم چریہ کرے تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے یعنی اڑتالیسویں سال سے آگے مرد اور چوبیسویں سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہیے لیکن یہ قاعدہ شادی کرنے والے مرد اور عورتوں کا ہے۔ اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں وہ مرنے تک برہم چاری رہتے ہوں تو اچھا ہے کہ رہیں مگر یہ کام فاضل اجل۔ غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کے حواس کو قابو میں رکھے۔

عورت بہ نسبت مرد کے کم عمر تک برہم چریہ رکھے۔

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च। सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने च। तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च। दमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्निहोत्रञ्च स्वाध्यायप्रवचने च। अतिथयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजा च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजातिश्च स्वाध्यायप्रवचने च॥

۳۶- یہ تیتریہ اُپ نشد کا قول ہے + پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں۔
(۱) مناسب چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں۔

تیتری اُپ نشد کی ہدایت کہ پڑھنے پڑھانیوالوں کو کیا کیا عمل کرنا چاہئے

لوگو تم اُس برہم چریہ کو ترقی دو جیساکہ میں اس برہم چریہ کو ضائع نہ کر کے گیہ روپ (یعنی تن) اوصاف نیک کا مجموعہ ابنتا اور اس اچاریہ کل سے تربیت پاکر بری از امراض ہوتا ہوں - نیز اسے لوگو جیساکہ یہ برہمچاری ایک نیک کام کرتا ہے - ویساہی تم کیا کرو -

۲۹ - (۳) قسم سوم بالا تر برہم چریہ - ۴۸ برس کا ہوتا ہے جیسے ۴۸ ارکان کا جگتی چھند (بحر) موسوم جگتی ( ) ہے ویسے ہی جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہم چریہ رکھتا ہے اُسکے پران تابع اُسکی مرضی کے ہوکر تمام علوم کو حاصل کراتے ہیں -

سوم اعلیٰ درجہ کا برہم چریہ ۴۸ سال تک -

۳۰ - اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے استحصال کے لئے ریاضت کش بنائیں اور اسی طور کی نصیحتیں کریں کہ بچے از خود اکھنڈ (لا تنزل) برہم چریہ رکھ کر اور تیسرے اعلیٰ درجہ کے برہم چریہ کا استفادہ کر کے کمل یعنی چارسو سال تک عمر کو بڑھائیں [1] اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ تم بھی ویسے ہی ترقی اُس کو دو کیونکہ جو آدمی اس برہمچریہ کو فائز ہوکر اُس کو مٹاتے نہیں ہیں وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دھرم - ارتھ[2] - کام[3] موکش[4] کو پراپت ہوتے ہیں -

۴۸ سال کا برہم چریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر ہوسکتی ہے

चतस्रोऽवस्थाः शरीरस्य वृद्धिर्यौवनं सम्पूर्णताकिञ्चित्प-
रिहाणिश्चेति । आषोडशाद्वृद्धिः । आपञ्चविंशतेर्यौवनम् ।
आचत्वारिंशतः सम्पूर्णता । ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति ॥
पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे ।
समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलो भिषक् ॥

۳۱ - یہ سُشرت کے شریر ستھان[5] کا قول ہے اس جسم کی چار حالتیں ہیں - ایک ورِدھی (بالیدگی) جس میں سولھویں برس سے لیکر پچیسویں برس تک تمام دھاتو[6] بڑھتی رہتی ہیں -

سُشرت کے بموجب جسم کی چار حالتیں اول بالیدگی

نوٹ - [1] لشریح نمبر ا صفحہ سابق - [2] ارتھ بمعنی دولت - [3] کام بمعنی خواہش دنیاوی - [4] موکش بمعنی نجات + [5] کتاب سُشرت کے ایک حصہ کا نام ہے - [6] ویدک طب کے مطابق خون - چربی - گوشت - منی - ہڈی وغیرہ سات چیزوں کا نام دھاتو ہے - نیز اُس کے مطابق سولھویں سال میں جسم کی بناوٹ ختم ہوتی ہے - بناوٹ کے اختتام کے بعد دھاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے اگر اس اثنا میں نوجوان لوگ سنبھلے نہ رہیں تو دھاتوؤں کی ترقی میں پیچ اور نقص پیدا ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے پچیسویں سال کے بعد چالیسویں سال تک دھاتو پختہ ہوکر جسم کا جزو بنتا رہتا ہے بشرطیکہ برہم چریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے - اور جتنا جتنا کہ ۳۶ - ۴۴ - ۴۸ سال کی عمر تک اُن ہدایات پر انسان عمل کرے اُسی قدر قوائے جسمی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے -

ترایتیہ

یعنی من۔ قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا۔ ۴ (برہمچریہ) یعنی عضو تناسل کا ضبط ۵ (اپری گرہ)۔ غایت درجہ حرص اور خود بینی اور تکبر سے مبرا ہونا۔ ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں۔

۳۸۔ محض نیموں پر عمل کرنا

پانچ نیم

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥
योग० साधनपादे सू० ३२ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

[شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان نیم کہلاتے ہیں]

(۱) شوچ (طہارت) یعنی غسل وغیرہ کے ذریعہ صفائی رکھنا۔ ۲ سنتوش (قناعت)۔ بالکل بے پرواہ ہو کر بلا کوشش کے پڑے رہنا قناعت نہیں۔ بلکہ جسقدر جد و جہد ہو سکے۔ اُسقدر کرنا۔ نفع نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا۔ ۳۔ تپ (ریاضت) یعنی باوجود تکلیف برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا۔ ۴ سوادھیائے (مطالعہ کتب دینی) پڑھنا پڑھانا۔ ۵۔ ایشور پرنی دھان (عبادت الٰہی) پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا۔ یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں۔

یموں کو چھوڑ کے محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں۔

۳۹۔ "یموں" کے بغیر محض ان نیموں کو اختیار نہ کرے۔ بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے۔ جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے۔ وہ ترقی حاصل نہیں کرتا بلکہ تنزل یعنی دنیا میں گرا رہتا ہے۔

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥
मनु० अ० २ । २ ॥

خواہش میں افراط و تفریط اچھا نہیں

۴۰۔ مطلب۔ غایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کے لئے بھی اچھی نہیں کیونکہ اگر خواہش نہ کیجائے تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک افعال وغیرہ کسی سے نہ ہو سکیں۔

اس لئے

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥
मनु० अ० २ । २८ ॥

(۲) صدق کا چلن رکھ کے صادق علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۳) ریاضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۴) حواس بیرونی کو بدچلنیوں سے روک کر پڑھیں اور پڑھاتے جاویں۔
(۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۶) آھونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے درس تدریس کریں اور کرائیں۔
(۸) اتھیوں [مقدس مہمانوں] کی خدمت کرتے ہوئے پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۹) انسانوں کے متعلق جو کاروبار ہیں انکو حسب مناسب کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے رہیں۔
(۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۱) "ویریہ" کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۲) اپنی اولاد اور شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः ॥
यमान्पतत्यकुर्वाणो नियमान् केवलान् भजन् ॥
मनु० अ० ४ । २०४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[دانا آدمی یموں کو ہمیشہ اختیار کرے۔ نہ محض نیموں کو۔ کیونکہ یموں کو نہ کرتا ہوا محض نیموں کو کرتا ہوا گر جاتا ہے۔]

۳۷۔ یم پانچ ہیں۔

پانچ "یم" جن پر عمل کرنا ضروری ہے

तत्राहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥
योग० साधनपादे सूत्र ३० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[ان میں سے آہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہم چریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں]
یعنی (۱) (اہنسا) ترک دشمنی[1]۔ (۲)۔ (ستیہ) صدق ماننا۔ صدق بولنا۔ اور صدق ہی کرنا۔ ۳۔ (استیہ)۔

نوٹ۔ [1] لفظ اہنسا کا نام ترک دشمنی اسکے زیادہ وتروسیع معنوں میں آیا ہے۔ رشیوں کا سد ھانت یہ ہے کہ خونریزی یا ایذا رسانی کی نیت یا اسکا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہئے چونکہ اس درجہ تک بچاؤ بلا ترک دشمنی کے ناممکن ہے اسواسطے اہنسا کو ترک دشمنی کہا گیا۔
نرائن پرشن

نیک کام کرنے میں کبھی ناغہ اور تعطیل نہیں کرنی چاہیے

۴۴- وید کے پڑھنے پڑھانے سندھیوا او پاسن وغیرہ پانچ مہایگیوں کے کرنے اور ہوم منتروں کی تعمیل میں تعطیل جائز نہیں ہے کیونکہ فرائض روزانہ میں تعطیل نہیں ہوتی۔ جیسے سانس پر سانس برابر لیا جاتا ہے بند نہیں کیا جا سکتا ویسے روزانہ فرائض ہر روز ادا کرنے چاہئیں کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں۔ کیونکہ تعطیل میں بھی اگنی ہوتر وغیرہ عمدہ کام کیا جانا باعث ثواب ہوتا ہے۔ جیسے جھوٹ بولنے میں ہمیشہ گناہ اور سچ بولنے میں ہمیشہ ثواب ہوتا ہے ویسے ہی برے کام کرنے میں ہمیشہ تعطیل اور اچھے کام کرنے میں ہمیشہ شغل ہی ہونا چاہیے۔

अभिवादनशीलस्यनित्यं वृद्धोपसेविनः चत्वारि तस्य वर्द्धन्ते आ॥
युर्विद्यायशोबलम् ॥ मनु० २ । १२१ ॥

جو ہمیشہ فروتن اور نیک سیرت ہے۔ عالم اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے۔ اُس کی عمر۔ علم۔ نیکنامی اور طاقت یہ چار چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں۔ اور جو ایسا نہیں کرتے اُنکی عمر وغیرہ چار چیزیں نہیں بڑھتیں۔

अहिंसयैव भूतानां कार्यंश्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक्चैव मधुराश्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १ ॥
यस्य वाङ्मनसे शुद्धे सम्यग्गुप्ते च सर्वदा ।
सवै सर्वमवाप्नोति वेदान्तोपगतं फलम् ॥ २ ॥
मनु० २ । १५९ । १६० ॥

ہر ایک کو نیک نصیحت کرنی چاہیئے۔

۴۵- علما اور طالب علموں کو واجب ہے کہ عداوت کے خیال کو چھوڑ کر تمام انسانوں کو براہ عافیت کی نصیحت کریں۔ ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں۔ جو دھرم کی ترقی چاہے وہ ہمیشہ راستی پر چلے اور راستی ہی کی نصیحت کرے۔ جس آدمی کے کلام اور دل پاک اور ہمیشہ خوب محفوظ رہتے ہیں ویدوں کی غایت یعنی سب ویدوں کے ثمرۂ مقاصد کو وہی پاتا ہے۔

संमानाद्ब्राह्मणो नित्यमुद्विजेत विषादिव ।
अमृतस्येव चाकाङ्क्षेदवमानस्य सर्वदा ॥
॥म० २ । १६२ ॥

۴۶- وہی برہمن سب ویدوں اور پرمیشور کو جانتا ہے جو تعظیم سے ہمیشہ مثل زہر کے ڈرتا ہے۔

> برہمن میں کیا اوصاف ہونے چاہئیں۔

۱۴ مطلب۔(۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے۔(۲) برہمچریہ راست گوئی وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم۔ راستی کو حاصل اور ناراستی کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے۔(۴) ویدوں کے کرم۔ اوپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی[۱] وغیرہ ہوم کرنے۔(۶) نیک اولاد پیدا کرنے۔(۷) برہم۔ دیو۔ پتری۔ ویشو دیو اور اتتھیوں کی خدمت جو پانچ مہایگ کہلاتے ہیں اُنکے کرنے (۸) اگنی شٹوم[۲] وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگوں کے عملدرآمد کرنے سے یہ بدن برہمنی یعنی برہمن کا جسم بنتا ہے جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے۔ بغیر اتنے وسائل کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا۔

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥
मनु० २ । ८८ ॥

> من کو محسوسات میں نہیں پھنسانا چاہئے بلکہ قابو میں رکھنا چاہئے

۲۴۔ حواس جو مَن اور آتما کو بُرے کاموں کی طرف کھینچنے والے محسوسات میں لگے ہوئے ہوں اُنکے روکنے میں ہر طرح پر ایسی سعی کرے جیسا کہ ہنرمند گاڑیبان گھوڑوں کو قابو میں رکھتا ہے + کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥
मनु० २ । ९३ ॥

مطلب۔ جیو آتما حواس کے قابو میں آکر یقیناً بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جب حواس کو اپنے قابو میں کرتا ہے تبھی کامیابی کو حاصل کرتا ہے۔

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥
मनु० २ । ९७ ॥

> حواس پر غلبہ حاصل کرنیکے بغیر کامیابی نہیں ہوتی

۳۴۔ جو بدچلن مغلوب الحواس آدمی ہے اُس کا وید پڑھنا۔ ترک دُنیا کرنا۔ یگ۔ نیم۔ ریاضت اور نیز دیگر اچھے کام کبھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھتے۔

वेदोपकरणे चैव स्वाध्याये चैव नैत्यिके ।
नानुरोधोऽस्त्यनध्याये होममन्त्रेषु चैवहि ॥ १ ॥
नैत्यिके नास्त्यनध्यायो ब्रह्मसत्रं हि तत्स्मृतम् ।
ब्रह्माहुतिहुतं पुण्यमनध्यायवषट्कृतम् ॥ २ ॥
मनु० २ । १०५ । १०६ ॥

[۱] پکشیشٹی پورنماشی اور اماوس کے یگیہ کو کہتے ہیں۔ [۲] ایک خاص یگیہ کا نام ہے جو کئی روز تک ہوتا رہتا ہے۔ نرائن کشن

اور باجہ بجانا۔ قماربازی۔ ہر کسی کا ذکر اذکار۔ مذمت۔ دروغگوئی۔ عورتوں کا دیکھنا اور انکا قرب۔ دوسرے کو نقصان پہونچانا وغیرہ بد افعال کو ہمیشہ چھوڑدیں۔

ہمیشہ تنہا سوویں ویریہ یعنی منی کا انزال کبھی نہ کریں۔ جو خواہش سے انزال منی کرتا ہے تو ایسا سمجھو کہ اُس نے اپنے برہمچریہ کے عہد کو توڑدیا۔

वेदमनूच्याचार्योऽन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्यायान्मा प्रमदः । आचार्य्याय प्रियं धनमाहृत्य प्रजातन्तुं मा व्यवच्छेत्सीः ॥ सत्यान्न प्रमदितव्यम् । धर्मान्न प्रमदितव्यम् । कुशलान्न प्रमदितव्यम् । भूत्यै न प्रमदितव्यम् । स्वाध्यायप्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम् ॥ देवपितृकार्य्याभ्यां न प्रमदितव्यम् । मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि । यान्यस्माकꣳ सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि । ये के चास्मच्छ्रेयाꣳसो ब्राह्मणास्तेषां त्वयासनेन प्रश्वसितव्यम् श्रद्धया देयम् । अश्रद्धया देयम् । श्रिया देयम् । ह्रिया देयम् । भिया देयम् । संविदा देयम् ॥ अथ यदि ते कर्मविचिकित्सा वा वृत्तविचिकित्सा वा स्यात् ॥ ये तत्र ब्राह्मणाः सम्मर्शिनो युक्ता अयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युर्यथा ते तत्र वर्त्तेरन् । तथा तत्र वर्त्तेथाः । एष आदेश एष उपदेश एषा वेदोपनिषत् । एतदनुशासनम् एवमुपासितव्यम् । एवमु चैतदुपास्यम् ॥ तैत्तिरीय० प्रपा० ७ अनु० ११ । कं० १ । २ । ३ । ४ ॥

۴۹۔ اتالیق اپنے شاگرد لڑکوں اور لڑکیوں کو اس قسم کی نصیحت کرے کہ تو ہمیشہ سچ بول

صاحب علم شہرت کی خواہش نہ رکھیں

اور تحقیر کی خواہش مثل آب حیات کے کیا کرتا ہے۔

अनेन क्रमयोगेन संस्कृतात्मा द्विजःशनैः ।
गुरौवसन् संचिनुयोद्ब्रह्माधिगमिकं तपः ॥ मनु० २।१६४ ॥

۴۷۔ اسی طرح زنار دار دوج خواہ برہم چاری لڑکا ہو خواہ لڑکی بتدریج وید کے معانی سمجھنے

ہمیشہ ویدوں کے معنی سمجھنے میں مشغول رہنا چاہئے

کی اعلیٰ ریاضت کو بڑھاتے جاویں۔

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम् । सजीवन्नेव शूद्र
त्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥ मनु० २।१६८ ॥

جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر گوں کوشش میں رہتا ہے وہ مع اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلدی شُودرپن کو فائز ہو جاتا ہے۔

वर्जयेन्मधु मांसञ्च गन्धं माल्यं रसान् स्त्रियः ।
शुक्तानि यानि सर्वाणि प्राणिनां चैव हिंसनम् ॥ १ ॥
अभ्यङ्गमञ्जनं चाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम् ।
कामं क्रोधं च लोभं च नर्त्तनं गीतवादनम् ॥ २ ॥
द्यूतं च जनवादं च परिवादं तथाऽनृतम् ।
स्त्रीणां च प्रेक्षणालम्भमुपघातं परस्य च ॥ ३ ॥
एकः शयीत सर्वत्र न रेतः स्कन्दयेत्क्वचित् ।
कामाद्धि स्कन्दयन्रेतो हिनस्ति व्रतमात्मनः ॥ ४ ॥
मनु० २।१७७-१८० ॥

برہم چاریوں کو عیش اور لذت کی چیزوں اور بد افعال سے ممانعت

۴۸۔ برہم چاری لڑکا اور لڑکی شراب۔ گوشت۔ خوشبو۔ مالا۔ لذّات۔ ذائقہ۔ زن و مرد کی باہمی صحبت۔ سب ترشیات۔ جانداروں کا مارنا۔ اعضا کی مالش کرنا۔ بلا سبب عضو تناسل کا چھونا۔ آنکھوں میں سُرمہ لگانا۔ جُوتا پہننا۔ اور چھاتہ لگانا شہوت۔ غضب۔ لوبھ (طمع) موہ (مغلوبیت از اُلفت) خوف۔ غم۔ حسد۔ عداوت۔ ناچنا۔ گانا۔

نوٹ ۔ تحقیر سے برہم چاری برہمن غافل نہیں ہونے پاتا۔ بلکہ بدستور ترقی روز افزوں میں لگا رہتا ہے اور وید اور پرماتما کا علم حاصل کرتا ہے ÷ مترجم

پڑھنے سُننے کا پھل یہی ہے کہ ویدوں پر عمل کیا جاوے

۵۱۔ کہنے۔ سُننے۔ سُنانے۔ پڑھنے۔ پڑھانے کا ثمرہ یہی ہے کہ جو دھرم ویدوں اور وید کے مطابق سمرتیوں میں عیاں کیا گیا ہے اُس پر عملدرآمد کیا جاوے اسلئے دھرم کے مطابق عمل کرنے میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہیئے۔
کیونکہ جو دھرم کے چال چلن سے معرا ہے وہ اُس ثمرۂ راحت کو جو ویدوں کے عیاں کردہ دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے حاصل نہیں کر سکتا اور جو علم پڑھکر دھرم کا چلن رکھتا ہے وہی پُوری راحت حاصل کرتا ہے۔

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः॥
मनु० २।११॥

ویدوں کی مذمت کرنے والے کی سزا

۵۲۔ جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شُدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے اُس وید کی مذمت کرنے والے منکر کو ذات۔ پنگت [اکٹھا کھانے والوں کی جماعت] اور مُلک سے نکال دینا چاہیئے۔

वेदःस्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम्॥
मनु० २।१२॥

دھرم کے معیار چار ہیں

۵۳۔ وید اور سمرتی یعنی عابدوں کی تصانیف منوسمرتی وغیرہ شاستر جو وید کے مطابق ہیں صالحان کا چلن جو قدیمی یعنی وید کے ذریعہ پرمیشور کے بتلائے ہوئے فعل ہیں۔ اور جو اپنے آتما کو پسند ہے یعنی جسکو آتما چاہتا ہے مثلاً راستگوئی۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں یعنی اِنھیں کے ذریعہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق کی جاتی ہے۔ جو رو رعایت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول۔ باطل کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے اُسکا نام دھرم اور اُسکے خلاف جو طرفداری سے بھرا بے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے اُسی کو ادھرم کہتے ہیں۔

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः॥ मनु० २।१३॥

دھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہوسکتی براہمن کشتری وغیرہ سب کو وید شاستر پڑھنے لازمی ہیں تاکہ سب ورن نیم میں رہیں۔

۵۴۔ جو لوگ ارتھ (زر) یعنی سونا وغیرہ جواہرات اور کام یعنی عورتوں کے ملاپ وغیرہ کی دلدادگی میں نہیں پھنستے انھیں کو دھرم کی واقفیت میسر ہوتی ہے۔ جو دھرم کو جاننے کی خواہش کریں وہ بذریعہ ویدوں کے دھرم کو

اتالیق شاگردوں کو ہمیشہ نیک نصیحت کرے

چال چلن مطابق دھرم کے بنا غفلت چھوڑ کر پڑھ اور پڑھا۔ مکمل برہم چریہ سے تمام علوم کو حاصل کر۔ اور اتالیق کو اس کا دل پسند نذرانہ دینے کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کر۔ غفلت سے راستی کو کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے دھرم کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے کمالیت و حفظ صحت کو مت چھوڑ۔ غفلت سے پڑھنے اور پڑھانے کو کبھی مت چھوڑ۔ دیو یعنی علما اور والدین وغیرہ کی خدمت میں غفلت مت کر۔ جیسے عالم کی تعظیم کیجاتی ہے۔ اسی طرح والدین۔ اتالیق اور اتتھیوں کی خدمت ہمیشہ کیا کر۔ جو غیر مذموم اور دھرم کے کام ہیں۔ مثلاً راستگوئی وغیرہ ان کو کیا کر۔ ان سے خلاف دروغ گوئی وغیرہ کبھی مت کر۔ جو ہمارے نیک افعال یعنی دھرم کے کام ہوں ان کو قبول کر اور جو ہمارے گناہ آلودہ افعال ہوں ان کو کبھی مت کر۔ ہمارے درمیان جو کوئی اعلےٰ درجہ کے عالم اور دھرماتما برہمن ہیں انھیں کے پاس بیٹھ اور انھیں کا اعتبار کیا کر۔ صدق دل سے دینا۔ بلا صدق دل کے دینا۔ زیبا طریق سے دینا۔ شرم کھاکر دینا۔ خوف کے باعث دینا۔ نیز ایفاء عہد کے لحاظ سے دینا چاہیئے۔ جب کبھی تجھ کو کسی فعل یا عادت خواہ عبادت یا معرفت کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو تو جو سب پر یکساں نظر رکھنے والے بے رو رعایت یوگی خواہ غیر یوگی نرم طبیعت۔ دھرم کے متلاشی۔ اور دھرم آتما آدمی ہوں جیسے وہ دھرم کے راستہ پر چلیں تو بھی چلا کر۔ یہی حکم یعنی فرمان۔ یہی نصیحت۔ یہی وید کا راز اور یہی تادیب ہے۔ اسی طرح برتاؤ رکھنا اور اپنے چال چلن کو سدھارنا چاہیئے۔

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥
मनु० २ । ४ ॥

کوئی حرکت بلا خواہش کے واقع نہیں ہوتی

۵۰۔ آدمیوں کو تحقیق سمجھنا چاہیئے کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہو اس کی آنکھ کا کھلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کچھ ہی حرکت کرتا ہو وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی۔

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एव च ।
तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥ १ ॥
आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते ।
आचारेण तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥ २ ॥
मनु० १ । १०८ । १०९ ॥

دوم - جو جو سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سلسلہ کائنات کے مخالف ہے وہ سب باطل ہے جیسے کوئی کہے کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا ایسا قول بوجہ مخالف ہونے سلسلہ کائنات کے باطل ہے +

| ۲- سلسلہ کائنات کے مطابق ہو |

سوم - جو آپت یعنی دھرماتما - صاحب علم - راست گفتار - مکر و فریب سے معرا آدمیوں کی رفاقت و ہدایت کے مطابق ہے وہ قابل تسلیم - اور جو جو خلاف ہو وہ نا قابل تسلیم ہے +

| ۳- آپت لوگوں کے مطابق ہو |

چہارم - اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج ناپسند ہے ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ اگر میں بھی کسی کو تکلیف یا خوشی پہونچاؤنگا تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہو گا۔

| ۴- اپنی تمیز کے مطابق ہو |

پنجم - آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد - (۵) ایتہیہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاو -

| ۵- آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو |

۵۶ - ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ سب نیائے شاستر (مجموعہ علم منطق) کے اوّل اور دوم ادھیار کے سمجھو۔

| پرمانوں کی مفصل تشریح |

(۱) پرتیکش پرمان

اصل سوتر

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकम्प्रत्यक्षम ॥ न्याय० ॥ अध्याय १ । आह्निक १ । सूत्र ४ ॥

سوتر کا لفظی ترجمہ مترجم کی جانب سے

["اندریہ[1] اور ارتھ کے ملاپ سے جو گیان خالی از ویپدیش - خالی از وبھچار - نشچے آتمک ہو اسکو پرتیکش کہتے ہیں"]

کان - چمڑہ - آنکھ - جیبہ - ناک کا بلا احتجاب تعلق حب آواز - لمس[2] - شکل - ذائقہ اور بو کے ساتھ ہو اور من (جوہر ذاکہ) کا حواس کے ساتھ - اور آتما کا من کے ساتھ تو ایسے تعلق سے

| پرتیکش یعنی ثبوت عین الیقین کی تعریف |

[1] اندریہ حواس کو کہتے ہیں اور ارتھ اُس محسوس سے مراد ہے جو حواس سے تعلق رکھتا ہو جیسا کہ قوت شامہ کا ارتھ بو ہے۔ دیگر الفاظ مثل ویپدیش وبھچار وغیرہ جو کہ اس سوتر میں آئے ہیں اُنکے معانی اس سوتر کی تشریح کو پڑھنے سے معلوم ہو جائینگے + [2] لمس مراد اُس چیز سے ہے جو جسم کے چمڑے کے ساتھ چھو جانے پر نرم یا سخت وغیرہ معلوم ہو +

تحقیق کریں کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک نہیں ہو سکتی۔
اسطرح اتالیق اپنے شاگرد کو نصیحت کرے۔ اور خاصکر راجاؤں کو چاہیئے کہ دیگر کشتری۔ ویش
اور اعلےٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کراویں۔ کیونکہ جو برہمن ہیں اگر محض وہ تحصیل علم کریں اور
کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دھرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برہمن
تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارہ پانے پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اُن کے روزی
سے محتاج ہونے اور پھر کشتری وغیرہ کے لئے اُن کے ہدایت کناں ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک
ممتحن سزادہندگان کے نہ ہونے سے سب ورن پاکھنڈ میں پھنس جاتے ہیں اور جبکہ کشتری وغیرہ
لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دھرم کے راستہ پر چلتے ہیں۔
اور اُن کشتری وغیرہ لوگ عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جُھوٹی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بخلاف اسکے
جب کشتری وغیرہ لوگ علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ وہ ویسا ہی
کرتے کراتے ہیں۔ نظر بریں برہمن بھی اگر اپنی عاقبت کی خیر چاہیں تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید
وغیرہ سچّے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیویں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دھرم۔ راج اور
دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی اوروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ
میں طرفداری (قومی خودغرضی) نہیں کر سکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے
تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا۔ اس سے کیا ثابت ہوا۔ کہ کشتری
وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں۔ اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک
قاعدہ پر چلانے والے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت مردوں میں
علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو واجب ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیق کر کے ہو تحقیق پانچ
طرح سے ہوتی ہے۔

تحقیق کرنے کے پانچ طریقے

اول۔ جو جو پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضائے طبعی اور ویدوں کے مطابق ہو وہ
حق اور اُس کے خلاف باطل ہے؎۔

(۱) پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کے مطابق ہو

؎ پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضاء طبعی مختصراً مطابق تشریح مندرجہ آریہ اودیش رتن مالا کے (جسمیں سوامی جی نے ایک سو اُدیشوں کی ویاکھیا کی ہے) حسب ذیل ہیں۔

اوصاف	ایشور کا قادر مطلق ہونا۔ بے شکل ہونا۔ محیط ہونا۔ منزہ از حدوث و فنا ہونا وغیرہ۔
افعال	آفرینش عالم۔ پرورش عالم۔ فنائے عالم۔ نیک و بد افعال کی جزا و سزا وغیرہ۔
اقتضاء طبعی	علم۔ سرور۔ پاکیزگی۔ عدل۔ رحمت۔ جنم مرن میں نہ آنا (جسم کا امکان اور جسم کی احتیاج اُسکی شان کے خلاف ہونا اور دنیاوی سکھوں سے استغناء) وغیرہ۔ مترجم

کا یقین ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو اُس کو "پوروت" کہتے ہیں۔

(ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ **شیش وت** کی زیادتی کو دیکھ کر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ کائنات کو دیکھ کر قدیمی علت مادہ اور فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا[1]۔ نیک اور بد اعمال کو دیکھ کر سکھ دکھ کا علم ہوتا ہے۔ اُسی کو شیشوت کہتے ہیں۔

(ج) سامانیتو درشٹ مشابہ جو کسی کی علت معلول تو نہ ہو مگر ایک دوسرے سے کسی قسم کا تشابہ رکھتے **سامانیتو درشٹ** ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا حرکت کرنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جا سکتا ویسے دوسرے لوگوں کا بھی بلا حرکت دوسرے مکان میں جانا نہیں ہو سکتا۔

انومان لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جو پرتکش کے بعد پیدا ہو جیسے دھوئیں کے پرتکش دیکھنے کے بغیر **لفظ انومان کے معنی** غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہو سکتا۔

(۳) اُپمان (تشبیہ)

اصل سوتر

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥ न्याय० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥

نوٹ[1] اگر سوال ہو کہ قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتکش ہونا بھی اُسکے انومان کیے جانے کے لیے حسب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالےٰ پرتکش کسطرح سے ہے؟ تو جواب اُسکے معلوم رہے کہ حسب تعریف پرتکش جس چیز کا علم حواس ظاہری و باطنی اور من اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اُس چیز کو پرتکش کہا جاتا ہے سو پرتکش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتکش ہوا کرتے ہیں اور ہمیشہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی موصوف کو پرتکش کہتے ہیں۔ مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو لمس۔ شکل۔ ذائقہ۔ بو وغیرہ اُسکے اوصاف ہی پرتکش ہوتے ہیں۔ اور محض ان اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی "پرتھوی" آتما سے ملے ہوئے من کے ساتھ پرتکش ہوتی ہے۔ پس اسی طرح زیر مشاہدہ عالمگیر و برتر قدرت۔ صنعت۔ علم۔ انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر اُن کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتکش کیوں نہیں؟ شکل۔ لمس۔ ذائقہ بو وغیرہ کے ذریعہ سے اُس کے پرتکش نہ ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں کیونکہ وہ کوئی پرتھوی وغیرہ کا ہم جنس نہیں ہے نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ بلکہ جہانتک کہ غور کیا جائے وہ روح اعظم (پرماتما) بے شکل۔ لطیف۔ سرو ویاپی۔ چیتن وغیرہ ہی ہو سکتا ہے۔ فقط (از سملاس نمبر۷) وہ از روئے اوصاف ہمہ تن روح اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتکش ہے۔ اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی ہے + مترجم

جو علم پیدا ہو اُس کو پرتیکش (ثبوت عین الیقین) کہتے ہیں۔
جو علم کہ اسم اور مسمیٰ کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے وہ پرتیکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ تو جل لے آ۔ اور اُس نے لاکر اُس کے آگے رکھا اور کہا کہ لو جل ہے اس جگہ لانے والا اور منگوانے والا دونوں دو حروف سے مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ صرف شے کو جسکا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبد پرمان کا مدلول ہے+

پرتیکش کی پہلی صفت "خالی از ویپدیش" (علانیہ مشاہدہ) یعنی وہ ایسا علم ہو جیسا کہ مسمیٰ کے اسم کو سنکر ہوتا ہے

خالی از ویبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے۔ مگر جب دن کے وقت دیکھا تو جو آدمی کا علم رات کے وقت پیدا ہوا تھا۔ وہ جاتا رہا اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے معدوم ہو جانے والے علم کو ویبھچاری (فاسد) کہتے ہیں۔ پرتیکش نہیں کہتے+

خالی از ویبھچار یعنی غیر فاسد

نشچیہ آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھ کر کہا کہ وہاں یا تو کپڑا سوکھ رہا ہے یا پانی یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت۔ جب تک ایک بات کا یقین نہو جائے تب تک وہ علم "پرتیکش" نہیں ہے۔

نشچیہ آتمک

پس جو علم کہ علانیہ۔ غیر فاسد اور یقینی ہو اُسی کو پرتیکش (عین الیقین) کہتے ہیں۔

(۲) انومان [قیاس یا ثبوت التزامی]

اصل سوتر

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतोदृष्टं च
न्याय० अ० १। आ० १। सू० ५॥

سوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اب اُس پرتیکش کے بعد تین قسم کا انومان ہوتا ہے پوروودت شیشودت اور سامانیتو دِرشٹ]۔
جس سے پہلے پرتیکش کا وجود ہے یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کُل کسی مکان یا زمان میں پرتکشیہ ہوا ہو اُس کے ساتھ رہنے والے جزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کی صورت میں اُس غائب از نظر چیز کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دُھواں دیکھ کر آگ کا۔ دنیا میں سُکھ دُکھ دیکھ کر اگلے جنم کا علم ہوتا ہے+ انومان پرمان تین قسم کا ہے+

انومان ثبوت التزامی کی تعریف

(الف) "پوروودت" (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھ کر بارش کا۔ وواہ یعنی شادی کو دیکھ کر اولاد پیدا ہونے کا بڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھکر علم سیکھ جانے

انومان کے تین قسم (الف) پوروودت

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۵) ایتیہہ۔ ارتھاپتی۔ سنبھو۔ ابھاو کے پرمان ہونے سے صرف مذکورۂ بالا چار پرمان نہیں ہیں۔ مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا۔ اُس نے اس قسم کا کام کیا۔ مطلب یہ کہ کسی کی سوانح عمری (یعنی

آیتیہ کی تعریف | تواریخی حوالہ) کا نام ایتیہ ہے +

(۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے مثلاً کسی نے کسی

ارتھاپتی کی تعریف | سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ جانی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا +

(۷) سنبھو۔ سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو (نہ کہ اُسکے خلاف) مثلاً کوئی شخص بیان

سنبھو کی تعریف | کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مُردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اُٹھائے۔ سمندر میں پتھر ترائے۔ چاند کے ٹکڑے کیے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا۔ انسان کے سینگ عقیمہ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ تو یہ سب ناممکن باتیں ہیں۔ کیونکہ سلسلہ کائنات کے خلاف ہیں۔ اس لئے جو بات کہ سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہی سنبھو (ممکن) ہے +

(۸) ابھاو۔ ابھاو اُس کو کہتے ہیں جس میں نہ ہونا پایا جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے کسی سے

ابھاو کی تعریف | کہا کہ ہاتھی لے آ۔ اُس نے اُس جگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا وہاں سے لایا[1]۔

آٹھ پرمان مذکورۂ بالا میں سے ایتیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی۔ سنبھو اور ابھاو کو انومان میں شمار کیا جاوے تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں۔ | اسطرح صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں

۵۷۔ انسان سچ اور جھوٹ کی تمیز ان پانچ قسموں معیار[2] سے کر سکتا ہے اور کسی طرح

سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو | نہیں کر سکتا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسطرح کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاو پرمان کہلاتا ہے +

[2] (الف) یعنی پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے۔

(ب) سلسلہ کائنات کی مطابقت سے۔

(ج) آپت پرشوں کی شہادت سے۔

(د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے۔

(ہ) پرتیکش دانومان وغیرہ اقسام دلائل سے۔

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پرسدھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمان[1] کہتے ہیں۔)

ایک صریح پرتیکش چیز کے اوصاف کی مطابقت اگر کسی قابل ثبوت چیز کے ثبوت کی دلیل ہو تو اسکو اُپمان کہتے ہیں۔ اُپمان کے لفظی معنی یہ ہیں کہ جس سے تشبیہ دیجاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر کو کہا کہ وشنومتر جو دیووت کے مانند ہے اُس کو بُلا لا۔ اُسنے جواب دیا کہ میں نے تو اسکو کبھی نہیں دیکھا۔ مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیووت ہے ویسا ہی وشنومتر ہے + کسی کو کہا گیا کہ جیسے یہ گائے ہے ویسی نیل گائے ہوتی ہے پس اُس کا نوکر جب اُس جگہ پہونچا تو اُس شخص کو دیووت کے مانند پاکر یقین کیا کہ یہی وشنومتر ہے اور اُس کو بُلا لایا۔ یا مثلاً جنگل میں جاکر جس جانور کو گائے کے مانند دیکھا یقین کیا کہ اسی کا نام نیلگائے ہے +

اُپمان کی تعریف اور لفظی معنی

(۴) شبد

اصل سُوتر

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے)

جو شخص "آپت" ہو یعنی عالم فاضل۔ دھرماتما۔ رفاہیت عامہ کا چاہنے والا۔ راست باز۔ متقی۔ غالب الحواس ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو اُسی کو مُنہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو منفعت نوع انسان کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو۔ پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں اُن کا علم حاصل کرکے اُپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اُپدیش اور نیز کامل "آپت" پرمیشور کے اُپدیش وید کو "شبد پرمان" سمجھنا چاہیے۔

شبد پرمان کی تشریح

(۵) اَیتہیہ

اصل سُوتر

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात् ॥ न्याय० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १ ॥

---

[1] یعنی ایک معلوم چیز کے اوصاف کی مشابہت سے ایک دریافت طلب شے کے جاننے کے عمل کو اُپمان کہا جاتا ہے +

(کریہ والا وگن والا وسمواے کارن ہونا درویہ کالکشن ہے)

۶۰۔ جس میں حرکت وصفات یا محض صفات رہیں اُس کو دَرَوْیہ کہتے ہیں۔ ان میں سے چھ درویہ پرتھوی (ارضیت) جل (مائیت)۔ تیج (ناریت)۔ وایو (بادیت)۔ من (دوراک) اور آتما تو حرکت اور صفات والے ہیں۔ اور تین دَرَوْیہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور وشا (وسعت) خالی از حرکت مگر صفات والے ہیں۔

پہلے پدارتھ درویہ کی تعریف

۶۱۔ سمواے وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو اور کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو یس سمواے کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو اور ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہو۔

سمواے کارن کس کو کہتے ہیں

۶۲۔ لکشن وہ ہے جس سے شے مُعَرَّف پہچانی جاوے۔ جیسے آنکھ سے روپ (شکل)

لکشن کی تعریف

۶۳۔ جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو اور زمان میں معلول سے پہلے ہو اسی کو دَرَوْیہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

درویہ کی مزید تشریح

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० १॥

پرتھوی (ارضیت) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (ناریت) کی آمیزش سے ہے۔ رس۔ جل (ماہیت) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (بادیت) کی آمیزش سے۔

پرتھوی کی تعریف

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० २॥

پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ۔ وایو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

پرتھوی کی ذاتی خاصیت صرف گندھ ہے

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २ ॥

وہ مایع اور رقیق درویہ جو روپ۔ رس اور سپرش رکھتا ہے جل کہلاتا ہے لیکن انہیں سے رس جل کی طبعی صفت ہے۔ اور روپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

جل کی تعریف

अप्सु शीतता ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ५ ॥

خنکی یعنی سردی بھی جل میں طبعی صفت ہے۔

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ३ ॥

اصل سوتر

धर्मविशेषप्रसूताद्द्रव्यगुणकर्मसामान्यविशेषसमवायानांपदार्थानांसाधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्त्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

(پورے دھرم کے پیدا ہونے سے۔ اور درویہ۔ گُن۔ کرم۔ سامانیہ۔ وشیش اور سمواے جو چھ پدارتھ ہیں اُن کی سادھرمیہ[1] ودھرمیہ[2] کے صحیح صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے)۔

تحقیق اور تمیز کے مدد چند علمی اصول حسب لیاقت مکتی مندرجہ ویشیشک شاستر

۵۸۔ جب آدمی دھرم پر قرار واقعی عمل کرنے سے پوتر ہو جاتا ہے اور جو چھ پدارتھ درویہ۔ (جوہر)۔ گُن۔ (عرض اوصاف) کرم۔ (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم)۔ وشیش (تخصیص) اور سمواے (لازم ملزومیت) ہیں اُنکی ماہیت کو بذریعہ اُنکے سادھرمیہ یعنی صفات متشابہ کے (جیسے پرتھوی غیر ذی نفس ہے اور جل بھی غیر ذی نفس)۔ اور ودھرمیہ یعنی صفات غیر متشابہ کے (جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے تب ہی مکتی حاصل کرتا ہے۔

اصل سوتر

पृथिव्यापस्तेजोवायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ५ ॥

درویہ یعنی جوہر نو ہیں

۵۹۔ پرتھوی (ارضیت) جل (مائیت) تیج (ناریت) وایو (بادیت) آکاش (خلا)۔ کال (زمان) وشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر دراکہ) یہ نو درویہ یعنی جوہر ہیں۔

اصل سوتر

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १५ ॥

سوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

---

[1] سادھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا باہمی تطابق۔ [2] ودھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا تخالف۔

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(" یہاں سے یہ" (فلاں طرف ہے) جس میں یہ اطلاق پاوے وہ دِشا کا لنگ ہے۔)
جسمیں یہ محاورہ استعمال ہو کہ یہاں سے یہ چیز مشرق - جنوب - مغرب - شمال اوپر نیچے ہے اُسی کو دشا (سمت یا وسعت) کہتے ہیں۔

مشرق وغیرہ سمتوں کی پہچان

اصل سُوتر

आदित्यसंयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(سُورج کا میل جس طرف ہوا - یا ہوتا ہے یا ہو گا وہ سمت مشرق ہے)
جس سمت پہلے سورج کا طلوع ہوا - یا ہوتا ہے - یا ہو گا اُس کو سمت مشرق کہتے ہیں۔ اور جہاں غروب ہو اُس کو مغرب کہتے ہیں - جو شخص رو بطرف مشرق رکھتا ہو اُسکی داہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال کہتے ہیں۔

سمتوں کے کونے

اصل سُوتر

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے)
علےٰ ہذا القیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو اگنی یی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب)

تیج (ناریت) وہ درویہ ہے جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تواس میں طبعی ہے اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

اگنی کی تعریف

स्पर्शवान् वायुः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ४ ॥

سپرش کی صفت والا درویہ وایو (بادیت) ہے۔ لیکن اسمیں بھی حرارت او رخنکی تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

وایو کی تعریف

त आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ सू० ५ ॥

آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے بلکہ شبد ہی اُسکی صفت ہے۔

آکاش کی تعریف

निष्क्रमणं प्रवेशन मित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २० ॥

آکاش کی علامت دخول اور خروج ہے۔

آکاش کی علامت

कार्य्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २५ ॥

چونکہ بجز "آکاش" کے باقی پرتھوی وغیرہ معلولات سے شبد نمودار نہیں ہوتا اسواسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش گن والے درویوں کا گن نہیں ہے بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

کیوں شبد آکاش ہی کا گن ہے

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥ वै० अ० २ । आ० २ । सू० ६ ॥

جس میں ماقبل۔ مابعد۔ یکبار۔ تاخیر تعجیل وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اُس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں

کال کی تعریف

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ९ ॥

چونکہ وقت یا زمانہ قدیم پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے اسلیے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے۔

کال علت ہے معلول نہیں ہوتا

اصل سوتر

وشنا گیا ہے

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥ न्याय० अ० १ आ० १ । सू० १६ ॥

جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے ادراک کا علم نہیں ہوتا اُس کو من (جوہر دراک) کہتے ہیں۔

من کی تعریف

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च गुणाः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥

۶۴ - دَرویہ کی ماہیت اور خاصیت اُوپر بیان ہو چکی ہے۔ اب گُنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دوسرا پدارتھ گن

صورت[1]۔ ذائقہ[2]۔ بو[3]۔ لمس[4]۔ اعداد[5]۔ کمیت[6]۔ تفریق[7]۔ ترکیب[8]۔ تقسیم[9]۔ قُرب[10]۔ بُعد[11]۔ علم[12]۔ راحت[13]۔ رنج[14]۔ خواہش[15]۔ تنفر[16]۔ جدوجہد[17]۔ ثقل یعنی وزن[18]۔ سائلیت[19]۔ چکناہٹ[20]۔ نقش و تاثیر (سنسکار)[21]۔ نیکی[22]۔ بدی[23] اور آواز[24] یہ چوبیس گُن (یعنی صفات) کہلاتی ہیں +

اِس کی ۲۴ - اقسام ہیں

۶۵- اصل سوتر

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति गुणलक्षणम् ॥ वै०। अ० १। आ० १। सू० १६

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

گُن کی تعریف

(گُن کی خاصیت یہ ہے کہ دَرویہ کے آشرے رہے۔ خود گُن نہ رکھتا ہو سنیوگ و بھاگ کرنے میں کارن نہ ہو اور دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو)

(مطلب) گُن اُس کو کہتے ہیں کہ خود کسی دَرویہ کے سہارے رہے۔ مگر کسی دوسرے گُن کا خود سہارا نہ ہو۔ ترکیب اور تقسیم کرنے میں علت نہ ہو اور نہ ایک گُن دوسرے کی احتیاج رکھتا ہو۔

اصل سنسکرت

شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف بموجب نیائے شاستر کے

اصل سوتر

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥ न्याय० ॥ अ० १ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ سُکھ۔ دُکھ اور گیان آتما کے لنگ ہیں۔)

جس میں اچھا (کسی چیز کو چاہنا)۔ دویش (کسی چیز سے تنفر کرنا)۔ پریتن۔ (جدوجہد کرنا)۔ سُکھ (راحت)۔ دُکھ (رنج)۔ گیان (علم) کے اوصاف ہوں اُس کو جیو آتما کہتے ہیں۔
مگر ویشیشک شاستر میں حسب مندرجۂ ذیل زیادہ ہے +

آتما کی تعریف بموجب ویشیشک شاستر کے

اصل سوتر

प्राणाऽपाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तर्विकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वै० ॥ अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پران۔ اپان۔ نمیش۔ اُنمیش۔ جیون۔ من۔ گتی۔ اندریہ۔ انتروکار۔ سُکھ۔ دُکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ آتما کے لنگ ہیں۔)

(پران) دم اندر لینا (اپان) دم باہر نکالنا (نمیش) پلک سے آنکھ بند کرنا (اُنمیش) پلک اُٹھا کر آنکھ کھولنا (جیون) زندگی قائم رکھنا (من) وچار کرنا یعنی علم (گتی) حرکت اختیاری (اندریہ) حواس کو اشیاء محسوسہ میں رجوع کرنا اور اُن کی وساطت سے محسوسات کو قبول کرنا۔ (انتروکار) بھوک۔ پیاس۔ بخار۔ درد وغیرہ عوارض کا ہونا۔ (سُکھ) راحت۔ (دُکھ) رنج۔ (اچھا) خواہش (دویش) تنفر۔ اور (پریتن) جدوجہد۔ یہ سب آتما کے "لنگ" یعنی افعال اور اوصاف ہیں +

وزن (گُرتو) | بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔
مائعیت (درو تو) | پگھل جانا مائعیت ہے۔
چکناہٹ (سنیہ) | محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہ ہے۔
(سنسکار) نقش و تاثر | دوسرے کے اتصال سے جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں اُن کو سنسکار کہتے ہیں۔
دھرم | انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔
ادھرم | بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی اُن کی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے۔

مذکورہ بالا چوبیس گُن (صفات) ہیں۔

تیسرا پدارتھ کرم یعنی حرکت (فعل) کی تعریف۔

۶۶ - اصل سُوتر

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनंप्रसारणं गमनमिति कर्माणि ॥
॥ अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اُت کشیپن(۱)۔ اوکشیپن(۲)۔ آکنچن(۳)۔ پرسارن(۴)۔ اور گمن(۵) یہ کرم ہیں۔)
(۱) اُوپر کو حرکت کرنا۔ (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا۔ (۵) آنا جانا گھومنا وغیرہ کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

۶۷ - اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے۔

کرم کا لکشن یعنی تعریف

اصل سُوتر

एकद्रव्यमगुणं संयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्मलक्षणम् ॥
वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(”ایک دَروِیہ“ ”اگُن“ ”سنیوگ و بھاگ میں اپیکشا رہت کارن“ یہ کرم کے لکشن ہیں

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेण। ऽभिज्वालितआकाशदेशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(کانوں سے جس کی پراپتی ہو۔ بدھی سے جس کا گرہن ہو۔ پریوگ سے جس کا پرکاش ہو آکاش جس کا دیش ہو وہ شبد ہے)

| (مہا) شبد یعنی آواز کی تعریف بموجب مہابھاشیہ کے |

(مطلب) جو کانوں سے سُنا جاوے عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ تلفظ سے ظہور میں آوے اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو اُس کو شبد کہتے ہیں +

صورت ۔ روپ	جو آنکھوں سے مفہوم ہوتا ہے اُس کو رُوپ یعنی صورت کہتے ہیں ۔
ذائقہ ۔ رس	میٹھاس وغیرہ کئی اقسام کے ذائقہ کا جس سے مفہوم ہوتا ہے اُس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں +
بُو (گندھ)	جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے اُس کو گندھ (بُو) کہتے ہیں۔
لامسہ (سپرش)	قوت لامسہ سے جس کا فہم ہو اُس کو سپرش (لامسہ) کہتے ہیں ۔
سنکھیا (اعداد)	جس میں ایک ۔ دو وغیرہ کی گنتی ہو اُس کو سنکھیا (اعداد) کہتے ہیں
کمیت (پریمان)	جس سے تول یعنی ہلکا بھاری ظاہر ہو اُس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں
تفریق (پرتھکتو)	ایک دوسرے سے الگ ہونا پرتھکتو (تفریق) ہے۔
ترکیب (سنیوگ)	ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے۔
تقسیم (وبھاگ)	جو ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو اُس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں۔
بعد (پرتو)	پرتو یعنی بُعد یہ ہے کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دور ہے ۔
قرب (اپرتو)	اپرتو یعنے قُرب یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔
علم (بدھی)	جس سے اچھے بُرے کی پہچان ہوتی ہے اُس کو بُدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں۔
راحت (سُکھ)	خوشی کا نام سُکھ (راحت) ہے ۔
رنج (دُکھ)	تکلیف کا نام دکھ (رنج) ہے۔
خواہش (اچھا)	اِچھا کے معنی خواہش کے ہیں۔
تنفر (دویش)	دویش کے معنی تنفر کے ہیں
جدو جہد (پریتن)	مختلف قسم کی طاقت اور جدو جہد کو پریتن کہتے ہیں۔

द्रव्यत्व गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० अ० १ । आ० २ । सू० ५ ॥

۸۱
چوتھا اور پانچواں پدارتھ یعنی سامانیہ اور وشیش

ترجمہ منجانب مترجم

(دردیہ پن - گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں)

جوہروں میں جوہریت - صفتوں میں وصف - فعلوں میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں کیونکہ جوہروں میں جوہریت تعمیم ہے - مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے - اسی طرح اور بھی سب سمجھ لو -

۸۲
تعمیم اور تخصیص کو عقل تمیز کرتی ہے

اصل سوتر

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کئے جاتے ہیں - مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے - مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے - اسی طرح تانیث و تذکیر - انسانوں میں برہمن پن کھشتری پن - ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں - برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے مگر کشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص علیٰ ہذا القیاس ہر جگہ ایسا سمجھو -

۸۳
چھٹا پدارتھ سموایہ کی تعریف

اصل سوتر

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥ वै० ॥ अ० ७ आ० २ । सू० २६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

کرم کا لکشن جو سُوتر میں کیا گیا ہے اُس کی تشریح۔	"ایک درویہ" اُس کو کہتے ہیں جس کا سہارا کوئی ایک جوہر ہو "گُن" وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہو۔ "اپیکشارہت کارن" وہ ہے جو ترکیب اور تقسیم

میں علت بلا احتیاج غیری ہو۔
پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا جس سے حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ	جو کسی جوہر کے سہارے میں ہو۔ خود خالی از صفات ہو اور ترکیب اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیری ہو اُس کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

اصل سُوتر

۶۸

درویہ گُن اور کرم سامانیہ ہیں

द्रव्यगुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(درویہ۔ گُن اور کرم تینوں کا درویہ سامانیہ کارن ہے۔)
جوہر بصورت معلول اور صفت اور فعل تینوں کی علت جوہر ہے پس جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے۔[ا]

اصل سُوتر

۶۹

معلول جوہروں میں کس بات کی تعمیم یعنی یکسانیت ہے

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० २३

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

اصل سُوتر

۷۰

درویہ۔ گُن۔ کرم تینوں میں یہ تخصیص پائی جاتی ہے

[ا] مثلاً لوہے کی تلوار بنائی جائے تو تلوار کی شکل میں "جوہر بصورت معلول" کی علت "اور صفت" یعنی تلوار کی شکل میں آسکنے کی اور آب اور دھار جو تلوار میں ہے اُسکو اختیار کر سکنے کی علت۔ اور "فعل" یعنی مخالف کا سر قلم کرنے کی علت اُس لوہے کے جوہر میں ثابت ہوگی اور تسلیم کرنا پڑے گا کہ لوہے کے جوہر میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت ہے + نرائن کرشن

۷۶ - علت کے ہونے ہی سے معلول ہوتا ہے ۔

علت کا وجود معلول کے واسطے لازمی ہے

न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० २ ॥

۷۷ - معلول کی معدومیت سے علت کی معدومیت نہیں ہوتی

معلول کا وجود علت کے واسطے لازمی نہیں

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० १ ॥

۷۸ - علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا

علت نہ ہو تو معلول نہیں ہوتا

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ ॥ सू० २४ ॥

۷۹ - جیسے علت میں اوصاف ہوں ویسے معلول میں ہوتے ہیں[1]

معلول میں وہی صفات ہوتے ہیں جو علت میں ہوں

۸۰ - پریمان کے دو قسم ہیں

پریمان کے دو قسم مقدار اور وسعت

اصل سُوتر

अणुमहदिति तस्मिन्विशेषभावाद्विशेषाभावाच्च ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ११ ॥

لفظی ترجمہ سُوتر از جانب مترجم

(چھوٹا - بڑا - اس میں زیادہ کے ہونے اور زیادہ کے نہ ہونے سे)

अणु چھوٹا اور महत बڑا - جیسے ترسرینو لکشا سے چھوٹا دو نیک سے بڑا ہوتا ہے - ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے -

انو = ۶۰ پرمانو
ترسرینو = ۳۶۰ پرمانو کے
دو نیک = ۱۲۰ پرمانو کے
لکشا = ۴ ترسرینو کے

[1] مثلاً مادہ کے اوصاف غیر نفسیت وغیرہ اُس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں - نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز کسی ایک ہی جوہر کا معلول ہو تو اُس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں لیکن جب کئی جوہر آپس میں ملجاویں تو اُن کی جُدا جُدا شناخت مشکل ہو جاتی ہے الا پھر بھی غیر نفسیت وغیرہ اُن کی مخصوص صفتیں معدوم نہیں ہو سکتی ٭ نرائن کشن

(معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے کہ یہ اُس میں ہے۔ اُس کو سموایہ کہتے ہیں)
علت یعنی اجزا سے کل کا۔ فعل سے فاعل کا۔ صفت سے موصوف کا۔ جنس سے افراد کا۔ معلول سے علت کا۔ حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے اُس کو سموایہ (لازم ملزوم) کہتے ہیں اور جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے وہ ترکیبی عارضی تعلق ہے۔

۷۴

ساد ھرمیہ یعنی صفات مطابق ذات کس کو کہتے ہیں

اصل سوتر

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥ वै० ॥ अ० १। आ० १। सू० ६ ।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جوہر اور صفت میں جو اپنے ہی ہمجنس کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے اُس کو سادھرمیہ کہتے ہیں)
جوہر اور صفت کا جو اپنے ہم جنس معلول کو پیدا کرنا ہے یہی اُس کا سادھرمیہ (صفت مطابق ذات) ہے۔ جیسے مٹی میں غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند گھڑا وغیرہ معلول کے پیدا کرنے کی صفت ہے۔ ویسے ہی پانی میں بھی غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند برف وغیرہ معلول پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کے ساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصہ میں باہم مساوی صفت رکھتے ہیں۔

۷۵ ۔تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔

ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات

اصل سنسکرت

द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम् ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر اور صفت میں اپنے سے غیر جنس پیدا کرنا اُن کا ویدھرمیہ ہے)
جوہر اور صفت کا جو برخلاف خاصہ اور اپنی ذات کے مخالف معلول کا پیدا کرنا ہے اُس کو ویدھرمیہ (صفت مخالف ذات) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی خشکی اور بودار ہونے کی صفت جل سے مخالف ہے اور جل میں مائعیت۔ نرمی اور ذائقہ مٹی کے مخالف ہیں۔

कारणभावात्कार्यभावः ॥ वै० ॥ अ० ४। आ० १। सू० ३ ॥

کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ ایسی عدم موجودیت کا نام "پراگ ابھاو" (عدم موجودیت قبل از ساخت) ہے +

(۲) پرَدھونس ابھاو یعنی عدم موجودیت بعد از ساخت

اصل سوتر　دوم

सदसत् ॥ वै० ॥ अ० ६ । आ० ३ । सू० २ ॥

لفظی ترجمہ

(ہوکے نہو)

جو موجود ہوکے نہ ہے جیسے گھوڑا وجود میں آکر معدوم ہو جاوے اُس کو "پردھونس ابھاو" (عدم موجودیت بعد از ساخت) کہتے ہیں۔

(۳) انیونیہ ابھاو عدم موجودیت غیر نفس

اصل سوتر　سوم

सच्चासत ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० ३ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو اور نہ ہو)

جس کا وجود ہوا ور نہ بھی ہو جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں اور گائے گھوڑا نہیں یعنی گھوڑے میں گائے اور گائے میں گھوڑا نہ موجود ہے۔ مگر گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کا وجود ہے اُس کو "انیونیہ ابھاو" (عدم موجودیت غیر نفس) کہتے ہیں

(۴) اتینت ابھاو عدم موجودیت مطلق

اصل سوتر　چہارم

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै० ॥ अ० ३ । आ० १ । सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جو اس سے علاوہ اَسَت (نہونا) ہے وہ ایک اَسَت ہے)

جو مذکورہ بالا تینوں عدم موجودیت کے علاوہ ہے اُس کو "اتینت ابھاو" (عدم موجودیت مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ عقیمہ عورت کا بیٹا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۵) متفرق عدم موجودیت

پنجم۔

۸۱

ستا یعنی کسی چیز کی موجودیت کیا ہے

اصل سُوتر

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता ॥ वैः ॥ अ० १। आ० २। सू० ७॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر۔ صفت اور فعل میں جس سے ہونے کا اطلاق آوے وہ ستا ہے)

جوہر۔ صفت اور فعل میں لفظ "ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے یعنی مثلاً جوہر ہے صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغہ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے۔

۸۲

موجودیت یعنی ہستی تعمیم اعلےٰ ہے

اصل سُوتر

भावोनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥ वै० ॥ अ० १। आ० २। सू० ४॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہستی ایک سامانیہ پدارتھ ہے کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے)

موجودیت یعنی ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے وہ "مہا سامانیہ" (تعمیم اعلےٰ) کہلاتی ہے۔

ست یعنی عدم موجودیت کے اقسام

(۱) پراگ ۔ ابھا یعنی عدم موجودیت قبل ساخت۔

۸۳ ۔ اوپر جو سلسلہ بیان ہوا وہ اُن جوہروں کا ہے جو فی نفسہ موجود ہیں اور جو عدم موجودیت ہے وہ پانچ قسم کی ہے۔

اصل سُوتر

क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् । वै० ॥ अ० ९। आ० १। सू० १॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم موجودیت ہے اُس کو "پراگ اسَت" کہتے ہیں)

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا۔ جیسے گھڑا اور

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(پرتھوی وغیرہ کے رُوپ - رس - گندھ اور سپرش جوہروں کے حادث (عارضی) ہونے کی وجہ سے حادث (عارضی) اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہوگئی۔)

پرتھوی وغیرہ اشیاء کی حالت معلول اور اُن میں جو شکل - ذائقہ بُو اور لامسہ کی صفتیں ہیں۔ بوجہ اِن جوہروں کے عارضی ہونے کے یہ سب (معلول چیزیں اور صفتیں) عارضی ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ بحالت علت پرتھوی وغیرہ جوہروں کی بُو وغیرہ صفتیں بھی ابدی ہیں ÷

-۸۸

اصل سُوتر

نت یعنی ابدی و انت یعنی عارضی کی تعریف

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० ॥ अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو - بلا علت وہ نت ہے)

جو وجود رکھتا ہو اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو وہ نت (ابدی) ہے پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں اُن کو انت (عارضی) کہتے ہیں۔

-۸۹

اصل سُوتر

لینگک گیان یعنی استدلالی علم

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगिविरोधिसमवायि चेति लैङ्गिकम् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اِسکا یہ کاریہ - کارن - سینوگی - وِرودھی - سموائی ہے - ایسا گیان لینگک ہے)

اس کا یہ معلول یا علت ہے علیٰ ہذا القیاس سموائی (لازم ملزوم) - سینوگی (اتصالی) ایک ارتھ سموائی (ایک مدعا میں لازم ملزوم) اور ورودھی ہے (متضاد) یہ چار قسم کا لینگک (یعنی استدلالی) علم ہوتا ہے جس کے معنے وہ علم ہے جو دلالت اور مدلول کے تعلق سے پیدا ہو۔

استدلال کی تمثیلیں　سموائی (لازم ملزوم) جیسے آکاش وسعت والا ہے سینوگی (اتصالی) جیسے بدن جسم دار رکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کا تعلق دائمی ہے ÷

اصل سوتر

नास्ति घटो गेह इति सतो घटस्य गेहंसंसर्गप्रतिषेधः ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ عدم تعلق ہے)

گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ میں ہے۔ مگر گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے۔

یہ پانچ ابھاو (عدم موجودیت) کہلاتے ہیں۔

इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۴ - حواس اور سنکار (مختلف تعلقات سے پیدا ہوئی ہوئی دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا پیدا ہوتی ہے۔

اودیا یعنی جہالت کس طرح پیدا ہوتی ہے

तद्दुष्टंज्ञानम् ॥ वै० ॥ अ० ६ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۵ - جو ناقص یعنی الٹا علم ہے اُس کو اودیا کہتے ہیں۔

اودیا کیا ہے

अदुष्टं विद्या ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १२ ॥

۸۶ - جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے اُس کو ودیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے

۸۷

اصل سوتر

صفات حادث اور صفات ابدی

पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० २ ॥

एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ ।सू०३॥

جیسے مہت تتو (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ ہیں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اول) وغیرہ محیط اور بدھی (مہت تتو) وغیرہ کے محاط ہونے کے دھرم (خاصیت) میں جو تلازم ہے اُس کا نام ویاپتی ہے۔

ویاپتی کی تعریف بموجب پنچ شکھ آچاریہ کے

جیسے طاقت مظروف اور صاحب طاقت ظرف کا تعلق ہے۔

شاستروں کے دلائل سے جانچنا چاہیے کہ کون کتاب پڑھنے کے لائق ہے اور کون نہیں

۹۱- شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کر کے پڑھنا پڑھانا چاہیے اور کسی طریقہ سے طالب علموں کو صحیح صحیح درک نہیں ہو سکتا جس جس کتاب کو پڑھنا ہو اُس کی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو صحیح قرار پاوے وہ کتاب پڑھانی چاہیے اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو اُس کو نہ تو خود پڑھنا چاہیے اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ लक्षणप्रमाणाभ्यां वस्तुसिद्धिः ॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ خواص الاشیاء مثلاً جو پرتھوی ہے اُس میں گندھ کی خاصیت ہے) اور پرتکش پرمان (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے تمام صداقت اور عدم صداقت اور پدارتھوں کی تنقیح ہو سکتی ہے اس کے سوائے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

۹۲- اول پانی مُنی کی تصنیف شکشا جو بصورت سوتروں کے ہے اس کا طریق مثلاً اس حرف کا یہ ستھان (مخرج) یہ پریتن (حرکت) یہ کرن (زبان کو خاص خاص موقعہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے۔[1] پریتن سپرشٹ ہے۔ اور نفس اور زبان کی حرکت کرنے کو کرن کہتے ہیں۔ ماں باپ اُستاد کو چاہیے کہ اسی طرح حسب مناسب تمام حروف کا تلفظ سکھلاویں

پانی مُنی کی شکشا کے بموجب حروف تہجی پڑھانے چاہئیں

ویاکرن یعنی صرف و نحو پڑھانے کا طریقہ

۹۳- بعد ازاں ویاکرن۔

سوتروں کا پاٹھ پدچھید سماس

پہلے تو اشٹادھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنی قرأت جیسے

वृद्धिरादैच्

بعد ازاں پدچھید یعنی تجزیہ لفظی جیسے

"वृद्धिः आत् ऐच्, वा आदैच्"

پھر سماس یعنی ترکیب لفظی جیسے۔

"आच्, ऐच्, आदैच्"

[1] یعنی حرکت بغرض بولنے کے دونوں لب کا باہم ملنا ہے۔

ایک ارتھو سموای (ایک مدعا میں لازم ملزوم) ایک جوہر میں دو کا رہنا جیسے معلول کی شکل معلول کے لاسہ پر بھی دلالت کرتی ہے یعنی اُس کو جتاتی ہے۔
ورودِہی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی۔ ہونے والی بارش کی دلالت متضاد ہے۔

۹۰-

اصل سُوتر سانکھیہ درشن کے

ویاپتی

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥
निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥
आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥ सांख्य० ॥ अ० ५। सू० २९। ३१। ३२ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے خواہ دو (شئے قابل ثبوت اور جس سے ثابت کی جاوے) یا محض ایک ہو۔ (جس سے ثابت ہو سکے) اُس کو ویاپتی کہتے ہیں۔
بعض آچاریہ (حکما) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں۔
جو چیز کسی کے سہارے ہو اُس کی ذاتی قوت کے ظہور کو پنچ شکھا آچاریہ ویاپتی مانتا ہے۔)

ویاپتی کی عام تعریف

جو قابل ثابت کرنے کے ہے اور جس سے وہ ثابت کیا جاوے۔ اِن دونوں کی یا جس سے ثابت کرتا ہے محض اُسی کے یقینی صفت کا جو لازم ملزوم ہے اُس کو ویاپتی کہتے ہیں جیسے دھواں اور آگ میں لازم ملزومیت ہے۔ ؎۱

ویاپتی کی تعریف بموجب قول خاص آچاریوں کے

دھواں جو ایک محاط چیز ہے وہ اپنی ذاتی طاقت سے وجود میں آتا ہے کیونکہ جب دھواں دوسرے دور مقام پر جاتا ہے تو وہ خود بخود آگ کے اتصال کے بغیر بھی رہتا ہے اسی کا نام ویاپتی ہے۔ مثال (دوم) یعنی پانی وغیرہ کے اجزا آگ کے توڑ پھوڑ کی طاقت سے دھواں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں ✤

؎۱ نوٹ۔ پوشیدہ آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے نیز دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا امر مسلمہ ہے پس آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جس کو سنسکرت میں ویاپتی اور ترجمہ اُردو میں لازم ملزومیت کہا گیا ہے۔

؎۲ چونکہ پانی وغیرہ کے اجزائے لطیف دھوئیں کے وجود میں محیط ہوتے ہیں۔ اس لئے دھوئیں کو محاط کہا جاسکتا ہے مترجم

جیسے भज्+घञ्+सु لکھ کر اوّل घ اور پھر ञ् محذوف ہوئے تو صورت یہ ہوتی ہے भज्+अ+सु پھر अ کی تبدیلی आ میں اور ज् کی تبدیلی ग् میں ہونے سے भाग् अ+सु بنا۔ پھر अ میں مل جانے کے باعث भाग् + सु ہوا۔ اب उ حذف ہوا اور स् کی تبدیلی रु میں ہو کر उ حذف ہوا اور भागर् ہوا۔ اب र् کے جگہ (ہ) وسرگ ہو کر صورت لفظ کی भाग: ثابت ہوئی۔

جس جس سوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے اُس کو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر عمل کرنا چاہیے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی پختہ واقفیت ہو جاتی ہے۔ ایکدفعہ تو اسیطرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) بامعنی اور دس لکاروں (زمان و حالت) کے صیغے اور جدا جدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں۔

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ بامعنی پڑھایا جاوے

سوتروں میں سے اُتسرگ یعنی قاعدہ کلیہ والے سوتر کون ہیں جیسے कर्मण्यण् جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ بمعنی مفعول آوے تو اُس کو علامت अण् لگائی جاتی ہے مثلاً कुम्भकार:

سوتر جن کا اطلاق عام ہے اور قاعدہ کلیہ میں آتے ہیں

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر۔ جیسے आतोऽनुपसर्गे कः جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی دھاتو کے اقبل کوئی لفظ بمعنے مفعول لگا ہو۔ کہ جس کے پہلے کوئی اُپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو आ اخیر میں رکھتا ہو اس کے بعد क [अ] علامت آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو تو سب دھاتوؤں پر अण् لگتا ہے۔ اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے کہ اُسی پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے اخیر میں आ آوے क علامت نے مستثنےٰ کر لیا۔ جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں۔ جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختص المقام بادشاہ اور صوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین اُن کے دائرے حکومت میں نہیں ہوتا۔

سوتر جن کا اطلاق خاص ہے یعنی مستثنیات

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ اُن کے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے۔ دھاتو کے بعد اُنادی پاٹھ وگن پاٹھ پڑھانا چاہیے اور اُس میں سوبنت सुबन्त کا سب بیان اچھی طرح سمجھانا چاہیئے بعد ازاں دوبارہ اشٹادھیائی اس طرح پڑھانی چاہیئے کہ جو جو شکوک پیدا ہوں اُن کو رفع کیا جاوے اور وارتک۔ کارکا۔ پری بھاش۔ سوتروں کا جیسے جیسے تعلق ہو وہ بتلانا چاہیے۔ اور پھر مہابھاشیہ پڑھانا چاہیے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ اگر فہمیدہ اور

ڈیڑھ برس میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ برس میں مہابھاشیہ ختم ہو کر سنسکرت زبان سیکھی جاسکتی ہے۔

वृद्धि: ورِدھی کس کو کہتے ہیں | اور پھر معنی جیسے "आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते"
یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں वृद्धि وِردھی کہتے ہیں دیگر

جیسے "त:परोयस्मात् स तपरस्तादपिपरस्तपर:"

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے اسکو اصطلاح میں "तपर" (تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جو आ کے بعد त् ہے اور त् کے بعد ऐच् ہے یہ دونوں तपर تپر ہیں اور اس جگہ تپر ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ह्रस्व اور प्लुत وِردھی کی اصطلاح میں داخل نہیں ہے۔

تمثیلات

लफ़्ज़ भाग: بھاگ کی تحلیل | भाग: (بھاگ) لفظ مصدر "भज" اور علامت "घञ्" سے بنایا ہے घ اور "ञ" بوجہ حذف کی اصطلاح میں آئے ہونے کے محذوف ہوگئے تو भज्+अ رہا۔ "ज" کے ماقبل اور भ کے بعد جو अ آیا اُس کی تعلیل آ میں جس کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہوکر भाज् ہوا پھر ज् بدل کر ग ہوا اور अ کے ساتھ ملکر भाग: لفظ بنا

لفظ اَدھیایہ अध्याय | अध्याय یہاں इङ् مصدر جس کے ماقبل لفظ अधि آیا ہے اس پر "घञ्" علامت لگانے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی ہوکر ऐ ہوگئی اور پھر ऐ کا आय् بنا اور وہ مل کر अध्याय ہوگیا۔

لفظ नायक: | नायक: (نایک) میں مصدر नीञ् کی جگہ بوجہ ई علامت لگانے ण्वुल् کے ऐ وردھی ہوئی وہ بدلکر आय् ہوگیا چنانچہ ملکر "नायक:" ہوا +

لفظ स्तावकः | स्तावक (ستاوک) میں مصدر स्तु کو علامت ण्वुल् جو لگائی گئی اُس کے باعث उ کی جگہ औ وردھی ہوکر اُس کی جگہ आव् قائم مقام ہوا۔ اور अक میں ملکر स्तावक: بن گیا۔

لفظ कारक: | कृञ् مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی ल اصطلاح حذف میں شمار ہونے کی وجہ سے محذوف ہوگیا اور वु کے جگہ अक قائم مقام ہوا ऋ کی جگہ وردھی ہوکر आर् آیا تو कारक: ثابت ہوا +

جو جو سُوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں اُن کا عمل سب ساتھ کے ساتھ تبلانا چاہیئے سلیٹ یا لکڑی کی تختی پر لفظوں کی خام صورت بناکر دکھلا دینی چاہیے | سلیٹ یا تختی پر خام صورت لفظوں کی بناکر دکھلانی چاہیے

کے شروع کرنے سے پہلے دس اُپنشد یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ ایتریہ۔ تی تریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیے۔ چھ شاستروں کو معہ اُن کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

۹۸۔ بعد ازاں چھ سال کے اندر ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ ان چار برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں وید کو معہ اُن کے سور (کمی بیشی آواز)۔ الفاظ۔ معنی باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے۔ اِس کے متعلق پرمان ذیل میں لکھا جاتا ہے

چھ سال میں چاروں وید معہ چار برہمن کے پڑھنے چاہئیں

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्। योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा ॥ निरुक्त १।१८॥

۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ویدوں کی محض سُروں اور تلاوت کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے جیسے کہ درخت ڈالی۔ پتے۔ پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے اور اُن کے معنی کماحقہ جانتا ہے وہی شخص پوری آسودگی حاصل کرتا ہے اور علم کی طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے بعد وفات کے بھی فرحت پاتا ہے۔

ویدوں کی تلاوت فرحت نہیں بخشتی بلکہ بامعنی پڑھنا۔

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं १ विसस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः ॥ ऋ० ॥ मं० १०। सु० ७१। मं० ४ ॥

جو بے علم ہیں وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے لیکن جو شخص الفاظ اُن کے معنی اور تعلقات کو جانتا ہے

علم ہی علم کلام سے حظ اُٹھا سکتے ہیں جاہل نہیں رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱ منتر ۴۔

محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں۔ پڑھیں۔ پڑھاویں تو ڈیڑھ سال میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہابھاشیہ ختم کر کے تین سال کے اندر پورے ویاکرنی (علم صرف و نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک (اصطلاحات ویدا اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو بذریعہ ویاکرن کے جان کر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولیت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جسقدر کہ ویاکرن میں کرنی پڑتی ہے ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور ان کے پڑھنے سے جس قدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے اتنی سمجھ واہیات کتب بمثل سارسوت چندرکا کومدی۔ منورما ہی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ جیسا بزرگ مہرشی لوگوں نے اعلیٰ مطالب اپنی کتابوں میں بڑے آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے۔ ویسا ان تنگ دل آدمیوں کی واہی تباہی کتابوں میں ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے پست خیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جہاں تک بنے وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں جس کو سخت محنت سے پڑھ کر بھی تھوڑا فائدہ اٹھا سکیں۔ جیسے پہاڑ کو کھودنا اور ایک کوڑی ستیاب ہونا۔ اور رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

۹۴۔ ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت چھ سے آٹھ ماہ تک بامعنی پڑھی پڑھائی جا سکتی ہے دیگر تصانیف منکران ملحدان دھریہ بمثل امرکوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضائع نہ کریں۔

نرکت اور نگھنٹو چھ سے آٹھ ماہ تک میں ختم ہو سکتی ہیں

۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) اور لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہیئے سیکھیں اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو ناقص العقل آدمیوں کی تصنیف ہیں بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

علم عروض اشعار چار ماہ میں ختم ہو سکتا ہے۔

۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی۔ والمیکی رامائن۔ اور مہابھارت کے ادیوگ پرو میں جو ودر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضمون ہیں کہ جن سے بدعادات دور ہوتے ہیں اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو اُن کو بطریقہ نظم پڑھیں یعنی لفظوں کا تجزیہ اُن کے معنی۔ اور اُن کو نثر میں توضیح کرنا۔ صفت موصوف اور مطلب اُستاد سمجھا دیں اور طالب العلم سمجھتے جاویں اِن کو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہیئے۔

منوسمرتی۔ والمیکی رامائن اور مہابھارت کی عمدہ انتخابات ایک سال میں ختم ہو سکتے ہیں

۹۷۔ اس کے بعد پورو میمانسا۔ ویشیشک۔ نیایہ۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت چھ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہو سکے اُن کو بالتو رشیوں کی تصنیف تفسیروں یا فاضل آدمیوں کی سلیس شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں

چھ درشن معہ شرح کے اور دس اپنشد دو سال کے اندر پڑھے جا سکتے ہیں

۱۰۲ گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں۔ اس میں سُر۔ راگ۔ راگنی سم تال۔ گرام۔ تان ساز بجانا ناچنا۔ گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیے۔ لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجا اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیے۔ اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کے تصانیف ہیں اُن کو پڑہیں۔ لیکن ڈوم طوائف اور شہوت انگیز یا و براگیوں کے آواز حرکی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں۔

> گاندھروید علم موسیقی میں سب راگ راگنی سیکھنے چاہئیں مگر طوائف اور ڈوم کی شہوت انگیز آلائشوں سے اجتناب کرنا چاہیے

۱۰۳۔ ارتھ وید جس کو علم طبعی و دستکاری کہتے ہیں علم خواص الاشیا و تجربات علمی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور پرتھوی سے لیکر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں تاکہ ارتھ و یا یعنی جس علم سے حشمت اور عظمت بڑھتی ہے اُس کی تعلیم حاصل ہو جاوے دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب سوریہ سدہانت وغیرہ جس میں جبر مقابلہ حساب۔ علم جغرافیہ و ہیئت علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں۔ قرار واقعی سیکھیں۔ بعد ازاں سب قسم کی دست کاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں۔ لیکن جس قدر کتابوں میں سیارات کواکب زائچہ۔ بروج۔ ساعت نیک و بد وغیرہ کے پھل کا بیان ہے اُن کو جھوٹ سمجھکر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیے۔

> ارتھ وید یعنی علم طبعیات و حرفت و صنعت۔

۱۰۴۔ متعلم اور معلم ایسی کوشش کریں کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جاوے اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا۔

> بیس اکیس سال میں جس قدر علم اس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا

۱۰۵۔ رشیوں کی تصانیف کو اس لیے پڑھنا چاہیے کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہوتے یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو اُن کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔

> کیوں رشیوں کی تصانیف پڑھنی چاہئیں اور غیر از رشیوں کی نہیں

۱۰۶۔ پورو میمانسا کی شرح مصنفہ ویاس منی جی۔ ویشیشک کی مصنفہ گوتم منی جی۔ نیایہ سوتر کی شرح مصنفہ واتسایَن منی جی۔ پتنجلی منی جی کے سوتر کی شرح مصنفہ ویاس منی جی کپل منی کے سانکھیہ سوتر کی شرح مصنفہ بھاگوری منی جی۔ ویاس منی کے ویدانت سوتر کی شرح مصنفہ واتسایَن منی جی یا شرح مصنفہ بودھاین منی جی باتفسیر و تشریح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سوتر بابے مذکورہ بالا کو کلپ[*] انگ میں بھی شمار کرنا چاہیے۔

> چھ درشنوں کی شرح کون کون پڑھنی چاہیے

---

* کلپ بعض کتب متعلقہ رسمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام جن کو وید کا انگ کہا گیا ہے۔ مترجم

اس کو علمیت جسطرح شوہر کی خواہش کرتی ہوئی بیوی خوبصورت لباس و زیور پہنکر اپنے جسم اور جلوہ کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے ویسے علمیت عالم شخص کے واسطے اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علموں کے واسطے نہیں +

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधिविश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥
ऋ० ॥ मं० १। सू० १६४। मं० ३९ ॥

جس محیط کل۔ غیر فانی۔ عظیم الشان پرمیشور میں سب علما اور زمین سورج وغیرہ نظام قایم ہیں۔ اور جس کے جتلانے کا اعلیٰ مدعا سب ویدوں کا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا وہ رگوید منڈل وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھ کے دھرماتما یوگی ہو کر اُس برہم کو جانتے ہیں وہ سب پرمیشور میں قائم ہو کر اعلیٰ راحت مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں اس لیے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو وہ بامعنی ہونا چاہیے۔

> ویدوں کو بامعنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی ہوتی ہے۔ دیکھو رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۴ منتر ۳۹

۱۰۰۔ اس طرح سب ویدوں کو پڑھ کے علم طب یعنی جو رشی منیوں کی تصنیف چرک سشرت وغیرہ طبی کتابیں ہیں اُن کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے معنی آجاویں اور تجربات عملی۔ آلات کا استعمال چیر پھاڑ (جراحی) لیپ (مرہم پٹی) معالجہ۔ تشخیص مرض۔ ادویہ۔ پرہیز۔ خاصیت بدن۔ تناسب وقت و مقام و اشیاء کے خواص کا علم ہو جاوے۔

> آیُروید علم طب (جراحی) علمی اور عملی طور پر چار سال میں سیکھے

۱۰۱۔ بعد ازاں علم سیاست ملکی یعنی جو راج کے متعلق کام کرنا ہے اس کے دو حصے ہیں ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے ہوتا ہے۔ راج کے کاروبار میں سب سپاہ کے ناظم پھینکنے اور مارنے والے اسلحہ کا علم۔ مختلف قسم کی صف آرائی کی مشق جس کو آجکل قواعد کہتے ہیں اور جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت عملی کارروائی کرنی ہوتی ہے ان سب کو بطریق واجب سیکھیں۔ اور جو جو طریقے رعایا کی پرورش اور ترقی کے ہیں اُن کو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش و خورم رکھیں بدمعاشوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے وسائل کو بھی بہمہ وجوہ سیکھ لیں۔ اس علم سیاست ملکی کو دو سال میں ختم کریں +

> دھنروید علم سیاست ملکی دو سال میں سیکھے جا سکتے ہیں

س - سب تنتر گرنتھ - پران - اُپ پران - بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس - رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ یہ سب بیہودہ بکواس و باطل کتابیں ہیں۔

سوال - کیا اِن کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے۔

جواب - تھوڑا سا سچ تو ہے لیکن بہت سا جھوٹ ملا ہوا ہے۔ پس جیسے کہا گیا ہے کہ

"विषसं पृक्तान्नवत् त्याज्याः"

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلود ہو تو لائق پھینک دینے کے ہے ویسے یہ کتابیں ہیں۔

سوال - کیا آپ پران اور اتی ہاس کو نہیں مانتے۔

جواب - ہاں مانتے ہیں۔ لیکن سچ کو مانتے ہیں جھوٹ کو نہیں مانتے۔

سوال - کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

جواب

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(برہمن گرنتھ - اتیہاس و پوران و کلپ و گاتھا و نار اشنسی ہیں)

۱۰۹ - یہ قول گرحیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ جن کا ذکر اُوپر آچکا ہے انھیں کو اتیہاس - پوران - کلپ - گاتھا اور نار اشنسی پانچ ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے۔ شری مد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے۔

> پوران اور اتیہاس برہمن گرنتھوں کا ہی دوسرا نام ہے

۱۱۰ - **سوال** - ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچ ہے اس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

جواب - جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے وہ سب ویدوغیرہ ست شاستروں کی ہے - اور جو جو جھوٹ ان میں لکھا ہے وہ اُن کے اپنے گھر کا ہے وید وغیرہ ست شاستروں کی تسلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے مگر جو کوئی اِن باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے تو جھوٹ بھی اس کے گلے لپٹ جاتا ہے - اس لئے کہا گیا ہے

> شری مد بھاگوت وغیرہ پوران جو ناقابل تسلیم ہیں اُن میں جو صدق ہے وہ بھی ایسا سمجھو جیسے زہر آلودہ خوراک

असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यम्

دروغ سے ملی ہوئی راستی بھی قابل الترک ہے۔ یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں

---

[1] مراد اُن کتابوں سے ہے جو بھاشا میں انیک باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں۔ مترجم

۱۰۷۔ جیسا کہ رگ۔ یجُر۔ سام اور اتھرو چاروں وید پرمیشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں براہمن۔ شکھشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند اور جوتش چھ ویدانگ۔ میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اُپانگ۔ آیُوروید دھنوروید۔ گاندھروید۔ اور ارتھ وید یہ چار ویدوں کے اُپ وید وغیرہ سب رشی مُنیوں کے تصانیف ہیں۔ اِن میں جو جو بات ویدوں کے مخالف پائی جاوے اس کو ترک کر دینا چاہیے۔ کیونکہ وید تو بوجہ پرمیشور کے الہام ہونے کے منزہ من الخطا اور ثابت بالذات ہیں یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے مگر براہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں یعنی اُن کے ثبوت کا انحصار ویدوں پر ہے ویدوں کی مزید توجیہ کتاب موسومہ "رگویدادی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے اور اس کتاب میں بھی آگے لکھا جاویگا۔

وید ثابت بالذات ہیں مگر براہمن گرنتھ وغیرہ محتاج ثبوت ہیں

۱۰۸۔ اب ان کتابوں کو مختصر اً شمار کیا جاتا ہے جو ناقابل تسلیم ہیں یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوے گی اُس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہیے۔

کون کون کتاب کس کس علم میں بوجہ باطل ہونے کے ناقابل تسلیم ہیں

(الف) ویاکرن یعنی صرف و نحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندرکا۔ مگدھ بودھ۔ کومدی شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں۔ امرکوش وغیرہ

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض میں) ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں نہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو کہ میں پانِنی کے مسلمہ اصول کے مطابق سکشا کا بیان کروں گا وغیرہ۔

(ھ) جوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت چنتامنی وغیرہ

(و) کاویہ یعنی نظم میں۔ نایکہ بھید۔ کولیانند۔ رگھوونش۔ ماگھ۔ کراتر جونیہ وغیرہ۔

(ر) میمانسا میں۔ دھرم سندھو۔ ورتارک وغیرہ

(ح) ویشیشک میں۔ ترک سنگرہ وغیرہ

(ط) نیائے میں۔ جاگدیشی وغیرہ۔

(ی) یوگ میں۔ ہٹھ پردیپکا وغیرہ

(ک) سانکھیہ میں۔ سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ

(ل) ویدانت میں۔ یوگ وسشٹھ پنچ دشی وغیرہ

(م) ویدک میں۔ شارنگدھر وغیرہ

(ن) سمرتیوں میں۔ سوائے ایک منوسمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک۔

اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے اس کی توجیہہ ویدانت شاستر میں کی گئی ہے پس اسمیں کچھ بھی تضاد نہیں۔

جیسے علم طب میں تشخیص مرض۔ معالجہ۔ ادویہ۔ دان یعنی خیرات اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے ویسے پیدائش کائنات کے چھ علل ہیں اور ان میں سے ایک ایک کی توجیہہ ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے۔ اس لیے ان میں کچھ بھی تضاد نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توجیہہ پیدائش کائنات کے بیان میں کی جاویگی۔

کون سے عیب حصول علم میں سدراہ ہیں جن کو ترک کرنا چاہیے

۱۱۳۔ علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو رکاوٹیں ہیں ان کو ترک کرنا چاہیے مثلاً بد صحبت یعنی بد اعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت۔ بد عادات جیسا شراب وغیرہ کا استعمال رنڈی بازی وغیرہ بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولھویں سال سے پہلے شادی کرنا۔ کمل برہم چریہ کا نہ ہونا یعنی پرہیزگاری چھوڑ کے طالبعلمی کرنا۔ راجہ اور ماں باپ اور علما کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کے اشاعت میں میلان نہ ہونا حد سے زیادہ کھانا اور سونا۔ پڑھنے اور پڑھانے۔ امتحانات لینے اور دینے میں سستی یا فریب کرنا علم جیسی بہتر چیز کا فائدہ نہ سمجھنا۔ برہم چریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ غیر ذی نفس بتوں کی زیارت اور پرستش میں بیفائدہ تضیع اوقات کرنا۔ ماں باپ اور اتتھی (بزرگ مہمان) اور اُستاد اور صاحب علم لوگوں کو حقیقی جیسے تعظیم مان کر ان کی خدمت اور نیک صحبت کا استفادہ نہ کرنا۔ ورن آشرم کے فرائض کو چھوڑ کر اُوردھو پنڈری[1] اور ترپنڈری[2] وغیرہ تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے۔ ایکادشی۔ تریودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام کرشن۔ نارائن۔ شو۔ بھگوتی۔ گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا پاکھنڈیوں کی نصیحت کو سن کر علم پڑھنے کی توقیر نہ کرنا۔ علم و دھرم و یوگ اور پرمیشور کی عبادت کے بغیر بھاگوت وغیرہ جھوٹے پرانے نام پورانوں کی کتھا وغیرہ سے مکتی ماننا۔ بوجہ حرص کے دولت وغیرہ میں راغب ہو کر علم میں شوق نہ رکھنا۔ ادھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ باطل رویوں میں پھنسکر برہم چریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں۔

خود برہمن کیوں نہیں چاہتے کہ کشتری وغیرہ ورن کے لوگ علم پڑھیں۔

۱۱۴۔ آج کل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور اُن کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھ کر

[1] اُوردھو پنڈری اس شکل کا تلک (قشقہ) ہوتا ہے جو وشنو مت کے لوگ پیشانی پر لگاتے ہیں۔ [2] ترپنڈری اس شکل کے تلک یعنی (قشقہ) کو کہتے ہیں جو شیو اور شاکت مت کے لوگ اپنے ماتھے پر لگایا کرتے ہیں۔ مترجم۔

ہے اُس کو ایسا ترک کرنا چاہیے جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دی جاتی ہیں+

۱۱-سوال- تمہارا اعتقاد کیا ہے-

ویدکا مذہب تمام نوع انسان کو قابل تسلیم ہے

جواب- وید یعنی جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے ہم اُسی اُسی امر کو مناسب طور پر عمل میں لانا یا ترک کرنا مانتے ہیں اور چونکہ وید ہی ہم کو قابل تسلیم ہے- اسواسطے ہمارا اعتقاد وید ہے سب نوع انسان خصوصاً آریوں کو ایسا مان کر ایک اعتقاد ہوکر رہنا چاہیے+

۱۲-سوال جس طرح پر صدق اور باطل اور باہمی تضاد دوسری کتابوں میں ہے- اسی طرح شاستروں میں بھی جو چھ اُن کے ہیں- پایا جاتا ہے- مثلاً پیدائش کائنات کے متعلق چھ شاستروں میں تضاد ہے- چنانچہ میمانسا کرم یعنی فعل سے- ویشیشک کال یعنی زمان سے- نیایہ پرمانو یعنی مادہ سے- یوگ جدوجہد سے- سانکھیہ پرکرتی یعنی علت اولے مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے کائنات کی پیدائش مانتے ہیں کیا یہ تضاد نہیں ہے+

چھ درشن آپس میں کچھ بھی تضاد نہیں رکھتے بلکہ پیدائش کائنات کی مختلف علتوں کا ایک ایک میں ذکر ہے+

جواب- اول تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں پیدائش کائنات کا ذکر صریح نہیں آیا- اور ثانیاً اِن میں تضاد بھی نہیں کیونکہ تم کو تضاد اور تطبیق کی تمیز ہی نہیں ہے- میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تضاد کا اطلاق کس موقعہ پر ہوتا ہے- آیا ایک مضمون میں یا جُدا جُدا مضامین میں- بہرحال جواب یہی دوگے کہ اگر ایک مضمون میں زاید از یک آدمیوں کا ایک دوسرے سے متضاد بیان ہو- تو اُس کو تضاد کہتے ہیں- چنانچہ یہاں ایک ہی مضمون کائنات کا ہے- پس ہم پوچھتے ہیں کہ علم ایک ہے یا دو اگر جواب ہو کہ ایک تو صرف نحو- طب- علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟- پس جیسا محض علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے ویسے ہی علم پیدائش کائنات کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان کیا جانا اُن کا تضاد ثابت نہیں کرتا- جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل- زمان- مٹی- ترکیب و تفریق کا تعقل یعنی جدوجہد- پرکرتی کے اوصاف اور کمہار علت ہیں ویسے ہی پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے اس کی توجیہہ میمانسا میں- زمان کی توجیہہ ویشیشک میں ہیئت مادی کی توجیہہ نیایہ میں- جدوجہد کی توجیہہ یوگ میں تتوں کے سلسلہ وار شمار کی توجیہہ سانکھیہ میں

؏ سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف و نحو کے بارہ میں اشٹادھیائی و مہابھاشیہ وغیرہ سے بڑھ کر- پس جن مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے ممکن ہے اُن کے لیے ایسی دیگر کتابوں کا پڑھنا پڑھانا کہ جن میں وہ مضامین ویسی عمدگی اور وسعت سے بیان نہیں ہوئے "محض تضیع اوقات ہے- بلکہ کئی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالب علموں کے لیے مضر بھی ہیں- مترجم

ویدوں کی تحقیر کرنے والا اور اُن کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ کیا پرمیشور طرفداری کرنے والا ہے کہ شُودروں کے واسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیوے۔ اگر پرمیشور کا منشا شُودر وغیرہ آدمیوں کے پڑھانے سُنانے کا نہ ہوتا تو اُن کے جسم میں حسِ گویائی و حسِ شنوائی کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا چاند۔ سورج اور اناج وغیرہ اشیاء سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح ویدوں کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کی کچھ بھی حاصل نہ ہو وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شُودر کہلاتا ہے اُس کا پڑھنا پڑھانا بے سُود ہے۔

عورتوں کو وید وغیرہ پڑھنے اور برہم چریہ رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں

۱۱۶۔ اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو یہ تمہاری جہالت خودغرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے +

اصل منتر

ब्रह्मचर्य्येण कन्या ३ युवानं विन्दते पतिम् ॥ अथर्व० ॥ कां० ११ । प्र० २४ । अ० ३ ॥ मं० ॥ १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(برہم چریہ کرکے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے)

جس طرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کرکے جوان فاضلہ۔ موافق طبیعت مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں ویسے لڑکیوں کو بھی چاہیئے کہ بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں۔ اور کامل علم اور اعلیٰ تربیت حاصل کریں اور جوان ہو کر جب پوری بالغہ ہو جاویں تو اپنے ہم لیاقت عزیز۔ صاحب علم اور کامل بلوغت کو پہونچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کو بھی برہم چریہ قائم رکھنا اور علم حاصل کرنا ضرور چاہیئے۔

سوال۔ کیا عورتیں بھی وید پڑھیں +

جواب۔ بلاشک۔ دیکھو شروت سوتر وغیرہ میں آیا ہے کہ۔

इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

صاحب علم ہو جاویں گے تو ہمارے دام تذویر سے چھوٹ اور ہمارے مکرو فریب کو جان کر ہماری بے تعظیمی کرینگے۔ ان سب روکاٹوں کو راجا اور رعایا رفع کریں اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم بنانے میں تن من دھن سے کوشش کیا کریں۔

۱۵ سوال۔ کیا عورات اور شودر بھی وید پڑھیں۔ جو یہ پڑھینگے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ علاوہ ازیں ان کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی جیسا یہ ممانعت موجود ہے۔

> وید وغیرہ شاستر پڑھنے پڑھانے کا استحقاق تمام نوع انسان کو ہے خواہ زن ہو خواہ مرد خواہ برہمن ہو خواہ شودر وغیرہ نیچ ذات کا آدمی ہو۔

स्त्री शूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ॥

یعنے عورت اور شودر نہ پڑھا ہیں یہ شرتی ہے؟

جواب۔ سب زن و مرد یعنے نوع انسان کو پڑھنے کا استحقاق حاصل ہے۔ تم کنوئیں میں گرو اور تمھاری یہ شرتی بیہودہ بکواس ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انساں کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سننے کے استحقاق ہونے کی تصدیق تو یجر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्मराजन्याभ्याᳪ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ०२६।२॥

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنی انسانوں کی خاطر اس احت بخش یعنی دنیاوی اور مکتی کی مسرت بخش رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں ویسے تم بھی کیا کرو اور اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہیے بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن و کشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا استحقاق لکھا ہے مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کا نہیں تو جواب یہ ہے کہ اس منتر میں الفاظ [ब्रह्मराजन्याभ्याम्] وغیرہ کو دیکھو۔ پرمیشور خود فرماتا ہے کہ ہم نے برہمن کشتری۔ [अर्याय] ویش [शूद्राय] سودر اور [स्वाय] ملازم و عورت وغیرہ اور (अरणाय) نیچ سے نیچ ورجہ کے شودر وغیرہ کے واسطے بھی ویدوں کی روشنی کا ظہور کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تمام انسان پڑھ پڑھا اور سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں اور اچھی باتوں کو اختیار کرکے بری باتوں سے اجتناب رکھیں تاکہ رنج سے مخلصی پاکر راحت کو حاصل کریں۔ فرمائیے آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی بہرحال پرمیشور کی بات یقیناً لائق تسلیم ہے اور پھر بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانیگا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائیگا کیونکہ لکھا ہے کہ "

नास्तिको वेदनिन्दकः

۱۲۰- اس لئے وہی لوگ لائق تحسین اور اپنے فرض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں کہ جو برہم چریہ - اعلیٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورا نشو و نما دیتے ہیں تاکہ وہ ماں باپ - شوہر - سسر - راجا - ہموطن - پڑوسی - عزیزوں دوستوں اور اولاد وغیرہ سے بحفظ مراتب دھرم کا برتاؤ رکھیں - یہی خزانہ لازوال ہے اس کو جس قدر خرچ کرو اُسی قدر بڑھتا ہے - باقی سب خزائن خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں اور اُن سے شریک بھی اپنا اپنا حصہ لے لیتے ہیں مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے - اِس خزانہ کی حفاظت کرنے والا اور اُس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجا ہے گو رعایا بھی ہے -

علم ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا اس کی حفاظت ترقی راجا اور رعایا دونوں کو کرنی چاہیے -

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम्॥मनु०७।१५२ ॥

۱۲۱ - راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکیوں اور لڑکوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہم چریہ لعینی طالب علمی کی حالت میں رکھکر اُن کو صاحب علم بناوے جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے اُس کے والدین کو سزا دیوے لعینی راجا کا حکم ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے بلکہ وہ آچاریہ کُل (اتالیق خانہ) میں رہیں - اور جب تک وہ سماورتن " (یعنی رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے تب تک شادی نہ ہونے پاوے -

راجا کی طرف سے حکم ہونا چاہیے کہ آٹھ برس کی عمر کے لعبد لڑکا لڑکی آچاریہ کُل میں جا کر رہیں

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते ।
वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम् ॥ मनु० ४ । २३३ ॥

۱۲۲- اس دُنیا میں جس قدر خیرات (دان) ہے مثلاً پانی - خوراک - گلائے - زمین - کپڑا - تل - سونا - گھی وغیرہ اِن میں سے وید کی تعلیم کا دان سب سے افضل ہے - اسواسطے جتنا ہو سکے اُتنی کوشش تن - من - دھن سے ترقی تعلیم میں کرنی چاہیئے - جس مُلک میں برہم چریہ - علم اور ویدک دھرم کا پرچار جیسا کہ چاہیئے

علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے -

یعنی یگیہ میں بیوی اس منتر کو پڑھے - اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوئی ہوگی - تو یگیہ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکیگی اور سنسکرت کیسے بول سکیگی -

بھارت ورش کی عورتوں کی سرتاج گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھکر کامل علم کو پہونچی تھیں چنانچہ شت پتھ براہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے -

خانہ داری کو اچھی طرح چلانے کے واسطے عورت کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے

بھلا یہ تو سنو کہ اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عورت عالمہ ہو اور مرد جاہل تو گھر میں ہمیشہ علم و جہل کا جنگ وجدل مچا رہیگا پھر خوشی کہاں سے آویگی - علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں تو لڑکیوں کے مدرسہ میں معلمہ کیونکر پیدا ہوں اور کاروبار سیاست مدنی متعلق داد گستری وغیرہ و کتخدائی (گرہ آشرم) کے کام جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا ہے اور خانہ داری کے کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ اس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سرانجام نہیں پا سکتے -

۱۱۸ - دیکھو آریہ ورت کے راج پُرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح

پرانے زمانہ میں راجاؤں کی عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں -

جانتی تھیں - اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیونکر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جاکر لڑائی کرسکتیں -

۱۱۹ - اس لیئے برہمنی اور کشتر انی کو تو سب قسم کے علوم - ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور

دیاکرن - دھرم - طب - حساب اور دستکاری تو ضرور عورتوں کو جاننی چاہئیں - ان کے نہ جاننے سے کیا کیا نقصان ہوتا ہے -

شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور پڑھنا چاہیئے - جیسے مردوں کو کم ازکم دیاکرن - دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے ویسے عورتوں کو بھی دیاکرن دھرم - طب - حساب اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہیئے - کیونکہ بجز ان کے سیکھنے کے حق و باطل کی تمیز - اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا حسب مناسب اولاد کا پیدا کرنا - اُن کی پرورش کرکے بڑا کرنا اور ادب سکھلانا گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا کرانا - بموجب اصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کرسکتیں جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش و خورم رہیں - اگر صنعتوں سے واقف نہ ہو تو گھر کی تعمیر درست کی نگرانی اور پوشاک و زیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام اُس سے نہ ہوگا - اگر حساب نہ جانتی ہو تو کسی کا حساب سمجھ سمجھا نہیں سکیگی اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم نہ پائی ہو تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے بچ نہیں سکیگی *

چوتھا سملاس

سماورتن۔ وِواہ۔ اور گرہ آشرم وِدھی کے بیان میں

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम् ।
अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत् ॥ मनु० ३ । २ ॥

گرہ آشرم میں کب داخل ہو۔ جب ٹھیک طور پر برھمچریہ (آشرم) میں دھرم کے مطابق آچاریہ (اتالیق) کی ہدایت پر چل کر چاروں تین دو یا ایک وید کو بمعہ انگ واپانگ کے پڑھ لے (تب) وہ مرد یا عورت جس کا برھمچریہ نہ ٹوٹا ہو گرہ آشرم میں داخل ہو۔

तंप्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः । (۲)
स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा ॥ मनु० ३ । ३ ॥

گودان سے گرو اور برھمچاری کی تعظیم۔ جو "سودھرم" یعنی اتالیق اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے موصوف پتا یعنی باپ خواہ اُستاد سے "برھم وِدّیا" یعنی وید علم کا حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والا۔ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا "آچاریہ" (اتالیق) ہے اُس کی اوّل گودان سے تعظیم کرے۔ ویسے اوصاف رکھنے والے وِدیارتھی کو بھی لڑکی کا باپ گودان سے تعظیم دیوے۔

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि । (۳)
उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ॥ मनु० ३ । ४ ॥

بیاہ کے لیے گرو کی اجازت لینا۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش گرو کی اجازت لے اور غسل کر کے گروکل سے باقاعدہ واپس آ۔ اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کریں۔

رہتا ہے وہی ملک خوش نصیب ہوتا ہے*

۱۲۳- یہ مختصر بیان برہم چریہ آشرم کی تربیت کا لکھا گیا ہے اس کے آگے چوتھے سملاس میں سماورتن (ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (کتخدائی) کے ادب و تادیب کا بیان لکھا جاوے گا۔

خاتمہ سملاس سوم درباب تربیت اولاد

شری سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کا تیسرا سملاس درباب تربیت ختم ہوا۔

اور باہم رنجش کا ہو جانا بھی ممکن ہے۔ دور ملک کے رہنے والوں میں نہیں۔ اور دور جگہوں کے رہنے والوں کے بیاہ میں دور دور محبت کا رشتہ دراز ہو جاتا ہے نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں +

(ششم) دور دور ملک کے حالات اور اشیاء کا حصول بھی دور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے ہو سکتا ہے نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ اسی لئے

दुहिता दुर्हिता दूरेहिता दोग्धेर्वा ॥ निरु० ३ । ४ ॥

لڑکی کا نام دوہتا (دختر) اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے نزدیک ہونے میں نہیں +

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں افلاس ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئیگی تب اُس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا +

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے والد کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائیگی۔ ایکدوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کی مزاج تیز اور زود رنج ہوتی ہے +

ایسے ہی باعثوں سے باپ کے ایک گوتر ماں کی چھ پُشتوں اور نزدیک ملک میں بیاہ کرنا اچھا نہیں +

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः ।
स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ मनु० ३ । ६ ॥ (۷)

چند خاندان جن میں دولت وغیرہ ہونے پر بھی شادی منع ہے۔

چاہے کتنی ہی دولت۔ اجناس۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ حکمرانی۔ زر وغیرہ سے مالامال یہ خاندان ہوں تو بھی شادی کے رشتہ کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہیئے +

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दोरोमशार्शसम् । (۸)
क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रकुष्ठिकुलानि च ॥ मनु० ३ । ७ ॥

اُن کی تشریح

جو خاندان نیک عمل سے گرا ہوا۔ نیک آدمی جس میں نہ ہوں۔ وید کی تعلیم سے منحرف۔

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः । (۴)
सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने ॥ मनु ० ३ । ५ ॥

کس خاندان کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے

جو لڑکی ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں نہو اور باپ کے گوتر[۱] کی نہو اُس لڑکی سے شادی کرنی مناسب ہے +

اِس کی وجہ یہ ہے -

परोक्षप्रिया इवाहि देवाः प्रत्यक्षद्विषः । शतपथ० (۵)

جو چیز آنکھوں سے پرے ہو اُس کو جی چاہتا ہے -

یہ تحقیق شدہ امر ہے کہ جیسی آنکھوں سے غائب چیزیں محبت ہوتی ہے ویسی نظر آنے والی میں نہیں - جیسے کسی نے مصری کے اوصاف سنے ہوں اور کھائی نہ ہو تو اُس کا دل اُسی میں لگا رہتا ہے - جیسے کسی غائب چیز کی تعریف سُنکر ملنے کی تیز خواہش ہوتی ہے ویسے ہی "دُورستھ" یعنی جو اپنے گوتر یا ماں کے خاندان میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہیئے +

(۶) نزدیک اور دور کے بیاہ کرنے کے یہ نتائج ہیں +

نزدیکی مُلک اور نزدیکی رشتہ داروں میں شادی نہ کریں - اُس کی وجوہات

(اول) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں باہم کھیل لڑائی اور محبت کرتے ایکدوسرے کی خوبی - نقص - عادت یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہوسکتی -

(دویم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت (پیدا) نہیں ہوتی ویسے ایک گوتر باپ یا ماں کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوؤں کے تغیر و تبدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی +

(سویم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک مُلک میں مریض ہو وہ دوسرے مُلک میں ہوا اور خور و نوش کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں فضیلت ہے +

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایکدوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا

[۱] نوٹ - گوتر بمعنی نسب - جس نسب سے باپ ہو اُس میں شادی کرنا منع ہے + (مترجم)

نام زیبا جیسے یشودا سکھدا وغیرہ ہو۔ ہنس اور ہتھنی کی برابر جس کی چال ہو۔ جس کے باریک بال ہوں۔ سر کے بال اور دانت والی ہو اور جس کے سب اعضاء ملائم ہوں۔ ویسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے +

(۱۲) (سوال) بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا اچھا ہے۔

بیاہ کی عمر

(جواب) سولھویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کا شادی کا وقت افضل ہے +

اس میں جو سولہ اور پچیس میں بیاہ کرے تو ادنےٰ درجہ کا۔

اٹھارہ بیس کی عورات تیس پینتیس یا چالیس برس کے آدمی کا متوسط۔

چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(۱۳) جس ملک میں اسی قسم کے بیاہ کا متبرک طریقہ اور برہمچریہ علم کا سیکھنا زیادہ

ملکی ترقی و تنزلی کا جزو اعظم

ہوتا ہے وہ ملک خوشحال اور جو ملک برہمچریہ اور تحصیل علم سے عاری۔ جس میں صغیر سنی میں اور شادی کے ناقابل لوگوں کا بیاہ ہوتا ہے وہ ملک دکھ میں ڈوب جاتا ہے۔

کیونکہ برہمچریہ اور تحصیل علم کے پیچھے بیاہ کا کرنا ہی سدھار ہے اس سے سب باتوں کا سدھار اور اسکے بگڑنے سے بگاڑ ہو جاتا ہے +

(۱۴) (سوال)

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ॥
दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैवच ॥
त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی کے متعلق سوال و جواب۔

یہ شلوک پاراشری اور شیگر بودھ میں لکھے ہیں۔ ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسلا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسلا لڑکی کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں۔

جسم پر بڑے بڑے بال - یا جن میں بواسیر - تپ دق - دمہ کھانسی - امراض مزمن - مرگی - جذام - یعنی سفید یا گلت کوڑھ ہوں - اُن خاندانوں کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے +

کیونکہ یہ سب عیوب اور امراض بیاہ کرنے والے کے خاندان میں بھی سرایت کر جاتے ہیں اِس لئے اچھے خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں بیاہ ہونا چاہیئے +

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम्। (९)
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटान्न पिङ्गलाम्॥ मनु० ३।८

اِس قسم کی عورت سے شادی نہ کریں۔	نہ زرد رنگ والی - نہ ادھک آنگی یعنی مرد سے لمبی چوڑی - نہ زیادہ طاقتور - نہ بیمار - نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - نہ بہت

بال والی - بکواس کرنے والی - اور نہ بھوری آنکھ والی -

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम्। (१०)
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम्॥ मनु० ३।९॥

منحوس نام والی عورت سے بھی نہ کریں۔	"رکش" یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دئی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا - گیندا - گلابی -

چمپہ - چمبیلی - وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا وغیرہ ندی نام والی - چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی - کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی - بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی - میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری - چنڈکا - کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے† - کیونکہ یہ نام منحوس اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں +

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम्। (११)
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम्॥ मनु० ३।१०॥

کس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے	جس کے صاف سیدھے اعضا ہوں - پسندیدہ یا جس کا

† نوٹ - یعنی جب تک منحوس نام بدل نہ لے شادی نہ کرے - منو جی مہاراج کی ہدایت کا یہ منشاء بھی معلوم ہوتا ہے کہ والدین ایسے معیوب نام اپنی لڑکیوں کے نہ رکھا کریں + (مترجم)

ہونا ناممکن ہے ویسے ہی گوری روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے۔
اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا ہو بلکہ کالی ہو تو اُس کا نام گوری رکھنا فضول ہے۔ اور گوری مہا دیو کی زوجہ۔ روہنی وسودیو کی زوجہ تھی اُس کو تم پورانک لوگ ماں کے برابر مانتے ہو جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاونا (تصوّر) کرتے ہو تو پھر اُسنے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اِسلیئے تمہارے اور ہمارے دونوں شلوک جھوٹھے ہی ہیں کیونکہ جیسا ہمنے "برھمو واچ" کر کے شلوک بنا لیئے ہیں ویسے اُنہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لیئے ہیں۔ اِس لئے اِن سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کیا کرو + دیکھو منو میں (لکھا ہے)

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती । (۱۵)
ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ॥ मनु० ९ । ९०॥

رجسلا ہونے کے تین برس بعد عورت شادی کرے۔	حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند کی کھوج کرے اور جو خاوند اپنے لائق ہو اُس کو بیاہے +

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۶)

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तः पञ्चविंशतिम् ।
यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरंजीवेज्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥
सुश्रुतशारीरस्थाने अ० १० । श्लो० ४७ । ४८ ॥

ارتھ۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیرائے تو اُس کا اسقاط ہو جاتا ہے یعنی پورے وقت تک رحم میں رہکر پیدا نہیں ہوتا + ۱ + یا پیدا ہو تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے تو کمزور اعضا والا ہوتا ہے اِس وجہ سے صغیر سن عورت میں حمل نہ ٹھیرائے + ۲ +

ایسے ایسے شاستر کے فرمودہ اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ اِن اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں وہ دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(جواب)

ब्रह्मोवाच

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणायन्तु रोहिणी।
त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ॥
सर्वे ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

یہ اسی وقت کے بناے برھم پران کا مقولہ ہے۔

ارتھ - جتنے وقت میں پرمانو (ذرّہ) ایک پلٹا کھائے اُتنے وقت کو کھشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو تب ایک کھشن میں گوری۔ دوسرے میں روہنی۔ تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسلا ہو جاتی ہے + (۱) اُس رجسلا کو دیکھ کر اُس کے ماں۔ باپ۔ بھائی۔ ماموں۔ اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں + ۲ +

(سوال) یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں +

(جواب) کیوں مستند نہیں اگر برھما جی کے شلوک مستند نہیں تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

(سوال) واہ واہ! پاراشر اور کاشی ناتھ کا بھی پرمان نہیں کرتے

(جواب) واہ جی واہ! کیا تم برھما جی کا پرمان نہیں کرتے۔ پاراشر و کاشی ناتھ سے برھما جی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برھما جی کے شلوکوں کو نہیں مانتے تو ہم بھی پاراشر اور کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

(سوال) تمہارے شلوک ناممکن ہیں اسواسطے ماننے کے لایق نہیں کیونکہ ہزار کھشن پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے اور اُس وقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا۔

(جواب) اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں تو تمہارے بھی ناممکن ہیں۔ کیونکہ آٹھ - نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بیفائدہ ہے۔ کیونکہ جب سولھویں برس سے چوبیسویں برس تک بیاہ کیا جاوے تو عورت کا رحم پورا اور جسم بھی طاقتور ہوگا تب طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوتی ہے[1] جیسے آٹھویں برس کی لڑکی سے اولاد کا پیدا

سلہ مناسب وقت سے کم عمر والی عورت مرد کو حمل ٹھیرانا مُنی ور (فاضل) دھنونتری جی سشرت میں منع کرتے ہیں۔ (دیکھو صفحہ آئندہ)

غاندان - جسم کا انداز وغیرہ حسب مناسب ہونا چاہئے - جب تک ان کا میل نہیں ہوتا تب تک بیاہ میں کچھ بھی راحت نہیں ہوتی اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے +

(۲۰)

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उश्रेयान्भवति जायमानः।
तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो ३ मनसा देवयन्तः ॥१॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । मं० ४ ॥
आधेनवो धुनयन्तामशिश्वीः शबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः।
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥
पूर्वीरहं शरदःशश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यूनुपत्नीर्वृषणो जगम्युः ॥
३ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥

اس بارہ میں وید مقدس کی تعلیم -

(ارتھ) جو آدمی کمالیت کے ساتھ - یجنو پویت یعنی بذریعہ قائم رکھنے برھمچریہ کے اعلےٰ تربیت اور علم سے آراستہ - خوشنما پوشاک سے ملبوس برھمچاری ہے اور پورا جوان ہوکر بعد تحصیل علم گرہ آشرم میں آتا ہے وہی دوسرے یعنی ودیا جنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا غایت درجہ مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے - اُسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل و جان سے علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ عالم لوگ ترقی کی طرف راغب کرکے عزت بخشتے ہیں + ا +

جو بغیر قائم رکھنے برھمچریہ و بغیر حاصل کرنے علم و اعلےٰ تربیت کے یا صغیر سنی میں شادی کرتے ہیں وے مرد و عورت خراب خستہ ہوکر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے + جو گائیں کسی نے دوہی نہ ہوں[۵] اُنکی مانند (یعنی کنواری) بچپن سے گذری ہوئی - سب قسم کے

[۵] گاؤ سے دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے۔ جو گائیں کسی نے نہیں دوہیں اُنسے تمتع نہیں لیا گیا اُن کی مانند وہ عورات ہیں جنکا کنوارا پن قائم ہے اور جنہوں نے کسی مرد سے مباشرت نہیں کی + (مترجم)

جب ہر ماہ حیض آتا ہے تو تین برسوں میں ۳۶ (چھتیس) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے اِس سے پہلے نہیں +

कामममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्वर्त्तुमत्यपि।
न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ मनु० ९।८९॥ (۱۶)

لڑکا لڑکی کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں۔

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں لیکن اسدرش یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والوں کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہئے +

اِس سے ثابت ہوا کہ مذکورۂ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبائع کا بیاہ ہونا مناسب نہیں ہے +

(۱۷) (سوال) بیاہ ماں باپ کے اختیار میں ہونا چاہیئے یا لڑکا لڑکی کے اختیار میں رہے +

شادی کرنا کس کے اختیار میں رہے۔

(جواب) لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے میں رنجیدگی بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ اور اولاد عمدہ ہوتی ہے۔ بلا رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف ہی رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر اُن میں باہم خوشی رہے تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں اُنہیں کو دُکھ ہوتا ہے +

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च। (۱۸)
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ मनु० ३।६०॥

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے۔

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں اُسی خاندان میں راحت دولت اور نیکنامی قیام کرتی ہے +

اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے وہاں دُکھ افلاس اور بدنامی قیام کرتی ہے +

(۱۹) اِس لئے جیسے سویمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانۂ قدیم سے چلا آتا ہے وہی بیاہ افضل ہے +

سویمبر

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں تب علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر۔ طاقت۔

(۴۳) (سوال) بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہوسکتا ہے؟

برہمن کا جسم رج ویریہ سے نہیں بنتا۔

(جواب) رج ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا بلکہ

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ मनु० २।२८॥

اِس کا ارتھ پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً کہتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے۔ وچار کرنے کرانے۔ مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے۔ سارے ویدوں کو شبد (ملفوظات) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات)۔ سوروں کے اُوچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پورنماسی۔ اِشٹی[۵۱] وغیرہ جنکا ذکر پہلے کیا گیا ہے اُن کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پتری یگ۔ ویشو دیو یگ۔ اور اتھتی یگ جنکا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہ عام وغیرہ نیک کام اور کُل شلپ[۵۲] ودیا وغیرہ پڑھ کر بدچلنی چھوڑ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے +

کیا اِس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رج ویریہ کے ملاپ (تناسل) سے ورن بیوستھا مانتے ہو؟ مَیں اکیلا نہیں مانتا بلکہ بہت سے لوگ زمانۂ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں +

(۴۴) (سوال) کیا تم پرم پرا[۵۳] کی بھی تردید کرو گے؟

(جواب) نہیں۔ لیکن تمہاری اُلٹی سمجھ کو نہیں مانتے اور اُسکی تردید بھی کرتے ہیں +

پانچ سات پشتوں کا نام زمانۂ قدیم نہیں۔

(سوال) ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی سمجھ ہے اِس میں کیا ثبوت ہے؟

(جواب) یہی ثبوت ہے کہ جو تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو اور ہم وید نیز دنیا کے ابتدا سے جو آجتک چلا آیا اُس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک اُس کا بیٹا بد اور جس کا لڑکا نیک اُس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک یا دونوں بد

---

۵۱ اِشٹی خاص قسم کا یگ ہوتا ہے + (مترجم)
۵۲ شلپ ودیا = حرفت وصنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا اور اُن سے کام لینا + (مترجم)
۵۳ پرم پرا یعنی زمانۂ قدیم + (مترجم)

عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی۔ نابالغی کو طے کی ہوئی ۔ نئی تربیت اور نوجوانی سے پیراستہ عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی ۔ ایسی عورتیں مثل اُن عالموں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے۔ لاثانی عقل سلیم یعنی تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل میں استراحت پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کرکے گربھ دھارن (قیام حمل) کریں۔ کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے۔ لڑکپن میں بیواہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے ۔ ۲ ۔

جس طریق سے کہ چستی سے نہایت محنت کرنے والے ۔ ویریہ (منی) سینچنے کے قابل۔ پورے جوان مرد۔ اُن عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں حاصل کرکے پورے سو برس کی یا اُس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے رہیں اور بیٹا پوتا وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ ویسے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں جسطرح موسم سرما جو پہلے گذر چکے ہیں اور بڑھاپے کو پیدا کرنیوالے ہوتے ہیں علی الصباح کے وقت کو لیل و نہار اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھاپا دور کردیتا ہے۔ ویسے یقیناً میں عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کرکے بیاہ کروں ۔ ۳ ۔

اس کے خلاف کرنا برخلاف وید کے ہے اور کبھی راحت بخش بیاہ نہیں ہوتا۔

(۲۱) جب تک اسی طرح سب رشی مُنی راجا مہاراجا آریہ لوگ برہمچریہ سے ودیا پڑھکر ہی سویمبر بیاہ کرتے تھے تب تک اس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی ۔ جب سے برہمچریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج بالغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا تب سے بتدریج آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے۔ اِس لیئے اِس مذموم کام کو چھوڑکر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سویمبر بیاہ کریں۔

> آریہ ورت کی تنزلی برہمچریہ کے نہ کرنے سے شروع ہوئی۔

سو بیاہ ورن کے مطابق کریں اور ورن بھی سمجھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(۲۲)۔ (سوال) کیا جس کی ماں برہمنی باپ برہمن ہو وہ برہمن ہوتا ہے یا جسکے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں کیا اُن کی اولاد کبھی برہمن ہوسکتی ہے؟

> ورن پیدائش سے نہیں بلکہ وصف۔ عمل اور فطرت کے مطابق ہیں۔

(جواب) ہاں۔ بہت سے ہوگئے ہوتے ہیں اور ہونگے بھی۔ جیسے چھاندوگیہ اپنشد میں جاوالی رشی نامعلوم خاندان مہابھارت میں وشوامتر کھشتری ورن۔ اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہوگئے تھے۔ اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے اور ویسا ہی آئندہ بھی ہوگا۔

یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا گیارھواں منتر ہے۔ اِس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ براہمن اِیشور کے مونھ سے۔ کھشتری بازو سے ویش ران سے۔ اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسلئے جیسے مونھ نہ بازو وغیرہ اور بازو وغیرہ نہ مونھ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح براہمن نہ کھشتری وغیرہ اور کھشتری وغیرہ نہ براہمن ہو سکتے ہیں +

(جواب) اِس منتر کا ارتھ جو تمنے کیا وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہاں پُرش یعنی غیر مجسم محیط کُل پرمیشور کا استدلال ہے (اُسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسم ہے تو اُسکے مونھ وغیرہ اعضا نہیں ہو سکتے۔ اگر مونھ وغیرہ اعضا والا ہو وہ پُرش یعنی محیط کُل نہیں۔ اور جو محیط کُل نہیں وہ قادر مطلق دنیا کو پیدا۔ قایم اور فنا کرنے والا۔ روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا و جزا دینے والا۔ علیم کُل خدا۔ لا یموت وغیرہ اوصاف والا نہیں ہوسکتا۔ اِسلئے اِس کا یہ ارتھ ہے کہ۔

(۲۸) جو محیط کُل پرمیشور کی خلقت میں مونھ کی مانند سب میں سردار افضل ہو وہ براہمن۔ شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے۔ یہ جس میں زیادہ ہو وہ کھشتری۔ کمر کے نچلے حصہ اور زانو کے اُوپر کے حصہ کا اُروُ نام ہے جو سب اشیاء اور سب ملکوں میں رانوں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے وہ ویش اور جو پاؤں کے یعنی نچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو وہ شودر ہے +

اصلی معنی

(۲۹) اور جگہ شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اِس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے جیسے :-

شت پتھ براہمن میں اس منتر کا ایسا ہی ارتھ ہے

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतोह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

"چونکہ یہ مکھ (سردار) ہیں اِس لئے مکھ (مونھ) سے پیدا ہوئے" یہ قول عین مطابق ہے یعنے جیسا مونھ سب اعضا میں افضل ہے۔ ویسے پورے علم اور اعلےٰ وصف عمل اور فطرت کے رکھنے کے باعث بنی نوع انسان میں افضل برہمن کہلاتا ہے۔ جب پرمیشور کے غیر مجسم ہونے سے مونھ وغیرہ اعضا ہی نہیں ہیں تو مونھ سے پیدا ہونا ناممکن ہے جیسا کہ عقیمہ عورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا +

(۳۰) اور اگر مونھ وغیرہ اعضا سے برہمن وغیرہ پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند برہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے مونھ کی شکل گول مول ہے ویسے ہی اُن کے جسم کی شکل بھی مونھ کی مانند گول مول ہونی چاہئے۔ کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشیوں

اگر برہمن مونھ سے پیدا ہوئے ہیں تو اُن کے جسم کی شکل مونھ کی طرح گول مول کیوں نہیں۔

دیکھنے میں آتے ہیں اِس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منُو مہاراج نے کیا کہا ہے :۔

येनास्य पितरो याता येन याताः पितामहाः ।
तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० ४ । १७८ ॥ (۲۵)

صرف نیک باپ دادا کی راہ پر چلنا چاہیئے۔

جس طریق پر اِس کے باپ دادا گئے ہوں اُس طریق پر اولاد بھی چلے لیکن جو راہ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں اُنہی کے طریق پر چلیں۔ اگر باپ دادا بد ہوں تو اُن کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی +

اِسکو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں! مانتے ہیں۔

سناتن لفظ کے اصلی معنی

(۲۶) او۔ دیکھو جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے وہی سناتن (قدیم) اور جو بات اُسکے خلاف ہے وہ قدیم کبھی نہیں ہوسکتی۔ ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہیئے یا نہیں؟ ضرور چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو اور اُس کا لڑکا دولتمند ہو تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے۔ کیا جس کا باپ اندھا ہو اُسکا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے۔ جس کا باپ بدچلن ہو کیا اُس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے؟ نہیں نہیں نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں اُنپر عمل کرنا اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کو نہایت ضروری ہے +

بیداِئش سے ورن ماننے والے عیسائی شُدہ براہمن کو براہمن کیوں نہیں مانتے؟

(۲۷) اگر کوئی رج ویریہ (حیض ومنی) کے میل سے ورن آشرم بیوستھا مانے اور وصف وعمل کے مطابق نہ مانے تو اُس سے پُوچھنا چاہیئے کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ نیچ۔ چنڈال۔ یا عیسائی مسلمان ہو گیا ہو اُس کو بھی براہمن کیوں نہیں مانتے؟ یہاں یہی کہو گے کہ اُس نے براہمن کے عمل چھوڑ دیئے اِس لئے وہ براہمن نہیں ہے + اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو براہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں وہی براہمن وغیرہ اور جو نیچ بھی اعلٰے ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو تو اُس کو بھی اعلٰے ورن میں اور جو اعلٰے ورن کا ہو کر نیچ کام کرے تو اُس کو نیچ ورن میں گِننا ضرور چاہیئے +

(سوال)

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्याᳪशूद्रो अजायत ॥

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہیئے + اِس سے کیا ثابت ہوا کہ اِس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں یعنی براہمن خاندان میں کوئی شخص جو کھشتری ویش اور شودر کی مانند ہو نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شدھ رہتے ہیں یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اِس سے کسی ورن کی مذمت یا نا قابلیت بھی نہ ہوگی +

(۳۳) (سوال) اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے تو اُس کے ماں باپ کی خدمت کون کرے گا اور قطعِ نسل بھی ہو جائے گی اِسکا کیا انتظام ہونا چاہیئے +

> وِدّیا سبھا اور راج سبھا ورن بیوستھا کا خاص انتظام کریں۔

(جواب) نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی کیونکہ اِنکو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے لایق دوسری اولاد وِدّیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملے گی اِس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی +

(۳۴) یہ اَوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی بیوستھا لڑکیوں کی سولھویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے اور اِسی طریقہ سے یعنی براہمن ورن کا براہمنی۔ کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک رہیگی۔ اِن چاروں ورنوں کے فرائض اور اَوصاف یہ ہیں +

> کِس عمر میں ورن کا خطاب دیا جائے۔

(۳۵)

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा ।
दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ मनु० १ । ८८ ॥
शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४२ ॥

> براہمن کے فرائض اور اَوصاف۔

برہمن کے پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا۔ یگ کرانا۔ دان دینا لینا یہ چھ عمل ہیں + ا + لیکن منو کے قول کے مطابق لینا نیچ کام ہے +

کے ران کی مانند۔ اور شُودروں کا جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی تم سے سوال کرے کہ جو جو موُنھ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے اُن کا نام براہمن وغیرہ ہو لیکن تمھارا نہیں کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں ویسے تم بھی ہوتے ہو تم موُنھ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے پس براہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو اس لئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں اور جو ہم نے معنی کئے ہیں وہ سچے ہیں +

ایسا ہی اَور جگہ بھی کہا ہے جیسے :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम् । (۳۱)
क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥ मनु० १० । ६५ ॥

منوسمرتی بھی اِس کی تائید کرتی ہے کہ پیدائش سے ورن نہیں۔

شُودر خاندان میں پیدا ہو کر براہمن۔ کھشتری۔ اور ویش کی مانند وصف عمل اور فطرت والا ہو تو وہ شُودر براہمن کھشتری اور ویش بن جاتا ہے ویسے ہی جو شخص براہمن کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو اور اُس کے وصف۔ عمل اور فطرت شُودر کی مانند ہوں تو وہ شُودر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر براہمن یا شُودر کی مانند ہو وہ براہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہو وہ اُسی ورن میں گنی جاوے +

(۳۲)

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं पूर्वं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ १ ॥
अधर्मचर्य्यया पूर्वो वर्णो जघन्यंजघन्यं वर्णमापद्यते जा॰तिपरिवृत्तौ ॥ २ ॥

آپستمب سُوتر بھی اُس کی تائید مزید کرتے ہیں۔

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے ادنےٰ ورن اپنے سے اعلےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے اور وہ اُسی ورن میں گنا جاوے کہ جس کے لائق ہو + ۱ +

ویسے ادھرم پر چلنے سے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے ادنےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے اور اُسی ورن میں گنا جاتا ہے + ۲ +

میں نہ پھنس کر نفس پر قادر رہکر ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا۔ سینکڑوں ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجزی سے مبرا۔ بہادر مستقل مزاج رہنا۔ متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں نہایت ہوشیار ہونا۔ جنگ میں بھی مضبوط بے خوف رہ کر اس سے کبھی نہ ہٹنا نہ بھاگنا یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ بچے اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنے کی عادت رکھنا۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچکر دینا۔ وعدہ کا ایفاء کرنا اس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا۔ یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں +

पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेवच । (۳۷)
वणिक्पथं कुसीदंच वैश्यस्य कृषिमेवच ॥ मनु० १ । ९० ॥

ویش کے فرائض اور اوصاف۔

(۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا۔ (۲) علم و دھرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا۔ (۵) سب قسم کی تجارت کرنا۔ (۶) ایک سینکڑہ پر چار۔ چھ۔ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ۔ یا بیس آنہ تک سود لینا اور اصل رقم سے دگنا یعنی ایک روپیہ دیا ہو تو سو برس میں بھی دو روپے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا۔ (۷) کھیتی کرنا یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں +

एकमेवतु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत् । (۳۸)
एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया ॥ मनु० १ । ९१ ॥

شودر کا کام

شودر کو چاہئے کہ مذمت۔ حسد۔ غرور۔ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر براہمن کھشتری اور ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے +

ورن بیوستھا کے فوائد

(۳۹) یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے۔ جس جس مرد میں جس جس ورن کے اوصاف اعمال ہوں اس اس ورن کا اس کو اختیار دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کو ترقی کی رغبت بنی رہتی ہے۔ کیونکہ اعلے ورنوں کو خوف ہوگا کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی تو شودر ہو جائیگی اور اولاد بھی ڈرتی رہیگی کہ اگر ہم مذکورہ چال چلن اور علم والے نہ ہونگے تو شودر ہونا پڑیگا

دل سے بُرے کام کی خواہش بھی نہ کرنی اور نہ اُس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے دینا - کان
اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا - ہمیشہ برہمچاری
کی طرح نفس پر قابو رہ کر دھرم کے کام کرنا - پاکیزگی یعنی -

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति ।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० ५ । १०९ ॥

پانی سے باہر کے اعضاء راستی پر عمل کرنے سے دل - وِدّیا اور دھرم کے کام کرنے سے
روح - اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے - اندرونی رغبت و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی
غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنی سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور
جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے - مذمّت و تعریف - رنج و راحت - سردی
گرمی - بھوک پیاس - نفع و نقصان - عزت بےعزتی وغیرہ میں - خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں
مضبوط اعتقاد بنے رہنا - نرمی - انکساری - سادگی - سادہ طبیعت رکھنا - کجروی وغیرہ
عیب چھوڑ دینا - سب وید وغیرہ شاستروں کو بمع انگ و اپانگ کے پڑھکر پڑھانے کی طاقت
امتیاز - سچ کی تحقیق - جو چیز جیسی ہو یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح - ذی روح
کو ذی روح جاننا اور ماننا - زمین سے لیکر پرمیشور تک سب اشیاء کو اچھی طرح
جانکر اُن سے مناسب فائدہ اُٹھانا - کبھی وید - پرمیشور - مُکتی - پُورب جنم - پرجنم - دھرم
ودیا - نیک صحبت - ماں باپ آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا - اور اُن کی مذمت
کبھی نہ کرنا یہ پندرہ عمل اور وصف براہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں +

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च । (۳۵)
विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥ १ ॥ मनु० १ । ८९ ॥
शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धेचाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लो० ४३ ॥

کھشتری کے فرائض اور اوصاف -

انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت یعنی رو رعایت چھوڑ کر نیکوں کی عزت اور بدوں کی بے قدری کرنا - ہر طرح سے
سبکی پرورش - دان یعنی وِدّیا دھرم میں رغبت اور مستحق لوگوں کی خدمت میں دولت وغیرہ
اشیاء کا خرچ کرنا - اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا - وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا اور عیاشیوں

(۵) دُولھا اور دُلھن کو کچھ دیکر بیاہ کرنا آسُر - (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولھا دُلھن کا بامرضی باہم میل ہونا گاندھرب - (۷) لڑائی کرکے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشس - (۸) خُفتہ یا شراب پی ہوئی یا گل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

اِن سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل - دیو - آرش اور پرجاپت - متوسط[۱] - آسُر اور گاندھرب ادنےٰ - راکھشس مذموم - اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے +

(۴۲) اِس لیئے یہی یقین رکھنا چاہیئے کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی کے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے - لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا وقت ہو یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہمچریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں تب اُن لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں یا تصویر اُتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی - لڑکوں کے اُستادوں کے پاس لڑکیوں کی تصویر بھیج دیں - جس جس کی شکل ملجائے اُس اُس کے اِتی ہاس یعنی پیدائش سے لیکر اُس دن تک جنم چریتر یعنی سوانح عمری کی کتاب ہو اُس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں جب دونوں کے وصف - عمل - خطرت - مطابق ہوں تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں اُس اُس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اِتی ہاس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دیدیں اور کہیں کہ اِس میں جو تمھاری منشا ہو سو ہم کو بتا دینا - جب اُن دونوں کا پختہ ارادہ باہم شادی کرنے کا ہو جائے تب اُن دونوں کا سماورتن (گروکل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہیئے - اگر وے دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں تو وہاں - نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے - جب وے سامنے ہوں تب اُن اُستادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے اُن دونوں کی آپس میں بات چیت شاستر ارتھ کرانا اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکر سوال و جواب کرلیں - جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرنے میں ہو جائے تب سے

"دکورٹ شپ" یعنی عشقبازی کی ممانعت -

[۱] (نوٹ) سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ کے پانچویں سطر میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ "یہ چار وواہ اُتم ہیں" یعنی براہم - دیو - آرش اور پرجاپت + پس آرش کو جان بوجھ کر اعلیٰ کے بجائے ادنےٰ کے متوسط درجہ میں لکھا گیا + (مترجم)

اور نیچ ورنوں کا اعلےٰ ورن میں ہونے کے لئے حوصلہ بڑھیگا +

(۴۰) وِدیا اور دھرم کی اشاعت کا کام براہمنوں کو دینا چاہئے کیونکہ وے پُورے فاضل اور دھارمک ہوتے ہیں - اور اُس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں - کھشتریوں کو سلطنت کے کاروبار میں لگانے سے کبھی سلطنت کا زوال یا زیان نہیں ہوتا +

خلاصہ

مواشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے کیونکہ وہ اِس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں - شُودروں کو خدمت کا کام اِسلئے دیا جاتا ہے کہ وہ علم سے بے بہرہ جاہل ہوتے ہیں اور سوچ وچار کے کام کچھ بھی نہیں کر سکتے - مگر جسم کے کام سب کر سکتے ہیں - اِس طرح ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہلِ مجلس[1] کا کام ہے +

(وِواہ کی کیفیت)

(۴۱)

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः ।
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० ३ । २१ ॥

بیاہ کی آٹھ قسمیں

بیاہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے - ایک براہم - دوسرا دیو - تیسرا آرش - چوتھا پرجاپت - پانچواں آسُر - چھٹا گاندھرب - ساتواں راکشس - آٹھواں پیشاچ +

اِن بیاہوں کی یہ تفصیل ہے کہ (۱) دولھا دُلھن دونوں مکمل برہمچریہ سے پُورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں اُنکا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہاتا ہے - (۲) بھاری یگ کرتے میں یگ کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا دیو - (۳) دولھا سے کچھ[2] لیکر وِواہ ہونا آرش - (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت +

---

[1] (نوٹ) "سبھیہ" جن کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھاسد ہو سکتا ہے یہاں مراد اراکین سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ اِن الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ اِس فقرہ میں ہے اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں کہ ورنوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہئے دیکھو دفعہ ۳۳ + (مترجم)

[2] (نوٹ) سنسکار وِدھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اِسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے - "یہ بات متھیا ہے کیونکہ آگے منوسمرتی میں نشیدھ کیا ہے اور یُکتی ورُودھ بھی ہے اِسلئے کچھ بھی نہ لے دیکر دونوں کی پرسنتا سے پانی گرہن ہونا آرش وِواہ ہے" اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "دنہ" رہ گیا ہے + (مترجم)

حمل کی حفاظت اور خورد و نوش اِس قسم کا کرے کہ جس سے مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو۔ اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل۔ خوبصورتی۔ طاقت۔ توانائی اور قوت والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو ✤ زیادہ اُس کی حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہیئے۔ کبھی حاملہ عورت دست آور خشک۔ نشہ آور اشیاء۔ عقل اور طاقت کے ضرر رساں اشیا کے طعام وغیرہ کا استعمال نہ کرے۔ بلکہ گھی۔ دودھ۔ عمدہ چاول گیہوں مونگ۔ اُرد وغیرہ اناج کا کھانا اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے ✤

(۴۴) اثنائے حمل دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں پُنسون اور دوسرا آٹھویں مہینے میں سی منتو نین بموجب طریق مجوزہ کے کرے ✤

گربھ کے وقت میں دو سنسکار کرنے چاہئیں۔

(۴۵) جب اولاد پیدا ہو تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے۔ (زچہ کے لئے) سونٹھی پاک یا سوبھاگیہ سونٹھی پاک[1] پیشتر سے ہی تیار کرا رکھے۔ اُسوقت خوشبودار گرم پانی سے جو قدرے گرم ہو عورت غسل کرے۔ اور بچے کو بھی نہلا دیں۔ بعد ازاں ناڑی چھیدن (کرم یعنی) بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملایم سوت باندھ چار انگل چھوڑ کر اُوپر سے کاٹ ڈالے اُس کو ایسا باندھے کہ جس سے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہ جانے پائے۔ پھر اُس مکان کو صاف کر کے اُس کے دروازے کے اندر خوشبو وغیرہ والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے۔

بچہ پیدا ہونے پر کیا کرنا چاہیئے۔

[1] (نوٹ مترجم) راولپنڈی نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وَیدسے سوبھاگیہ سونٹھی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ چرک شاستر کے مطابق ہے ہم نے دریافت کیا ہے ✤

سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپلی۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ دارچینی۔ ناگکیسر موتھا۔ جائفل۔ سیتل چینی یا کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ نالوکا۔ مین پھل۔ اجواین۔ اجمودہ۔ یا بن زبانی۔ دھائی کے پھول۔ ستاور۔ تال مولی۔ لودھ۔ سجی پیپلی۔ چرونجی۔ شدھا مولی (ثعلب مصری) کپور۔ لال چندن۔ سفید چندن۔ ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہیے۔ اِس کے علاوہ سونٹھ دو سیر گھی ۳۲ تولہ ✤ دودھ دو سیر ✤ کھانڈ اڑھائی سیر۔ لینی چاہیئے ✤ پہلے سونٹھ کو کچھ بھوننا چاہیئے بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر بھون لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہیئے۔ پھر گھی گرم کر کے اُن میں ڈالکر پکائیں۔ پھر دودھ ملا کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈالکر اُتار لیں۔ پکانے۔ بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہیئے ✤ خوراک ایک تولہ ہے علی الصباح۔ یہ دوائی زچہ کھائے۔ دوائی کھانے کے ایک گھنٹے بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہیئے ✤ اعضاء کے درد۔ کھانسی کے لیئے نہایت مفید ہے اِس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے۔ تیز اشیا سے پرہیز لازم ہے ✤ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیئے ✤

ان کے خورونوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہیئے کہ جس سے اُن کا جسم جو سابقہ برھمچریہ اور حصول تعلیم کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا ہے وہ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھکر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسولا (حیض والی) ہوکر جب نہا دھو لے تب ویدی اور منڈپ بناکر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم نیز اپنے (واقف کار) فاضل مرد عورتوں کی مناسب عزت کریں +

گربھا دھان سنسکار

(۴۳) پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں اُسی دن سنسکار ودھی کتاب میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کرکے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن (ہتھلیوا) سے بیاہ کے طریق کو پورا کرکے خلوت میں چلے جاویں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے اُسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہانتک بنے وہانتک برھمچریہ کے ویریہ کو فضول یا ضائع نہ کریں کیونکہ اُس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویرج کے رحم میں گرنے کا وقت ہو اُس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ یعنی سیدھا جسم اور نہایت خوشدل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اوپر سکوڑ ویریہ کو اوپر کشش کرکے رحم میں ٹھہراوے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھیر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے + سونٹھ۔ کیسر۔ اسگند۔ الایچی خورد اور ثعلب مصری ڈال کر گرم کرکے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے اُس کو جب خواہش دونوں پیکر الگ الگ اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھا دھان کا فعل کریں تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہو جائے تب سے ایک برس تک عورت مرد ہمبستر کبھی نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے + برخلاف اس کے ویریہ ضائع ہوتا ہے دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اوپر سے گفتگو وغیرہ بامحبت سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت

۱؎ (نوٹ) یہ بات خفیہ ہے اس لئے اتنے ہی سے ساری باتیں سمجھ لینی چاہئیں۔ زیادہ لکھنا مناسب نہیں۔

(۴۷)

सन्तुष्टो भार्य्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ १ ॥
यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसन्न प्रमोदयेत्।
अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते ॥ २ ॥
स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम्।
तस्यां त्वरोचमानायां सर्वमेव न रोचते ॥ ३ ॥
मनु० ३। श्लो० ६०। ६२ ॥

عورت کو ضرور خوش رکھنا چاہئے۔

جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہیں اُسی خاندان میں کُل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے۔ جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور افلاس ڈیرہ جماتا ہے ۱ جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی اور اُس کو خوش نہیں کرتی تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اُس میں اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۲
چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے اُس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں ۳

(۴۸)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥
यत्र नार्य्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः।
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राऽफलाः क्रियाः ॥ २ ॥
शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम्।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः।
भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥ मनु० ३।
श्लो० ५५ -५७। ५९ ॥

بعد ازاں بچے کے کان میں باپ "ویدوہی اِتی" یعنی تیرا نام وید ہے سُنا کر گھی اور شہد
کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ "ओ३म" اوم لکھ کر شہد اور گھی کو
اُسی سلائی سے چٹا دے۔ پھر بچہ ماں کو دیدے اگر دودھ پینا چاہے تو اُس کی
ماں پلا دے۔ اگر اُس کی ماں کا دودھ نہ ہو تو کسی عورت کی آزمائش کر کے اُس کا دودھ
پلاوے۔ پھر دوسری صاف کوٹھری یا جہاں کی ہوا پاک ہو اُس میں خوشبودار
گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے۔ اور اُسی میں زچہ نیز بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا
دودھ پئے اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے اور
یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے اور بچہ کے دودھ پینے کے لئے کوئی
دائی رکھے۔ اُس کو خورونوش عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی
کرے۔ لیکن اُس کی ماں بچہ پر پوری نظر رکھے + کسی قسم کا نامناسب عمل اُس کی پرورش میں
نہ ہو۔ عورت دودھ بند کرنے کے لئے پستان کے اگلے حصہ پر ایسا لیپ کرے کہ جس سے
دودھ نہ ٹپکے۔ اُسی طرح خورونوش کا بندوبست بھی ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ
سنسکار "سنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسلا
ہو تب پاک ہونے کے بعد اُسی طرح رتودان دے +

(۴۶)

निन्द्यास्वष्टासु चान्यासु स्त्रियो रात्रिषु वर्जयन् ।

ब्रह्मचार्य्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन् ॥ मनु० ३ । ५० ॥

گرھستی برھمچاری کی مانند کیسے ہے۔

جو اپنی ہی عورت سے خوش ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا اور رتوگامی ہوتا ہے وہ کتخدا بھی برھمچاری کی مانند ہے +

لہ (نوٹ) مہینے میں صرف اُسی وقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۵۲)

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम् ।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥
भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद् भद्रमित्येव वा वदेत् ।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १३८ । १३९ ॥

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے ۔

ہمیشہ شیریں کلامی اور سچ سے دوسرے کا فائدہ مند سُخن بولے۔ ناگوار سچی بات یعنی کانے کو کانا نہ بولے ۔ انرت یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کے لئے نہ بولے ÷ ۱ ÷

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے ۔ خشک دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے ÷ ۲ ÷

چاہے کوئی بُرا بھی مانے لیکن سچ کہنے سے باز نہ رہے

(۵۳) جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والی (کلام) ہو ۔ چاہے (کوئی) بُرا بھی مانے تو بھی کہے بغیر نہ رہے ÷

(۵۴)

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।
अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥
उद्योगपर्व विदुरनीति० ॥

خوشامد کو نصیحت نہیں سمجھنا چاہیئے ۔

اے دھرت راشٹر! اس دُنیا میں دوسرے کو ہمیشہ خوش کرنے کے لیے شیریں کہنے والے مدّاح بہت ہیں لیکن سُننے میں تلخ معلوم ہو اور وہ فائدہ کرنے والی کلام ہو اُس کو کہنے اور سُننے والا انسان کم یاب ہے ÷ ۱ ÷

کیونکہ نیک مرد اسی کو مناسب سمجھتے ہیں کہ مُونھ کے سامنے دوسرے کے عیب کہنا اور اپنے عیب سُننا ۔ غیبت میں دوسرے کے اوصاف ہمیشہ کہنا ۔ اور بدوں کا یہی شیوہ ہے کہ سامنے تعریف کرنا اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا ۔ جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ کر نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا ÷

باپ - بھائی - خاوند - اور دیور انکی عزت کریں اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں - جن کو بہت بہتری کی خواہش ہو وے ایسا کریں + ۱+	عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے -

جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے اُس میں آدمی با علم ہو کر دیو تام سے ملقب ہوتے اور راحت سے رہتے ہیں - اور جس گھر میں عورتوں کی عزت نہیں ہوتی وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں + ۲ +

جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہو کر تکلیف پاتی ہیں وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے + ۳ +

اس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزت اور تیوہار کے موقع پر زیورات پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت کیا کریں + ۴ +

(۴۹) یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے کہ لفظ "پوجا" کے معنی عزت کے ہیں - اور دن رات میں جب جب پہلے ملیں یا جدا ہوں تب تب محبت سے "نمستے" ایکدوسرے سے کریں +

پوجا سے کیا مراد ہے

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया । (۵۰)
सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥ मनु० ५ । १५० ॥

عورت کے فرائض

عورت کو چاہیئے کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے - سب چیزوں کو عمدگی سے بنا وے - گھر کی صفائی رکھے اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے یعنی مناسب خرچ کرے - سب چیزیں صاف رکھے - اور خوراک اسطرح بنائے کہ جو دوائی بنکر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دے - جو جو خرچ ہو اُسکا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سنا دیا کرے - گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے - گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے +

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् । (۵۱)
विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥ मनु० २ । २४० ॥

عمدہ عورت - طرح طرح کے جواہرات - علم - سچائی - پاکیزگی - خوشگوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے +	سب ملکوں اور سب لوگوں سے کیا کیا چیزیں لے سکتے ہیں -

ان پانچوں میں سے برھم یگیہ اور دیو یگیہ کس کو کہتے ہیں۔

(۵۹) دو یگیہ (یگ) برہمچریہ میں لکھ آئے ہیں اُن میں سب سے اوّل برھم یگیہ یعنی وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ سندھیو پاسن (عبادت) یوگابھیاس کرنا۔ دوسرا دیو یگ عالموں کی صحبت اور خدمت۔ پاکیزگی۔ اعلےٰ اوصاف کا رکھنا۔ سخاوت۔ علم کی ترقی کرنا یہ دونوں یگ صبح اور شام کرنے چاہئیں ÷

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातःप्रातः सौमनसस्यदा-ता॥ १॥ प्रातःप्रातर्गृहपतिर्नो अग्निःसायंसायंसौमनसस्यदा-ता ॥ २॥ अ० । कां० १६ । अनु० ७ । मं० ३ । ४ ॥

तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ।
उद्यन्तमस्तं यान्तमादित्यमभिध्यायन् ॥३॥षड्विंशब्राह्मणे।
प्र० ४ । खं० ५ ॥

न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥ ४ ॥
मनुः २ । १०३ ॥

صبح اور شام میں کئے ہوئے ہَوم کے فوائد۔

(۶۰) جو شام کے وقت ہَوم کیا جاتا ہے وہ ہَوم کی گئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں ÷ ۱ ÷ اور جو ہَوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے وہ ہَوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے۔ طاقت۔ عقل۔ اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں ÷ ۲ ÷

دو کال سندھیا۔

(۶۱) اسلئے دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرمیشور کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہیئے ÷ ۳ ÷

جو ہر دو وقت سندھیا و ہَوم نہ کرے وہ شودر کے برابر ہوتا ہے۔

(۶۲) جو شخص یہ دونوں کام صبح و شام کے وقت نہ کرے اُس کو بھلے لوگ سب دِجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں یعنی اُس کو شودر کی مانند سمجھیں ÷ ۴ ÷

(۶۳) (سوال) تینوں وقت سندھیا کیوں نہیں کرتے ؟

عبادت کے دو ہی وقت ہیں اِس سے زیادہ نہیں

(جواب) تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی۔

(۵۵) کبھی کسی کی نندا نہ کرنی چاہیے یعنی نیک کو بد نہ کہے۔

کبھی نندا یعنی اچھے کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ جیسے :-

" गुणेषु दोषारोपणमसूया" अर्थात् " दोषेषु गुणारोपण-मप्यसूया " " गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुति "

(۵۶) جو خوبیوں کو عیب۔ عیبوں کو خوبی بتلانا ہے وہ نندا ہے۔ اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا ستتی (تعریف) کہاتی ہے

ستوتی اور نندا کسے کہتے ہیں

یعنی دروغگوئی کا نام نندا اور سچ بولنے کا نام ستتی ہے۔

(۵۷)

बुद्धिवृद्धिकराण्याशु धन्यानि च हितानि च ।
नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥ १ ॥
यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।
तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १९ । २० ॥

گرہستی لوگ پڑھنا پڑھانا ترک نہ کریں۔

جو شاستر وید عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں انکو ہمیشہ سنیں اور سناویں اور برہمچریہ آشرم میں جو کتب پڑھے ہوں اُن کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں اور پڑھایا کریں + ۱ +

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے تیوں تیوں علم کی حقیقت اُسپر کھلتی جاتی ہے اور اُسی میں اُس کی رغبت بڑھتی رہتی ہے۔

(۵۸)

پانچ مہایجنیہ

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥ १ ॥ मनु०४।२१॥
अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञश्च तर्प्पणम् ।
होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥२॥मनु०३।७०॥
स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि ।
पितॄन् श्राद्धैर्नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥ ३ ॥ मनु०३।८१॥

عالمہ عورت پڑھائیں - دیوی اور اُن کے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں اور اُن کے ملازم اُن سب کی خدمت کرنا اس کا نام شرادھ اور ترپن ہے +

(۶۸)

अथर्षितर्प्पणम् ॥

ओंमरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम्।मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम्।मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम्।इति ऋषितर्प्पणम् ॥

رشی ترپن — جو برہماکے پڑپوتے مریچی کی طرح عالم ہوکر پڑھائیں اور جو اُن کی مانند عالمہ اُنکی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں جو اُنہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں اور جو اُن کے ملازم اُن سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے +

(۶۹)

अथ पितृतर्पणम् ॥

ओ३म् सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम्। अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्यन्ताम्। बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम्। सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम्। हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम्। आज्यपाः पितरस्तृप्यन्ताम्।सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम्।यमादिभ्योनमः यमादींस्तर्पयामि। पित्रे स्वधा नमःपितरं तर्पयामि। पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि। प्रपितामहाय स्वधा नमः प्रपितामहं तर्प्पयामि। मात्रे स्वधा नमो मातरं तर्प्पयामि। पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्प्पयामि। प्रपितामह्यै स्वधानमः प्रपितामहीं तर्प्पयामि।स्वपत्न्यै स्वधानमः स्वपत्नीं तर्प्पयामि।सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः सम्बन्धिनस्तर्प्पयामि। सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगोत्रांस्तर्पयामि। इति पितृतर्पणम्॥

پتری ترپن — جو علم الہیات اور علم طبعیات جس سے خواص اشیا جانی جاتی ہیں اِن میں

روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح دو ہی وقت ہوتا ہے - جو اِس کو نہ مان کر نیم روز میں تیسری سندھیا مانے وہ نیم شب میں بھی سندھیوا اُپاسن کیوں نہ کرے؟ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر گھڑی گھڑی پل پل اور چھن چھن کی بھی سندھی ہوتی ہیں - اُن میں بھی سندھیوا اُپاسن کیا کرے - اگر ایسا کرنا چاہے تو ہو ہی نہیں سکتا اور نیم روز کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں - اِس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک مناسب ہے - تیسرے وقت میں نہیں + اور جو تین وقت ہوتے ہیں وہ ماضی مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں - سندھیوا اُپاسن کے لحاظ سے نہیں +

(۶۴) تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس میں فاضل رشی - پڑھنے پڑھانے والے - بزرگ - ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرتی +

تیسرا پتری یگّ جس کی دو قسمیں شرادھ - اور ترپن ہیں -

پتری یگ کی دو قسمیں ہیں ایک شرادھ اور دوسرا ترپن - شرادھ - یعنی "شرت" سچ کا نام ہے -

“श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्”

(۶۵) جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے اُس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے اُس کا نام شرادھ ہے اور

شرادھ کی تعریف

“तृप्यन्ति तर्पयन्ति येन पितॄन् तत्तर्पणम्”

(۶۶) جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں اور خوش کئے جائیں اُس کا نام ترپن ہے - لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مردوں کے لئے نہیں +

ترپن کی تعریف

(۶۷)

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम् । इति देवतर्पणम् ॥

دیو ترپن

“विद्वांसो हि देवाः” یہ شت پتھ براہمن کا مقولہ ہے - جو عالم ہیں اُنہی کو دیو کہتے ہیں - انگ اور اُپانگ کے ساتھ چاروں ویدوں کے جاننے والے جو ہوں اُنکا نام برہما ہے - اور نیز جو اُن سے کمتر ہوں اُنکا بھی نام دیو یعنی عالم ہے - اُنکے مانند اُن کی

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو اُس کا نُورانی صفات کے لئے اُسی چولھے کی آگ میں مندرجۂ ذیل منتروں سے طریقہ	ویشو دیو یگ میں منو جی کا بیان -

معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے -

ہوم کرنے کے منتر (یہ ہیں) -

(۷۲)

ओं अग्नये स्वाहा । सोमाय स्वाहा । अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा । विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा । धन्वन्तरये स्वाहा । कुह्वै स्वाहा । अनुमत्यै स्वाहा । प्रजापतये स्वाहा । सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा । स्विष्टकृते स्वाहा ॥

اِن منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے -	گھی اور مٹھاس والے اناج سے آہوتی دینے کے منتر -

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتّا رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں علی الترتیب اِن منتروں سے حصہ رکھے ❖

(۷۳)

ओं सानुगायेन्द्राय नमः । सानुगाय यमाय नमः । सानुगाय वरुणाय नमः । सानुगाय सोमाय नमः । मरुद्भ्यो नमः । अद्भ्यो नमः । वनस्पतिभ्यो नमः । श्रियै नमः । भद्रकाल्यै नमः । ब्रह्मपतये नमः । वास्तुपतये नमः । विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः । दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः । नक्तञ्चारिभ्यो भूतेभ्यो नमः । सर्वात्मभूतये नमः ।

اِن حصوں کو اگر کوئی اتتھی آوے تو اُس کو کھلاوے - ورنہ آگ میں ڈال دے ❖	مٹھاس والے اناج کے بھاگ کے منتر

(۷۴) اِس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال - بھات - ساگ - روٹی وغیرہ لیکر چھ حصے زمین پر رکھے - اِس میں حوالہ :-

نمکین کھانے کے بھاگ کرنا

ماہر ہوں وے سوم سد ہیں +

جو اگنی یعنی بجلی وغیرہ اشیاء کے جاننے والے ہوں وے اگنی شواتا ہیں +

جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں وے برہسشد ہیں +

جو دولت و حشمت کے محافظ اور اعلےٰ درجہ کی ادویات کے عرق کے پینے سے تندرست اور دوسروں کے جاہ و جلال کے محافظ۔ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے ہوں وے سوم پا ہیں +

جو منشی اور ضرر رساں اشیاء کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں وے ہوربھج ہیں +

جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں وے آجیسپا ہیں +

جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور سکھ پہنچانے میں گذرتا ہو وہ سکالن ہیں +

جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں وے یم ہیں +

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے اُن کی حفاظت کرتا ہے وہ پتا ہے +

جو باپ کا باپ ہو وہ پتامہا۔ اور جو پتامہا کا باپ ہو وہ پرپتامہا ہے +

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے وہ ماتا ہے +

جو باپ کی ماں ہو وہ پتامہی اور دادی کی ماں ہو وہ پرپتامہی ہے +

اپنی عورت نیز بہن۔ رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں۔ اُن سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک۔ پوشاک آراستہ سواری وغیرہ دیکر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنی جس جس کام سے اُنکی آتما خوش اور جسم تندرست رہے اُس اُس کام سے با محبت اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے +

ویشو دیویگ کا بیان

(۸۰) چوتھا ویشو دیو۔ یعنی جب کھانا تیار ہو تب جو کچھ کھانے کے لئے بنے اُس میں سے کھٹا۔ نمکین۔ اور کھاری کو چھوڑ کر گھی مٹھاس والا اناج لیکر چولھے سے آگ الگ دھر مندرجۂ ذیل منتروں سے آہولی دے اور الگ حصہ رکھے +

(۸۱)

वैश्यदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।
आभ्यःकुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥मनु०३॥८४॥

(۸۰)

पाषंडिनो विकर्मस्थान् वैडालव्रतिकान् शठान् ।
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत् ॥
मनु० ४।३०

بقول منوجی پاکھنڈیوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے - (وکرمستھہ) جو وید کے خلاف کام کرنے والا - ورد ٹھگوئی وغیرہ سے بھرا ہوا - جیسے بلّا چھپ اور جم کر تاکت تاکت جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے اُس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال ورتک - (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والا مغرور آپ جانتے نہیں اوروں کا کہا مانتے نہیں - (ہیتک) لچر ولیلیں کرنے والے - بیہودہ بکنے والے جیسے کہ آجکل کے وید انتی بکتے ہیں - ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے - وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے - (وک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اُٹھا دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کی جان لے کر اپنی غرض پوری کرتا ہے ایسے آجکل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے +

(۸۱) کیونکہ انکی عزت کرنے سے یہ بڑھ کر دُنیا کو ادھرم والا کرتے ہیں - آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی جہالت کے بڑے سمندر میں ڈبا دیتے ہیں +

وجہ نہ تواضع کرنے کی

(۸۲) اِن پانچ مہایگوں کا پھل یہ ہے کہ (۱) برہم یگ کے کرنے سے تعلیم - تربیت - دھرم - شائستگی وغیرہ اوصاف حمیدہ کی ترقی

پنج مہایگوں کے فوائد

(۲) اگنی ہوتر سے ہوا - بارش - پانی کی صفائی ہوکر بارش کے ذریعہ سے دنیا کو آرام کا ملنا ہے اور پاک ہوا کے تنفس لمس اور خور و نوش سے صحت - عقل - طاقت ہمت بڑھکر دھرم - ارتھ - کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں - اسی لیئے اِسکو دیو یگ کہتے ہیں کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے +

(۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا تب اسکا علم بڑھیگا اُس کے ذریعہ سچ جھوٹھ کا فیصلہ کر سچائی کو قبول اور جھوٹھ کو ترک کر کے آسودہ رہے گا - دوئم شکرگذاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے اس کا عوض دینا مناسب ہی ہے +

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम् । (۷۵)
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि ॥ मनु० ३।९२॥

اِس طرح

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः"

رکھ کر پھر کسی دُکھی - بھوکھے آدمی یا کُتے - کوّے وغیرہ کو دیدے +

(۷۶) یہاں نمہ لفظ کے معنی اناج ہیں یعنی کُتّے - پاپی - چانڈال - پاپ رو گی (سخت بیمار) کوّے اور کرمی یعنی چیونٹی وغیرہ کو اناج دینا - یہ منوسمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے +

نمہ لفظ کے معنی اناج

(۷۷) ہون کرنے کا مدعا یہ ہے کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو اور جو بےخبری سے نہ دیکھے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے اُس کے عوض میں بھلا کر دینا +

اِس ہوم کا مدّعا

(۷۸) اب پانچویں اتتھی سیوا ہے -

اتتھی یگ کا بیان

اتتھی اُس کو کہتے ہیں کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر نہ ہو یعنی دھارمک - سچ کا وعظ کرنے والا - سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا - عالم کامل - برہم یوگی - سنیاسی - گرہستی کے ہاں اچانک آوے تو اُس کو اوّل پادیہ[۵۱] - ارگھ[۵۲] - اور آچمنیہ[۵۳] تین پرکار کا جل دیوے - پھر آسن (مسند) پر عزّت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ عمدہ چیزوں سے خدمت - تواضع کرکے اُنکو خوش کرے پھر ست سنگ کر اُنسے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے جن سے دھرم - ارتھ - کام اور موکش کا حصول ہو ایسے ایسے اُپدیش کو سُنے اور اپنی چال چلن بھی اُنکے سچے اُپدیش کے مطابق بناوے +

(۷۹) وقت ضرورت کے گرہستی اور راجہ وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزّت کرنے کے لائق ہیں +

اتتھی کے معنی سنیاسی کے ہیں مگر کبھی کبھی گرہستی اور راجا بھی اتتھی کہلاتا ہے -

(نوٹ) [۵۱] پادیہ - پاؤں دھونے کے لئے پانی - [۵۲] ارگھ = ہاتھ دھونے کے لئے پانی - [۵۳] آچمنیہ = کُلّی کرنے کے لئے پانی - (مترجم)

دروغگوئی - فریب - پاکھنڈ یعنی حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید اور اعتبار شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال کو لیکر اول بڑھتا ہے بعد ازاں دولت وغیرہ مال متاع ست خورونوش - پوشاک - زیور - سواری - مکان - عزت - رتبہ کو حاصل کرتا ہے - بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے - اُس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے - جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے +

(۸۶)
सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा ।
शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥ मनु० ४॥१७५

آریہ پُرش کی طرح شاگردوں کو دھرم کی ہدایت کرے -

عالم لوگ ویدوں میں کہے ہوئے سچے دھرم یعنی بے رورعایت سچائی کو قبول کرنا اور جھوٹ کو چھوڑ دینا - ایسے نیائے روپ ویدوں کے دھرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند - دھرم سے شاگردوں کو تربیت کیا کریں +

(۸۷)
ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः ।
बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥
मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।
दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ मनु० ४॥७६॥१८०

کن آدمیوں کے ساتھ وِواد نہ کرے -

(رتوک) یگ کا کرنے والا - (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا - (آچاریہ) علم پڑھانے والا - (ماتل) ماموں (اتی تھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو - (سنشرتا) جن کا گذارہ اپنے پر ہو یعنی (بال) سنیچے - بوڑھے - (آتر) مصیبت میں مبتلا (وَید) آیور وید کا عالم (جناتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا (سمبندھی) سسر وغیرہ (باندھو) دوست - (ماتا) ماں - (پتا) باپ - (یامی) بہن - (بھراتا) بھائی - (بھاریہ) عورت (دوہتا) دختر - اور نوکروں سے وِواد یعنی ناواجب

(۴) بنی ویشو دیوکا بھی عمل جو پہلے کہہ آئے وہی ہے +
(۵) جب تک آتم انی بھی (واعظ) دنیا میں نہیں ہوتے تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی اُن کے سب ملکوں میں گھومنے اور ست اُپدیش کرنے سے پاکھنڈ کی ترقی نہیں ہوتی اور سب جگہ گرہستیوں کو بآسانی ست وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور بنی نوع انسان میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے بنا واعظوں کے شکوک رفع نہیں ہوتے تو شکوک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سُکھ کہاں ؟

(۸۳)

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत ।
कायक्लेशांश्च तन्मूलान् वेदतत्त्वार्थमेव च ॥ मनु० ४ ॥ ९२

سوکرکس وقت اُٹھے

رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھے۔ حاجات ضروری کو پورا کرکے دھرم اور ارتھ۔ جسمانی امراض کے بواعث کو سوچے اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے۔ کیونکہ

(۸۴)

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।
शनैरावर्त्तमानस्तु कर्त्तुर्मूलानि कृन्तति ॥ मनु० ४ ॥ १७२

ادھرم ثمرہ لائے بغیر نہیں رہتا۔

ادھرم (گناہ) کیا ہوا۔ ثمرہ لائے بنا نہیں رہتا۔ لیکن جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اُسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اسلئے جاہل لوگ ادھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ وہ ادھرم کا عمل آہستہ آہستہ تمہارے سُکھ کی جڑھوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح سے

(۸۵)

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।
ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ॥ मनु० ४ ॥ १७४

پاپی پہلے اگرچہ بڑھتا ہے مگر پیچھے بالکل تباہ ہوجاتا ہے

پاپی انسان دھرم کی راہ کو چھوڑ (جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے)

(۹۰) پاکھنڈیوں کی علامتیں۔

पाखंडियों के लक्षण ।

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १ ॥
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १९५ । १९६ ॥

پاکھنڈیوں کی علامت

(دھرم دھوجی) دھرم کچھ بھی نہ کرے لیکن دھرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (سدا لبدھ) ہمیشہ لالچ سے بھرا ہوا (چھادمک) فریبی (لوک دمبھک) دنیادار انسان کے سامنے اپنی بڑائی کے گپوڑے مارا کرے۔ (ہنسر) جاندار وں کو مارے۔ دوست سے دشمنی رکھے (سروابھی سندھک) سب اچھے اور بروں سے بھی میل رکھے۔ اُنکو بیڈال ورتک یعنی بلّے کی مانند دغاباز اور کمینہ سمجھو + ۱ + (ادھودرشٹی) تعریف کے لیئے نیچے نگاہ رکھے۔ (نیشکرتکہ) حاسد کسی نے اُسکا پیسہ بھر قصور کیا ہو تو اُس کا بدلا جان تک لینے کو تیار رہے (سوارتھ سادھن) چاہے فریب ادھرم اعتبار شکنی کیوں نہو اپنا مطلب نکالنے میں ہوشیار۔ (شٹھہ) چاہے اپنی بات جھوٹھی کیوں نہو لیکن ہٹھ کبھی نہ چھوڑے۔ (متھیا دی نیتہ) جھوٹ موٹھ باہر سے نیک سیرت۔ صبر اور صاف دلی دکھلاوے اُس کو (وک ورت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو + ۲ +

ایسی ایسی علامات والے پاکھنڈی ہوتے ہیں اُنکا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں +

(۹۱)

धर्मं शनैः सञ्चिनुयाद्वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।

رائی بکھیڑا کبھی نہ کرے ۔ +

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः।
अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति ॥मनु०४।१९० (۸۸)

ایک (اتپا) برہمچریہ - راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا (ان دھی یان) ناتعلیم یافتہ (پرتی گرہ رُچی) نہایت دھرم	تین قسم کے دان لینے والے خود ڈوبتے ہیں ساتھ داتا کو بھی ڈبوتے ہیں ۔

کے نام پر دوسروں سے خیرات لینے والا - یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں عبور کرنے والے کی طرح ہیں وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی دکھ کے سمندر میں ڈوبتے ہیں ۔ وے تو ڈوبتے ہی ہیں لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبوتے ہیں +

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनम्।
दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च ॥मनु०४।१९३ (۸۹)

جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے وہ دان دینے والے کی تباہی اسی جنم (زندگی) اور لینے والے کی	مذکورہ بالا اشخاص کو دان دینے سے داتا کا ناش اس جنم میں اور لینے والے کا آیندہ جنم میں ۔

بربادی آیندہ جنم میں کرتا ہے +

اگر وہ ایسے ہوں تو کیا ہوتا ہے ۔

यथाप्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन्।
तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ ॥मनु०४।१९४

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھکر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت سفلیہ یعنی دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں +

मनु० ४ ॥ २४२।२४३ ॥

> دھرم ہی دُکھ کے سمندر سے پار اُتار پرمیشور تک پہنچاتا ہے۔

اس وجہ سے پرلوک یعنی آئندہ جنم میں سُکھ اور جسم کی مدد کے لئے ہمیشہ دھرم کو فراہم آہستہ آہستہ کرتا جاوے کیونکہ دھرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دُکھ کے سمندر کو جیو عبور کر سکتا ہے + ۱ +

جو انسان دھرم ہی کو افضل سمجھتا جس کا دھرم کے کرنے سے گناہ کردنی دور ہو گیا اُس کو نور مجسم اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے اُس پرلوک یعنی قابل دید پرمیشور کے پاس دھرم ہی جلد پہونچاتا ہے +

اس لیئے۔

(۹۳)

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।
अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥
वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।
तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥
आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।
आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥
मनु० ४ ॥ २४६ । २५६ । १५६ ॥

> اس لیئے عمدہ چال چلن سے انسان کو رہنا چاہیئے۔

ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والا۔ حلیم طبع۔ اپنے حواس پر قادر اور ایذا رساں سخت بدچلن آدمیوں سے جدا رہنے والے دھرماتما کو چاہیئے کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سُکھ کو حاصل کریں + ۱ + لیکن یہ بھی خیال رکھے کہ نطق سے مطلب یقین کئے جاتے ہیں نطق ہی اُنکی جڑ اور نطق ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں ایسے نطق کو جو چُراتا یعنی جھوٹھ بولتا ہے وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے + ۲ +

اس لیئے دروغگوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پُوری عمر اور جس دھرماچار سے عمدہ اولاد نیز لازوال دولت حاصل ہوتی ہے اور جس دھرماچار کے کرنے سے بد اوصاف دور ہوتے اُس آچار پر چلن کو

एकोनु भुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥
मनु० ४ ॥ २३८–२४० ॥

एकः पापानि कुरुते फलं भुङ्क्ते महाजनः ।
भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥
महाभारते । उद्योगप० प्रजागरप० ॥ अ० ३२ ॥

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ ।
विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥५॥ मनु० ४ । २४१ ॥

موت کے بعد دھرم کے سوا کوئی ساتھ نہیں جاتا۔

عورت اور مرد کو چاہئے کہ جیسے پتیکا یعنی دیمک بل کو بناتی ہے۔ ویسے سب جانداروں کو تکلیف نہ دیکر پرلوک یعنی پرجنم (آیندہ زندگی) کے سکھ کے لیئے آہستہ آہستہ دھرم کو جمع کریں + ۱ +
کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں بلکہ ایک دھرم ہی مددگار ہوتا ہے + ۲ +
دیکھئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل کرتا۔ ایک ہی دھرم کا ثمرہ جو سکھ اور ادھرم کا ثمرہ دکھ ہے اُس کو بھوگتا ہے + ۳ +
یہ بھی سمجھ لو کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کر کے چیزیں لاتا ہے اور مہاجن یعنی سب خاندان اُسکو بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گناہ گار نہیں ہوتے بلکہ ادھرم کا کرنے والا ہی گناہ گار ہوتا ہے + ۴ +
جب کوئی کسی کا رشتہ دار مر جاتا ہے اُس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ کر پیٹھ دے دوست لوگ موُنھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا بلکہ ایک دھرم ہی اُس کا ساتھی ہوتا ہے + ۵ +

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः । (۹۲)
धर्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम् ॥ १ ॥
धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।
परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥ २ ॥

یہی امر یقینی جاننا چاہیئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے تب عورت کے ساتھ مرد اور مرد کے ساتھ عورت بک جاتی ہے یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ۔ ناخن سے لیکر چوٹی تک جو کچھ ہیں وہ ویرج وغیرہ ایک دوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ عورت یا مرد بلا رضامندی ایکدوسرے کے کوئی بھی معاملہ نہ کریں جن میں بھاری تنفر کے پیدا کرنے والی زناکاری یعنی رنڈی بازی اور غیر مرد سے کے ساتھ مجامعت وغیرہ کام ہیں۔ انکو چھوڑکر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں +

جو برہمن درن کے ہوں تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے۔ نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے۔ طرح طرح کے اُپدیش اور تقریر کرکے انکو عالم بنائیں۔ عورت کا عزت کے لائق دیوتا خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنی عزت کرنے کے لائق دیوی عورت ہے جبتک گروکل میں رہیں تب تک ماں باپ کے مانند معلموں کو سمجھیں اور معلم اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں +

پڑھانے والے معلم اور معلمہ کیسے ہونی چاہئیں +

(۹۷)

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥

निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्धधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥

क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति, विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे, तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥

नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥

प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशुग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥

श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

ہمیشہ کیا کرے +

کیونکہ :-

दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः । (९४)

दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च ॥ मनु० ४।१५७ ॥

بدچلنی سب خرابیوں کی موجب ہے -

جو بدچلن آدمی ہے وہ دنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمت کو حاصل کرتا ہے - دُکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہکر کم عمر والا بھی ہوتا ہے -

اس لیے ایسی کوشش کرے :-

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् । (९५)

यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥

सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।

एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २॥

मनु० ४ ॥ १५९ । १६० ॥

محتاج بالغیر کام بدچلنی اور دُکھ کے موجب ہیں -

جو جو محتاج بالغیر کام ہو اُس اُس کو کوشش سے ترک کرے اور جو جو مختار بالذات کام ہوں اُن اُن پر کوشش سے عمل کرے + ۱ +

کیونکہ جو جو دوسرے کی محتاجی ہے وہ سب دُکھ اور جو جو خود مختاری ہے وہ سب سُکھ - یہی مختصر طور پر سُکھ دُکھ کے جاننے کا ذریعہ جاننا چاہیئے + ۲ +

(۹۶) لیکن جو ایک دوسرے کے ماتحت کام ہے. وہ ماتحتی سے ہی کرنا چاہیئے -

ماتحتی کے کام ماتحتی سے بھی کرنے چاہئیں -

جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ماتحت کاروبار یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم خوش سلوک کرنا - مطابق رہنا - زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا - مرد کی حسب ہدایت گھر کے کام عورت اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا - بدشغل میں پھنسنے سے ایکدوسرے کو روکنا مطلب

کیسے انسان پڑھانے اور اُپدیش کرنے والے نہ ہونے چاہئیں یعنی بے وقوف کی علامات۔

یہ شلوک بھی مہابھارت آدیوگ پرب وِدُر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں +

(ارتھ) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا مگر نہایت مغرور۔ مفلس ہو کر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے اشیاء کے حصول کی خواہش کرنے والا ہو۔ اُس کو عقل مند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں + ۱ +

جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو اعلےٰ مسند پر بیٹھنا چاہے۔ بغیر پُوچھے مجلس میں بہت سا بکے۔ نا قابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتبار کرے وہی ابلہ اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہاتا ہے + ۲ +

جہاں ایسے آدمی معلم۔ واعظ۔ گرو۔ اور قابل عزت مانے جاتے ہیں وہاں جہالت ادھرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھکر دُکھ ہی بڑھتا ہے +

اب طالب علموں کے علامات (لکھتے ہیں)

(۹۹)

आलस्यं मदमोहौ च चापलं गोष्ठिरेव च ।
स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।
एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥
सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनः सुखम् ।
सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

یہ بھی وِدُر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں +

(اُلسیہ) جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل ہونا۔ اور اِدھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا سُننا۔ پڑھتے پڑھاتے رُک جانا مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں + ۱ +

جو ایسے ہیں اُنکو علم حاصل ہی نہیں ہوتا +

آرام طلبی کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں؟ کیونکہ عیش و آرام کا طالب۔ علم کو اور طالب علم عیش و آرام کو چھوڑ دے + ۲ +

ایسے کئے بغیر علم کبھی نہیں نصیب ہوتا +

ایسے شخص کو علم نصیب ہوتا ہے جو۔

پنڈت کی علامات

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر کے شلوک ہیں +

(ارتھ) جو علم روحانی میں ماہر - آربھ یعنی جونکماّ سُست کبھی نہ رہے - راحت رنج - نفع نقصان - عزت بے عزتی - مذمت تعریف میں خوشی غم کبھی نہ کرے - دھرم ہی میں ہمیشہ مستقیم العقل رہے - جس کے من کو عمدہ عمدہ اشیا یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں وہی پنڈت کہاتا ہے + ۱ +

ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا اور پرمیشور - وید - نیک اعمال کرنے اور اُن کی مذمت نہ کرنے والا - پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو - یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں + ۲ +

جو مشکل مضمون کو بھی جلد جان سکے - بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سُنے اور سوچے - جو کچھ جانے اس کو عام کی بھلائی کے لیے لگائے خود غرضی کے لیے کوئی کام نہ کرے بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے دوسرے کی بات چیت میں دخل زنی نہ کرے - یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہیے + ۳ +

جو ناقابل حصول کی خواہش کبھی نہ کرے - ضائع شدہ چیز کا غم نہ کرے مصیبت کے وقت میں موہ میں نہ پڑے یعنی گھبرائے نہیں وہی عقلمند پنڈت ہے + ۴ +

جس کی کلام سب علموں اور سوال وجواب کے کرنے میں نہایت ماہر ہو عجیب و غریب شاستروں کے مضامین کا کہنے والا - ٹھیک ٹھیک دلیل کرنے والا - اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو - وہی پنڈت کہاتا ہے + ۵ +

جسکی عقل سلیم سُنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جسکی معلومات عقل کے مطابق ہوں - جو کبھی آریہ یعنی نیک دھارمک لوگوں کی حد کو نہ توڑے وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو + ۶ +

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں وہاں علم - دھرم - اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے +

پڑھانے میں ناقابل اور بے وقوف کے علامات -

(۹۸)

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामना: ।
अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधै: ॥१॥

अनाहूत: प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।
अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधम: ॥२॥

معاش بسری کرے۔ اور دوج لوگ اس کے خورد و نوش۔ پوشاک۔ مکان۔ بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں ✤

چاروں ورن آپس میں کس طرح برتیں۔

(۱۰۵) چاروں ورنوں کو باہم محبت۔ فیض رسانی۔ نیک سلوک۔ رنج و راحت نفع و نقصان میں ہمخیال ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل و جان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہیے ✤

عورت و مرد کی جدائی کبھی نہ ہونی چاہیے۔

(۱۰۶) عورت یا مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہیے کیونکہ :۔

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम्।

स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसन्दूषणानि षट्॥ मनु० ९।१३॥

(۱) شراب۔ گوشت۔ وغیرہ نشئی چیزوں کا پینا۔ (۲) برے آدمیوں کی صحبت۔ (۳) خاوند سے جدائی۔ (۴) اکیلی ادھر ادھر بیفائدہ یا کھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا۔ (۵) اور بیگانے گھر میں جاکر سونا۔ (۶) یا بود و باش۔ یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں۔ اور یہ مردوں کے بھی ہیں۔

خاوند اور عورت کی جدائی دو قسم کی ہوتی ہے

استری پرش کی جدائی کے اقسام اور ان کے علاج۔

(۱۰۷) اول کہیں کام کے لیئے ممالک غیر میں جانا اور دوسرے موت سے جدائی ہو جانی ✤ انمیں سے اول کا علاج یہی ہے کہ دور ملک میں سفر کیلئے جاوے تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اسکا مدعا یہ ہے کہ بہت زیادہ تک جدائی نہ رہنی چاہیے ✤

پنر وواہ اور نیوگ کے متعلق سوال و جواب

(۱۰۸) (سوال) عورت اور مرد کے بہت بیاہ ہونے جایز ہیں یا نہیں۔

(جواب) ایک وقت میں نہیں

(سوال) کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں ؟

(جواب) ہاں۔ جیسے۔

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् । (۱۰۰)
ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

حصول علم کے لیے پورا برہمچریہ رہنا ضروری ہے۔

ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا انھی کا برہمچریہ سچا اور وے ہی عالم ہوتے ہیں +

(۱۰۱) اس لیے نیک اوصاف سے معمور اُستاد اور طالب علموں کو ہونا چاہیئے۔

برہمن یعنی اُستادوں کے خاص فرائض۔

معلم ایسی کوشش کیا کریں کہ جس سے طالب علم راست گو۔ راستی کے معتقد۔ راست کردار۔ مہذب۔ نفس پر غلبہ نیک سیرت وغیرہ نیک اوصاف والے۔ جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ اُن کی بدحرکات چھڑانے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں + اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر۔ شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے۔ سوچنے کی عادت والے محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے +

یہ سب براہمن ورن کے کام ہیں۔

(۱۰۲) کھشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے +

کھشتریوں کے خاص فرائض

(۱۰۳) ویشوں کے فرض یہ ہیں کہ ملکوں کی زبانیں سیکھنا۔ کئی قسم کی

ویشوں کے خاص فرائض

تجارت کے طریقے۔ اُن کے نرخ جاننا۔ بیچنا۔ خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا۔ آنا۔ فائدہ کے لیئے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی۔

دولت کا بڑھانا۔ علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راست گو و فریب سے خالی ہو کر سچائی کے ساتھ سب بیوپار کرنے سب چیزوں کی حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے +

(۱۰۴) شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔

شودروں کے خاص فرائض

نہایت محبت سے دوجوں کی خدمت کرانھی سے اپنی

والے کا لڑکا گود لے لیں گے اُس سے خاندان چلے گا اور زناکاری بھی نہ ہوگی اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں تو نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلیں *

(۱۱۱) (سوال) پُنر بواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے ؟

پُنر بواہ اور نیوگ میں فرق۔

(جواب) پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے اور اُس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر بیوہ عورت اُسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے گو نیوگ ہو جاوے۔

دوسرا۔ اُسی بیاہی عورت کے لڑکے اُسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں مگر نیکتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے ویرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں نہ اُسکا گوتر ہوتا ہے اور نہ اُسکا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں اُسی کا گوتر رہتا ہے اور اُسی کی جائداد کے وارث ہوکر اُسی گھر میں رہتے ہیں *

تیسرا۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے مگر نیکت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا *

چوتھا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے *

پانچواں۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں *

(۱۱۲) (سوال) بواہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف۔

پُنر بواہ اور نیوگ کے قواعد مختلف ہیں

(جواب) کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ۔ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت ملکر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

(۱۱۳) مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے *

نیوگ شدہ چار تک اولاد پیدا کر سکتے ہیں

(۱۱۴) (۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری کا بیاہ ہوتا ہے ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے۔ اُنہی کا نیوگ ہوتا ہے۔ کنوارے کنواری کا نہیں *

کنوارے کنواری کا نیوگ نہیں ہو سکتا۔

(۱۱۵) (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں بلکہ

نیوگ شدہ مرد و عورت سوائے رتودان کے اکٹھے نہیں رہتے

याऽक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागनापि वा ।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥मनु० ९।१७६॥ (۱۰۹)

دوجوں میں عقد ثانی کس حالت میں ہوسکتا ہے۔

جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا ہو (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو یعنی جو اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویرج مرد ہو اُن کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پُنر وواہ (تکرار ازدواج) ہونا چاہیئے۔
اس سے کیا نتیجہ نکلا کہ برہمن۔ کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پُنر وواہ (تکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے ✦

(۱۱۰) (سوال) پُنر وواہ میں کیا نقص ہے؟

عقد ثانی کے نقص

(جواب) پہلا۔ عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لے ✦
(دوسرا) جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کے یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور اُنکے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا ✦
(تیسرا) بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر اُنکی جائداد کا برباد ہو جانا ✦
(چوتھا) پتی برت* اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پُنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں ✦
(سوال) جب قطع نسل ہو جائے تب بھی اُسکا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگے۔ اس لیے پُنر بواہ ہونا اچھا ہے ✦
(جواب) نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قایم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیئے کسی اپنی ذات

* (نوٹ) پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر بواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی جیون حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کریں گے ✦ (مترجم)

(۱۲۰) (سوال) یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے۔

نیوگ زناکاری نہیں ہے

(جواب) جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی (مجامعت) زناکاری ہوتی ہے ویسے جو نیوگ شدہ نہیں اُن کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قواعد کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائیگی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے کمار کے ساتھ شاستر کے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتا۔ ویسے ہی ویدشاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیے۔

(سوال) ہے تو ٹھیک لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی نہ ہونی چاہیے۔ ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں۔ وے بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے۔

(۱۲۱) (سوال) ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے۔

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں بلکہ اسکے روکنے میں ہوتا ہے

(جواب) اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے؟ گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے سلسلہ کائنات کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رُک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور یوگیوں کے۔

کیا اسقاط حمل سے بچہ کُشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وے جوانی میں ہیں دل میں اولاد کا تولد اور شہوت کی خواہش ہونے سے کسی سرکاری یا برادری کے قاعدہ سے رُکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک ہی نیک تدبیر ہے کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں تو ٹھیک ہے لیکن جو ایسے نہیں ہیں اُن کا بیاہ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیے۔

(۱۲۲) اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے۔

نیوگ اور ودواہ کے فوائد

رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری کی بدفعلی۔ اعلےٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی

بغیر رتودان* کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں ٭

(۱۱۶) (۹) اگر عورت اپنے لیئے نیوگ کرے تو جب دوسرا حمل ٹھہر جائے

> نیوگ شدہ عورت و مرد دوسرے حمل کے ٹھہرنے کے بعد قطع تعلق کر دیں

اُسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لیئے کرے تو بھی دوسرے حمل کے ٹھہرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کرکے نیوگ شدہ مرد کو دیدیوے ٭

(۱۱۷) گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار نیوگ

> نیوگ شدہ عورت و مرد کو کس طرح دس اولاد تک پیدا کرنے کی اجازت ہے

شدہ مردوں کے لیئے پیدا کر سکتی ہے اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار بیویگان کے لیئے پیدا کر سکتا ہے ٭ اسی طرح ملکر دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے ٭

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु । (۱۱۸)
दशास्यां पुत्रानाधेहि पतिमेकादशं कृधि ॥
ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४५ ॥

> وید منتر کا پرمان

اے ۔ وریہ کے سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر اور گیارھواں عورت کو مان۔ اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ ٭

(۱۱۹) یہ وید کا حکم ہے کہ برہمن ۔ کھشتری ۔ اور ویش ورن والی عورت

> دس سے زیادہ اولاد پیدا کرنے کی خرابیاں۔

اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور ۔ کم عقل ۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور عورت و مرد بھی کمزور کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں ٭

*(نوٹ) رتودان یا گربھادان وہ فعل ہے جو محض اولاد پیدا کرنے کے لیئے اُس وقت کیا جاتا ہے جبکہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھوکر بالکل پاک ہو جائے ٭ (مترجم)

(۱۲۸) جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کرے گا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ ویسے ہی کا رشتہ ہونا چاہیے ٭

نیوگ کی ضرورت کب محسوس ہو سکتی ہے۔

(۱۲۹) (سوال) جیسے بیاہ کے لیے وید آدی شاستروں کی سند ہے ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں ٭؟

نیوگ میں پرمان

(جواب) اِس بارہ میں بہت سی سندیں دیکھو اور سُنو ٭

कुहस्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहो षतुः । को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४० । मं० २ ॥

उदीर्ष्व नार्यभिजीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि हस्त ग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १८ । मं० ८ ॥

(۱۳۰) اے عورت مرد جیسے دیور کے ساتھ بیوہ یکجا ہو اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہم بستری کر کے اولاد کو بہر طور پیدا کرتی ہے ویسے تم دونو بیاہتا عورت مرد کہاں رات اور کہاں دن میں بسے تھے؟ کہاں اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت کہاں رہتے رہے + تمھارے سونے کی جگہہ کہاں ہے؟ نیز کون ہو یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟۔

پہلے منتر کے معنی

(۱۳۱) اس سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شُدہ مرد و عورت اکٹھے ہی رہیں اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کرے ٭

پہلے منتر کا نتیجہ

(۱۳۲) (سوال) اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے ٭؟

دیور لفظ کے معنی

(جواب) دیور کے ساتھ لیکن دیور لفظ کے معنی جیسے تم سمجھتے ہو ویسے نہیں۔ دیکھو نروکت میں۔

تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اِس لیے نیوگ کرنا چاہیئے ۔

(۱۲۳) (سوال) نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیئے۔

نیوگ کی رسومات

(جواب) جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دُلہن دولھا کی رضامندی ہوتی ہے ویسے نیوگ میں بھی ہونی چاہیئے یعنی جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں کہ ہم دونوں نیوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائیگا تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کریں تو گناہ گار اور ذات یا راجا کے سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھادھان کا کام کریں گے حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جُدا رہیں گے ۔

(۱۲۴) (سوال) نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیئے یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی۔

نیوگ اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والے مرد سے ہونا چاہیئے

(جواب) اپنے ورن میں یا اپنے سے افضل ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت ویش کھشتری اور براہمن مرد کے ساتھ۔ کھشترانی۔ کھشتری اور براہمن کے ساتھ۔ براہمنی۔ براہمن کے ساتھ نیوگ کرسکتی ہے ۔

(۱۲۵) اِس کا مدعا یہ ہے کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا چاہیئے۔ اپنے سے ادنٰے ورن کا نہیں ۔

مذکورہ بالا طریق کا مدعا

(۱۲۶) عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنی وید کے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں ۔

ستری و پُرش کی پیدائش کا مدعا

(۱۲۷) (سوال) مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا ۔

دوِجوں میں ایک ہی بار وواہ ویدشاستر کے مطابق ہوسکتا ہے

(جواب) ہم لکھ آئے ہیں کہ دوِجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔

کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کیے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی ۔

(۱۳۶) (سوال) ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور بیاہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں۔

عورت و مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور شادی شدہ و نیوگ شدہ خاوندوں کے کیا نام ہوتے ہیں

(جواب)

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।
तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥ ऋ० मं० १० । सू० ८५ । मं० ४० ॥

اے عورت تجھکو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے اُس کا نام کنوارپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا وہ گندھرو ایک عورت سے ہم بستری ہو چکنے سے گندھرو۔ جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے [इमां त्वमिन्द्र] اس منتر سے گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے۔

(سوال) ایکادش لفظ سے دس لڑکے اور گیارھواں خاوند کو کیوں نہ گنیں۔

(جواب) جو ایسا ترجمہ کروگے تو

"विधवेव देवरम्" "देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते"
"अदेवृघ्नि" और "गन्धर्वो विविद उत्तरः"

ان وید کے حوالجات سے برخلاف معنی ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمہ سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया ।(۱۳۷)
प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ २ ॥

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० ॥ अ० ३। खं० १५ ॥

دیور اُس کو کہتے ہیں کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والا ہو جس سے نیوگ کرے اوسی کا نام دیور ہے ؛

(۱۳۴) اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے منتر کے معنی دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ تجھیوہ لینے والے نیوگ کرنے والے خاوند کے تعلق کے لیئے نیوگ ہوگا تو یہ پیدا شدہ بچہ اُسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا اور اگر تو اپنے لیے نیوگ کرے گی تو یہ اولاد تیری ہوگی اسی طرح یقین رکھ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اِسی اصول کی پابندی کرے ؛

अदेवृघ्न्यपतिघ्नी हैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः ।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥
अथर्व० ॥ कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ॥

تیسرے وید منتر کا پرمان اے پتی اور دیور کو دُکھ نہ دینے والی عورت اس گرہست آشرم میں تو حیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی - اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی خوبصورت تمام شاستروں کے علم سے مزین - اولاد پیدا کرنے والی - بہادر لڑکوں کے جننے والی - دیور کی خواہش کرنے والی سکھ کے دینے والی -

پتی یا دیور کو حاصل کر کے گرہست کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے اُس کو عمل میں لا ؛

(۱۳۵)

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु० ९ । ६९ ॥

اسی بارہ میں منو کا پرمان جو باکرہ عورت بیوہ ہو جائے تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی بھی اُس سے بیاہ کر سکتا ہے ؛

خواہش کر"۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکے گی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ
کر کے اولاد پیدا کرلے۔ لیکن اُس بیاہے مہاشے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔
ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولد اولاد کے نا قابل ہو تب
اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ تولد اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری
بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجیے۔

اس بارہ میں تواریخی واقعات

(۱۳۹) جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت کُنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا ویاس جی نے چترانگد
اور وچتر ویرج کے مرجانے پر اُن اپنے بھائیوں کی عورتوں سے
نیوگ کر کے امبیکا امبا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو
پیدا کیا۔ اِس قسم کے تاریخی واقعات بھی اِس بارہ میں ثبوت ہیں۔

(۱۴۰)

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥
वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ २ ॥ मनु० ९ ॥ ७६ । ८१

اِسی بارہ میں منو سمرتی کے شلوک

اگر بیاہا ہوا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا
ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیکنامی کے لیئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ
بھوگ کے لیے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کر کے پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے۔
جب شادی شدہ خاوند آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جاوے ۱۔
ویسے ہی مرد کے لیے بھی قاعدہ ہے کہ۔
عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے)
اولاد ہو کر مر جاوے تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں
تو گیارھویں برس تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری
عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے۔ ۲
ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے
نیوگ کر اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے۔
اِس قسم کے حوالجات اور دلائل سے سویمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی
ترقی کرنی چاہیئے۔

ज्येष्ठो यवीयसो भार्य्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।
पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥
औरस: क्षेत्रजश्चैव ॥ ३ ॥ मनु० ९ ॥ ५९ । ५८ । १५९ ॥

منو کے تین پرمان نیوگ کے بارہ میں۔

یہ سب منوجی نے لکھا ہے کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلےٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ تب نیوگ ہونا مناسب ہے اور جب اولاد بالکل نہ ٹھیرے تب نیوگ ہو۔
اگر آپت کال یعنی اولاد کے ہونے کی خواہش کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وے نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔
مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے اسکے پیچھے صحبت نہ کریں اور اگر دونوں کے لیے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک۔
حاصل کلام مذکورہ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے پتت یعنی گرے ہوئے گنے جاتے ہیں۔
اور اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں تو شہوت پرست اور لائق مذمت ہوتے ہیں یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اندھا دھند شہوت رانی کے لیے نہیں۔
(۱۳۸) (سوال) نیوگ مرے پیچھے ہی ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی؟

خاوند کی زندگی میں بھی نیوگ ہوسکتا ہے۔

(جواب) جیتے بھی ہوتا ہے۔

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० मं० १० । सू० १० । मं० १० ॥

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی

بیاہ کا قاعدہ نہ رہے تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب وخستہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے اور بھاری زناکاری بڑھکر سب بیمار کمزور اور کم عمر ہوکر جلد جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کریگا۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت بھی نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری بڑھکر سب مریض کمزور اور کم عمر ہوکر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکے گا اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہے گا اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لیے شادی ہی ہونا بالکل درست ہے ؛

عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اگر جوانی کے باعث رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے

(۱۴۶) (سوال) جب ایک بیاہ ہوگا ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لیے ایک مرد رہے گا اس عرصہ میں عورت حاملہ۔ دائم المریض۔ یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو پھر کیا کریں۔

(جواب) اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جاوے تو کسی سے نیوگ کر کے اُس کے لئے اولاد پیدا کر دے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں ؛

چار قسم کے پرشارتھ سے گرہستی لوگ سب کام سرانجام دیتے رہیں

(۱۴۷) جہاں تک ہو سکے ناحاصل شدہ چیز کی خواہش۔ حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق وکوشش کے ساتھ تن من دھن لگاکر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں ؛

گرہستی کو دوست دشمن سے کیسے برتنا چاہیئے۔

(۱۴۸) اپنے ماں باپ۔ ساس سسر کی نہایت خدمت کریں۔ دوست اور ہمسایہ۔ راجا۔ فاضل۔ حکیم۔ اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش ادھرمی ہوں اُن سے اُپیکشا یعنی کینہ چھوڑ کر اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں ؛

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم اور تربیت یافتہ بننے بنانے میں دولت وغیرہ اشیاء کو خرچ کر کے اُن کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکھش (نجات) کی بھی تدابیر کیا کریں کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو ؛

(۱۴۱) جیسا "اورس" یعنی بیاہے خاوند سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائداد کا مالک ہوتا ہے ویسے ہی "کھیشترج" یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرے باپ کے وارث ہوتے ہیں:

منو کے حوالہ سے نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا اُسی طرح باپ کا وارث ہوتا ہے جیسے شادی سے پیدا شدہ۔

(۱۴۲) اب اِس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہیئے کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی۔ یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں وے بُرے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہوکر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں کھوتا ہے وہ بھاری بے وقوف کہاتا ہے کیونکہ اُسکا پھل اُسکو نہیں ملتا۔ اور

بے بہا ویریہ کو جو دوسرے کے کھیت میں بوتا ہے اُس سے بڑھکر جاہل کون ہے۔

(۱۴۳) "आत्मा वै जायते पुत्रः"

یہ براہمن گرنتھوں کا قول ہے۔

ایک طرح سے بیٹا باپ کا آتما ہوتا ہے اُس میں دو ثبوت

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।

आत्मा वेपुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ।

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوئے ویریہ سے اور دل سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے تو میرا آتما ہے مجھ سے پہلے مت فوت ہو بلکہ سو برس تک زندہ رہ:

(۱۴۴) جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں اُس کو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں بونا یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈلوانا بڑا بھاری گناہ ہے۔

بیگانے مرد یا عورت سے بدفعلی کرنا بھاری گناہ ہے۔

(۱۴۵) (سوال) بیاہ کیوں کرنا۔ کیونکہ اس سے مرد عورت کو بندش میں پڑکر بہت تنگ ہونا اور دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اسلیئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو تب تک وے ملے رہیں۔ جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں:

بیاہ کرنے کی ضرورت اور اُس کے فوائد اور "فری لو"* کی تردید۔

(جواب) یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر انسانوں میں

* "فری لو" بمعنی آزادانہ محبت ۔ مترجم:

وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے تو اُس کا کلی یگ میں ممانعت کرنا وید کے برخلاف کیوں نہیں ؟۔
اگر کلی یگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے تو تریتا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے۔ پس ایسے خراب کام کا سَت یگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے اُس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی ممانعت ہے تو ہمیشہ ہی ممانعت ہے جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس کرتا ہے ؟۔
اگر نشٹے یعنی خاوند کسی دور و دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ کرے اُسی وقت بیاہتا خاوند آجائے تو وہ کس کی عورت ہو ؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقع ہیں ؟ اگر بیمار پڑا ہو یا لڑائی ہوگئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے موقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہیئے ؛۔
(۱۵۱) (سوال) کیوں جی تم پاراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے ؟
(جواب) چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف وید کے برخلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہیئے منوسمرتی سوائے جعلی شلوکوں ہونے سے نہیں مانتے اور یہ تو پاراشر کا قول بھی نہیں ہے کیونکہ جیسے برھمو واچ (برھما بولا) وسِشٹوواچ (وسِشٹ بولا) راموواچ (رام بولا) شِوواچ۔ (شِو بولا) وشنوواچ (وشنو بولا) دیویوواچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھکر کتابوں کی تصنیف اس لئے کرتے ہیں کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے ان کتابوں کو کُل دنیا مان لے اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے ؛۔
اس لئے لایعنی کہانیوں سے پُر کتابیں بناتے ہیں ؛۔
کچھ کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑکر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے اور کوئی سمرتی نہیں + ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو۔
(۱۵۲) (سوال) گرہ آشرم سب سے چھوٹا ہے یا بڑا۔
گرھست آشرم کی فضیلت (جواب) اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں۔ لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।
तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम् ॥ १ ॥

(۱۴۹) ایسے ایسے شلوکوں کو نہ مانیں۔ جیسے:

جعلی شلوک نہ ماننے چاہئیں

पतितोपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः
निर्दुग्धा चापि गौ पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं सन्यासं पलपैत्रिकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीवे च पतिते पतौ ॥
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

من گھڑت براشری کے شلوک ہیں۔

(۱۵۰) اگر بدکار دوج کو نیک۔ اور نیکو کار شودر کو ادنےٰ مانیں تو اس سے بڑھکر طرفداری بے انصافی۔ ادھرم اور کیا ہوگا؟ کیا دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لیے ہوتی ہیں و یسے کمہار وغیرہ کے گدھی پرورش کرنے کے لئے نہیں ہوتی۔ اور یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ دوج اور شودر ایک نوع انسان کی ہیں اور گائے اور گدھی علیحدہ نوع ہیں۔ اگر بمشکل حیوانی نوع سے تمثیل کا ایک جز تمثیل علیہ سے مل بھی جائے تو بھی اس کا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اسواسطے یہ شلوک علماء کی تسلیم کے قابل کبھی نہیں ہوسکتے۔

ان جعلی شلوکوں پر اعتراض یہ ہیں۔

جب اشوالبھ یعنی گھوڑے کو مار کر یا گوالمبھ گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی

له (نوٹ) ترجمہ منجانب مترجم۔
بدمعاش دوج بھی اچھا ہے۔ نیک چلن شودر ہو تو وہ بھی اچھا نہیں۔
کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے۔ اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں۔
گھوڑے کو مار کر یگ میں ڈالنا۔ گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا۔ سنیاس۔ ماس کا پنڈ۔ دیور سے اولاد پیدا کرنا۔ کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں۔ خاوند کے غائب ہو جانے پر۔ موت پر۔ سنیاسی ہونے پر۔ مخنث ہونے پر۔ خارج کئے جانے پر۔ عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے۔

پانچواں سملاس

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

ब्रह्मचर्य्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेद्वनी भूत्वा प्रव्रजेत ॥ शत० कां० १४ ॥

بان پرست کا وقت ۱۔ انسانوں کو واجب ہے کہ برہم چریہ آشرم کو پُورا کر کے گرہست میں داخل ہوں اور اُس کے بعد بان پرستھ اختیار کریں بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں۔ آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ मनु० ६ । १०-५ ॥

اس طرح سناتک یعنی وہ شخص جس نے برہم چریہ آشرم پورا کر لیا ہو گرہ آشرم کو اختیار کرے

मनु० ६ । ८० ॥

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमाः ॥ २ ॥
यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम् ।
गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही ॥ ३ ॥
स संधार्य्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता ।
सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्य्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ४ ॥ मनु० ।

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا تب تک گھومتے ہی رہتے ہیں۔ جب تک کہ سمندر کو حاصل نہیں کر لیتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں ؛

بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا۔ چونکہ برہمچاری۔ بان پرستھ اور سنیاسی تین آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دیکر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اسلئے گرہست جیشٹھ (اعظم) آشرم ہے یعنی سب کاروبار میں دُھرن دھر (تمام آشرموں کا گذارہ کرانے والا) ہے ؛

اسلئے جو موکھش اور دُنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری کوشش سے گرہ آشرم میں داخل ہو۔ جو گرہ آشرم دُربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں اُسکو اچھی طرح اختیار کرنا چاہیئے ؛

(۱۵۳) اس لئے جتنا کچھ کاروبار دنیا میں ہے اُس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو تولد اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ۔ بان پرستھ۔ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے ؟ جو

گرہ آشرم کی مذمت کرنے والا مذموم اور تعریف کرنے والا تعریف کے لائق ہے۔

کوئی گرہ آشرم کی مذمت کرتا ہے وہی مذموم ہے اور جو تعریف کرتا ہے وہی قابل تعریف ہے لیکن تب ہی گرہ آشرم میں راحت ملتی ہے جب عورت اور مرد دونوں باہم خوش عالم محنتی اور سب قسم کے کاموں سے واقفکار ہوں اسلئے گرہ آشرم کی راحت کا اعلےٰ سبب برہمچریہ اور مسبوق الذکر سویمبر بیاہ ہے ؛

یہ مختصر طور پر سماورتن۔ بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھدی۔ اسکے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا ؛

اور جو کوئی کچھ بھکشا (کھانے کی چیز) دیجاوے اُسی سے گذارا کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں وے لازوال۔ محیط کل۔ نفع و نقصان سے مبرّا پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پر (پران دوارا) سے حاصل کر کے مسرور ہوتے ہیں۔

अभ्यादधामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।

व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥

यजुर्वेदे ॥ अध्याय २० । मं० २४ ॥

بان پرستھ کو واجب ہے کہ یہ خواہش کر کے کہ میں آگ میں ہوم کر کے اور دیکشا[1] پا کر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہووے۔ طرح طرح کی ریاضت۔ نیک صحبت یوگ ابھیاس[2] اور سچے بچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے ۔

اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے اور پھر سنیاس لیوے ۔

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا

سنیاس کا طریق

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।

चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् ॥ मनु० ६ । ३२

کس عمر میں سنیاسی ہو۔

۳۲۔ اِس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنی پچاسویں برس سے پچھتر ویں برس تک بان پرستھ رہ کر عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پرنی وراٹ یعنی سنیاسی ہو جاوے ۔

سوال۔ اگر کوئی گرہ آشرم اور بان پرست آشرم نہ کر کے سنیاس آشرم کو اختیار کر لے

---

[1] دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہو کر دیکشا (سند) دیجاتی تھی ۔

[2] یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی مشق ہیں اس لئے یوگا بھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے جو ایشور کو پانے یا اُس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیجاتی ہے (مترجم)

اور دوج یعنی براہمن۔ کشتری اور ویش اس طرح گرہ آشرم میں رہ کر اپنے آتما میں مصمم ارادہ کرکے اور حواس پر بخوبی غالب ہو کر جنگل میں قیام کرے + ۱ + مگر جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے اور پوتا بھی ہو گیا ہو تب جنگل میں جاکر رہے + ۲ + گاؤں کی خوردنی اشیاء اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کرکے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن (جنگل) میں قیام کرے + ۳ + اگنی ہوتر کا تمام و کمال سامان ساتھ لے کر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا۔ آرنیہ (جنگل) میں جاکر بسے۔ + ۴ +

بان پرستی کیلئے ہدایتیں

-۲- طرح طرح کے ساما (سامک) وغیرہ انج اچھے اچھے ساگ۔ جڑیں۔ پھول۔ پھل کند وغیرہ سے مذکورہ بالا پنچ مہایگوں کو کرے اور اُسی سے اتیتھی کی خدمت اور اپنا بھی گذارا کرے + ۵ +

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः ।

दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः ॥ १ ॥

अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः ।

शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः ॥२॥ मनु० ६ ॥ ८ । २६ ॥

سوادھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے۔ اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست ضابط الحواس۔ علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنے والا ہووے۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے + ۱ + راحت جسمانی کے لیے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہمچاری رہے یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تاہم اُس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے۔ زمین پر سووے اپنے لواحقین یا اپنی چیزوں میں ممتا (محبت) نہ کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے + ۲ +

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्य्यां चरन्तः । सूर्य्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्राऽमृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा ॥ ॥ मुण्ड० ॥ खं० २ । मं० ११ ॥

جو شانت عالم لوگ جنگل میں ریاضت۔ دھرم کی پابندی اور سچائی میں اعتقاد رکھتے ہوئے

لہ جن کی طبیعت میں اضطرابی نہو۔ (از جانب مترجم)

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेद् ज्ञान आत्मनि ।
ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥
कठ० । वल्ली ३ । मं० १३ ॥

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر اُن کو علم و معرفت اور آتما (کے گیان) میں لگاوے اور اُس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگاوے اور اُس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما میں قائم کرے ؛

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ मुण्ड० । खंड २ । मं० १२ ॥

یہ دیکھ کر کہ تمام دُنیوی عیش و راحت کرم (اعمال) سے جمع ہوتا ہے براہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے کیونکہ اکرت (غیر مصنوع) پرمیشور کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسلئے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لیکر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گُرو کے پاس حصول علم و معرفت کے لئے جاوے اور وہاں جا کر تمام شکوک کو مٹاوے لیکن (جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے) اُن کی صحبت ترک کر دے۔

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितम्मन्यमानाः । जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥१॥ अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः । यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात्तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २ ॥ मुण्ड० । खं० २ । मं० ८ । ९ ॥

جو جہالت کے اندر کھیل رہے ہیں اور اپنے آپ کو دانشمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وے چاہِ ضلالت میں گرنے والے جاہل اس طرح دُکھ اُٹھاتے ہیں جس طرح اندھے اندھے کے پیچھے

اُس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب) ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا۔

(سوال) یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام قاعدہ اور استثنائیں

۴۔ (جواب) دو قسم کی نہیں۔ کیونکہ جو بچپن میں تارک الدنیا ہو کر لذات نفسانی میں پھنسے وہ سخت پاپی ہوتا ہے۔ اور جو نہ پھنسے وہ نہایت نیک نہاد سچا آدمی ہے

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत् ॥

یہ براہمن گرنتھ کا قول ہے جس دن ویراگ[1] آجائے اُسی دن گھر (گرہستھ) یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے۔

سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے لکھا گیا اور اب بیاں وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی چاہے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیوے یا گرہستھ آشرم سے اور تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پُورا عالم ضابطہ حواس۔ نفس پرستی کی خواہش سے آزاد سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو وہ برہمچریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور ویدوں میں بھی

"यतयः ब्राह्मणस्य विजानतः"[2]

اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے۔

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ।

नाशान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

कठ० । वल्ली । २ । मं० २३ ॥

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی۔ جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں۔ جس کی آتما یوگ میں قائم نہیں ہوتی اور جس کا دل یک سُویا قائم نہیں وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ویراگ سے پاپ کے کاموں سے سخت نفرت ہو جانا مُراد ہے۔

[2] यतयः سے اندریوں (حواس کو ضبط میں رکھنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں۔ ब्राह्मणस्य विजानतः کے معنی ایشور کے وگیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی (براہمن) ہیں۔

प्रजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम् ।
आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणः प्रव्रजेद् गृहात् ॥ २ ॥
यो दत्त्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात् ।
तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः ॥ ३ ॥
मनु० ६ ॥ ३८ । ३९ ॥

جینو چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا۔

۵۔ پرجاپتی یعنی پرمیشور کے حصول کے لئے اِشٹی یعنی یگ کر کے اُس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑ آہونیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کے بجائے پران اپان۔ ویان۔ اُدان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر براہمن پرمیشور کو جاننے والا گھر سے نکل کر سنیاسی ہو جاوے۔ جو سب جانداروں یعنی ہر متنفس سے دشمنی کے خیال کو ترک کر کے گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے۔ اُس برہم وادی یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کی وعظ کرنے والے سنیاسی کو پرکاش سے یعنی مُکتی کا پُرراحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ سوال۔ سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے؟

سنیاسیوں کا دھرم

جواب۔ دھرم تو بے رو رعایت انصاف پر عمل کرنا۔ راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا۔ وید میں کہے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرمانبرداری۔ دوسروں کی بھلائی راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔ لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے:

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥ १ ॥
क्रुद्ध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत् ।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत् ॥ २ ॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः ।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह ॥ ३ ॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान् ।

چل کر خراب وخستہ ہوتے ہیں جو اکثر جہالت میں پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم سب باتوں سے فارغ ہو گئے جن کو محض کرم کانڈی (پابند عمل) دُنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر علم نہیں دے سکتے اور نہ خود علم رکھتے ہیں۔ وے مبتلائے اضطراب ہو کر پیدائش و موت کی تکلیف میں پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے ۔

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्वाः

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥

मुण्ड० । खं० २ । मं० ६ ॥

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے کہے ہوئے وید منتروں کے معنی جاننے اور نیک چلن میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں وے پرمیشور میں مُکتی کا سُکھ حاصل کر کے اور اُس کو بھوگ کر بعدازاں جب مُکتی سُکھ کی میعاد پُوری ہو جاتی ہے تب وہاں سے چھوٹ کر دنیا میں آتے ہیں۔ مُکتی کے بغیر دُکھ کی بیخ کنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं

न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२ ॥

جو جسم والا ہے وہ رنج وراحت کے حصول سے جدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مُکتی میں محیط کل پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے تب اُس کو دنیوی رنج وراحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ

भिक्षाचर्यं चरन्ति ॥ शत० । कां० १४ । प्र० ५ । ब्रा० २ । कं० १ ॥

دنیا میں شہرت یا فایدہ۔ دولت سے عیش یا عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ بھکشک ہو کر رات دن نجات کی تدابیر میں مشغول رہتے ہیں +

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा

ब्राह्मणः प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेदब्राह्मणे ॥

धी र्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ ९५ ॥

अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा संगान् शनैः शनैः ।

सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ ९६ ॥ मनु०

अ० ६ ॥ ४६ । ४८ । ४९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ ।

७०-७३ । ७५ । ८० । ८१ । ८२ । ८१ ॥

جب سنیاسی راستہ میں چلے تب اِدھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھ کر چلے ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ ہمیشہ ہی سچ بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچکر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرے +۱+ جب کہیں وعظ یا مباحثے وغیرہ میں کوئی سنیاسی پر غصہ کرے یا اُس کی مذمت کرے تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اُس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اُس کے بھلائی کے لیئے نصیحت ہی کرے۔ اور ایک مُنہ کے دو نتھنوں کے دو آنکھ کے اور دو کان کے سوراخوں میں منتشر ہوئی کلام سے کسی باعث سے بھی جھوٹ کبھی نہ بولے +۲+ اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم۔ غیر محتاج۔ شراب۔ گوشت وغیرہ سے اجتناب کیئے ہوئے آتما ہی کی مدد سے راحت کا طالب ہوکر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کرنے کے لیئے ہمیشہ گھومتا رہے +۳+ سر کے بال۔ ناخن۔ ڈاڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن سونٹا اور کوسمبھ وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہنکر نشچت آتما کسی جاندار کو ایذا نہ دیکر سب جگہہ گھومے +۴+ حواس کو ادھرم کے چلن سے روک۔ محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بلا دشمنی برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لیئے قوت بڑھایا کرے +۵+ کوئی دنیا میں اُس کو بُرا یا بھلا کہے تاہم ہر آشرم کے ساتھ برتاؤ کرتا ہوا وہ انسان یعنی سنیاسی سب جانداروں کے درمیان رو رعایت یا تعصب کو چھوڑکر خود دھرماتما رہے اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ سونٹا۔ کمنڈل۔ اور گیروے کپڑے وغیرہ نشانات سے آراستہ ہونا دھرم کا باعث نہیں ہے بلکہ انسان وغیرہ جانداروں کی اپنی سچی وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا مقدم کام ہے +۶+ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی کو صاف کر دیتا ہے تب بھی بغیر اُس کے ڈالے اُس کے نام کے لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہوسکتا +۷+ اس لیئے براہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اُس کے ساتھ

विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ ४ ॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥ ५ ॥
दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमं तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपसश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निःस्पृहः ।
तदा सुखमवाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥
चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥
धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।

جب سنیاسی سب بھاؤں یعنی اشیا میں غرض اور خواہش سے مبرا اور سب بیرونی اندرونی کاروبار میں بھاو (خیال) سے پاکیزہ ہوتا ہے تب ہی اس جسم میں اور موت کے بعد ہمیشہ خوشی کو حاصل کرتا ہے +۱۳+ اس لئے برہم چاری گرہستی بان پرستھی۔ اور سنیاسیوں کو واجب ہے کہ کوشش سے دس صفات والے مندرجہ ذیل دھرم پر عمل کریں +۱۴+

> دھرم کے دس لکشن جن پر چلنا سب کا فرض ہے۔

۷۔ پہلی صفت (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کشما) مذمت و تعریف عزت و بے عزتی۔ نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری (دم) من (دل) کو ہمیشہ دھرم میں راغب کر ادھرم سے روک دینا یعنی ادھرم کرنے کی خواہش بھی نہ اٹھنا۔ چوتھی۔ (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدون اجازت یا مکر و فریب۔ عہد شکنی۔ یا کسی بیوہار (دنیوی قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وعظ کرکے بیگانے مال کو لے لینا چوری اور اس کو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے۔ پانچویں (شوچ) محبت نفرت اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی۔ اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے اعمال سے روک کر حواس کو دھرم ہی میں ہمیشہ چلانا۔ ساتویں۔ (دھی) منشی اشیا یا عقل کو ضایع کرنے والی دیگر اشیاء بدوں کی صحبت کاہلی۔ اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ اشیاء کا استعمال نیک آدمیوں کی صحبت اور یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (ودیا) مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا کما حقہ علم اور ان سے مناسب فائدہ اوٹھانا۔ ست جیسا آتما میں ویسا دل میں جیسا دل میں ویسا زبان پر جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ ودیا اور اس کے خلاف اودیا ہے + نویں (ست) جو چیز جیسی ہو اس کو ویسا ہی سمجھنا ویسا ہی کہنا اور ویسا ہی کرنا۔ دسویں (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر قرار طبیعت وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا دھرم کی صفت ہے + ان دس صفات والے طرفداری سے مبرا انصاف کے عمل والے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں اور اسی ویدوکت دھرم میں خود چلیں اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے +۱۵+

اسی طرح سے آہستہ آہستہ سب تعلقات کے عیبوں کو چھوڑ خوشی غمی وغیرہ سب جفتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی پرمیشور ہی میں قایم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا ادھرم کے کاروبار سے چھڑا سب شکوک کو رفع کر سچے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں +۱۶+

> براہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے

۸۔ سوال۔ سنیاس لینا براہمن ہی کا دھرم ہے یا کشتری وغیرہ کا بھی۔

جواب۔ براہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے اسی کو براہمن کہتے ہیں۔ بغیر پورے علم کے دھرم

ساتؔ ویاہرتیوں سے باقاعدہ پرانا یام جتنی طاقت ہو اُتنا کرے لیکن تین سے کم پرانا یام کبھی نہ کرے سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے + ۸ + کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب دور ہو جاتے ہیں + ۹ + اس لئے سنیاسی ہمیشہ پرانا یام سے آتما۔ انتھ کرن۔ اور حواس کے عیبوں کو دھارنا سے پاپ کو۔ پرتیاہار سے صحبت کے عیب کو۔ اور دھیان سے ایشور کی ذات کے خلاف گنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت وغیرہ جیو کے عیبوں کو دور کرے + ۱۰ + اس دھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ بمشکل جان سکتے ہیں۔ ہر خورد و کلاں شے میں پرمیشور کو موجود سمجھے اور اپنے آتما اور ہمہ دان پرمیشور کی قدرت کو دیکھے + ۱۱ + سب جانداروں سے ترک دشمنی۔ حواس کے محسوسات کا ترک ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکش کو مذکورہ بالا سنیاسی ہی حاصل کر اور کرا سکتے ہیں دوسرے نہیں + ۱۲ +

(نوٹ منجانب مترجم) لہ ساتؔ ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھُوہ[۱]۔ بھُوآہ[۲]۔ سُوہ[۳]۔ مَہ[۴]۔ جَنہ[۵]۔ تپہ[۶]۔ ستیم[۷] + یہ سب پرمیشور کے نام ہیں اور ان کے معنی ترتیب وار حسب ذیل ہیں۔

حی وقیوم[۱]۔ راحت مطلق[۲]۔ محیط کل[۳]۔ بزرگ و عظیم[۴]۔ خالق جہان[۵]۔ علیم کل و عادل[۶]۔ لایزال[۷]۔

لہ پرانا یام سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کے ذریعہ سے بڑھانے کی مشق کرنا مراد ہے یوگ کے مدارج میں سے یہ چوتھا درجہ ہے۔ یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانا یام گنائے ہیں۔ اول باہیہ یعنی سانس کو زور سے باہر پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دوسرے آبھینتر یعنی باہر سے پاک و صاف ہوا کو اندر کھینچ کر جہاں تک قوت ہو اندر روکے رکھنا تیسرے ستنبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیا بھینتر اکشیپی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور اعلے درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں + اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو تو اس کو اور بھی باہر ہی کی طرف نکالنا پڑتا ہے اور اگر اندر آتا ہو تو متواتر اندر ہی کھینچتے رہتے ہیں + خانہ داروں کو پرانا یام کرنا اکثر مضر ہو جاتا ہے جس کی کئی وجہ ہیں (۱) اندریوں کا بس میں نہ رہنا (۲) چت کا ڈانواں ڈول رہنا (۳) بدھی کا سنسار میں پھنسے رہنا (۴) پاک صاف ہوا کا نہ ملنا۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جاویں تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل اُستاد کے بغیر نہیں آسکتیں اور جو محض اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے وہ خطا کرتا ہے اور ضرور تکلیف اُٹھائیگا +

لہ دھارنا سے چت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے (یوگ درشن ادھیایہ ۳ سوتر ۱)

لہ پرتیاہار (جب اندریاں (حواس) اپنے اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چت کے مطابق یا قابو میں ہو جاتی ہیں اُس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں (یوگ درشن ادھیایہ ۲ سوتر ۵۴)

لہ دھیان دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا۔ دھیان کہلاتا ہے (یوگ درشن ادھیایہ ۳ سوتر ۲)

یہ کسی شاعر کا قول ہے (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اس میں کیا عیب؟ یعنی کوئی بھی نہیں ۔ تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ گرہ آشرم سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مریں تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے جب سنیاسی ایک وید وکت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کرائیگا تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں عیالداروں کے مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو سنیاسیوں کی وعظ سے دھارمک لوگ ہونگے۔ وے سب سنیاسی کی اولاد کے برابر ہیں ۔

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا

۱۰۔ **سوال** ۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کرنا نہیں چاہیئے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لے کر مزہ میں رہنا۔ جہالت مجسم دنیا سے مغززنی کیوں کرنی؟ اپنے کو خدا مانکر قانع رہنا۔ کوئی آکر پوچھے تو اس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنی کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا کیونکہ سردی گرمی جسم کا۔ بھوک پیاس پران کا اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹھی اور دنیا کے کاروبار بھی سب غرضی یعنی جھوٹھے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا کام نہیں۔ جو کچھ گناہ و ثواب ہوتا ہے وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے روح کا نہیں۔ اس قسم کی وعظ کرتے ہیں اور آپنے کچھ عجیب سنیاس کا دھرم کہا ہے اب ہم کس کی بات سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

جواب ۔ کیا اُنکو اچھے کام بھی کرنے نہیں چاہئیں۔ دیکھو

"वैदिकैश्चैव कर्मभिः"

منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا خورد و نوش وغیرہ کام وے چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے تو کیا وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گناہگار نہیں ہوں گے؟ جب گرہستوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں اور عوض میں اُن کے بھلائی نہیں کرتے تو کیا وے بھاری گناہگار نہیں ہوں گے؟ جیسے آنکھ سے دیکھا کان سے سُنا نہ جاوے تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے۔ ویسے ہی جو سنیاسی سچی وعظ اور وید وغیرہ سچے شاستروں کو بچارتے اور اُن کی اشاعت نہیں کرتے تو وے بھی دنیا پر بار بیکار ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا سے سر دردی کیوں کریں ایسی وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے گناہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اُس کے ثمرہ کا بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں وے جہالت کی نیند میں سوتے ہیں۔ کیونکہ روح محدود محدود علم والی اور خدا محیط کل ہمہ دان ہے۔ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم۔ مکت سبھاؤ والا

اور پرمیشور کا یقین اور بغیر ویراگ کے سنیاس حاصل کرنے میں دنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے کہاوت ہے کہ براہمن کو سنیاس کا حق ہے غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منو کا حوالہ بھی ہے۔

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।

पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ । ९७ ॥

یہ منوجی مہاراج کہتے ہیں کہ "اے رشیو! یہ چاروں یعنی برہم چریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ۔ اور سنیاس آشرم کرنے براہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو"۔
اس سے یہ ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر براہمن کا ہے اور کشتری وغیرہ کا برہم چریہ آشرم ہے۔

سنیاس کی ضرورت اور اس کے فوائد کا بیان

۹ سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟
جواب۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر علم دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری۔ اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کو مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے ملاحظہ علم کی ترقی کرنے کی جتنی فرصت ملتی ہے اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی مگر جو برہم چریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کو سچی تعلیم و نصیحت کر کے جس قدر ترقی کر سکتا ہے اتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال سنیاس لینا ایشور کی منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا انسانوں کی ترقی کرنے میں ہے۔ جب گرہ آشرم نہیں کریگا تو اس سے اولاد ہی نہیں ہو گی جب سنیاس آشرم ہی افضل ہے اور سب انسان کریں تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائیگی۔
جواب۔ بھلا بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا ہو کر جلد مر جاتی ہے۔ پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا یا نہیں اگر تم یہ کہو کہ۔

"यत्ने कृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः"

چار چار مہینے تک پنچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھیرتے تھے۔ اور "ایک جگہہ نہ رہنا" یہ بات آجکل کے پاکھنڈی سمپردائیوں نے بنائی ہے کیونکہ اگر سنیاسی ایک جگہہ زیادہ رہیگا تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکے گا۔

۱۳۔ سوال۔ سنیاسی کو پرم پیار کے لئے دھن لینا جائز ہے۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।
चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ॥

اس قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے تو دینے والا نرک کو حاصل کرے۔

جواب۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف سمپردائی اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ (وہ جانتے ہیں) کہ سنیاسیوں کو دولت ملے گی تو وے ہماری تردید زیادہ کریں گے اور ہمارا نقصان ہوگا نیز وے ہمارے تابع بھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا وغیرہ کام ہمارے ماتحت رہیگا تو وہ ڈرتے رہینگے۔ جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینے میں اچھا سمجھتے ہیں تو عالم اور فیضرساں سنیاسوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥ मनु० अ० ११ । ६ ।

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت ودی وِکت یعنی سنیاسیوں کو دیویں اور وہ شلوک بھی بے معنی ہے کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے تو چاندی۔ موتی ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائیگا۔

سوال یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے یہ ایسا ہے کہ

"यतिहस्ते धनं दद्यात्"

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے وہ نرک میں جاتا ہے۔

جواب یہ بھی قول کسی جاہل نے من گھڑت بنایا ہے کیونکہ جو ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھری باندھ کر دینے سے سورگ کو جائیگا؟ اس لئے ایسی گھڑت قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے کہ جو سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھے گا تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں مبتلا ہوگا اور اُس کی محبت میں پھنس جائیگا۔ لیکن جو عالم ہے وہ نامناسب کارروائی کبھی نہ کریگا۔ نہ محبت میں پھنسے گا کیونکہ وہ پہلے گرہ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ یا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہمچریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی کہیں نہیں پھنستا۔

(آزاد مطلق) ہے اور روح کبھی بندھن میں اور کبھی مکت رہتی ہے۔ پرمیشور کو محیط کل اور ہمہ دان ہونے سے وہم یا جہالت کبھی نہیں ہو سکتی اور روح کو کبھی علم اور کبھی جہالت ہوتی ہے۔ پرمیشور پیدائش و موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا اور روح پڑتی ہے اِس لیئے اُن کا یہ وعظ فضول ہے:

سوال۔ سنیاسی تمام اعمال سے چھوٹ جاتا ہے اور آگ اور دھات کو نہیں چھوتا یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

"सम्यङ् नित्यमास्ते यस्मिन्, यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः स प्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी"

جو برہمستھ (عابد) اور جس نے بُرے کام ترک کر دیئے ہوں ایسی نیک خصلت جس میں ہو وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور بُرے کاموں کی بیخ کنی کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے:

۱۱ سوال۔ تدریس اور وعظ گرہستی کیا کرتے ہیں۔ پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے۔

جواب۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں اور سنیں۔ لیکن جتنی فرصت اور ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے۔ اُتنی گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو براہمن ہیں اُنکا یہی کام ہے کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں جتنی گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے اُتنی گرہستھ (خانہ دار) براہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب براہمن وید کے خلاف چلیں تب اُنکا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اسلیئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے:

۱۲۔ سوال "एक रात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی حسب ضرورت جہاں جتنا مناسب سمجھے ٹھیرے

ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیئے۔ زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔

جواب۔ یہ بات کسی درجہ تک درست ہے۔ کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا اور دوسری جگہ جانے کا غرور[1] ہو جاتا ہے۔ محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے: لیکن جو زیادہ بہتری ایک جگہ رہنے سے ہوتی ہو تو رہے۔ جیسے جنک راجہ کے ہاں

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یعنی یہ غرور ہو جاتا ہے کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس نہیں جایا کرتے بلکہ راجہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آکر قدمبوسی حاصل کرتے ہیں:

۱۶۔ اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت لینے اور زور آور ہونے وغیرہ کے لئے برہم چریہ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ بچار۔ دھیان۔ اور گیان۔ بڑھانے ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت دھرم کے کاروبار کے حصول اور برے کام کے ترک۔ سچی وعظ اور سب شکوک رفع کرنے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس کا اعلےٰ دھرم یعنی وعظ وغیرہ نہیں کرتے وے گرے ہوئے اور نرک گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہیئے کہ سچی وعظ۔ اعتراضات کے جوابات۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھانا اور وید وکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے ساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

ہر آشرم کا مقصد

۱۷۔ سوال۔ جو سنیاسی سے علاوہ سادھو۔ بیراگی۔ گوسائیں۔ خاکی وغیرہ ہیں وے بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں۔؟

آجکل کے سادھو بیراگی۔ گوسائیں سنیاسی نہیں ہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ اُن میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وے وید کے خلاف اولٹے راستہ پر چلکر اپنے سمپردایہ کے آچاریوں کے قول کو وید کے بجائے مانتے اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دور رہی اُس کے بدلے میں دنیا کو بہکا کر چاہ ضلالت میں ڈال دیتے اور اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ اس لئے اِن کو سنیاس آشرم میں نہیں گن سکتے بلکہ یہ "سوارتھ[1] آشرمی" تو پکے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں ÷

۱۸۔ جو خود دھرم میں چل کر سب دنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک میں یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک یعنے دوسرے جنم میں سُورگ یعنے راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دنیا کو کراتے ہیں۔ وے ہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں۔

سچے سنیاسی کون ہیں

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون لکھا جائیگا۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سوارتھ یعنی خود غرضی۔

۱۴۔سوال۔ لوگ کہتے ہیں کہ شرادھ میں سنیاسی آئے یا کھانا کھائے تو اُس کے پتر بھاگ جائیں اور نرک میں گریں

> شرادھ میں سنیاسی کو بھوجن دینے سے پتر نہیں بھاگتے

جواب اول تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے۔ اور جب آتے ہی نہیں تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں۔ تو اُن کا آنا کیسے ہو سکتا ہے؟ اسلئے یہ بھی بات خود غرض پورانی اور بیراگیوں کی جھوٹھی گڑھی ہوئی ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جہاں سنیاسی جائیں گے۔ وہاں یہ مُردے کا شرادھ کرنا وید وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے پاکھنڈ دور بھاگ جائے گا۔

۱۵۔سوال۔ جو برہمچریہ سے سنیاس لیگا اُس کا نبھنا مشکل ہے ہوگا اور شہوت کا روکنا بھی نہایت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستی بان پرستھ ہو کر جب بوڑھا ہو جائے تبھی سنیاس لے تو اچھا ہے۔

> برہم چریہ آشرم سے بھی سنیاس لے سکتے ہیں

جواب۔ جو نبھا نہ سکے جو اس کو نہ روک سکے وہ برہم چریہ سے سنیاس نہ لے۔ لیکن جو روک سکے۔ وہ کیوں نہ لے؟ جس آدمی نے وشے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اُس کی منی کو بچار (فکر و خوض) کی آگ چر جاتی ہے۔ یعنی اُسی میں صرف ہو جاتی ہے۔ جیسے طبیب اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے ویسے تندرست کے لئے نہیں اس طرح جس مرد یا عورت کو علم دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو وہ شادی نہ کرے۔ جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئیں تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا انہیں آدمیوں کو واجب ہے جو اُس کی قابلیت رکھتے ہوں اور جو اس قابل نہ ہونے پر بھی سنیاس اختیار کرے گا وہ آپ ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی ڈبائے گا۔ جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے ویسے ہی "پری وراٹ" سنیاسی ہوتا ہے۔ کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے اور سنیاسی سب جگہہ عزت پاتا ہے۔

विद्वत्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।

स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ।

چانک نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ عالم اور راجا کی کبھی برابری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ راجا اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے اور عالم سب جگہہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے ؛

ایشور نصیحت کرتا ہے کہ راجا اور اہل رعایا مل کر جوا طور کہ بادشاہ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی شکل ہیں موجب حصول راحت و باعث افزایش علم و ہنر ہیں اُن کے لئے تین قسم کی مجلس یعنے ودّیا آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس علمی) دھرم آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس دینی) راج آریہ سبھا (مہذب لوگوں کی مجلس متعلقہ انتظام سلطنت) بناکر انواع واقسام کے تعلقین کو جو ملک کے انسان وغیرہ میں سے ہوں۔ ہر طرف سے علم۔ آزادی۔ دھرم۔ نیک تربیت اور دولت وغیرہ کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کریں (رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۸ منتر ۶)

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ १ ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ । अनु० २ । व० ६ । मं० २ ॥

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ २ ॥ अथर्व० । कां० १९ । अनु० ७ व० ५५ । मं० ६ ॥

وید کا حکم کہ راجا اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے تحت رکھی معاملات ملکی چلاویں

۳۔ اُس فرض سلطنت کو ہر سہ مجالس۔ سر رشتہ جنگ کا انتظام۔ نیز فوج نفاق باہمی عمل میں لائیں (اتھروید کانڈہ ۱۵ انوواک ۲ ورگ ۹ منتر ۲) ارکان مجلس اور بادشاہ کیلئے لازمی ہے کہ بادشاہ ہر ایک اہل مجلس کو ایما کرے کہ لائق اور مخصوص رکن انجمن تو میری مجلسی آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہے عمل میں لا اور بالیان انجمن اُس مجلسی دستور العمل پر کاربند ہوں (اتھروید ۱۹-۷-۵۵-۶)

مدعا یہ ہے کہ ایک راجہ کو مطلق العنانی کے ساتھ سلطنت کے اختیارات نہ دئے جائیں بلکہ بادشاہ جو افسر انجمن ہے انجمن اُس کی محتاج ہے اور انجمن کا محتاج بادشاہ۔ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

شت پتھ کا قول کہ اگر راجا مطلق العنان ہو تو رعایا تباہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ اگر ایسا نہ کروگے تو (یہ نتیجہ نکلے گا)

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः । विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशुं मन्यत इति ॥ शत० कां० १३ । प्र० २ । ब्रा० ३ । कं० ७ । ८ ॥

حکمران جماعت اگر رعایا سے مطلق العنان رہے تو لاریب وہ نظام مملکت میں دخل پاکر

چھٹا سملاس

اب راج دھرم یعنی سیاست ملکی کا بیان کرتے ہیں

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥ १ ॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ।
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम् ॥ २ ॥
मनु० ७ । १ । २ ॥

منوجی کا قول کہ راجا صاحب علم اور ترتیب یافتہ ہونا چاہیے۔

۱- منوجی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستورالعمل بیان کرنے کے بعد اب اصول سیاست ملکی کو بیان کریں گے یعنی جو اوصاف کہ راجا میں ہونے چاہئیں اور جس طریقہ پر کہ اُن اوصاف کا حصول اور اُن میں انتساب کمال ممکن ہے اُس کی توضیح کیجائیگی (منو ۷-۱) کشتری کو واجب ہے کہ فاضل تر برہمن کے مانند عالم اور نیک تربیت سے بہرہ ور ہو کر اس تمام سلطنت کی حفاظت داد گستری سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷-۲)

ویدوں میں تین آریہ سبھا یعنے ودیا آریہ سبھا اور راج سبھا مقرر کرنیکا حکم ہے۔

۲- دستورالعمل اسکا یہ ہے۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः सदांसि ॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥

رگ وید کی ہدایت کہ اسلحہ وغیرہ طاقت بڑھانیوالی چیزیں نیک کام کرنے والوں کی بڑھتی ہیں۔	۷۔ ایشور ہدایت فرماتا ہے کہ اے فرمانروا لوگو تمہارے اسلحہ آتشین وغیرہ از قسم استر اور توپ تفنگ تیر تلوار وغیرہ

ششتر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور اُن کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور با استحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو آدمی کہ مذموم اور سراپا ظلم شیوہ رکھتا ہے۔ اُس کو مذکورالصدر چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ دھرم پر چلتے رہتے ہیں۔ تب تک سلطنت بڑھتی رہتی ہے اور جب بداعمال ہو جاتے ہیں تو راج نیست و نابود ہو جاتا ہے (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹۔ منتر ۲)

تینوں سبھائیں کس کس قسم کے آدمی بھرتی ہونے چاہئیں اور اُن کو کس طرح کارروائی کرنی چاہئے	۸۔ بڑے بڑے ذی علموں کو مجلس علمی کا منصبی مقرر کریں عالمان وھرم دوست کو اہالئی انجمن دینی بنائیں۔ اور لائق

تعریف۔ دھرم پسند اصحاب کو انجمن سیاست ملکی میں منصب دیویں اور اُن سب میں جو عمدہ ترا وصاف عمل۔ اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو اُس کو انجمن شاہی کا سرپرست مانکر سب طرح سے ترقی کریں۔ تینوں مجالس کے اتفاق رائے سے اصول سیاست کے عمدہ ضابطے مرتب ہوں لوگ کلہم جہاں ضابطے کے تابع ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں تابع دیگران رہیں۔ دیگر نیک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں۔

इन्द्राऽनिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।
चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥
तपत्यादित्यवच्चैष चक्षूंषि च मनांसि च ।
नचैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥
सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।
स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥
मनु० ७ ॥ ४ । ६ । ७ ॥

۹ — مزید براں اُس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں ؟

بموجب منوجی کے سبھاپتی یعنی جو سبھا کا میر مجلس منتخب ہو اُس میں کون کون صفات ہونے چاہئیں	وہ صاحب انجمن بادشاہ بجلی کی مانند فی الفور تسلط پانے والا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کی طرح پیارا ہو۔

دِل کی باتوں کو جاننے والا ہو۔ روز عایت سے بری عادلانہ سلوک کرنے والا ہو۔ دھرم اور علم

رعایا کو برباد کرتی رہے کیونکہ اکیلا آزاد مطلق بادشاہ بدمستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنے رعایا کو ایسا بادشاہ کھاتا چلا جاتا ہے۔ نظر بریں سلطنت میں شخص واحد کو مطلق العنان نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح پرکہ شیر۔ یا گوشت کھانے والے شخص خوشدل اور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں اُسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ حتی المقدور کسی کو بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر۔ بیدادگری سے تاوان لیکر اپنے ذاتی اغراض کو پورا کیا کرتا ہے۔ (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳۔ پرپاٹھک ۲-۷و۸)

इन्द्रोजयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै।
चर्कृत्य ईड्यो वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह ॥
अथर्व० ॥ कां० ६ । अनु० १० । व० ९८ । मं० १ ॥

> اتھروید کی ہدایت کہ راجا میں کیا کیا اوصاف ہوتے چاہئیں

۵۔ اے انسانو جو شخص زمرۂ انسانی میں بالاتر جاہ وجلال رکھتا ہو۔ جو مخالفین کو مغلوب کر سکے اور آپ اُن سے مغلوب نہ ہو سکے۔ جو بادشاہوں میں برتری کے ساتھ جلوہ گناں ہو۔ جو صفات حرکات اور عادات قابل تعریف رکھتا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اُس کے پاس جائیں اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اُسکو خداوند مجلس اور بادشاہ بنانا چاہیئے۔

इमन्देवा असपत्नꣳ सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय म-
हते जान राज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय ॥ यजु: ० ॥ अ० ९ । मं० ४० ॥

> یجروید کی ہدایت کہ کس قسم کے آدمی کو راجا بنانا چاہیئے۔

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت واہل رعایا تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے۔ برتر رتبہ پانے کے منشا سے۔ ایسی فرمانروائی کے مدعا سے جس میں کہ بڑے بڑے علماء وفضلاء شامل ہوں۔ نیز غایت درجہ کی جاہ وحشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لئے بالاتفاق اس قسم کے خداوند مجلس بادشاہ کو جو ہر موقع پر رورعایت سے بری۔ عالم کامل۔ مکمل شائستگی سے بہرہ ور۔ سب کا دوست ہو۔ حاکم اعلےٰ تسلیم کرکے روے زمین کو بری از دشمن کرو۔

स्थिरा व: सन्त्वायुधा परा णुदे वीळू उत प्रतिष्कभे ।
युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिन: ॥ ऋ० ॥
मं० १ । सू० ३९ । मं० २ ॥

प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्द्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथा शास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥
मनु० ७ ॥ १७-१९ । २४--२८ । ३० । ३१ ॥

تعزیر ہی کا نام بادشاہ ہے وہی انصاف کو رائج کرنے والا۔ وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کا کفیل ہے (منو ۷-۱۷)

وہی رعایا کا حکمران۔ جملہ رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار ہے اس لئے عاقل لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں۔ (منو ۷-۱۸)

تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں تو وہ تمام رعایا کا دل شاد کر دیتا ہے اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لاویں تو بادشاہ ہی کو تباہ کر ڈالتا ہے (منو ۷-19)

(شک نہیں کہ) بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں اور سلسلہ انتظام سب درہم برہم ہو جائے نیز تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷-۲۴)

جہاں سیاہ فام۔ سرخ چشم۔ اور مہیب آدمی کی طرح بداعمالی کا نیست و نابود کرنے والا "عمل تعزیر" گھوم رہا ہے وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر عیبوں سے پاک رہتی ہے بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانے والا رو رعایت سے بری عالم آدمی ہو (منو ۷-۲۵)

عالم لوگ اسی عامل تعزیر کو "عامل تعزیر" مانتے ہیں جو راست گو اور بغور کارروائی کرنیوالا

کی روشنی پھیلانے کے لئے مثل آفتاب کے ہو تاریکی یعنی جہالت کا دور کرنے والا ظلم و بیداد کا انسداد کرنے والا ہو بد اعمالوں کو خاک کر دینے کے لئے مثلِ آتش ہو۔ ورن یعنی باندھنے والے کی طرح (ایسے مادّہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے والا ہو۔ مثل ماہتاب کے لوگوں کو شادمانی بخش ہو۔ محافظ دولت کی طرح خزائن کو پُر کرنیوالا ہو (منو ۷-۴)

جو سورج کی طرح تاباں اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے تاثر کناں ہو۔ جس کو سختی کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کی بھی مجال نہ ہو (منو ۷-۶)

جو بذات خود مثل آگ۔ ہوا۔ آفتاب۔ اور ماہتاب کے ہو۔ دھرم کو پھیلانے والا۔ دولت کو ترقی دینے والا ہو۔ شریر الطباع لوگوں کو اسیر کرنے والا۔ بالاترجاہ و حشمت والا ہو وہی اس قابل ہے کہ افسر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷-۷)

نیز بادشاہ دراصل کون ہے؟ | منوجی کے بموجب سچا راجا کون ہے

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्त्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।

[1] زمانہ سابق میں ایک آریہ بزرگ جن کا نام کُبیر تھے دیولوک کے دھنادھکش یعنی کوہ ہمالیہ کے محافظ دولت کے لقب سے ملقب رہے ہیں وہ ایک مشہور تر صاحب ثروت ہوئے ہیں نیز باعتبار محاورہ بعض متقدمین کے پرماتما کے ایسے برتر وصف کو بھی محافظ دولت کہا جا سکتا ہے۔ پس منو کے اِس شلوک میں جو کہا گیا ہے کہ محافظ دولت کی طرح خزائن کو پُر کرنیوالا ہو۔ وہ اس قسم کے مطلب کو مد نظر رکھ کر کہا گیا ہے۔ نرائن کشن۔

तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तननुगच्छति ॥ ७ ॥

मनु० १२ ॥ १०० । ११० - ११५ ॥

منوجی کی ہدایت چار اعلے عہدوں پر عالم فاضل مقرر ہونے چاہئیں

۱۱۔جملہ افواج کی سرکردگی اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے کا منصب نیز سررشتہ تعزیریہ کے تمام کاموں کی افسری اور حاکمی برہمہ دخداوند ہمہ رتبہ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو جاگزین کرنا چاہئے جو وید اور شاستر کے پورے ماہر۔ عالم فاضل۔ ستودہ منش۔ غالب الحواس اخلاق حسنہ سے متصف ہوں۔ یعنی سپہ سالار اعظم وزیر اعظم کاروبار عدالت کا افسر اعظم اور راجا یہ چاروں ماہر جملہ علوم ہونے چاہئیں (منو ۱۲ - ۱۰۰)

وہ دستور العمل قابل عملدرآمد ہے جو عالم فاضلوں کی سبھا نے مقرر کیا ہو جاہلوں کا نہیں

۱۲۔کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہو تو تین عالموں کی "انجمن" جو آئین منضبط کرے کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین کا انحراف نہ کرے (منو ۱۲ - ۱۱۰)

اس انجمن میں چار وید کے عالم نیز منطق۔ نروکت (لغات وید)۔ دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل رکن انجمن ہوں۔ لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں (منو ۱۲ - ۱۱۱)

رگوید۔ یجروید۔ سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲ - ۱۱۲)

تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بذاتہ اکیلا ہی جس مستوجب العمل امر کی آئین باندھے وہ ہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲ - ۱۱۳)

جہلا ہزاروں لاکھوں کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں تو وہ کبھی تسلیم نہیں کیجانی چاہئے (منو ۱۲ - ۱۱۴)

(کیونکہ) جو لوگ پیدایش سے ہی برہم چریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد واثق سے یا علم اور غور سے بے بہرہ مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی فراہمی بھی انجمن نہیں کہلاتی (منو ۱۲ - ۱۱۴)

جاہلوں کا قانون نہ ماننا چاہئے اور نہ ان کو کسی سبھا میں بھرتی کرنا چاہئے

۱۳۔ جاہل بے وقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں اُن کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ بے وقوفوں کے بتلائے ہوئے فرائض سے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں اُن کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں۔

ہر۔ عاقل ہو۔ دھرم۔ دولت اور مطالب کی کامیابی میں دانشمند حکمران ہے (منو ۷-۲۶)

جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے وہ دھرم۔ دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے اور جو مبتلائے محسوسات۔ کج مزاج۔ پرحسد۔ تنگدل۔ خسیس العقل "حکمران" افسر عدالت ہے تو وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷-۲۷)

چونکہ عمل تعزیر از حد جلال ور ہے اس لئے اس کو جاہل اور ادھرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا وہ تعزیر "دھرم سے بے بہرہ حکمران" کو برباد کر دیتی ہے (منو ۷-۲۸)

کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد۔ علم۔ اور نیک تربیت سے بے بہرہ۔ نفسانی خواہشوں میں مبتلا اور عقل سے بے نصیب ہے وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ عدل کے ساتھ تعزیر کو عمل میں لائے (منو ۷-۳۰)

جو پاک دل۔ راستی شعار۔ راست بازوں کا ہم جلیس۔ قرار واقعی اصول سیاست کے مطابق چلنے والا۔ نیک مردوں کی امداد سے بہرہ ور عاقل آدمی ہے وہ تعزیر کے عمل میں توانا ہوتا ہے۔ (منو ۷-۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥

दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत्।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥

त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥

ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥

एकोपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥

अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम्।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥

यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः।

व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते
व्यसन्यधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥११॥
मनु० ७। ४३—५२ ॥

منوجی کی ہدایت راجا اور سبھاسد تب تا نر د ہو سکتے ہیں جب وہ عالم فاضلوں سے دیا پڑھیں

۱۴۔ راجا اور راج سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیمات کے واقف یعنی علم ۔ عبادت اور معرفت کے جاننے والوں سے ہر سہ علوم یعنی علم قدیمی آئین تعزیر علم عدل اور علم روحانی (یعنی صفات و افعال و خاصہ ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الہی) ۔ اور طریق مکالمۂ عوام الناس سیکھ کر اہل مجلس یا میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷ ۔ ۴۳)

راجا اور سبھاسدوں کو چاہئے کہ غالب الحواس رہیں ۔

۱۵۔ جملہ اہالئے مجلس و میر مجلس کو لازم ہے کہ حواس کو مغلوب کر کے اپنے قابو میں رکھیں اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ[ا] کی بھی مزاولت کرتے رہیں ۔ کیا معنی کہ بلا غالب بر حواس ہونے کے یعنی بلا مغلوب کرنے اپنے حواس ۔ من ۔ پران اور جسم کے (جو کہ بطور اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا (منو ۷ ۔ ۴۴)

کام یعنی نفسانیت سے دس عیب پیدا ہوتے ہیں ۔ اور کرودھ یعنی غضب سے آٹھ ان کا شمار اور یہ ہدایت کہ اُن کو چھوڑنا چاہئے ۔

۱۶۔ اولو العزمی کے ساتھ نفس امارہ سے وجود پذیر دس عادات بد کو اور غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنس کر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے کوشش کر کے چھوڑ چھوڑا دینا چاہئے ۔ کیونکہ جو راجا نفس امارہ سے خود پذیر دس عادات بد میں پھنستا ہے ۔ وہ "ارتھ" یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے ۔ اور جو غضب سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے ۔ (منو ۷ ۔ ۴۶)

نفس امارہ سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا ۔ (۲) چوپڑ کھیلنا و قماربازی وغیرہ ۔ (۳) دن میں سونا ۔ (۴) شہوتی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورات کی از حد نزدیکی ۔ (۶) اشیاء منشی یعنی شراب ۔ افیون ۔ بھنگ ۔ گانجہ ۔ چرس وغیرہ کا استعمال ۔ (۷) گانا ۔ (۸) بجانا ۔ (۹) ناچنا یا ناچ کرانا سننا اور دیکھنا ۔ (۱۰) بے فائدہ اِدھر اُدھر گھومتے رہنا ۔ یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷ ۔ ۴۷)

[ا] اندرونی و بیرونی حواس کو ضبط کر کے اپنے باطن کی توجہ پرماتما کی طرف لگانا یوگ کہلاتا ہے ۔

اس لئے ودیا سبھا - دھرم سبھا - اور راج سبھاؤں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہئے
بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والوں کو مقرر کرنا چاہئے ۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।
आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परीवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्य्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥

| سے بہرہ ور او صاف اور نکل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں اور اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ۷-۵۳)

(راجا لیان مجلس ملکداری اور وزراء سلطنت کیسے ہونے چاہئیں؟)

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान्।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान्
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम्।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम्॥ २॥
तैः सार्द्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम्।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च॥ ३॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक्।
समस्तानाञ्च कार्य्येषु विदध्याद्धितमात्मनः॥ ४॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान्।
सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान्॥ ५॥
निवर्त्तेतास्य यावद्भिरितिकर्त्तव्यता नृभिः।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान्॥ ६॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान्।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने॥ ७॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम्।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम्॥ ८॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित्।
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते॥ ९
मनु० ७। ५४-५७-६०-६४

کس لیاقت کے آدمی وزیر تصور کرنے چاہئیں	۱-جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں - وید

غضب سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا تامل اور با لجبر کسی کی عورت سے برا کام کرنا وغیرہ[1] (۳) بغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتلانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے برے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا یا کوئی زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷۔ ۴۸)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی برائیوں کی جڑ جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے جانتے ہیں۔ جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آجاتے ہیں اُس کو ہمت کرکے چھوڑ دینا چاہیئے (منو ۷۔ ۴۹)

نفس امارہ کے عیبوں میں بڑے نقص (۱) شراب وغیرہ یعنی اشیاء منشی کا استعمال (۲) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی ازحد قربت (۴) شکار کھیلنا یہ چار بڑے سخت عیب ہیں (منو ۷۔ ۵۰)

اور غضب سے پیدا ہوئے عیوب ہیں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا یہ تین سخت تکلیف دِہ نقص ہیں (منو ۷۔ ۵۱)

ہر دو کام[2] اور کرودھ سے پیدا ہوئے نقصوں میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ماقبل [بہ نسبت مابعد کے]۔ یعنی بے فائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی۔ سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا۔ اس کی نسبت شکار کھیلنا اس کی نسبت عورات کی ازحد قربت۔ اس کی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا۔ اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷۔ ۵۲)

اندریں صورت یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مر جانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا تو زیادہ سے زیادہ گناہ کرکے نیچے گرتا جاویگا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ دکھ میں مبتلا ہوتا جاویگا۔ اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاویگا تو بھی سُکھ کو حاصل کرتا رہیگا۔ اس لئے راجا کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ برے کاموں میں نہ پھنسیں اور عادات بد سے الگ ہو کر دھرم

---

[1] عیب نمبر ۲ متعلقہ غضب کی تعریف میں آخری لفظ "وغیرہ" جو خطوط وحدانی میں درج ہے۔ یہ ترجمہ میں بہ نظر صحت ایزاد کیا گیا ہے کیونکہ یہ چھاپہ وغیرہ کی فروگذاشت سے رہا ہوا معلوم ہوتا ہے اس کی تصدیق آئیندہ اسی سملاس سے ہوسکتی ہے چنانچہ اس موقع پر تعریف لفظ "ساہس" کی ہے اور آئندہ ادھیاء ۸ منوسمرتی کے شلوک نمبر ۶ و ۷، شلوک نمبر ۳۴۴ و ۳۴۵ وغیرہ کی تشریح میں اسی لفظ "ساہس" کے معنی ہر قسم کی زبردستی اور جبر کے لئے گئے ہیں نہ کہ صرف کسی کی عورت کو بے حرمت کرنے کے۔ نرائن کشن

[2] کام یعنی نفس امارہ "کرودھ" یعنی غضب۔

وہ ایسا ہونا چاہئے کہ راج کے کاموں میں غایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرنیوالا ہو۔ فریب سے مبّرا ہو۔ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ مدت مدید کی بات کو بھی نہ بھولنے والا ہو وقت اور موقعہ مناسب کو دیکھکر برتاؤ کرنے والا ہو۔ وجیہہ نڈر اور بڑا گویا ہو[1]۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے۔ (منو ۷۔ ۶۴)

(کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا واجب ہے۔)

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि सन्धत्ते भिनत्त्येव च संहताम्।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम्।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥
तत्स्यादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद्गृहमात्मनः।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम्।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥

[1] یعنی فن تقریر میں دسترس اعلےٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں - جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ نکلے - جو اچھے خاندانی ہوں اور جن کی آزمایش بخوبی ہو چکی ہو ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دھارمک[1] وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷ - ۵۴)

کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے جب ایسی صورت ہے تو سلطنت کا کارِ عظیم کس طرح ایک سے سرانجام پا سکتا ہے - اس لئے ایک کو سیاست ملکی سونپنا اور ایک کی عقل پر سلطنت کے کاموں کا انحصار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷ - ۵۵)

فارن پولیسی یعنی معاملات خارجیہ میں وزرا سے مشورہ کرکے کثرت رائے پر عمل کرنا چاہئے

۱۸ - پس سبھاپتی کو واجب ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزیروں سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی (۱) عام طور پر کسی سے مصالحت کرنا (۲) کسی سے مخاصمت (۳) موقعہ شناسی کرکے خاموش رہنا - یعنی اپنے راج کی حفاظت کرکے بیٹھے رہنا (۴) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا - (۵) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت کرنا - (۶) جو جو ملک ہاتھ میں آویں اُن میں امن قائم کرنا اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷ - ۵۶)

غور و فکر سے کام کرنا چاہئے - یعنی اہل سبھا کے علیحدہ علیحدہ اور اپنے اپنے مشورہ اور رائے کو سُن کر کثرتِ رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کے لئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہئے (۷ - ۵۷)

مالی وزیر بھی لائق اور ہوشیار مقرر کرکے اُن کے ماتحت خاندانی اور بہادر ملازم مقرر کرنے چاہئیں

۱۹ - اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن - عقلمند - مستقل مزاج ہوں چیزوں کے جمع کرنے میں از حد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے ہوں مشیر مملکت بنانے چاہئیں (منو ۷ - ۶۰)

جتنے آدمیوں سے کام چل سکے اُتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے شخصوں کو جو سستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں - عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئے - (منو ۷ - ۶۱)

ان کے ماتحت بہادر اور طاقت ور نسل کے خاندانی اور پاک دل نوکروں کو بڑے بڑے کاموں میں - اور بزدل ڈرنے والوں کو اندرونی کاموں پر تعینات کرنا چاہئے (منو ۷ - ۶۲)

سفیر کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے

۲۰ - جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو - ہوشیار ہو - پاکیزہ مزاج ہو - وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھ کر باطنی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو - اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو - ایسا سفیر بھی رکھنا چاہئے - (منو ۷ - ۶۳)

---

[1] جو لوگ دھرم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں اُن کو دھارمک کہا جاتا ہے ۔

صرف ایک عورت سے شادی کرے۔

۲۴- اِسقدر کام کرنے یعنی برہم چریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد خوبصورت نیک اوصاف نہایت دل کش عالی خاندان - نیک خصال - اپنے کشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف عمل اور مزاج میں اُس کے مانند ہو شادی کرے اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے ۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر اُن کی طرف آنکھ کبھی نہ اُٹھائے (منو ۷ - ۷۷)

پروہت مقرر ہونے چاہئیں تاکہ وہ یگ کا کام کریں -

۲۵- پروہت اور یجنہ کرنے والے کو اس واسطے مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اگنی ہوترا اور پکش ایشٹی[لہ] یجنہ وغیرہ سب راجا کے گھر کے کام کیا کریں۔ اور آپ ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے ۔ غرضیکہ یہی راجا کا سندھیا اُپاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے ۔ (منو ۷ - ۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्त्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः ।
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन् नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्त्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योऽन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीवं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीतिवादिनम् ॥ ६ ॥

لہ پکش ایشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یجنہ کو کہتے ہیں جو بمقابلہ ہر روزہ یجنہ کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔

पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।
तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्य्युर्वैतानि कानि च ॥ १ ॥
मनु० ७ ॥ ६५ । ६६ । ६८ । ७० । ७४-७८ ॥

کاروبار کو صیغوں میں تقسیم کرکے الگ الگ عہدہ داروں کے تحت رکھنا چاہئے

۲۱- افسر فوجداری کے زیر اہتمام تعزیر اور تعزیر کی خوش اسلوبی ہونی چاہئے تاکہ بیداد گرانہ تعزیر نہ ہونی پاوے- راجہ کے تحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو انجمن کے تحت تمام کام ہوں مصالحت و مخاصمت کا انصرام سفیر کے اہتمام میں رکھا جاوے- (منو ۷- ۶۵)

سفیر کا خاص کام دشمنوں میں بے اتفاقی پیدا کرنا

۲۲ سفیر اُس کو کہتے ہیں جو نااتفاقی میں اتفاق کراوے- اور بداندیشوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے- سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہئے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷- ۶۶)

میر مجلس واہالیٔ مجلس یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کرکے ایسی تجاویز عمل میں لائیں کہ جس سے اپنی سلطنت کو گزند نہ پہنچے (منو ۷- ۶۸)

شہر اور دارالخلافہ کس موقعہ پر اور کس طرح بنانا چاہئے

۲۳- اسلئے خوش نما جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ دولت سے مالا مال ملک میں ایک گوشہ مسلح آدمیوں سے معمور- مٹی سے بنا ہوا اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا بنانا چاہئے جس کے چاروں طرف جنگل فوج اور پہاڑ ہوں اور اُسکے درمیان شہر آباد کرنا چاہئے (منو ۷- ۷۰)

شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہئے- کیونکہ اُس میں جاگزین ہوکر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اس لئے ضرور ہی شہر پناہ بنانا چاہئے (منو ۷- ۷۴)

وہ شہر پناہ ہر قسم کے مسرکئے جانے والے اور بُرش اور ضرب پہنچانے والے اسلحہ- دولت- سامان رسد- و بار برداری سے اور پڑھانے اور اُپدیش کرنے والے برہمنوں- کاری گروں اور انواع و اقسام کی کلوں نیز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالا مال یعنی بھرپور ہونا چاہئے - (منو ۷- ۷۵)

اُس کے عین وسط میں اپنے لئے ایسا محل بنواوے- جو پانی درخت و پھول وغیرہ سے ہر طرح شاداب سرسبز ہو تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو- نیز جس میں سلطنت کے سب کاروبار انجام پا سکیں (منو ۷- ۷۶)

جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں۔ (منو ۷ - ۸۲)

اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہوکر غایت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

جب دشمن سے مقابلہ کی ضرورت ہو تو جنگ سے کنارہ کشی نہیں کرنی چاہئے

۲۹۔ جب علیا پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کے لئے طلب کرے۔ تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کرکے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلوتہی نہ کرے بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُن سے جنگ کرے۔ جس سے اپنی فتحیابی ہو (منو ۷ - ۸۷)

جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو جوہر تیغ دکھلانے کی خواہش میں بےخوف و خطر بلا پشت نمائی اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہئے۔ ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے اُن کے سامنے سے چھُپ جانا واجب ہے۔ کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کرسکیں ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ جیسا شیر غضبناک ہوکر سامنے آتا ہے اور اسلحہ شعلہ زن سے فوراً ہلاک ہوجاتا ہے ویسے بےوقوفی کرکے نیست و نابود نہ ہوجائیں (منو ۷ - ۸۹)

لڑائی میں تماشہ بین غیر مسلح زخمی وغیرہ کو نہیں مارنا چاہئے بلکہ اُن کو گرفتار کرکے سلوک مناسب کرنا چاہئے۔

۳۰۔ ستودہ منش لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھ کر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو ادھر اُدھر کھڑے ہوئے لوگوں کو نہ مردانگی سے عاری آدمی کو۔ نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو۔ نہ اُن کو جس کے سر کے بال کھل گئے ہوں نہ بیٹھے ہوئے کو نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ آیا ہوں نہ سوتے ہوئے کو۔ نہ غشی میں آئے ہوئے کو۔ نہ ننگے کو۔ نہ غیر مسلح کو۔ نہ تماشائیان جنگ کو۔ نہ دشمن کے ساتھی کو۔ نہ اُس کو جو ہتھیار کے صدمہ سے تکلیف میں ہو۔ نہ غم زدہ کو۔ نہ سخت زخمی کو۔ نہ ڈرے ہوئے کو۔ اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ اُن کو گرفتار کرے جو صحیح سلامت ہوں اُن کو قید خانہ میں رکھیں اور حسب ضرورت اُن کو خوراک۔ پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں اُن کا علاج معالجہ وغیرہ کریں اور اُن کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیویں بلکہ جو اُن کے لائق کام ہو اُن سے لیویں۔ زیادہ اس بات پر دھیان رکھیں کہ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ تکلیف زدہ۔ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز ہتھیار نہ چلاویں۔ اُن کے لڑکے بالوں کی پرورش مثل اپنی اولاد کے کریں۔ اور عورتوں کو بھی پرورش کریں اور اُن کو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں۔ کبھی شہوت کی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ جب اچھی طرح تسلط جم جاوے تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اُن کو باعزت رہا کرکے اپنے اپنے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے اور جن سے آئندہ فساد پیدا ہونا ممکن ہو اُن کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷ - ۹۱ لغایت ۹۳)

فراری دو جہان میں دُکھ پاتا ہے

۳۱۔ مفرور یعنی ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے۔ اُس کو اپنے آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں اور وہ قابل سزا ہوتا ہے نیز اُس کی وہ عزت جس سے

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥
नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम् ।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥
यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः ।
भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्त्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः ॥
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम् ॥ १२ ॥
मनु० ७।८०--८२।९७।८६।९१-९७ ॥

محصول معرفت ایماندار لوگوں کے وصول کرنا چاہیئے

۲۶۔ سالیانہ محاصل کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہیئے اور جو افسر انجمن یعنی سبھا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجلس مطابق ہدایت وید کے کاربند ہوکر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ رکھیں (منو ۷۔ ۸۰)

افسران معائنہ کنندہ بھی مقرر ہونے چاہئیں

۲۷۔ اُس راج کے کاروبار میں سبھا مختلف اقسام کے افسران نگرانی کو تعینات کرے اُن کا فرض یہ دیکھنا ہے کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کرکے کماحقہ اپنا کام کرتے ہیں یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیویں اُن کو عزت دی جائے اور جو اُس کے برعکس کریں۔ اُن کو حسب مناسب تنبیہ ہونی چاہیئے۔ (منو ۷۔ ۸۱)

عالموں کی تعظیم

۲۸۔ راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (ترویج وید) کی صورت میں ہے۔ اُس کے پھیلانے کے واسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہم چریہ سے وید وغیرہ علوم کو پڑھ کر گورو کل سے واپس آوے تو راجا اور سبھا اُس کی تعظیم قرار واقعی کریں۔ اور نیز اُن کی بھی

बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं सुसंवृतः ॥ ३ ॥
नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥
बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत ॥ ५ ॥
एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥
यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥
मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद्भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥
शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥
राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥
द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्य्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥
ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥
ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।
शंसेद् ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥

اُس کو لوک پرلوک میں سُکھ ہونے والا تھا اُس کا آقا لے لیتا ہے مفرور مارا جاوے تو اُس کو کچھ بھی سُکھ نہیں ہوتا بلکہ اُس کے نیک اعمال کا ثمرہ سب نابود ہو جاتا ہے۔ اُس شہرت کو وہ پاتا ہے۔ جس نے دھرم کو مدنظر رکھ کر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ۷ - ۹۴ و ۹۵)

لڑائی میں جو سپاہی جو چیز فتح کرے وہ وہی لیوے سولھواں حصہ راجہ لیوے

۴۲ - یہ آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو جو گاڑی - گھوڑا - ہاتھی - چھتر[1] - دولت - رسد - گائے وغیرہ جانور نیز عورات[2] اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی و تیل وغیرہ کے کپّے فتح کئے ہوں وہی اُس کو لیوے لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجا کو دیویں۔ اور راجا بھی اُس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے - اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو تو اُس کا حصہ اُس کی عورت اور اولاد کو دیوے اور اُس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے - جب اُس کے لڑکے بالغ ہو جاویں۔ تو اُن کو حسب لیاقت ملازمت دیوے - جو شخص اپنے راج کی ترقی - نیک نامی - فتح اور ترقی و راحت کی خواہش رکھتا ہے وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷ - ۹۶ و ۹۷)

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्द्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥
अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्द्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥
अमाययैव वर्त्तेत न कथंचन मायया ।

نوٹ [1] فارسی میں اس کو چتر بولتے ہیں اور یہ راجاؤں کے شان شوکت کے نشانات میں سے ایک ہے۔

نوٹ [2] فاضل مصنف نے اس شلوک سے اوپر کی تشریح میں جتلا دیا ہے کہ عاجزوں اور پناہ گیر وغیرہ شخصوں پر ہاتھ نہ اُٹھایا جاوے بلکہ اُن کو گرفتار کر لیا جاوے نیز تحریر فرما چکے ہیں کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں اور عورتوں کو اپنی بہو بیٹی کی برابر سمجھیں وغیرہ وغیرہ پس نظر بایں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم اور افسر کے ہاتھ آنا اس امر پر دال نہیں کہ وہ لوگ گرفتار شدہ عورتوں کو بے حرمت کرنے کے مجاز ہونگے۔ نہ ویدک دھرم کی کتاب میں ایسا کہا ہے - البتہ اُن کی رہائی کے لئے فاتح لوگ لشکر مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے بعض کاموں پر بطور استمداد کے اُنہیں تعینات کر سکتی ہیں جیسا کہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے کہ مفتوحین کو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں بلکہ جو اُن کے لائق کام ہو اُن سے لیویں + نرائن کشن

کے فریبوں کو دریافت کرکے رفع کرتا رہے (منو ۷-۱۰۴)

اپنے نقص دشمنوں پر ظاہر نہ ہوں اُن کے نقص پر آگاہی کامل ہو۔ دشمن کے مغلوب کرنے میں ہر وقت گھات میں رہنا چاہیئے۔

۳۵- کوئی دشمن اُس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے جس طور پر کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے اُسی طرح دشمن کی دخلیابی کے رخنہ کو پوشیدہ رکھے (منو ۷-۱۰۵)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کے پکڑنے کو تاکتا رہتا ہے۔ ویسے ضروریات کی فراہمی کے لیئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لیئے شیر کے مانند طاقت کو کام میں لائے۔ اور چیتے کے مانند چھپکر دشمن کو پکڑے نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کے مانند دور بھاگ جاوے۔ اور بعد ازاں اُن کو دھوکہ میں ڈالکر پکڑے (منو ۷-۱۰۶)

اس طرح فتح کرنے والے سبھاپتی کے راج میں جو قزّاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں اُن کو ملا لینے سے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کرکے قابو میں کرے اور اگر اس طرح قابو میں نہ آویں تو نہایت سخت سزا سے اُن پر قابو حاصل کرے (منو ۷-۱۰۷)

جیسے دھان[1] کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ کرکے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا ویسے راجا ڈاکو اور چوروں کو مارے اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷-۱۱۰)

بدمست اور بے فکر راجا معہ خاندان کے جلد تباہ ہوتا ہے

۳۶- جو راجا عدم تمیز نیک و بد سے یا سوچ بچار کے لاپرواہی سے اپنے راج کو کمزور کرتا ہے وہ ابتدا ہی میں راج سے محروم ہو کر معہ اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷-۱۱۱)

جیسے بدن کی لاغری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے ویسے ہی رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ معہ رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷-۱۱۲)

اس لیئے راجا اور راج سبھا بغرض کامیابی کاروبار سلطنت کے ایسا جدوجہد کریں کہ جس سے سلطنت کے کام باحسن وجوہ انجام پکڑیں جو راجہ سلطنت کی غور پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے اُس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷-۱۱۳)

انتظام ضلع بندی کس طرح کرنا چاہیئے

۳۷- اسلیئے دو۔ تین۔ پانچ اور سو گانوؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنائے اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاردار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی عمل میں لاکر راج کے تمام کاروبار کو سرانجام دیوے (منو ۷-۱۱۴)

ہر ایک گانوں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گانوؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار۔ انہیں

[1] دھان غلہ برنج کی اُس حالت کا نام ہے جب کہ چھلکا اُس پر موجود ہوتا ہے۔ مترجم

विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद्ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥
नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैःस्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहं ॥ १६ ॥
स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिनयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजाः ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० ७ ॥ ९९ । १०१ । १०४-१०७ । ११०-११७ । १२०-१२४

مال و دولت کی حفاظت اور ترقی کس طرح کرنی چاہیئے اور اُس کو کس طرح صرف کرنا چاہیئے۔

۳۳۔ راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں (۳) محفوظ کو بڑھا دیں۔ (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت۔ طالب علم اور واعظان طریقت وید اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (منو ۷۔ ۹۹)

ان چار قسم کے جد و جہد کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر اُس پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل کرے ونڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی سے) غیر میسر کے میسر ہونے کی خواہش رکھے ہمیشہ کے معاینہ سے میسر متاع کی حفاظت کرے۔ زیر حفاظت کی افزائش عمل میں لاوے یعنی بذریعۂ سُود وغیرہ کے بڑھا وے۔ اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورۂ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷۔ ۱۰۱)

خود فریب نہیں کرنا چاہیئے مگر دُشمنوں کے فریب سے بچنا چاہیئے

۳۴۔ ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ دلی بُغض سے پاک برتاؤ رکھے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رہ کر دشمن

چور ڈاکوؤں سے چوری چھوڑانے کا ایک طریق یہ کہ اُن کو ملازم کرکے معتبر عہدہ داروں کے ماتحت رکھے

۴۱ - راجا جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا کوئی عہدہ دیوے وہ دھارمک بخوبی آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں اُن کے ماتحت عموماً شریر اور دوسروں کا مال مارنے والے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے - اور اُن کو سلطنت کا ملازم اس لیئے کرے کہ بداعمالی چھوڑیں اور اُن کو اُنھیں عالم محافظوں کے عین تحت میں رکھکر اُن سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے (منو ۷ - ۱۲۳)

رشوت خواروں کی سزا ضبطی جائداد وجلاوطنی - لیکن ملازمان کا گذارہ معقول مقرر ہونا چاہیئے -

۴۲ - جو سرکاری آدمی ازراہ بے انصافی مدعی مدعا علیہ سے مخفی طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف عدل کارروائی کرے اُس کی تمام جائداد ضبط کرکے کماحقہ سزا دے - اور اُس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں سے پھر واپس ہو کر نہ آسکے کیونکہ اگر اُس کو سزا نہ دی جاوے تو اُس کو دیکھکر دیگر ملازمان سرکاری بھی ایسی بداعمالیاں کریں گے بخلاف اسکے سزا دی جاوے تو وہ بچے رہیں گے - لیکن جتنے مشاہرہ سے اُن ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو اور وہ اچھی طرح دولت مند بھی بنیں اُتنا روپیہ یا اراضی راج کی طرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے - جو ضعیف العمر ہوں اُن کو بھی نصف ملا کرے - لیکن اس بات کو مدنظر رکھے کہ جب تک وہ زندہ رہیں تب تک یہ گذارہ قائم رہے بعد اُس کے نہیں - مگر اُنکی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی ضرور دیوے - اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جاویں تو اُن بچوں کے واسطے جب تک وہ لائق کار نہ ہوں نیز اُنکی عورات زندہ ہوں تو اِن سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے لیکن اگر اُن کی عورات یا لڑکے بداعمال ہو جاویں تو کچھ بھی نہ ملے اس قسم کا ضابطہ راجا کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷ - ۱۲۴)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम्।
तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान्॥ १॥
यथाऽल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्य्योकोवत्सषट्पदाः।
तथाऽल्पाऽल्पा ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः॥२॥
नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत्॥ ३॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः।

بیس گانوٗں کے اوپر تیسرا۔ اُنھیں سو گانوٗں پر چوتھا۔ اور اُنھیں ہزار گانوٗں پر پانچواں عہدہ دار
تعینات کرے چنانچہ آج کل جو ایک گانوٗں میں ایک پٹواری۔ اُنھیں دس گانوٗں میں ایک تھانہ اور
دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ۔ اور اُن پانچ تھانوں پر ایک تحصیل۔ اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع
مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے سیاست مُلکی کا طریقہ لیا گیا ہے۔
(منو ۷ ۔ ۱۱۵)

رعایا اور مُلک کے حالات کی اطلاع بہم پہنچانے کا انتظام

۳۸۔ اس طرح انتظام کرکے حکم دیوے کہ وہ ایک ایک گانوٗں کا مقدم گانوٗں میں
روزمرہ جو جو نقص پیدا ہوں۔ اُن کی اطلاع دس گانوٗں کے مقدم کو خفیہ
کر دیا کرے۔ اور وہ دس گانوٗں کا عہدہ دار اُسی طرح بیس گانوٗں کے افسر کو دس گانوٗں کے حالات
روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گانوٗں کا عہدہ دار اُن بیس گانوٗں کے حالات کی اطلاع سو گانوٗں کے
عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو سو گانوٗں کے عہدہ دار اپنے سو گانوٗں کے حالات ہزار
گانوٗں کے افسر کو روزمرہ جتایا کریں۔ بیس بیس گانوٗں کے پانچ پانچ افسر سو سو گانوٗں کے افسر
نگرانی کنندہ کو اور وہ ہزار ہزار کے دس افسر دس ہزار کے افسر کو اور نیز لاکھ گانوٗں کے راج سبھا
کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور وہ سب راج سبھائیں اعلیٰ راج سبھا یعنی کُل روے
زمین کی انجمن اعظم میں تمام کُرہ زمین کے حالات جتلایا کریں (منو ۷ ۔ ۱۱۶ و ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۳۹۔ اور ہر ایک دس دس ہزار گانوٗں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے کہ جن میں
سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ
تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کو دورہ کرکے ملاحظہ کرے (منو ۷ ۔ ۱۲۰)

بڑے بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کار آدمیوں کی سبھا قائم کرنا۔

۴۰۔ بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنے والی سبھا کا ایک ایک مکان
ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔
اُس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنھوں نے علم کے ذریعہ سب قسم کے تجربات
حاصل کئے ہوں بیٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو ویسے قواعد اور
اُسی قسم کے علوم شائع کریں (منو ۷ ۔ ۱۲۱)

جو ہمیشہ دورہ کرنے والا افسر انجمن ہو اُس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر رکھے جو سرکاری
ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں۔ اُن کے ذریعہ تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ
طور پر معلوم کرے۔ جو قصوروار ہوں اُن کو سزا اور جن میں خوبی ہو اُن کو اعزاز ہمیشہ دیوے
(منو ۷ ۔ ۱۲۲)

نوٹ۔ لے مخبروں کے ذریعہ سے محض پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہیئے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی تحقیقات ہی
نہ کی جائے اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی منحصر رکھا جائے۔ نرائن کشن

ہے اس کے خلاف رنج حاصل کرتا ہے۔

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः ।
हुताग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्य प्रविशेत्स शुभां सभाम् ॥ १ ॥
तत्र स्थितः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत् ।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः ॥ २ ॥
गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः ।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेदविभावितः ॥ ३ ॥
यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः ।
स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । १४५-१४८ ॥

راجہ پچھلی رات اُٹھ کر بعد عبادت وغیرہ دربار میں جاوے۔ وزیر اعظم سے تخلیہ میں مشورہ کرے

۵۴ - جب پچھلا پہر رات کا رہ جاوے تب اُٹھکر طہارت کرے۔ اور مجتمع الحواس ہوکر پرمیشور کا دھیان واگنی ہوتر کرے دھرماتما اور عالموں کی تعظیم بجالاوے اور ناشتہ کرکے سبھا کے اندر داخل ہو (منو ۷-۱۴۵)

وہاں کھڑا رہ کر اول رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں باعزت پیش آوے پھر اُن کو رخصت کرکے وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷-۱۴۶)

بعد ازاں اُس کے ساتھ گھومنے کو چلا جاوے۔ کسی پہاڑ کی چوٹی۔ خواہ تخلیہ کے مکان یا جنگل میں ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہو۔ بیٹھے اور دل کی کدورت کو چھوڑکر وزیر کے ساتھ مشورہ کرے (منو ۷-۱۴۷)

جس راجا کی لطیف غور و تامل کی تہ کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے۔ یعنی جس کے خیالات عمیق پاکیزہ اور بغرض رفاہ عام ہمیشہ مخفی رہیں وہ راجہ باوجود دولت مند نہونے کے بھی تمام زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لیئے اپنے خیالات سے ایک کام بھی نہ کرے جب تک اہالیان سبھا کا اتفاق رائے نہو (منو ۷-۱۴۸)

نوٹ - ۱۵ اس قسم کے غور و مشورت کے ذریعہ سے راجا کو معاملات کے رموز پر غور کرنے کا عمدہ موقعہ ملتا ہے۔ اور چونکہ اخیری فیصلہ راجا کی طرف سے بعد میں ہوتا ہے اس لیئے راجا کے عمیق تر خیالات کو لوگ پہلے سے نہیں جان سکتے۔ نرائن کشن

तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमितिकर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद् ह्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्म्मः प्रजानामेव पालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्म्मेण युज्यते ॥ ७ ॥
मनु० ७ । १२८ । १२९ । १३९ । १४० । १४२-१४४ ॥

رعایا سے محصول کسقدر وصول کرنا چاہیئے۔

۴۳ ہم۔ جس طرح پر راجا اور کارپرداز سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ ثمرۂ آسودگی حاصل کرسکیں اُس طرح پر راجا اور راج سبھا غور کرکے محاصل مقرر کرے (منو ۷-۱۲۸)

جیسے جونک۔ بچھڑا اور بھنورا کھانے کی اجزا کو تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں۔ ویسے راجا تھوڑا تھوڑا سالیانہ خراج رعایا سے لیوے (منو ۷-۱۲۹)

سخت حرص وطمع کے باعث اپنے اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے کیونکہ جو شخص کاروبار و خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے وہ اپنے آپ بھی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے (منو ۷-۱۳۹)

راجا کا اعلیٰ فرض رعایا پروری۔

۴۴ ہم۔ جو راجا صورت معاملات کو دیکھکر حسب موقعہ تُند و نرم ہووے۔ وہ بدکرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے (منو ۷-۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کرکے ہمیشہ اُس میں مصروف رہے اور غفلت کو چھوڑکر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے (منو ۷-۱۴۲)

جس راجا کے راج میں راجہ اور ملازمین کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ آہ و زاری کناں رعایا کے مال و جان کو نقصان پہنچاتے رہیں سمجھ لو کہ وہ راجہ معہ ملازمان و وزرا کے مردہ ہے زندہ نہیں۔ اور سخت رنج میں مبتلا ہونے والا ہے (منو ۷-۱۴۳)

اس لیئے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ہی ہے۔ اور جیسا کہ منوسمرتی کے باب ہفتم میں خراج لکھا ہے۔ نیز جیسا کہ سبھا مقرر کردیوے راجہ اُس کے استفادہ پر دھرم سے بہرہ مند ہوکر آسودگی پاتا

परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११ ॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सान्त्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥
मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम् ।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्यमात्मनः ॥ १३ ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत् ।
तदातु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥ १४ ॥
निग्रहं प्रकृतीनां च कुर्याद्योऽरिबलस्य च ।
उपसेवेत तं नित्यं सर्वयत्नैर्गुरुं यथा ॥ १५ ॥
यदि तत्रापि संपश्येद्दोषं संश्रयकारितम् ।
सुयुद्धमेव तत्राऽपि निर्विशंकः समाचरेत् ॥ १६ ॥

मनु० ७ । १६१--१७६ ॥

چھ تدابیر خارجیہ یعنی جو غیر سلطنتوں کے تعلقات میں برتنی چاہئیں وہ دو قسم کی ہیں۔

۲۴۹ راجا اور اہلکاران سرکاری کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے کہ (۱) آسن یعنی قیام (۲) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا (۳) سندھی اُن سے میل کر لینا۔ (۴) وِگرہ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دو ئیدھ لشکر کو دو قسم کا کرکے اپنی فتح حاصل کرنا (۶) سنشریہ بصورت کمزوری کے کسی طاقت ور راجا کی پناہ لینا۔ اِن چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کرکے عمل میں لانا چاہیئے (منو ۷ - ۱۶۱)

سندھی - وگرہ - یان - آسن - دوئیدھی بھاو - اور سنشریہ جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں - اُن کو راجا قرار واقعی سمجھ لے (منو ۷ - ۱۶۲)

دو قسم کی سندھی یعنی میل

سندھی - دشمن سے میل کرے خواہ اُس سے مخالفت کرکے[1] در موجودہ و آئندہ وقت میں کرنے والے کام برابر کرتا جائے۔ یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۳)

دو قسم کا جنگ

وِگرہ - مطلب براری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے ساتھ جو اپنا یا کسی دوست کا خطادار ہو لڑنا چنانچہ اسی دو قسم کی بنا پر جنگ کر لی چاہیئے (منو ۷ - ۱۶۴)

[1] نوٹ - یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے۔

आसनं चैव यानं च संधिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
संधिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २ ॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायतिसंयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३ ॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५ ॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६ ॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७ ॥
अर्थसंपादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥
यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत ॥ ९ ॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १० ॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।

بلا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷ - ۱۷۶)

وہ ارک راجہ سے مصالحت رکھنی چاہیئے ۴۸ - جو دھارمک راجہ ہو اُس سے کبھی مخالفت نہ کرے بلکہ اُس سے ہمیشہ میل رکھے اور بدکردار اگر طاقت ور بھی ہو - تو اُس کو مغلوب کرنے کے واسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لانا چاہیئے۔

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥ १ ॥
आयतिंसर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्वतः ॥ २ ॥
आयात्यांच गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीतेकार्य्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
यथैनंनाभिसंदध्युर्मित्रोदासीन शत्रवः ।
तथासर्वं संविदध्यादेषसामासिकोनयः ॥ ४ ॥
म.०७ । १७७--१८० ॥

ایسی کارروائی کرنی چاہیئے جس سے معاون و بے طرفدار دشمن زور نہ پکڑ جاویں۔

۴۹ - سیاست ملکی کو جاننے والا والی ملک راجا ایسی مناسب تجاویز عمل میں لاوے - کہ کسی طرح اُس کے معاون بے تعلق لوگ اور دشمن زیادہ طاقتور نہ ہو جائیں - (منو ۷ - ۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے اور جو آئندہ کرنا چاہیئے - نیز جو جو کام کئے جا چکے اُن کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں (منو ۷ - ۱۷۸)

بعد ازاں نقصوں کے رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کیجائے - جو راجا زمانہ مستقبل یعنی آئندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے - اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے اُس کو جانتا ہے - وہ دشمنوں سے مغلوب کبھی نہیں ہوتا - (منو ۷ - ۱۷۹)

کار پردازان سلطنت اور بالخصوص سبھا پتی راجا سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ کسی طرح دیگر راجگان وغیرہ کو کوئی معاون - بے تعلق - اور دشمن قابو میں لا کر اُلٹے کام نہ کرا سکے - ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو یہی تدبیر مملکت یعنی سیاست ملکی کا خلاصہ ہے (منو ۷ - ۱۸۰)

دو قسم کا کوچ | یا اُن یکایک کوئی معاملہ پیش آجاوے تو دفعتہ ۔ یا معاونوں کے ساتھ ملکر دشمن کی طرف عزیمت کرنا یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۶۵)

دو قسم کا قیام | کسی وجہ سے بہ تدریج اپنے آپ زوال پذیر یعنی طاقت سے بے بہرہ ہو جانے پر خواہ کسی معاون کے روکنے پر اپنی جگہ بیٹھے رہنا یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷۔ ۱۶۶)

دو قسم کا تقسیم لشکر | مطلب برآری کے لئے سپہ سالار اور سپاہ کے دو حصے کرکے[۱] فتح حاصل کرنا دو قسم کا دو شیدھ کہلاتا ہے۔ (منو ۷۔ ۱۶۷)

دو قسم کی پناہ | کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کسی طاقت ور راجا یا کسی مہاتما کی پناہ لینا جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے[۲]۔ (منو ۷۔ ۱۶۸)

چھ تدابیر متعلق سلاطین خارجیہ کس کس موقع پر عمل میں لانی چاہئیں | ۷۷۔ جب یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہو گی تب دشمن سے میل کرکے وقت مناسب تک صبر کرے۔ (منو ۷۔ ۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا یا فوج کو غایت درجہ خوشحال۔ ترقی پذیر سعادت مند جانے اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے تب دشمن سے جنگ یعنی وِگرہ کر لیوے (منو ۷۔ ۱۷۰)

جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے۔ تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کُوچ کرے (منو ۷۔ ۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کرکے ٹھہرا کرے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے (منو ۷۔ ۱۷۲)

جب راجا دشمن کو نہایت طاقت ور پائے تب فوج کو دو چند یا دو قسم کی[۳] کرکے اپنی مطلب برآری کرے (منو ۷۔ ۱۷۳)

جب آپ سمجھ لیوے کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہو گی تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقت ور راجا کی پناہ لیوے (منو ۷۔ ۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے یعنی روکے اس کی خدمت بہ سعی تمام مثل گورو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷۔ ۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو اگر اس کے کاموں میں نقص دیکھے تو ایسی حالت میں بھی اچھی طرح

---

[۱] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے تحت میں رہے اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جاوے۔

[۲] راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

[۳] دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے۔ یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور ایک حصہ کو اپنے ساتھ لے کر جدھر مناسب ہو رُخ کرے + مترجم

दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥
मनु० ७ । १८४--१९२ । १९४-१९६ । २०३ । २०४ ॥

جب لڑائی کو جاویں تو سامان باربرداری رسد اسلحہ وغیرہ ساتھ لیں اور سڑکیں درست بناویں۔

۵۰۔ جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے + اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے + سب فوج۔ سواری۔ باربرداری۔ اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے (منو ۷۔ ۱۸۴)

تین قسم کے راستوں کو یعنی راہ خشکی (زمین) دوم راہ تری (سمندر یا دریا)۔ سوم راہ ہوائی کو درست رکھے[ا] ۔ راہ خشکی میں گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ راہ آبی میں کشتی اور راہ ہوائی میں ہوائی برج وغیرہ سواریوں کے ذریعہ سفر کرے اور پیدل۔ گاڑی ہاتھی۔ گھوڑے۔ اسلحہ ضرب و اسلحہ شعلہ افگن۔ سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے۔ اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جاوے۔ (منو ۷۔ ۱۸۵)

ظاہر دوروں کی بڑی احتیاط کرے۔

۵۱۔ جو باطن میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو۔ خفیہ طور پر دشمن کو راز دیتا ہو اس کی آمد و رفت میں اور اس سے گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے۔ کیونکہ باطن سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہئے۔ (منو ۷۔ ۱۸۶)

مختلف قسم کی صف بندی اور ترتیب لشکر بلحاظ قسم زمین جہاں جنگ ہو۔

۵۲۔ تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلاوے اور خود سیکھے اور نیز رعایا کے لوگوں کو بھی سکھلاوے۔ جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں + جب قواعد سکھلاوے تو (۱) فوج کو مثل

نوٹ[ا] ۔ یعنی ایسے نشانات اور ذریعوں کو درست رکھے جس سے کہ سمندر یا کرہ ہوا وغیرہ میں سمت اور راستہ کا ٹھیک پتہ ملتا رہے۔

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधायच ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
सांपरायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥
शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥ ४ ॥
यतश्च भयमाशंकेत्ततो विस्तारयेद्बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशंकेत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद्बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥
स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥
प्रहर्षयेद्बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥
उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।

اور ادویہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ بلا صف بندی کے لڑائی نہ کرے اور نہ کراوے اپنی لڑتی ہوئی فوج کے حرکات وسکنات کو دیکھا کرے کہ آیا وہ ٹھیک ٹھیک لڑتی ہے یا دغابازی رکھتی ہے (منو ۷ - ۱۹۴)

دشمن کو محاصرہ کرنا اور اُس کی رسد وغیرہ تلف کرنا۔

۵۳۔ کبھو وقت مناسب سمجھے تو دشمن کو چاروں طرف سے محاصرہ کر کے روک رکھے اور اُس کے مُلک کو تکلیف پہنچا کر چارا۔ خوراک۔ پانی اور ہیزم کو تلف وخراب کر دیوے (منو ۷ - ۱۹۵)

دشمن کے تالاب۔ شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت اُن کو خوف دیوے اور فتح پانے کی تجاویز کرے۔ (منو ۷ - ۱۹۶)

فتح حاصل کر کے مغلوب سے کیا سلوک کرنا چاہیئے اور شکست پانے پر کیا

۵۴۔ فتح پاکر اُس سے عہد نامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقعہ مناسب سمجھے تو اُسی کے خاندان سے کسی دھارمک آدمی کو راجا بنا دیوے۔ اور اُس سے لکھا لیوے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی دھرم سے پیوستہ سیاست مُلکی کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کر کے اُس کے پاس ایسے آدمی رکھے کہ جس سے بعد میں کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ اور اگر وہ شکست پاوے تو اس کی تعظیم اپنے امیر آدمیوں کے ساتھ ملکر بذریعہ عطیۂ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے۔ اور ایسا نہ کرے کہ جس سے اُس کا گذارہ بھی نہ ہو سکے + اگر اُس کو قید خانہ میں ڈالے تو بھی اُس کی عزت مناسب قائم رکھے تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھُوٹ کر بشاشت میں رہے۔ (منو ۷ - ۲۰۳)

کیونکہ دُنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت کا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقعہ دیکھکر واجبی کارروائی کرنا اور اُس مغلوب کے دِل پسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اُس کو کبھی نہ چڑاوے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھہ کرے اور نہ ہی اُس کے سامنے ایسا کہے کہ تم کو مغلوب کیا ہے۔ بلکہ "آپ ہمارے بھائی ہیں" اس قسم کی تعظیم وتکریم ہمیشہ کرے (منو ۷ - ۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेवच ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेवच ।
कृतज्ञं धृतिमन्तञ्च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥

ڈنڈا کے چلاوے (۲) بمثل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر جیسے کہ سؤر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سب مل کر جھنڈ ہو جاتے ہیں۔ (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں۔ ویسے فوج کو بناوے (۵) جیسے سُوئی کا اگلا حصہ باریک۔ پیچھے موٹا۔ اور سُوت اس سے موٹا ہوتا ہے۔ ویسے قواعد سے فوج کو بناوے۔ (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے اسی طرح فوج کو بنا کر لڑاوے (منو ۷۔ ۱۸۷)

جس طرف خوف پایا جاوے اسی طرف لشکر کو پھیلاوے۔ سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھکے "پدم ویوہ" یعنی بشکل گل نیلوفر چاروں طرف فوجوں کو رکھکے خود درمیان میں رہے (منو ۷۔ ۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجدار یعنی حکم دینے اور فوج کے ساتھ لڑنے لڑانے والے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے۔ جس طرف لڑائی ہو رہی ہو اسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے لیکن دوسری طرف پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل میں سے دشمنوں کے گھات کا ہونا ممکن ہے (منو ۷۔ ۱۸۹)

جو بمثل قلعہ یعنی ستونوں کی طرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ۔ دہارمک۔ استقلال رکھنے۔ اور جنگ کرنے میں چالاک۔ نڈر ہوں اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو اُن کو فوج کی چاروں طرف رکھے (منو ۷۔ ۱۹۰)

اگر تھوڑے سے سپاہیوں سے بہتوں کے ساتھ جنگ کرنا ہو تو یکجا کر کے لڑاوے۔ ضرورت پڑے تو اُنہیں کو فوراً پھیلا دیوے۔ جب شہر۔ قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو تو صف آرائی بمثل سوزن خواہ بمثل بجلی کے کر کے جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علیٰ ہذالقیاس مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو اُس شکل میں لا کے لڑا دیں۔ اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو تو صف آرائی بمثل سانپ کے کر کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا مُنہ دشمن کی طرف پھیر دیویں۔ اُنہیں توپوں سے یا بندوقوں وغیرہ سے دشمن کو ہلاک کریں سن رسیدہ لوگوں کو اُنہیں توپوں کے مُنہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑاویں اور ماریں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں اور یکبارگی دھاوا کر کے اور دشمن کی فوج کو تتر بتر کر کے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں (منو ۷۔ ۱۹۱)

اگر ہموار زمین میں جنگ کرنا ہو تو گاڑی۔ گھوڑے اور پیادوں سے۔ اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو تو کشتیوں پر اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے۔ اور ریگستان میں تلوار و ڈھال سے لڑائی کریں اور کرا دیں (منو ۷۔ ۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو اُس وقت لڑنے والوں کو ہمتی اور بشاش کریں۔ جب لڑائی بند ہو جاوے تب بہادری اور ہمت پیدا کرنے والی تقریروں سے۔ اکل و شرب سے۔ امداد اسلحہ

بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ امتحان میں آئے ہوئے عقل و طاقت و چستی بڑھانے والے۔ دافع مرض۔ کئی قسموں کے طعام و شرب اور ویجن (یعنی ترکاری۔ چٹنی۔ مربّہ وغیرہ) وغیرہ خوشبودار و شیریں وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے تاکہ ہمیشہ خوش رہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (منو ۷۔ ۲۱۶)

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः।
धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा॥
मनु० ७। १३०॥

محصول کی حد اس قدر ہو کہ رعایا تکلیف نہ پاوے۔

۵۷۔ بیوپاری اور کاری گروں کو سونا اور چاندی کا جس قدر نفع ہو اس میں سے پچاسواں حصہ۔ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارھواں حصہ۔ لیا کرے اور اگر مال لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (منو ۷۔ ۱۳۰)

رعایا کی بہبودی میں راجا کی بہبودی ہے راجا و رعایا ایک دوسرے کے پابند رہیں۔

۵۸۔ کیونکہ رعایا کے دولتمند۔ تندرست اور اکل و شرب سے بہرہ یاب رہنے پر راجا کی بڑی ترقی ہوتی ہے۔ رعایا کو بمثل اپنی اولاد کے آرام پہنچاوے۔ اور رعایا بھی بمثل اپنے باپ کے راجا اور سرکاری آدمیوں کو جانے۔ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجا اُن کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجا کس کا۔ اور راجا نہ ہو تو رعایا کس کی رعایا کہلا دیگی۔ دونوں اپنے اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبانہ کام میں ایک دوسرے کے پابند رہیں۔ رعایا کی عام رائے کے خلاف راجا اور سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجا کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم خواہ رعایا نہ چلے۔ یہ راجا کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی جس کو پولٹیکل کہتے ہیں مختصراً بیان کر دیا ہے۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید۔ منوسمرتی۔ شکرنیتی۔ مہابھارت۔ وغیرہ میں دیکھ کر تحقیق کرے۔ اور جو رعایا کا انصاف کرنا ہے وہ منوسمرتی کے آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقہ کے بموجب کرنا چاہئے۔ لیکن اس جگہ بھی مختصر لکھا جاتا ہے۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः।
अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक्॥ १॥

आर्य्यता पुरुषज्ञानं शौर्य्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० ७ । २०८-२११ ॥

متر (دوست یا معاون) اور اداسین کا عرض اور بے طرفدار کی تعریف ۔

۵۵ ۔ دوست کی تعریف" راجا زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ایسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج ۔ محبت سے بھرے ہوئے ۔ آئندہ کی باتوں کو سوچنے اور کاموں کو سرانجام دینے والے صاحب طاقت دوست خواہ کمزور ہی ہو کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے ۔ (منو ۷ ۔ ۲۰۸)
دھرم کو جاننے والا ۔ ممنونِ احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا ۔ خوش طبیعت اُلفتی ۔ قائم مزاج چاہے کم حیثیت دوست بھی حاصل ہو تو بھی لائق تعریف ہوتا ہے (منو ۷ ۔ ۲۰۹)
ہمیشہ اِس بات کو مستحکم سمجھے کہ کبھی عقلمند ۔ خاندانی ۔ شجاع ۔ بہادر ۔ ہوشیار ۔ سخی ۔ احسان کو جاننے والے اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بنائے ۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بناویگا وہ تکلیف پاویگا ۔ (منو ۷ ۔ ۲۱۰)
"بے تعلق کی تعریف" جس میں لائق تعریف اوصاف ۔ اچھے بُرے آدمیوں کی پہچان بہادری اور ظاہری مہربانی ہو یعنی جو محض اوپر اوپر کی باتیں بنایا کرے وہ بے تعلق کہلاتا ہے ۔ (منو ۷ ۔ ۲۱۱)

एवं सर्वमिदं राजा सहसंमन्त्र्य मंत्रिभिः ।
व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तःपुरं विशेत् ॥
मनु० ७ । २१६ ॥

روزانہ کاروائی راجا کی

۵۶ ۔ حسب توضیح سابق علے الصباح اُٹھے ۔ طہارت وغیرہ سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو اگنی ہوتر کرے یا کراوے اور سب وزیروں سے مشورہ کر کے دربار جاوے سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ ملکر اُن کو خوش و خورم کرے اور انواع واقسام کی صف بندی یعنی قواعد کو کرا کے تمام گھوڑے ۔ ہاتھی ۔ گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز ۔ سلح خانہ ۔ شفاخانہ گنجینہ جات نقد و جواہر کو دیکھے اور سب پر روزمرہ نظر ڈال کر جو کچھ اُن میں نقص ہو اُن کو بتلائے ۔ ورزش گاہ میں جاکر ورزش کرے اور غسل کر کے بوقت دوپہر طعام کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی

पादोऽधर्मस्य कर्त्तारं पादः साक्षिणमृच्छति।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १३ ॥
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः।
एनो गच्छति कर्त्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १४ ॥
मनु० ८। ३-८। १२-१४॥

لوگوں کے باہمی تنازعات اٹھارہ قسموں میں آجاتے ہیں۔

۵۹ سبھا، راجا۔ اور ملازمان سرکاری مفصلہ ذیل اٹھارہ معاملات متنازعہ فیصلہ میں روزمرّہ امرزیر تنازعہ کا فیصلہ ازروئے رواج ملک و اصول دھرم شاستر کے کیا کریں۔ اور جس جس آئین و قانون کا ذکر شاستر میں نہ پاویں اور ضرورت اُن کی موجودگی کی سمجھیں تو عمدہ سے عمدہ آئین مرتب کریں کہ جس سے راجا اور رعایا کی بہبودی ہو (منو ۸-۳)

اٹھارہ معاملات یہ ہیں ۱- (وصولی قرضہ) کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ ۲- (ودیعت) امانت یعنی کسی نے کسی کے پاس مال رکھا ہو اور مانگنے پر نہ دیوے ۳- (فروخت مالِ غیر) دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کرے ۴- (شراکت) شراکت کرکے کسی پر زیادتی کرنا ۵- (خلاف ورزی) ہبہ شدہ مال کا نہ دینا۔ (منو ۸-۴)

۶- (عدم ادائے اُجرت) حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لے لینا یا کم دینا۔ ۷- (معاہدہ) اقرار کے خلاف عمل کرنا ۸- (بیع و شری) یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا۔ ۹- جانور کے مالک اور پالنے والے کا جھگڑا (منو ۸-۵)

۱۰- تنازعۂ حدود - ۱۱- کسی کو سخت ضرر پہنچانا۔ ۱۲- سخت کلامی کرنا - ۱۳- چوری - ڈاکا مارنا - ۱۴- کسی کام کی بابت جبر کا عمل میں آنا - ۱۵- کسی عورت یا مرد کی زنا کاری (منو ۸-۶)

۱۶- زوجیت و شوہریت کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا - ۱۷- تقسیم یعنی ورثہ کی حصہ کشی میں تنازعہ پیدا ہونا - ۱۸- قمار بازی بذریعہ غیر متنفس یعنی بیجان اشیاء کے اور قمار بازی متنفسان یعنی جانداروں کے - یہ ۱۸ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزیوں کی ہیں۔ (منو ۸-۷)

بلا طرفداری فیصلہ کرنا چاہئے

۶۰- اِن معاملات کے متخاصمین کثیر التعداد کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے۔ (منو ۸-۸)

حاضرین دربار کی ذمہ داری بصورت بے انصافی ہو جانے کے

۶۱- جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہو کر دھرم رہتا ہے اور لوگ دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکالتے یعنی دھرم کی ہستی پر زبون داغ کا آنا جو زخم میں تیر کی مانند ہے اُس کو ہٹا کر ادھرم کی بیخ کنی نہیں کرتے یا یوں کہو کہ جس سبھا میں دھرمی کو تعظیم اور

तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः ।
संभूयस्च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥
वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥
सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।
स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसंग्रहणमेवच ॥ ४ ॥
स्त्रीपुं धर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च
पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥
तेषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।
धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥
धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥
सभा वा न प्रवेष्टव्या वक्तव्यं वासमंजसम् ।
अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥
यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।
हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥
धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १० ॥
वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥

शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥
साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसङ्ग्रहणेषु च ।
वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥
बहुत्वं परिगृह्णीयात्साक्षिद्वैधे नराधिपः ।
समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥
समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।
तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद्ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ॥
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान्॥
इह चानुत्तमां कीर्त्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्द्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
नावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।

اور ادھرمی کو تعزیر نہیں ملتی اُس سبھا میں جس قدر اہل مجلس ہیں وہ سب بمثل زخمی سمجھے جاتے ہیں۔ (منو ۸ - ۱۲)

ہمارے آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو اور جو شامل ہوا ہو تو سچ ہی بولے جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھکر خاموش رہے۔ خواہ صحیح انصاف کے خلاف بولے۔ وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸ - ۱۳)

سب کا فرض ہے کہ دھرم کو قائم رکھیں۔ ادھرم نہ ہونے دیویں۔

۱۴ جس سبھا میں ادھرم سے دھرم اور باطل کے ذریعہ حق سب اہل سبھا کے دیکھتے ہوئے مارا جاتا ہے اُس سبھا میں سب لوگ بمثل مردہ کے ہیں۔ گویا ان میں کوئی بھی زندہ نہیں۔ (منو ۸ - ۱۴)

مرا ہوا دھرم مارنے والے کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے۔ اس لئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہئے مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہم کو نہ مار ڈالے (منو ۸ - ۱۵)

دھرم جو تمام شان وشوکت کا بخشنے والا اور تمام راحتوں کا مینہ برسانے والا ہے جو شخص اسکو معدوم کرتا ہے اُسی کو عالم لوگ "ورشل" یعنی شودر اور نیچ جانتے ہیں اسواسطے کسی آدمی کو دھرم کا نابود کرنا واجب نہیں ہے۔ (منو ۸ - ۱۶)

اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے باقی سب مال یا ساتھی جسم کی فنا ہوتے ہی فنا ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان سب ساتھیوں سے چھوٹ جاتا ہے (منو ۸ - ۱۷)

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا۔ جب راج سبھا میں طرفداری کر کے بے انصافی کی جاتی ہے تو وہاں ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو ادھرم کرنے والے کو دوسرا ساکشی کو (جس کے سامنے ادھرم ہوا) تیسرا اہل سبھا کو۔ اور چوتھا ادھرمی سبھا کے میر مجلس یعنی راجا کو پہنچتا ہے (منو ۸ - ۱۸)

جس سبھا میں سزا اور ملامت کو ملامت کیجاتی ہے۔ قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے مستوجب تعزیر کو تعزیر ملتی ہے اور لائق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے وہاں راجا اور سب اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں۔ صرف گناہ کرنے والے پر گناہ عاید ہوتا ہے (منو ۸ - ۱۹)

ذکر اس امر کا گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں

आप्ताः सर्वेषु वर्णेषु कार्याः कार्येषु साक्षिणः ।
सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ १ ॥
स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रियः कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजाः ।

بولے اور اس کے خلاف جو سکھلائی ہوئی باتیں بولے ان کو جلیس عدالت ناکارآمد سمجھے (منو ۸ - ۷۸)

جب مدعی اور مدعا علیہ کے روبرو سبھا میں گواہ حاضر ہوں تو جلیس عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اس طرح پوچھیں (منو ۸ - ۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اُس کو راستی سے کہو۔ کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (منو ۸ - ۸۰)

راست گواہی دینے کا پھل

۶۷- جو گواہ سچ بولتا ہے وہ دوسرے جنموں میں عمدہ قالب کو پاتا ہے اور عوالم درجہ اعلیٰ میں جنم لے کر آسودگی حاصل کرتا ہے اِس جنم اور آئندہ جنم میں اعلےٰ نیک نامی کو فایز ہوتا ہے کیونکہ ویدوں میں باعث عزت اور بے عزتی اسی "وانی" یعنی کلام کو لکھا ہے جو سچ بولتا ہے۔ وہ صاحب عزت اور جھوٹ بولنے والا ملامتی ہوتا ہے (منو ۸ - ۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتا ہے اور سچ ہی بولنے سے دھرم بڑھتا ہے اس لئے تمام ورنوں میں گواہوں کو سچ ہی بولنا واجب ہے۔ (منو ۸ - ۸۲)

آتما کا شاہد آتما۔ اور آتما کی گتی آتما ہے۔ اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما کی جو تمام انسانوں کا افضل شاہد ہے بے عزتی مت کر[۱]۔ یعنی راست گوئی جو تیرے آتما - من اور زبان میں ہے وہی سچ اور جو اس سے اُلٹا ہے جھوٹ ہے۔ (منو ۸ - ۸۳)

جس شخص کا جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندر سے وسوسہ میں نہیں پڑتا عام لوگ اس کے سوا اور کسی کو افضل آدمی نہیں سمجھتے (منو ۸ - ۹۶)

اے خیر و عافیت چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا جانکر کہ میں اکیلا ہوں جھوٹ بولتا ہے تو درست نہیں ہے کیونکہ تیرے دل میں جو دوسرا وجود پرمیشور ضابطہ القلوب کا ہے وہ ثواب اور گناہ کا چپ چاپ دیکھنے والا موجود ہے اُس پرماتما سے ڈر کر ہمیشہ سچ بولا کرو۔ (منو ۸ - ۹۱)

نوٹ [۱] مطلب اس کا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات مخفی نہیں اس لئے آتما کا شاہد آتما ہے اور چونکہ سب دُکھوں سے چھوٹنے اور نجات پانے کا انحصار علم روحانی یعنی آتما شناسی پر ہے اسواسطے آتما کی گتی آتما ہے۔ نیز تمام انسانوں کے لئے افضل شاہد بھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فعل مخفی نہیں۔ انسان جھوٹ تب ہی بولتا ہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ کہ آتما اپنی خاموشی کی آواز میں اُسے جتلاتا ہے۔ آدمی اُس کے برعکس بولتے ہوئے اُسکا ایمان یا اُس کی بے توقیری کرتا ہے۔ نیز لفظ آتما سے مراد اس موقعہ پر صرف روح سے نہیں بلکہ انتریامی پرمیشور سے بھی مراد ہے۔ جو ہر دم آتما کے ساتھ ہی ہے۔ یعنے سب کے دلوں میں جلوہ گر ہے۔ محاورہ میں جیسا کہ اُس کو پرم آتما کے نام سے نامزد کرتے ہیں ویسا ہی آتما کے نام سے بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔

तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ ९३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ ९४ ॥
मनु० ८॥६३।६८।७२-७५।७८।८१।८३।८४।८६।९१॥

گواہ کیسے ہوں جس جاتی کا مقدمہ ہو گواہ بھی اسی جاتی کے ہونے چاہئیں

۶۳- سب ورنوں میں جو دھارمک ۔ صاحب علم - فریب بری - سب طرح سے دھرم کو جاننے والے - بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلہ کے لئے گواہ ہوں جو اُس سے اُلٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جائیں۔ (منو ۸ - ۶۳)

عورتوں[1] کے گواہ عورت ۔ دوِجوں کے دوِج ۔ شودروں کے شودر - اور چانڈالوں[2] کے چانڈال گواہ ہوں (منو ۸ - ۶۸)

جس قدر جبر کے کام چوری - زنا - سخت کلامی - ضرر رسانی کے جرائم ہیں ان میں گواہ کی زمایش نہ کرے - اور از حد[3] ضروری بھی سمجھے - کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں (منو ۸ - ۷۲)

شہادت کے تسلیم کرنے کا قاعدہ

۶۴- طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے - گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اشخاص نیک اوصاف کے - اور دونو کے نیک اوصاف گواہ برابر ہوں تو بموجب گواہی اعلےٰ دوِج یعنی رشی - مہارشی اور جتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸ - ۷۳)

امکان گواہ ہونے کا دو طرح پر ہوتا ہے ایک چشم دید مشاہدہ پر اور دوسرا باعتبار سماعت - جب سبھا میں سوال ہو تو جو گواہ سچ کہدیں وہ بے ایمان اور مستوجب تعزیر نہیں ہیں - اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ حسب مناسب مستوجب سزا ہیں (منو ۸ - ۷۴)

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۶۵- اگر گواہ "راج سبھا" خواہ کسی نیک آدمیوں کی "سبھا" میں دیکھنے اور سُننے کے خلاف بولے - تو زمان حال (یعنی زندگی) میں قطع اللسان یعنی زبان کاٹنے سے رنج و تکلیف کو فایز ہو اور بعد مرگ وہ راحت سے بے بہرہ ہو گا (منو ۷ - ۷۵)

شہادت کا طریقہ

۶۶- گواہ کی وہ بات ماننی چاہیئے جو کہ وہ طبعاً (بلا کسی ساخت اور بناوٹ) متعلق معاملہ کے

نوٹ [1] وجہ یہ کہ عورتوں کے اکثر معاملات سے مردوں کو ایسی آگاہی ہرگز نہیں ہو سکتی جیسی کہ عورتوں کو بالعموم ہوتی ہے نیز مردوں کی نشست برخاست بھی اُن سے ایسی نہیں ہوتی ہے جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے - اور یہی قیاس دوِج و شودر وغیرہ کی نسبت ہونا چاہیئے - کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی خبر ایک دوسرے کی ممکن ہے ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں -

[2] چانڈال ایسی ادنےٰ درجہ کی قوموں سے مراد ہے - جیسا کہ فی زمانہ مہتر وغیرہ ہیں -

[3] یعنی گواہی کی نہایت ضرورت سمجھی جاوے +

دیجا وے (منو ۸ - ۱۱۹)

سزا اُن لوگوں کی جو دیگر موقعوں پر جھوٹی گواہی دیویں -

۶۹- جو طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱۵ جرمانہ لیوے[۱] - جو غلبہ اُلفت سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۲ جرمانہ لیوے - جو خوف سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۲ جرمانہ لیوے - اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۴ (منو ۸ - ۱۲۰) جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۸ جرمانہ لیوے - جو شخص غضب کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱۲ جرمانہ لیوے - جو شخص ناواقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۲ جرمانہ لیوے - جو شخص طفولیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے ۱ جرمانہ لیوے - (منو ۸ - ۱۲۱)

سزا کس کس عضو کو ہونی چاہیے اور فرق سزا کا درمیان مفلس و دولتمند عالم اور جاہل وغیرہ کے

۷۰- اعضائے تناسل - شکم - زبان - ہاتھ - پاؤں - آنکھ - ناک - کان - دولت - اور جان یہ دس موقعہ تعزیر کے ہیں - کہ جن پر سزا دیجاتی ہے (منو ۸ - ۱۲۵) لیکن جو جو تعزیر لکھی گئی ہے اور آئندہ لکھی جاوے گی - مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں گو ۱۵ جرمانہ لکھا ہے لیکن اگر کوئی آدمی سخت نادار ہو تو اُس سے کم لیا جا سکتا ہے - اور دولتمند ہو تو اُس سے دو چند سہ چند اور چہار چند تک بھی لیوے - یعنی بلحاظ ملک - وقت اور آدمی کی حیثیت کے جیسا قصور ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸ - ۱۲۶)

کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا - سابق عزت کو نیز زمانہ حال - و مستقبل میں اور دوسرے جنم میں ملنے والی نیک نامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے - اور آئیندہ جنم میں باعث تکالیف بھی ہوتا ہے - اس واسطے کسی کو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸ - ۱۲۷)

جو راجا مستلزم سزا کو سزا نہیں دیتا اور غیر مستلزم سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا ہے اور جس کو سزا نہیں دینی چاہیئے اُس کو سزا دیتا ہے - وہ جیتے جی ملامت کو اور مرنے کے بعد سخت تکلیف کو فایز ہوتا ہے اِس لئے جو جرم کرے - اُس کو ہمیشہ سزا دیوے اور بے جرم کو سزا کبھی نہ دیوے (منو ۸ - ۱۲۸)

پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اُس کی مذمت کرنا - دوسری لعنت یعنی یہ کہنا کہ تجھ کو لعنت ہے - تو نے ایسا بُرا کام کیوں کیا - تیسری اس سے جرمانہ لینا - اور چوتھی سزا جسمانی یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا (منو ۸ - ۱۲۹)

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते।

---

[۱] منوجی کے زمانہ میں اس قسم کی دروغ گوئیاں محض ادنے ترین لوگوں سے ہی ہو سکتی تھیں اس لئے جرمانہ بلحاظ اُن کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے +

लोभान्मोहाद्भयान्मैत्रात्कामात् क्रोधात्तथैव च।
अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते॥ १॥
एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत्।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः॥ २॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात्पूर्वन्तु साहसम्।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्डौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम्॥ ३॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम्।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु॥ ४॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम्।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च॥ ५॥
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत्॥ ६॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्त्तिनाशनम्।
अस्वर्ग्यञ्च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत्॥ ७॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन्।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति॥ ८॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम्।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम्॥ ९॥
मनु० ८। ११८-१२१। १२५-१२९॥

کون شہادت رد ہونی چاہیئے

۴۸ جو طمع غلبۂ اُلفت - خوف - دوستی - نفسانیت - غضب - ناواقفیت اور طفولیت سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے (منو ۸ - ۱۱۸)

اگر باستثناء اُن کے کسی دیگر[1] موقعہ پر گواہ جھوٹ بولے تو اس کو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا

نوٹ [1] یعنی باستثناء انجمن ہائے خاص اور مجالس عدل وانصاف کے کسی دیگر موقع پر لغو شہادت دے تو اس کی سزائیں اور ہیں۔

न साहमिकदण्डघ्नो स राजा शक्रलोकभाक्॥ ९६ ॥
मनु० ८। ३३४-३३८। ३४४-३४७। ३५०। ३५१। ३८६ ॥

چور کی سزا ۷۱۔ چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں حرکات فاسد کا فاعل ہوتا ہے اُس عضو کو واسطے عبرت جملہ انسانوں کے راجا قطع کرے۔ یعنی کاٹ دلوے (منو ۸۔۳۳۴)

کوئی بھی آدمی سزا سے بری نہیں ہونا چاہئے خواہ راجا ہی کیوں نہ ہو ۷۲۔ خواہ باپ۔ اتالیق۔ دوست۔ عورت۔ بیٹا۔ اور پروہت کیوں نہ ہو جو اپنے دھرم کو قائم نہیں رہتا وہ راجا کی طرف سے غیر مستلزم السزا نہیں ہوتا۔ یعنی جب راجا مسندِ عدالت پر بیٹھکر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ جیسا کہ مناسب ہو سزا دیوے (منو ۸۔۳۳۵)

ملازمان سرکاری زیادہ سزا کے لائق ہیں بہ نسبت عام آدمیوں کے اسی طرح برہمن وغیرہ ۷۳۔ جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک روپیہ جرمانہ ہو اسی قصور میں راجا کو ہزار روپیہ جرمانہ ہونا چاہئے۔ یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجا کو ہزار گنا سزا ہونی چاہئے۔ (منو ۸۔۳۳۶)

وزیر یعنی راجا کے دیوان کو آٹھ سو گنا۔ اُس سے کم درجہ کو سات سو گنا۔ اور اُس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا۔ علٰے ہذا القیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپڑاسی ہے اُس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کر دیویں۔ جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آجاتی ہے ویسے راجا سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمان سرکاری کو جرم کی حالت میں بہ نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہئے (منو ۸۔۳۳۶)

۷۴ ویسے اگر کوئی قدرے باتمیز ہو کر چوری کرے تو شودر کو مسروقہ سے آٹھ گنا۔ ویش کو ۱۶ گنا کشتری کو ۲۰ گنا تاوان (منو ۸۔۳۳۷)

برہمن کو چونسٹھ ۶۴ گنا و سو گنا خواہ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ گنا ہونا چاہئے۔ یعنی جس کا جسقدر علم اور عزت زیادہ ہو اُس کو جرم میں اتنی ہی زیادہ سزا ہونی چاہئے۔ (منو ۸۔۳۳۸)

کارفرمائے سلطنت اور دھرم اور شان و شوکت کو چاہنے والا راجا جبر و تعدی کرنے والے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک لحہ بھی توقف نہ کرے (منو ۸۔۳۴۴)

جابر آدمی کی تعریف

جابر۔ زبردستی کرنے والا شخص۔ بدکلامی کرنے والے۔ چوری کرنے والے بلا جرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بد اندیش ہے (منو ۸۔۳۴۶)

तत्तदेवहरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥
पिता चार्य्यः सुहृन्माता भार्य्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥
कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥
अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥
ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥
ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥
वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥
साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥
न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥
गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥
नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तन्मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥
यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।

زنا کی سزا مرد اور عورت کے لئے

۷۵ - جو عورت اپنی حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ زنا کرے اُس کو جیتے جی بہت عورتوں اور مردوں کے سامنے کتّوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸ - ۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کے اور سُرخ کر کے اُس پر اُس گنہگار مرد کو سُلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے۔ (منو ۸ - ۳۷۲)

رعایا - ملازمان راج وغیرہ چاہیں تو بلا سزا نہیں چھوٹ سکتے

۷۶ - **سوال** - اگر راجہ یا رانی خواہ صاحب عدالت یا اُس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اس کو کون سزا دیگا۔

جواب - سبھا! یعنی اُس کو تو رعایا کے آدمیوں سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے۔

سوال - اُن سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کرینگے۔

جواب - راجا بھی (سابقہ) نیک عمل رکھنے والا نصیبہ آدمی ہے۔ جب اُسی کو سزا نہ دیجاوے اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کس طرح مانیں گے۔ اور جب سب رعایا اور اعلےٰ ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں تو اکیلا راجا کیا کر سکتا ہے۔ اگر ایسا ضابطہ نہو تو راجہ وزیر اور طاقت ور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر اور انصاف کے فرائض کو ڈبا کر تمام رعایا کو تباہ کر دیں اور خود بھی تباہ ہو جاویں۔ بھلا اُس شلوک کو یاد کرو کہ انصاف سے مشتمل تعزیر ہی کا نام راجہ اور دھرم ہے جو اُس کو صفحہ ہستی سے مٹاتا ہے اس سے زیادہ اور کون نیچ آدمی ہوگا۔

جرائم میں سخت سزا دینا دراصل سختی نہیں ہے

۷۷ - **سوال** - ایسی سخت سزا دینی واجب نہیں ہے کیونکہ انسان کسی عضو کا بنانیوالا یا زندگی دینے والا نہیں اس لئے ایسی سزا نہیں دینی چاہئے۔

جواب - جو اس کو سخت سزا جانتے ہیں وہ سیاستِ ملکی کے اصول کو نہیں سمجھتے کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ بُرے کاموں سے باز رہیں گے۔ اور افعال بد کو چھوڑ کر دھرم کے راستہ پر قائم ہونگے۔

سچ پوچھئے تو یہ سزا سب کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آوے گی۔ اور اگر نرم سزا دیجاوے تو بُرے کام بہت بڑھ کر ہونے لگیں گے پس جس کو تم نرم سزا کہتے ہو وہ کروڑوں گنا زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب بہت آدمی بُرے کاموں کے مرتکب ہونگے تو تھوڑی تھوڑی سزا ضرور دینی پڑیگی۔ اگر فرض کر لیا جاوے کہ ایک کو من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو پاؤ بھر تو پاؤ اوپر ایک من سزا ہوتی ہے اور وہ فی آدمی کے حصہ میں فی کس آدھ پاؤ بیس سیر سزا آئی تو ایسی[1]

[1] یہاں سزا کے حصے میں آنے سے یا دو حصوں پر اُس کو منقسم فرض کرنے سے مراد یہ سمجھنی چاہئے کہ سزا کا اثر صرف سزا پانے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ دوسروں پر بھی اُس کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی سزا سخت کے ذکر کو سزا کی نرمی گھٹا دیتی ہے اور سزا نرم کی عبرت کو سزا کی سختی اور بھی بڑھا دیتی ہے۔

جو راجا جبر استعمال کرنے والے آدمی کو سزا نہ دیکر چشم پوشی کرتا ہے وہ جلدی تباہی کو پہنچتا ہے - اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے (منو ۸ - ۳۴۶)

> باپ بیٹا رشتہ وغیرہ کوئی ہو بصورت ارتکاب جرم اُن کو سزا ملنی چاہیے۔

۳۴۷ - تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو نہ تو بوجہ دوستی - اور نہ بوجہ حصول زر کثیر کے راجا ہرگز بلا قید و بلا عضو کاٹنے کے چھوڑے (منو ۸ - ۳۴۷)

خواہ گرو ہو - خواہ بیٹا وغیرہ بچے ہوں - خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں - خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والا کیوں نہ ہو - جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پڑتے ہیں۔ اور دوسرے کو بلا جرم مارنے والے ہیں اُن کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیے یعنی پہلے مار کر بعد میں سوچ کرنی چاہیے (منو ۸ - ۳۵۰)

بد اعمال آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا خواہ علانیہ مارے خواہ غیر علانیہ کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸ - ۳۵۱)

جس راجہ کے راج میں نہ چور - نہ زناکار - نہ بدزبان - نہ جابر ڈاکو - نہ منحرف سیاست یعنی راجہ کا حکم توڑنے والا ہے وہ راجا ازحد لائق تعریف ہے (منو ۸ - ۳۸۶)

भर्तारं लङ्घयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥ १ ॥
पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥
दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालङ्करो भवेत ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥
अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोषमेव च ॥ ४ ॥
एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥
मनु० ८ । ३७१ । ३७२ । ४०६ । ४१९ । ४२० ॥

اور جنکی نسبت صریح تحریر موجود نہیں ہو اونکے لئے منوجی کا قول ہے کہ

प्रत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ॥ मनु० ८ । ३ ॥

> اذ صریح ہدایت کسی معاملہ میں منضبط نہ ہو تو علما لوگ قانون بنادیں۔

> زنا اور شہوت پرستی تمام تکلیفوں کی بنیاد ہے پس خیال ہی رکھا جاوے کہ برہمچریہ اور جوانی میں شادی کرنے کے ذریعہ آدمیوں کی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھے

اور جو آئین راج او رعایا کے لئے راحت بخش اور دھرم کے موافق سمجھیں تو عالموں کی راج سبھا اُن آئینوں کو مقرر کیا کرے۔ لیکن اس پر ہمیشہ خیال رکھے کہ حتی المقدور بچپن میں شادی نہ کرنے دیوے۔ بلکہ جوانی کے وقت بھی بلا رضامندی شادی نہ تو کرنی چاہیئے اور نہ کرانی چاہیئے۔ اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو قرار واقعی قائم رکھیں۔ اور شہوت پرستی اور کثرت ازدواج کو بند کریں۔ تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ طاقت قائم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑھائی جاوے اور جسم کی طاقت نہ بڑھائی جاوے تو ایک طاقتور آدمی فاضلوں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کر سکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑھائی جاوے اور آتما کی نہیں۔ تو بھی راج چلانے کا افضل ضابطہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی لوٹ پھوٹ۔ مخالفت۔ لڑائی جھگڑا کرکے برباد اور تباہ ہو جاویں اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

شہوت پرستی اور محسوسات میں بدمست ہونے کا رویہ جیسا طاقت اور عقل کا زائل کرنے والا رویہ ہے ویسا اور کوئی نہیں + کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضاء اور طاقتور ہونا چاہیئے کیونکہ اگر وہ محسوسات میں بدمست ہونگے تو راج کے فرایض ہی ناپید ہو جائیں گے۔ نیز اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ "یتھا راجہ تتھا پرجا" جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اُس کی رعایا ہوتی ہے۔ اس واسطے راجہ اور ملازمان راج کو ازحد واجب ہے کہ کبھی بدچلنی نہ کریں۔ بلکہ روز بروز دھرم اور انصاف سے برتاؤ کرکے سب کی اصلاح کا نمونہ بنیں۔

اِس جگہ مختصراً راج دھرم کا یہ بیان کیا گیا ہے۔ مفصل وید۔ منو سمرتی کے ہفتم و ہشتم و نہم ادھیائے میں۔ اور شکرنیتی۔ وِدُر پرجاگر۔ اور مہابھارت شانتی پرو کے بیان راج دھرم اور آپت دھرم وغیرہ کتابوں میں دیکھ کر مکمل طور پر سیاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں اور مختلف مقام خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں اور یہی سمجھکر "वयं प्रजापतेः प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ ہم پرجاپتی یعنی پرمیشور کی رعایا ہیں اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اسکے ناچیز چاکر ہیں۔ وہ از راہ شفقت ہم کو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف

نرم سزا کو شریر لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ جو کہ ایک کو من[1] بھر کے بالمقابل ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہو وے گی[2] (تو شک نہیں کہ بجائے ایک کی سزایابی کے ہزار آدمیوں کی سزایابی) نوع انسان پر سوا چھ من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے۔ اور یہی سخت ٹھہری[3] اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (منو ۸ - ۳۷۲)

مقرری محصول کس زمین سے اور بالمقطع کہاں سے لینا چاہئے

۷۸۔ دور دراز راستہ میں سمند کی کھاڑیوں خواہ بڑے دریاؤں میں جس قدر وسیع ملک ہو اتنا محصول مقرر کرے۔ اور بحر اعظم میں مقرری محصول قائم نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جیسا مناسب سمجھے یعنی جس سے راجا اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونوں فائدہ اُٹھاویں ویسا ضابطہ باندھے۔ مگر اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے وہ جھوٹے ہیں۔ اور مختلف ملکوں اور جزائر میں جو اپنی رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانے والے ہیں۔ اُن کی ہر جگہ حفاظت کرے اور اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیوے (منو ۸ - ۴۰۶)

روزمرہ راجہ ملاحظہ خزائن وغیرہ کا کرے

۷۹۔ راجا روزمرہ کاموں کی تکمیل کو۔ ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ سواریوں کو آمدنی خرچ کو معدنیات یعنی جواہرات وغیرہ کی کانوں اور خزانوں کو دیکھا کرے (منو ۸ - ۴۱۹)

اس طرح تمام معاملات کو قرار واقعی تکمیل کرتا کراتا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلیٰ رتبہ یعنی مکتی کے سکھ کو حاصل کرتا ہے (منو ۸ - ۴۲۰)

سنسکرت کتابوں میں سیاست ملکی اور تدبیر سلطنت کے اصول مکمل درج ہیں۔

۸۰ سوال۔ سنسکرت علم میں پوری پوری سیاست ملکی ہے یا ادھوری ہے۔

جواب۔ پوری پوری ہے۔ کیونکہ جو جو سیاست ملکی کرۂ زمین پر رائج ہوئی یا ہوگی وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی ہے۔

---

[1] جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونے کی وجہ سے یقیناً دیگر آدمی مصیبت میں پڑنا پسند نہیں کر سکتے۔

[2] جس کا لازم ارتکاب جرم میں شریروں اور مغلوب الحواسوں کا بے باک ہو جانا ہے۔

[3] کیونکہ اُن پر اُس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوگا۔

[4] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔

[5] کیونکہ ہزار آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ایک بڑا بھاری حصہ عادت جرم کی سخت ذلت میں اور سزایابی کی بھاری بےعزتی میں مبتلا ہوگا۔

ساتویں سمّلاس کا آغاز

اب ایشور اور وید کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमेसमासते १ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥

ईशावास्यमिदꣳ सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥ २ ॥
यजु:० ॥ अ० ४० । मं० १ ॥

अहम्भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि संजयामि शश्वतः॥
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे विभजामि भोजनम्॥३॥
अहमिन्द्रो न पराजिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽवतस्थे कदाचन।
सोममिन्मासुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन॥४
ऋ०॥मं० १० । सू०४८ । मं०१ । ५ ॥

سکھ ہمیشہ پرمیشور کے جاننے سے ملتا ہے

۱ - [ऋचोऽक्षरे०] اِس منتر کے معنی "برہم چریہ آشرم" کی تعریف کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔ جو سب صفات۔ فعل۔ عادات اور علم عین لازمی

میں ہم کو معروف کرا دے۔
اِس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جاویگا۔

چھٹا سملاس ختم ہوا

ہوتی ہے۔

پرمیشور تینتیس دیوتاؤں کا مالک ہے۔

۵۔ مذکورۂ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ تینتیس ۳۳ چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں شت پتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں ان کا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما کو چونتیسواں ۳۴ دیوتا لائق پرستش کے صاف طور پر لکھا ہے۔ اسی طرح اور جگہوں میں بھی تحریر ہے۔ اگر یہ لوگ ان شاستروں کو دیکھتے تو ویدوں میں بہت سے ایشور ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑ کر کیوں گمراہ ہوتے [رگ وید منڈل ۱۔ سُوکت ۱۶۴۔ ۳۹]

ایشور کیا ہے

۶۔ اے انسان! دُنیا کی تمام تر موجودات میں جو محیط ہو کر سب کو انتظام میں رکھتا ہے۔ وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اُس سے ڈر کر ناانصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش مت کر۔ اُس ناانصافی کو چھوڑ دے اور دھرم جو انصاف کا چلن ہے اُس سے اپنے باطن میں شادمانی حاصل کر [یجروید ۴۰۔ ۱]

ایشور دُنیا کا پیدا اور پرورش کنندہ ہے۔

۷۔ ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دُنیا کا مالک ہُوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث۔ تمام مال و دولت پر غلبہ پانے والا اور اس کا بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو ہی تمام جیو اس طرح پُکاریں۔ جس طرح اولاد اپنے باپ کو پُکارتی ہے۔ میں سب کی راحت رساں مخلوق کے لئے قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں [رگ وید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۴۸۔ ۱]

ایشور نُور ہے۔ علم کا نُور اُس سے ملتا ہے۔

۸۔ میں برتر جلال و حشمت رکھنے والا "سُوریہ" کی مانند تمام عالم کو نُور بخشنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی کائنات کی دولت کا وجود میں لانے والا ہوں۔ مجھ ہی کو ساری دُنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو۔ اے جیوو! تم لوگ حصول جاہ و حشمت کی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو۔ نیز میری دوستی سے تم الگ مت ہوؤ۔

ایشور ویدوں کا اظہار کرنے والا ہے جس سے سب کا گیان بڑھتا ہے۔

۹۔ اے انسانو! بشکل راست گوئی تعریف بجا لانے والے آدمی کو میں قدیمی دانش وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں۔ میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور وہ وید مجھ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے۔ اُس سے میں سب کے گیان کو بڑھاتا ہوں۔ میں راست باز کا محرک ہوں۔ یجنہ کرنے والے کو نتیجہ کا بخشنے والا ہوں اور اس جہان میں جو کچھ ہے اُس تمام معلول کا بنانے والا اور اُس کو اہتمام میں رکھنے والا ہوں۔ اِس لئے تم لوگ مجھ کو چھوڑ کر میری بجائے کسی دوسرے کو نہ پُوجو۔ نہ مانو اور نہ جانو

[رگ وید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۴۸۔ ۵]

رکھتا ہے۔ جس میں زمین آفتاب وغیرہ دُنیائیں جاگزین ہیں اور جو آکاش (خلا) کی مانند محیط تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور اُس کو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ اُس کا دھیان کرتے ہیں وہ ناستک (منکر) ناقص العقل ہیں ہمیشہ دُکھ کے سمندر میں ڈوبے ہی رہتے ہیں اِس لئے ہمیشہ اُس کو جان کر ہی سب انسان سکھی ہوتے ہیں۔

پرمیشور ایک ہے

۲۔ سوال: ویدمیں ایشور بہت سے ہیں۔ تم اِس بات کو مانتے ہو یا نہیں۔

(جواب) نہیں مانتے۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں ازدست یہ لکھا ہے کہ ایشور ایک ہے۔

دیوتا سے کیا مراد ہے

۳۔ سوال۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں۔ اِس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین لیکن اس کو کسی جگہ ایشور کے برابر لائق پرستش کے نہیں مانا۔ دیکھو اِسی منتر میں لکھا ہے کہ "جس میں سب دیوتا قائم ہیں وہ جاننے و پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے" ایسے لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" سے ایشور کے معنی لیتے ہیں۔ پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث "مہادیو" اِس لئے کہلاتا ہے کہ وہی تمام دنیا کا پیدا کرنے والا۔ قائم رکھنے والا فنا کرنے والا اور منصف حاکم ہے۔

"यचखि यलियता०"

کائنات کے ۳۳ قسموں میں منقسم ہونے کا نام ۳۳ دیوتا ہے۔

۴۔ یہ (جزو کلام مندرجہ صدر) مع دیگر بیان کے وید کا ایک حوالہ ہے جس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے۔ کہ تینتیس دیوتا ہیں یعنی

(الف) آٹھ وسو زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ سورج۔ ثوابت یہ آٹھ تمام کائنات کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں۔

(ب) "گیارہ" "رودر" پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان۔ سمان۔ ناگ۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت۔ دھننجے اور جیوآتما۔ اِن گیارہ کا نام "رودر" (رُلانے والے) اِس لئے ہے کہ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتے ہیں تو ماتم کرانے والے ہوتے ہیں۔

(ج) ۱۲ آدتیہ یہ سال کے بارہ مہینے جو اِس وجہ سے "آدتیہ" (لینے والے) کہلاتے ہیں کہ وہ سب کی عمر کا خاتمہ کر رہے ہیں۔

(د) اندر بجلی جس کا نام "اندر" اِس لئے ہے کہ وہ اعلےٰ طاقت کا ذریعہ ہے۔

(ھ) پرجاپتی یجنہ جس کو "پرجاپتی" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اُس کی بدولت ہوا۔ بارش۔ پانی نباتات کی تزکیہ ہوتی ہے۔ نیز عالموں کی تعظیم اور طرح طرح کے علوم و حرفت سے دنیا کی بہتری

(ب) اچھے بُرے کام کرنے کے وقت جو دل میں خوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شئے محسوسہ میں لگاتا ہے یا جس لمحہ میں آتما چوری وغیرہ بُرے یا رفاہِ عام وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اُس وقت اُسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جُھک جاتے ہیں۔ اِس لئے اُسی لمحہ میں جو آتما کے اندر بُرے کام کے کرنے میں خوف تامّل اور شرم۔ اور اچھے کاموں کے کرنے میں بے خوفی عدم تامّل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔

(ج) یوگ "مراقبہ" کی حالت میں پرمیشور وجیو دونوں عین الیقین ہوتے ہیں۔

اور جب جیو آتما شُدھ (صاف طبع) ہو کر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا ہے تو اُس وقت اُس کو دونوں "پرتیکش" (عین الیقین) ہوتا ہے۔ بنظر بریں جبکہ پرمیشور "پرتیکش" ہے تو انومان (ثبوت قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ضروری ہوتا ہے۔

پرمیشور کے محیطِ کُل ہونے کے دلائل۔

۱۲- سوال - ایشور محیط ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے۔

جواب - محیط ہے کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا تو سب کا ضابط القلوب علیم کُل - سب کو انتظام میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا نہ ہو سکتا۔ جس مقام میں فاعل موجود نہ ہو اُس میں اُس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں دونوں سے مطلب یہی ہے کہ لوگوں کو دُکھوں سے بچایا جاوے

۱۳- سوال - پرمیشور رحیم اور انصاف کرنے والا ہے یا نہیں۔

جواب - ہے۔

سوال - یہ دونوں صفتیں آپس میں متضاد ہیں۔ اگر انصاف کرے تو رحم میں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ انصاف اُس کو کہتے ہیں کہ اعمال کے مطابق جو نہ زیادہ ہو اور نہ کم سُکھ دُکھ پہنچایا جاوے اور رحم اُس کو کہتے ہیں کہ قصوروار کو بلا سزا دینے کے چھوڑ دیا جاوے۔

جواب - انصاف اور رحم میں محض برائے نام فرق ہے۔ کیونکہ جو مطلب انصاف سے پُورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ بذریعہ خطا سے باز آنے کے دُکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے کہ دوسروں کے دُکھوں کو اُس کے ذریعہ سے دُور کیا جاوے

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥
यजुः० । अ० १३ । ४॥

> پرمیشور تمام دُنیاؤں کا پیدا کرنے والا ہے اُسی کی عبادت لازمی ہے۔

۱۰۔ (یہ یجروید کا منتر ہے) اے اِنسانو! جو آفرینش سے پیشتر آفتاب وغیرہ جملہ نُورانی عالموں کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا اُس کا مالک تھا۔ ہے اور ہوگا۔ وہ زمین سے لیکر تا بہ عالم آفتاب دُنیا کو پیدا کر کے اِنتظام قدرت میں لئے ہوئے ہے۔ اُس راحت مطلق پرماتما کی بابت محبت بندگی جس طرح ہم کریں اُسی طرح تم لوگ بھی کرو [یجروید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴]

> ایشور کی ہستی کا ثبوت (الف) پرتیکش پرمان

۱۱۔ سوال۔ آپ ایشور ایشور کہتے ہیں۔ لیکن اُس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب۔ سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے

سوال۔ ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دیسکتے۔

جواب

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि
व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम्॥ न्याय० । अ० १ । सू० ४॥

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) جو کان۔ جلد[1]۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (حواس ادراک) کا تعلق آواز۔ لمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ سُکھ دُکھ۔ سچ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُس کو پرتیکش کہتے ہیں بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو۔

اب جاننا غور ہے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے نہ کہ موصوف کا۔ جس طرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بو (یعنی صفات ارضی) کا علم ہونے پر اُس کے موصوف پرتھوی (یعنی ارضیت) کا پرتیکش بذریعہ آتما سے ملے ہوئے من کے ہوتا ہے۔ اُسی طرح اِس پرتیکش دُنیا میں مخصوص صنعت وحکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے (اُن کا موصوف) ایشور بھی پرتیکش ہے۔

[1] جسم کے چمڑے کو کہتے ہیں۔ مترجم

بھی محدود رہتے ہیں۔ نیز سردی گرمی۔ بھوک پیاس۔ نقص امراض اور قطع و برید وغیرہ سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ بایں وجہ تحقیق یہی ہے کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہووے تو اُس کے ناک۔ کان آنکھ وغیرہ اعضاء کا بنانے والا کوئی دوسرا ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہو اُس کو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر اس موقع پر کوئی یہ کہے کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم بننے کے پہلے غیر مجسم تھا۔ اِس لئے پرماتما کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دُنیا کو علتِ مادی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے۔

سروشکتی مان یعنی قادر مطلق کے معنی یہ ہیں کہ ایشور بلا امداد غیرے اپنے کام کرتا ہے۔

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان [قادر مطلق] ہے یا نہیں۔

جواب۔ ہے۔ لیکن جس طرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنی سمجھے ہوئے ہو اُس طرح پر نہیں لفظ سروشکتی مان کے معنی محض یہی ہیں کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش۔ پرورش۔ فنا وغیرہ کرنے۔ اور تمام جیووں کے پُن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرہ بھی امداد نہیں لیتا۔ یعنی اپنی طاقت غیر متناہی سے اپنے کُل کام کو انجام دیتا ہے +

جو کام ایشور کی صفات کے خلاف ہوں وہ نہیں کرسکتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں کہ ایشور جو چاہے سو کرے۔ کیونکہ اُس کے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے +

جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کرسکتا ہے تو ہم تم سے پُوچھتے ہیں کہ کیا پرمیشور اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے۔ خود بے علم ہوسکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کرسکتا ہے۔ اور دُکھی بھی ہوسکتا ہے؟ یہ کام اگر ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے کبھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ اِس صورت میں لفظ "سروشکتی مان" کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں۔

پرمیشور قدیم ہے

۱۸۔ سوال۔ پرمیشور "سادی" (با ابتداء) ہے یا "انادی" (بے ابتداء)

جواب۔ "انادی"۔ یعنی جس چیز کی "آدی" (باعث ابتداء) کوئی علت یا زمانہ نہ ہو اُس کو "انادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے سملاس میں پورے معنی کر دیئے ہیں وہاں دیکھ لیجئے +

پرمیشور سب کا سُکھ بذریعہ خود مختاری چاہتا ہے۔

۱۹۔ سوال۔ پرمیشور کیا چاہتا ہے۔

جواب۔ سب کی بھلائی اور سب کے لئے سُکھ چاہتا ہے۔ لیکن خود مختاری کے ساتھ کسی کو پاپ کرنے کے بغیر دوسرے کا محتاج (یعنی عاجز) نہیں بناتا۔

اور جس طرح پر کہ تم نے رحم اور انصاف کے معنے کئے ہیں وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا بڑا کام کیا ہو اُس کو ویسی اور اُتنی سزا دینی چاہئے۔ اِسی کا نام انصاف ہے اور اگر قصوروار کو سزا نہ دیجاوے تو رحم صفحۂ ہستی سے مٹ جاوے گا۔ کیونکہ ایک مجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دھرماتما لوگوں کو دُکھ دینا ہے۔ جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دُکھ پہنچتا ہے تو وہ رحم کس طرح ہو سکتا ہے۔ رحم یہی ہے کہ اُس ڈاکو کو قیدخانہ میں رکھ کر پاپ کرنے سے بچایا جاوے۔ اس قسم کا عملدرآمد اُس پر رحم ہے اور اُس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

رحم اور انصاف پرمیشور کی دو صفتوں کو ظاہر کرتے ہیں مقصد دونوں سے ایک ہے

۱۴۔ سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ اگر اُن دونوں کا ایک ہی معنے ہے تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے اِس سے تو ایک لفظ کا رہنا اچھا تھا پس ثابت ہُوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں۔

جواب۔ کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے

سوال۔ ہوتے ہیں۔

جواب۔ تو پھر تم کو شک کیوں ہُوا۔

سوال۔ اِس لئے کہ دُنیا میں ایسا سُنا جاتا ہے۔

جواب۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ اِلا ہمارا کام اُن کو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کامل تو یہ ہے کہ اُس نے تمام جیووں کی حاجت برآری کے لئے دُنیا میں سب چیزیں پیدا کر کے عطا کر رکھی ہیں۔ پس دیگر برتر رحم اِس سے ماسواء اور کونسا ہے۔ باقی رہا انصاف اُس کا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے۔ کیونکہ سُکھ دُکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اُس نتیجہ کو آشکارا کر رہی ہے اِن دونوں میں فرق اِتنا ہی ہے کہ باطن میں سب کو سُکھ ہونے اور دُکھ رفع ہونے کی خواہش و تدبیر رحم ہے اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد واحد سب کو پاپ اور دُکھوں سے چھُڑا دینا ہے۔

ایشور کے غیر مجسم ہونے کے دلائل

۱۵۔ سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم۔

جواب۔ غیر مجسم کیونکہ اگر مجسم ہوتا تو محیط نہ ہوتا۔ اگر محیط نہ ہوتا تو علیم کُل ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں کیونکہ محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات

نوٹ۔ یعنی یہی واجب اور درست کارروائی ہے مترجم

مان کر پرمیشور کی ثناخوانی کرنا "نرگن ستتی" ہے۔ اِس سے اپنی صفات اعمال و عادات بھی سُدھارنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنے والا ہے تو خود بھی انصاف کرنے والا ہو۔ جو شخص محض بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا جاتا ہے اور اپنے چال چلن کو نہیں سُدھارتا اُس کا ستتی کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا کی تشریح | پرارتھنا

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मामद्य मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥१॥ यजुः०॥ अ०३२ । मं०१४ ॥

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि । बलमसि बलंमयि धेहि। ओजोऽस्योजो मयि धेहि । मन्युरसि मन्युं मयि धेहि। सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥ २॥
यजुः० ॥ अ० १९ । मं० ९ ॥

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवन्तदु सुप्तस्य तथैवैति । दूरंगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकन्तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ३ ॥
येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः॥ यदपूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥४॥
यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु यस्मान्नऽऋते किंचन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु॥५॥ येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम् । येन यज्ञस्तायते सप्त होता तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ ६ ॥
यस्मिन्नृचः साम यजूꣳषि यस्मिन्प्रतिष्ठिता रथनाभाविवाराः यस्मिंश्चित्तꣳ सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥७॥ सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वा-

پرمیشور کی سُتتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا کرنی لازم ہے

۲۰۔ سوال۔ پرمیشور کی سُتتی (حمد و ثناء) پرارتھنا (مناجات) اُپاسنا (حضوری و مراقبہ) کرنی چاہئیے یا نہیں۔

جواب۔ کرنی چاہئیے

سوال۔ کیا سُتتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر "سُتتی پرارتھنا" کرنے والے کا پاپ دُور کر دے گا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تو پھر "سُتتی" "پرارتھنا" کیوں کیجائے؟

جواب۔ اُن کے کرنے کا نتیجہ اور ہی ہے۔

اُن کا نتیجہ

۲۱۔ سوال۔ کیا ہے۔

جواب "سُتتی" کرنے سے ایشور میں محبت۔ اُس کے صفات و فعل و عادات سے اپنی صفات و اعمال و عادات کا سُدھار ہوتا ہے + پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری۔ حوصلہ اور حمائت حاصل ہوتی ہے "اُپاسنا" سے "پربرہم" (ذات الٰہی) سے وصل اور اُس کا عین الیقین ہوتا ہے۔

ایشور کی سُتتی کی تشریح

۲۲۔ سوال۔ اِن کو واضح کر کے سمجھاؤ۔

جواب۔ جیسے

स पर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳशुद्धमपापविद्धम्। कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥ यजु:० ॥ अ० ४०। मं० ८॥

ایشور کی سُتتی

سگن سُتتی

وہ پرماتما سب میں محیط سریع العمل طاقت غیر متناہی رکھنے والا۔ پاک۔ علیم کُل۔ سب کے باطن پر حاوی۔ سب کا حاکم۔ ازلی۔ ثابت بذاتہٖ۔ بالاتر ذی حشمت اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا "جیووں" کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کراتا ہے۔ یہ "سگن سُتتی" یعنی صفات کے ساتھ پرمیشور کی ثنا خوانی کرنا ہے۔

نرگن سُتتی

وہ غیر مجسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے نہ جنم لیتا ہے۔ جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ جو نبض وغیرہ کی بندش میں نہیں آتا نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جس میں کُلفت دُکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی اس طرح پر اُلفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ

ہے اور جو مخلوقات کے اندر منوّر غیر فانی ہے ۔جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا ۔ وہ میرا مَن پاک صفتوں کا طالب ہو کے بُری صفتوں سے الگ رہے ۔ (یجروید ۳۴-۳)

اے مالک عالم! جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات گذشتہ ۔آئندہ اور حال کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیو آتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بناتا ہے جس کے ذریعہ سے یوگ ابھیاس کے اُس یجنہ کو ترقی دیجاتی ہے کہ جس میں علم کی حرکت ہے اور جس میں پانچ حواسِ علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں وہ میرا من یوگ کے علم سے بہرہ ور ہو کر سب قسم کے ہرج وغیرہ کی تکلیفوں سے آزاد رہے (یجروید ۳۴-۴)

اے علیم برتر! پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور نیز اتھروید اس طرح تمکن پذیر ہوتے ہیں جس طرح گاڑھی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں اور جس میں علیم کل اور محیط کل شاہد مخلوقات چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے ۔ وہ میرا مَن جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے (یجروید ۳۴-۵)

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو مَن کہ باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانے والے کوچوان کی طرح نوع انسان کو نہایت ہی اِدھر اُدھر گھماتا رہتا ہے۔ جو باطن کے اندر متمکن باحرکت اور نہایت طاقت ور ہے وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دھرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے ۔ ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے (یجروید ۳۴-۶)

अग्ने नय सुपथा रायेऽअस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नमउक्तिं विधेम॥ यजुः०॥ अ० ४०। मं० १६॥

پاکیزگی کی استدعا اے سُکھ بخشنے والے روشن بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما آپ ہم کو عمدہ طریقہ پر تمام معلومات حاصل کرائیے ۔ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستہ سے الگ کیجئے ۔ اِس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی "ستتی" (یعنی حمد وثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہمکو پاکیزہ کیجئے (یجروید ۴۰-۱۶)

जिनऽइव। हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसङ्कल्प-मस्तु ॥८॥ यजुः० । अ० ३४ । मं० १ । २ । ३ । ४ । ५ । ६ ॥

عقل کے واسطے استدعا ہے اگنی! یعنی نور مجسم[1] پرمیشور جس عقل کی استدعا عالم گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں ہم کو آپ مہربانی سے اِس موجودہ زمانہ میں اُسی عقل سے بہرہ ور عقل مند کیجئے۔ (یجروید ۳۲-۱۴)

ایشور کی صفات کیواسطے استدعا آپ ہمہ تن روشنی ہیں۔ مہربانی کرکے مجھ میں بھی روشنی قائم کیجئے۔ آپ لا انتہا طاقت کو کام لانے والے ہیں۔ اس لئے مجھ میں بھی نظر شفقت پورے طور سے طاقت کا کام میں لانا جلوہ گر کیجئے۔ آپ لا انتہا قوت والے ہیں اِس لئے مجھ میں بھی قوت کو جاگزین کیجئے۔ آپ لا انتہا توفیق والے ہیں۔ مجھ کو پوری توفیق دیجئے۔ آپ بُرے کاموں اور بُرے کام کرنے والوں پر غضب ناک ہیں مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے۔ آپ مذمت۔ تعریف۔ اور اپنے تقصیرواروں کا تحمّل کرنے والے ہیں مہربانی کرکے مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے (یجروید ۱۹-۹)

من کی طاقتوں اور من کے کاموں کی تشریح کہ وہ کیا شے ہے اور کیا کیا کرسکتا ہے اور استدعا اس بات کی کہ ہمارا من بُرے کاموں سے ٹل کر اچھے کاموں میں لگا رہے۔ اے بحرِ رحمت! آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور نورانی صفات سے بہرہ یاب رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سُشپتی" (گہری نیند) کو فایز ہوتا ہے یا خواب میں دور دور جانے کی طرح کاروبار کرتا ہے۔ جو تمام روشن کرنے والی چیزوں کو روشن کرنے والا ایک ہے۔ میرا وہ من "شِو سنکلپ" یعنی اپنے اور دوسرے متنفسوں کے لئے عافیت کی نیّت والا ہو کسی کو نقصان پہنچانے کی خواہش کرنے والا کبھی نہ ہو۔ (یجروید ۳۴-۱)

اے سب کے باطن میں جلوہ نما! جس کے ذریعہ سے کارفرما۔ مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ جو عجیب صاحب قدرت۔ قابل عزت اور مخلوق میں رہنے والا ہے۔ وہ میرا من دھرم کی بجاآوری کا خواہش مند ہو کر ادھرم کو بالکل چھوڑدیوے (یجروید ۳۴-۲)

جو اعلےٰ علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو خیال میں جلوہ گر کرنے والا اور یقین کرانے کا آلہ

نوٹ [1] نور مجسم سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور موجودات کو نمودار کرنے والا اور اس کی ماہیت کو دکھلانے والا ہے چنانچہ فاضل مصنف نے اُس کو پرکاش سروپ لکھا ہے۔ اور پرکاش سروپ اُس کو کہتے ہیں جو نمودار کنندہ اور ظاہر کنندہ ہو۔

پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اِس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ پرمیشور اُس کو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ ہے کہ اے پرمیشور! آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دونو دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونوں کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی اُس کی پرارتھنا سپھل ہو جاوے گی تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس کی محبت کم ہو اُس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرنے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جاوے گا "کہ اے پرمیشور! آپ روٹی بنا کر ہم کو کھلائیے میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے۔ جو لوگ اِس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل وجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں وہ سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کی ہدائیت کوشش کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص اُس کو توڑے گا وہ کبھی سُکھ نہیں پاویگا چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ॥ यजु:० ॥

अ० ४० । मं० २ ॥

پرمیشور ہدائت فرماتے ہیں کہ آدمی سَو برس تک یعنی جب تک جیتا رہے تب تک کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے کاہل کبھی نہ ہو [یجروید ۴۰-۲]

تمام دنیا میں حرکت اور کوشش کا پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ انسان کا فرض محنت کرنا ہے اور محنت کرنے والی کی امداد پرمیشور بھی کرتا ہے

۲۶۔ دیکھو دُنیا میں جس قدر ذی نفس اور غیر ذی نفس ہیں وہ سب اپنے اپنے کام اور کوشش کو برابر کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں ہیں۔ اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ نظر بریں انسانوں کو بھی اِس نظیر کی پیروی کرنی واجب ہے۔ جس طرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے اُسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے اور جیسا کہ کارکُن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے۔ کسی کاہل کو نہیں۔ دیدار کے خواہش مند اور آنکھوں والے کو دکھلایا جاتا ہے اندھے کو نہیں۔ ویسا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پرارتھنا میں مددگار ہوتا ہے ضرر رساں کاموں میں نہیں ہوتا * جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گُڑ میٹھا ہے اُس کو گُڑ یا اُس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے اُس کو جلدی یا دیر سے گُڑ مل ہی جاتا ہے۔

اب تیسری بات اُپاسنا ہے

मा नो महान्तमुत मा नोऽअर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा न उक्षितम् । मा नो वधीः पितरं मोत मातरं मा नः प्रियास्तन्वो रुद्र रीरिषः ॥ यजुः० ॥ अ० १६ । मं० १५ ॥

استدعا اِس بات کی کہ ہمارے لواحق اور ہم محفوظ رہیں۔

اے زوردر! یعنی بدکرداروں کو بدکرداری کے ثمرہ دُکھ سے گریاں کرانے والے پرمیشور۔ آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو۔ حمل کو۔ ہمارے ماں باپ کو۔ پیارے رشتہ دار لوگوں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کے لئے مائل مت ہونے دیجئے۔ ہم کو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس سے ہم آپ کے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں+ (یجروید ۱۶-۱۵)

असतो मा सद् गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्योर्माऽमृतं गमयेति ॥ शतपथब्रा० १४ । ३ । १ । ३० ॥

علم کے لئے استدعا

اے برتر ہادی پرماتما! ہم کو آپ جھوٹے راستہ سے الگ کر کے سچے راہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیحدہ کر کے علم کے آفتاب کو فائز کیجئے۔ اور موت کی مرض سے بچا کر مکتی[۱] کے سُکھ کا آب حیات دیجئے (شت پتھ برہمن)

سگُن اور نرگن پرارتھنا کے لفظی معنی۔

۲۴۔ الغرض جس جس عیب یا بُری صفت سے پرمیشور اور نیز اپنے آپ کو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کی جاتی ہے وہ بلحاظ امر و نہی ''سگن'' اور ''نرگن'' پرارتھنا ہے[۲]+

محض پرارتھنا بے فائدہ ہے اس کے ساتھ انسان کو کوشش اور محنت کرنی لازمی ہے

۲۵۔ جو آدمی کسی بات کی ''پرارتھنا'' کرتا ہے اس کو عمل بھی ویسا ہی کرنا چاہئیے مثلاً اگر سب سے اعلےٰ عقل پانے کے لئے پرمیشور کی پرارتھنا کی جاوے تو اُسکے واسطے جسقدر کوشش اپنے سے ہو سکے ضرور کیا کرے یعنی اپنی کوشش کے بعد

نوٹ۔ [۱] مکتی کے معنی رُستگاری و نجات ہیں +

[۲] یعنی جو پرارتھنا بصیغہ اثبات یا امر ہو مثلاً اس سے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت ہے، یا خواہش کیجائے کہ ہم کو فلاں بات میسر ہو وہ ''سگن'' پرارتھنا ہے اور جس پرارتھنا میں نہی جتلائی جائے مثلاً اُس میں یہ پایا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں ہے یا التجا کیجائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو وہ نرگن پرارتھنا ہے لغوی معنوں میں لفظ ''سگن'' کا ترجمہ باصفت ہے اور لفظ ''نرگن'' کا ترجمہ بلا صفت۔ مترجم

محبت کرے[1]۔ سچ بولے۔ جھوٹ کبھی نہ بولے[2]۔ چوری نہ کرے۔ سچے کاروبار کرے[3]۔ غالب الحواس ہو۔ شہوت پرست نہ ہو[4]۔ متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے[5]۔ یہ پانچ قسم کے "یم" ملکر اُپاسنا کا پہلا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योगशा०साधनपादे। सू० ३२ ॥

دوسرا انگ پانچ نیم

۲۹ لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[شوچ (طہارت) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سوادھیایہ (مطالعۂ کُتب مقدس) ایشور پرنی دھان (خدا کی محبت) نیم ہیں]

اُلفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے[1] دھرم کے ساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو ناخوشی نہ کرے[2]۔ خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سُکھ دُکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے پاپ پر نہیں[3]۔ ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے اور پرمیشور کے ایک نام "اوم" کے معنی پر غور اور روزمرہ اُس کا جپ کیا کرے[4]۔ اپنے آتما کو پرمیشور کے احکام کی بجاآوری میں نذر کردے[5]۔

یہ پانچ قسم کے "نیم ملکر اُپاسنا کا دوسرا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ یوگ شاستر میں دیکھو **۳۰**۔ باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا "رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں۔*

اُپاسنا کا طریق عمل اور اُس کا نتیجہ

۳۱۔ جب اُپاسنا کرنا منظور ہو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگا دے پرانایام (ضبط دم) کرے۔ حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے۔ مَن کو ناف کے موقعہ پر یا قلب۔ حلق۔ آنکھ۔ چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی[1] میں کسی موقعہ پر قایم رکھے۔ اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرکے پرماتما کے اندر محو ہو جانے سے "سینیمی"[2] بنے۔ جب آدمی ان کو عمل میں لاتا ہے۔ تو

---

* رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے "اُپاسنا وِشئے" میں اس کا بیان ہے۔

[1] یہ پُشت کی درمیانی ہڈی کا نام ہے اِس کو کمر کا بانس بھی کہتے ہیں۔

[2] "سینیمی" کے لفظی معنی ذی قابو ہو سکتے ہیں مراد اِس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر اور پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہیئے۔ مترجم

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत्।
न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔

اُپاسنا کے معنی پرمیشور سے وصال اور قرابت حاصل کرنا ہے۔ اُس کے آٹھ "انگ" ہیں

۲۷ ۔ سمادھی یوگ (مراقبہ کے وصل) سے جس آدمی کی جہل وغیرہ کی پلیدی معدوم ہو گئی ہے اور جس نے روحانیت میں قایم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اُس کو پرماتما کے وصل سے جو سُکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اُس آنند کو جیو آتما اپنے "انتہ کرن" (قواء باطنی) سے محسوس کرتا ہے لفظ "اُپاسنا" کے معنی "نزدیک جاگزین ہونا" ہے۔ "اشٹانگ یوگ" کے ذریعہ پرماتما کے نزدیک جاگزین ہونے کے لئے اور اُس کے محیط کل ہونے اور سب کا ضابطہ القلوب ہونے کے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں آنے چاہئیں

پہلا انگ پانچ یم

۲۸

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥ योगशा० साधनपादे । सू० ३०

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اُن میں سے اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہم چریہ۔ پرِیگرہ یم کہلاتے ہیں (یوگ سُوتر سادھن پاد۔ ۳۰ سُوتر) یہ سُوتر اور ایسے ہی دیگر سُوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں۔ جو شخص اُپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے شروع یہی ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے۔ ہمیشہ سب سے

لہ "اشٹانگ یوگ" کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اُردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے۔

تہ لفظی معنی ہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے۔ ایذا رسانی ایک صریح دشمنی ہے۔ سنسکرت کتابوں میں اس بناء پر درندوں اور پرندوں کے ذریعہ سے ہلاک ہونے والے جانداروں کے تعلقات کو اکثر قدرتی دشمنی کہا گیا ہے نظر بریں ترک ہنسا کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی ضرور ہو سکتی ہے حالانکہ اُپاسنا اور یوگ کے سدہانت کے مطابق ایذا رسانی اور ضرر رسانی کی نیت بھی نہیں ہونی چاہئے اس وجہ سے بھی اہنسا کو ترک دشمنی کہنا بجا ہے جیسا کہ قدیمی آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے۔

ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ "انتہ کرن" (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا ہے۔ اور اُس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اُس کو قدیم۔ سب سے افضل۔ اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہ کرن سے کرنے والے کاموں کو اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

پرمیشور خالی از فعل و خالی از صفات نہیں۔

۳۷۔ سوال۔ اُس کو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں۔

جواب

न तस्य कार्य्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते ।
परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च ॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ६ । मं० ८ ॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اُس کے ہم جنس نہیں بنتا۔ اور نہ اُس کو علت آلاتی یعنی دوسرے سے برتر وسائل کی ضرورت ہے کوئی اُس کے برابر نہیں ہے نہ اُس سے زیادہ ہے۔ اُس میں افضل ترین قدرت یعنی لاانتہا علم۔ لاانتہا قوت۔ اور لاانتہا فاعلیت جو بالخاصیت یعنی طبعی طور پر اُس کی ہستی میں ہی سُنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش۔ برقراری۔ اور فنا کو کر نہ سکتا۔ اِس لئے وہ محیط ہے پرچیتن وذی شعور ہونے کے باعث اُس میں فعل بھی ہے۔

پرمیشور کا فعل حسب ضرورت ہوا کرتا ہے۔

۳۸۔ سوال۔ جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل متناہی ہوتا ہوگا یا غیر متناہی
جواب۔ جتنے مکان و زمان میں فعل کرنا مناسب سمجھتا ہے اُتنے ہی مکان وزمان میں فعل کرتا ہے اُس سے نہ زیادہ اور نہ کم۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔

پرمیشور کی انتہا نہیں اور وہ اپنے آپ کو ایسا جانتا ہے۔

۳۹۔ سوال۔ پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟
جواب۔ پرماتما کا گیان کامل ہے۔ کیونکہ گیان اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ جیوں کا تیوں جانا جاوے یعنی جو شے جس طرح کی ہو اُس کو اُسی طرح جاننے کا نام گیان ہے پرمیشور غیر متناہی ہے۔ پس وہ اپنے آپ کو غیر متناہی جانے تو گیان ہے اور اُس کے خلاف اگیان یعنی غیر متناہی کو متناہی اور متناہی کو غیر متناہی جاننا غلطی ہے۔

यथार्थं दर्शनं ज्ञानमिति

اُس کا آتما اور "انتہ کرن" پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اس طرح دھیان کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے۔

سگن اور نرگن اُپاسنا

۳۲ - بلحاظ علیم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اُپاسنا کرنا "سگن" باصفت اور نفرت - صورت - ذائقہ - بُو - لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف اور آتما کے اندر باہر محیط پرمیشور میں مستحکم ہو جانا "نرگن" خالی از صفت اُپاسنا کہلاتی ہے۔

اُپاسنا کا پھل؟

۳۳ - اس کا پھل - جس طرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دُور ہو جاتی ہے - اُسی طرح پرمیشور کی نزدیکی میسّر ہونے سے تمام عیب اور دُکھ چھوٹ کر پرمیشور کے صفات - فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات اعمال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں۔

علاوہ دیگر فوائد کے بھاری فائدہ یہ ہے کہ دُکھوں میں برداشت کی طاقت ملتی ہے

۳۴ - اس لئے پرمیشور کی ستتی - پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہئے اس کا ثمرہ تو علیحدہ ہوگا لیکن آتما کی طاقت اس قدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دُکھ کے رونما ہونے پر بھی نہیں گھبراوے گا بلکہ سب کو برداشت کر سکے گا - کیا یہ چھوٹی بات ہے +

ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہ کرنا احسان فراموشی بھی ہے

۳۵ - اور جو شخص پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سُکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں اُس کی صفتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے +

پرمیشور گو منزہ از حواس ہے مگر حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

۳۶ - سوال - جبکہ پرمیشور کے کان - آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں - تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح کر سکتا ہے۔

جواب

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः।
स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं महान्तम्॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ३। मं० १९॥

یہ اُپنشد کا قول ہے - پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بناتا اور قابو رکھتا ہے - پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب سُرعت

پچھلے دو سوتروں کا یہ مطلب ہے کہ ایشور دنیا کی علت مادی نہیں	اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی ہے۔ نیز "پُرش" (جیو) سے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما

کو پُرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام "پُرش"[1] ہے۔ چنانچہ اِسی مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः॥१॥सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्य्यम्२ श्रुतिरपि प्रधानकार्य्यत्वस्य ॥३॥ सां० अ० ५।सू० ८।९।१२॥

اگر پُرش کو علت مادی کا میل ہو[2] تو پُرش میں شمولیت کی خرابیاں آ جائیں[3] یعنی جس طرح کہ علت مادی سوکشم (عنصروں کے مجموعہ لطیف) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آ گئی اُسی طرح پرمیشور بھی ستھول (یعنی کثیف یا احساس پذیر) ہو جائے۔ اِس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے +

اگر چیتن (ذی شعور) سے دنیا بنی ہو تو جس طرح پرمیشور اعلےٰ جلال و حشمت والا ہے اُسی طرح دنیا میں بھی تمام جلال و حشمت کا لگاؤ ہونا چاہئے۔ حالانکہ نہیں ہے۔ اِس لئے پرمیشور دُنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علتِ فاعلی ہے۔

کیونکہ اُپنشد بھی پردہان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتا ہے مثلاً

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाःसृजमानांस्वरूपाः॥ श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ४। मं० ५॥

یہ قول شویتا شوتر اُپنشد کا ہے لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستوگن رجوگن تموگن ہے وہی اپنے اشکال سے بصورت موجودات کثیر بن جاتا ہے یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونے کے باعث مختلف حالتیں اختیار کرتا ہے۔ اور پُرش (یعنی پرمیشور

---

[1] یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پُرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

[2] یعنی علت مادی کے ساتھ پُرش کا اشتمال بھی ترکیب پذیری میں ہو جائے۔

[3] یعنی جس طرح علت مادی کا لطیف مجموعہ ترکیب پذیری کے اشتمال سے بناوٹ میں آ جاتا ہے اُسی طرح پُرش بھی بناوٹ میں آ جائے۔ مترجم

جس شے کی جیسی صفت۔ فعل۔ خاصیت ہو اُس کو ایسا ہی جان کر ماننا "گیان" اور "وگیان" کہلاتا ہے۔ اُلٹا اگیان +

| یوگ شاستر کے مطابق ایشور کی تعریف | اِس لئے۔

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः। योग सू० समाधिपादे सू० २४ ॥

جو جہالت وغیرہ تکالیف۔ اچھے بُرے و پسند ناپسند و مخلوط نتیجہ پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ سب جیوں سے فائق ہونے کے باعث ایشور کہلاتا ہے +

| سانکھ درشن کا یہ قول کہ ایشور ثابت نہیں ہوتا یہ مطلب رکھتا ہے کہ ایشور حواس سے محسوس نہیں ہو سکتا |

(۴) سوال

ईश्वरासिद्धेः ॥ सां० अ० १ । सू० ९२ ॥

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥ २ ॥ सां० अ० ५ । सू० १० ॥

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥३॥ सां० अ० ५ । सू० ११ ॥

ثبوت ایسے ایشور کا جس پر کہ "پرتیکش" (ثبوت احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں۔ (سانکھیہ درشن ۱-۹۲)

کیونکہ جب اُس کے ثبوت میں "پرتیکش" (ثبوت احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہو سکتے [سانکھیہ ۵-۱۰]

علےٰ ہذا القیاس "ویاپتی"[1] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا [۵-۱۱] اور پرتیکش و انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا۔ بایں وجہ ایشور کا اثبات نہیں ہو سکتا۔

| پہلے سوتر کے اصلی معنے | جواب۔ اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت احساس) نہیں عائد ہوتا۔

[1] یہاں لفظ ویاپتی سے مراد اُس ویاپتی سے ہے جس کی تعریف تیسرے سملاس میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۲۹-۳۱ و ۳۲ کیجا چکا ہے + (مترجم)

اس سے ایشور نہیں ہو سکتے۔

ایشور کے اوتار ماننے کے باعث

۴۳۔ سوال۔ اگر ایسا ہے تو دُنیا میں ایشور کے چوبیس اوتار جو ہوتے ہیں اُن کو کیوں اوتار مانتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا معنی نہ سمجھنے۔ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بے دلیل باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

اس دلیل کی تردید کہ ایشور کنس وغیرہ بُرے آدمیوں کو سزا دینے کے لئے اوتار لیتا ہے

۴۴۔ سوال۔ اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس دراون وغیرہ ایذا رساں لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں۔

جواب۔ اول تو جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور جوکہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا۔ قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اُس کے آگے کنس دراون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس وراون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے۔ جس وقت چاہے اُسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے غیر متناہی صفات۔ فعل اور عادات والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو تبلاتا ہے اُس کو سوائے اُس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ بھگت جنوں (عابد لوگوں) کی خلاصی کی خاطر جنم لیتا ہے تو بھی سچ نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں اُن کو مخلصی بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین۔ سورج۔ چاند وغیرہ دنیا کے بنانے۔ قائم رکھنے اور فنا کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا باندھنا اور گووردھن وغیرہ پہاڑوں کا اُٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟ اگر کوئی شخص اس دنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو

न भूतो न भविष्यति

ایشور کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا۔

محیط کل ہونے کے باعث ایشور کا اوتار لینا ناممکن ہے۔

۴۵۔ اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اِس لاانتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ آکاش غیر متناہی اور محیط کُل ہے اِسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے

غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکساں اور غیر مبدّل رہتا ہے۔

پس یہ قول غلط ہے کہ سانکھیہ یا کسی اور درشن کا مصنف ایشور کے وجود سے منکر ہیں

۴۱۔ اِس لئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ + اسی طرح دھرم اور دھرم والا کے بیان کرنے سے میمانسا[1]۔ ایشور کے ذکر کرنے سے ویشیشک[2]۔ اور لفظ آتما کے بیان کرنے سے نیایہ[3] شاستر ایشور سے انکار کرنے والے نہیں۔ کیونکہ جو ہمہ دانی وغیرہ صفات رکھتا ہے اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیووں کا آتما ہے اُس کو میمانسا۔ ویشیشک اور نیایہ درشن ایشور مانتے ہیں +

ایشور اوتار نہیں لیتا

۴۲۔ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ **अज एकपात्** (جنم سے آزاد اور یکساں)

"**स पर्य्यगाच्छुक्रमकायम्**" (وہ محیط۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے)

یہ یجروید کے مقولہ ہیں۔ اِن اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

سوال۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥
भ० गी० अ० ४। श्लो० ७॥

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ جب جب دھرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ شری کرشن دھرماتما تھے اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یگ یگ میں جنم لے کر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں کیونکہ

परोपकाराय सतां विभूतयः

صالح لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو منفعت پہنچانے کے واسطے ہوتا ہے شری کرشن

---

[1] چھ شاستروں میں سے ایک شاستر کا نام ہے۔ مترجم
[2] بشرح ایضاً
[3] بشرح ایضاً

مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا ہو تو وہی مارنے والا پکڑا جاتا ہے اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اُسی طرح جیو اگر تابع مرضی ہو تو پاپ پُن کا نتیجہ پانے والا نہیں ہو سکتا اس صورت میں جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ پس جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دُکھ بھوگنے میں تابع مرضی ہوتا ہے +

جیو کو اگرچہ جسم وغیرہ آلات ایشور نے دئے ہیں مگر وہ آلات جیو کے تابع ہیں۔ پس ذمہ دار اعمال کا وہی ہے۔

۵۰۔ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا اس لئے پرمیشور کی تحریک سے جیو عمل کرتا ہے۔

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے جیسے کہ ایشور اور دُنیا کا سبب علت مادی جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اِس لئے اپنے مَن یا فعل یا زبان سے جو کوئی پاپ کرتا ہے وہی بھوگتا ہے نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا۔ اُس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا۔ اُس کی دُکان سے لوہار نے لے کر تلوار بنائی۔ اُس سے کسی سپاہی نے تلوار لے لی اور پھر اُس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو یہاں جس طرح لوہا بنانے والے کو۔ اُس سے لینے والے کو۔ تلوار بنانے والے کو۔ اور تلوار کو گرفتار کر کے راجا سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا وہی سزا پاتا ہے۔ اُسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اُس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے بلکہ جیو کو بھگتانے والا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا۔ کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک نہیں کرتا۔ اِس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے نیز جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے۔

جیو اور پرمیشور کی ذات صفات اور فطرت میں فرق

۵۱۔ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات۔ صفات و فعل و فطرت کیسے ہیں۔

جیو اور ایشور کی ذات

جواب۔ دونو بالذات چیتن (ذی تعقل) ہیں۔ طبیعت دونو کی پاک۔ غیر فانی اور دھارمک وغیرہ ہے +

جیو اور ایشور کے افعال

لیکن دُنیا کو پیدا کرنا۔ قائم رکھنا اور فنا کرنا۔ سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیووں کو پاپ پُنوں کے نتیجہ دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا۔ اُس کی پرورش کرنا علوم حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

ایشور کے صفات

ایشور کے صفات ابدی گیان۔ آنند اور طاقت غیر متناہی وغیرہ ہیں اور جیو کے۔

غیر متناہی اور محیط کل ہونے کی وجہ سے اُس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اُس جگہ ہو سکتا ہے جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا کہ کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکے گا؟ اس لئے پرمیشور کا جانا آنا۔ جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

نتیجہ عیسےٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے

۷۶ نظر بریں عیسےٰ وغیرہ کی نسبت یہی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں کیونکہ اُلفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوف۔ افسوس۔ دُکھ۔ سُکھ۔ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وے انسان تھے۔

ایشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا

۷۷۔ سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا اِنصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ درگذر کے سُنتے ہی اُن کو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جاوے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کریں کیونکہ راجا گناہ بخشدیا کریگا۔ اور اُن کو بھی بھروسہ ہو جاوے گا کہ ہم راجا سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیویں گے۔ جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی تقصیروں سے نہ ڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جاویں گے اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا۔

جیو کام کرنے میں خود مختار نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور ہے

۷۸۔ سوال۔ جیو خود مختار ہے یا پرتنتر (غیر خود مختار) +

جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معلامات جزا و سزا) ہیں غیر خود مختار۔

स्वतंत्रः कर्ता

یہ پانینی ویاکرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار یعنی اپنے تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے۔

خود مختار اور تابع مرضی کی تشریح

۷۹۔ سوال۔ خود مختار کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہکرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اُس کو پاپ پُن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر بھی قصور دار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اُس کا تابع ہونے سے افعال صورت پذیر ہوں تو جیو کو پاپ یا پُن نہیں لگنا چاہئے اُس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنے والا پرمیشور ہونا چاہئے۔ اور نرک اور سورگ یعنی سُکھ اور دُکھ کا حصول پرمیشور ہی کو ہونا چاہئے

پرمیشور کی تعریف - ترکال درشی کی تشریح اور اس دلیل کی تردید کہ ایشور کے ترکال درشی ہونے کے باعث جیو خود مختار نہیں ہے۔

۵۲ - سوال - پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے اس لئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے جس طرح وہ جیسا تیقن کرے گا۔ اُسی طرح جیو کام کرے گا۔ اِسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے تیقن ہوتا ہے اُسیطرح جیو کام کرتا ہے۔

جواب - ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے) نظر بریں پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بیدار رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیوں کے واسطے ہیں ایشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہٖ [1] جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اُسی طرح علیم کُل ہونے سے ایشور جانتا ہے [2] اور جس طرح ایشور جانتا ہے اُسی طرح جیو کام کرتا ہے یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار رہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے [3] + ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اُس کے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اِس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

جیو جسم کے اندر محدود ہے

۵۳ - سوال - جیو جسم کے اندر علیحدہ "وِبھو" (بسیط) ہے یا پری چھن (ایک مقامی)

جواب - "پری چھن" اگر "وِبھو" ہوتا تو عالم بیداری سپنے کی نیند - گہری نیند - مرنا جنم لینا - ترکیب - تفریق - جانا - آنا ہرگز نہ ہو سکتا پس جیو محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے اور پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر غیر متناہی ہمہ دان اور محیط کل ہے۔ اِسی

---

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہٖ ایسی حاضر و موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اُسی لمحہ کی بات اس لئے اُس کے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے۔

[2] یعنی جسطرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے اُسی طرح ایشور بذریعہ علیم کُل ہونے کے واقف ہے۔

[3] یعنی ایشور ہمہ دانی اور پھل دینے میں (جو کہ اُس کے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے اوصاف میں یعنی وقت رواں کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے + مترجم

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥ न्यायद० अ० १ । आ० १ । सू० १० ॥

प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुख दुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिकद० अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

جیو آتما کے صفات کی تشریح

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اِچھا - ودیش - پریتن - سُکھ - دُکھ - گیان آتما کے لِنگ ہیں (نیائے درشن)]

[پران - اپان - نمیش - اُنمیش - من - گتی - اندریہ - انترو کار - سُکھ - دُکھ - اِچھا - ودیش - پریتن - آتما کے لِنگ ہیں (ویشیشک درشن)]

مصنف کی تشریح کا ترجمہ

(اِچھا) اشیاء کے حاصل کرنے کی خواہش (ودیش) دُکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) جدو جہد طاقت (سُکھ) راحت (دُکھ) گریہ زاری ناخوشی (گیان) امتیاز - پہنچاننا - یہ تشریح (نیائے اور ویشیشک میں) یکساں ہے مگر ویشیشک میں (حسب ذیل زیادہ ہے)

(پران) دم کی ہوا کو باہر نکالنا (اپان) دم کو باہر سے اندر لینا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (اُنمیش) آنکھ کو کھولنا (من) تیقن یاد اور انانیت (گتی) (اندریہ) حرکت حواس (انترو کار) بھوک - پیاس - خوشی - غم وغیرہ مختلف خرابیوں کا عاید حال ہونا۔

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جُدا ہیں - انہیں سے آتما کو پہچاننا چاہئیے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جب تک آتما جسم میں ہوتا ہے تب ہی تک یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات جسم میں نہیں رہتے - جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اُسی کے ہوتے ہیں جس طرح چراغ اور سُوریہ وغیرہ کے نہ ہونے سے روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور ہونے سے ہونا ہوتا ہے اُسی طرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعۂ صفات کے ہوتا ہے۔

جاگزین آدمی پکارتے ہیں اِسی طرح اِس موقع پر بھی سمجھنا چاہئے[۵۱] ۔ اگر کوئی کہے کہ "برہم میں قائم" تو سب اشیاء میں پھر جیو کا "برہم میں قائم" کہنے میں کون سی خصوصیت ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ سب اشیاء "برہم میں قائم" تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک ٹھہرا ہوا مشرف بہ قرب جیو ہے اُس طرح دوسرا کوئی نہیں۔ اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے اور مکتی کے اندر وہ برہم کے ساکشات سمبندھ "(تعلق بالمشافہ) میں رہتا ہے۔ اِس لئے جیو کا برہم کے ساتھ "ظرف مظروف" کا یا اُس کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے۔ بدیں وجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جس طرح کوئی کسی سے کہے کہ میں اور یہ ایک ہیں۔ یعنی غیر مخالف ہیں اُسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں وابستۂ محبت ہو کر پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ "میں اور برہم ایک" یعنی غیر مخالف اور یک حد قائم ہیں۔ جو جیو پرمیشور کے صفات۔ فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات۔ اعمال اور فطرت کو بناتا ہے وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے۔

قول سوم "وہ تو ہے" کی تشریح

سوال ۔ اچھا تو اِس کا معنی کیا کرو گے [तत् برہم [त्वम्] تو جیو असि ہے اے جیو! त्वम् تو तत् وہ برہم (असि) ہے۔

جواب ۔ تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟ "برہم"؟ تو لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے۔

सदेव सोम्ये दमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

کیا اس اولین منقول سے؟ (اگر ایسا ہے تو[۵۲]) تم نے اس چھاندوگیہ اُپنشد کو دیکھا بھی نہیں اگر دیکھا ہوتا تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے۔ کیونکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्ये दमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

छां० प्र० ६। खं० २। मं० १॥

ایسا لکھا ہے وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے۔

سوال ۔ تو آپ لفظ तत् "وہ" سے کیا مراد لیتے ہو

---

۵۱ یعنی جس طرح لفظ منچ سے محاورہ میں منچ کے جاگزین لوگوں کی مُراد لیجاتی ہے اُسی طرح یہاں لفظ "برہم" سے برہم میں جاگزین ذی نفسوں روحوں کی مُراد لیجا سکتی ہے۔

۵۲ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ترجمہ میں مطلب کو سمجھنے کی خاطر ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

واسطے جیو اور پرمیشور کا تعلق محیط علیہ اور محیط کا ہے۔

ایک جگہ دو چیزیں نہیں رہ سکتیں اس لئے جہاں جیو ہے وہاں ایشور نہیں اس کی تردید

۵۴۔ سوال۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے اُس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے محیط علیہ اور محیط کا نہیں۔

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں صورت والی چیزوں پر عاید ہو سکتا ہے۔ غیر یکساں صورت پر حاوی نہیں ہوتا۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اس وجہ سے لوہے میں بجلی آگ محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں اُسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونے کے باعث پرمیشور محیط اور جیو محیط علیہ ہے۔ جس طرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محیط علیہ کا ہے اُسی طرح مخدوم خادم سہارا اور سہارا لینے والا۔ آقا نوکر راجا پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ سبھی تعلقات ہیں۔

ویدانتیوں کے چار اقوال اعظم

۵۵۔ سوال۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥

तत्त्वमसि ॥ ३ ॥ अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[(۱) برہم علیم اعلےٰ ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے]

ویدوں کے اِن مہاواکیہ (اقوال اعظم) کے معنی کیا ہیں۔

جواب۔ یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے مقولے ہیں۔ اور اُن کا نام "اقوال اعظم" کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا۔

اُن کے قول دوم "اہم برہم اسمی" "میں برہم ہوں" کی تشریح

ब्रह्मस्थ یعنی برہم میں قایم **अहम्** یعنی میں **[ब्रह्म]** "برہم" یعنی **अस्मि** ہوں۔ اس موقعہ پر تاتستھیہ اوپادھی" (استعارہ ظرف مظروف) کا استعمال ہے[1] **मंचा:क्रोशन्ति** منچ پکارتے ہیں چونکہ منچ جڑ (غیر ذی نفس) ہیں اُن میں پکارنے کی طاقت نہیں اِس لئے (اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ) منچ کے

---

[1] دیہقان لوگ کھیتوں کے حفاظت کے لئے لکڑیاں نصب کر کے اور اُن کو بطور سقف کے پاٹ کر اُن پر بیٹھے ہوئے اُونچی اُونچی آوازیں اس غرض سے کیا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ اُس آواز کو سُن کر بھاگ جائیں اُس سقف دار اُونچی جگہ کو منچ کہتے ہیں۔ مترجم

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں محیط ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہُوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں۔

(۲) پرمیشور نے اِس جہان اور جسم کو بنایا وہی اُس میں داخل ہوا۔

ایسی ایسی شُرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کر سکو گے۔

جواب - اگر تم لفظ - لفظ کے معنی اور جملہ کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اِس موقعہ پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک تو "پرویش" (دخول) ہوتا ہے اور دوسرا "انوپرویش"[۱] ہے یعنی ما بعد الدخول۔ پرمیشور جسم میں داخل ہوئے جیوؤں کے ساتھ داخل ما بعد کی مانند ہو کر بذریعہ وید کے تمام نام واشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر داخل ما بعد ہو رہا ہے۔ اگر تم لفظ अनु "بعد" کے معنی جانتے تو اس طرح کے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے۔

سوال - "सोऽयं देवदत्तो य उष्णकाले काश्यां दृष्टः स इदानीं प्रावृट् समये मथुरायां दृश्यते"

نوین ویدانتیوں کا قول کہ برہم کو مایا اُپادھی لگنے سے "ایشور" اور انتہ کرن کی اُپادھی سے "جیو" ہوتا ہے دونو اُپادھیوں کو نظر انداز کرو تو دونو ایک چیز ہیں اُس کی تردید کے دلائل

۵۶ - یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کانشی میں دیکھا تھا اُسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں۔ اِس جگہ مقام کانشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر محض جسم مدنظر رہ کر دیودت جانا جاتا ہے۔ اِسی طرح "ترک اجزاء" کی دلالت سے ایشور کے غائب از نظر مکان وزمان و مایا عوارض اور جیو کے ظاہری مکان وزمان و بے علمی و قلیل العلمی عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) کو مدنظر رکھنے سے دونو میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے۔ جو کہ اِس "ترکِ اجزاء کی دلالت" یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے۔ مثلاً ہمہ دانی وغیرہ کلامی مدعا ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) یعنی شے مدنظر کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (عدم اثنینیت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہہ سکو گے؟

نوٹ [۱] سنسکرت میں اس موقعہ پر لفظ "انوپرویشٹ" واقع ہے جو ما بعد الدخول کے یعنی دخول مجازی کے معنی دیتا ہے داخل ما بعد سے مُراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت انتریامی (رمنا بذالقلوب) جیو کے اندر موجود ہے اِسواسطے جیوؤں کے داخل جسم ہونے پر اُس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے چنانچہ حوالہ زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ مترجم

جواب

स य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदꣳ सर्वं तत्सत्यꣳ स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ ॥ छान्दो० । प्र० ६ । खं० ८ । मं० ७ ॥

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے جو کہ نہایت لطیف ہے اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (محیط) ہے۔ وہی وجودِ مطلق ہے اور اپنا آتما وہ آپ ہی ہے ÷ اے شویت کیتو پیارے بیٹے!

तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि تو اُس آتما والا اور اُس انتریامی والا ہے

یعنی اُس پرماتما انتریامی (ضابطہ القلوب) سے تو بیوستہ ہے یہی معنی اُپ نشدوں سے غیر متضاد ہیں۔ کیونکہ

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः ।

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنہ ولیک اپنی زوجہ میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں قرار گزین اور جیو آتما سے علیحدہ ہے۔ جنکی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے اُسی طرح جیو میں پرمیشور محیط ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہ کر جیو کے پُن پاپ کا شاہد ہے اور اُن کا ثمرہ جیووں کو دیکر انتظام میں رکھتا ہے۔ وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابطہ القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے۔ تو اُس کو جان ÷ کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کا معنی اور طرح کر سکتا ہے

قول چہارم "یہ آتما برہم ہے" اُس کی تشریح۔

[अयमात्मा ब्रह्म] اس کا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتیکش (عین الیقین) ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں محیط ہے وہی برہم سب جگہ محیط ہو رہا ہے اس لئے جو آجکل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک تبلاتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے

سوال

अनेन जीवेनात्मनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणीति ।

छां० प्र० ६ । खं० ३ । मं० २ ॥

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय० ब्रह्मानं० अनु० ६ ॥

(۵۸) برہم کو اُپادھی تب لگ سکتی ہے جب اُس میں بے علمی کا ہونا ثابت ہو۔ اور یہ ناممکن ہے۔

۵۸۔ علےٰ ہذالقیاس آپ کا کاریہ اُپادھی وکارن اُپادھی" (معلول اور علت عوارض) سے جیو اور ایشور کا اثبات تب تک ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ غیر متناہی۔ ابدی۔ پاک۔ علیم۔ حکمت طبع اور محیط کل برہم میں پہلے بے علمی کا ہونا ثابت کریں۔

(الف) برہم کی ذات یا ایک حصہ میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے

اگر اس کے ایک حصہ میں اپنے سہارے پر اور اپنی ذات کے بارہ میں بے علمی کو ہر جگہ قدیم مانوگے تو سارا برہم پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک حصہ میں بے علمی مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث اِدھر اُدھر آتی جاتی رہے گی۔ جس جس موقعہ پر جاوے گی اُس موقعہ کا برہم بے علم اور جس جس موقع کو چھوڑتی جاوے گی اُس موقعہ کا برہم علیم ہوتا رہے گا پس کسی موقعہ کے برہم کو قدیم سے پاک اور باعلم نہیں کہہ سکوگے۔ اور جس قدر برہم بے علمی کی حد کے اندر ہوگا وہ بے علمی کو جانے گا اسلئے باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے ہو جاویں[1] گے + اگر کہو کہ ٹکڑے ہو جاوے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ نہ ہوا[2]۔ اور اگر ناشکستہ[3] ہے تو بے علم نہیں۔ نیز ماننا پڑیگا کہ علم کی نیستی کو یا اُلٹا علم ہونے کو صفت ہونے کے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے۔ اور ایسا مانا جائے تو سمواۓ سمبندھ (لازم ملزومیت کا تعلق) ہونے کی وجہ سے (وہ تعلق[4]) غیر ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک موقعہ پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے۔ اُسی طرح ایک موقعہ پر بے علمی اور سُکھ دُکھ تکالیف کے ہونے سے سارا برہم دُکھ وغیرہ محسوس کریگا۔

(ب) انتہ کرن کی اُپادھی برہم کو لگ سکتی ہے۔

اگر کاریہ اُپادھی یعنی انتہ کرن کے عارضہ سے ترکیب پانے پر برہم کو جیو مانا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم محیط ہے یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم محیط ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو "انتہ کرن" چلتا پھرتا ہے

---

[1] ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی کو محسوس کریگا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کریگا۔

[2] ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ کُل برہم پاک اور باعلم رہے نہ کہ ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم جیسا کہ اُس کی ذات کے لئے برہم کے سہارے پر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے۔

[3] یعنی اگر اس شکست کو نہ مانا جائے تو برہم کا ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بےعلم نہیں بن سکتا اور اُس صورت میں نویں ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔

[4] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ادائے مطلب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں + مترجم

جواب - اول تم جیو اور ایشور کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی؟

سوال - ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی وہمی ہونے کے باعث غیر ابدی مانتے ہیں۔

جواب - اُن عوارض کو ابدی مانتے ہو یا غیر ابدی۔

سوال - ہمارے اعتقاد میں۔

जीवेशौ च विशुद्धाचिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः ।

अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः ॥

कार्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः ।

कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते ॥

یہ "سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کارکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیا یعنی ایک جیو دوسرا ایشور۔ تیسرا برہم۔ چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق۔ پانچواں "اودیا"[1] یعنی بے علمی چھٹا "اودیا" اور چیتن کا ترکیب پانا۔ ان کو انادی (قدیم) مانتے ہیں۔ لیکن ایک برہم قدیم وغیرہ متناہی ہے اور باقی پانچ قدیم مگر انتہا والے ہیں۔ جیسا کہ پراگ[2] ابھاو ہوتا ہے۔ جب تک اگیان (بے علمی) رہتی ہے تب تک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لئے قدیم ہیں اور گیان (علم) ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں اس لئے انتہا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں۔

(۱) نوین ویدانتیوں کے اعتقاد کے بموجب صرف دو پدارتھ ابدی ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ۔

۵۷ - جواب - یہ تمہارے تینوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ "اودیا" کے ترکیب پانے کے بغیر "جیو" اور مایا کے ترکیب پانے کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہو سکتے اس لئے "اودیا" اور "چیتن" کا ترکیب پانا جو چھٹی چیز تم نے گنی ہے وہ نہ رہی۔ کیونکہ وہ "اودیا" اور "مایا"، جیو اور ایشور میں مفہوم ہو گئی۔ اور برہم بھی مایا اور ودیا[2] کے ترکیب پانے کے بغیر ایشور نہیں بنتا پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے۔ اس لئے صرف دو اشیاء یعنی برہم اور اودیا تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ

لہ پراگ ابھاو کی تعریف تیسرے سملاس میں لکھی ہے۔

ٹہ اصل عبارت میں "ودیا" ہے۔ لیکن غالباً "اودیا" چاہئے۔ مترجم

کیا نتیجہ ہوتا ہے اگر کہو کہ **"व्यावर्त्तकं विशेषणं भवतीति**

"وہ صفت فرق پیدا کرنے والی ہوتی ہے" تو اتنا اور بھی مانو کہ

"प्रवर्त्तकं प्रकाशकमपि विशेषणं भवतीति"

"صفت عمل کرانے والی اور اظہار کرنے والی بھی ہوتی ہے" پس سمجھو کہ "ادویت" صفت برہم کی ہے اِس میں فرق پیدا کرنے کا خاصہ تو یہ ہے ادویت ہونا دیگر بہت سے جیوؤں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے[1] ۔ اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے کہ برہم کا "ایک ہونا" عمل پذیر ہوتا ہے مثلاً

"अस्मिन्नगरेऽद्वितीयो धनाढ्यो देवदत्तः। अस्यां सेनायामद्वितीयः शूरवीरो विक्रमसिंहः"

کسی نے کسی سے کہا کہ اِس شہر میں دیودت لاثانی دولت مند اور اِس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے ۔ تو اِس سے کیا ثابت ہوا ۔ کہ اِس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولت مند اور اِس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے ۔ ہاں اُس سے کمتر ہیں اور پرتھوی وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ (دیگر چیزیں) بھی ہیں ۔ اُن کی نفی نہیں ہو سکتی اُسی طرح برہم کے برابر جیو یا پرکرتی نہیں ہیں البتہ کمتر ضرور ہیں پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں اُن سے الگ کر کے برہم کی وحدت کو ثابت کرنی والی صفت "ادویت" یا "ادویتہ" ہے اِس سے جیو یا پرکرتی اور معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی ۔ ضرور یہ سب ہیں مگر برہم کے برابر نہیں ۔ اس سے نہ تو "ادویت" کے ثبوت میں اور نہ "دویت" (اثنینت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے ۔ گھبراہٹ میں مت پڑو سوچو اور سمجھو +

> جیو اور برہم میں مشابہت کا ہونا اُس کو ایک نہیں ثابت کرتا

۱۶۱ ۔ سوال برہم کے اوصاف ہست مطلق ۔ علم مطلق ۔ راحت مطلق ۔ جیو کے اوصاف ہستی ۔ علم اور عزیز الوجودی سے وحدت پائی جاتی ہے پھر کیوں تردید کرتے ہو +

جواب ۔ تھوڑے سے یکساں خاصہ کے تطابق سے وحدت ممکن نہیں ۔ جس طرح پرتھوی[2] غیر ذی نفس اور دکھلائی دینے والی ہے اُسی طرح جل[3] اگنی[4] وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور

---

[1] یعنی ادویت ہونا جتلاتا ہے کہ جس طرح جیوؤں اور عنصروں کا ثانی عنصروں اور جیوؤں میں مل سکتا ہے اِس طرح پرمیشور کا کوئی ثانی نہیں ہے ۔

[2] پرتھوی بمعنی زمین [3] جل بمعنی آب + [4] اگنی بمعنی آتش + مترجم

جواب - چلتا پھرتا ہے۔

سوال - "انتہ کرن" کے ساتھ برہم کبھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے۔

جواب - مقیم رہتا ہے۔

سوال - تو انتہ کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اُس موقع کا برہم بے علمی سے مبرا اور جس جس موقعہ پر پہنچتا ہے اُس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا - اسی طرح ہر لمحہ میں علیم اور بے علم برہم ہوتا رہے گا - اور مکتی اور بندھن بھی لمحہ لمحہ میں زوال پذیر رہیں گے - اور جسطرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کرسکتا اُسی طرح کل کی دیکھی سُنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہ سکیگا - کیونکہ جس وقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا اور جس وقت یاد کرتا ہے وہ دوسرا مقام اور وقت ہے - اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہ کرن علیحدہ علیحدہ ہیں اِس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اُس میں علم نہیں ہو سکتا اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہ کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہ کرن میں ٹھیرے ہوئے "چدابھاس" (عکس چیتن) کو علم ہوتا ہے - تو بھی انتہ کرن کے ذریعہ چیتن ہی کو علم ہوا - پس وہ آنکھوں کے ذریعہ قلیل البصارت اور قلیل العلم کیوں ہے؟

پس ایشور برہم کا نام ہے اور جیو اُس سے علیحدہ وجود ہے

۵۹ - اِس لئے علت اور معلول عوارض کے ساتھ ترکیب دینے سے برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے - بلکہ ایشور نام برہم کا ہے - اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے - اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (چیتن کے عکس) کا نام ہے تو لمحہ لمحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے معدوم ہو جائیگا تو مکتی کا سُکھ کون بھوگے گا - اِس لئے برہم جیو اور جیو برہم نہ کبھی ہوا نہ ہے - اور نہ ہوگا -

"ادویت" یعنی عدم اثنینیت کی تشریح

۶۰ - سوال - تو

"सदेव सोम्य इदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्" छान्दोग्य०

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

[اے پیارے پہلے ایک ہی برحق اور لاثانی تھا]

یہ "ادویت" (عدم اثنینیت) کس طرح ثابت ہوگی - ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس و اجزاء ذاتی کا نہ ہونے کے باعث ایک ہم ہی ثابت ہوتا ہے - اگر جیو دوسری چیز ہے تو "ادویت" کس طرح ثابت ہو سکتی ہے -

جواب - اِس وہم میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو - موصوف اور صفت کے علم کو سمجھ کر اُن کا

سمجھتا تو میرا کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ یا کسی کو نقصان پہنچاتا اور دُکھ دیتا جاوے تو اُس کو اُن لوگوں سے خوف ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو وہ ایک کہلاتے ہیں مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت و یجنہ دت دو شنو متر ایک ہیں یعنی نامخالف ہیں۔ غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سُکھ اور اختلاف سے دُکھ ملتا ہے۔

برہم اور جیو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔

۶۴۔ سوال۔ برہم اور جیو کا ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت و کثرت) رہتی ہے یا کبھی دو نوں مل کر ایک بھی ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ابھی قبل ازیں کچھ جواب دیدیا گیا ہے۔ لیکن (مخفی نہ رہے کہ[۵۱]) مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سے شکل والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے۔ نیز آکاش کے محیط لطیف۔ بے شکل۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور نموداری وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سے کہ پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے علیحدہ کبھی نہیں رہتے کیونکہ لازم ملزوم ہیں کہ جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (ساتھ ہی[۵۲]) بلحاظ انفراد یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث اُن میں علیحدگی ہے۔ اُسی طرح برہم کے محیط کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اُس سے الگ نہیں رہتے ہیں اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے۔ جس طرح گھر کے بنانے کے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی۔ لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیاء آکاش ہی میں رہتی ہیں اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی جب گھر کے سب اجزاء علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہوں گے۔ اسی طرح جیو اور دنیا تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ ہیں اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔ آجکل کے وایدانتیوں کی نظر کانے آدمی کی مانند تعمیم کی طرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر اُلٹی ہو گئی ہے۔ ایسا تو کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں (باصفاتی۔ بے صفتی)۔ تعمیم۔ تخصیص۔ مشابہت غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

---

۵۱ یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔

۵۲ بشرح ایضاً مترجم

دکھائی دینے والی ہیں۔ وہ اتنے سے ایک نہیں بن جاتے۔ ان میں غیر مشابہ اوصاف تفریق کرنے والے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو خشکی۔ ٹھوس پن وغیرہ صفات پرتھوی کے۔ اور ذائقہ۔ مائیعت۔ نرمی وغیرہ خواص جل کے۔ اور شکل وجلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کے ہونے سے وہ ایک نہیں ہو جاتے۔ جس طرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے۔ منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دوپاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے اسی طرح پرمیشور کے اوصاف غیر متناہی علم۔ راحت۔ طاقت۔ فعل اور منزہ از خطا اور محیط ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی صفتیں قلیل العلم۔ قلیل الطاقت۔ قلیل الوجود۔ ہر قسم کی خطا۔ اور محدودیت وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن کا وجود بھی بوجہ اس کے کہ پرمیشور غائت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اُس کے کسی قدر کثیف ہے علیحدہ علیحدہ ہے +

۶۲۔ سوال

برہدارنیک کے اس قول کی تشریح کہ برہم اور جیو میں فرق نہیں سمجھنا چاہئے

अथोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ جو شخص برہم اور جیو میں ذرہ بھی فرق کرتا ہے اُس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف ہوا کرتا ہے +

جواب۔ اِس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ بلکہ (یہ مراد ہے کہ) جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی ایک مکان یا زمان میں محدود مانے یا اُس کے ہدایت وصفات وفعل وفطرت کے خلاف ہو۔ خواہ کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے اُس کو خوف حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ (یہ[۵۲]) "دویتہ بدھی" (مخالفانہ خیال) ہے یعنی ایشور سے اُسے[۵۳] کچھ تعلق نہیں (رکھا جاتا)۔ نیز (اگر کوئی[۵۴]) کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں

---

[۵۱] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔
[۵۲] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔
[۵۳] بشرح ایضاً
[۵۴] بشرح ایضاً
[۵۵] بشرح ایضاً

مترجم

ایشور میں ایسی خواہش نہیں جیسے ہم میں ہوتی ہے۔

۶۷- سوال۔ ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب۔ ویسی خواہش (یعنی جیسی[۱] کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش کبھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سُکھ ہو اُس کی ہوتی ہے۔ اور ایسی ہی صورت میں خواہش پرمیشور میں ہو سکتی ہے۔ چونکہ اُس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اُس سے اچھی۔ اور بوجہ کامل سُکھ رکھنے کے وہ سُکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں۔ مگر "ایکھشن" ہے یعنی "سب قسم کی وِدیا کی نمودار ی اور تمام کائنات کو بنانا" کہ اِس کو ایکھشن کہا گیا ہے۔

ایسے ایسے مختصر مطالب سے سجن لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ اِس قدر مضمون اختصار کیساتھ ایشور کے بارہ میں لکھ کر۔

وید کی بابت لکھتے ہیں ÷

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन्। सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम्। स्कम्भन्तंब्रूहि कतमः स्विदेव सः। अथर्व० कां०१०।प्रपा० २३। अनु० ४। मं०२०

ویدوں کے ایشورو کت ہونے میں پرمان۔

۶۸۔ جس پرماتما سے رگ وید۔ یجُر وید۔ سام وید اور اتھرو ید ظاہر ہوئے ہیں وہ کون سا دیوتا ہے؟

جواب۔ وہ پرماتما جو کہ سب کو پیدا کر کے سہارا دے رہا ہے ÷

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥ यजुः० अ० ४०। मं०८॥

جو خود بخود موجود۔ محیطِ کُل۔ پاک۔ ازلی۔ بے شکل پرمیشور ہے وہ ازلی رعایا جیوؤں کے بہبود کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے ÷

نرا کار پرمیشور سے وید کس طرح ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اِس پر بحث

۶۹- سوال۔ آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب۔ بے شکل مانتے ہیں۔

[۱] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں مترجم

سگن اور نرگن متضاد صفات ہیں ایک چیز میں دونوں نہیں ہوسکتیں اس کی تردید۔

۶۴- سوال۔ بھلا ایک میان میں کبھی دو تلوار رہ سکتی ہیں؟ ایک شئے میں باصفت اور بے صفت ہونا کس طرح ہوسکتا ہے۔

جواب۔ جس طرح جڑ[۱] چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں اور چیتن[۲] کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات اس میں نہیں ہیں۔

"यद्गुणै स्सह वर्त्तमानंतत्सगुणम्" "गुणेभ्यो यन्निर्गतं" "पृथग्भूतं तन्निर्गुणम्॰"

جو صفات رکھتا ہو۔ وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن (بے صفت) کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیاء میں سگن ہونا اور نرگن ہونا یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے مطلب کہ ایک شئے میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور اپنے غیر متناہی علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے۔

پرمیشور کے سگن اور نرگن کے عام معنی جو لئے جاتے ہیں اس کی تردید

۶۵- سوال۔ دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں۔ یعنی جب پرمیشور جنم نہیں لیتا تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب۔ یہ وہم محض جاہلوں اور بے علموں کا ہے۔ جن کو علم نہیں ہوتا وہ حیوانوں کی مانند واہی تباہی بکتے رہتے ہیں۔ جس طرح سن نیات (فاسد الاخلاط) تپ میں مبتلا ہوا ہوا آدمی بیہودہ بکتا ہے۔ اسی طرح بے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہیئے۔

پرمیشور میں نہ "راگ" ہے اور نہ وہ ورکت ہے

۶۶- سوال۔ پرمیشور "راگی" ہے یا "ورکت"

جواب۔ اس میں دونوں باتیں نہیں۔ کیونکہ راگ (الفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیاء میں ہوتی ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شئے الگ یا اچھی نہیں ہے اس لئے اس میں الفت کا ہونا ممکن نہیں۔ اور جو میئسر چیز کو چھوڑ دیوے اس کو "ورکت" کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ محیط کل ہونے کے کسی چیز کو چھوڑ ہی نہیں سکتا اس لئے ورکت بھی نہیں

[۱] جڑ بمعنی غیر ذی نفس [۲] چیتن بمعنی ذی نفس + مترجم

दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ मनु० १।२३ ॥

پرماتما نے شروع پیدایش میں آدمیوں کو پیدا کرکے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اُس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجر سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا۔

کیوں اُن چار پر وید ظاہر ہوئے اوروں پر نہ ہوئے

ا۔ سوال۔ اُن چاروں ہی میں ویدوں کو ظاہر کیا اوروں میں نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیئوں سے زیادہ ترپاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اس لئیے پاک علم کا اظہار انہیں کے باطن میں کیا۔

ویدوں کے سنسکرت میں ظاہر ہونے کی وجہ

۲۔ سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا۔ اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرف دار ٹھیرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔

اس لیے سنسکرت ہی میں اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے۔ پس اُسی میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ کیونکہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لئیے ایک سی اور تمام علم صنعت کا باعث ہے اُسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہونی چاہئیے۔ کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھیرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہوتی ہے۔

ثبوت اس بات کا کہ وید سوائے ایشور کے اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے

۳۔ سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں۔

جواب۔ جس طرح ایشور پاک۔ تمام علوم کا جاننے والا۔ بے لوث صفات۔ فعل اور فطرت رکھنے والا۔ عادل۔ رحیم۔ وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ اُسی طرح جس کتاب میں ایشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے۔ اور کی نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات "پرتیکش" وغیرہ ثبوت صالح اور پاکیزہ منش لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں ایشور کی کلام ہے۔ جس طرح ایشور کا علم منزّہ من الخطا ہے اُسی طرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہوسکا ہوگا۔ کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہیے۔

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور محیط کل ہے اُس کو محیط ہونے کی وجہ سے جیووں کو وید ودیا کے اپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں۔ کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اپنے لئے۔ کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کرکے دیکھو سنو کہ بغیر منہ زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسے کیسے آواز ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ضابطاً تعلق ہونے سے اُس نے جیووں کو اپدیش کیا ہے۔ صرف دوسرے کو سمجھانے کے لئے البتہ تلفظ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ پرمیشور بے شکل اور محیط کل ہے پس اپنی تمام وید ودیا کا اپدیش جیووں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے۔ ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سناتا ہے۔ اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آسکتا۔

وید چار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

۷۰۔ سوال۔ کن کے آتما میں اور کب ویدوں کا اظہار کیا گیا۔

جواب۔

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः ।

शत० ११ । ४ । २ । ३ ॥

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کے کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔

سوال۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

श्वेताश्व० अ० ६ । मं० १८ ॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے۔ اس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کہا۔

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(وہ پہلوں کا بھی گرو ہے۔ زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے ؛ "یوگ درشن")

جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ اُستادوں سے پڑھ کر عالم ہوتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور آغاز پیدائش میں پیدا ہوئے اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانے والا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں اُس طرح پرمیشور نہیں ہوتا۔ اُس کا جادوانی ہے۔ اِس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہئے۔ کہ سبب کے بغیر مسبب چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

> جن رشیوں پر وید نازل ہوئے چونکہ وہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے کسطرح اُنہوں نے مطلب سمجھا

۷۵۔ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اُس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ پھر اُنہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے۔

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی مُنیوں نے وہ معنی معہ رشی مُنیوں کی روایات کی کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام "براہمن" ہوا یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اُس کی شرح ہونے کے باعث براہمن نام رکھا گیا۔ اور

ऋषयो मन्त्रद्रष्टयः मन्त्रान्सम्प्रादुः ॥ निरु० १ । २० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

> رشی منتروں کے بنانے والے نہیں بلکہ اُن کے معنوں کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں

۷۶۔ (رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں ؛ از نروکت)

جس جس منتر کے[1] معنی کا علم جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اُس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے نیز اُس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آجتک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے۔ جو شخص

نوٹ [1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

کی کلام ہے۔
جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں اُن کے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے اُسی طرح ایشور آفرینش معلول علت اور جیو کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کی کلام ہوتی ہے نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو۔ اور بے لوث آدمیوں کی طبعیت کے خلاف نہ ہو۔
وید اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل قرآن وغیرہ نہیں۔ اِس کی مفصل تشریح بائبل اور قرآن کے مضامین میں تیرھویں اور چودھویں سملاس میں کی جاوے گی۔

اگر ابتدا میں ویدوں کا گیان نہ ملتا تو تمام لوگ جاہل رہتے تمام ملکوں میں علم ویدوں سے پھیلا

۴۷۔ سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ہونے کی ضرورت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انسان بہ تدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھ کر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب اُن کو کوئی سکھلانے والا مل جاوے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی آدمی بھی عالم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر پرماتما اُن ابتدائے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہ جاتے۔ مثلاً کسی کے بچہ کو پیدا ہوتے ہی تنہا جگہ میں بے علموں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جاوے تو جیسی صحبت ہوگی وہ ویسا ہی ہو جاویگا اِس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں۔ جب تک مُلک آریہ ورت سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر۔ یونان یوروپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرہ بھی علم نہیں ہوا تھا۔ اور انگلستان کے کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ میں نہیں گئے تھے تب تک وہ بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے۔ بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے آئے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसू०
समाधिपादे सू० २६ ॥

۱۔ یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب اُن میں بھی کوئی شخص بغیر پڑھنے لکھنے کے عالم نہیں ہوتا۔ مترجم

شرح ہیں۔ اُس کے متعلق جو مزید دیکھنا چاہیے تو میری مرتب کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیوے۔ وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونے کے باعث کاتیائن کا نہیں ہوسکتا اور اگر اس قول کو مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رشی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں روایات جسکے متعلق ہوتی ہیں وہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ نیز وہ کتاب مابعد اُس کے تولّد کے ہوتی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روائت نہیں ہے بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے اُن لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکراذکار ویدوں میں نہیں ہے۔

ویدوں کی ۱۱۲۷ شاکھا اُن کی شرح ہیں وہ ویدوں میں شامل نہیں نہ اُن کے اجزا ہیں۔

سوال - ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں۔
جواب - اکیسو ستائیس

سوال - شاکھا کس کو کہتے ہیں۔
جواب - شرح کو شاکھا کہتے ہیں

سوال - دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے اجزائی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں
جواب - تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جس قدر شاکھا ہیں وہ اشولائن وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتا پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں جس طرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اُسیطرح اشولائن وغیرہ شاکھاؤں کو اُس اُس رشی کا (جسکے نام سے کہ وہ مشہور ہیں) بنایا ہوا مانتے ہیں۔ اور سب شاکھاؤں میں منتروں کے ابتدائی جملے لکھکر تشریح کی گئی ہے مثلاً تیترشاکھا "इषे त्वोर्जे त्वा" ایسی ایسی شروع کی عبارت لکھکر تشریح کی ہے۔ مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی۔ اِس لئے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں اور اشولی وغیرہ سب شاخیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں پرمیشور کی بنائی نہیں جو اِس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں وہ "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں۔

ایشور کی عین مہربانی ہے کہ اُس نے ویدوں کا گیان دیا

۸۰ - جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے اُن کی بہتری چاہتے ہیں اُسی طرح پرماتما نے سب دمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا۔ جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا و گیان[۲] [ودیا سے حاصل شدہ علم]

[۱] یعنی رشیوں نے بعض بعض مضمون ویدوں سے لیکر اُس کی تشریح کی ہوئی ہے۔
[۲] گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جس کو اندریہ گیان کہتے ہیں۔ جیسے روپ۔ رس وغیرہ کا گیان دوئم ودیا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ۔ رس کو دیکھ کر اُس جوہر کا گیان ہونا جس میں یہ گُن موجود ہوتے ہیں۔ مترجم

رشیوں کو منتروں کا مصنّف بتلادے اُس کو غلط گو سمجھنا چاہیئے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں۔

وید نام چار منتر سنگھتاؤں کا ہے

۷۷۔ جواب۔ رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا۔ اوروں کا نہیں۔

سوال۔

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں۔ اُس کی وجوہات

۷۸۔ [منتر اور برہمن کا نام وید ہے]

اِس قسم کے کاتیائن وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتنجیا سُوتر وغیرہ کے معنی کیا کروگے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پُستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ "وید" لکھا چلا آتا ہے۔ مگر برہمن پُستک کے شروع میں یا ادھیائے کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا اور نروکت میں

इत्यपि निगमो भवति। इति ब्राह्मणम्। नि० अ० ५। खं० ३।४॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[یہ "نگم" (وید) کا قول ہے۔ یہ برہمن کا +]

छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥ अष्टाध्या० ४। २ ॥ ६६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[چھند اور برہمن دونو کی پرات علامت اُس موقعہ پر تصوّر ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصوّر بھی ہو]

یہ پانینی کا سُوتر ہے۔ اِس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُن کی

نوٹ۔ کاتیائن ایک رشی کا نام ہے۔ مترجم

آٹھواں سمّلاس

سرشٹی اُتپتّی۔ ستھتی اور پرلے کے بیان میں

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न ।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥१॥

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे प्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ॥
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥२॥
ऋ० मं० १०। सू० १२९। मं० ७। ३ ॥

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥३॥
ऋ० मं० १०। सू० १२१। मं० १ ॥

पुरुष एवेदꣳ सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् । उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति॥ ४ ॥ यजुः० अ० ३१। मं० २ ॥

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति । यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद्ब्रह्म ॥ ५ ॥ तैत्तिरीयोपनि० भृगुवल्ली । अनु० १ ॥

کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سُکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

۸۱۔ سوال۔ وید مدامی ہیں یا غیر مدامی۔

وید غیرہ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے الفاظ معنی اور تعلقات دائمی ہیں۔

جواب۔ مدامی۔ کیونکہ پرمیشور کے مدامی ہونے کے باعث اُس کے علم وغیرہ صفات بھی مدامی ہیں۔ جو اشیاء مدامی ہیں اُن کے صفات و فعل و فطرت بھی مدامی ہیں اور غیر مدامی جوہروں کے غیر مدامی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی مدامی ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے۔ وہ مدامی کیسے ہو سکتی ہے مگر جو الفاظ۔ معنی اور تعلقات ہیں وہ مدامی ہیں۔

سوال۔ ایشور نے اُن رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا اور اُس گیان سے اُن لوگوں نے وید بنائے ہوں گے۔

جواب۔ علم بغیر شئے معلومہ کے نہیں ہو سکتا۔ گایتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور "شڈج" وغیرہ اور اونچی نیچی سُروں کے علم سے مالا مال گاینتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کُل کے کسی کو نہیں ہے۔ کہ جو اس قسم کا مخزن ہمہ علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کو پڑھنے کے بعد رشی مُنی لوگوں نے "ویاکرن" (علم نحو)۔ نِروکت (علم لسان) عروض وغیرہ کی کتابیں علوم کی اِشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اِس لئے وید پرمیشور کی کلام ہیں اِنہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہئے۔ اگر کوئی کسی سے پُوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے ہم اُس کو مانتے ہیں۔ اب اُس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ مختصراً ایشور اور وید کے بارہ میں تشریح کی ہے۔

عبارت شُستہ سے آراستہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا ساتواں سملاس ایشور اور ویدوں کے بیان میں ختم ہُوا۔

(سوال) اس میں کیا ثبوت ہے؟

(جواب)

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥
ऋ० मं० १। सू० १६४। मं० २०॥

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजुः० अ० ४०। मं० ८॥

وید سے ۳ — جو پرمیشور اور جیو دونوں ذی شعور اور جن میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں اور جن میں باہم محیط و محاط کا تعلق ہے۔ جو باہم مانوس اور قدیم اور ازلی ہیں ویسے ہی (ورکش) درخت مشتمل بر جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر پھر پرلے میں ذرّوں میں ملجاتا ہے تیسری ازلی شے ہے ان تینوں کے اوصاف۔ افعال اور عادات بھی ازلی ہیں۔ جیو اور پرمیشور ان دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس درخت کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے۔ اور دوسرا یعنی پرماتما اعمال کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ جلوہ گر ہے۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ماہیت سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں۔ [शाश्वती०] یعنی ازلی وقدیم جیووں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید تمام علوم کو ظاہر کیا ہے۔

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः। अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभो-गामजोऽन्यः ॥ श्वेताश्वतरोपनिषदि। अ० ४। मं० ५ ॥

اُپنشد سے ۴ — پرکرتی۔ جیو اور پرمیشور تینوں غیر مولود ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں گویا یہ تینوں اس عالم کے مسبب ہیں — انکی کوئی علت نہیں ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا حظ اٹھاتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور اس میں نہیں پھنستا اور نہ اس کو بھوگتا ہے۔

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معلول ۵ ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں —

پرمیشور دُنیا کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کرنے والا ہے۔

۱۔ اے (انگ) انسان! جس سے یہ گوناگون خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے۔ جس محیط کُل میں یہ سب دنیا اُتپتی (پیدایش) ستھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے اُس کو تو جان اور دوسرے کو صانع کائنات نہ مان + (۱)

یہ سب عالم پیدایش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا لیکل رات ناقابل تمیز اور آکاش کی مثال تھا اور تچھ یعنی غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اُس سے محاط تھا بعدازاں پرمیشور اُس کو اپنی قدرت سے حالت علّت سے حالت معلول میں لایا + (۲)

اے انسانو! جو سب سُورج وغیرہ منوّر اشیا کو قائم رکھنے والا اور جس قدر عالم ہو چکا ہے اور آگے ہوگا اُس تمام کا ایک بے عدیل مالک پرمیشور ہے وہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اُس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیئے + (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا محیط کل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علّت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے۔ وہی محیط کُل ایشور گذشتہ آیندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا صانع ہے (۴) جس پرمیشور نے اپنی صنعتِ کاملہ سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جس سے جیو قائم ہیں۔ جس کے اندر پرلے میں تمام کائنات سما جاتی ہے وہ برہم ہے۔ اُس کے جاننے کی خواہش کرو +

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरकसू० अ० १ । पा० १ । सू० २ ॥

جس کے ہاتھ میں اِس عالم کی پیدایش قیام اور فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے +

دنیا کی علت فاعلی و مادی اور ایشور جیو پرکرتی کے انادی ہونے کا ثبوت

۲۔ (سوال) اس دُنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے۔

(جواب) اِس کائنات کو اُس علّت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اِس کی علّت مادی پرکرتی ہے +

(سوال)۔ کیا پرکرتی[1] کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

(جواب) نہیں وہ ازلی ہے۔

(سوال) ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟

(جواب) ایشور۔ جیو۔ اور کائنات کی علّت مادی (پرکرتی) یہ تین چیزیں ازلی ہیں +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] غیر ذی روح کائنات کی علّتِ مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اوّلین کا نام ہے +

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ।

یہ بھی اُپ نشد کا قول ہے۔جس قدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے۔ اُس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرا بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب بذات خود برہم ہے +

نوین ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید

۶۔ (جواب) اِن حوالوں کے معنے کیوں بگاڑتے ہو؟ کیونکہ انہی اُپ نشدوں میں لکھا ہے کہ

एवमेव खलु सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिस्सो-म्य शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलम-न्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः

छान्दो० प्र० ६ । खं० ८ । मं० ४ ॥

اے شویت کیتو! ان روپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اُس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالتِ معلول میں آئے ہوئے پانی سے اُس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اُس کی حالتِ علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے اُس کو جان یہی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بُنیاد اُس کا سرچشمہ اور جائے قیام ہے + یہ تمام عالم پیدائش کے پہلے است یعنی نہ ہونے کی مثال تھا اور جیو آتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہُوا موجود تھا۔ ابھاو یعنی عدم نہ تھا اور جو [सर्वं खलु०] کہا وہ ایسی بات ہے جیسے

"کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا"

کیونکہ :۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥

छान्दो० प्र० ३ । खं० १४ । मं० १ ॥ और:-

नेह नानास्ति किंचन । कठोपनि० अ० २ । वल्ली० ४ । मं० ११ ॥

جس طرح جسم کے اعضا جب تک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतो ऽहङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः स्थूलभूतानि पुरुष इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥

साङ्ख्यसू० । अ० १ । सू० ६१ ॥

(ستو) لطافت و پاکیزگی (رج) حالت متوسط (تم) کثافت یا غیر ذی شعوری اِن تین گُنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اُسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اُس سے مہہ تتو (عقل) اور عقل سے اھنکار (انانیت) اور انانیت سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارھواں من۔ پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کُل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پُرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکاری (غیر متغیر) اور مہہ تتو (عقل) اھنکار (انانیت)۔ نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور اندریاں (قوائے احساس)۔ من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی علّت ہے اور پرش نہ کسی کی علت مادّی (اُپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

(سوال)

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥ छांदो० । प्र० ६ । खं० २॥ असद्वा इदमग्र आसीत् ॥ २॥ तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७॥ आत्मैवेदमग्रआसीत् ॥३॥ बृह० अ० १।ब्रा० ४।मं० १ ॥ ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥ शत० ११ । १ । ११ । १॥

اے شویت کیتو! یہ عالم پیدائش سے پیشتر

۱۔ بشکل ست (ہست)۔ ۲۔ بشکل است (غیر محسوس)۔ ۳۔ بشکل آتما (روح) اور ۴۔ بشکل برھم (پرمیشور) تھا۔

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

نوٹ منجانب مترجم۔ لفظ اویکاری سہواً لکھا گیا ہے۔ وِکاری ہونا چاہیئے

علم - نگاہ - طاقت ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان زمان اور آکاش - علّت عام کی ضرورت ہوتی ہے - مثلاً گھڑے کا بنانے والا کمھار علّت فاعلی ہے مٹی علّت مادی ہے - اور چاک ڈنڈا وغیرہ اسباب عام اور مکان - زمان - آکاش - روشنی - آنکھ - ہاتھ - علم - حرکت وغیرہ عام علّت اور علّت فاعلی بھی ہوتے ہیں ۔ ان تین علّتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بگڑ سکتی ہے ۔

نوین ویدانتیوں کے بموجب ایشور دُنیا کی علت فاعلی و مادی دونوں نہیں ہو سکتا

۱۱ - (سوال) نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دُنیا کی مشترک علّت فاعلی و مادی مانتے ہیں ۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥ मुण्डकोपनि० मुं० १।
खं० १। मं० ७॥

یہ اُپ نشد کا قول ہے - جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی - اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا خود اُس میں کھیلتی ہے - اُسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے - اُس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ میں عالم کثرت میں آؤں یعنی بہ شکل عالم بن جاؤں ارادہ کرتے ہی وہ دُنیا کی صورت بن گیا - کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्त्तमानेऽपि तत्तथा ॥ गौड़पादीय
कारिका श्लो० ३१॥

یہ مانڈوکیہ اُپ نشد پر کاریکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور اخیر میں نہ رہے وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے - چونکہ پیدایش عالم سے پیشتر دنیا نہ تھی برہم تھا اور پرلے کے اخیر میں دنیا نہ رہیگی تو زمانہ حال میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں ؟

(جواب) اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علّت مادی برہم ہووے تو وہ برہم تبدل اور تغیر و تبدّل کے تابع ہو جائیگا - علاوہ ازیں علّت مادی کے صفت - فعل اور عادت معلول میں بھی آتے ہیں -

कारणगुणपूर्वकः कार्य्यगुणो दृष्टः ॥ वैशेषिक ॥ अ० २।
आ० १। सू० २४॥

علّت مادی کے مطابق معلول میں بھی گن ہوتے ہیں - حالانکہ برہم سچدانند سروپ (ست

ننگے ہو جاتے ہیں اُسی طرح بات اپنے محل و موقع پر بامعنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ سُنو! اس کے یہ معنے ہیں۔

اے جیو! تو پرمیشور کی عبادت کر۔ جس پرمیشور سے عالم کی پیدایش۔ قیام اور پرورش ہوتی ہے۔ جس کے بنانے اور قایم رکھنے سے یہ تمام کائنات علم وجود میں آتی ہے یا جس کا برہم کے ساتھ تعلق سہچاری ہے۔ اُس کو چھوڑ کر دوسرے کی اُپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہئے۔ اُس چیتن ماتر (عین علم) لازوال یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں اشیاء گوناگوں وابستہ یا ملی ہوئی نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ماہیت سے الگ اور پرمیشور کے سہارے سے قائم ہیں +

تین علتوں کا بیان

۷۔ (سوال) عالم کی علّتیں کتنی ہوتی ہیں؟

(جواب) تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اُپادان (علّت مادی)، تیسری سادھارن (علت غیر)

نمت کارن (علّت فاعلی) اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اُپادان کارن (علّت مادی) اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا سادھارن کارن (علت غیر) اُس کو کہتے ہیں کہ جو بنانے کے آلہ اور عام علت ہو +

نمت کارن کی دو قسمیں

۸۔ علت فاعلی دو قسم ہے۔ ایک تمام کائنات کو حالت علت سے بنانے والا قایم رکھنے والا اور فنا کرنے اور نیز سب کا انتظام کرنے والا اور مقدم علّت فاعلی پرماتما ہے +

دوسرا۔ پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لیکر کئی طرح سے مختلف چیزیں بنانے والا عام علت فاعلی جیو ہے +

اُپادان کارن کی مثال اور تشریح

۹۔ علّت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرّے) ہیں۔ جس کو تمام کائنات کے بنانے کا لوازمہ کہتے ہیں۔ وہ غیر ذی روح ہونے کی وجہ سے خود بخود نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ سکتی ہے۔ بلکہ دوسرے کے بنانے سے بنتی اور بگاڑنے سے بگڑتی ہے + کہیں کہیں جڑ بھی جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں مسبب ہو جاتی ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بن جاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا باقاعدہ بننا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے +

سادھارن کارن کی مثال اور تشریح

۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے۔ تب مختلف ذریعوں یعنی

ہے کیونکہ جس کو صاحب دلیل دلائل سے جانتا اور حاصل کرتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا ۔

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲۔ (سوال) دنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے ؟

(جواب) نہ بنانے میں کیا غرض ہے ؟

(سوال) اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا اور جیووں کو بھی سکھ دکھ نہ ہوتا ۔

(جواب) یہ سست اور کاہل وجود لوگوں کی باتیں ہیں ۔ اہل ہمت لوگوں کی نہیں ۔ اور روح کو پرلے میں کیا سکھ یا دکھ ہے ۔ اگر دنیا کے سکھ دکھ کا اندازہ کیا جائے تو سکھ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے اور بہت سی پاک آتمائیں مکتی کے تدابیر میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو بھی حاصل کرتی ہیں ۔ پرلے میں جیو اس طرح نکمے پڑے رہتے ہیں جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہو ۔ (اگر ایشور دنیا نہ بناتا) تو جو پاپ یا پُن جیووں نے پرلے سے پہلے کئے تھے اُن کا ثمرہ پرمیشور کیسے دے سکتا اور جیو اُس پھل کو کس طرح بھوگ سکتے ؟ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ آنکھ کے بنانے کا کیا مدّعا ہے ؟ تو تم یہی کہو گے کہ دیکھنا ۔ تو پھر جو پرمیشور میں دنیا کے بنانے کا علم ۔ طاقت اور فعل ہے اُس کا دنیا کے بنانے کے سوائے اور کیا مدّعا ہے ؟ آپ اِس کے سواء اور کوئی دوسرا مدعا نہ بتا سکو گے اور پرمیشور کے انصاف ۔ پرورش ۔ رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی بامعنی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دنیا کو بنائے ۔ اُس کی لامحدود طاقت دنیا کی پیدائش قیام فنا اور انتظام کرنے ہی سے سپھل (بانتیجہ) ہے ۔ جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کی طبعی صفت بھی دنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بےشمار سامان (راحت) دیکر بھلائی کرنا ہے ۔

علت معلول سے پہلے ہوتی ہے ۔

۱۳۔ (سوال) بیج پہلے ہے یا درخت ؟

(جواب) بیج ۔ کیونکہ بیج ۔ وجہ ۔ سبب ۔ باعث اور علت وغیرہ الفاظ مترادف ہیں ۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے اس لئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے ۔

قادر مطلق سے کیا مراد ہے

۱۴۔ (سوال) جب پرمیشور قادر مطلق ہے تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو قادر مطلق بھی نہیں ہو سکتا ؟

(جواب) قادر مطلق لفظ کے معنے پہلے لکھ آئے ہیں ۔ مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے ۔ جو ناممکن بات کو بھی کر سکے ؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بدون معلول کو کر سکتا ہے تو کیا بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا خود مر سکتا اور غیر ذی شعور ۔ دکھی ۔ غیر منصف ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم ۔ پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں اُن کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا ۔ اور پرمیشور کے اصول سچے اور پورے ہیں ۔ اِس لئے اُن میں تبدیلی نہیں کر سکتا ۔ پس

مطلق۔ عین علم۔ عین راحت) ہے۔ اور دُنیا (اُس کے برعکس) معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار
غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے + برہم غیر مولود اور دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر
محسوس اور دُنیا محسوس ہے برہم لازوال اور دنیا بازوال ہے اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا
معلول ہوتیں تو اُن میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں
بھی ہونی چاہئیں تھیں۔ یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں اُسی طرح برہم بھی غیر ذی
شعور ہو جائیگا یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے اُسی طرح اُس کے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور
ہونے چاہئیں اور جو مکڑی کی مثال دی وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں بلکہ رد کرتی ہے۔ کیونکہ
جالے کی علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعلی (مکڑی کا) جیو آتما ہے یہ بھی
پرمیشور کی عجیب و غریب صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ریشہ
نہیں نکال سکتا۔ اسیطرح محیط کل برہم اپنے اندر محاط پرکرتی اور پرمانو کی علت سے
عالم کثیف کو بنا کر اُس کو کثافت خارجی عطا کر کے آپ اُس کے اندر محیط ہو کر شاہد کل اور عین سرور
ہے + پرماتما نے ایکھشن یعنی علم غور اور ارادہ کیا کہ میں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دُنیا
پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور۔ علم۔ تصوّر۔ وعظ اور سننے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے۔
وہ تمام اشیاء کثیف کے اندر موجود ہے۔ جب پرلے ہوتی ہے تب اُس کو پرمیشور اور مکتی
یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور جو یہ آپ کی کاریکا ہے وہ غلطی پر مبنی ہے۔
کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا اور دنیا کے اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جبتک
دوسری بار دُنیا پیدا نہ ہو تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر مخفی رہتی ہے کیونکہ

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे ॥ ऋ० मं० १० । सू० १२६ । मं० ३ ॥

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् ।

अप्रतर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥ मनु० १ । ५ ॥

یہ تمام کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں تاریکی میں چھپی ہوئی تھی اور پرلے شروع ہونیکے
بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ اُس وقت اِس دُنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا نہ بحث کر سکتا تھا
اور نہ علامات ظاہری سے بذریعہ حواس اُس کا علم ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا کیونکہ اُس کا علم صرف
زمانہ حال میں ہوتا ہے اور اُسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے
لایق ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے +
پھر اُس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم کو معدوم لکھا یہ بالکل عدم ثبوت

کے پانی میں غسل کرتے اور گندھرب[1] شہر میں رہتے تھے وہاں بادل کے بغیر بارش اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار وغیرہ ہوتی تھی۔ ویسا ہی علت کے بغیر معلول کا ہونا ناممکن ہے جیسے کوئی کہے کہ

"मम मातापितरौ न स्तोऽहमेवमेव जातः। मम मुखे जिह्वा नास्ति वदामि च"

یعنی میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہو لیا ہوں۔ میرے منہ میں زبان نہیں ہے لیکن بولتا ہوں۔ سوراخ میں سانپ نہ تھا (لیکن) نکل آیا۔ میں کہیں نہیں تھا۔ یہ بھی کہیں نہ تھے لیکن ہم سب لوگ آ گئے ہیں۔ ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ یعنی پاگلوں کی بڑبڑ ہے۔

آخری علت کی علت نہیں ہوتی

۱۸۔ (سوال) اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیا ہے؟

(جواب) جو محض علت ہیں وے کسی کے معلول نہیں ہوتے اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے وہ دوسری علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھڑے وغیرہ کی علت اور جل وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اولیٰ پرکرتی ہے وہ ازلی ہے۔

मूले मूलाभावादमूलं मूलम् ॥ सांख्य० अ० १। सू० ६७ ॥

مُول کا مُول یعنی علت کی علت نہیں ہوتی۔

اس لئے جس کی علت نہ ہو وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے کیونکہ کسی معلول کی ابتدا میں تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بُنتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور۔ پرکرتی۔ کال (زمانہ) اور آکاش اور نیز جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ اُن سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر اُن میں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا کبھی نہ ہو۔

अत्र नास्तिका आहुः—शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्य० अ० १। सू० ४४ ॥

अभावाद् भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥

अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥

(نوٹ منجانب مترجم) [1] شاعرانہ مبالغہ ہیں ایک فرضی شہر کا نام ہے جو آکاش میں ہے بظاہر اشکال ابر کے کسی ہیئت خاص سے یہ خیال سوجھا ہے۔

سرب شکتیمان (قادر مطلق) کے معنی صرف اسی قدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پُورے کر سکتا ہے ؛

غیر مجسم پرمیشور ہی دنیا کو بناتا ہے

۱۵- (سوال) پرمیشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکے گا۔ اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا۔

(جواب) پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا کیونکہ جو محدود طاقت والا مکان زمان اور اشیاء سے محدود۔ بھوک پیاس - چیر پھاڑ - سردی گرمی - بخار - درد وغیرہ کے تابع ہو اُس میں جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ جیسے تم اور ہم مجسم ہیں۔ اِس وجہ سے ترسرینو[1]۔ انو۔ پرمانو۔ اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے ہیں۔ ویسے ہی اگر پرمیشور بھی کثیف جسم والا ہو تو اُن لطیف اشیاء سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور مادی آلات احساس۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے مبرا ہے تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت۔ توانائی۔ اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور اُن کے اندر موجود ہے اسی لئے وہ اُن کو پکڑ کر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے ؛

پرمیشور دنیا کی علّتِ فاعلی ہے۔

۱۶- (سوال) جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں اُن کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو اُن کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو تو اُس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے ؛

(جواب) یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور عالم کا اُپادان کارن (علت مادی) نہیں۔ بلکہ نمت کارن (علت فاعلی) ہے اور جو یہ عالم کثیف ہے اُس کے پرکرتی اور پرمانو اُپادان کارن ہیں اور جو وے غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیاء معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں ؛

نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷- (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہیں بنا سکتا۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنی جس کا وجود نہیں اُس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی گپ ہانکدے کہ میں نے عقیمہ کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی اور وہ انسان کے سینگ کا کمان اور آکاش کے پھول کی مالا پہنے ہوئے تھے۔ سُراب

(نوٹ منجانب مترجم) [1] مادہ کا نہایت اصغر جزو پرمانو کہلاتا ہے۔ ۶۰ پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے دو انو کا ایک دو نیک اور تین دونیک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے ؛ پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے ؛

بغیر علت کے معلول ماننے والوں کی تردید۔

۲۲۔چوتھا ناستک کہتا ہے کہ بدون علت کے اشیا کی پیدایش ہوتی ہے جیسے ببول وغیرہ درختوں کے خار تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدایش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیاء بدون علت کے ہوتی ہیں +

(جواب) جس سے شے پیدا ہوتی ہے وُہی اُس کی علت ہے۔خاردار درخت کے بغیر خار پیدا کیوں نہیں ہوتے ؟۔

سب پدارتھوں کو حادث ماننے والوں کی تردید۔

۲۳۔پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیا پیدا اور فنا ہونے والی ہیں اس لئے سب انِت (حادث) ہیں +

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।
ब्रह्म सत्यं जगन् मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے ۔ نوین ویدانتی (ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے درجے میں ہیں۔کیونکہ وے ایسا کہتے ہیں کہ کروڑوں کتابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پرمیشور برحق دنیا جھوٹی یا فانی اور روح خدا سے علیحدہ نہیں +

(جواب) اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے تو تمام حادث نہیں ہو سکتا۔

(سوال) سب کی ازلیت بھی حادث ہے جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے +

(جواب) جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے تو اُس کا زمانہ حال میں اور نیز نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔جو (نئے) ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اُس کا معلول فانی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خواب۔ رسّی۔ سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا۔کیونکہ کلپنا (وہم) عرض ہے ۔عرض سے جوہر اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا۔جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے تو اُس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہیئے نہیں تو اُس کو بھی حادث مانو جیسے بے دیکھے سُنے بات کا خواب کبھی نہیں آتا جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں اشیاء موجود ہیں اُن کے ساکشات[1] تعلق سے پرتیکھش[2] وغیرہ علم ہونے پر اُن کا نقش یعنی اثر و خیال صورت علم روح میں قایم ہوتا ہے ۔ خواب میں اُنہی کو پرتیکھش دیکھتا ہے ۔ جیسے گہری نیند میں اشیا خارجی کا علم و احساس نہ ہونے کی صورت

(نوٹ منجانب مترجم) [1] واقعی یا بے شک و شبہ

[2] علم الیقین وغیرہ

सर्वमनित्यमुत्पत्तिविनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥
सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥
सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥
सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥ न्यायसू० ॥
अ० ४ । आ० १ ॥

شونیہ بادیوں کا کھنڈن

۱۹ - یہاں ناستک[1] لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ شونیہ ہی ایک شے ہے پیدائش سے پہلے شونیہ تھا۔ اخیر میں شونیہ ہوگا کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے اُس کی نیستی ہو کر شونیہ ہو جائیگا +

(جواب) شونیہ - آکاش - غیر محسوس شے - خلا اور نقطہ کو بھی کہتے ہیں۔ پس شونیہ غیر ذی روح شے ہے اِس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس رہتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط - خطوں سے مدور شکل بنتی ہے اُسی طرح کرہ زمین اور پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت سے بنتے ہیں اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا +

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید۔

۲۰ - دوسرا ناستک (کہتا ہے کہ)۔ نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے۔ جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر شگوفہ پیدا نہیں ہوتا اور بیج کو توڑ کر دیکھیں تو شگوفے کا عدم ہے جب اول شگوفہ نہیں نظر آتا تھا تو نیستی سے ہستی ہوئی +

(جواب) جو بیج کی صورت بدلتا ہے وہ اول ہی بیج میں تھا جو نہ ہوتا تو اُس کی صورت کون بدلتا وہ کبھی پیدا نہ ہوتا +

کرم ہی کو ایشور ماننے والوں کی تردید

۲۱ - تیسرا ناستک کہتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ انسان کے فعل کرنے سے نہیں حاصل ہوتا کتنے ہی فعل بدون ثمرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس فعل کا ثمرہ پرمیشور دینا چاہے دیتا ہے۔ جس فعل کا ثمرہ دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا اس بات سے ثمرہ اعمال پرمیشور کے اختیار میں ہے۔

(جواب) جو اعمال کا ثمرہ پرمیشور کے اختیار میں ہو تو بغیر فعل کئے پرمیشور ثمرہ کیوں نہیں دیتا؟ اس لئے جیسا فعل انسان کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے اس لئے پرمیشور سُتنتر یعنی خود مختاری سے انسان کو اعمال کا ثمرہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو (روح) کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ایشور کی ہستی سے منکر +

(جواب) سب اشیاء میں اترے ترا بھاو[ل] عائد ہو سکتا ہے لیکن

"गवि गौरश्वेऽश्वो भावद्ध गो वर्तत एव"

گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نیستی کبھی نہیں ہو سکتی اگر اشیاء کی ہستی نہ ہو تو پھر اترے ترا بھاو کس میں کہا جاوے؟

فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والوں کی تردید۔

۲۷۔ نواں سنک کہتا ہے کہ فطرت سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں اور بیج۔ مٹی۔ پانی کے ملاپ سے گھاس درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بن جاتے ہیں۔ جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونہ اور لیموں کے عرق کے ملانے سے رولی بنجاتی ہے اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہوا ہے اس کا بنانے والا کوئی بھی نہیں؟

(جواب) اگر فطرت سے دنیا پیدا ہوتی تو فنا کبھی نہ ہوتی اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو تو پیدائش نہ ہوگی۔ اور اگر دونو خاصیتیں اشیاء کے اندر یکجا مانوگے تو پیدائش اور فنا کا قانون قایم نہ رہ سکے گا۔ اور اگر علتِ فاعلی سے پیدائش اور فنا مانوگے تو فاعل پیدائش اور فنا ہونے والے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑیگا۔ اگر فطرت ہی سے پیدائش اور فنا ہوتی تو پیدائش اور فنا کا ہمعصر ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس کرہ زمین کے نزدیک دوسری زمین۔ چاند۔ سورج وغیرہ پیدا کیوں نہیں ہوتے؟ اور جس جس شئے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گھاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج۔ اناج۔ پانی وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر اُن کے نہیں۔ جیسے ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور تس پر بھی ٹھیک انداز سے ملانے پر رولی بنتی ہے کم و بیش یا بیقاعدہ کرنے سے رولی نہیں بنتی ویسے ہی جب تک پرمیشور پرکرتی کے ذرات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا بیجان اشیاء خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوئی خاص شئے نہیں بن سکتیں۔ لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے۔

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والوں کی تردید

۲۸۔ (سوال) اس دنیا کا فاعل نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا بلکہ ازلی زمانہ سے یہ جیسی کی تیسی قایم ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی

(جواب) بغیر فاعل کے کوئی بھی حرکت یا حرکت سے پیدا ہونے والی شے نہیں بن سکتی جو زمین وغیرہ اشیاء ترکیب خاص سے ملکر بنی ہوئی نظر آتی ہیں وے ازلی کبھی نہیں ہو سکتیں

(نوٹ منجانب مترجم) [ل] ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اترے ترا بھاو کہتے ہیں۔

میں بھی اشیائے خارجی موجود رہتی ہیں ویسے ہی پرلے میں بھی جوہر علت قائم رہتی ہے۔ اگر اثر دخیال کے بغیر خواب نظر آوے تو جنم کے اندھے کو بھی خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں۔ اس لئے اس (حالتِ خواب) میں اُن کا محض علم ہے اور باہر وہ سب اشیاء موجود ہیں +

(سوال) جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب میں اور (بیداری وخواب) دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہو جاتی ہیں ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیاء کو بھی مثل خواب ماننا چاہیئے۔

(جواب) ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیاء کی لاعلمی ہوتی ہے نیستی نہیں۔ جیسے کسی کے پیٹھ کے پیچھے بہت سی اشیاء غائب رہتی ہیں۔ اُنکی نیستی نہیں ہوتی ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے۔ لہذا جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ پرمیشور روح اور مادی علت ابدی و ازلی ہیں وہی درست ہے۔

معلول کو ازلی ماننے والوں کی تردید۔

۲۴۔ چھٹا ناستک کہتا ہے کہ پانچ بھوتوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے +

(جواب) یہ بات درست نہیں کیونکہ جن اشیاء کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے اگر وے سب ازلی ہوں تو (کیا باعث ہے کہ) سب عالم کثیف اور اجسام برتن کپڑا وغیرہ اشیاء کو پیدا اور فنا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اِس لئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے +

موجودات میں تعلق باہمی نہ ماننے والوں کی تردید

۲۵۔ ساتواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء جُدا جُدا ہیں کوئی شئے باہم ایک نہیں ہے جس جس شئے کو ہم دیکھتے ہیں اُس میں دوسری کسی شئے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا +

(جواب) اعضا میں مالک اعضاء۔ زمانہ (جس میں کہ وہ موجود ہو) آکاش۔ پرمیشور۔ اور جات (جنس) جُدا جُدا اشیاء کے مجموعے میں ایک ہی ہیں۔ اُن سے کوئی شئے علیحدہ نہیں ہو سکتی اِس لئے سب اشیاء علیحدہ علیحدہ نہیں۔ صرف اپنی ماہیت سے جُدا جُدا ہیں اور فرداً فرداً موجودات میں ایک شئے بھی ہے +

ابھاؤ روپ ماننے والوں کی تردید۔

۲۶۔ آٹھواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء میں اتر سے ترابھاو کے ثابت ہونے سے سب ابھاو روپ (معدوم) ہیں۔ جیسے

“अनश्वो गौ । अगौरश्वः”

گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں اس لئے سب کو ابھاو روپ (معدوم) ماننا چاہیئے +

یا ایک سی +

(جواب) جیسی کہ اب ہے ویسی پہلے تھی اور آگے بھی ویسی ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں کرتا

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत्। दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ऋ०॥ मं० १० ।सू० १९० मं० ३॥

(دھاتا) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج۔ چاند۔ بجلی۔ پرتھوی انترکش وغیرہ کو بنایا تھا اُسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بناوے گا۔ پرمیشور کے کام بے خطا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جو محدود علم والا ہو اور جس کا علم ترقی تنزل پذیر ہوتا ہے اُسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے پرمیشور کے کام میں نہیں +

دنیا کی پیدائش کے بارہ میں شاستروں کا آپس میں اختلاف نہیں ہے۔

۱۳۔ (سوال) پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف

(جواب) اتفاق ہے۔

(سوال) اگر اتفاق ہے تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अनु० १॥

یہ تیتری اُپ نشد کا قول ہے۔ اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاش۔ خلا یعنی جو جوہر شکل علت

(نوٹ منجانب مترجم) (بقیہ نوٹ صفحہ مذکور) واضح رہے کہ چودہ منونتروں کے علاوہ پندرہ سندھیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک ست یگ کے برابر ہوتی ہے + گویا ایک کلپ میں کُل ایک ہزار چترگیاں ہوتی ہیں یعنی ۱۴ منونتروں کی (۱۴×۷۱) ۹۹۴ چترگیاں اور ۱۵ سندھیوں کی ۶ چترگیاں ملکر کل ایک ہزار چترگیاں پوری ہو جاتی ہیں +

اس حساب سے ایک کلپ میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں +

ایک ہزار چترگی کے زمانہ تک دنیا حالت محسوس میں قائم رہتی ہے اور پھر اُسی قدر زمانہ تک حالت غیر محسوس میں حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے +

جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے اخیر میں نہیں رہتی اگر تم اس کو نہ مانو تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلایا جلا کر دیکھو کہ ان میں ذرات جُدا جُدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملے ہیں تو دے زمانہ پاکر الگ الگ بھی ضرور ہوتے ہیں +

یوگی کو ایشور ماننے والے کی تردید۔

۲۹-(سوال) ازلی پرمیشور کوئی نہیں بلکہ جو صرف یوگا بھیاس[۱] سے اینما[۲] وغیرہ جلال کو حاصل کرکے سرگیہ (علیم کُل) وغیرہ صفات سے موصوف گیانی ہوتا ہے اُسی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں +

(جواب) اگر ازلی پرمیشور دنیا کا پیدا کرنے والا نہ ہو تو سادھنوں (وسائل یا تدابیر) سے سدھ (صاحب قدرت) ہونے والے جیووں کا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دنیا جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ ان کے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کرسکتا۔ اگر سادھن (وسائل) نہ ہوتے تو سدھ کہاں سے ہوجاتا؟ جیو سادھن کرکے کیسا ہی سدھ ہوجائے تاہم جو پرمیشور کی قایم بالذات ازلی اسدھی ہے اور جس میں بے شمار سدھی (قدرتیں) موجود ہیں اُس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہوسکتا کیونکہ اگرجیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے لامحدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہوسکتا۔ دیکھو کوئی بھی آجتک پرمیشور کے بنائے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جیسے ازلی سدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سُننے کا قانون باندھا ہے۔ اِس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ جیو پرمیشور کبھی نہیں ہوسکتا +

ہر کلپ میں دُنیا کا یکساں رہنا

۳۰-(سوال) کلپ[۳] کلپانتر میں پرمیشور نئے نئے ڈھنگ کی دنیا بناتا

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] یہاں لفظ یوگا بھیاس سے ناستک کی مراد نفس کشی دریافت وغیرہ سے پائی جاتی ہے +
[۲] یوگ کی آٹھ سدّھیوں میں سے اینما ایک سدھی ہے جس میں یوگی کا آتما "لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہوکر اُس چیز کو ماپنے والا ہوتا ہے"۔ (دیکھو اُپدیش منجری صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ ست دھرم پرچارک پریس جالندھر)
[۳] کلپ چودہ منونتر کے زمانہ کو کہتے ہیں + ایک منونتر میں اکہتر چترجگیاں ہوتی ہیں + چترجگی سے چاروں یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے +

(۱) ست یگ	۱۷۲۸۰۰۰	برس
(۲) ترتیا یگ	۱۲۹۶۰۰۰	برس
(۳) دواپر یگ	۸۶۴۰۰۰	برس
(۴) کل یگ	۴۳۲۰۰۰	برس

میزان = ۴۳۲۰۰۰۰ برس

یوگ میں (کہا ہے کہ)	۵ سم "ودیا (علم) - گیان (معرفت) - اور وچار (غور) نہ کیا جاسے تو نہیں بن سکتا" +
سانکھ میں (کہا ہے کہ)	۶ سم "تتوں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے نہیں بن سکتا" +
ویدانت میں (کہا ہے کہ)	۷ سم "بنانے والا نہ بناوے تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے" +

اس لئے دنیا چھ علتوں سے بنتی ہے اُن چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے۔ اِس لئے اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں۔ جیسے چھ آدمی ملکر ایک چھپر اُٹھا دیں اور اُسے دیواروں پر رکھیں ویسے ہی اِس معلول دُنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے ملکر پُوری کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دُھندلا نظر آتا ہو کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصہ بتلا دیا۔ اُن سے پوچھا کہ ہاتھی کیسا ہے اُن میں سے ایک نے کہا ستون۔ دوسرے نے کہا چھاج تیسرے نے کہا موسل۔ چوتھے نے کہا جھاڑو۔ پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کے انارش[1] نئی کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت[2] بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھکر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھکر ایکدوسرے کی مذمت میں مصروف ہوکر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے۔ اِن کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں؟ ویسے ہی آجکل کے کم علم۔ خود غرض۔ نفس پرست آدمیوں کی کارروائی دنیا کی تباہی کرنے والی ہے +

علت کی علت نہ ہونے میں دلیل	۸ سم۔ (سوال) جب علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیوں نہیں؟

(جواب) اسے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دنیا میں دو ہی شے ہوتی ہیں۔ ایک علت دوسری معلول + جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جس وقت معلول ہے وہ علت نہیں جب تک انسان کائنات کو کما حقہ نہیں سمجھتا تب تک اُس کو کما حقہ علم حاصل نہیں ہوتا +

नित्यायाः सत्वर जस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्त्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः

(نوٹ منجانب مترجم) [1] جو کتابیں رشی مُنیوں کی بنائی ہوئی نہ ہوں اُنہیں انارش کہتے ہیں +

[2] پراکرت بھاشا ایک خاص زبان بھی ہے مگر یہاں سوامی جی کی مراد اُس زبان سے ہے جسکو عموماً ہندی بھاشا کے نام سے پکارتے ہیں +

سب جگہ پھیل رہا تھا اُس کو اکٹھا کرنے سے اوکاش (خلا) پیدا سا ہوتا ہے۔ درحقیقت آکاش
کی پیدایش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرماؤ کہاں ٹھہر سکیں + آکاش کے بعد وایو۔
وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل۔ جل کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج
اناج سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان۔ یعنی جسم پیدا ہوتا ہے + یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے
اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ ایتریہ میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دنیا کی پیدایش بتائی ہے +
ویدوں میں کہیں پُرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھ (پرمیشور) وغیرہ سے۔ میمانسا میں کرم
(فعل)۔ وشیشک میں کال (زمان) نیائے میں پرماؤ (ذرات)۔ یوگ میں پُرشارتھ (جیو
کے لئے) سانکھ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دنیا کی پیدایش مانی
ہے اب کس کو سچا اور کس کو جھوٹھا مانیں؟

(جواب) اس میں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔ جھوٹا وہ ہے جو اُلٹا سمجھتا ہے۔ کیونکہ
پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے + جب مہاپرلے
ہوتا ہے تب اُس کے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کا پرلے نہیں
ہوتا اور اگنی وغیرہ کا ہوتا ہے تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب وِدیُت اگنی۔
(حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا تب پانی کی ترتیب سے دنیا ہوتی ہے یعنی جس جس پرلے
میں جہاں جہاں تک پرلے ہوتا ہے۔ وہاں وہاں سے دنیا کی پیدایش ہوتی ہے۔ پُرش اور
ہرنیہ گربھ وغیرہ کے معنے پہلے سملاس میں لکھ آئے ہیں + وے سب پرمیشور کے نام ہیں۔ لیکن
اختلاف اُس کو کہتے ہیں کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھے شاستروں
میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے +

میمانسا میں (کہا ہے کہ) ۴۲۔ "ایسا کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا جس کے بننے میں کرم چیشٹا
(حرکت فعلی) نہ کیا جاوے" +

وشیشک میں (کہا ہے کہ) ۴۳۔ "وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا" +

نیائے میں (کہا ہے کہ) ۴۴۔ "اُپادان کارن (علت مادی) نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بن سکتا" +

(نوٹ منجانب مترجم) ؎ یعنی اگر پانچوں بھوتوں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو از سرِ نو دُنیا کی پیدایش ہوتی ہے
اور اُس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر ہوا۔ پھر آگ۔ پھر پانی۔
اور پھر زمین علیٰ ہذا اگر پوری پرلے (مہاپرلے) نہ ہوئی اور صرف جزوی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے
تو ہوا سے ہی ترتیب شروع ہوگی اور اگر آگ تک پرلے ہوئی ہے تو دوبارہ پیدایش عالم میں آگ سے ہی ترتیب شروع ہوگی
اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہوگی۔ علیٰ ہذا +
واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ اِتصال سے پیدا نہیں ہوتا +

کرتے ہیں۔ خود جا کر دوسروں کو بلا کر و فریب اس علم کو عطا کرتے ہیں ۔ اس لئے جو کوئی علت کے بغیر دنیا کی پیدائش مانتا ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا ۔

پیدائش عالم کی ترتیب

۳۹ ۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے تب پرمیشور اُن نہایت لطیف اشیا کو اکٹھا کرتا ہے۔ اُس (پیدائش) کی حالت ابتدا سے ہیں جو نہایت لطیف پرکرتی صورت علت سے کچھ کثیف ہوتی ہے اُس کا نام مہہ تتو[۱] اور جو اُس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اُس کا نام اھنکار[۲] اور اھنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکشم بھوت[۳]۔ کان ۔ کھال ۔ آنکھ ۔ زبان ۔ ناک یہ پانچ گیان اندریا (قوائے احساس باطنی) ۔ گویائی کا آلہ ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ اور آلات بول و براز یہ پانچ کرم اندریاں[۴] ۔ اور گیارہواں من (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے ۔ اور اُن پنچ تن ماتروں[۵] سے کئی کثیف حالتوں میں گذرتے ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جن کو ہم لوگ پرتیکھش (ظاہر) دیکھتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور اُن سے غذا ۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے ۔

آدی اور میتھنی سرشٹی

۴۰ ۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی[۶] نہیں ہوتی ۔ کیونکہ جب پرمیشور عورت اور مرد کے جسم بنا کر اُن میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے تب اُس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے ۔

جسم انسان کی بناوٹ اور دنیا کی صنعت اپنے صانع حقیقی کا اعلان کرتے ہیں۔

۴۱ ۔ دیکھو! جسم میں کیسی پُرحکمت صنعت رکھی ہے کہ جس کو عالم لوگ بھی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑ ۔ ناڑیوں کا بند ھیج ۔ گوشت کی لپائی ۔ کھال کا ڈھکنا ۔ تلی ۔ جگر ۔ پھیپھڑہ ۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمد و رفت) جیو کا تعلق ۔ سر کا میگزین ۔ (یا جڑ) بنانا ۔ بال ۔ ناخن وغیرہ کا لگانا ۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان کا مثل تار گوندھنا ۔ اندریوں کے راستوں کا سنوار ہونا ۔ جیو کے جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سُوشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کے لئے خاص مقامات کی بناوٹ ۔ سب دھاتوں[۷] کی تقسیم ۔ کلا کوشل (صنعتوں) کا رکھنا وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کر سکتا ہے؟

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین ۔ قسم قسم کے درخت وغیرہ کے جیووں میں نہایت لطیف صنعت ۔ بیشمار ۔ سبز ۔ سفید ۔ پیلے ۔ کالے نقوش سے منقش

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] مہہ تتو سے بُدھی یعنی عقل مراد ہے ۔ [۲] اھنکار سے انانیت مراد ہے ۔ [۳] سوکشم بھوت سے عناصر لطیف مراد ہیں ۔ [۴] کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے افعال ظاہری صدور پاتے ہیں ۔ [۵] پنچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں ۔ [۶] نر و مادہ کے انصال سے پیدا ہونے والی مخلوقات کو میتھنی سرشٹی کہتے ہیں ۔ [۷] جسم میں سات[۱] دھاتوئیں ہوتی ہیں ۔ رس[۱] (کیلوس) رکت[۲] (خون) ماس[۳] (گوشت) میدا[۴] (چربی) استھی[۵] (ہڈی) مجا[۶] (مغز استخواں) شکر[۷] (منی) ۔ بعض اوقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتو میں شمار کرتے

باقی نوٹ پیر دیکھو

संयोगारम्भः संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकारप्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ।

ابدی ازلی سٹّو۔ رج۔ اور تم گنُوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت لطیف فرد فرد تتوادیو (اجزاء عناصر) موجود ہیں اُن کے ابتدائی اتصال کے آغاز یعنی اتصال ہائے خاص سے حالتیں بدلکر وہی شے لطیف سے دوسری حالتوں میں کثیف کثیف بنتے بناتے عجیب وغریب بن گئی ہے۔ اسی طرح ترکیب پانے سے اس کو "سرشٹی" (دنیا) کہتے ہیں + بھلا جو پہلے سنجوگ (اتصال) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے اور جو سنجوگ (اتصال) کا آغاز اور ویوگ (انفصال) کا اخیر ہے۔ یعنی جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو علّت اور جو اتصال کے بعد بنتا اور انفصال کے بعد ویسا نہیں رہتا اُسے معلول کہتے ہیں + جو شخص اُس علّت کی علّت۔ معلول کا معلول۔ فاعل کا فاعل۔ سادھن (تدبیر) کا سادھن اور سادھیہ[a] کا سادھیہ کہتا ہے وہ دیکھتا ہوا اندھا سُنتا ہوا بہرہ۔ اور جانتا ہوا جاہل مطلق ہے +

کیا آنکھ کی آنکھ۔ چراغ کا چراغ۔ اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے پیدا ہوتا ہے وہ علّت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علّت کو معلول صورت بنانے والا ہے وہ فاعل کہلاتا ہے +

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥
भगवद्गीता अ० २ । १६ ॥

کبھی نیستی کی ہستی اور ہستی کی نیستی نہیں ہوتی + اِن دونوں کی تحقیق باریک بین لوگوں نے کی ہے۔ دیگر متعصب ضدی ناپاک باطن جاہل لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں؟ کیونکہ جو انسان عالم اور نیک صحبت میں رہ کر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے +

مبارک ہیں! وے لوگ جو سب علوم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور جاننے کے لئے کوشش

(نوٹ منجانب مترجم) لہ ستو رج اور تم کی تعریف کے لئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں دی گئی ہے

[a] سادھن تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں اور جس کے لئے سادھن کیا جاوے اُسے سادھیہ کہتے ہیں +

(جواب) نہیں - جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن - نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدایش کے پہلے پرلے اور پرلے کے پہلے پیدایش نیز پیدایش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدایش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں البتہ جیسے دن یا رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اُسی طرح پیدایش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے - کیونکہ جیسے پرمیشور جیو اور دُنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں ویسے دنیا کی پیدایش - قیام - اور پرلے (فنا) پرواہ یعنی تسلسل سے ازلی ہیں - جیسے کبھی دریا کا بہاو نظر آتا ہے - کبھی سُوکھ جاتا ہے - کبھی نہیں نظر آتا - پھر برسات میں نظر آتا ہے اور موسم گرما میں غائب ہو جاتا ہے - اسی قسم کی باتوں کو تسلسل کیصورت میں جاننا چاہیئے - جیسے پرمیشور کے اوصاف - افعال - عادات ازلی ہیں - ویسے ہی اُس کے دنیا کی پیدایش - قیام - اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں - جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف - افعال - عادات کا آغاز اور اختتام نہیں - اسی طرح اُس کے کاموں کا بھی آغاز اور اختتام نہیں +

ایشور کا جیو کو مختلف قالبوں میں پیدا کرنا قرین انصاف ہے

۴۴ - پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جنم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ کا بے رحم جنم - اور بعض کو ہرن - گائے وغیرہ حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے ہیں اس لئے پرمیشور طرفدار ٹھیرتا ہے +

(جواب) طرفداری نہیں آتی کیونکہ اُن جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے اعمال کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اگر اعمال کے بغیر جنم دیتا تو طرفداری عاید ہوتی +

پہلی آبادی کا تبت میں ہونا اور ذاتوں کی تقسیم

۴۵ - (سوال) - انسانوں کی ابتدائی پیدایش کس مقام پر ہوئی ؟

(جواب) ترِی وِشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں +

(سوال) شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت - ؟

(جواب) ایک انسان کی ذات تھی بعد ازاں

"विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवः"

یہ رگوید کا قول ہے -

شریفوں کا نام آریہ عالم - دیو اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے

"उत शूद्रे उतार्ये"

اتھروید

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے براہمن - کھشتری - ویش اور شُودر چار تقسیم ہوئیں - دوِج

پتے ۔ پھول ۔ پھل ۔ مُول (جڑوں) کی بناوٹ ۔ میٹھے ۔ کھارے ۔ کڑوے ۔ کسیلے ۔ چرپرے ۔ کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے ۔ خوشبو سے معطر پتے ۔ پھول ۔ پھل ۔ اناج ۔ کند ۔ مُول وغیرہ کی صنعت بے شمار کروڑوں زمینیں ۔ سورج چاند وغیرہ لوک (کُروں) کی بناوٹ ۔ اُن کو قائم رکھنا باقاعدہ گردش دنیا وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا +

جب کوئی کسی شئے کو دیکھتا ہے تو دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے ایک جیسے وہ شئے ہے اور دوسرا اس کی صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم ۔ جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا دیکھا تو ظاہر ہوا کہ یہ سونے کا ہے اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے ۔ اِسی طرح دُنیا میں یہ طرح طرح کی گوناگوں بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے +

زمین کے پیدا ہونے کے بعد انسان تعداد کثیر میں بحالت جوانی پیدا ہوتے ہیں ۔

۴۲ (سوال) انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی ۔

(جواب) زمین وغیرہ کی ۔ کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتی ۔

(سوال) آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا ؟

(جواب) کئی ۔ کیونکہ جن جیووں کے اعمال ایشوری[1] سرشٹی میں پیدا ہونے کے تھے ۔ اُن کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی کیونکہ

“मनुष्या ऋषयश्च ये । ततो मनुष्या अजायन्त”

یہ یجروید میں لکھا ہے ۔ اِس شہادت سے بھی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے ۔ کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں +

(سوال) ابتدائے دنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بوڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی یا تینوں میں +

(جواب) جوانی کی عمر میں ۔ کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا تو اُن کی پرورش کے لئے دوسرے انسان درکار ہوتے اور اگر بوڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی ۔ اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی +

سلسلہ پیدائش کی ہمیشگی

۴۳ ۔ (سوال) کبھی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں ؟

(بقیہ نوٹ) ہیں + وات (بادی) کپھ (بلغم) پت (صفرا) کو بھی دھاتو کہتے ہیں +

نوٹ [1] ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا ہوتی ہے ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے + (مترجم)

विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् ॥
ऋ० मं० १। सू० ५१। मं० ८॥
उत शूद्रे उतार्ये ॥

یہ لکھ چکے ہیں کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے۔ عالم۔ راست باز آدمیوں کا اور اُن کے خلاف لوگوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو بد اعمال دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل ہے۔ نیز براہمن۔ کشتری۔ ویش دِوِج کا نام آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہے ؞

جب وید ایسا کہتا ہے تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیو اسُر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اُسُروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا دیو یعنی آریوں کی حفاظت اور اسُروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوئے تھے۔ اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق۔ جنوب۔ جنوب مغرب مغرب۔ شمال مغرب۔ شمال اور شمال مشرق کے ملک میں جو انسان رہتے ہیں اُنہی کا نام اُسر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب جب (اَسُر) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر لڑنے کو چڑھائی کرتے تھے تب تب یہاں کے راجہ مہاراجہ لوگ اُنہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رام چندر جی کے ساتھ دکھن میں جنگ ہوا ہے اُس کا نام دیو اسُر سنگرام نہیں ہے بلکہ اُس کو رام راون یا آریہ اور راکھشسوں کا سنگرام کہتے ہیں ؞ کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ اِیران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ اُن کو فتح کرکے نکال دیا ہو اور اس ملک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابل تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः ॥ मनु० १० । ४५॥
म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ मनु० २ । २३ ॥

آریہ ورت ملک سے علاوہ جو ملک ہیں وے "دسیو دیش" اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی۔ اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسُر ہے ؞ اور جنوب مغربی جنوبی

عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شُودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا +

آریہ ورت میں آریہ کس طرح آئے۔

۴۶ - (سوال) پھر وے یہاں کیسے آئے +

(جواب) آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسُر) کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرہ زمین میں اِس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آبسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا +

آریہ ورت کا حدود اربعہ

۴۷ - (سوال) آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

(جواب)

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् ॥
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः ॥ १
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् ।
तं देवनिर्मितं देशमार्य्यावर्त्तं प्रचक्षते ॥ मनु० २ । २२ । १७ ॥

شمال میں ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیاچل۔ مشرق اور مغرب میں سمندر[1] یا مغرب میں سرستی یعنی دریاء اٹک مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصہ کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہوکر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پترا کہتے ہیں اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں آکر ملی ہے۔ ہمالہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں اُن سب کو آریہ ورت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بُود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے +

آریہ ورت کی قدامت

۴۸ - (سوال) پہلے اس ملک کا نام کیا تھا۔ اس میں کون بستے تھے؟

(جواب) اِس کے پہلے اِس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اِس ملک میں بستے تھے کیونکہ آریہ لوگ ابتداء عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اسی ملک میں آکر بسے تھے +

آریہ ایران سے نہیں آئے اور نہ بقول مورخان مغربی ان کے آنے سے پہلے یہاں کوئی جنگلی قوم آباد تھی۔

۴۹ - (سوال) بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا اِن سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جنکو اسُر اور راکشس کہتے تھے اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتلاتے تھے اور جو انکی لڑائی ہوئی تو اسکا نام دیو اسُر سنگرام کتھاؤں میں

(جواب) یہ بات بالکل جھوٹی ہے کیونکہ:-

کا پانی - پانچ دونیک کی مٹی - گویا تین دونیک کا ترسرینو - اور اُس کے دوگنا ہونے سے مٹی وغیرہ نظر آنے والی اشیا ہوتی ہیں - اسی طرح سلسلہ وار اِتصال سے کُرہ زمین وغیرہ پرمیشور نے بنائی ہیں +

گُرہ زمین کس کے سہارے قایم ہے

۵۱ - (سوال) اس کا دھارن کون کرتا ہے ؟ کوئی کہتا ہے شیش یعنی ہزار پھین والے سانپ کے سر پر زمین ہے - دوسرا کہتا ہے کہ بیل کے سینگ پر ہے - تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں - چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے ہے - پانچواں کہتا ہے - سورج کی کشش سے کھینچی ہوئی اپنی جگہ پر قایم ہے چھٹا کہتا ہے کہ زمین بھاری ہونے سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے - اِن سب میں سے کس بات کو سچا مانیں ؟

(جواب) جو زمین کو شیش - سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قایم تبلاتا ہے اُس سے پوچھنا چاہیئے کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدایش کے وقت کس پر تھی نیز سانپ اور بیل وغیرہ کس پر ہیں ؟ بیل والے مسلمان تو چُپ ہی کر جائیں گے لیکن سانپ والے کہیں گے کہ سانپ کچھوے پر - کچھوا پانی پر - پانی آگ پر - آگ ہوا پر اور ہوا آکاش میں ٹھیری ہوئی ہے - اُن سے پوچھنا چاہیئے کہ سب کس پر ہیں ؟ تو ضرور کہیں گے پرمیشور کے سہارے جب اُن سے کوئی پوچھے گا کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے ؟ کہیں گے (شیش) کشیپ کدرو[1] کا اور (بیل) بیل گائے کا + کشیپ مریچی کا - مریچی منو کا - منو وراٹ کا اور وراٹ برہما کا لڑکا تھا اور برہما ابتدائی سرشٹی[2] کا تھا - جب شیش کی پیدائش نہ ہوئی تھی - اُس کے پہلے پانچ پُشتیں ہو چکی ہیں تب کس نے دھارن کی تھی ؟ یعنی کشیپ کی پیدایش کے وقت زمین کس پر تھی تو "تیری چُپ میری بھی چُپ" اور لڑنے لگ جائیں گے + اِس کا سچا مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے اُس کو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے

"शेषा धारा पृथिवी त्युक्ताम्"

ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے - دوسرے نے اُس کے مطلب کو نہ سمجھ کر سانپ کا جھوٹا گمان کرلیا - لیکن چونکہ پرمیشور پیدائش اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے اِس لئے اُس کو "شیش" کہتے ہیں اور اُسی کے سہارے زمین ہے :-

---

(نوٹ منجانب مترجم) [1] پُرانوں کی گپ کے بموجب دکش کی لڑکیوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا - یہ تیرہ لڑکیاں کشیپ کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اِن میں سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے تھے +

[2] یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ ابتداء آفرینش میں ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا ہوا تھا -

اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے اب بھی دیکھو لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشسوں کی بیان کی گئی ہے۔ اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اُس ملک کا نام پاتال ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور اُن کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے انسان کے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اُسی (خاندان) کی الوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لیکر کورو پانڈو تک تمام کرۂ زمین پر آریوں کا راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی رہا۔ نیز اِس میں یہ ثبوت ہے کہ برھما کا بیٹا وراٹ۔ وراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور اِن کے سوئمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشواکو وغیرہ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے۔ جنہوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے +

اب ادبار بخت آریوں کی سُستی۔ غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ خود آریہ ورت میں بھی اِس وقت آریوں کا کامل۔ آزاد خود مختار اور بے خوف راج نہیں ہے۔ جو کچھ ہے اُس کو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں۔ کچھ تھوڑے سے راجا خود مختار ہیں + جب بُرے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے اور بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہوتے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف و رحم کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے۔ لیکن جُدا جُدا زبانوں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھُوٹنا نہایت مشکل ہے اور اِس کے چھُوٹے بغیر ایک دوسرے کی پوری بھلائی اور مطلب براری ہونی مشکل ہے۔ اِس لئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تواریخ لکھی ہیں اُسی کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے +

دنیا بنی کو ایک ارب سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

۵۰ – (سوال) دنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گذر چکا ہے؟

(جواب) ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دنیا کی پیدائش اور ویدوں کے ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں۔ اس کی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی بھومکا میں لکھی ہے دیکھ لیجئے + الغرض دنیا کے بننے اور بنانے کی یہی کیفیت ہے +

یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف جسم یعنی جو کاٹا نہیں جاتا اُس کا نام پرمانو ساٹھ پرمانوؤں کے ملے ہوئے کا نام انو۔ دو انو کا ایک دُوئینک جو کثیف ہوا ہے + تین دوئینک کی آگ۔ چار دوئینک

(نوٹ) لے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے وید اُتپتی وشئے کو دیکھو +

درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں تو اُس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنے والا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔ اِس لئے جو سب دنیا کو بناتا ہے وہی

स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमाम् ॥ यजु:० अ० १३ । मं० ४ ॥

جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کُرّوں اور پدارتھ (اشیا) کو اور نیز سورج وغیرہ چمکنے والے لوک (کُرّوں) اور اشیا کو بناتا اور قایم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے وہی تمام دنیا کو بنانے اور دھارن کرنے والا ہے +

زمین وغیرہ کی گردش کا بیان

۵۳ - (سوال) پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن ہیں۔

(جواب) گھومتے ہیں۔

(سوال) کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اس میں سچ کیا مانا جائے؟

(جواب) یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः । पितरं च प्रयन्त्स्वः ॥

यजु:० अ० ३ । मं० ६ ॥

یعنی یہ کُرہ زمین پانی کے سمیت سورج کی چاروں طرف گھومتی جاتی ہے اِس لئے زمین گردش کرتی ہے +

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च ।

हिरण्ययेन सविता रथेना देवोयाति भुवनानि पश्यन् ॥

यजु:० अ० ३३ । मं० ४३ ॥

جو سوتا یعنی بارش وغیرہ کا کرنے والا چمکتا ہوا روشنی کا منبع خوشنما سب متنفس اور غیر متنفس میں امرت روپ بارش یا کرن کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیاء کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کُرّوں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے لیکن کسی لوک (کُرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظامِ شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنے والا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کُرّے) روشن ہونے والے ہیں۔

सत्ये नोत्तभिता भूमिः ॥ अथर्व० कां० १० । व० ९ । मं० १ ॥

(ست) یعنی جو تینوں زمانوں کی قید سے آزاد ہے - جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا - اُس پرمیشور نے زمین سورج اور سب لوگوں کو دھارن کیا ہے۔

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम ॥

یہ رگوید کا قول ہے۔
اسی (اُکھشا) لفظ کو دیکھ کر کسی نے بیل کا خیال کیا ہوگا کیونکہ اُکھشا بیل کا بھی نام ہے - لیکن اُس جاہل کو یہ سمجھ نہ آئی - کہ اِتنے بڑے کرہ زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آئیگی ؟ اِس لئے بارش کے ذریعہ سے زمین کو سیراب کرنے کیوجہ اُکھشا سورج کا نام ہے - اُس نے اپنی کشش سے زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنے والا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی بھی نہیں ہے +

سب لوک لوکانتروں کو پرمیشور دھارن کر رہا ہے

۵۴ - (سوال) اِتنے اِتنے بڑے کروں کو پرمیشور کیسے دھارن کر سکتا ہوگا ؟

(جواب) جیسے لامحدود آکاش کے آگے بڑی بڑی کرہ زمینیں کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرماتو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے + وہ باہر اندر ہر جگہ محیط کل ہے یعنی

"विभुः प्रजासु"

یہ یجروید کا قول ہے۔
وہ پرمیشور سب پرجاؤں (مخلوق) میں ویاپک (محیط) ہوکر سب کا دھارن کر رہا ہے - اگر وہ عیسائی - مسلمان - پرانیوں کے قول کے مطابق محیط کل نہ ہوتا تو اس تمام دنیا کا دھارن کبھی نہ کرسکتا - کیونکہ محیط ہونے کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کرسکتا - اگر کوئی کہے کہ یہ سب لوک (کرے) باہم کشش سے قایم ہونگے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے تو اُن کو یہ جواب دینا چاہئے کہ یہ سب دنیا لامحدود ہے یا محدود ؟ اگر لامحدود کہیں تو جسم شے لامحدود کبھی نہیں ہوسکتی اور اگر محدود کہیں تو اُن کے پرلے حصے کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے وہاں کس کی کشش سے قایم ہوگی - جیسے سمشٹی مجموعۂ کل و ویشٹی (فرد یا جزو) یعنی مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھتے ہیں تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے -- ایک ایک

(جواب) یہ سب کُرہ زمین ہیں اور اِن میں انسان وغیرہ آبادی بھی رہتی ہے کیونکہ:-

एतेषु हीद ँ सर्वं वसु हितमेते हीद ँ सर्वं वासयन्ते तद्यदिद ँ सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति॥ शत० कां० १४ ॥ प्र० ६ । ब्रा० ७ । कं० ४ ॥

زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ تارہ اور سورج کو اِس لئے وسو کہتے ہیں کہ اُنہیں میں تمام اشیاء اور مخلوقات بستی ہے۔ اور یہی سب کا مسکن ہیں اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں اِس لئے اِن کا نام وسو ہے۔ جب سُورج چاند اور تارے بھی زمین کی مثال وسو ہیں پھر اُن میں اِسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک (رہا)؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہُوا ہے تو کیا باقی سب لوک (کُرے) خالی ہونگے؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا تو کیا اِتنے بیشمار لوکوں (کُروں) میں انسان وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام کبھی سپھل (بانتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اِس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کُروں میں اختلاف یا عدم اختلاف صورت

۵۵۔ (سوال) جیسے اِس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کُروں) میں ہونگے یا اِس کے برعکس؟

(جواب) کچھ کچھ صورت میں اِختلاف ہونا ممکن ہے جس طرح اِس کُرہ زمین پر چینی۔ حبشی۔ اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا رنگ رُوپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر کُروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اِس دُنیا میں ہے اُسی نوع کی خلقت دیگر لوگوں (کُروں) میں بھی ہے۔ جس جس جسم کے حصے میں آنکھ وغیرہ اعضا ہیں دیگر کُروں میں بھی اُسی نوع کے اعضا اُسی طرح اور اُسی مقام میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० ॥

دھاتا[1] پرمیشور نے جس قسم کے سُورج چاند روشنی زمین آسمان اور اُن کے اندر سامان

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سب کو قائم رکھنے والا۔

جیسے :-

दिवि सोमो अधि श्रित: ॥ अथ० कां० १४ । अनु०१। मं० १ ॥

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کُرہ) بھی سورج کی روشنی ہی سے روشن ہوتے ہیں۔ لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کُرّوں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اُتنے میں دن اور جتنا پیٹھ کی طرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اُتنے میں رات یعنی طلوع۔ غروب۔ شام۔ دوپہر۔ آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وے سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں طلوع آفتاب ہوتا ہے اُس وقت پاتال یعنی امریکہ میں غروب ہوتا ہے اور جب آریہ ورت میں غروب ہوتا ہے تب پاتال کے ملک میں طلوع ہوتا۔ جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اُسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا اور زمین نہیں گھومتی وے سب جاہل ہیں۔ کیونکہ جو ایسا ہوتا تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے۔ سُورج کا نام بردھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گُنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے۔ جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت دیر لگتی اور رائی کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک دن رات ہوتا ہے سورج کے گھومنے سے نہیں۔ اور جو سورج کو ساکن بتلاتے ہیں وے بھی علم سیارات کے جاننے والے نہیں۔ کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برُج) سے دوسری راشی یعنی برُج کو حاصل نہ کرتا۔ اور ثقیل جسم گھومے بغیر آکاش میں مقرر جگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبودیپ میں بتلاتے ہیں وے تو گہری بھانگ کے نشہ میں مست ہیں۔ کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین پارہ پارہ ہوتی اور اوپر کی جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتا۔ نیچے والوں کو زیادہ ہوتا اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی دو سورج چاند ہوتے تو رات اور کرشن پکش ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے ایک زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان میں ایک سُورج رہتا ہے۔

سُورج چاند وغیرہ میں آبادی کا ہونا	۵۴ (سوال) سورج چاند اور تارے کیا شے ہیں اور اِن میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟

(نوٹ منجانب مترجم) ۵ اندھیرے پندرہ دنوں کو کہتے ہیں۔

نواں سمُلاس

اب ودیا۔ اودیا اور بندھ موکش کے مضامین کا بیان کریں گے
بمعنے علم بمعنی جہل بمعنی بندش بمعنی نجات

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभयꣳ सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ यजुः० ॥ अ० ४० । मं० १४ ॥

ودیا اور اودیا دونوں کی ماہیت جاننا ضروری ہے۔

(۱) جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اوِدّیا یعنی کرم اور اُپاسنا[1] کے ذریعہ موت کو تیر جاتا ہے اور وِدّیا یعنی حقیقی علم کے ذریعہ موکش کو حاصل کرتا ہے ؞

(۲) اوِدّیا کی تعریف

اوِدّیا کے چار قسم

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या । पात० द० साधनपादे सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اِنت۔ اَشوچی۔ دُکھ۔ اناتما میں نت۔ شوچی۔ سُکھ۔ آتما کا خیال ہونا اوِدّیا ہے)
بمعنی غیر دائمی بمعنی ناپاک بمعنی غم بمعنی ذی نفس بمعنی دائمی بمعنی پاک بمعنی ذی نفس

[1] کرم اور اپاسنا کو مجازاً باعتبار اس امر کے اوِدّیا کہا گیا ہے کہ یہ حقیقی علم نہیں ہیں بلکہ علم حقیقی کے وسایل میں سے ہیں پس اسکا نام "اودیا" مجازاً ہے نہ کہ حقیقتاً۔

راحت کو پہلے کلپ[1] میں بنایا تھا ویسا ہی اِس کلپ یعنی اِس سرشٹی میں بھی بنایا ہے۔ نیز سب لوک لوکانتر بھی بنائے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا۔

مختلف کُرّوں میں ویدوں کا یکساں ہونا

۵۶۔ (سوال) جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے اُنہی کا اُن لوگوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں؟

(جواب) اُنہی کا ہے۔ جیسے ایک راجا کے قوانین انتظام سلطنت سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اُسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کے وید وکت قوانین اپنے عالم صورت تمام راج میں یکساں ہیں۔

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع ہونا

۵۷۔ (سوال) جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتو ازلی اور پرمیشور کے بنائے نہیں ہیں تو پرمیشور کا اختیار بھی اِن پر نہ ہونا چاہئے کیونکہ سب آزاد ہوئے۔

(جواب) جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادّی اشیاء ہیں۔ جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانے اور جیووں کے اعمال کا ثمرہ دینے والا۔ سب کا ٹھیک ٹھیک محافظ اور لا محدود طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا (جیو) اور مادّی اشیاء اُس کے ماتحت کیوں نہ ہوں؟

اس لئے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر اعمال کا ثمرہ بھوگنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں اسی طرح قادر مطلق (پرمیشور) دنیا کی پیدائش۔ سنگھار (پرلے) اور پرورش (کرنے والا) اور تمام کائنات کا صانع ہے۔

اِس کے آگے ودیا اودیا بندھ اور موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا۔

یہ آٹھواں سملاس پورا ہوا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] کلپ کی تشریح پہلے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھئے۔

(جواب) جو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا جیو ہے۔
(سوال) بندھ اور موکش طبعی ہوتا ہے یا عارضی۔
(جواب) عارضی۔کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے۔

(سوال)

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ॥
न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥
गौडपादीयकारिका प्र० २ । का० ३२ ॥

مانڈوکیہ اُپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے۔جیو کے برہمہ ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نرودھ (نہیں) یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بدّھ ہے (یعنی بندش یا قید) اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانے والا ہے۔نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور نہ کبھی اُس کو مکتی ہے۔کیونکہ جب اصل میں بندھ ہی نہیں ہوا تو مکتی کیسی؟

(جواب) یہ نوین ویدانتیوں کا کہنا سچ نہیں۔کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے۔اور جسم کے ساتھ نمودار ہونے کی صورت میں جنم لیتا ہے۔گناہ آلودہ اعمال کے نتائج بھوگنے کے بندھن میں پھنستا ہے۔اُس (بندھن) کے چھڑانے کی تدبیر کرتا ہے۔دکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔اور دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو وصل ہو کر مکتی کو بھی بھوگتا ہے۔

(سوال) یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہ کرن کی ہیں جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے بیزار محض شاہد (یعنی حواس اندرونی) ہے۔سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں۔آتما غیر ملوث ہے۔

جسم اور حواس جڑ ہیں جن کے ذریعہ جیو کرم کرتا ہے اس لئے جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد۔

(جواب) جسم اور انتہ کرن جڑ ہیں۔اُن کو سردی اور گرمی کا لگنا اور بھوگنا نہیں ہوتا۔جو چیتن (یعنی ذی نفس) انسان وغیرہ متنفس اُن کو مس کرتا ہے۔وہی سردی گرمی (یعنی حصول) معلوم کرتا اور بھوگتا ہے۔اسی طرح پران بھی جڑ ہیں نہ انکو بھوک اور نہ پیاس ہے کیونکہ پران والے (یعنی ذی نفس) جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے۔ایسے ہی من بھی جڑ ہے۔نہ

یہ یوگ سُوتر کا قول ہے۔ فانی دُنیا اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو

۱۔ انِت یعنی فانی کو ازلی و ابدی سمجھنا۔

دنیا بصورت معلول دیکھی سُنی جاتی ہے، ہمیشہ رہے گی۔ ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ ایسی اُلٹی عقل ہونا اَوِدّیا کا پہلا جزو ہے۔ ناپاک یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور دروغ گوئی۔ چوری وغیرہ

۲۔ آشوچی میں شوچی کا خیال یعنی ناپاک کو پاک سمجھنا

ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو +

۳۔ دُکھ کو سُکھ سمجھنا

حظ محسوسات کی کثرت کو جو دُکھ ہے سُکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا غیر ذی روح کو ذی روح سمجھنا اَوِدّیا کا چوتھا جُزو ہے۔ یہ چار

۴۔ غیر ذی نفس یا غیر ذی روح کو ذی نفس یا ذی روح سمجھنا

قسم کا اُلٹا علم اَوِدّیا کہلاتا ہے +

(۳) اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی۔ اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک

وِدّیا کی تشریح

کو ناپاک اور پاک کو پاک۔ دُکھ کو دُکھ اور سُکھ کو سُکھ۔ غیر ذی روح کو غیر ذی روح اور ذی روح کو ذی روح سمجھنا وِدّیا ہے

(۴) یعنی جس سے اشیا کی حقیقی ماہیت سمجھی جاوے اُس کو وِدیا اور

وِدیا اور اَوِدیا کے لفظی معنی۔

جس سے اصلی ماہیت نہ جان پڑے۔ دھوکھے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جاوے۔ اُس کو اَوِدّیا کہتے ہیں +

کرم اور اُپاسنا اس لئے اَوِدیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال

کرم اور اُپاسنا کیوں اَوِدّیا ہیں۔

کا نام ہیں۔ علم محض نہیں۔ اِسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اُپاسنا کے بغیر موت کے دُکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا +

(۵) مطلب یہ ہے کہ پاک اعمال۔ پاک اُپاسنا (تعلق و طلبگاری) اور

نیک اعمال باعث مُکتی اور بد اعمال باعث بندھ کے ہیں۔

پاک علم ہی سے مُکتی اور دروغ گوئی وغیرہ ناپاک اعمال۔ پتھر کی تصویر (مُورتی) وغیرہ کی اُپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھ ہوتا ہے۔ کوئی انسان ایک لمحہ بھر بھی اعمال۔ اُپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا۔ اس لئے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغ گوئی وغیرہ ادھرم کو چھوڑ دینا ہی مُکتی کا ذریعہ ہے +

(۶) (سوال) مُکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی۔

مُکتی اور بندھ عارضی ہیں طبعی نہیں۔

(جواب) جو بندھ میں ہے۔

(سوال) بندھ میں کون ہے۔

(جواب) نہیں ٭

(سوال) پھر وہ کیا ہے

(جواب) الگ الگ مٹی۔ پانی۔ آگ کے ترسرینو (ذرّات) نظر آتے ہیں۔ اُس میں جو نیلا پن دکھلائی دیتا ہے وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے۔ جو دُھندلا پن نظر آتا ہے وہ زمین سے اُڑی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے۔ وہی نظر آتی ہے۔ اور اُسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ آکاش کا ہرگز نہیں ٭

(۱۰) (سوال) جیسے گھٹ آکاش (خلاء سبو) مٹھ آکاش (خلاء مکان) میگھ آکاش (خلاء ابر) اور مہد آکاش (خلاء اعظم) کی تقسیم کہنے سُننے میں آتی ہے۔ ویسے ہی برہمانڈ (کائنات) اور انتہ کرن (حواس اندرونی) عوارض کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں۔ جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اُس کو مہا آکاش (خلاء اعظم) کہتے ہیں ٭

آکاش کے ٹکڑے نہ ہو سکتے ہیں۔

(جواب) یہ بات بھی ناوانوں کی سی ہے۔ کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کہنے سُننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ آتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا آکاش لاؤ۔ اِس لئے یہ بات ٹھیک نہیں ٭

(۱۱) (سوال) جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرند وغیرہ گھومتے ہیں ویسے چد آکاش برہم میں سب انتہ کرن گھوم رہے ہیں وہ خود تو جڑ ہیں مگر محیط کُل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن (ذی نفس) ہو رہے ہیں۔ جیسے آگ سے لوہا۔ (گرم ہوتا ہے) جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش وعلیٰ ہٰذا القیاس برہم بے حرکت ہے۔ اِسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا۔

انتہ کرن میں آکر برہم جیو نہیں بنتا برہم اور جیو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں

(جواب) تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں۔ کیونکہ اگر محیط کُل برہم انتہ کرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے تو اُس میں ہمہ دانی وغیرہ صفات ہوتے ہیں یا نہیں اگر کہو کہ پردہ ہو جانے کے باعث ہمہ دانی نہیں رہتی تو بتاؤ کہ برہم زیر پردہ اور شکستہ ہے یا ناشکستہ۔ اگر کہو کہ ناشکستہ ہے تو بیچ میں کوئی بھی پردہ نہیں ڈال سکتا اور (برہم) جب پردہ نہیں تو ہمہ دانی کیوں نہیں۔ اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت کے انتہ کرن کے ساتھ چلتا ہوا سا نظر آتا ہے نہ کہ بروئے ماہیت اِ۔ تو جس حالت میں خود نہیں چلتا تو انتہ کرن جتنا جتنا سابقہ پیش آمدہ مقام کو چھوڑتا

اُس کو خوشی ہوسکتی ہے اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم۔ دُکھ سُکھ کا بھوگنے
والا جیو ہے۔ جیسے بہش کرن (آلات بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی
بُری آواز وغیرہ محسوسات کو لے کر جیو سُکھی دُکھی ہوتا ہے اُسی طرح انتہ کرن
(آلات اندرونی) یعنی مَن (جوہر دراکہ) بُدھی (عقل) چِت (حافظہ) اور
اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ وکلپ (ارادہ تامل) نشچے (یقین) سمرن
(یاد) ابھمان (پندار خودی) کا کرنے والا سزا اور جزا کو پاتا ہے۔ جیسے تلوار
سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے نہ کہ تلوار۔ ویسے ہی جسم۔ حواس انتہ کرن
اور پران کے وسائل سے اچھے بُرے کاموں کا کرنے والا جیو سُکھ اور دُکھ
کا بھوگنے والا ہے۔ جیو اعمال کا شاہد نہیں بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے
اعمال کا شاہد تو ایک لاثانی پرماتما ہے۔ جو فعلوں کا فاعل جیو ہے وہی اعمال
میں ملوث ہوتا ہے۔ وہ ایشور اور شاہد نہیں ہے +

(۸) (سوال) جیو برہم کا عکس ہے۔ جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے

جیو برہم کا عکس نہیں اور نہ برہم کا عکس پڑسکتا ہے۔

سے عکس میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ اسی طرح
انتہ کرن میں برہم کا عکس جیو تب تک رہتا ہے
جب تک انتہ کرن کا عارضہ موجود ہے۔ جب انتہ کرن زائل ہوگیا تب جیو
مکت ہے +

(جواب) یہ بچوں کی سی بات ہے۔ کیونکہ عکس صورت والی چیز کا صورت
والی چیز میں پڑا کرتا ہے۔ جیسے مُنہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جُدا بھی
ہیں۔ جدا نہ ہوتے تو بھی عکس نہ پڑسکتا۔ برہم کے بے تشکل اور محیط کُل ہونے
کی وجہ سے اُس کا عکس ہی نہیں ہوسکتا +

(۹) (سوال) دیکھو عمیق اور شفاف پانی میں بے صورت اور محیط

آکاش کا عکس نہیں ہوتا

آکاش کا "ابھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے۔
اِسی طرح صاف انتہ کرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے
اُس کو "چدآبھاس" (چت کا ابھاس = برہم کا عکس) کہتے ہیں +

(جواب) یہ طفلانہ فہم کی بیہودہ بکواس ہے۔ کیونکہ آکاش دیکھنے کے
قابل نہیں تو اُس کو کوئی آنکھ سے کیوں کر دیکھ سکتا ہے +

(سوال) یہ جو اوپر کو نیلا اور دُھندلا نظر آتا ہے وہ آکاش نیلگوں کھلائی
دیتا ہے یا نہیں +

شوتر یا وید میں لکھا ہے کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی۔ یا یوں کہو کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اِس ضرب المثل کے مطابق تمہاری بات ٹھیری۔ یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے کہ چور کو توال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور دروغ گو ہو کر وہی اپنا عیب ناحق برھم پر لگاتے ہو۔ اگر برھم باطل العلم۔ باطل القول۔ باطل العمل ہووے تو غیر متناہی برھم سب کا سب ویسا ہی ہو جاوے کیونکہ وہ یکساں رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے۔ یہ سب عیب تمہارے ہیں برھم کے نہیں۔ جس کو تم ودیا کہتے ہو وہ اودیا ہے اور تمہارا "اُدھیاروپ" بھی باطل ہے کیونکہ آپ برھم نہ ہو کر اپنے تئیں برھم اور برھم کو جیو ماننا خیال باطل نہیں تو کیا ہے جو محیط کُل ہے وہ محدود اور اگیان (نادانی) و بندھ میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگیانی محدود۔ مختص المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے نہ کہ علیم کُل و محیط کُل برھم ✢

اب مکتی اور بندھ کا بیان کرتے ہیں

(۱۳) (سوال) مکتی کس کو کہتے ہیں ✢

مکتی سے مراد دُکھ سے چھوٹنا اور سُکھ کو پانا ہے۔

(جواب) جس کو پا کر لوگ رہائی پاتے ہیں یا الگ ہوتے ہیں وہ مکتی ہے یعنی جس میں مخلصی ہو اُس کا نام مکتی ہے ✢

(سوال) کس سے مخلصی پانا

(جواب) جس سے چھوٹ جانے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں ✢

(سوال) کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

(جواب) جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے ✢

(سوال) کس سے چھوٹنے کی ضرورت ہے؟

(جواب) دُکھ سے ✢

(سوال) چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

(جواب) سُکھ کو پاتے ہیں اور برھم میں رہتے ہیں ✢

ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا سرکتا جائیگا وہاں وہاں کا برھم پُرخطا اور اگیانی ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوٹتا جائے گا اُس اُس مقام کا گیانی۔ پاک اور مکت ہوتا جائیگا۔ اسی طرح تمام دنیا کے برھم کو ہر جگہ انتہ کرن بگاڑا کریں گے اور لمحہ بہ لمحہ بندھ اور مکتی ہوا کرے گی۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو سابقہ دید و شنید کی یاد نہ رہتی۔ کیونکہ جس برہم نے دیکھا (سُنا) تھا وہ نہیں رہا۔ اس لئے برھم اور جیو یا جیو اور برھم ایک کبھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ جُدا جُدا رہتے ہیں +

(۱۴) (سوال) یہ سب محض "ادھیاروپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عائد کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے۔ اُسی نہج پر شئے موسوم برھم میں کل دنیا اور اُس کے سلسلۂ کاروبار کو عائد کرنے کے ذریعہ سے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے +

ادھیاروپ یعنی دنیا کو فرضی تصور کرنے کا مسئلہ غلط ہے۔

(سوال) "ادھیاروپ" کا کرنے والا کون ہے +

(جواب) جیو +

(سوال) جیو کس کو کہتے ہیں +

(جواب) انتہ کرن سے محدود چیتن کو +

(سوال) انتہ کرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برھم +

(جواب) وہی برھم ہے +

(سوال) تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھوٹ موٹ فرض کر لیا۔

(جواب) ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان ہے +

(سوال) جو جھوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا +

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو کچھ من۔ زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب باطل ہے +

(سوال) پھر من اور زبان سے جھوٹی مفروضات کا عامل اور جھوٹ بولنے والا برھم فرضی اور دروغ گو ہوا یا نہیں +

(جواب) ہو۔ ہم کو غرض مطلب سے ہے +

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے صادق وجود۔ صادق مشیئت۔ صادق ارادہ والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس آپ نشد۔

ति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानोमनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति चिंतयंश्चितम्भवत्यहङ्कुर्वाणो हङ्कारो भवति ॥ शतपथ० कां० १४ ॥

مکتی میں مادی جسم یا آلاتِ احساس جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اُس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سُننا چاہتا ہے تو کان۔ چھُونا چاہتا ہے تو جلد۔ دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ۔ ذائقہ کے لئے زبان۔ سُونگھنے کے لئے ناک۔ سنکلپ وِکلپ کرنے کے واسطے مَن۔ یقین کرنے کے لئے عقل۔ یاد کرنے کے لئے حافظہ۔ پندار خودی کے لئے انانیت کی صورت اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ اور جسم محض بشکل ارادہ کے ہوتا ہے۔ جیسے جسم کے سہارے ہونے پر بذریعہ آلاتِ احساس کے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے ذاتی طاقت سے مکتی میں تمام آنند (یعنی فرحت و خوشی) حاصل کر لیتا ہے *

(۱۷) (سوال) اُس کی طاقت کتنے قسم کی اور کتنی ہے *

مکتی میں جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتیں قائم رہتی ہیں جن سے سُکھ بھوگتا ہے

(جواب) مقدم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر زور[۱]۔ ہمت[۲]۔ کشش[۳]۔ تحریک[۴]۔ حرکت[۵]۔ خوف[۶]۔ امتیاز[۷]۔ فعل[۸]۔ حوصلہ[۹]۔ یاد[۱۰]۔ یقین[۱۱]۔ خواہش[۱۲]۔ محبت[۱۳]۔ نفرت[۱۴]۔ ملاپ[۱۵]۔ جُدائی[۱۶]۔ ملانا[۱۷]۔ جُدا کرنا[۱۸]۔ سُننا[۱۹]۔ چھُونا[۲۰]۔ دیکھنا[۲۱]۔ چکھنا[۲۲]۔ سُونگھنا[۲۳] اور گیان[۲۴]۔ یہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے۔ اگر مکتی میں جیو لے ہو جاتا تو مکتی کے سُکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو کے فنا ہونے کو مکتی سمجھتے ہیں وہ تو سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ مکتی تو جیو کی یہ ہے کہ دُکھوں سے چھُوٹ کر راحت مطلق۔ محیط کُل۔ غیر متناہی پرمیشور میں جیو آنند کے ساتھ رہے۔ دیکھو ویدانت شاریرک سُوتروں میں *

अभावं बादरिराह ह्येवम् ॥ वेदान्तद० ४ । ४ । १० ॥

ویدانت درشن سے ثبوت کہ مکت جیو کی طاقتیں قائم رہتی ہیں

(۱۸) وادری جو ویاس جی کے والد ہیں وہ مکتی میں جیو کا اور اُس کے ساتھ من کا "بھاؤ" (موجود رہنا) مانتے ہیں۔ یعنی پراشر جی (وادری) جیو اور مَن کا نے ہونا

(۱۴) (سوال) مُکتی اور بندھ کن کن باتوں سے ہوتا ہے +

مُکتی حاصل کرنے کے وسائل +

(جواب) پرمیشور کے حکم کی بجا آوری سے ادھرم - اودّیا - بدصحبت بدتاثیرات اور بدعادات کے پرہیز سے راست گوئی رفاہ دیگراں - وِدّیا اور بے رو رعایت انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے - مسبوق الذکر طریقہ پر پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات) اور اُپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مزاولت کرنے سے - علم کے پڑھنے پڑھانے اور دھرم سے جد و جہد کر کے گیان کو ترقی دینے سے - سب سے عمدہ سادھن (حصولِ کامیابی کے متعلق عمل و تدابیر) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بے رو رعایت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جاوے - ہیچو قسم کے سادھنوں سے مُکتی ہوتی ہے اور اُس کے برعکس ایشور کے حکم کی خلاف ورزی وغیرہ افعال سے بندھ ہوتا ہے +

(۱۵) (سوال) مُکتی میں جیو لے (تحلیل) ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے +

مُکتی میں جیو لے (معدوم) نہیں ہو جاتا بلکہ برابر قائم رہتا ہے -

(جواب) قائم رہتا ہے +

(سوال) کہاں رہتا ہے +

(جواب) برھم میں +

(سوال) برھم کہاں ہے - اور وہ مُکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے +

(جواب) برھم ہر جگہ بھرپور ہے - اُسی میں مُکت جیو بے روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے +

(۱۶) (سوال) مُکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں +

مُکتی میں جیو سُکھ کس طرح بھوگتا ہے -

(جواب) نہیں +

(سوال) پھر وہ سُکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے +

(جواب) حقانی ارادہ وغیرہ اُس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں مادی تعلق نہیں رہتا - جیسے

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन्त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भव-

खं० ७ । मं० १ ॥

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥ य एते ब्रह्म लोके तं वा एतं देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषाꣳ सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वाꣳश्च लोकानाप्नोति सर्वाꣳश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥ छान्दो० प्र० ८ । खं० १२ । मं० ५ । ६ ॥

मघवन्मर्त्यं वा इदꣳ शरीरमात्तं मृत्युना तदस्याऽमृतस्याशरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः । छान्दो० प्र० ८ खं० १२ । मं० १ ॥

جو پرماتما سب گناہوں سے - بڑھاپے - موت - غم - بھوک - پیاس سے الگ ہے سچی خواہش اور سچے ارادے والا ہے - اُس کو کھوجنا اور اُس کے جاننے کی خواہش کرنا چاہیئے - جس پرماتما کے تعلق سے مُکت جیو سب لوگوں (نظام دُنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے - جو پرماتما کو جان کر موکش (معنی مُکتی یا نجات) کے وسائل کا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے - سو ایسا فائز النجات جیو پاک اور روشن آنکھ اور پاکیزہ مَن سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور پھرتا ہے + جو برہم لوک یعنی لائق دیدار پرمیشور میں قیام کر کے موکش کے سُکھ کو بھوگتے ہیں اور پرماتما جو کہ سب کا ضابط القلوب اور محیط ہے حصول نجات کے سرگرم عالم لوگ جو اُس کی اُپاسنا کرتے ہیں - اُنکو سب لوک (نظام دُنیا) اور سب خواہشیں حاصل ہوتی ہیں - یعنی جو جو ارادہ میں آتا ہے وہ وہ عالم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے - اور وہ مُکت جیو جسم کثیف کو چھوڑ کر جسم ارادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں - کیونکہ جو جسم والے ہوتے ہیں وہ دُنیوی دُکھ سے بری نہیں ہو سکتے - چنانچہ اِندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے برتر معزز صاحب دولت! مرنا اِس کثیف جسم کا دھرم (خاصہ) ہے - اور جیسے شیر کے مُونھ میں بکری ہو ویسے یہ جسم موت کے مونھ میں ہے - ایسا جسم اِس لاموت اور غیر مجسم جیو آتما کے رہنے کا مقام ہے - اِسی لئے یہ جیو سُکھ اور دُکھ میں

نہیں مانتے *
ویسے ہی

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात् ॥ वेदान्त द० ४।४।११॥

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم - حواس اور پران وغیرہ کا بھی بمثل من کے موجود رہنا مانتے ہیں نہ کہ معدوم ہو جاتا *

द्वादशाहवदुभयविधं बादरायणोऽतः ॥ वेदान्तद० ४।४।१२॥

ویاس منی مکتی میں موجودگی اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے اور ناپاکیزگی - گناہ آلودہ چلن - دکھ - اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں *

यदा पंचावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।
बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥ कठो० अ० २। व० ६। मं० १०॥

(۱۹) یہ اُپ نشد کا قول ہے - جب پانچ گیان اندری (حواس خمسہ علمی) معہ من کے جیو کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتے ہیں اور عقل مستقیم الیقین ہوتی ہے - اُس کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں *
یعنے حالت اعلےٰ

اُپ نشدوں کی رائے کہ مکتی میں جیو پاکیزہ طاقتوں سے سکھ کھوگتا ہے اور پرمیشور میں رہتا ہے *

य एष आत्मापहतपाप्मा विजरो विमृत्युर्विशोको विजिघत्सोऽपिपासः सत्यकामः सत्यसंकल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स विजिज्ञासितव्यः सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति । छान्दो० प्र० ८ ।

ہم کو مکتی میں آنند بھگواکر پھر زمین میں ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے - وہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے - جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں[1] - بندھ اور مکتی کا غائت انقطاع ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتے +

(سوال) (۲۱)

> درشنوں میں جہاں دکھ کا اتینت ہٹنا لکھا ہے اُس سے مراد یہ نہیں کہ دکھ ہمیشہ کے لئے ہٹ جاتا ہے +

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः।
दुःखजन्मप्रवृत्तिदोषमिथ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः। न्यायद० अ० १। सू० २२। २॥

جو دکھ کا اتینت (غائت درجہ کا) انقطاع ہوتا ہے وہی مکتی کہلاتا ہے - کیونکہ جب علم باطل یعنی جہل[1] - لالچ وغیرہ عیوب[2] - محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان[3] - جنم لینا[4] اور دکھ[5] دفع ہوں یعنی ان آخری آخری قباحتوں کے دور ہوتے ہوتے اولین اولیں (قباحتیں) زائل ہوں تب ہی مکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے +

(جواب) یہ ضرور نہیں ہے کہ لفظ اتینت سے قطعی نہ ہونا ہی مراد ہو چنانچہ جیسا کہا جائے کہ اس آدمی کو اتینت دکھ یا اتینت سکھ ہے یعنی غائت درجہ کا دکھ اور سکھ اُس آدمی کو ہے - تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اُس کو بہت سکھ یا دکھ ہے پس یہاں بھی لفظ اتینت (غائت) سے اسی طرح مطلب سمجھنا چاہیئے[5] +

---

[1] یعنی جیسا فی زمانہ کسی قدر جیو بدھ (مبتلاء بندش) اور کسی قدر مکت (مکتی یافتہ) ہیں اُسی طرح ہمیشہ کسی قدر اس نوع پر اور کسی قدر اُس نوع پر رہتے ہیں +

[2] مراد ایسی قبیح عادتوں سے ہے جن سے الگ رہنا انسان کے لئے محال ہو جائے جیسا کہ شرابخواری - قمار بازی یا کوئی خاص قسم کا چسکہ

[3] مطابق الفاظ نیائے سوتر کے جو کہ سنسکرت میں درج ہے یہ نقص یا قباحتیں علی الترتب اس طرح ہیں دکھ - جنم - پرورتی (محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان) دوش (لالچ وغیرہ عیوب) متھیا گیان (علم باطل) پس باعتبار اس ترتیب کے اخیر ترین نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل ہے جس کے دور ہونے پر اُس سے پہلا نقص لالچ وغیرہ معیوب اور پھر اُس سے پہلے نقص دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان زائل ہو جاتے ہیں اور انکے زائل ہو جانے پر جنم اور جنم کے رفع ہو جانے پر دکھ دور ہو جاتا ہے +

[4] یعنی ایسا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ دنیاوی سکھ مدت العمر میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے ہیں بلکہ وہ سکھ کی حالت عالم مکتی کی تمام عظیم ترعمر میں ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے +

[5] یعنی اوپر جو کہا گیا ہے کہ دکھ کے اتینت انقطاع سے مکتی ہوتی ہے اُس سے قطعی انقطاع مراد نہیں ہے

ہمیشہ مُبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ جسم والے جیو کے دُنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا ہے۔ اور جو جسم سے بری مُکت جیو آتما برھم میں رہتا ہے اُس کو دُنیوی سُکھ دُکھ چھُوتے بھی نہیں از دست ہمیشہ آنند میں رہتا ہے ٭

(۲۰) (سوال) جیو مُکتی پاکر پھر کبھی پیدا ہونے اور مرنے کے دُکھ میں آتے ہیں یا نہیں ٭

ازروے وید کے مُکتی دائمی نہیں ہے بلکہ ایک خاص عرصہ کے واسطے ہوتی ہے

کیونکہ

नच पुनरावर्तते न च पुनरावर्त्तत इति । छान्दो० प्र० ८। खं० १५॥ अनावृत्तिः शब्दादनावृत्तिः शब्दात् ॥ वेदान्तद० अ० ४। पा० ४ सू० ३३ ॥
यद् गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम । भगवद्गी०

ہمچنیں قولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مُکتی وُہی ہے جس سے علیحدہ ہوکر پھر دُنیا میں بھی نہیں آتا ٭

(جواب) یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وید میں اِس بات کی تردید کی گئی ہے ٭

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम।
को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च १॥
अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम। स नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ २॥
ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥
इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः॥३॥ सांख्य० अ० १। सू० १५९।

(سوال) ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیا کے درمیان جلوہ گر دیوتا ہمیشہ نُورِ مطلق ہے اور ہم کو مُکتی کا سُکھ بھگوا کر پھر اِس دُنیا میں جنم دیتا اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے ٭

(جواب) ہم اس منور بالذات۔ قدیم۔ دائما مُکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں جو

(۴۲) (سوال) جس قدر جیو مُکت ہوتے ہیں ایشور اُسی قدر نئے پیدا کر کے دنیا میں رکھ دیتا ہے اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا +

آٹھ دلائل اس امر کے کہ مکتی مدام کے لئے نہیں ہو سکتی +

(جواب) اگر ایسا ہو تو جیو غیر مدامی ہو جاویں۔ کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے اُس کی فنا ضرور ہوتی ہے اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کے رو سے مُکتی پا کر بھی فنا ہو جاوینگے[1] اور مُکتی غیر مدامی ہو جائیگی۔ نیز مُکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ[ل] ہو جاویگی۔ کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں افزونی کا کچھ وار پار نہیں رہیگا۔ اور دُکھ کے احساس کے بغیر سُکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا۔ اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں۔ کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا رہے تو اُس کو ویسا سُکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے۔ اور[۴] اگر ایشور انتہا والے اعمال کا لا انتہا نتیجہ دیوے تو اُس کا انصاف معدوم ہو جائے۔[۵] پھر جس قدر بوجھ کوئی اُٹھا سکتا ہے اُسی قدر اُس پر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے۔ جیسے ایک من بوجھ اُٹھا سکنے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی مذمت ہوا کرتی ہے۔ ویسے ہی ذرا سے علم اور ذرا سی طاقت والے جیو پر لا انتہا سُکھ کا بوجھ رکھ دینا ایشور کے لئے ٹھیک نہیں۔ نیز اگر[۶] پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے تو جس مادّہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاویگا۔ کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا خزانہ ہو اُس میں اگر خرچ ہے اور آمد نہیں تو اُس کا کبھی نہ کبھی دیوالہ نکل ہی جاتا ہے۔ اس لئے یہی آئین صحیح ہے کہ مُکتی میں جانا پھر وہاں سے واپس آنا۔ اور یہی اچھا ہے۔ کیا تھوڑی[۷] قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا یاب متنفّس اچھا سمجھتا ہے[ٹ]۔ اگر وہاں سے آنا نہ ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی۔ اور برہم میں[۸] سے (یعنی تحلیل) ہونا تو سمندر میں ڈوب مرنا ہے +

ل بھیڑ بھاڑ ہجوم اور اژدہام کو کہتے ہیں +

ٹ مُکتی جب کہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اُس کا متحمل نہ ہو سکے تو بیشک وہ مُکتی اُس کے لئے ایک بارگراں بمنزلۂ سزاء موت یا حبس دائمی کے ہو جائے گی +

(۲۲) (سوال) اگر جیو مُکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے عرصہ تک مُکتی میں رہتا ہے +

مُکتی کی میعاد پرانت کال ہے

(جواب)

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ।
मुण्डक ३ । खं० २ । मं० ६ ॥

یہ مُنڈک اُپ نشد کا قول ہے کہ وہ مُکت جیو مُکتی کو حاصل ہو کے برھم میں آنند کو تب تک (مہا کلپ کے عرصہ تک) بھوگتے ہیں اور پھر مہا کلپ کے پیچھے مُکتی کے سُکھ کو چھوڑ کر دُنیا میں آتے ہیں + اِس کی گنتی اس طرح ہے کہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کی ایک چتر یُگی - دو ہزار چتر یگیوں کا ایک دن رات - ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ - ایسے بارہ مہینوں کا ایک برس - ایسے سو برسوں کا ایک پرانت[1] کال ہوتا ہے - اِس کو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے اِتنا عرصہ مُکتی میں سُکھ بھوگنے کا ہے +

(۲۳) (سوال) ساری دُنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں (وہ مُکتی ہے[2]) +

جیو محدود طاقت والا ہونے کی وجہ سے لاانتہا زمانہ تک مُکت نہیں رہ سکتا -

(جواب) یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ اوّل تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور وسائل محدود ہیں - پھر اُس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے - نیز لاانتہا آنند بھوگنے کی بے حد طاقت - عمل اور وسائل جیووں میں نہیں - اِس لئے وہ لاانتہا سُکھ نہیں بھوگ سکتے - (علےٰ[3] ہذا القیاس) جن کے وسائل غیر دامی ہیں اُن کا نتیجہ دامی کبھی نہیں ہو سکتا اور اگر مُکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اِس دُنیا میں نہ آوے تو دُنیا کا سلسلہ منقطع ہو جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں +

[1] پرانت کال کا نام مہا کلپ بھی ہے + [2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کئے گئے ہیں + [3] یہ لفظ اُردو بول چال کا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا ۔ مترجم

کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا چلن دُکھ کا اور دھرم کا چلن سُکھ کا اصل باعث ہے۔ نیک آدمیوں کی صحبت سے "وِویک" یعنی سچ جھوٹ۔ دھرم ادھرم۔

(۲) چار قسم کے سادھن۔ جن میں سے اول سادھن وِویک ہے۔	ا۔ سچ جھوٹ وغیرہ کا وِویک یعنی امتیاز	کردنی ناکردنی کی تحقیق ضرور کریں اور جُدا جُدا جانیں ۔
ب۔ جیو اور جسم کے پانچ کوشوں کی امتیاز		اور جسم یعنی جیو اور پانچ "کوشوں" (غلاف) کی تمیز کرنی چاہیئے ۔

اول "ان مئے" جو چمڑے سے لے ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے ۔

دوم۔ پران مئے۔ جس میں (پانچ پران[1] شامل ہیں)۔

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اَپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "اُدوان" جس سے حلق میں آیا ہُوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے ۔

(۵) "وِیان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکتِ فعلی وغیرہ کا عامل ہے ۔

سوم۔ "منومئے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) قوّتِ گفتار پاؤں۔ ہاتھ۔ مقعد۔ اور عضوِ تناسل۔ یہ پانچ کرم اِندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم۔ "گیان مئے" جس میں "بُدھی" (عقل) "چِت" (حافظہ) اور کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک یہ پانچ گیان اِندریاں (حواس علمی) ہیں جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کارروائی کرتا ہے ۔

پنجم۔ "آنند مئے کوش" جس میں محبت۔ خوشی۔ راحت قلیل۔ راحت کثیر۔ خوشدلی۔ اور سہارے کا سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہے۔ یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہیں سے جیو سب قسم کے فعل۔ اُپاسنا اور گیان وغیرہ کاروبار کرتا ہے۔

ج۔ تین اوستھاؤں کی امتیاز	تین اَوستھا (حالتیں) ہیں۔

اوّل "جاگرت" (بیداری) ۔

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کیئے گئے ہیں۔ مترجم

(۲۵) (سوال) جیسے پرمیشور دائمًا مُکت اور مکمل سُکھی ہے ویسے ہی جیو بھی دائمًا مُکت اور سُکھی رہے گا پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا +

جیو پرمیشور کی مانند دائمًا مُکت نہیں ہو سکتا +

(جواب) پرمیشور اپنی ذات - طاقت - صفات - افعال اور طبعیت سے غیر متناہی ہے اِس لئے وہ کبھی اودّیا اور دُکھ کی قیود میں نہیں گر سکتا - جیو مُکتی پا کر گو کہ پاکیزہ الوجود ہو پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات - افعال اور طبعیت والا رہتا ہے پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا +

(۲۶) (سوال) اگر اِسی طرح ہے تو مُکتی بھی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے - اِس لئے کوشش کرنا فضول ہے -

مُکتی کا مدامی نہ ہونا اُس کو فضول اور ناچیز نہیں ٹھیرا سکتا -

(جواب) مُکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں - کیونکہ جتنی مدّت دنیا کی چھتیس ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے - اُتنے عرصہ تک جیووں کا مُکتی کے آنند میں رہنا اور دُکھ کا نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی بات ہے - پھر جب کہ آج کھاتے پیتے ہو - کل بھوک لگنے والی ہے - تو اُس کی تدبیر کیوں کرتے ہو جب بھوک - پیاس - ناچیز دولت - حکومت - عزت - عورت - اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے تو مُکتی کے لئے کیوں تدبیر نہ کی جاوے - جیسے مرنا لازمی ہونے پر بھی زندگی بسر کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے - ویسے ہی گو مُکتی سے لوٹ کر جنم لینا ہے تو بھی اُس کے لئے تدبیر کرنا اہم ترین ہے [۱] +

(۲۷) (سوال) مُکتی کے کیا وسائل ہیں +

مُکتی کی خاص تدابیر

(جواب) کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے ہیں [۲] مگر خاص تدابیر یہ ہیں -

جو مُکتی چاہے وہ جیون مُکت بنے یعنی دروغ گوئی وغیرہ پاپ کے کام جن کا نتیجہ دُکھ ہے اُن کو چھوڑ کر سُکھ کا نتیجہ دینے والے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام ضرور کرے - جو شخص دُکھ سے چھوٹنا اور سُکھ پانا چاہے اُس کو ادھرم چھوڑ دھرم

(۱) ادھرم کے کام چھوڑ دھرم کے کام اختیار کرنا -

---

[۱] چونکہ پاپ اور ادھرم سے بچنا اور اُنکے نتائج دُکھوں سے چھوٹنا مُکتی کے لئے لازم ملزوم ہے (جیسا کہ تدابیر مُکتی میں ذکر ہے) اسواسطے شاہراہ مُکتی پر چلنا نہ صرف مقتضائے ہوشمندی و مدبّری ہے بلکہ لازمہ انسانیت ہی ہے +

[۲] دیکھو سملاس نواں - حاشیہ نمبر ۱۴ + مترجم

و۔ اچھے بُرے کاموں کے کرتے وقت جو خوشی اور خوف پیدا ہوتے ہیں وہ پرمیشور کی طرف سے ہیں۔

جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ ملکر پرانوں کو تحریک دیتا اور اچھے بُرے کاموں میں چلاتا ہے تب اُس کا رُخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے اور اُسی وقت اندر سے خوشی۔ حوصلہ۔ بے خوفی۔ نمودار ہوتی ہے اور بُرے کاموں میں خوف۔ تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ وہ ضابط القلوب پرماتما کی ہدایت ہے۔ جو شخص اِس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے وہی مُکتی سے ظہور پذیر سُکھوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو خلاف عمل کرتا ہے وہ بندھ سے پیدا ہوئے دُکھ کو بھوگتا ہے +

دوسرا سادھن ویراگ ہے جس کو دراصل وویک باعمل ہی کہنا چاہیئے۔

دوسرا سادھن وَیراگ۔ (ترک) وِویک (تمیز) سے جو حقانیت وغیر حقانیت کو جان لیا ہے اُس میں سے حقانیت کے رویہ کو اختیار کرنا اور غیر حقانیت کے چلن کو ترک کرنا ویراگ ہے[1]۔ اور مٹی سے لے کر پرمیشور تک چیزوں کے صفات۔ فعل اور عادات سے واقف ہو کر اُس (پرمیشور کے) حکموں کو بجا لانا۔ اور اُس کی اُپاسنا میں ثابت قدم رہنا۔ اُس کے خلاف نہ چلنا۔ اور کائنات سے فیض لینا وِویک کہلاتا ہے[2]

تیسرا سادھن "شٹ سمپتی" + شم[1]۔ دم[2]۔ اُپ رتی[3]۔ تتکشا[4] شردھا[5]۔ سمادھان[6] ہے۔

بعد ازاں تیسرا سادھن "شٹ سمپتی" یعنی چھ قسم کے کام کرنا۔

اوّل "شم"۔ جس سے اپنے آتما اور انتہ کرن کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا۔ (حواس باطنی)

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ بُرے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا +

سوم "اُپ رتی" یعنی بد افعال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا +

---

[1] اصلی کتاب میں بجائے لفظ ویراگ کے لفظ وویک طبع ہُوا ہے اور یہ ظاہرا انطباع یا کتابت کا سہو ہے کیونکہ باعتبار تعریف ویراگ کے یہاں لفظ ویراگ چاہیئے نہ کہ وویک اسلئے ترجمہ میں بنظر صحت لفظ ویراگ درج کیا گیا ہے

[2] یعنی وویک یا تمیز کی عملی حالت جہانتک کہ حقانیت کو اختیار کرنے اور غیر حقانیت کو چھوڑنے سے تعلق رکھتی ہے وہاں تک وہ ترک یا ویراگ کہلا سکتی ہے باقی دیگر صور تہائے متعلقہ علم و عمل میں وہ وویک یا تمیز کہلاتی ہے یا یوں کہو کہ وویک اور ویراگ کا مطلب ایک ہی ہے یعنی وویک حصول تمیز کو کہتے ہیں اور وویک کے مطابق عمل کرنا ویراگ ہے + مترجم

دوم ۔ سُوپن (خواب بینی)

سوم ۔ سُشُپتی (گہری نیند) کی اَوستھا کہلاتی ہے +

د ۔ تین جسموں کا امتیاز

تین ”شریر“ (جسم) ہیں۔ اوّل ”سُتھول“ (کثیف) جو یہ نظر آرہا ہے +

دوم ۔ سُوکشم شریر (جسم) لطیف کہلاتا ہے جو پانچ پران[1] ۔ پانچ گیان اندریہ (حواس علمی)، پانچ ”سُوکھشم بُھوت“ (عناصر لطیف) مَن اور بُدّھی (عقل) ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے ۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے ۔ اس کی دو تفریق ہیں ایک ”بھوتک“ (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے ۔ دوسرا ”سُوَ بھاوِک“ (طبعی) جو جیو کے اوصاف جبلّی ہیں ۔ یہ دوسرا اور بھوتک شریر (جسم عنصری لطیف) مُکتی میں بھی رہتا ہے ۔ اور اِس سے جیو مُکتی میں سُکھ بھوگتا ہے ۔

سوم ۔ ”کارن“ جس میں سُشُپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے ۔ وہ بوجہ اس کے کہ بصورت پرکرتی ہوتا ہے سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے ایک ہے +

چہارم ”تُریہ شریر“ (حالت چہارم) وہ کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سَمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں ۔ اِسی سمادھی کے تاثرات سے وجود پذیر جسم کی ہمت مُکتی میں بھی عمدگی سے معاون رہتی ہے +

ھ ۔ جیو کوشوں ۔ اوستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے وہی فاعل اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے ۔

اِن تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے ۔ چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جُدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب ہی کہتے ہیں کہ ”جیو نکل گیا“ ۔ یہی جیو سب کو تحریک دینے والا ۔ سب کو قائم رکھنے والا شاہد فاعل اور بھوگنے والا (دُکھ سُکھ کا پانے والا) کہلاتا ہے ۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں سمجھو کہ وہ ”اگیانی“ اور اوِیکی (امتیاز سے بے بہرہ) ہے ۔ کیونکہ جیو کے سوائے جس قدر یہ تمام جڑ (غیر ذی نفس) چیزیں ہیں ۔ انکو نہ تو دُکھ سُکھ کا بھوگ (استحصال) ہے اور نہ پاپ پُن کرنے کی طاقت کبھی ہو سکتی ہے ۔ ہاں اُن کے تعلق سے جیو پاپ پُن کا کرنے والا اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے +

---

[1] پانچ قسم کی طاقتوں سے مُراد ہے جن پر زندگی کا انحصار ہے + مترجم

سُننے کے بعد۔

دوم۔ منن۔ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر سُنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پُوچھنا۔ اور سُننے کے وقت بھی اگر بولنے والا اور سُننے والا مناسب سمجھیں تو پُوچھنا اور سمادھان (دفع شک) کرنا +

سوم۔ "ندی دھیاسن" جب سُننے اور سوچنے سے شک رفع ہو جاویں تب مراقبہ میں بیٹھ کر اُس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سُنا تھا اور سوچا تھا وہ ویسا ہی ہے یا نہیں۔ یعنی دھیان یوگ (عالم مراقبہ کے خیالات) سے دیکھنا۔

چہارم "ساکشات کار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اُس کو ویسا ہی من وعن جان لینا۔

یہ "شروَن چتشٹیہ" کہلاتا ہے۔

ہمیشہ تموگن یعنی غصہ۔ گندہ پن۔ کاہلی غفلت وغیرہ سے اور

(۵) تموگن اور رجوگن سے الگ ہو کر ستوگن کو اختیار کرنا۔

"رجوگن" یعنی حسد۔ دشمنی۔ نفسانیت۔ غرور۔ پریشان خاطری وغیرہ عیبوں سے الگ ہو کر "ستیہ" (ستوگن) یعنی قراریافتہ طبیعت۔ پاکیزگی۔ علم۔ تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے +

(۱) "میتری" یعنی سُکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ +

(۶) میتری وغیرہ چار قسم کی بھاونا (برتاؤ) کو اپنا شعار بنانا۔

(۲) "کرونا" دُکھی آدمیوں پر رحم +

(۳) "مُدتا" نیکوکار لوگوں سے شادمان ہونا +

(۴) "اُپیکشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت رکھنا نہ عداوت اپنا شعار بنائے + ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان طالب نجات ضرور کیا کرے

(۷) روزمرہ کم ازکم دو گھنٹے دھیان کرنا۔

تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر مشاہدہ میں آیئں۔ دیکھو! ہم لوگ[1] "چیتن سروپ" ہیں اور اسی وجہ سے مجسم آگاہی اور من کے شاہد ہیں۔ کیونکہ جب منّ برقرار۔ بےقرار۔ خوش یا

---

[1] اصل عبارت میں بجائے لفظ "ہم لوگ" کے لفظ "اپنے" درج ہے لفظ "اپنے" سوامی جی کی بول چال میں اکثر بجائے لفظ "ہم لوگ" کے مستعمل رہا ہے ناظرین نمونہ کے لئے آریہ بھونے کے پرتھم بھاگ میں پرارتھنا نمبر ۲۲ کو دیکھ لیویں نظر بریں ترجمہ میں مطابق اُردو محاورہ کے لفظ "ہم لوگ" درج کیا گیا ہے + مترجم

چہارم "تتکشا" چاہے مذمت اور تعریف۔ نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کاروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا +

پنجم۔ "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان (شاستروں) کی آگاہی سے پورے صالح۔ عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا +

ششم "سمادھان" یعنی چت (طبیعت) کو یکسو رکھنا +

یہ چھ ملکر تیسرا سادھن کہلاتا ہے +

چوتھا سادھن ممکشو ہونا۔

چوتھا ممکشو ہونا۔ یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی اُسی طرح مکتی کے عمل اور مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا +

یہ چار سادھن ہیں۔ اور چار "انوبندھ" (لوازمات) ہیں۔ یعنی

(۳) چار سادھنوں کے ساتھ چار انوبندھ بھی لازم ملزوم ہیں +

"سادھنوں" کے بعد یہ عمل لازمی ہیں + اُن کی تفصیل۔

(اوّل) "ادھکاری" جو شخص اِن چار (مذکورالصدر) سادھنوں میں مصروف ہوتا ہے وہی مکتی کا ادھکاری ہوتا ہے +

(دوم)۔ "سمبندھ" برھم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اُس کے مُبین وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا +

(سوم) "وشئے" تمام شاستروں کے بیان کا وشے (مدعا) برھم ہے۔ اُسکو فائز ہونے کا وشے رکھنے والا وشئے کے نام سے نامزد ہے +

(چہارم) "پریوجن" سب دکھوں کا مٹ جانا۔ اور پرم آنند کو پاکر مکتی کے سکھ کا ہونا +

یہ چار "انوبندھ" کہلاتے ہیں۔

بعد ازاں "شرون چتشٹیہ" (چار قسم کا شرون) ہے

(۴) حصولِ علم الٰہی کی چار منزلیں

اول "شرون" جب کوئی عالم اُپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سُننا۔ خصوصاً "برھم ودیا" (علم الٰہی) کے سُننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے۔

ف ان مذکورالصدر چار سادھنوں کے ذریعہ سے ادھکاری بننا سب سے پہلا انوبندھ ہے + مترجم

سے فرحت کا استحصال ہوتا ہے - اُسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو - وام مارگی شری پور کو - شیوی کیلاش کو - ویشنوی بیکنٹھ کو اور گوکلئے گوسائیں گولوک" وغیرہ میں پہنچنے پر اچھی اچھی عورات - خورو نوش - پوشش مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں - پورانک لوگ سالوک یعنی ایشور کے مقام میں بود و باش - سانج یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسر اوقات کرنا - "سارُوپ" یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے ویسا بنجانا "سامیپ" یعنی مثل خادم ایشور کے نزدیک رہنا - "سایُج" یعنی ایشور سے متواصل ہو جانا - یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں - ویدانتی لوگ برہم میں لئے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں +

(جواب) جینیوں کے بارھویں - عیسائیوں کے تیرھویں اور مسلمانوں کے چودھویں سملاس میں مکتی وغیرہ کے مضامین بالخصوص لکھے جاوینگے -

وام مارگی جو شری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات - شراب و گوشت وغیرہ خورو نوشش اور راگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں وہ یہاں سے کچھ فوقیت نہیں رکھتا +

اِسی طرح مہادیو اور وشنو کے ہم شکل لوگوں کا جو پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو پاکر آنند بھوگنا ہے اُس کی نسبت اِس دُنیا کے دولت مند اور راجاؤں سے صرف اِتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہے گی - اِلّا یہ اُن کا لغو مقولہ ہے - کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ - اور جہاں روگ ہو وہاں بُڑھاپا بھی لازمی ہے - نیز پورانکوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے ویسی تو چیونٹیوں - کیڑوں - پتنگوں - اور حیوانوں وغیرہ کو بھی خود بخود میسر ہے -

---

۱؎ یہاں بروے شمار پورانک لوگوں کی مکتی کی قسمیں پانچ ہو جاتی ہیں چار غالباً اِسوجہ سے درج ہوئی ہیں کہ پورانک لوگوں میں سانج اور سایُج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے بعض سانج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض سایُج کو نہیں مانتے اسواسطے دونوں فریق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں +

۲؎ ساروپ یعنی معبود دیوتا کے ہمشکل ہونے کی صورت میں جو مکتی ہے اُسکی مناسب تردید مہادیو اور وشنو کی ہمشکلی اختیار کرنے اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنیکی حجت میں آچکی ہے آئندہ باستثناء اُس کے :

۳؎ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں جو چراغ کو دیکھکر اُسپر آ گرتا ہے - علاوہ اس کے موسم برسات کے اکثر پردار کیڑوں کو پتنگ کہا جاسکتا ہے + مترجم

رنجیدہ ہوتا ہے اُس کو جیئوں کا تیئوں دیکھتے ہیں - اسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں - سابقہ دید کے یادآور ہیں اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں دارندہ اور کشش کنندہ اور سب سے علیحدہ ہیں - اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار - اِن (مذکور الصدر چیزوں) کو تحریک دینے والے اور زیر فرمان رکھنے والے نہ ہو سکتے +

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः।योगशास्त्रे पादे २। सू० ३॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اودّیا - اسمتا - راگ - دویش - ابھی نویش پانچ کلیش ہیں]

(۸) پانچ کلیشوں کو دور کرنا چاہیئے -

اِن میں سے اَودّیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں - عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اُس کو آتما سے جُدا نہ سمجھنا "اسمتا"[ئے] ہے - سُکھ سے محبت رکھنا "راگ" - اور دُکھ سے نفرت "دویش" ہے - اور سب متنفسوں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں مقیم رہوں - مروں نہیں - یہ موت کے دُکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے - اِن پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) اور وِگیان (معرفت) کے دور کرکے اور برھم کو فائز ہو کے مُکتی کے اعلےٰ آنند کو بھوگنا چاہیئے +

دیگر مختلف عقاید کے خیالات مُکتی کے بارے میں کس قسم کے ہیں اور اُنکی تردید +

(۲۸) (سوال) جیسے مُکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا - دیکھو! جینی لوگ "موکش شِلا" یعنی شِوپور میں چُپ چاپ بیٹھے رہنے کو - عیسائی چوتھے آسمان کو جس میں شادی - لڑائی - باجے گاجے - لباس وغیرہ پہننے

ئے اصل کتاب میں بجاے لفظ "اسمتا" کے "ابھی نویش" درج ہے چونکہ بلحاظ سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیئے - اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آئندہ درج ہے اسلئے ترجمہ میں اصلی لفظ اسمتا درج کیا گیا + مترجم

(۲۰) (سوال) جنم ایک ہے یا بہت سے۔

غور درباره تناسخ

(جواب) بہت سے

(۲۱) (سوال) اگر بہت ہیں تو پہلے جنم اور موت کی باتیں کیوں یاد نہیں۔

جیو کے علم وغیرہ کی نہایت محدود طاقتوں میں پچھلے جنموں کی باتیں یاد رکھنے کی قابلیت نہیں ہے

(جواب) جیو محدود العلم ہے۔ ہر سہ زمانہ کو مشاہدہ میں لانے والا نہیں۔ اِس لئے یاد نہیں رہتا۔ اور جس مَن کے ذریعہ علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا۔[1] بھلا پہلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اِس جسم ہیں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر متولد ہوا۔ نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں اُن کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔ علیٰ ہذا القیاس بحالت بیداری یا خواب بہت سا کاروبار بدیہی طور پر کرکے "سُشُپتی" یعنی گہری نیند کی حالت میں اُس عالم بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرھویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا۔ تمہارا مونہہ۔ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ۔ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا۔ اور مَن میں کیا سوچ تھی۔ جب اِس جسم میں یہ حال ہے تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شکوک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے۔

(۲۲) بلکہ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جیو سُکھی ہے نہیں تو سارے جنموں کے دُکھوں کو دیکھ دیکھ کر[2] دُکھی ہو کر مر جاتا۔

پچھلے جنموں کی باتیں یاد نہ رہنا جیو کے لئے سُکھ کا باعث بھی ہے۔

نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے۔ نہ کہ جیو کی۔

(۲۳) (سوال) جب جیو کو پچھلے حال کا علم نہیں اور ایشور اُس کو سزا دیتا ہے تو جیو کا سُدھار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اُس کو علم ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا تھا۔ اُس کا یہ نتیجہ ہے تب ہی وہ پاپ سے

چونکہ گیان یا علم آٹھ قسم کا ہوتا ہے اس لئے انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر کسی صورت سے نہیں ہے۔

[1] یعنی انسان کا من اِس جنم کی کیفیتوں میں ہمہ تن محو اور مستغرق ہو جانے پر پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا۔

[2] یاد کرنے سے تمام دکھ ہیچ میچ نگاہ کے سامنے آجاتے ہیں اسلئے یاد ایک قسم کا مشاہدہ ہے۔ مترجم

کیونکہ جس قدر مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں[1]۔ اُنہیں میں سب جیو رہتے ہیں اِسلئے
"سالوک" مکتی بلا محنت خود بہ خود حاصل ہے ✦
"سامیپ" ایشور کے سب جگہ محیط ہونے کی وجہ سے سب اُس کے نزدیک ہیں
اس لئے سامیپ مکتی بھی خود بہ خود حاصل ہے ✦
"سانُج" ایشور سے جیو بہرحال چھوٹا ہے اور بوجہ چیتن ہونے کے خود بہ خود
بہ مثل ہمرشتہ ہے۔ اس لئے "سانُج" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے۔
اور تمام جیو محیط کُل پرماتما کے احاطہ[2] میں ہونے کے باعث سے اُس سے ملے ہوئے
ہیں اس لئے سانُج مکتی بھی خود بہ خود حاصل ہے ✦
پھر دیگر عوام ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر کی آمیزش عناصر میں ہونے کو
اعلےٰ مکتی مانتے ہیں وہ کُتّے اور گدھے وغیرہ کو بھی حاصل ہے ✦

(۳۹) یہ مکتیاں نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کی قیود ہیں کیونکہ یہ لوگ

مذکورۂ بالا مکتیاں نہیں بلکہ ایک قسم کے قیود ہیں۔

شِو پور۔ موکش شِلا۔ چوتھے آسمان۔ ساتویں
آسمان۔ شری پور۔ کیلاش۔ ویکنٹھ۔ گولوک
کو ایک جگہ پر مقام کی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اُن مقاموں سے الگ
ہو جاویں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ نظر بریں جیسے کوئی بارہ پتھر کے اندر نظر بند ہو ویسے
یہ لوگ مقید ہوں گے مکتی تو یہی ہے کہ جہاں چاہیں وہاں آئیں جائیں۔ کہیں اٹکیں
نہیں[3] وہاں نہ خوف ہے نہ شک اور نہ دُکھ ہوتا ہے۔
جنم ہونے کو اُتپتی (پیدائش دُنیا) اور مرنے کو پرلے (فناءِ دُنیا) کہا گیا ہے۔
اِس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں[4]۔

---

[1] کیونکہ ایشور سب جگہ محیط ہے۔

[2] احاطہ میں ہونے سے مُراد یہ ہے کہ پرماتما ہر ایک چیز کے اندر باہر محیط ہے۔

[3] نئے ویدانتی جو برہم کے ہو جانا مکتی مانتے ہیں اُسکی نسبت پیشتر ذکر آچکا ہے کہ وہ ایک قسم کی معدومیت ہے نہ کہ مکتی اور آئندہ بھی اِسی سملاس میں سوال و جواب متعلقہ تناسخ کے بعد ذکر آیا ہے۔

[4] چونکہ مکتی یافتہ لوگوں کے جنم پر مخالفین کو تامل و اعتراض ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اِسلئے جتلایا گیا ہے کہ دُنیا کا سلسلہ جنم لینے اور مرنے پر ہی منحصر ہے چنانچہ اُتپتی اور پرلے محض جنم اور مرن ہی کا نام ہے اِسی واسطے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں۔ اور یہ پیشتر جتلایا جا چکا ہے کہ جیو اپنے حقیر ترین علم اور طاقت کی وجہ سے لاانتہا عرصہ تک تحمل مکتی کا نہیں کر سکتا ✦ مترجم

(جواب) چونکہ پرماتما انصاف چاہتا اور انصاف کرتا ہے اور بے انصافی کبھی عمل میں نہیں لاتا اِس وجہ سے وہ قابل پرستش اور بڑا ہے - جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں - اور جس طرح مالی بلا وجہ معقول راستے میں یا بے موقعہ درخت لگانے سے - نا قابل قطع کو قطع کرنے سے - نہ بڑھانے کے لائق کو بڑھانے سے - بڑھانے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے اُسی طرح بے موجب کارروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے - پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے - اگر دیوانہ وار کام کرے تو دُنیا کے اچھے افسرانِ عدالت سے بھی فروتر ہونے پر بے توقیر ہو جاوے - کیا اِس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بداعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور بے وقعت نہیں ہوتا؟ نظر باِیں حالات ایشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا ✦

(۳۵) (سوال) پرماتما نے پہلے ہی سے جس قدر دنیا تجویز کیا ہے اُسیقدر دیتا ہے اور جتنا کام کرنا ہے اُتنا ہی کرتا ہے ✦

مسئلۂ قضا و قدر پر وچار

(جواب) اُس کی تجویز جیوؤں کے اعمال کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ کسی اور طرح اگر کسی اور طرح ہو تو وہ باخطا اور بے انصاف ہو جاوے ✦

(۳۶) (سوال) بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سُکھ دُکھ ہے - بڑوں کو بڑی تشویش اور چھوٹوں کو چھوٹی - مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھ کر گرمی کے وقت کچہری جاتا ہے - اُس کو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں کہ پُن پاپ کا پھل دیکھو! ایک پالکی میں آنند کے ساتھ بیٹھا ہے اور دوسرے بغیر جُوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں اور پالکی کو اُٹھائے لئے جاتے ہیں - مگر عقلمند لوگ دیکھکر اسباب کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے ساہوکار کے دل میں بڑا غم ہوتا ہے اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے - اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے - جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی اِدھر اُدھر جانے کا فکر کرتے ہیں کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس - آج ہاروں گا یا جیتوں گا - نہ جانے کیا ہوگا - اور کہار لوگ تمباکو پیتے - آپس میں بات چیت کرتے ہوئے خوش خوش آرام سے سو جاتے ہیں - سیٹھ جی اگر جیت جائیں

یہ نادانوں کی سمجھ ہے کہ بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سُکھ دُکھ ہے -

کاموں سے بچ سکیگا +

(جواب) تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو +

(سوال) "پرتیکش" وغیرہ پرمانوں (ثبوت بدیہی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ قسم کا۔[1]

(جواب) تو پھر تم جنم سے لے کر وقت وقت میں حکومت۔ دولت۔ عقل۔ علم۔ افلاس۔ بے عقلی[2] جہالت۔ اور سکھ دُکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم سے استحصال آگاہی کس طرح نہیں کرتے؟ اگر ایک طبیب اور ایک غیر طبیب کو کوئی بیماری ہو تو اُس کی تشخیص کا علم طبیب کو ہو جاتا ہے اور ناواقف نہیں جان سکتا کیونکہ ایک نے علم طب پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا۔ مگر طب سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بدپرہیزی ہو گئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے۔ اسی طرح دنیا میں گوناگوں سکھ دُکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کس طرح نہیں کر لیتے؟۔ اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانوگے تو پرمیشور طرفداری کرنے والا ٹھہر جاتا ہے۔ کیونکہ پاپ کے بغیر افلاس وغیرہ دُکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پُن کے بغیر حکومت۔ دولت مندی اور عقل[2] اوس کو کیوں دی۔ پس پچھلے جنم کے پاپ اور پُن کے مطابق دُکھ سُکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک منصف رہتا ہے +

(۳۴) (سوال) ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے۔ جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے وہی انصاف ہے۔ جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے۔ کسی کو کاٹتا اُکھاڑتا اور کسی کو حفاظت سے بڑھاتا ہے۔ مالک اپنی چیز کو جس طرح چاہے رکھے۔ اُس (ایشور) کے اوپر کوئی بھی دوسرا انصاف کرنے والا نہیں ہے جو اُس کو سزا دے سکے۔ یا ایشور کسی سے ڈرے +

> ایشور کی عظمت و برتری کسی قسم کا مستانہ وار زعم طاقت یا زبردستی یا اس طرح کے ادنٰے ادنٰے خیالات کی آزمایش نہیں کہ میں جو چاہوں سو کر سکتا ہوں بلکہ ہمیشہ اپنے منصفانہ سلوک سے ہی وہ قابل تعظیم و قابل ادب ہے۔

---

[1] آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے سملاس میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہے۔

[2] اصل کتاب میں اس جگہ پر لفظ نربدھی (بے عقلی) کا درج ہے جو باعتبار طرز بیان کے چھاپہ یا کتابت کا سہو پایا جاتا ہے اسواسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا +

چاہے گا نرک میں بھیج دے گا۔ اِسپر تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کس طرح عمل میں لائیں کہ دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے۔ پرمیشور کے اختیار میں ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوگی کرے گا۔ اِس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا ؛

اندریں صورت پچھلے جنم کے پُن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے اعمال کے مطابق آئندہ جنم ہوگا ؛

(۳۸) (سوال) انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جُدا جُدا قسم کے ؛

> جیو سب یکساں ہیں اُن میں فرق صرف نیکی بدی کی تاثیر سے ہے

(جواب) جیو یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پُن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں ؛

(۳۹) (سوال) انسان کا جیو قالب حیوانات وغیرہ میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے قالب میں اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں ؛

> جیو جملہ انسانی وحیوانی جونوں میں اور تمام مذکر ومؤنث قالبوں میں جنم پا سکتا ہے ؛

(جواب) ہاں جاتا آتا ہے۔ کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پُن کم ہوتا ہے تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجہ کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پُن پاپ برابر ہوتا ہے تو معمولی انسانی جنم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پُن پاپ کے اعلےٰ متوسط اور ادنےٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے تب پاپ پُن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور پُن کا ثمرہ پاکر پھر بھی متوسط درجہ کے انسانی جسم میں آتا ہے ؛

(۴۰) جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے تب "یمالہ" یعنی خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے ؛

> جنم مرن کسے کہتے ہیں۔ جیو جسم سے نکلنے پر کہاں رہتا ہے اور پھر کس طرح جنم لیتا ہے۔

تو کچھ تسکین ہوتی ہے - ورنہ ہار جاوے تو گویا دُکھ کے سمندر میں ڈوب گئے - اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں - اسی طرح جب راجا خوش نما اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اُس کو جلدی نیند نہیں آتی - اور مزدور کو کنکر پتھر مٹّی اور اونچی نیچی جگہ پر بھی فی الفور نیند آجاتی ہے - بس سب جگہ یہی حال سمجھو +

(جواب) یہ نادانوں کی سمجھ ہے - اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا - اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہتے اور کہار ساہوکار بننا چاہتے ہیں - اگر سُکھ دُکھ برابر ہوتا تو اپنی اپنی حالت چھوڑ کر دونو نیچا یا اونچا بننا نہ چاہتے +

دیکھو ایک جیو عالم - نیک نہاد صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں جاگزین ہوتا ہے - اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے - ایک کو وقت حمل سے برابر سُکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دُکھ ملتا ہے - ایک جب پیدا ہوتا ہے تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے - نال باقاعدہ کاٹی جاتی ہے - دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے - جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے تو مصری وغیرہ کی آمیزش کے ساتھ حسب خواہش میسر آتا ہے - اُس کو خوش رکھنے کے لئے نوکر چاکر - کھلونے - سواری موجود ہوتے ہیں - اور لاڈ سے عمدہ جگھوں میں آرام پاتا ہے - دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے - نہلانے کے واسطے پانی تک حاصل نہیں ہوتا - جب دودھ پینا چاہتا ہے تو دودھ کے بدلے مُکّے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے - نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے اور کوئی نہیں پوچھتا - الغرض بغیر پُن اور پاپ کے سُکھ دُکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے +

(۳۷) علاوہ ازیں اگر اعمال کے بغیر سُکھ دُکھ ملتے[1] ہیں تو آگے نرک (دوزخ) سُورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں[2] - کیونکہ جس طرح اِس وقت پرمیشور نے اعمال کے بغیر سُکھ دُکھ دیا ہے اُسی طرح مرنے کے بعد بھی جس کو چاہے گا "سورگ" میں اور جنکو

اگر سُکھ دُکھ کے ملنے میں اعمال باعث نہ ہوں تو کوئی اعمال نیک نہ کرے کیونکہ ناحق کی سر دردی سے کیا حاصل -

[1] یعنی اس زندگی کے دُکھ سُکھ بغیر سابقہ اعمال کے ہیں +

[2] یعنی یہ لازم نہیں آنا چاہئیے کہ فلاں قسم کے اعمال سے دوزخ اور فلاں قسم کے افعال سے بہشت نصیب ہوگا + مترجم

(۴۳) (سوال) مُکتی کے اندر جیو پرمیشور میں مل جاتا ہے یا جُدا رہتا ہے؟

جیو مُکتی کے اندر پرمیشور میں مل نہیں جاتا۔

(جواب) جُدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر مل جاوے تو مُکتی کا سُکھ کون بھوگے اور مُکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ جائیں۔ وہ مُکتی تو نہیں بلکہ جیو کی معدومیت سمجھنی چاہیئے۔ جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک اعمالی۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) مذکورۂ بالا سب تدبیریں کرتا ہے وہی مُکتی پاتا ہے

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्।
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति॥ तैत्तिरी०।
आनन्दवल्ली। अनु० १॥

جو جیو آتما اپنی عقل اور آتما کے اندر ہست مطلق۔ عین علم غیر متناہی عین راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اُس محیطِ کل برھم میں مستقیم ہو کر اُس بے انتہا علم والے برھم کے ساتھ سب مُرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے اُس اُس کو پاتا ہے۔ یہی مُکتی کہلاتی ہے [تیتری اُپنشد]

(۴۴) (سوال) جیسے جسم کے بغیر دنیوی سُکھ نہیں بھوگ سکتا ویسے مُکتی میں جسم کے بغیر آنند[1] کس طرح بھوگ سکے گا؟

جیو مُکتی میں بغیر کثیف جسم کے سُکھ کس طرح پاتا ہے۔

(جواب) اِس کا جواب شافی پہلے دے چکے ہیں۔ اِتنا اور سُنیئے۔ جس طرح دنیوی سُکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے اُسی طرح پرمیشور کے سہارے جیو آتما مُکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مُکت جیو غیر متناہی محیط کُل برھم کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے۔ پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے

---

[1] لفظ آنند سے دُنیا کی گندہ حرص کی مراد نہیں سمجھنی چاہیئے کیونکہ وہ آنند اُسی قسم کا ہوگا جس کی خواہش مُکتی یافتہ اعلیٰ روح کے لئے ممکن ہے مثلاً کارخانۂ قدرت کے رموز کی خاص واقفیت بعض خاص الخاص مُکتی یافتہ روحوں کی ملاقات کسی برترین عالم کی سیر علیٰ ہذاالقیاس وہ باتیں جو کہ ہم گرفتاران لہو ولعب دنیاوی کے خیال میں آنی محال ہیں * مترجم

यमेन वायुना

یعنی "یم" نام ہوا کا ہے - گرڑ پُران کا بناوٹی "یم" نہیں - اِس کی خاص تردید اور تائید (بحث) گیارھویں سملاس میں درج ہوگی + اِس کے بعد "دھرم راج" یعنی پرمیشور اُس جیو کے پاپ پُن کے مطابق جنم دیتا ہے - وہ ہوا - اناج - پانی خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے - بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جاکر - حمل میں قائم ہوکر - جسم اختیار کرکے باہر آتا ہے اگر اعمال عورت کے جسم حاصل کرنے کے لائق ہوں تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کے جسم حاصل کرنے کے اعمال ہوں تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اگر حمل ٹھہرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے +

(۴۱) اِس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اُس وقت تک پڑا رہتا ہے جب تک نیک اعمال اُپاسنا اور گیان کے ذریعہ مُکتی نہیں پاتا - کیونکہ نیک اعمال سے انسانوں میں اعلےٰ جنم ملتا ہے اور مُکتی میں زمانہ "مہاکلپ" تک جنم لینے اور مرنے کے دُکھوں سے آزاد رہ کر آنند میں بسر کرتا ہے +

> جب تک مُکتی نہ ہو جیو بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہتا ہے -

(۴۲) (سوال) مُکتی ایک جنم میں ہوتی ہے یا کئی جنموں میں

(جواب) کئی جنموں میں کیونکہ

> مُکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।

क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥

मुण्डक २ । ख० २ । मं० ८ ॥

جب اُس جیو کے ہردے (دل) سے "اودیا" اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے - تمام شک رفع ہوجاتے ہیں - اور اعمالِ بد چھوٹ جاتے ہیں تب اُس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر محیط ہورہا ہے قیام کرتا ہے [مُنڈک اُپنشد] +

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम्।
वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम्॥ १॥
शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः।
वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम्॥ २॥
यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते।
स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम्॥ ३॥
सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम्।
एतद् व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः॥ ४॥
तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किञ्चिदात्मनि लक्षयेत्।
प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत्॥ ५॥
यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः।
तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम्॥ ६॥
यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम्।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत्॥ ७॥
त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः।
अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः॥ ८॥
वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः।
धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम्॥ ९॥
आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम्॥ १०॥
लोभः स्वप्नो धृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम्॥ ११॥

مُکتی پائے ہوؤں کے ساتھ ملتا ہے - علم پیدائش کو ترتیب وار دیکھا ہوا تمام مختلف دنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دُنیائیں نظر آتی ہیں اور نظر نہیں آتیں اُن سب میں گھومتا ہے - وہ تمام اشیاء کو جو اُس کے علم کے آگے آتی ہیں دیکھتا ہے - جس قدر گیان بڑھتا ہے اُس کو اُتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے - مُکتی میں جیو آتما نِرلوث ہونے کی وجہ سے پُورا گیانی ہوتا ہے اور تمام اشیاء کو جو اُس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے - یہی غیر معمولی سُکھ "سورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خاص دُکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے +

(۴۵) ([स्वः]) "سوہ" سُکھ کو کہتے ہیں اور

سورگ اور نرک یعنی دوزخ و بہشت کیا ہیں

स्वः सुखं गच्छति यस्मिन् स स्वर्गः

अतोविपरीतो दुःख भोगो नरक इति

لفظی ترجمہ

[جس میں سُکھ حاصل ہو وہ سُورگ ہے - اِس کے خِلاف دُکھ پانا نرک کہلاتا ہے - مترجم]

دنیوی سُکھ معمولی سُورگ ہے اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سُورگ کہلاتا ہے - تمام جیو طبعاً سُکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور دُکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں - مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک اُن کو سُکھ کا ملنا - اور اُن کے دُکھ کا چھُوٹنا ناممکن ہے - کیونکہ جس چیز کی عِلت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی +

جس طرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اُسی طرح پاپ کے چھوڑنے سے دُکھ دور ہوتا ہے +

(۴۶) دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پُن کی بہت قسم کی گتی (انجام) درج ہیں +

منو کے مطابق اعمال کی تاثیرات اور نتائج جو ستوگن رجوگن اور تموگن سے متعلق ہیں -

چاہیئے - پرکرتی (مادہ) کے یہ تین گن دُنیا کی تمام چیزوں میں محیط ہوکر رہتے ہیں (منو ۱۲-۲۶) ٭

اس کی تمیز اِس طرح کرنی چاہیئے کہ جب آتما میں بشاشت ہو دل شاد ہو اور اعلےٰ برقرار طبع کی طرح پاک جلوہ پایا جائے تب سمجھنا چاہیئے کہ ستوگن غالب ہے اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں (منو ۱۲-۲۷) ٭

ستوگن کا نشان

جب آتما اور مَن دُکھی اور بشاشت سے خالی ہونے پر محسوسات میں اِدھر اُدھر بھٹکیں تب سمجھنا چاہیئے کہ رجوگن غالب ہے اور ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں - (منو ۱۲-۲۸) ٭

رجوگن کی علامت

جب آتما اور من موہ میں ہوں یعنی دُنیوی چیزوں میں وہ پھنسے ہوئے ہوں - اور جب کہ اُن میں تمیز کچھ نہ رہے - محسوسات میں مبتلا حجّت و دلیل سے معرّا ہو اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو تب یقین جاننا چاہیئے کہ اِس وقت مجھ میں تموگن غالب اور ستوگن اور رجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۹) ٭

تموگن کی پہچان

اب اِن تینوں گنوں کے اعلےٰ - متوسط اور ادنےٰ نتائج کے ظہور کو مفصل بیان کرتے ہیں (منو ۱۲-۳۰)

ستوگن کے نشانات

ویدوں کا مطالعہ - دھرم پر قائم ہونا - گیان کو بڑھانا پاکیزگی کی خواہش حواس کا ضبط - دھرم کے کام - اور آتما کا دھیان - یہی علامات ستوگن کی ہیں - (منو ۱۲-۳۱) ٭

جب رجوگن نمودار ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن مخفی ہوئے ہوتے ہیں تب شروع میں شوق ترک استقلال - ناراست کارروائیوں کے اختیار کرنے میں اور نفس پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے - ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن خصوصیت سے جلوہ گر ہے (منو ۱۲-۳۲) ٭

رجوگن کا ظہور

جب تموگن کا ظہور اور باقی دونو کا اختفاء ہو تب نہائت درجہ کا لالچ جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے - غائت درجہ کی سستی اور نیند (نمودار ہوجاتی ہے) استقلال جاتا رہتا ہے - بدمزاجی پیدا ہوتی ہے - اور ناستک پن (آجاتا ہے) یعنی وید اور ایشور پر میلان نہیں رہنا - انتہ کرن میں تلوّن طبع کی ترقی ہوتی ہے - طبیعت میں یکسوئی

تموگن کا زور

यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणन्धर्मः श्रेष्ठमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ श्लो० ८ । ९ । २५-३३ । ३५-३८ ॥

اعمال اور اُنکی تاثیر یا اُنکا نتیجہ

یعنی انسان اپنی اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ قسم کی خصائل کو جان کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرے متوسط اور ادنےٰ کو چھوڑ دیوے۔ اور یہ بھی یقین سمجھے کہ یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے اُس کو مَن سے۔ زبان سے کئے ہوئے کو زبان سے۔ اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے یعنی سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲-۸) ٭

جو شخص بذریعہ جسم کے چوری۔ دوسرے کی عورت سے مباشرت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے اُس کا جنم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبوں میں ہوتا ہے۔ زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے عوض پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا قالب۔ اور من سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲-۹) ٭

جیووں کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲-۲۵) ٭

ستوگن رجوگن تموگن کی علامت

جب آتما میں گیان ہو تب ستوگن۔ جب اگیان ہو تب تموگن۔ اور جب آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگن جاننا

चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥
तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
मनु० अ० १२ । श्लो० ४० । ४२ —५० । ५२ ॥

(۴۷) جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ جو رجوگنی ہیں وہ متوسط درجہ کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی (فرو ترین درجہ)

منو کے مطابق ہر سہ گنوں کا پھل یا نتیجہ۔

نہیں رہتی۔ اور کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے۔ ایسی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت تموگن کی سمجھنی چاہیئے۔ (منو ۱۲۔۳۴)

غلبۂ تموگن کی پہچان۔

نیز جس فعل کے عمل میں آنے کے بعد۔ یا اُس کے کرتے ہوئے یا بمجرد اُس کی خواہش کے اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو تب (یعنی اُس فعل کے وقت) سمجھو کہ مجھ میں بہت بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲۔ ۳۵) *

غلبۂ رجوگن

اور جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑی ناموری چاہتا ہے مفلس ہونے پر بھی نقّال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا۔ تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے (منو ۱۲۔ ۳۶)

غلبۂ ستوگن

اور جب اِنسان کی آتما سب سے سیکھنے کی خواہش کرے۔ خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے۔ اچھے کاموں میں شرم نہ کرے۔ اور جس کام سے آتما شاد ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے۔ تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے۔ (منو ۱۲۔ ۳۷) *

ہر سہ گنوں کی عام اور مختصر علامات

تموگن کی علامت نفسانیت۔ رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش۔ اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲۔ ۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں *

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥१॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥३॥

وقت کے علم کے واقف۔ محافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں۔ اور سادھیہ یعنی جن کی خدمت سِدّھی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایسے اُستادوں کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۹) ✤

جو اعلےٰ درجہ کے ستوگنی ہوکر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برھما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے۔ "وشوسُرج" یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے ومان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے۔ دھارمک اور سب سے اعلےٰ عقل والے ہوتے ہیں۔ اور "اویکت" (یعنی لطیف ترین مادہ) کو شکل میں لانے اور پرکرتی (یعنی علت مادی) پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں (منو ۱۲-۵۰)✤

جو حواس کے تابع ہوکر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانے والے جاہل ہیں وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے بُرے دُکھ کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۵۱)✤

اِس طرح جو انسان ستوگُن۔ رجوگن۔ اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اُس کو اُسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے ✤

(۴۸) جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں وہ "گن آتیت" ہوکر یعنی ان سب تینوں گُنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہایوگی ہوکر مُکتی کی تدبیر کریں ✤

> مُکتی کے لئے مہایوگی ہوکر اخیر میں ہر سہ گن سے علیحدہ ہونا اور پرماتما سے خالص تعلق حاصل کرنا مطلوب ہے

چنانچہ لکھا ہے ✤

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ पा० १ । २ ॥

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ पा० १ । ३ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۴۹) [چت کی برتیوں (حرکتوں) کا نرودھ (روکنا) یوگ ہے ✤ تب ایشور کے سروپ ذات میں قیام ہوتا ہے] ✤

> چت کو روکنا اور اُس کے نتائج

یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجل منی کے سوتر ہیں۔ انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روکے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو۔ پھر اُس کو نرودھ کرکے (روک کر) ایکاگر (یکسو طبیعت) ہو یعنی ایک پرماتما اور

پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۰) ٭

جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں وہ غیر متحرک درخت وغیرہ کیڑے مکوڑوں کا
مچھلی - سانپ - کچھوے - مویشی اور مرگ (جنگلی چوپایہ) کا جنم پاتے ہیں -
(منو ۱۲-۴۲) ٭

جو متوسط درجہ کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی - گھوڑا - شودر - ملیچھ - اور
قابل مذمت کام کرنے والے شیر پلنگ اور خوک یعنی سور کا جنم پاتے ہیں
(منو ۱۲-۴۳) ٭

جو افضل (نیک نہاد) تموگنی ہیں وہ مدح خوان یعنی جو کبت - دوہا وغیرہ
بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں - خوب صورت پرند - ریاکار آدمی یعنی اپنے سُکھ کے
لئے خود ستائی کرنے والے - راکشس یعنی موذی آدمی - اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ
ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور غلیظ رہتے ہیں - یہ افضل
تموگنی اعمال کا ثمرہ ہے - (منو ۱۲-۴۴)

جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھلّا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ
سے کھودنے والے - ملّاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانے والے - نٹ جو بانس وغیرہ پر
چڑھنے - اُترنے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں - ہتھیار بند ملازم - اور شراب خوری
کی عادت وغیرہ میں مبتلا ہوتے ہیں - ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ
ہوتا ہے - (منو ۱۲-۴۵) ٭

جو متوسط درجہ کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ونستھ (یعنی
اہل سیف کے زمرہ میں سے) راجاؤں کے پروہت - حجت اور مقدمہ بازی کرنے
والے - سفیر - وکیل - بیرسٹر - محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶) ٭

جو نیک نہاد رجوگنی ہیں وہ "گندھرب" یعنی گانے والے - گوہیک یعنی باجہ
بجانے والے - یکش یعنی دولت مند - عالموں کے خدمت گار - اور اپسرا یعنی خوبصورت
عورت کا جنم پاتے ہیں - (منو ۱۲-۴۷) ٭

جو تپ کرنے والے جتی - سنیاسی - وید پاٹھی وِمان (غبارہ) چلانے
والے - علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں -
اُن کو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو - (منو ۱۲-۴۸) ٭

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ جیو یجنہ کرنے
والے - وید کے معنی کو جاننے والے - عالم - وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور

دسویں سملاس کا آغاز

اب آچار اناچار (نیک و بدچلن) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا مضمون بیان کریں گے۔

آچار اناچار کی تعریف ۱۔ اب جو دھرم کے کاموں کا عمل۔ نیک طبیعت۔ بھلے لوگوں کی صحبت۔ سچے علم کے حصول کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (نیک چلنی) اور اس کے برعکس "اناچار" (بدچلنی) کہلاتی ہے اُن کو لکھتے ہیں۔

(۱) منو کے مطابق آچار اناچار کی تشریح

(۲) विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ॥
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥
कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ २ ॥
सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसंभवाः ।
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥
अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत् तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥
वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥
सर्वन्तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

دھرم کے کاموں کے اگلے حصہ میں چت (قوت متخیلہ) کو ٹھیرا رکھے۔ نِرُدّھ کردے یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دیا جائے۔ [یوگ شاستر ۱-۲] ٭

جب چت ایکاگر اور "نِرُدّھ" ہوجاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے [یوگ شاستر ۱-۳] ٭

الغرض ایسی تدابیر مُکتی کے لئے کرنی چاہئیں۔ اور

(۵۰)

ساںکھیہ درشن کا قول کہ تینوں قسم کے دُکھوں کا غائت درجہ دفعیہ مُکتی ہے۔

अथ त्रिविध दुःखात्यन्तनिवृत्ति रत्यन्त पुरुषार्थः।
सांख्य । अ० १। सू० १॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

تین قسم کے دُکھوں کو بالکل ہٹانا غائت درجہ کا پُرشارتھ (مقصد معانی) ہے (سانکھ درشن ۱-۱)

یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے۔ "ادھیاتمک" یعنی تکالیف متعلق جسم۔ "ادھی بھوتک" یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچنا۔ "ادھی دیوک" جو حد سے زیادہ بارش۔ حد سے زیادہ گرمی۔ حد سے زیادہ سردی۔ اور من اور حواس کی بے قراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اِن تین قسم کے دُکھوں کو ہٹا کر مُکتی پانا غائت درجہ کا "پُرشارتھ" (مقصد روحانی) ہے ٭

اِس سے آگے نیک و بدچلن اور خوردنی و ناخوردنی کی چیزوں کے بارہ میں لکھیں گے ٭

وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا (منو ۲۔۴)

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں

(۵) اس لئے تمام وید[1]۔ منو سمرتی[2]۔ اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر نیک[3] آدمیوں کے چلن اور[4] جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے یعنی جن میں خوف شک اور شرم نہ ہو اُن کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو! جب کوئی شخص جھوٹ بولنا اور چوری وغیرہ کی خواہش کرتا ہے اُسی وقت اُس کے آتما میں خوف۔ شک اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے (منو ۲۔۶)

اِن چاروں پر خوب غور کرنا چاہئے

(۶) انسان کو چاہئے کہ اِن تمام یعنی (۱) وید (۲) شاستر (۳)۔ نیک آدمیوں کے چلن اور[4] اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو اُس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو (منو ۲۔۸)

دھرم پر چلنے کا نتیجہ

(۷) کیونکہ جو انسان ویدہیں اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اِس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلےٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے (منو ۲۔۹)

وید کے نہ ماننے والا ناستک ہے جو ذات سے خارج ہونا چاہئے

(۸) "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں اِن کے ذریعہ تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کرلینا چاہئے جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے وقری کرے اُس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں۔ کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے (منو ۲۔۱۱)

دھرم کے چار معیار

(۹) اِس لئے وید[1]۔ سمرتی[2]۔ نیک لوگوں کا چلن[3] اور[4] اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پسندیدہ چلن۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے (منو ۲۔۱۲)

دھرم کا گیان کس کو حاصل ہو سکتا ہے

(۱۰) لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ۔ اور "کام" یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اُسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں اُن کے لئے وید ہی اعلےٰ سند ہے (منو ۲۔۱۳)

دوجوں کو سنسکار کرنا واجب ہے

(۱۱) اِسی واسطے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے باثواب عملوں سے برہمن۔ کشتری اور ویش اپنے بچوں کا "نشیک" وغیرہ سنسکار

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥
योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥
वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥ मनु० अ० २ ।
श्लो० १-४।६।८। ९ । ११ १३ । २६ । ६५ ॥

نیک آدمیوں کے نمونہ اور اپنے ضمیر کے مطابق عمل

(۱) انسان کو ہمیشہ اس بات پر دھیان رکھنا چاہیئے کہ رغبت اور نفرت سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں۔ اور جس کو دِل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں وہی دھرم تسلیم اور تعمیل کے قابل ہے [منو ۲-۱]

کام آتما اور اکامتا اچھی نہیں

(۲) کیونکہ اس دنیا میں غائت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں [منو ۲-۲]

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا

(۳) اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور "نشکام" ہو جاؤں تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی یجنہ۔ راست گوئی وغیرہ برت (عہد) "یم" اور "نیم" کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں [منو ۲-۳]

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی

(۴) کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔

अज्ञो भवति वै बाल: पिता भवति मन्त्रद: ।
अज्ञं हि बालमित्याहु: पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभि: ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचान: स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणान्तु वीर्यत: ।
वैश्यानां धान्यधनत: शूद्राणामेव जन्मत: ॥ ११ ॥
न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिर: ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवा: स्थविरं विदु: ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृग: ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

मनु० अ० २ ॥ श्लो० ८८ ॥ ९३ । ९४ । ९७ । १०० ।
९८ । ११० । १२६ । १५३–१५७ । १५९ ॥

حواس کو قابو میں رکھنا اعلیٰ چلن ہے۔

(۱) انسان کا مقدم چلن یہ ہے کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والے محسوسات میں لگاتے ہیں اُن کے روکنے کی کوشش کرے۔ جس طرح گاڑی چلانے والا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اُن کو اپنے بس میں کرکے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر ہمیشہ دھرم کے راستہ میں چلایا کرے (منو ۲-۸۸)

کیونکہ اس کے سوائے انسان دھرم نہیں کر سکتا

(۲) کیونکہ حواس کو محسوسات میں پھنسانے اور ادھرم پر چلانے سے انسان یقیناً گناہ کماتا ہے۔ اور جب اِن کو مغلوب کرکے ادھرم میں چلاتا ہے تب ہی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے (منو ۲-۹۳)

بھوگنے سے خواہشیں کم نہیں ہوتیں

(۳) یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے

کریں - جو اِس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنے والے ہیں (منو ۲-۲۶)

برہمن - کشتری اور ویش کس کس عمر میں قرار دئے جاویں

(۱۲) برہمن کے سولھویں - کشتری کے بائیسویں - ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" (بال اتارنا) یعنی حجامت مونڈن ہو جانا چاہئے یعنی اِس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی ڈاڑھی - مونچھ - اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہیئے - اور کبھی نہ رکھنا چاہیئے اور اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں - کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے - اور اُس سے عقل کم ہو جاتی ہے ڈاڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جوٹھ بھی بالوں میں رہ جاتی ہے (منو ۲-۶۵)

(۱۳) **(۱) منو کے مطابق آچار اناچار کی مزید تشریح**

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्द्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥

(منو ۲ - ۱۵۴)

چاروں ورن کی بزرگی کا باعث

(۱۱) برہمن علم سے ۔ کشتری زور سے ۔ ویش دولت و مال سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲ - ۱۵۵)

بڑائی علم سے ہے نہ کہ سفید بالوں سے

(۱۲) سر کے بال سفید ہونے سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جو نوجوان علم پڑھا ہوا ہے اُس کو عالم لوگ بڑا جانتے ہیں (منو ۲ - ۱۵۶)

بے علم شخص محض برائے نام انسان ہے

(۱۳) اور جو علم نہیں پڑھا ہے جس طرح لکڑی کا ہاتھی یا چمڑے کا ہرن ہوتا ہے ۔ اُسی طرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام آدمی کہلاتا ہے ۔ (منو ۲ - ۱۵۷)

ست اُپدیش سے دھرم کی ترقی کرنی چاہیئے

(۱۴) اِس لئے علم پڑھ کر اور صاحب علم و دھرماتما ہو کر بلاخصوصیت عام متنفسوں کی بھلائی کا اُپدیش کرے ۔ اور اُپدیش کے وقت زبان شیریں اور ملائم بولے ۔ جو سچے اُپدیش سے دھرم کی ترقی اور ادھرم کو معدوم کرتے ہیں وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲ - ۱۶۹)

صفائی رکھنا

روزمرہ غسل کرے ۔ پوشاک ۔ کھانے پینے کی چیزیں ۔ رہنے کی جگہ ۔ سب صاف رکھے ۔ کیونکہ اُن کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑھتی ہے صفائی اُتنی کرنی واجب ہے جس سے میل اور بدبو دور ہو جاوے ۔

आचारः प्रथमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एव च ॥

मनु० अ० १ । १०८ ॥

وید و سمرتی کی ہدایت پر چلنا ہی نیک چلنی ہے

(۱۵) جو راست گوئی وغیرہ کاموں پر عمل کرتا ہے وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے ۔

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥

यजुः० अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्य्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । व० १५ । मं० १७ ॥

سے آگ بڑھتی جاتی ہے اُسی طرح محسوسات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہے اِس لئے انسان کو محسوسات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہئے [منو۲-۹۴]

غیر غالب الحواس آدمی گیان وغیرہ حاصل نہیں کرسکتا

(۴) جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے اُس کو "وِپرَدُشٹ" کہتے ہیں اُس کو۔ باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دنیا۔ نہ یجنہ "نہ نیم" اور نہ دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ اِن سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے [منو۲-۹۷]

غالب الحواس آدمی کے سب کام پورے ہو سکتے ہیں۔

(۵) اِس لئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارھویں مَن کو اپنے بس میں کرکے یوگ یعنی مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد کو پورا کرے۔ [منو۲-۱۰۰]

غالب الحواس کی تعریف

(۶) غالب الحواس اُس کو کہتے ہیں جو تعریف سُن کر خوش اور مذمت سن کر غمگین۔ اچھی چیز کے چھونے سے سُکھی اور بُری چیز کے چھونے سے دُکھی۔ خوب صورت شکل دیکھ کر خوش اور بد صورت شکل دیکھکر ناخوش۔ اچھی خوراک کھانیسے شادان اور بُری خوراک کھانے سے رنجان۔ خوشبو کا راغب اور بدبُو سے متنفر نہیں ہوتا [منو۲-۹۸]

کس موقعہ پر جواب دینا اور کس موقعہ پر جواب نہ دینا چاہئے

(۷) کبھی بِن پوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اُس کو جواب نہ دیوے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی جڑھ [بے حس شے] کی طرح خاموش رہے۔ البتہ جو فریب سے خالی اور متلاشی حق ہوں اُنکو بِن پوچھے بھی اُپدیش کرے [منو۲-۱۱۰]

پانچ قسم کے آدمی لائق تعظیم ہیں۔

(۸) اوّل دولت۔ دوم رشتہ یعنی خاندان و نسب۔ سوم عمر۔ چہارم اچھے کام۔ پنجم۔ پاکیزہ علم یہ پانچ عزت کے مقام ہیں۔ لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے اعلےٰ عمر اور عمر سے بڑھ کر کام اور کام سے زیادہ پاکیزہ علم والے بتدریج زیادہ عزت کے لائق ہیں [منو۲-۱۳۶]

عالم بہ نسبت عمر رسیدہ کے زیادہ عزت کے لائق ہے

(۹) کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وہ طفل ہے اور جو علم اور معرفت کے دینے والا ہے اُس طفل کو بھی بزرگ ماننا چاہئے۔ کیونکہ تمام شاستر اور علماء کامل بے علم کو طفل اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں + [منو۲-۱۵۳]

بزرگی خاندان وغیرہ سے نہیں بلکہ علم سے ہے۔

(۱۰) زیادہ سالوں کے گزرنے۔ سفید بالوں کے ہونے۔ زیادہ دولت اور بڑے خاندان ہونے سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رشی مہاتماؤں کا یہی یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے وہی آدمی بزرگ کہلاتا ہے

کر چکے تھے۔ دوسرے کی شہادت کے لئے اپنے بیٹے شک سے کہا کہ اے بیٹا تو متھلا پوری میں جا کر یہی سوال راجہ جنک سے کر۔ وہ اس کا مناسب جواب دیں گے۔ باپ کی بات سن کر شک آچاریہ پاتال لوک سے متھلا پوری کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے میرو یعنی ہمالہ سے شمال مشرق و شمال و شمال مغرب گوشوں میں جو ملک آباد ہیں اُن کا نام "ہری ورش" تھا یعنی "ہری" نام بندر کا ہے۔ اُس ملک والے لوگ اب بھی سُرخ چہرہ یعنی بندر کی طرح کھوی آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں کا نام اِس وقت یورپ ہے اُنہیں کو سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے تھے۔ اُن ممالک کو دیکھتے ہوئے اُن ممالک کو جن کو "ہُون" یعنی یہودی بھی کہتے ہیں۔ دیکھ کر چین میں آئے۔ چین سے ہمالہ اور ہمالہ سے متھلا پوری میں پہنچے۔

(۲) سری کرشن و ارجن کا امریکہ جانا۔

اور سری کرشن و ارجن پاتال میں "اشوتری" یعنی جس کو اگنی بوٹ [دُخانی جہاز] کہتے ہیں اُس میں بیٹھ کر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے یجنہ میں اُدالک رشی کو لے آئے تھے۔

(۳) دھرت راشٹر اور ارجن کی شادی غیر ملکوں میں ہوئی۔

دھرت راشٹر کی شادی "گاندھار" یعنی قندھار کی شہزادی سے ہوئی۔ مدری پانڈو کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی۔ اور ارجن کی شادی پاتال میں جس کو امریکہ کہتے ہیں وہاں کے راجہ کی بیٹی "الوپی" کے ساتھ ہوئی تھی۔

اگر مختلف ملکوں اور براعظموں میں نہ جاتے ہوتے تو یہ سب باتیں کیوں کر ہو سکتیں۔

(۴) منو کی ہدایت کہ سمندر کی کشتی سے محصول لینا چاہئے

منوسمرتی میں جو سمندر میں جانے والی کشتی پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کی وجہ سے

(۵) بھیم و ارجن و نکل و سہدیو کا تمام کرہ زمین کے ملکوں میں جانا۔

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سویہ" یجنہ کیا تھا اُس میں تمام کُرہ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے نوتہ دینے کے لئے بھیم و ارجن و نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے تو کبھی نہ جاتے۔

(۶) غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔

پس پہلے ملک آریہ ورت کے لوگ بیوپار کاروبار سلطنت۔ اور سیر کی خاطر تمام کُرہ زمین پر پھرا کرتے تھے اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کی وجہ سے ہے۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے میل جول۔ رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں اور اچھے طریقوں کو اختیار کر کے بُری باتوں کے چھوڑانے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں +

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ । अनु० ११ ॥

ماں باپ وغیرہ کی خدمت اور پروپکار کرنا سب کا فرض ہے

(۵) ماں باپ آچاریہ اور اتیتھی کی خدمت کرنے کو پُوجا کہتے ہیں۔ اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام کو چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلےٰ فرض ہے۔

بدصحبت ترک کرنی چاہئے

(۶) کبھی ناستک شہوت پرست۔ دغاباز۔ دروغ گو۔ خود غرض۔ فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ بُرے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنی جو سچ بولنے والے۔ دھرماتما اور دوسروں کی بہبودی جن کو عزیز ہے ہمیشہ اُن کی صحبت کرنے ہی کا نام "شرِشٹاچار" (پاکیزہ چلن) ہے۔

غیر ملکوں میں جانے سے کسی کا دھرم نہیں بگڑتا

(۷) سوال۔ آریہ ورت ملک کے باشندوں کا آریہ ورت ملک سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو بیرونی و اندرونی پاکیزگی رکھنا۔ اور راست گوئی وغیرہ پر عمل کرنا ہے وہ جہاں کہیں کوئی کرے گا وہ "آچار" (نیک چلنی) اور دھرم سے نہیں گرے گا۔ اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی بُرے کام کرے گا وہی دھرم اور آچار سے گرا ہوا کہلاوے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو (ذیل کا شلوک کیوں ہوتا)

मेरोर्हरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।
क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥
स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥
महाभार० शान्ति० मोक्षध० । अ० ३२७ ॥

زمانہ قدیم میں آریہ ورت کے لوگ غیر ممالک میں جاتے تھے (۱) شُک آچاریہ کا امریکہ سے متھلا پوری آنا۔

(۸) یہ شلوک مہابھارت شانتی پرو میں موکش دھرم کے متعلق ویاس اور شُک کی گفتگو میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت ویاس جی معہ اپنے بیٹے شُک اور شاگرد کے پاتال میں جس کو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے شُک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک سوال پوچھا کہ آیا "آتم ودیا" اتنی ہی ہے یا زیادہ۔ ویاس جی نے ارادتاً اِس بات کا جواب نہ دیا کیونکہ وہ اِس بات کا اُپدیش

بلکہ کشتری لوگوں کے واسطے جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی۔ گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی "آچار" اور مفتوح ہو جانا "اناچار" ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے لگاتے اور مخالفت کرتے کراتے تمام آزادی۔ خوشی۔ دولت۔ حکومت علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کوئی چیز ملے تو پکا کر کھا دیں مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سمجھو کہ سارے ملک آریہ ورت میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔

البتہ جہاں کھانا پکا دیں اُس مکان کو دھونے۔ لیپنے۔ جھاڑو دینے کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے نہ کہ مسلمان یا عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچی خانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا اس کی تشریح

(۱۴) سوال۔ سکھری (کچی) نکھری (پکی) کیا ہے۔

جواب۔ سکھری جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے۔ اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں۔ وہ نکھری یعنی پاک ہے۔ یہ بھی ان دھورتوں (چالبازوں) کا چلایا ہوا پاکھنڈ ہے۔ تاکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے اُس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اسی واسطے یہ حیلہ نکالا ہے ورنہ آگ سے یا موسم پر پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اور جو پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہے وہ بھی ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہونے چاہئیں اور کیوں۔

(۱۵) سوال۔ دوِج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھاویں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔ تاکہ برہمن و کشتری و ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے۔ امور سلطنت کے چلانے۔ مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں مصروف رہیں مگر شودر کے برتن اور اُس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھاویں۔ سنو پرمان۔

आर्याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्त्तारः स्युः ॥ आपस्तम्ब धर्मसूत्र प्रपाठक २ । पटल २ । खण्ड २ । सूत्र ४ ॥

یہ آپستمبھ کا سوتر ہے۔ آریوں کے گھر میں شودر یعنی جاہل عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں۔ لیکن وہ جسم و کپڑے وغیرہ صاف رکھیں آریوں کے گھر میں جب۔ وہ

(۹) غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں۔ بلکہ پاپ تو بُرے کام کرنے میں ہے۔

(۱۰) بھلا جو صحت ناپاک اور ملیچھ گھروں میں پیدا ہوئے کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے بھرشٹ آچار" (بدچلن) اور بے دھرم تو نہیں ہوتے۔ مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں!!! یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہاں اتنی وجہ تو ہے کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں اُن کے جسم اور منی وغیرہ رطوبتیں بدبُو وغیرہ کے باعث پلید ہوتے ہیں مبادا اُن کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جاویں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب ان سے معاملات کرنے اور اُن کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے۔ تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر اُن کے اوصاف کو اختیار کریں تو کچھ بھی نقصان نہیں۔ چونکہ جاہل لوگ اُن کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اِس لئے اُن سے جنگ کبھی نہیں کر سکتے کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔ بھلے آدمیوں کے واسطے رغبت و نفرت۔ بے انصافی۔ دروغ گوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلا خصومت ہونا اور محبت بہبودی خلایق و نکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ "آچار" (نیک چلنی) ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہم کو مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے میں لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہیئے کہ ویدوں میں بیان ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیویں تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

ملک بہ ملک بیوپار اور حکومت نہ کرنے سے کبھی اپنے ملک کی ترقی نہیں ہوسکتی۔

(۱۱) کیا مختلف ملکوں اور براعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں اور غیر ملک والے اُن کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز افلاس اور دکھ کے دوسرا کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ۔

(۱۲) پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ان کو علم سکھلاویں گے اور ملک بہ ملک جانے کی اجازت دیویں گے تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسیں گے جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہے گی۔ اسی واسطے کھانے پہننے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جاسکیں۔ البتہ اتنا ضرور چاہیئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھول کر بھی نہ کریں۔

لڑائی کے موقعہ پر چوکا لگا کر کھانا کھانا گویا شکست کھانا ہے

(۱۳) کیا تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنا کر کھانا ضرور شکست کا باعث ہے؟

کے تنزل ہوتا ہے۔

آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے تسلط ہونے کے باعث پھوٹ وغیرہ

(۲۹) آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے راجہ ہونے کے باعث آپس کی پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہم چریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا۔ اور بچپن میں "بالاسوئمبر" (رضامندی) کے شادی کا ہونا۔ محسوسات میں پھنسنا۔ دروغ گوئی وغیرہ بدعادات۔ وید ودیا کا پرچار نہ ہونا وغیرہ بُرے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی تیسرا غیر ملک والا آکر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

مہابھارت کا جنگ پھوٹ کا نتیجہ تھا جس نے ملک کا ستیاناس کردیا

(۳۰) کیا تم لوگ "مہابھارت" کی باتیں بھی جو پانچ ہزار برس پہلے ہوئی تھیں بھول گئے۔ دیکھو! "مہابھارت" کی جنگ میں سب لوگ لڑائی کے اندر سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو و پانڈو اور یادووں کا ستیاناس ہوگیا۔ وہ تو ہوگیا۔ لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے۔ نہ جانے یہ خوفناک راکشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دُکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کریگا۔ اُسی بدکردار دریودھن گوتر ہتیارے (یکجدیون کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنے والے نیچ کے بدطریق پر آریہ لوگ ابتک بھی چل کر دُکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے!

کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کی تقسیم دو حصوں پر

(۳۱) کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دھرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق

اول دھرم شاستر کے رو سے ممنوع (۱) ناپاک۔

(۳۲) مثلاً دھرم شاستر میں لکھا ہے)

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० ५ । ५ ॥

دوج یعنی برہمن۔ کشتری اور ویشوں کو ناپاک یعنی بول وبراز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ۔ پھل۔ مُول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० २ । १७७ ॥

جیسے کئی قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ

(ب) اشیاء منشی

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारि तदुच्यते ।
शार्ङ्गधर अ० ४ । श्लो० २१ ॥

بناویں تو منہ باندھ کر بناویں تاکہ اُن کے منہ سے جوٹھ اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں روز حجامت کرائیں اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھا دیں۔

شودر کیا بلکہ چنڈال وغیرہ کی بنائی ہوئی بہت سی اشیاء کھنڈ وغیرہ اب بھی کھائی جاتی ہے

(۱۶) **سوال**۔ شودر کی چھوئی ہوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں؟۔

جواب۔ یہ بات بیہودہ گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنایا ہوا اور جوٹھا کھا لیا کیونکہ جب شودر۔ چمار۔ بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے۔ چھیلتے۔ پیل کر رس نکالتے ہیں تب بول و براز کر کے بغیر ہاتھ دھونے کے چھوتے۔ اٹھاتے۔ رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس رس پی کر آدھا اسی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور رس پکانے کے وقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پرانے جوتے کہ جس کے تلے میں پاخانہ و پیشاب گوبر۔ دھول لگی رہتی ہے انہیں جوتوں سے اس کو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں۔ انہیں میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں اور پسینا بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھل مول کند میں بھی ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

یہ بات فضول ہے کہ ان دیکھے میں عیب نہیں

(۱۷) **سوال**۔ پھل و مول کند و رس وغیرہ نہ دیکھی ہوئی میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ اچھا اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دوسرے مکان میں بنا کر تم کو لا دیوے تو کھاؤ گے یا نہیں؟۔ اگر کہو کہ نہیں تو نہ دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہوا۔

علاوہ دیگر باتوں کے آریوں کا آپس میں کھانا پینا ایک ہونا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے

(۱۸) البتہ مسلمان و عیسائی وغیرہ شراب و گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کے کھانے میں آریوں کو بھی شراب اور گوشت وغیرہ کے کھانے پینے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب نہیں دکھلائی دیتا جب تک ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان۔ ایک سُکھ دُکھ۔ آپس میں نہ مانا جاوے تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے تب تک بجائے ترقی

آریوں کے دُکھ کا بڑا باعث مفید جانوروں کے کم ہونے کا ہے

اِن جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنے والا (قاتل) سمجھئے گا۔ دیکھو! جب آریوں کا راجیہ تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ متنفس بڑی آسائش سے رہتے تھے کیونکہ دودھ۔ گھی۔ بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ بافراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اِس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دُکھ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम्॥ वृद्धचाणक्य अ० १०। १३॥

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جاوے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟

ایذا رساں جانور اور آدمی کو مارنا راج پرشوں کا کام ہے

سوال۔ اگر تمام لوگ "اہنسک" (نہ مارنے والے) ہو جاویں تو شیر وغیرہ جانور اِسقدر بڑھ جاویں کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کھائیں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگاں جاوے۔

جواب۔ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں اُن کو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کے گوشت کو کیا کرنا چاہئے

سوال۔ پھر کیا اُن کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتّے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیویں یا جلا دیویں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھاوے تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے ہِسک (ایذا رساں) ہو سکتی ہے۔

(د) چوری وغیرہ گناہوں سے کمایا ہوا ممنوع اور دھرم سے کمایا ہوا جائز ہے

جس قدر ہنسا۔ چوری۔ دغابازی۔ حیلہ سازی۔ فریب وغیرہ کے ذریعہ چیزوں کو حاصل کر کے کھانا ہے وہ "ابھکشیہ" (ناجائز طعام)۔ اور "اہنسا" (عدم ایذا رسانی) ودھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہنچا کر خورد نوش وغیرہ کرنا "بھکشیہ" (جائز طعام) ہے۔

دوم حکمت کے رو سے ممنوع

(۲۲) جن اشیاء سے صحت قائم۔ بیماری دور۔ عقل و طاقت و ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو اُن چاول وغیرہ گیہوں۔ پھل۔ مُول۔ کند۔ دودھ۔ گھی۔ مٹھائی وغیرہ اشیاء کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر وقت مناسب پر اعتدال کے ساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے۔ جس قدر چیزیں اپنی طبیعت کے خلاف یعنی بگاڑ کرنے والی ہیں اُن سے بالکل پرہیز کرنا اور جو جو چیزیں جس جس آدمی کے موافق ہیں اُن کا استعمال

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں اُن کا استعمال کبھی نہ کریں۔ اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں۔ اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں۔ اور شراب و گوشت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذروں سے پُر ہے اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں

(ج) گوشت اور اُس کے منع ہونے کے وجوہات

جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا (ہو وہ نہ کرے)؟

اول گائے کے فوائد یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دودھ گھی۔ بیل۔ گائے پیدا ہونے سے ایک پیڑھی میں چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہے ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں۔ مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزمرہ دیوے تو بالاوسط گیارہ سیر دودھ فی گائے ہوا۔ کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اُس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی۔ اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں اُس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں ان میں سے دو مر جاویں تو بھی دس رہے۔ اُن میں سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دودھ کو ملاکر ۱۲۴۸۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہو سکتے ہیں۔ اب رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم سے کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اُس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھاوے تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہوتے ہیں دودھ اور اناج ملاکر ۳۷۴۸۰۰ تین لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہوتے ہیں دونو عدد ملا کر ایک گائے کی ایک پشت میں ۴۷۵۶۰۰ چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں۔ اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بےشمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری و بوجھ اٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بڑے مفید ہوتے ہیں۔ اور گائے دودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

دوم بھینس کے فوائد ۔ جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں اسی طرح بھینسے بھی ہیں۔ لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جس قدر عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں اُس قدر بھینس کے دودھ سے نہیں۔ اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اسی طرح سمجھے گا۔

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد بکری کے دودھ سے ۲۵۹۲۰ پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ گدھی وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں۔

سوال - بھلا عورت مرد بھی ایک دوسرے کا پس خوردہ نہ کھاویں ؟
جواب - نہیں کیونکہ اُن کے جسموں کی خاصتیں بھی جُدا جُدا ہیں -

چنڈال وغیرہ نیچ لوگوں کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے

سوال - کہو جی ہرکس وناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے کیونکہ برہمن سے لے کر چنڈال تک کے جسم - ہڈی - گوشت چمڑے کے ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے - پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے -

(۲۷) جواب - عیب ہے - کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبُو وغیرہ نقصوں سے پاک "رج ویریہ" (حیض دمنی) پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے - کیونکہ چنڈال کا جسم بدبُودار ذرّوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں ہوتا - اس لیئے برہمن وغیرہ اعلیٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور چنڈال وغیرہ نیچ بھنگی - چمار وغیرہ کا نہ کھانا چاہیئے - بھلا جب تم سے کوئی پوچھے گا کہ جس طرح چمڑے کا جسم - ساس بیٹی بہو کا ہوتا ہے اُسی طرح اپنی عورت کا بھی ہوتا ہے - تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کروگے - تب تم کو نادم ہوکر خاموش ہی رہنا پڑے گا - جس طرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منھ سے کھایا جاتا ہے اُسی طرح بدبُودار بھی کھایا جاسکتا ہے - تو کیا مَل وغیرہ بھی کھاؤگے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہوسکتا ہے ؟ -

گوبر سے چوکا لگانے کے فوائد

سوال - جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہو تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے - اور چوکے میں گوبر کے جانے سے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا ؟

(۲۸) جواب - گائے کے گوبر سے اُس طرح کی بدبُو نہیں ہوتی جس طرح کہ آدمی کے براز سے گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اُکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا اور نہ میلا ہوتا ہے - جس طرح مٹی سے میل چڑھتی ہے اُس طرح سُوکھے گوبر سے نہیں ہوتی - مٹی اور گوبر سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے - اور جس جگہ رسوئی بنائی جاتی ہے وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی - میٹھا اور جُوٹھ بھی گرتی ہے اُس سے مکھی - چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور جگہ کے میلا رکھنے کے باعث آتے ہیں - اگر اُس کو جھاڑو دینے اور لیپنے سے روزمرہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانہ کے مانند ہوجاتی ہے اس لیئے روزمرہ گوبر - مٹی - جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہیئے - اور اگر پختہ مکان ہو تو پانی سے دھوکر صاف رکھنا چاہیئے - اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہوجاتے ہیں - جب میاں جی کے باورچی خانہ میں کہیں کوئلہ

کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ اور پس خوردہ کا نقص۔

(۲۴) سوال۔ ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں۔

جواب۔ عیب ہے۔ کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتی۔ جس طرح جزامی وغیرہ کے ساتھ کھانے میں اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے اسی طرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے۔ سدھار نہیں۔ اسی واسطے

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्यादेव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्नचोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत ॥ मनु० २।५६ ॥

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے اور نہ کسی کے کھانے کے بیچ آپ کھاوے نہ زیادہ کھائے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں ادھر ادھر جاوے +

سوال۔ **"गुरोरुच्छिष्टभोजनम्"**

(گورو کا جوٹھا بھوجن کرنا) اس فقرہ کے کیا معنی ہوں گے۔

جواب۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ گورو کے کھانا کھانے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اس کو کھاوے یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شِشیہ کو کھانا کھانا چاہیئے۔

اس بات کی تردید کہ مکھیوں کا شہد اور دودھ بچھڑے کا جوٹھا ہوتا ہے۔

(۲۵) اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جھوٹا شہد۔ بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی جوٹھا ہوتا ہے۔ پھر کیا اُن کو بھی نہ کھانا چاہیئے؟

جواب۔ شہد برائے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے۔ اصل میں بہت سی نباتات میں سے لیا ہوا جوہر ہے۔ بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے۔ اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا اس لئے جوٹھا نہیں۔ لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اُس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہیئے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا۔ جیسے اپنے منہ۔ ناک۔ کان۔ آنکھ۔ اعضائے بول وبراز کے مَل مُوت (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہیت نہیں ہوتی ویسے کسی دوسرے کے مل موت کے چھونے سے ہوتی ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کارروائی طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

کسی کا پس خوردہ نہیں کھانا چاہیئے

(۲۶) اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھاویں

نفع نقصان آپس میں اپنے برابر سمجھتے تھے۔ تبھی کرۂ زمین پر سکھ تھا۔ اب تو بہت سے مذاہب کے پیروکار ہونے سے بہت سا دکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اس کو دور کرنا عقل مندوں کا کام ہے۔ پرماتما سب کے من میں سچے مذہب کا ایسا انکر (بیج) ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی ہی معدوم ہو جاویں اس میں سب عالم لوگ غور کر کے مخالفت کو چھوڑیں اور راحت کو بڑھائیں۔ یہ تھوڑا سا آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا

کتاب کے حصۂ اول کا خاتمہ

(۲۴) اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں سملاس کے ساتھ ختم ہوا۔

اِن سملاسوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اس لئے نہیں لکھا کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی طاقت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطالب کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے پہلے سب کو سچی نصیحت کا اپدیش کر کے اب پچھلے نصف حصہ کہ جس میں چار سملاس ہیں اس میں زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے اِن چاروں میں سے پہلے سملاس میں آریہ ورت کے دوسرے میں جینیوں کے۔ تیسرے میں عیسائیوں کے اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب و فرقوں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں لکھیں گے اور بعد ازاں چودھویں سملاس کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جاویں گے۔ جو کوئی بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ اِن چاروں سملاسوں میں دیکھے۔ لیکن عام طور پر کہیں کہیں دس سملاسوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے۔

کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کر سکے گا۔

(۲۵) اِن چودہ سملاسوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھے گا اُس کے آتما میں ستیہ ارتھ کے پرکاش (سچے معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہو گی اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے سنے گا اُس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کرے گا وہ اس کا مطلب نہ سمجھ کر غوطہ کھایا کرے گا۔ عالموں کا یہی کام ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر اعلے راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنے والے لوگ عالم ہو کر "دھرم"۔ "ارتھ"۔ "کام"۔ اور "موکش" یہ چار پھل حاصل کر کے خوش رہتے ہیں۔

کہیں راکھ - کہیں لکڑی - کہیں پھوٹی ہانڈی - کہیں جُوٹھی رکیبی - کہیں ہڈی - کہیں ٹانگ - پڑی رہتی ہیں اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا! وہ جگہ ایسی بُری لگتی ہے کہ اگر کوئی بھلا آدمی جاکر بیٹھے تو اُس کو قے ہونے کا بھی احتمال ہے - اور بدبُودار جگہ کے مانند ہی وہ جگہ دکھلائی دیتی ہے -

بھلا کوئی اُن سے پُوچھے کہ اگر گوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو تو چُولھے میں اُپلے جلانے - اُس کی آگ سے تمباکو پینے - گھر کی دیوار پر لپائی کرنے وغیرہ سے میاں جی بھی کا چوکا پلید ہوجاتا ہوگا - اسمیں کیا شک ہے -

کھانا وہاں کھانا چاہیئے جہاں صاف جگہ ہو -

سوال - چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر - ؟

(۲۹) **جواب** - جہاں پر اچھی خوشنما - خوب صورت جگہ دکھائی دے وہاں کھانا کھانا چاہیئے لیکن ضروری موقعہ لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے -

اپنے ہاتھ کا نہیں بلکہ سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے بشرطیکہ درست طریقہ پر بنا ہو -

سوال - کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں -

(۳۰) **جواب** - اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بنا دے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی ہرج نہیں - کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کے عورات مرد کھانا پکانے - چوکا دینے برتن بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی -

اس کی نظیر (۳۱) دیکھو مہاراجہ یدھشٹھر کے "راج سُویہ" یجنہ میں کُرۂ زمین کے راجہ رشی - اور مہرشی آئے تھے - ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے -

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے چلا -

(۳۲) جب سے عیسائی مسلمان وغیرہ کے مختلف مذاہب چلے - آپس میں دشمنی اور عناد ہوا - اُنھوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا اُسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہو گیا

اگلے زمانہ میں قندھار وغیرہ ممالک میں آریوں کا شادی بیاہ ہونا اور ایک ہی ویدمت کا ماننا

(۳۳) دیکھو کابل - قندھار - ایران - امریکہ - یوروپ وغیرہ مُلکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری - مدری - الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے مُلک کے راجہ لوگ شادی وغیرہ معاملات کرتے تھے - شکنی وغیرہ کورو پانڈو کے ساتھ کھاتے پیتے تھے - کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے - کیونکہ اُس زمانہ میں تمام کُرۂ زمین پر ایک ہی مذہب وید کا تھا - اُسی پر سب کا اعتقاد تھا - اور ایک دوسرے کا سُکھ دُکھ -

نصف حصۂ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر مسلمہ ہے کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ وید کی سب باتیں علم کے مطابق ہیں۔ ویدوں کی اشاعت کے رُکنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا + انکی اشاعت نہ ہونے سے جہالت۔تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑگیا جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔اُن سب مذاہب میں چار مذہب یعنی جو وید کے برخلاف پُرانی۔جینی۔کرانی۔اور قرآنی سب مذاہب کی جڑ ہیں۔ وے سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے +اب ان چاروں کی شاخیں ایک ہزار سے کم نہیں ہیں۔اِن سب مذاہب کے معتقدوں اِنکے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف نہ ہو اس لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔جو جو اسمیں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اُس کا سب کو جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے۔ اِس میں جیسی میری عقل جتنا علم اور جس قدر اِن چاروں مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اُس کو سب کے آگے پیش کرنا بہتر افضل سمجھا ہے۔کیونکہ گم شدہ وگیان (اعلےٰ علم) کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔رورعایت چھوڑکر اِسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔اِن میں سے جو پُران وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذاہب مُلک آریہ ورت میں چلے ہیں۔اُنکے عیب و ثواب مختصراً اس گیارھویں سملاس میں دکھائے جاتے ہیں۔اِس میرے کام سے اگر اُپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں۔کیونکہ میرا مدّعا کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں بلکہ سچ جھوٹ کا نتارا کرنے کرانے کا ہے + اسی طرح سب انسانوں کو بہ نظرِ انصاف برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے۔انسانی قالب کا وجود سچ جھوٹ کے فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کے لئے۔اِسی مذاہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب

شری مد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا دسواں سملاس دربیان آچار و اناچار و بھکشیہ وابھکشیہ ختم ہوا۔

پہلے نصف حصہ کا خاتمہ

نصف حصۂ دوم

گیارھواں سُمّلاس

آریہ ورت کے مت متانتروں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں

آریہ ورت کی عظمت

۱- اب ہم اُن آریہ لوگوں کے مذاہب کا جوکہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) ونیز منڈن (تائید) کرینگے + یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جس کی مانند روے زمین پر دوسرا کوئی مُلک نہیں ہے - اِسی لئے اِس سرزمین کا نام سوُرن بھُومی یعنی سُنہری زمین ہے - کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے اِسی لئے ابتداء آفرینش میں آریہ لوگ اِسی ملک میں آکر بسے + ہم دُنیا کی پیدایش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیئو ہے - روئے زمین پر جتنے مُلک ہیں وے سب اِسی ملک کی تعریف کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ پارس پتھر جو سُنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے لیکن آریہ ورت ملک ہی سچّا پارس پتھر ہے کہ جس کو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھُونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں +

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।

स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ मनु०।२।२० ॥

نتائج ہوئے۔ ہوتے ہیں اور ہونگے اُنکو بے رورعایت عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک کہ اِس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذاہب کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی۔ اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد وبُغض کو چھوڑکر سچ جھوٹ کا نتارا کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات محال نہیں ہے + تحقیقاً اِن عالموں کے اختلاف ہی نے سب کو دام نفاق میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر یہ لوگ خود غرضی میں نہ پھنسکر سب کی غرض کو پُورا کرنا چاہیں تو ابھی ایک مت ہو سکتے ہیں۔ اِس کے ہونے کی ترکیب اِس کتاب کے خاتمہ پر لکھیں گے۔ سروشکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونے کا شوق سب اِنسانوں کی روحوں میں پیدا کرے +

فاضل عُلما کے واسطے زیادہ تشریح معزز بلند منزلت عالموں کے روبروے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں +

یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے اُن سے بھی بڑھکر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ اُنکو شکست دینے کے قابل ہو۔ جیسے مسلمانوں کی بادشاہی کے سامنے سیواجی ۔ گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہوکر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کردیا +

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित् सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्यश्वाश्वपतिशशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेनादयः। अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः। मैत्र्युपनि० प्र० १। खं० ४॥

ہم اِس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ ابتدا دنیا سے لیکر مہا بھارت تک چکرورتی یعنی روے زمین کے راجا آریہ کُل میں ہی ہوئے تھے ۔	چکرورتی آریہ راجوں کے نام ۔

اب اِن کی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھوکر غیر مُلک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے + جیسے یہاں سُدیومن ۔ بھُوردیومن ۔ اندر دیومن ۔ کُولیاشو ۔ یُوناشو ۔ ددھیرشو ۔ اشوپتی ۔ ششبندو ۔ ہرشچندر ۔ امبرکیش ۔ ننکتو ۔ سریاتی ۔ یَیاتی ۔ انرنیہ ۔ اکھش سین ۔ مردت ۔ اور بھرت ۔ روے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں ۔ ویسے سوایمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی ۔ مہا بھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں اِس کو غلط کرنا جاہل اور متعصب لوگوں کا کام ہے +

۵ (سوال) جو اگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں وے سچ ہیں یا نہیں ۔ اور توپ

نیز بندوق تو اُس زمانہ میں تھی یا نہیں ؟ ۔ (جواب) یہ بات سچی ہے یہ آوزار بھی تھے کیونکہ علم طبعی	توپ بندوق وغیرہ سب اُس زمانہ میں تھے ۔

سے اِن کا امکان ہے +

۶ (سوال) کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سِدھ ہوتے تھے ؟

(جواب) نہیں ۔ یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) شستروں (اوزار) کو بناتے تھے وے منتر یعنی سوچنے سے بناتے اور چلاتے تھے ۔ اور جو منتر یعنی الفاظ کا	منتر بچار کا نام ہے + توپ کو شتگھنی اور بندوق کو بھُشُنڈی کہتے ہیں ۔

مجموعہ ہوتا ہے اُس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا ۔ اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے تو وہ منتر کے کہنے والے کے دل اور زبان کو خاکستر کردیوے ۔

ابتدائے دُنیا سے لیکر مہابھارت کے جنگ تک آریوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے + اور دُنیا کا اُستاد یہی ملک تھا -

۲- ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین پر سب کے اوپر ایک ہی راج تھا - دیگر ممالک میں مانڈلک یعنی چھوٹے چھوٹے راجے رہتے تھے - کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطہ سلطنت میں کُل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے - کیونکہ یہ منوسمرتی جو دُنیا کے ابتدا[له] میں ہوئی ہے اُس کا حوالہ ہے + اِسی آریہ ورت ملک میں پیدا شُدہ براہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن - کھشتری - ویشیہ - شُودر - دسیو - (ملیکھش) ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و اعمال کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں + اور مہاراجہ یُدھشٹر جی کے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں - سنو! چین کا بھگ دت امریکہ کا ببرو واھن یورپ کا ویڈال اکھش یعنی بلی کی مانند آنکھ والے - یون جس کو یونان کہہ آئے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے - جب رگھوگن راجا تھے تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا - جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہوگیا تو اُس کو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے معزول کر اُس کے بھائی وبھیشن[٢] کو راج دیا تھا + سوایمبھو راجا سے لیکر پانڈو تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی - بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑکر تباہ ہوگئے +

تباہی کے بواعث

کیونکہ پرمیشور کی اِس دُنیا میں مغرور - متکبر - جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی اور یہ دنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضروریات سے بڑھکر ہو جاتی ہے تب سُستی - بے ہمتی - حسد و بغض - نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے - اس سے ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہوکر بد اوصاف اور بد شغل بڑھ جاتے ہیں جیسے کہ شراب و گوشت کا استعمال - بچپن کی شادی - اور من مانی کارروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھجاتے ہیں - اور جب لڑائی کے صیغہ میں جنگ کا علم اوزار اور فوج اتنی بڑھے کہ جس کا مقابلہ کرنے والا روئے زمین پر دوسرا نہو تب اُن لوگوں میں طرفداری - غرور بڑھکر ظلم بڑھجاتا ہے - جب یہ عیب ہوجاتے ہیں تب باہمی نفاق ہوکر

له (نوٹ منجانب مترجم) دُنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام مُلک کی کتاب منوسمرتی ہے +

٢ منجانب مترجم) غلط العام بھبھیکھن +

پڑھے ہیں اتنی کوئی نہیں پڑھا - یہ محض بات ہی ہے کیونکہ -

"निरस्तपादपे देश एरण्डोऽपि द्रुमायते"

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا اُس ملک میں ایرنڈ ہی کو بڑا درخت مان لیتے ہیں - ویسے ہی یورپ کے مُلک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس مولر صاحب نے تھوڑا سا پڑھا وہی اُس ملک کے لئے بہت ہے - لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں تو اُن کی بہت کم گنتی ہے - کیونکہ میں نے جرمنی ملک کے رہنے والے ایک "پرنسپل" کے خط سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنے والے بھی بہت کم ہیں اور میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھ کر مجھکو ظاہر ہوتا ہے کہ میکس مولر صاحب نے اِدھر اُدھر آریہ ورتی لوگوں کی کی ہوئی ٹیکا دیکھ کر کچھ کچھ ایسا ویسا لکھا ہے جیسا کہ

"युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परितस्थुषः। रोचन्ते रोचना दिवि"

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے - اِس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے وہ اچھا ہے - لیکن اس کا درست ترجمہ پرماتما ہے سو میری بنائی ہوئی "رگوید آدی بھاش بھومکا" میں دیکھ لیجئے - اُس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کیا ہے - اِتنے سے جان لیجئے - کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے +

۸- یہ تحقیق ہے کہ جتنا علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وے سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں - دیکھو ایک جکا لیئٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائیبل اِن انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے - اور جملہ علوم نیز مذاہب اسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی آریہ ورت کے ملک کی پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے - ایسا لکھتے ہیں اُس کتاب میں دیکھ لو +

> جکا لیئٹ صاحب آریہ ورت کو منبع علوم لکھتے ہیں -

۹- نیز دارا شکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا مکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں - وے ایسا اُپ نشدوں کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں لیکن میرے دل کے شکوک رفع ہوکر تسکین نہ ہوئی - جب سنسکرت دیکھی اور سُنی تب شکوک

> داراشکوہ کے شکوک سنسکرت ودیا نے مٹائے -

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] سوامی جی نے غلطی سے گولڈسٹکر کا نام لکھدیا - بائیبل اِن انڈیا کے مصنف جکا لیئٹ صاحب ہیں +

مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ - اس لئے منتر نام ہے سوچنے کا - جیسا "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہاتا ہے - ویسے منتر یعنی سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی اقسام کی اشیاء اور کلیں اوزار پیدا ہوتے ہیں - جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولا بنا کر اس میں ایسی اشیاء رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے ہوا میں دھوآں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے اسی کا نام اگنی آستر (آگ کا ہتھیار) ہے + جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اسی پر وارُن آستر[1] چھوڑ دے یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر اگنی آستر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کے لئے سیناپتی (سردار فوج) وارن آستر سے آگنے آستر کا دفعیہ کرے - وہ ایسی اشیا کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھوآں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل ہو کر جھٹ برسنے لگجاوے اور آگ کو بجھا دیوے + ایسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضاء کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے - ویسے ہی ایک موہن آستر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے (بنایا جاوے کہ) جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے - اسی طرح سب شستر آستر (ہتھیار و اوزار) ہوتے تھے - اور ایک تار سے یا شیشے سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے - اس کو بھی اگنی آستر نیز پاشوپتاستر کہتے ہیں + "توپ" اور "بندوق" یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں - سنسکرت اور آریہ ورت ملک کی بھاشہ کے نہیں - البتہ جس کو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں - سنسکرت اور بھاشہ میں اس کا نام "شتگھنی" اور جس کو بندوق کہتے ہیں اس کو سنسکرت اور آریہ بھاشہ میں "بھشنڈی" کہتے ہیں + جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے وے غلطی میں پڑ کر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ بکتے ہیں - اس کو دانا لوگ مان نہیں سکتے +

۷ - جتنا علم روے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک سے مصر والوں - ان سے یونانی - ان سے روم اور ان سے یورپ میں - ان سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے + اب تک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں - جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب

> دنیا کے کل علوم کا منبع آریہ ورت ہی ہے -

(نوٹ منجانب مترجم) [1] پانی کا ہتھیار -

عالموں دھرم پر چلنے والوں کا نام براہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر میں لکھا تھا اُنکو اپنے بےوقوف۔نفس پرست۔فریبی۔عیاش ادھرمیوں پر گھٹا بیٹھے۔ بھلا وہ سچے عالموں (آپت ودوان) کے اوصاف اُن جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں؟ لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوئے۔تب اُن کے سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی۔تب اِن برائے نام براہمنوں کی بن پڑی۔سب کو اپنے دامِ کلام میں باندھکر قابو کرلیا اور کہنے لگے کہ

ब्रह्मवाक्यं जनार्दनः ॥ पाण्डवगीता

یعنی جو کچھ براہمنوں کے موتھ سے بات نکلتی ہے وہ جانو ہو بہو پرمیشور کے موتھ سے نکلی + جب کھشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی علم کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی ایسے ایسے چیلے ملے تو پھر اِن فضول براہمن نام والوں کو عیش وعشرت کا باغ مل گیا۔ یہ بھی اُن لوگوں نے ظاہر کیا کہ جو روئے زمین پر اچھی اشیاء ہیں وے سب براہمنوں کے لئے ہیں یعنی جو وصف۔عمل اور فطرت کے رو سے براہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا۔اُسکو برباد کر پیدائش پر مقرر کیا۔اور مُردے تک کا بھی دان یجمانوں سے لینے لگے۔ جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا برتاؤ کیا۔یہانتک کہ "ہم بھودیو ہیں[1]" ہماری خدمت کے بدون دیولوک کسی کو نہیں مل سکتا + انسے پوچھنا چاہیئے تم کس لوک میں جاؤگے؟ تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں۔کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ بنوگے تب تو بڑے غصہ میں آکر کہتے ہیں ہم "شاپ" دیں گے تو تمہاری تباہی ہوجائیگی کیونکہ لکھاہے کہ

"ब्रह्म द्रोही विनश्यति"

جو براہمنوں سے دشمنی کرتا ہے اُس کی بربادی ہوجاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل وید اور پرمیشور کو جاننے والے۔دھرم پر چلنے والے۔کل دنیا کے فیضرسان اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا وہ ضرور برباد ہوگا + لیکن جو براہمن نہوں اُن کا نہ براہمن نام اور نہ اُن کی خدمت کرنی مناسب ہے +

(سوال) تو ہم کون ہیں ؟

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ہم زمین کے دیوتا ہیں +

رفع ہونے سے مجھکو بڑی خوشی ہوئی ہے +

۱۰- دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں شِشُو مار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں ہی ہے تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک بھی کھگول (سیارا) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے - اگر "سوائی جے پور آدھیش" اُس کی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے تو بہت اچھا ہوگا +

بنارس کا مان مندر علم نجوم کی عظمت دکھا رہا ہے

۱۱- ایسے سرتاج ملک کو مہا بھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ اب تک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا - کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے ؟

مہابھارت کے جنگ کے بعد کس طرح تنزلی ہوتی گئی -

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः ॥ वृद्धचाणक्य । अ० १६ । १७ ॥

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونے کا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہو کر اُلٹے کام کرتے ہیں - کوئی اُنکو سیدھا سمجھاوے تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاویں تو اُس کو سیدھی مانیں + جب بڑے بڑے عالم - راجا مہاراجا - رشی مہرشی لوگ مہا بھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مرگئے تب علم اور وید وکت دھرم کی اشاعت بند ہونے لگی - حسد - بغض - غرور - آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا وہ مُلک کو دبا کر راجا بن بیٹھا - ویسے ہی تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہوگئی - پھر دیپ دیپانتر کی سلطنت کا انتظام کون کرے ؟ جب براہمن لوگ بے علم ہوئے تب کھشتری - ویشیہ اور شُودروں کے جاہل ہونے کا تو ذکر ہی کیا کرنا ؟ جو قدیم سے وید وغیرہ شاستروں کے بامعنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وہ بھی چھوٹ گیا - صرف روزی کمانے کے لئے پاٹھ ماتر براہمن لوگ پڑھتے رہے وہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا کیونکہ جب جاہل لوگ گرو بن گئے تب مکر و فریب اور ادھرم بھی اُن میں بڑھتا گیا + براہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے - صلاح کر کے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں بغیر ہماری خدمت کئے تمکو سُورگ[1] یا مُکتی[2] نہ ملے گی بلکہ جو تم ہماری خدمت نہ کروگے تو گھور نرک[3] میں پڑوگے - جو جو پورے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] بہشت +
" [2] نجات +
" [3] بڑے جہنم +

ملک میں بھی گویا پوپ جی نے لاکھ اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کچھ بھی کام نہیں کرنا + لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو جو مکر فریب وغیرہ مذموم کام کرتے ہیں وے ہی پوپ کہاتے ہیں۔ جو کوئی اُن میں بھی دھرم پر چلنے والے فاضل سب کی بہتری چاہنے والے ہیں وے سچے براہمن اور سادھو ہیں + اب اُنہی مکار فریبی خود غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنے والوں) ہی پر "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہیئے اور براہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے + دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا براہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا سؤرسہت پڑھنا پڑھانا (کس طرح ہو سکتا) اور جین۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ کے دام سے بچکر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت (کیسے رہ سکتی) اور اُنکو ورن آشرم میں سوائے (اچھے) براہمن یا سادھوؤں کے کون قائم رکھ سکتا ؟ +

"विषादप्यमृतं ग्राह्यम्" मनु० ।

زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنے کی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بہکائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچکر رہے + جب یجمان بے علم ہوئے اور آپ کچھ پاٹھ پُوجا پڑھ کر (اِدھر) غرور میں آگئے (تو اُدھر) سب لوگوں نے باہم صلاح کرکے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ

"ब्राह्मणो न हन्तव्यः" ।

"साधुर्नहन्तव्यः" ।

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے وہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے۔ اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر اُن میں رشی مُنیوں کے نام لکھدئے اور اُنہی کے نام سے سُناتے رہے۔ (اس طرح کرنے سے) اُن ذی عزت رشی مہرشیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اُٹھوا دی +

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ اُن پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کر سکیں۔ راجاؤں کو ایسا یقین دلایا کہ پوپ گُن والے نام نہاد براہمن سادھو

پوپ کی تشریح

۱۴ (جواب) تم پوپ ہو۔

(سوال) پوپ کس کو کہتے ہیں۔

(جواب) اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

(سوال) ہم تو براہمن اور سادھو ہیں کیونکہ ہمارا باپ براہمن اور ماں براہمنی نیز ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں ÷

(جواب) یہ سچ ہے لیکن سنو بھائی! ماں باپ براہمنی براہمن ہونے سے اور کسی سادھو کے چیلے ہونے پر براہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف۔اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں + سنا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہوگے تو ہم معاف کر دیں گے۔بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سؤرگ میں نہیں جا سکتا۔جو تم سؤرگ میں جانا چاہو تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤگے اُتنے ہی کا سامان سؤرگ میں تم کو ملے گا۔ایسا سنکر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سؤرگ میں جانے کی خواہش کرکے "پوپ" جی کو حسب خواہش روپے دیتا تھا تب وہ "پوپ" عیسےٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈوی لکھ کر دیتا تھا "اے خداوند عیسےٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپے بہشت میں آنے کے لئے ہمارے پاس جمع کر دیے ہیں۔جب وہ بہشت میں آوے تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپیوں میں باغ باغیچہ اور مکانات۔پچیس ہزار روپیوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر۔پچیس ہزار روپیہ میں کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپے اس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کے واسطے دلا دینا" پھر اُس ہنڈوی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کرکے ہنڈوی اُس کے ہاتھ میں دیکر کہہ دیتے تھے کہ "جب تو مرے تب اس ہنڈوی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر لینے کے لئے اپنے خاندان کو کہہ رکھنا۔پھر تجھے لیجانے کے لئے فرشتے آویں گے تب تجھے اور تیری ہنڈوی کو بہشت میں لیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھکو دلا دیں گے"۔

اب دیکھیے گویا بہشت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔جب تک یورپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔لیکن اب علم کے ہونے سے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی + ویسے ہی آریہ ورت

कालीतंत्रादि मे ।

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।
निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥

कुलार्णव तन्त्र ॥

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले ।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥

महानिर्वाण तन्त्र ॥

मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु ।
वेदशास्त्रपुराणानि सामान्यगणिका इव ॥
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव ।

ज्ञानसंकलनी तन्त्र ॥

دیکھئے اِن گبر گنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں اُنہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے - شراب - گوشت - مچھلی - مُدرا - پوری کچوری اور بڑے روٹی وغیرہ چیرن - یونی پاتر آدھار مُدرا اور پانچویں زنا کاری (مانی ہے) یعنی آدمی سب شِو کی مانند اور عورات تمام پاربتی کی مانند ہیں ؛

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः ।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اِس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھکر باہم سماگم (صحبت) کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہیں مانتے - جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہیئے اُنکو نہایت پاکیزہ اُنہوں نے مانا ہے - جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے - اُنکو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے - اِنکا انڈ بنڈ شلوک سُنیئے ؛

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चांडाली तु स्वयं काशी चर्मकारी प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता । अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥

چاہیں سو کریں اُن کو کبھی سزا نہ دینی یعنی اُنکو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہیئے + جب ایسی جہالت چھائی تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے +

جب سچے اُپدیشک نہ رہے تب اندھ پرمپرا چلی

۱۳۔ اس خرابی کے باعث مہابھارت کے جنگ سے ایک ہزار برس پیشتر سے شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اُس زمانہ میں رشی مُنی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سُستی۔غفلت۔حسد بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے وے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے۔ (آخرکار) جب سچا اپدیش نہ رہا تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ।

सांख्य० अ० ३ । सू० ७९ । ८१ ॥

جب اچھے اچھے اُپدیشک ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم۔ارتھ۔کام اور موکھش حاصل ہوتے ہیں۔اور جب اچھے اُپدیشک اور سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے۔پھر بھی جب ست پُرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابُود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے +

وام مارگ کا آغاز اور اُس کا بیان

۱۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤں کی پُوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہے۔جب یہ لوگ اِنکے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس۔پرستی میں غرق ہو کر گڈریئے کی مانند جھوٹے گرو بنکر چیلے پھنسانے لگے + علم۔طاقت۔عقل۔ہمت۔بہادری۔شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت۔شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔پھر اُنہی میں سے ایک وام مارگ قائم ہو گیا + "شیو بولا" "پاربتی بولی" "بھیرو بولا" اِس قسم کے نام لکھ کر اُنکا نام تنتر رکھا۔اُن (تنتروں) میں ایسی ایسی عجیب لیلا کی باتیں لکھیں کہ:-

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।

एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥

سلسلہ وار پی پی کر مدہوش ہو جاتے ہیں + چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جسکی جس کے ساتھ خواہش ہو اُس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتیں چلتیں مُکا مُکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں + کسی کو وہاں قے آ جائے تو اُن میں جو کال الگھوری یعنی سب میں سِدھ گِنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے۔ اِن کے سب سے بڑے سِدھ کی یہ باتیں ہیں کہ ۔

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिका-गृहेषु । विराजते कौलवचक्रवर्त्ती

جو دِکشت یعنی کلال کے گھر میں جا کر بوتل پر بوتل چڑھاوے۔ رنڈیوں کے گھر میں جا کر اُن سے بدفعلی کر کے سووے۔ جو اِس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلٰے شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی اُن میں بڑا اور جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وُہی چھوٹا ہے کیونکہ :۔

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥

ज्ञानसंकलनी तंत्र । श्लो० ४३ ॥

اس طرح پر تنتر میں کہا ہے کہ جو دُنیا کی شرم۔ شاستر کی شرم خاندان کی شرم۔ مُلک کی شرم وغیرہ قیود میں مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر بُرے کام کرے وہی سداشو ہے۔

اوڈیس تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر جس میں چاروں طرف طاقچے ہوں اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہئیں۔ جو آدمی اِن طاقچوں میں سے ایک بوتل پیکر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اُس میں سے پیکر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے پیکر چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جائے کہ جب تک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے + پھر جب نشہ اُترے تب اُسی طرح پی کر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح پیکر گر کر اُٹھے تو اُس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا قالب ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ یونی میں پڑ کر بہت دیر تک اُس میں رہیں گے وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ (بات لطور) اصول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں

रुद्रयामल तंत्र ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پُشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماڑی کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کا کرنا ہے۔ اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کر کے آنا ہے + شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت کا نام شُدھی اور پُشپ مچھلی کا نام ترتیا۔ جل تومبکا اور مُدرا کا نام چُترتھی اور زناکاری کا نام پنچمی + ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے + کول۔ آردر ویر۔ شنابھو۔ اور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں + اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں اُن کے نام "کنٹک" "بمکھ" "شوشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اُس میں (داخل شدہ) براہمن سے لیکر چانڈال تک کا نام دِوِج ہو جاتا ہے۔ اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہو جائیں۔ بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ۔ مثلث۔ مربع یا دائرہ بنا کر اُسپر شراب کا گھڑا رکھ کر اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں +

"ब्रह्म शापंविमोचय"

یعنی اے شراب! تو برھما وغیرہ کی بد دعا سے بری ہو جا + ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کر کے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کر کے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی۔ کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں۔ بہن۔ بہو وغیرہ کو (جو وہاں) آتی ہیں (پکڑ سکتا ہے) + ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں دھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں۔ جو اُنکا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرواہم" "شِوو ہم" یعنی میں بھیرو یا شِو ہوں۔ اور یہ کہکر پی جاتا ہے۔ پھر اُسی جوٹھے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں تو اُس عورت کا نام دیوی اور اُس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ اُن کے اعضاء تناسل کی پرستش کرتے ہیں + پھر اُس دیوی یا شِو کو شراب کا پیالہ پلا کر اُسی جوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے پھر اسیطرح

بھی عیب ہے اِس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے ؛

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈالکر کتنے ہی رشی مُنیوں کے نام سے کتابیں بناکر گومیدھ ۔ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے یعنی اِن حیوانوں کو مارکر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے اِس مشہور بات کی تحقیق تو یہ ہے کہ جو براہمن گرنتھوں میں اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ مندرج ہیں اُن کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے ہیں ۔ کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے ؟ +

۱۵ (سوال) اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں ؟ ۔

اشومیدھ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ کے سچّے معنی

(جواب) اِنکے معنی تو یہ ہیں کہ

राष्ट्रं वा अश्वमेधः। शत० १३।१।६।३॥ अन्नं हि गौः। शत० ४।३।१।२५॥ अग्निर्वा अश्वः। आज्यं मेधः॥ शतपथब्राह्मणे॥

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مارکر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا ۔ صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلائی ہے ۔ اور جہاں جہاں تحریر ہے وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے ۔

دیکھو راجہ عدل و دھرم سے رعیت کی پرورش کرے ۔ علم وغیرہ کا دینے والا یجمان ۔ اور آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا اشومیدھ (کہلاتا ہے)

اناج ۔ حواس ۔ شعاع ۔ زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ کہلاتا ہے)

اور جب انسان مرجائے تب اُس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے ۔

۱۶ (سوال) یگ کے کرنے والے کہتے ہیں کہ یگ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے تھے نیز ہوم کرکے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے یہ بات سچّی ہے یا نہیں ؟

حیوانوں کی قربانی دینے والا اور حیوان بہشت کو نہیں جاتے

(جواب) نہیں ۔ جو بہشت کو جاتے ہوں تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت پہنچانا چاہیئے یا اُس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچاتے ؟

یا ویدی میں سے پھر کیوں نہیں زندہ کر لیتے ہیں ؟

(سوال) جب یگ کرتے ہیں تب ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتا

نہ ہو سب کے ساتھ سماگم کر لینا چاہیئے - اِن وام مارگیوں کی دس مہا ودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں - اُن میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے کہ

“मातरमपि न त्यजेत्”

یعنی ماں کو بھی سماگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہیئے + اور عورت مرد کے سماگم کے وقت منتر جپتے (دوھراتے) ہیں کہ ہم کو کمالیت حاصل ہو جائے - اِس قسم کے پاگل اور بڑے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا میں بہت کم ہونگے !!!

جو انسان جھوٹھ چلاتا ہے وہ سچائی کی مذمت ضرور ہی کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں - وید شاستر اور پُران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ شامبھوی وام مارگ کی مُدرا ہے وہ ایک پوشیدہ خاندان کی عورت کی مانند ہے + اسی لئے اِن لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قایم کیا ہے - پھر (جب) اِن لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی سی لیلا چلائی یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांस,वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांस भक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने । प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥ मनु० अ० ५ । ५६ ॥

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے - اس کے معنی تو یہ ہیں کہ سوترامنی یگ میں سوم رس یعنی سوم بلّی کا عرق پیوے - پروکھشت یعنی یگ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ایسی پامرین (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں اُن سے پوچھنا چاہیئے - کہ جو ویدکی ھنسا ھنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ھوم کر ڈالیں تو کیا ڈر ہے یہ کہنا کہ گوشت کھانے شراب پینے - زناکاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں ہے جھوٹا پن ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو اذیت دئیے گوشت حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں - شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے - کیونکہ ابتک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب میں نہیں لکھا بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں

بھر کر اُن کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہنچتی؟ جو جیتے ہوئے دُور مُلک یا دس ہاتھ پر دُور بیٹھے ہوئے کو دیا ہُوا نہیں پہنچتا تو مرے ہوئے کے پاس کسی طرح نہیں پہنچ سکتا ۔

۲۰- اُن کی ایسی مدلل ہدایتوں کو ماننے لگے اور اُن کا مت بڑھنے لگا - جب بہت سے راجہ جاگیردار اُن کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی اُن کی طرف جُھکے کیونکہ اِنکو جدھر مال اچھا ملے وہیں چلے جائیں - فوراً

> بودھ مت کی ترقی جین مت کی شکل میں اور بُت پرستی کا آغاز -

جین بننے لگے - جینیؤں میں بھی اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارھویں سملاس میں لکھیں گے - بہت لوگوں نے اِنکا مت قبول کیا - لیکن وہ لوگ جو پہاڑ - کاشی - قنوج - مغرب - جنوب مُلک والے تھے اُنہوں نے جینیؤں کا مت قبول نہیں کیا تھا - وے جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی بُنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اُس کے پڑھنے پڑھانے یگیو پویت وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا - جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں اُن کو تلف کیا - آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا تکلیف دی - جب اُنکو خوف و خطر نہ رہا تب اپنے مت والے گرھستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیراؤں کی بے عزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش و آرام اور غرور میں ہو پُھول کر پھرنے لگے رشبھ دیو سے لیکر مہابیر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بُت بنا کر پرستش کرنے لگے - یعنی پاشان وغیرہ مُورتی پُوجا کی بُنیاد جینیؤں سے پھیلی - پرمیشور کا ماننا کم ہُوا پتھر وغیرہ مورتی پُوجا میں مصروف ہوئے - ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیؤں کی سلطنت رہی - بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے - اس بات کو اندازاً اڑھائی ہزار برس گزرے ہونگے ۔

۲۱- بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ مُلک میں پیدا شُدہ برہمن برہمچریہ سے دیا کرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے کہ اہا! سچے پرمیشور کے معتقد وید مت کا چھُوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے - اِس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے - شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھتے تھے - اور اُن کی دلیل بھی بہت مضبوط تھی - اُنہوں نے سوچا کہ اِنکو کِس طرح ہٹا دیں - یقین ہُوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ ہٹیں گے - ایسا سوچکر اوجین شہر میں آئے - وہاں اُسوقت سُودھنوا راجہ تھا جو جینیؤں کی کتابیں اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا - وہاں جاکر وید کا اُپدیش کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیؤں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو اِس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیؤں کے

> شنکر آچاریہ کا ظہور اور جین مت کی تباہی -

ویدوں میں حیوانوں کی قربانی کا کہیں ذکر نہیں ہے

۱۷- تو کہاں سے پڑھتے ؟

(جواب) منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن اُن کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا - جیسے -

"अग्नये स्वाहा"

اِس قسم کے منتروں کے معنی (یہ ہیں کہ) آگ میں آہوتی دینے یا طاقت وہ گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا - بارش - پانی - پاکیزہ ہو کر دُنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن اِن سچے معانی کو وے جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خود غرض خیال والے ہوتے ہیں وے سوائے اپنی غرض پُورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے ❖

وام مارگ کی اِن خرابیوں نے بُدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۸ (اوّل) جب اِن پوپوں کی ایسی بدفعلیں دیکھیں اور (دوئم) مُردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا (تو) ایک سخت غضبناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بَودھ یا جَین مت رائج ہوا -

بَودھ مت کا آغاز

۱۹ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا - اُس سے پوپوں نے یگیہ کرایا اُس کی پیاری رانی کا سنگم گھوڑے کے ساتھ کرانے سے اُس کے مر جانے پر - بعد ازاں تارک الدُنیا ہو کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا - بمنزلہ اِسی کی شاخ کے چارواک اور ابھانک مت بھی ہُوا تھا - اُنہوں نے اِس قسم کے شلوک بنائے ہیں -

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥
मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ॥
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر اگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سوَرگ میں کیوں نہیں بھیجتے ؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر مُلک میں جانے والے اِنسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کے لئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے خوردونوش پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈال لوٹا

جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے۔ کہ توڑے نہ جائیں۔ دے ابتک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں + شنکر آچاریہ کے پہلے شیومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اُس نے) اُس کی اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔ اُسوقت اُس ملک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دل میں مُلکی ہمدردی کا خیال بھی تھا۔ جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سُودھنوا راجہ نے نہیں توڑوائے تھے کیونکہ اُن میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے کہ اِتنے میں دو جینی باہر سے برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکّے جینی یعنی "کپٹ مُنی" تھے۔ شنکر آچاریہ اُن پر نہایت خوش تھے اُن دونوں نے موقع پاکر شنکر آچاریہ کو ایسی زہریلی چیز کھلادی کہ اُن کی بھوکھ کم ہوگئی۔ بعد ازاں جسم میں پھوڑے پھُنسی ہوکر چھ ماہ کے اندر مر گئے۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہوگیا اور جو علم کی اشاعت ہونے والی تھی وہ بھی نہ ہونے پائی۔ جوجو اُنہوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے اُن کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے یعنی جو جینیوں کی تردید کے لئے برھم برحق عالم فانی اور جیو (روح) برھم کا ایک ہونا بیان کیا تھا اُس کا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں شرنگری۔ مشرق میں بھوگوردھن شمال میں جوشی اور دوارکا میں ساردا محٹھ بناکر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولت مند ہوکر موج کرنے لگے کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے اُن کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی +

اب اِس میں غور کرنا چاہیئے کہ اگر جیو (روح) برھم (خُدا) کی یکتائی اور دُنیا کا جھوٹا ہونا شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر جینیوں کی تردید کے لیئے اِس اعتقاد کو اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے + نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے :-

۲۲۔ (سوال) دُنیا مثل خواب ہے (یا جیسے) رسّی میں سانپ صدف میں چاندی۔ سُراب میں پانی۔ فرضی دُنیا اور اندرجال کی طرح یہ دُنیا جھوٹی ہے۔ ایک برھم ہی سچّا ہے +

(فرقہ ہمہ اوست) نوین ویدانتیوں کی دلائل کی تردید۔

(سِدھانتی) تُم جھوٹا کس کو کہتے ہو؟

(نوین ویدانتی) جس کا وجود نہ ہو اور معلوم ہووے +

(سِدھانتی) جس کا وجود ہی نہیں اُس کا عِلم کیسے ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) اَدّھیا روپ سے۔

پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرائیے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجئے گا + اگرچہ سودھنوا راجہ جین مت میں تھا تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اُس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اِس لئے اُس کے دل میں پرلے درجہ کی حیوانیت نہیں چھائی تھی کیونکہ جو عالم ہوتا ہے وہ سچ جھوٹھ کی آزمایش کر کے سچ کو قبول اور جھوٹھ کو چھوڑ دیتا ہے ❊

جب تک سُودھنوا راجہ کو بڑا عالم اُپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے کہ اِن میں کونسا سچّا اور کونسا جھوٹا ہے۔ جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سُنی تو بڑی خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم شاستر ارتھ کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دُور دُور سے بُلا کر سبھا کرائی۔ اُس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے برخلاف مت تھا یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعوے) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز تک ہوا جینیوں کا مت یہ تھا کہ عالم کا صانع ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہ دُنیا اور جیو آتما ازلی ہیں۔ اِن دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی۔ اِس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سِدھ پرماتما ہی دُنیا کا صانع ہے۔ یہ دُنیا اور جیو جھوٹا ہے کیونکہ اُس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی۔ وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے۔ اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے۔ پرمیشور خود ہی سب جگت رُوپ (بشکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتح یاب رہا۔ تب اُن جینیوں کے پنڈت اور سُودھنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کر لیا۔ جین مت کو چھوڑ دیا۔ پھر بڑا شور و شر ہوا اور سُودھنوا راجا نے دیگر اپنے دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا۔ لیکن جینیوں کی شکست کا زمانہ آپہنچا تھا شکست کھاتے گئے۔ بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہ گھومنے کا انتظام سُودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کر دیا۔ اور اُن کی حفاظت کے لئے نوکر چاکر بھی رکھ دئے + اُسی وقت سے سب کے یگیوپویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس تدریس نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت مُلک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی +

شنکر آچاریہ کے وقت میں جین وِدھونس (ہوئے) اب جتنے بُت جینیوں کے نکلتے ہیں وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹُوٹے تھے اور جو بغیر ٹُوٹے نکلتے ہیں وے

ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں اشیاء کا یادداشت پر علم مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے معلم کو دیکھتا ہے اور کبھی بہت مدت تک دیکھنے یا سننے سے بھولے ہوئے علم کو حاصل کرتا ہے۔ تب یاد نہیں رہتا کہ جو میں نے اُسوقت دیکھا سُنا یا کیا تھا اُسی کو دیکھتا سُنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہوسکتا+

لہٰذا تمہارے ادھیاس اور آروپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو (نوین) ویدانتی لوگ وِورت واد یعنی رسّی میں سانپ وغیرہ کے علم کی تمثیل کو برھم میں جہان کے علم ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں وہ بھی درست نہیں +

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان کے بغیر موہوم کا علم نہیں ہوتا۔ جیسے رسّی نہ ہو تو سانپ کا علم بھی نہیں ہوسکتا۔ جیسے رسّی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے۔ لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ پر اچانک رسّی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہوکر خوف سے (انسان) کانپتا ہے۔ جب اُس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے اُسی وقت وہم اور خوف دور ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح برھم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہُوا ہے وہ اور جگت (عالم) برھم کے حق الیقین علم ہونے پر دُور ہوجاتے اور برھم کا علم حاصل ہوتا ہے + جس طرح کہ سانپ کا دفعیہ ہوجانا اور رسّی کا علم حاصل ہوتا ہے+

(سِدھانتی) برھم میں جہان کا غلط علم کس کو ہُوا؟

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سِدھانتی) جیو کہاں سے ہوا؟

(نوین ویدانتی) اگیان یعنی لاعلمی سے۔

(سِدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے اور برھم میں رہتی ہے۔

(سِدھانتی) برھم میں برھم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی؟

(نوین ویدانتی) چدابھاس کو۔

(سِدھانتی) چدابھاس کی ماہیت کیا ہے؟

(نوین ویدانتی) برھم۔ برھم کو برھم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بھول جاتا ہے۔

(سِدھانتی) اُس کے بھولنے کا باعث کیا ہے؟

(نوین ویدانتی) نرلے علمی۔

(سِدھانتی) نرلے علمی محیط کُل ہمہ دان کی صفت ہے یا محدود العقل کی۔

(نوین ویدانتی) محدود العقل کی۔

(سِدھانتی) ادھیا روپ کس کو کہتے ہیں۔
(نوین ویدانتی)

"वस्तुन्यवस्त्वारोपणमध्यास:"

"अध्यारोपापवादाभ्यां निष्प्रपंचं प्रपंच्यते"

چیز کچھ اور ہو اُس میں دوسری شئے کا تصور باندھنا ادھیاس یعنی ادھیا روپ ہے اور اُس کا دفعیہ کرنا اپ واد کہلاتا ہے۔ اِن دونوں کے ذریعے غیر متبدل برھم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے +

(سِدھانتی) تم رسّی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھ کر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے ؟ اگر کہو کہ رسّی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ (تو ہے) اور اُس کا خیال دل میں ہے۔ پس وہ سانپ بھی موہوم نہ رہا اُسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا۔ اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں وے کسی اور جگہ (ہیں) اور اُن کے خیال آتما میں بھی ہیں۔ اِس لئے وہ خواب بھی وجود میں موہوم شئے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں +

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سُنا مثلاً اپنا سر کٹا ہے اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہُوا تھا وہ دیکھا جاتا ہے وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے ؟۔

(سِدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید و شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر حق الیقین علم نہیں ہوتا + جب کسی سے سُنا یا دیکھا کہ فلاں شخص کا سر کٹا اور اُس کے بھائی یا باپ وغیرہ کو لڑائی میں صریحاً روتے دیکھا اور فوّارے کا پانی اوپر اُٹھتے دیکھا یا سُنا اُس کا خیال اُس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے تب اپنی آتما میں وہی اشیا نظر آتی ہیں جن کو دیکھا یا سُنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اُوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں۔ بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سُنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ آتما میں شکل کو قائم کر ہُوبہُو لکھ دیتا ہے +

جس طرح آگ لمبی - چوڑی - گول - چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہوکر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے اور اُن سے الگ ہے - ویسے ہی محیط کُل پرمیشور انتہ کرنوں میں محیط ہوکر انتہ کرن کی شکل والا ہو رہا ہے لیکن اُن سے جُدا ہے +

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے کیونکہ جیسے گھڑے - مکان - بادل اور آکاش کو الگ الگ مانتے ہو ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برھم سے اور برھم کو اُن سے جُدا مان لو -

(نوین ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہوکر دیکھنے میں اُس شکل کی نظر آتی ہے - اسی طرح پرمیشور غیر تعقل اور تعقل میں محیط ہوکر شکل والا یعنی لاعلموں کو صورت والا نظر آتا ہے - درحقیقت برھم نہ غیر تعقل اور نہ جیو ہے - جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں اُن میں سُورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں اصل میں سورج ایک ہے - اُن برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا پھیلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ چلتا اور نہ پھیلتا ہے - اِسی طرح انتہ کرنوں میں برھم کا عکس جسکو چدابھاس[2] کہتے ہیں پڑا ہے - جب تک انتہ کرن[1] ہے تب ہی تک جیو ہے + جب انتہ کرن گیان (علم) کے ذریعہ نرہا تب جیو برھم سروپ ہے - اس چدابھاس کو اپنے برھم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل - بھوگنے والا - سُکھی - دُکھی - گناہ گار - نیکوکار (مانتا) اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے تب ہی تک دُنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا +

(سدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل والے ہیں - سُورج پانی کے برتنوں سے جُدا اور سُورج سے پانی کے برتن بھی جُدا ہیں - تب ہی عکس پڑتا ہے - اگر نے شکل ہوتے تو اُنکا عکس کبھی نہ ہو سکتا +

اور جیسے پرمیشور کے نے شکل - محیط کُل - آکاش کی مانند محیط ہونے کی وجہ سے برھم کوئی شئے یا کسی شئے سے برھم جُدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ (محاط) و یاپک (محیط کُل) کے رشتہ کے باعث ایک بھی نہیں ہو سکتے یعنی

---

[1] انتہ کرن لفظی معنی اندر کا آلہ یعنی من وغیرہ +
(ب) روح کا وہ اندرونی لطیف آلہ جس سے وہ سوچنے سمجھنے کا کام کرتی ہے اُسے من کہتے ہیں + مترجم

[2] من کا دوسرا نام چت ہے - اور جو چت میں منعکس ہو اُسکو چدابھاس کہتے ہیں + (نوٹ منجانب مترجم)

(سدھانتی) اچھا۔ تمہارے اعتقاد میں بغیر ایک غیر محدود ہمہ دان تعقل کے دوسرا کوئی تعقل ہے یا نہیں۔ اور محدود العقل کہاں سے آیا؟

ہاں اگر مانو کہ محدود العقل تعقل برھم سے جدا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصے میں برھم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصوں میں لاعلمی پھیل جائے۔ جیسے جسم میں پھوڑے کی درد سب جسم کے حصوں کو نکما کر دیتی ہے۔ اسی طرح برھم بھی ایک حصے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کُل برھم بھی لاعلم اور درد کو محسوس کرنے والا ہو جائے۔

(نوین ویدانتی) یہ سب اُپادھی (عارضہ) کا وصف ہے برھم کا نہیں۔

(سدھانتی) اُپادھی غیر تعقل ہے یا تعقل اور سچ ہے یا جھوٹ۔

(نوین ویدانتی) انرو چنیہ (گومگو) ہے یعنی جس کو غیر تعقل یا تعقل سچ یا جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔

(سدھانتی) یہ تمہارا کہنا "वदतो व्याघात:" یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ بے علمی ہے جس کو کہ غیر تعقل۔ تعقل۔ سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو اُس کا صراف سے امتحان کرایا جائے کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہیگا کہ اس کو ہم سونا یا پیتل نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں ۔

(نوین ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) مٹھ آکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت آکاش (آکاش عظیم) کی اُپادھیاں ہیں یعنی گھڑا۔ گھر۔ اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں درحقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کُلیت جزویت اور انتہ کرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برھم جُدا جُدا معلوم ہو رہا ہے درحقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا کہا ہے۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव।
एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च।
कठ० वल्ली ५। मं० ६॥

قدیم - پاک - علیم - آزاد فطرت والے برھم کو تم نے ناپاک - لاعلم اور مقید وغیرہ عیوب والا اور جس کے حصّے نہیں ہوسکتے اُس کو حصوں والا کر دیا +

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے - وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے - اُسی طرح برھم کا بھی سب انتھ کرنوں میں عکس پڑتا ہے +

(سِدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے تو اُس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا - جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کسطرح دکھائی دیگی - گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے بے شکل نہیں +

(نوین ویدانتی) یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے اور وُہی آئینہ میں نظر آتا ہے - کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب - خاک - اور آتش کے ذرات ہیں - جہاں سے کہ بارش ہوتی ہے - وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو؟ اِس لئے جو دور دور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے وہ پانی کا حلقہ ہے - جیسے کُہر دور سے دُھندلا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے ویسا ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے +

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسّی سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں +

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ اُلٹی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں - بھلا یہ تو بتاؤ کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برھم کو +

(سدھانتی) برھم محدود العقل ہے یا ہمہ دان +

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان اور نہ محدود العقل - کیونکہ ہمہ دانی اور کمتر دانی عارضہ والے میں ہوتی ہے +

(سِدھانتی) اُپادھی (عارضہ) والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) برھم -

(سدھانتی) تو برھم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا - تو تم نے ہمہ دان اور محدود العقل کی تردید کیوں کی تھی + اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے تو کلپک یعنی فرض کرنے والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) جیو برھم ہے یا کچھ اور ہے؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے - کیونکہ اگر برھم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برھم ہی نہیں

"انُو یہ دیتی ریک بھاو" (لازم ملزومیت اور ذات کے) لحاظ سے دیکھنے کے باعث مُحاط اور محیط ملے ہوئے اور ہمیشہ جُدا رہتے ہیں۔ اگر ایک ہوں تو اپنے میں مُحاط اور محیط کے ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہی برہدارنیک کے انتریامی براہمن میں صاف طور سے لکھا ہے +

اور برھم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے +
اور اگر انتھ کرن کے عارضہ کے باعث برھم کو جیو مانتے ہو سو تمہاری یہ بات بچے کی مانند ہے۔ (کیونکہ) انتھ کرن تو تبدیلی پذیر اور جُدا جُدا ہیں اور برھم غیر متبدل اور حصوں میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برھم اور جیو کو جُدا جُدا نہ مانو تو اس کا جواب دو کہ کیا جہاں جہاں انتھ کرن جائیگا وہاں وہاں کے برھم کو اگیانی اور جس جگہ کو انتھ کرن چھوڑے گا وہاں وہاں کے برھم کو گیانی کر دیگا یا نہیں؟

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے وہاں وہاں روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اُٹھا دیتا ہے ویسے ہی انتھ کرن برھم کو ہر ایک لحہ میں گیانی۔ اگیانی مقید اور آزاد کرتا جائیگا + اگر مانا جاوے کہ اکھنڈ (لاینفسم) برھم کے ایک حصّے میں سے پردہ کا پربھاو (زور) سب جگہ پھیلتا ہے تو کُل برھم اگیانی ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ تعقل ہے +

اور متھرا میں جس انتھ کرن والے برھم نے جو چیز دیکھی اُس کی یاد اُسی انتھ کرن والے سے کاشی میں نہیں ہو سکتی کیونکہ

"अन्यदृष्टमन्यो न स्मरतीति न्यायात्"

ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی + جس چدآبھاس نے متھرا میں دیکھا تھا وہ چدآبھاس کاشی میں نہیں رہتا کیونکہ جو متھرا والے انتھ کرن کا منظر ہے وہ کاشی والا برھم نہیں ہوتا +

اگر برھم ہی جیو ہے اور الگ نہیں تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہیئے۔ اگر برھم کا عکس جُدا ہے تو پرتیہ بھجنا یعنی پہلے دیکھے سُنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیئے + اگر کہو کہ برھم ایک ہے اسلیئے یاد رہتا ہے تو ایک مقام پر لاعلمی یا درد ہونے سے کُل برھم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہیئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے

اگر انکی اور تمہاری بات ناقابل تردید ہوتی تو تم اُن کی دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں نہ کرسکتے - اگر یہ کرسکو تو تمہاری اور انکی بات قابل تسلیم ہوجائے + اغلب ہے کہ شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے ہی کے لئے یہ اعتقاد اختیار کیا ہو کیونکہ ملک اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے خودغرض عالم اپنے آتما کے علم کے خلاف بھی کر لیتے ہیں - اور اگر اِن باتوں کو یعنی جیو ایشور کا ایک ہونا - جہاں کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو اُن کی بات سچی نہیں ہوسکتی +

نشچل داس کی لیاقت دیکھئے -

"जीवो ब्रह्माऽभिन्न श्चेतनत्वात्"

یہ انہوں نے "برتی پربھاکر" میں جیو اور برھم کے ایک ہونے پر دلیل دی ہے - کہ تعقل ہونے کے سبب جیو برھم سے جُدا نہیں - یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے - کیونکہ فقط تعمیم سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہوجاتی - تخصیص تفریق کا باعث ہوتی ہے + مثلاً کوئی کہے کہ -

"पृथिवी जलाऽभिन्ना जड़त्वात्"

زمین اور پانی غیر تعقل ہیں اس لئے ایک ہیں تو جیسے یہ بات درست کبھی نہیں ہوسکتی ویسے نشچلداس جی کی بھی یہ تعریف فضول ہے - کیونکہ محدود العقلی اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں برھم کے اور محیط کُل ہمہ دان اور غلطی سے مبرّا ہونا وغیرہ مخصوصہ صفات برھم میں جیو کی صفات کے خلاف ہیں - اس لئے برھم اور جیو الگ الگ ہیں - مثلاً بُو - ٹھوس پن - خاک کی صفات ذائقہ اور مائع پن سے جو کہ آب کی صفات ہیں برخلاف ہیں اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہوسکتے +

اسی طرح جیو اور برھم میں تخصیص ہونے سے جیو اور برھم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے + اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ نشچلداس میں کتنی لیاقت تھی +

جس نے یوگ وسشٹھ بنایا ہے وہ کوئی نیا ویدانتی تھا - والمیک -

ہوسکتا جسکا خیال جھوٹا ہے وہ سچا کب ہوسکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ہم راستی اور دروغ کو جھوٹ مانتے ہیں اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے +

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹ کیوں نہیں؟

(نوین ویدانتی) کچھ ہی ہو جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے۔ اور ہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں +

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہوئے لہٰذا تم قابلِ اعتبار بھی نہیں رہے۔ کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سچ مانے۔ سچ بولے۔ اور سچ ہی کرے۔ جھوٹ نہ مانے۔ جھوٹ نہ بولے اور جھوٹ ہرگز نہ کرے۔ جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹ کرتے ہو تو تم خود دروغگو بنتے ہو +

(نوین ویدانتی) انادی مایا کو جوکہ برھم کے سہارے رہکر برھم ہی پر پردہ ڈالتی ہے اُس کو مانتے ہو یا نہیں؟

(سدھانتی) نہیں مانتے۔ کیونکہ تم مایا کے معنی ایسے کرتے ہو کہ جس کا وجود نہو اور عکس پڑتے اسبات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ پھوٹ گئی ہو کیونکہ جسکا وجود ہے ہی نہیں اُس کا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے۔ مثلاً عقیمہ کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں ہوسکتا اور یہ بات

"सन्मूला: सोम्येमा: प्रजा:"[1]

چھاندوگیہ اُپ نشد کے اِن اقوال کے خلاف کہتے ہو +

(نوین ویدانتی) وسشٹھ۔ شنکر آچاریہ وغیرہ سے لیکر نشچل داس تک جو تم سے بڑھ کر پنڈت ہوئے ہیں اور جو اُنہوں نے لکھا ہے کیا تم اُس کی تردید کرتے ہو؟ ہم کو تو وسشٹھ۔ شنکر آچاریہ اور نشچلداس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں۔

(سدھانتی) تم عالم ہو یا بے علم +

(نوین ویدانتی) ہم بھی قدرے عالم ہیں +

(سدھانتی) اچھا تو وسشٹھ۔ شنکر آچاریہ اور نشچلداس کے دعوے کو ہمارے سامنے ثابت کرو۔ ہم تردید کرتے ہیں جس کا دعوےٰ ثابت ہو جائے وہ ہی بڑا ہے +

---

[1] (ترجمہ منجانب مترجم) اے عزیز! مخلوقات کی ابتدا ہستی سے ہے +

پاک نہیں ہوتا۔ تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کرکے اپنے انتریامی برھم کو حاصل کرکے سرور میں قائم نہیں ہو سکتا + ۱ +
اِسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرّا ہوکر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برھم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے ایسا جیمنی آچاریہ کا اعتقاد ہے + ۲ +
جب نے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرّا ہوکر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے تب ہی

"तदात्मकत्व"

یعنی برھم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے + ۳ +
جب برھم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو (حاصل کرکے) زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کرکے سرور پاتا ہے ایسا ویاس مُنی جی کا اعتقاد ہے + ۴ +
جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مُکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے۔ وہاں محتاج بالذات اور خود مختار رہتا ہے۔ جیسے دُنیا میں کوئی اعلےٰ کوئی ادنےٰ ہوتا ہے ویسا مُکتی (میں) نہیں۔ بلکہ سب مُکت جیو ایک سے رہتے ہیں + ۵ +

नेतरोनुपपत्तेः ॥ १ । १ । १६ ॥ — اگر ایسا نہ ہو تو

भेदव्यपदेशाच्च ॥ १ । १ । १७ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ १ । २ । २२ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ १ । १ । १९ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ १ । १ । २० ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ १ । १ । २१ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ १ । २ । ११ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ १ । २ । ३ ॥

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १ । २ ॥ १८ ॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ १ । २ । २० ॥

व्यासमुनिकृतवेदान्तसूत्राणि ॥

وسشٹھ - اور رامچندر کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے - کیونکہ وے سب وید کے پیرو تھے وید کے خلاف نہ بنا سکتے اور نہ کچھ کہہ سُن سکتے تھے +

۲۳۔(سوال) ویاس جی نے جو شاریرک سُوتر بنائے ہیں اُن میں بھی جیو برھم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے - دیکھو:-

شاریرک سُوتروں کے صحیح ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہرشی ویاس جی بھی جیو برھم کو ایک نہیں مانتے تھے -

सम्पाद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १ ॥
ब्राह्मेण जैमिनिरुपन्यासादिभ्यः ॥ २ ॥
चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥
एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥
अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ वेदान्तद० अ०४ । पा०४ । सू० १।५-७।९ ॥

یعنی جیو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر ہوتا ہے جو کہ پہلے برھم سروپ تھا کیونکہ لفظ स्व (سو) سے اپنی برھم ذات سمجھی جاتی ہے +۱

"अयमात्मा अपहतपाप्मा"

اِس قسم کے اِشاروں اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برھم سروپ سے قایم ہوتا ہے ایسے جیمنی آچاریہ کا مت ہے +۲

اور اوڈولومی آچاریہ برہدارنیک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ (برھم) ہی ہے یہ مانتا ہے کہ مُکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن سروپ ہو کر رہتا ہے +۳

ویاس جی انہی مذکورۂ بالا اشاروں وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برھم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں +۴

یوگی جلال پاکر اپنے برھم سروپ کو حاصل کرکے دوسرے مالک سے آزاد ہوجاتا ہے یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برھم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے +

(جواب) اِن سُوتروں کے معنی ایسے نہیں بلکہ انکے سچے معنی یہ ہیں سُنئیے! جب تک جیو اپنی نج پاک ذات کو حاصل کرکے یعنی سب آلائشوں سے مبرّا ہو کر

دیوتا کہلانے والے عالموں سے بھی پرمیشور جدا ہے + ۶ +

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके"

اِس قسم کے اُپ نشدوں کے اقوال سے جیو اور پرمیشور جدا ہیں +
ایسا ہی اُپ نشدوں میں بہت مقامات پر ذکر آیا ہے + ۷ +

"शारीरे भव: शारीर:"

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف - عمل اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے + ۸ +

سب دِو یہ - من وغیرہ اور حواس وغیرہ اشیاء - پرتھوی وغیرہ بھوت سب جیوؤں میں پرماتما ضابط القلوب ہو کر قائم ہے کیونکہ اُسی پرماتما کے محیط کل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ اُپ نشدوں میں مشہور ہیں + ۹ +

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے + ۱۰ +
اس قسم کے شاریرک سُوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے +
ویسے ہی ویدانتیوں کی آفرینش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی کیونکہ "اُپ کرم" یعنی شروع برہم سے اور "اُپ سنگھار" یعنی پرلے (فنا) بھی برہم ہی میں کرتے ہیں - جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے تو آفرینش اور فنا بھی برہم کے وصف ہو جاتے ہیں - مگر آفرینش اور فنا سے مبّرا برہم کی تشریح وید وغیرہ سچّے شاستروں میں کی ہے - پرمیشور نوین ویدانتیوں پر خفا ہوگا کیونکہ لاتغیر - غیر متبدل - پاک - ازلی غلطی سے مبّرا وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی - آفرینش - اور لاعلمی وغیرہ کا اِمکان کسی طرح نہیں ہو سکتا +

اور فنا کے ہونے پر بھی برہم - حالتِ علت میں مادہ - اور جیو برابر قائم رہتے ہیں + اِسلئے اُپ کرم (آفرینش) اور اُپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی اِن (نوین) ویدانتیوں کی گھڑنت جھوٹی ہے +

اِس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستر اور پرتیکھش وغیرہ پرمانوں کے خلاف ہیں +

+ (نوٹ مترجم) پرتیکھش پرمان کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا سملاس +

برھم کے علاوہ دوسرا یعنی جیو دُنیا کا بنانے والا نہیں ہے کیونکہ اس محدود طاقت اور محدود علم والے جیو پر کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا لہذا جیو برھم نہیں + ۱+

"रसंह्येवायं लब्ध्वा नन्दीभवति" [له]

یہ اُپ نشد کا قول ہے +
جیو اور برھم جُدا جُدا ہیں کیونکہ اِن دونوں کا فرق بیان کیا ہے - جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برھم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے یہ جو مدعا حصول برھم اور حاصل کرنے والے جیو کا بیان نہیں بن سکتا - اس لئے جیو اور برھم ایک نہیں +

दिव्यो ह्यमूर्त्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः । अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ मुण्डकोपनिषदि मुं० २। खं०१। मं० २॥

دو یہ یعنی پاک - شکل والا ہونے کی خاصیت سے مبّرا - سب میں حاضر ناظر - باہر بھیتر بغیر تفاوت کے مُحیط ہونے والا - اج یعنی پیدائش موت جسم اختیار کرنے وغیرہ سے مبّرا - سانس لینے یعنی جسم اور من کے تعلق سے آزاد - نُور مجسم وغیرہ پرمیشور کی صفات ہیں - اور اکھشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اُس سے بھی پرے برھم یا پرمیشور لطیف ہے - پرکرتی اور جیو سے برھم کا فرق بتلانے والی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیوؤں سے برھم جُدا ہے + ۳ +
اسی محیط کُل برھم میں جیو کا یوگ (وصل) اور جیو میں برھم کا ملاپ بیان کرنے سے جیو اور برھم جُدا جُدا ہیں - کیونکہ یوگ (ملاپ) مختلف چیزوں کا ہوتا ہے + ۴ +
اس برھم کے ضابط القلوب وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے مُحاط جیو محیط برھم سے الگ ہے کیونکہ مُحاط اور محیط کُل کا تعلق بھی جُدا جُدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے + ۵ +
جیسے پرمیشور جیو سے ذات میں جُدا ہے ویسے حواس - انتہ کرن - پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) - سمت - ہوا - سُورج وغیرہ نُورانی صفات کے بھوگ کے باعث اور

[له] (ترجمہ بجانب مترجم) رس (برھم) کو پاکر (جیو) آنندت ہوتا ہے +

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک اِن لوگوں نے بنائے اور کہنے لگے کہ جس کے ماتھے پر بھسم اور گلے میں رُدرآکھش نہیں ہے اُس پر لعنت ہے -

"तंत्यजेदन्त्यजं यथा"

اُس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہیئے -

جو گلے میں بتیس[۳۲] - سر میں چالیس[۴۰] - چھ[۶] چھ کانوں میں - بارہ[۱۲] بارہ ہاتھوں میں - سولہ[۱۶] سولہ بازوؤں میں - ایک چوٹی میں اور چھاتی پر ایکسو آٹھ[۱۰۸] رُدرآکھش پہنتا ہے وہ ہو بہو مہادیو کی مانند ہے + ایسا ہی شاکت بھی مانتے ہیں - پھر اِن وام مارگی اور شیؤوں نے صلاح کر کے بھگ لِنگ کو قائم کیا - جس کو جلادھاری اور لِنگ کہتے ہیں اور اُس کی پرستش کرنے لگے اُن نلے شرموں کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیوں کرتے ہیں ؟

کسی شاعر نے کہا ہے کہ

"स्वार्थी दोषं न पश्यति"

خودغرض لوگ اپنی غرض کے پُورا کرنے میں بُرے کاموں کو بھی اچھا سمجھ کر عیب کو نہیں دیکھتے ہیں - اُسی پاشان وغیرہ مورتی اور بھگ لِنگ کی پرستش میں تمام دھرم ارتھ - کام - موکھش وغیرہ سِدھیاں ماننے لگے + راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ اپنے بُت خانوں میں بُت قائم کرنے اور اُن کے دیدار اور زیارت کو آنے جانے لگ گئے - تب تو اِن پوپوں کے چیلے بھی جینیؤں کے بُتخانوں میں جانے آنے لگے اور اُدھر مغرب میں کچھ دیگر مذہب شروع ہو گئے اور مسلمان لوگ بھی آریہ ورت میں آنے جانے لگ گئے تھے اُسوقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا :-

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि ।
हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम् ॥

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مُبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلمانی زبان) مُونھ سے نہ بولے - اور مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہُوا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو تو بھی جین مندر میں داخل نہو - بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے

۲۴۔ اس کے بعد کچھ جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیراؤں کے اُپدیش کے خیالات آریہ ورت میں پھیلے تھے اور باہم تردید و تائید بھی جاری تھی۔ شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اوجین شہر میں وکرم آدیتہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا جسنے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو رفع کر امن قائم کیا۔ بعد ازاں بھرتری ھری راجا شاعری وغیرہ شاستر اور دیگر (علوم) میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا۔ اُسنے تارک الدُّنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا وکرم آدیتہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہُوا اُسنے تھوڑی سی صرف و نحو اور شاعری صنعت وغیرہ کی اتنی اشاعت کی کہ اُس کے عہد سلطنت میں کالیداس بکری چرانے والا بھی رگھو ونش کاویہ کا مُصنف ہُوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا اُس کو بہت سی دولت دیتے تھے اور اُس کی عزت ہوتی تھی اُسکے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا ✦

وکرما جیت۔ بھرتری ھری۔ بھوج اور کالیداس۔

۲۵۔ اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیئو وغیرہ سمپردائی مت والے بھی ہوئے تھے لیکن اُنکا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدیتہ سے لیکر شیئوؤں کا زور بڑھتا گیا ✦

شیئو مت

شیئوؤں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئی تھیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہاودیا وغیرہ کی شاخیں ہیں ✦ لوگوں نے شنکر آچاریہ کو شِو کا اوتار ٹھہرایا۔ اُن کے پیرو سنیاسی بھی شیئو مت میں شامل ہو گئے۔ اور وام مارگیوں کو بھی ملتے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوئے جو کہ شِو جی کی عورت ہے۔ اور شیئو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے ✦

۲۶۔ یہ دونوں رُدراکھش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہیں لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہیں ویسے شیئو نہیں ہیں ✦

رُدراکھش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان

धिग् धिक् कपालं भस्मरुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥

रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभिः पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलयति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥ २ ॥

۲۹ اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلائے کلا ینتر کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا جو یہ دونوں چیزیں آجتک بنی رہتیں تو یوروپین لوگ اتنے مغرور نہ ہوجاتے +

اُسی زمانہ میں ایک عجیب کلا کا پنکھا بھی ایجاد ہوا تھا۔

۳۰۔ جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیوں سے روکنے لگے تو بھی مندروں میں جانے سے نہ رُک سکے اور جینیوں کی کتھا میں بھی لوگ جانے لگے۔ جینیوں کے پوپ اِن پُرانیوں کے

پُرانیوں نے جینیوں کی نقل پر بُت خانے وغیرہ بنائے۔

پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پُرانیوں نے سوچا کہ اِس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائیں گے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مُورتی۔ اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ اِن لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار مندر اور مُت بنائے اور جیسے جینیوں کے اوّل اور آخر پُران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پُران بنانے لگے۔

۳۱۔ راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنومت کا آغاز ہُوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجرورن میں پیدا ہُوا تھا اُس سے تھوڑا سا پھیلا۔ اُس کے پیچھے مُنی واھن۔ بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یا ونا چاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعد ازاں براہمن خاندان میں پیدا شدہ چوتھا رامانج ہوا اُسنے اپنا مت پھیلایا +

ویشنومت کا آغاز

۳۲۔ شیئووں نے شِو پُران وغیرہ۔ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ۔ ویشنووں نے وشنو پُران وغیرہ بنائے۔ اُنمیں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانے گا اس لئے ویاس وغیرہ رشی مُنیوں کے نام رکھ کر پُران بنائے۔ نام بھی اِنکا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہیئے تھا لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام شہنشاہ اور نئی چیز کا نام قدیمی رکھدے تو کیا تعجب ہے؟ اب اِنکے باہمی جیسے جھگڑے ہیں ویسے ہی پُرانوں میں بھی لکھے ہیں +

وِشنو پُران وغیرہ ویشنووں نے بنائے۔

۳۳۔ دیکھو! دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی ملکہ لکھی ہے اُسی نے سب دُنیا کو بنایا اور برھما وشنو۔ مہا دیو کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ جب اُس دیوی کی خواہش ہوئی تب اُسنے اپنا ہاتھ گھِسا اُس سے ہاتھ میں ایک آبلہ ہوا۔ اُس میں سے برھما

دیوی بھاگوت پُران کی کہانی کا پول

سامنے جا کر مر جانا اچھا ہے۔ ایسے ایسے اپنے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے۔ جب اُن سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو
۲۷۔ کہتے تھے کہ ہاں ہے۔ جب وے پوچھتے تھے کہ دِکھلاؤ تب مارکنڈے پُران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سُناتے تھے + جیسا کہ دُرگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں ویاس جی کے نام سے مارکنڈے اور شِو پُران کسی نے بنا کر شائع کیا تھا۔ اُس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر اُن پنڈتوں کو ہاتھ کاٹنے وغیرہ کی سزا دی۔ اور اُن سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بناوے۔ رِشی مُنیوں کے نام سے نہیں + یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے کہ جو گوالیار کے راج "بھِنڈ" نامی شہر کے تیواڑی براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھونا کے راؤ صاحب اور اُن کے گماشتے رامدیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ اُسمیں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور اُن کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کل دس ہزار شلوکوں کے اندازہ مہابھارت بنایا تھا وہ مہاراجہ وکرم آدیتہ کے زمانہ میں بیس ہزار۔ مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے۔ جو ایسی ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب ایک اُونٹ کا بوجھ ہو جائیگی اور رِشی مُنیوں کے نام سے پُران وغیرہ کتابیں بناویں گے تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑ کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے + اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو کچھ کچھ ویدوں کا خیال تھا۔ ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے کہ

> راجہ بھوج کے عہد میں مارکنڈے اور شِو پُران بنائے گئے۔

घट्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपुष्कलं विना मनुष्येण चलत्यजस्रम्॥

۲۸۔ راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اُس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنہوں نے گھوڑے کی شکل والی ایک سواری یَنتر کلا والی بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹے میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی۔ وہ زمین اور ہوا میں بھی چلتی تھی +

> زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا۔

کے آنسو گرنے سے جو درخت ہوا اُسی کا نام رُدر آکھش ہے۔ اسی لئے اُس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے ایک بھی رُدر آکھش پہننے تو سب گناہوں سے چُھوٹ کر سوَرگ کو جائے۔ یم راج (ملک الموت) اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہ رہے۔
(جواب) کال اگنی رُدر اُپ نِشد کسی "رکھوڈیا" اِنسان یعنی خاک رمانے والے نے بنائی ہے کیونکہ

"यस्यप्रथमा रेखा सा भूर्लोकः"

اس قسم کے قول اُس میں فضول ہیں۔ جو روز ہاتھ سے خط بنایا جاتا ہے وہ بھُولوک یا اُس کا مفہوم کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جو

"त्र्यायुषं जमदग्नेः"

اِس قسم کے منتر ہیں وے راکھ یا ترپنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ

"चक्षुर्वै जमदग्निः" ॥ शतपथ।

اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گُنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی ایسے دھرم کے کام کروں کہ جس سے بینائی ضائع نہ ہو۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پرمیشور کے قانون قدرت کو کوئی اُلٹا کر سکتا ہے؟ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اُسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے اور طرح پر نہیں۔ اس لئے جتنا رُدر آکھش بھسم۔ تُلسی۔ کمل آکھش۔ گھاس۔ چندن وغیرہ کو گلے میں پہننا ہے وہ سب جنگلی وحشی اِنسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیئو بہت اُلٹے کام کرنے والے۔ مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ اُن میں جو کوئی نیک مرد ہے وہ اِن باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ جو رُدر آکھش بھسم رمانے سے یم راج کے دُوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہونگے۔ جب رُدر آکھش بھسم رمانے والوں سے کُتا۔ شیر۔ سانپ۔ بچھو۔ مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے (یم راج) کے گن (نوکر) کیوں کر ڈریں گے؟

۳۵ (سوال) وام مارگی اور شیئو تو اچھے نہیں لیکن ولشنو تو اچھے ہیں۔

ولشنو بھی وید وِرودھی ہیں

(جواب) یہ بھی وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ بُرے ہیں

کی پیدائش ہوئی اُسکو دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برھما نے کہا کہ تو میری ماں ہے میں تجھ سے شادی نہیں کرسکتا۔ ایسا سُنکر ماں کو غصہ ہوا اور لڑکے کو خاکستر کر دیا اور پھر ہاتھ گھس کر اُسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا اُس کا نام وشنو رکھا۔ اُسکو بھی اُسی طرح کہا۔ اُسنے بھی نہ مانا تو اُس کو بھی راکھ کر دیا۔ پھر اُسی طرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اُس کا نام مہا دیو رکھا اور اُسکو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہا دیو بولا کہ میں تجھ سے شادی نہیں کرسکتا۔ تو دوسری عورت کا جسم بنالے۔ دیوی نے ویسا ہی کیا۔ تب مہا دیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے؟ دیوی نے کہا کہ یہ دونوں تیرے بھائی ہیں اِنہوں نے میرا حکم نہ مانا اسلئے راکھ کر دئے مہا دیو نے کہا کہ میں اکیلا کیا کروں گا؟ اِن کو زندہ کر دے اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہوگی ایسا ہی دیوی نے کیا۔ پھر تینوں کی تینوں کے ساتھ شادی ہوئی۔ واہ رے! ماں سے شادی نہ کی اور ہمشیرہ سے کرلی۔ کیا اسکو جائز سمجھنا چاہیئے؟ پھر اِندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برھما۔ وشنو۔ رودر اور اندر اِنکو پالکی کے اُٹھانے والے کہار بنایا + اس قسم کے گھوڑے لمبے چوڑے طبعزاد لکھے ہیں + کوئی اُنسے پوچھے کہ اُس دیوی کا جسم اور اُس شری پور کا بنانے والا اور دیوی کے والدین کون تھے؟ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہوسکتی۔ اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے تو بھائی بہن کی شادی میں کونسی اچھی بات ہے؟ جیسی اس دیوی بھاگوت میں مہا دیو۔ وشنو۔ اور برھما وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے۔ اِسی طرح شِیو پُران میں دیوی وغیرہ کی بہت حقارت لکھی ہے۔ یعنی یہ سب مہا دیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے جو رُدر آکھش یعنی ایک درخت کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مُکتی مانتے ہیں تو راکھ میں لوٹنے والے گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگرو وغیرہ کے پہننے والے بھیل۔ کنجر وغیرہ مُکتی کیوں نہ پائیں اور سُور۔ کتّے۔ گدھا وغیرہ حیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مُکتی کیوں نہیں ہوتی؟

۴۴ (سوال) کال اگنی رُودر اُپ نشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے وہ کیا جھوٹی ہے؟ اور

رُدر آکھش بھسم تلک کی اجازت وید میں نہیں ہے

"त्र्यायुषं जमदग्नेः" यजुर्वेद वचन।

اِس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پُرانوں میں رُودر کی آنکھ

اِس میں بد دن سمجھے ایسا جھگڑا مچایا ہے جیسے :-

اِن متوں کے جھگڑوں کو ایک پُرمذاق مثال ٹھیک ظاہر کرتی ہے

۲۷- ایک کسی براگی کے دو چیلے تھے وے روزمرہ گرو کے پاؤں دبایا کرتے تھے ایک نے دہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی- ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا- اتنے میں گروجی نے کروٹ بدلی تو اُس کے پاؤں پر دوسرے گروبھائی کا مخدوم پاؤں پڑا- اُسنے لے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا- گرو نے کہا کہ ارے بدکار! تونے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اُوپر یہ پاؤں کیوں آچڑھا؟ اتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار دُکان کو گیا تھا آ پہنچا- وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا- دیکھا تو پاؤں سوجا پڑا ہے- بولا کہ گروجی یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہوا؟ گرو نے سب ماجرا سُنا دیا- وہ بھی نے وقوف تھا نہ بولا نہ چالا چُپ چاپ سونٹا اُٹھا کر بڑے زور سے گرو کے دوسرے پاؤں پر دے مارا- گرو نے بہ آواز بلند پُکار مچائی تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے اور گرو کے پاؤں کو پیٹنے لگے تب تو بڑا شور و شر مچا اور لوگ سُنکر آئے اور کہنے لگے کہ سادھو جی کیا ہوا؟ اُنمیں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھُڑا کر پھر اُن نے وقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گرو کے ہیں- اُن دونوں کی خدمت کرنے سے اُسی کو آرام ملتا اور تکلیف دینے سے بھی اُسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے +

جیسے ایک گرو کی خدمت کرنے میں چیلوں نے تماشہ کیا اسی طرح جو ایک لازوال- ہست مطلق- عین علم- عین راحت- غیر محدود پرمیشور کے وشنو- رودر وغیرہ کئی نام ہیں- اِن ناموں کے معنی جیسے کہ اوّل سملاس میں ظاہر کرآئے ہیں (جاننے چاہئیں) اُن سچے معانی کو نہ جان کر شیو- شاکت- ویشنو وغیرہ سمپردائی لوگ باہم ایکدوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں + نے وقوف ذرا بھی اپنی عقل کو وسیع کرکے نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب وشنو- رودر- شِو وغیرہ نام ایک لاشریک- منتظم کُل- ہمہ دان- پرمیشور کے کئی اوصاف افعال- عادات والا ہونے کے باعث اُسی کے مفہوم ہیں- بھلا کیا ایسے لوگوں پر پرمیشور کا غضب نہوتا ہوگا؟

۲۸ اب دیکھئے چکرانکت ویشنووں کی عجیب کارروائی-

چکرانکت ویشنووں کی لیلا

तापः पुण्ड्र, तथा नाम माला मंत्रस्तथैव च ।

(سوال)

"नमस्ते रुद्रमन्यवे"

"वैष्णवमसि"। "वामनायच"।

"गणानान्त्वा गणपतिᳫं हवामहे"।

"भगवती भूयाः"। "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۳۴-اِس قسم کے وید کے حوالوں سے شیئو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں پھر کیوں رد کرتے ہو؟

(جواب) اِن قولوں سے شیئو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے کیونکہ "रुद्र" (رُودر) پرمیشور۔ پران وغیرہ ہوا۔ روح۔ اگنی وغیرہ کا نام ہے + غصہ کرنیوالے رودر یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جُھکانا پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا۔ (اس کا مطلب ہے)

(حاشیہ: ویشنو شیئو آدی مت وید سے سِدھ نہیں ہوتے)

[नम इति अन्ननाम-निघं० २।७]

جو منگل کاری سب دُنیا کی پُوری بہتری کرنے والا ہے اُس پرمیشور کو سر جُھکانا چاہیئے۔

"शिवस्य परमेश्वरस्यायं भक्तः शैवः"[له]। विष्णोः परमात्मनोऽयं भक्तः वैष्णवः" "गणपतेः सकल जगत् स्वामि नोऽयं सेवको गाणपतः"। "भगवत्या वाण्या अयं सेवकः भागवतः"॥ "सूर्यस्य चराचरात्मनोऽयं सेवकः सौरः"

یہ سب رودر۔ شیو۔ وشنو۔ گنپتی۔ سُوریہ وغیرہ پرمیشور کے اور بھگوتی سچائی کے کہنے والی کلام کا نام ہے +

له (نوٹ منجانب مترجم) شیئو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شیئو ہے + وِشنو یعنی ویاپک پرماتما کے بھگت کا نام ویشنو ہے + گنپتی یعنی تمام جماعتوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپت ہے وغیرہ وغیرہ +

ذریعے مانتے ہیں - ان منتروں کے معنی -

میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں - اور میں لکھشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں اور شری یت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اُس کو میرا نمسکار ہو + جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں ویسے چکرا نکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنکھ - چکر (وغیرہ) سے داغ دینے کے لئے جو وید منتر کا حوالہ رکھا ہے - اُس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں -

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः ।
अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १ ॥
तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥२॥ ऋ०मं०९।सू०८३।मं०१।२॥

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنے والے پرمیشور طاقت کُل - قادر مطلق آپنے اپنی ویاپتی (حضوری) سے عالم کے سب حصوں کو ویاپت کر (چھا) رکھا ہے - وہ آپکی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے اُس کو برھمچریہ - راست گفتاری - شم (من کا ضبط) دم (ضبط حواس) یوگابھیاس - نفس کشی - نیک صحبت وغیرہ تپسیا سے مبرا جو خام روح انتھکرن[1] والی ہے وہ اُس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں ویسے ہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے اُس تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں + جو لوگ مجسم پرمیشور کی دُنیا میں عظیم نیک چلنی مجسم ریاضت کرتے ہیں ویسے ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں +

اب غور کیجئے کہ راما نجی وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرانکت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں؟ بھلا کہئے وے عالم تھے یا جاہل؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے؟ کیونکہ اس منتر میں "अतप्ततनूः" لفظ ہے نہ کہ

"अतप्तभुजैकदेशः" "अतप्ततनूः"

---

[1] من[1] - بدھی[2] - چت[3] - اور اہنکار ان ہر چہار کے مجموعہ کو انتھکرن کہتے ہیں - (مترجم)

अमी हि पञ्च संस्काराः परमैकान्तहेतवः ॥

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इतिश्रुतेः ॥

रामानुजपटलपद्धतौ ॥

تاپ یعنی شنکھ - چکر - گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دُودھ سے بھرے برتن میں بُجھاتے ہیں اور کئی اُس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں اب دیکھئے ہو بہو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اُس میں آتا ہوگا - ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدون شنکھ - چکر وغیرہ سے جسم داغے جیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا کیونکہ وہ [**आमः**] یعنی کچا ہے اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جان کر اُس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی وشنو کے شنکھ - چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھ کر یم راج اور اُنکے گن ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

دوہا -

بانا بڑا دیال کا - تلک چھاپ اور مال
یم ڈرپے کالو کہے - بھیئے مانے بھو پال

یعنی بھگوان کا بانا تلک چھاپ اور مالا پہننا بڑا ہے جس سے یم راج اور راجہ بھی ڈرتے ہیں - ترشول کی مانند پیشانی پر نقش بنانا نارائن داس - وشنوداس یعنی (جسکے) داس لفظ اخیر میں ہو (ایسا) نام رکھنا - مالا کمل گٹے کی رکھنا اور پانچواں منتر جیسے :-

ओं नमो नारायणाय ॥ ८ ॥

یہ اُنہوں نے معمولی آدمیوں کے لئے منتر بنا رکھا ہے نیز

श्रीमन्नारायण चरणं शरणं प्रपद्ये । श्रीमते नारायणाय नमः।

श्रीमते रामानुजाय नमः ॥

اِس قسم کے منتر امیروں اور معززین کے لئے بنا رکھے ہیں - دیکھئے یہ بھی ایک دُکان ٹھہری ! - جیسا مُونھ ویسا تلک - ان پانچ سنسکاروں کو چکران کِت مکتی کے

کچھ بھاشہ کی کتابیں بنی ہوئی تھیں۔ رامانج نے کچھ سنسکرت پڑھ کر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سوترا اور اُپ نشدوں کی ٹیکا۔ شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی۔ جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے کہ ادویت یعنی جیو برھم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں۔ دوسری کوئی شئے درحقیقت نہیں۔ دُنیا۔ پرپنچ سب جھوٹا مایا روپ حادث ہے۔

اِس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی روح) برھم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں۔ یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برھم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں۔ اور رامانج کا اِس جُز میں جو کر وششٹ ادویت روح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے۔ اِن تین کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے۔ بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد روح کا ماننا۔ کنٹھی۔ تلک مالا (تسبیح)۔ مورتی پوجن (بُت پرستی) پاکھنڈ مت وغیرہ رائج کرنے (گویا یہ) بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں جس قدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں۔ اُس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۴۹ (سوال) مُورتی پوجا (بُت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی۔

بُت پرستی جینیوں سے شروع ہوئی۔

(جواب) جینیوں سے

(سوال) جینیوں نے کہاں سے چلائی؟

(جواب) اپنی بے عقلی سے۔

(سوال) جینی لوگ کہتے ہیں کہ چُپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بُت کو دیکھکر اپنی روح کی بھی نیک حالت ویسی ہی ہو جاتی ہے۔

(جواب) روح مدرک اور بُت غیر مدرک۔ کیا بُت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہو جائیگی؟ یہ بُت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے اور جینیوں نے جاری کی ہے + اِن کی تردید بارھویں سملاس میں کریں گے۔

(سوال) شاکت وغیرہ نے بُتوں (کے بنانے) میں جینیوں کی نقل نہیں کی ہے کیونکہ جینیوں کے بُتوں کی مانند وشنو وغیرہ کے بُت نہیں ہیں۔

(جواب) ہاں یہ ٹھیک ہے اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں ملجاتے اس لئے جینیوں کے بُتوں سے خلاف بنائے ہیں۔ کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی اِنکا کام اور اِنکی مخالفت کرنا خاص اُنکا کام تھا + جیسے جینیوں نے بُت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں۔ اُنکے برخلاف وشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی عورت کے ساتھ۔ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت

یہ ناخن (سے لیکر) چوٹی تک مجموعہ کا نام ہے - اس بات کو مانکر اگر آگ ہی سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلادیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے -

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः ॥

तैत्तिरी० प्र० १०। अ० ८॥

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا - سچ ماننا - سچ بولنا - سچائی پر عمل کرنا دلکو ادھرم میں نہ جانے دینا - بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا یعنی جسم حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتاؤ کرنا - وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا - وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ افضل دھرم کے کاموں کا نام تپ ہے - دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہاتا - دیکھو! چکرانکت لوگ اپنے کو بڑے ویشنو مانتے ہیں لیکن اپنے بد رواج اور بدفعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے اول جو اسکا بانی "شٹھ کوپ" ہوا ہے (اُس کی بابت) چکرانکتوں ہی کی کتابوں اور بھگت مال کی کتاب میں جو نابھا ڈوم نے بنائی ہے لکھا ہے :-

विक्रीय सूर्पं विचचार योगी ॥

اِس قسم کے قول چکرانکتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں شٹھ کوپ یوگی سوپ[1] کو بنا بیچ کر پھرتا تھا یعنی کنجر ذات میں پیدا ہوا تھا - جب اُس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سُننا چاہا ہوگا تب براہمنوں نے بےعزتی کی ہوگی - اُسنے براہمنوں کے برخلاف سمپردا - تلک چکرانکت وغیرہ شاستر کے خلاف من گھڑت باتیں چلائی ہونگی - اُس کا چیلا "منی واہن" جوکہ چانڈال ورن میں پیدا ہوا تھا اُس کا چیلا "یاونا چاریہ" جوکہ مسلمانی خاندان میں پیدا ہوا تھا جس کا نام بدلکر بعض لوگ "یامنا چاریہ" بھی کہتے ہیں اُن کے بعد "رامانج" برہمن خاندان میں پیدا ہوکر چکرانکت ہوا - اُس کے پہلے

[1] (نوٹ منجانب مترجم) سُوپ یا چھاج جس کو پنجابی زبان میں چھج کہتے ہیں جس سے کر اناج چھانٹا جاتا ہے +

یہ کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے + کیونکہ جب وہ بت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری زناکاری - وغیرہ بدفعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اسوقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا - اسی لئے وہ خرابی کئے بغیر نہیں چوکے گا - اس قسم کے کئی عیب پتھر وغیرہ (کی پرستش یعنی) بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں + اب دیکھئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ بتوں کو (خدا) نہ مانتا ہوا ہمیشہ محیط کل ہمہ دان عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے وہ ہمیشہ ہر جگہ پر پرمیشور کو سب کے برے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لمحہ بھی پرمیشور سے اپنے کو دور نہ سمجھ کر بدفعلی کرنی تو درکنار بلکہ دلمیں بری خواہش (تک) بھی نہیں کرسکتا - کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دل کلام اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے - جیسا کہ قند قند کہنے سے مونھ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا یا کڑوا پن جانا جاتا ہے +

۴۲ (سوال) کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پرانوں میں نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے -

> پورانک نام سمرن کی تردید اور ویدک نام سمرن کے افضل اور مدلل طریق کا بیان -

(جواب) نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے جس طریق پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے -

(سوال) ہمارا کیسا طریق ہے ؟

(جواب) وید کے برخلاف -

(سوال) بھلا اب آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتلائیے ؟

(جواب) نام سمرن اس طرح کرنا چاہئے مثلاً "نیاکاری" (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے - اس کے جو معنی ہیں (یعنی) جیسے طرفداری سے مبرا ہوکر پرمیشور سب کا ٹھیک ٹھیک انصاف کرتا ہے ویسے اس کو قبول کرکے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا - بے انصافی کبھی نہ کرنی - اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے +

والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے (بُت) بناتے ہیں + جینی لوگ بہت سے شنکھ گھنٹہ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اسوجہ سے ایسی لیلا کے کرنے سے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے چیلے جینیؤں کے جال سے بچ کر انکی لیلا میں آپھنسے اور بہت سی دیاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت غیر ممکن فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں اُن کا نام "پُران" رکھ کر کتھا بھی سُنانے لگے اور ایسے ایسے عجیب مکر کرنے لگے یعنی پتھروں کے بت بناکر خفیہ کہیں پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ دیئے۔ بعد ازاں اپنے چیلوں میں ظاہر کیا کہ مجھکو رات کو خواب میں مہادیو۔ پاربتی۔ رادھا۔ کرشن۔ سیتا۔ رام۔ یا لکھشمی۔ نارائن اور بھیرو ہنومان وغیرہ نے کہا ہے کہ ہم فلاں فلاں جگہ ہیں۔ ہم کو وہاں سے لاکر مندر میں قایم کرو اور تو ہی ہمارا پوجاری بنے تو ہم حسب دلخواہ ثمرہ دینگے۔ جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سُنی تب سچ ہی مان لی اور اُسسے پوچھا کہ ایسا بُت کہاں پر ہے؟ تب پوپ جی بولے کہ فلاں پہاڑ یا جنگل میں ہے۔ چلو میرے ساتھ دکھلا دوں + تب تو وے اندھے اُس دغاباز کے ساتھ چلکر (گئے)۔ وہاں پہنچ کر دیکھا متعجب ہوکر اُس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپ کے اوپر اس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے۔ اب آپ اس کو لے چلیئے اور ہم مندر بنوا وینگے اُس میں اِس دیوتا کو قایم کرکے آپ نے ہی پرستش کرنا۔ اور ہم لوگ بھی اِس صاحب اقبال دیوتا کے درشن (دیدار) سپرشن کرکے حسب دلخواہ ثمرہ پائیں گے + اِسی طرح جب ایک نے لیلا کی تب تو اُس کو دیکھ سب پوپ لوگوں نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بُت قائم کئے +

۱۴۰ (سوال) پرمیشور نے شکل ہے وہ تصوّر میں نہیں آسکتا اسلئے ضرور بُت ہونا چاہیئے۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں تو بُت کے سامنے جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں اِس میں کیا ہرج ہے؟

بُت پرستی کی مدلل تردید

(جواب) چونکہ پرمیشور نے شکل محیط کل ہے اس لئے اُس کا بُت بن ہی نہیں سکتا اور اگر بُت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے تو پرمیشور کی بنائی ہوئی زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور نباتات وغیرہ کئی اشیاء جن میں کہ پرمیشور نے عجیب صنعت رکھی ہے (انسے یاد کیوں نہیں ہوتی) کیا ایسی صنعت والی زمین پہاڑ وغیرہ کے دیکھنے سے جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے بڑے بُت ہیں اور جن سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بُت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم

سے چُھڑا کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا - دیکھو ! یہ کتنی بڑی توہین ہے ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو - جب محیط کُل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پُھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے ؟ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے ؟ دُھوپ کو جلا کر کیوں دیتے ؟ گھنٹہ - گھڑیال - جھانجھ - پکھاجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو ؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے - کیوں ہاتھ جوڑتے ؟ سر میں ہے - کیوں سر جُھکاتے ؟ خورونوش وغیرہ میں ہے - کیوں تبرک دھرتے ؟ اور پانی میں ہے - کیوں غسل کراتے ہو ؟ کیونکہ اُن سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے اور تم محیط کُل کی پرستش کرتے ہو یا ویاپیہ (مُحاط) کی - اگر محیط کُل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر چندن پھول وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو ؟ اور اگر ویاپیہ (مُحاط) کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں ؟ ہم پتھر وغیرہ کے پوجاری (عبادت کنندہ) ہیں یہ سچ کیوں نہیں کہتے ؟

اب کہیئے کہ بھاؤ (تصور) سچا ہے یا جھوٹا - اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصور کے تابع ہونے سے پرمیشور مقید ہو جائیگا - اور تم مٹی میں طلاء - نقرہ وغیرہ - پتھر میں ہیرا پنّا وغیرہ - سمندر جھاگ میں موتی - پانی میں گھی - دودھ - دہی وغیرہ اور خاک میں میدہ - شکر وغیرہ کا تصور کرکے اُنکو ویسے کیوں نہیں بنا لیتے ؟ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے ؟ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو وہ کیوں نہیں میسر ہوتا ؟ اندھا انسان آنکھ کا تصور کرکے کیوں نہیں دیکھ لیتا ؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے کیوں مرجاتے ہو ؟ اسلئے تمہارا تصور سچا نہیں - کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنے کا نام بھاونا یا تصور ہے مثلاً آگ میں آگ - پانی میں پانی جاننا (تصور) اور پانی میں آگ - آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے - کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس کو ویسا جاننا علم اور اُس کے خلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے - اس لئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو +

۴۴ (سوال) اجی - جب تک وید منتروں سے آواہن (بُلانا) نہیں کرتے تب تک دیوتا نہیں آتا اور بُلانے سے جھٹ آتا اور وِسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے -

> ویدوں میں بُت پرستی اور پرمیشور کے آواہن وغیرہ کا ذکر تک نہیں

(جواب) جو منتر کو پڑھکر بُلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو بُت مدرک کیوں نہیں ہوجاتا ؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا ؟ اور وہ کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے ؟

۴۲ (سوال) ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُسنے شِو۔ وِشنو۔ گنیش۔ سُورج اور دیوی وغیرہ کے جسم اختیار کرکے رام کرشن وغیرہ اوتار لیئے۔ اس لئے اُس کا بُت بنایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا اور نہ ہی اوتار لیتا ہے۔

(جواب) ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ کیونکہ

"अज एक पात्"

"अकायम्"

اِن صفات کے باعث پرمیشور کو پیدائش موت اور جسم میں آنے سے مُبرّا ویدوں میں کہا گیا ہے + علاوہ اس کے دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں حلول کرنا کبھی (ثابت) نہیں ہوسکتا + کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ محیط غیر محدود اور رنج و راحت (وغیرہ) محسوس ہونیوالی صفات سے مُبرّا ہے وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ۔ رحم۔ اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اُس کا آنا جانا ہوسکتا ہے لیکن جو لاتبدل۔ غائب جس کے بغیر ایک ذرّہ بھی خالی نہیں ہے اُس کا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا عقیمہ کے لڑکے کی شادی کرکے اُس کے فرزند کے دیکھنے کی بات کا کہنا ہے +

۴۳ (سوال) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو بُت میں بھی ہے پھر خواہ کوئی شے ہو اُس میں تصور کرکے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟ دیکھو

محیط کُل پرمیشور کو کسی ایک محدود شے میں ہی تصور نہیں کرسکتے۔

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये ।
भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम् ॥

پرمیشور دیو۔ نہ کاٹھ نہ پتھر نہ مٹی سے بنائی اشیاء میں ہے بلکہ پرمیشور تو تصور میں موجود ہے جس میں تصور کریں وہاں ہی پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔

(جواب) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصور کرنا دوسری میں نہ کرنا یہ ایسی بات ہے کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت

(سوال) اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے اور اگر ممانعت ہے تو

پرمیشور کی جگہ کسی اور کو معبود ماننے کی وید میں سخت ممانعت ہے

"प्राप्तौ सत्यां निषेधः"

بُت (پرستی) کے ہونے ہی سے ممانعت ہو سکتی ہے۔
(جواب) حکم تو نہیں لیکن پرمیشور کی جگہ میں کسی غیر چیز کو معبود نہ ماننا (لکھا ہے) اور بالکل ممانعت کی ہے۔ کیا اپوروِدھی (موجودگی سے پیشتر حکم) نہیں ہوتا؟ سُنو یہ ہے:-

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते । ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्याᳬ रताः ॥ १ ॥ यजुः० ॥ अ० ४० । मं० ६॥

न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥ २ ॥ यजुः० ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ३ ॥
यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥
यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यन्ति ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥
यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदᳬ श्रुतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥
यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥

केनोपनि० ॥

جو اسمبھوتی یعنی نہ پیدا ہوئے ازلی پرکرتی یعنی علّت مادّی کی پرمیشور کی جگہ میں عبادت کرتے ہیں وے تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سمبھوتی جو علّتِ مادّی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھُوت (عناصر) پتھر اور

سنو بھائی! محیط کل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا ہے اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بُلا لیتے ہو تو اُنہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں روح کو کیوں نہیں بُلا لیتے؟ اور دشمن کے جسم سے روح کو رخصت کرکے کیوں نہیں مار سکتے؟

سنو بھائی! بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور پرمیشور کے بُلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک حرف بھی نہیں ہے +

(سوال)

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा। आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा। इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा॥

اس قسم کے وید منتر موجود ہیں پھر کیوں کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

(جواب) اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی کتابوں کے ویدوں کے مخالف پوپ رچت (یعنی پوپ کے بنائے ہوئے) فقرات ہیں۔ وید کے قول نہیں۔

۴۵ (سوال) کیا تنتر جھوٹا ہے؟

تنتر گرنتھ جھوٹھا ہے

(جواب) ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بلانے) پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ پتھر وغیرہ بُت کے متعلق ویدوں میں ایک منتر بھی نہیں ویسے۔

"स्नानं समर्पयामि"

اس قسم کے قول بھی نہیں یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ۔

"पाषाणादि मूर्त्तिं रचयित्वा मन्दिरेषु संस्थाप्य गंधादिभिरर्चयेत"

یعنی پتھر کا بُت بنا مندروں میں قائم کر چندن اکھشت (چاولوں) وغیرہ سے پرستش کرے ایسا کچھ بھی نہیں +

لائق ہونے سے (دروغگوئی وغیرہ) وید میں ناجائز ہیں - جیسے فرض کو عمل میں لانا دھرم اور اُس کا نہ کرنا ادھرم ہے۔ ایسے ہی ممنوع فعل کا کرنا ادھرم اور نہ کرنا دھرم ہے - جب ویدوں میں ممنوع کئے گئے بُت پرستی وغیرہ افعال کو تم کرتے ہو تو گنہگار کیوں نہیں؟

۴۸ (سوال) دیکھو! وید ابدی ہے - اُس وقت بُت کا کیا کام تھا کیونکہ پہلے تو دیوتا عیاں تھے - یہ رواج تو پیچھے سے تنتر اور پُرانوں سے چلا ہے جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہو گئے تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لا سکے اور بُت کا دھیان تو کر سکتے ہیں - اس لئے جاہلوں کے لئے بُت پرستی ہے - کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھے تو محل پر پہنچ جائے - پہلی سیڑھی چھوڑ کر اوپر جانا چاہے تو نہیں جا سکتا - اس لئے بُت (پرستی) پہلی سیڑھی ہے اِس کی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور باطن پاکیزہ ہو جائیگا تب پرمیشور کا دھیان کر سکے گا - جیسے نشانہ انداز اول کثیف نشانہ میں تیر - گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا پھر لطیف میں بھی نشانہ مار سکتا ہے ویسے ہی کثیف بت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کر سکتا ہے - جیسے لڑکیاں گوڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں کہ جب تک سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں - اس قسم کے دلائل سے بُت پرستی کرنا خراب کام (ثابت) نہیں ہوتا +

> بُت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہو سکتی -

(جواب) جب وید کے مطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادھرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بُت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا - جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں اُن اُن کا حوالہ ماننا گویا ناستک ہونا ہے - سُنو -

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ १ ॥ मनु० २ । ११ ॥

या वेदबाह्याः स्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।

सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्य तमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः ॥ २ ॥

उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोन्यानि कानि चित् ।

तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥ मनु० अ० १२ । ९५ । ९६ ॥

درخت وغیرہ ادیتو (جزو) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں کرتے ہیں۔ وے اُس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدت تک سخت تکلیف مجسم نرک میں گر کر سخت اذیت اُٹھاتے ہیں + (۱)

جو سب دُنیا میں موجود ہے اُس نے شکل پرمیشور کی تصویر۔ ماپ۔ مشابہت یا بُت نہیں ہے + (۲)

جو کلام کی ''इयत्ता'' یعنی یہ بانی ہے لیجئے ویسا وشے (مضمون) نہیں اور جسکے سہارے اور ہستی سے کلام کی پرورتی (بُنیاد) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر اور جو اُس کے سوائے دوسرا ہے وہ معبود نہیں۔ (۱)

جو من سے ''इयत्ता'' کرکے دل میں نہیں آتا جو من کو جانتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو اُس کے سوائے روح اور انتھکرن ہے اُس کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں مت کر + ۲ + جو آنکھ سے نہیں نظر آتا اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور جو اُس کے سوائے سورج۔ بجلی۔ اور آگ وغیرہ غیر مدرک اشیا ہیں اُن کی عبادت مت کر + ۳ +

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سُنتا ہے اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور اُس کے سوائے آواز وغیرہ کی عبادت اُس کی جگہ میں مت کر + ۴ +

جو پرانوں سے چلائمان نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت کو حاصل کرتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو یہ اُس کے سوائے ہوا ہے اُس کی عبادت مت کر + ۵ +

اِس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے + ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) کی بھی ہوتی ہے + ''پراپت'' کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اُس کو وہاں سے اُٹھا دینا۔ ''اپراپت'' کی جیسے اے بیٹے! تو نے چوری کبھی مت کرنا۔ کوئیں میں مت گرنا۔ بدوں کی صحبت مت کرنا۔ نے علم مت رہنا۔ اس طرح اپراپت کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ جو انسانوں کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے اس لئے اس کی ممانعت کی ہے۔ لہٰذا پتھر وغیرہ بُت پرستی سخت ممنوع ہے +

۷۸ (سوال) بُت پرستی میں ثواب نہیں تو گناہ بھی نہیں ہے۔

بُت پرستی کے کرنے والے گُناہ گار ہیں۔

(جواب) فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں:۔ وِدھت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کی وجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں۔ دوسرے نِشدھ (ممنوع) جو نکر نیکے

(جواب) شکل والی چیز میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا کیونکہ اُس کو من فوراً قبول کرکے اُسی کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور بے شکل پرمیشور کے قبول کرنے میں حتے المقدور من نہایت دوڑتا ہے تب بھی انتہا نہیں پاتا۔ حصوں سے مبرا ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا بلکہ اُسی کے صفات افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہوکر قایم ہوجاتا ہے۔ اور اگر مجسم اشیاء میں قایم ہوتا تو کل دنیا کا من قایم ہوجاتا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی عورت۔ بیٹے۔ دولت۔ دوست وغیرہ مجسم (چیزوں) میں غلطان رہتا ہے تاہم کسی کا من قایم نہیں ہوتا جب تک کہ غیر مجسم میں نہ لگاوے۔ کیونکہ حصوں سے مبرا ہونے کے باعث اُس میں من قائم ہوجاتا ہے اس لئے بُت پرستی کرنا ادھرم ہے۔ (۱)

دویم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کرکے (لوگ) مفلس ہوتے ہیں اور اُس میں کاہلی ہوتی ہے۔

بُت پرستی سے سولہ خرابیاں عائد ہوتی ہیں۔

سویم۔ عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی بکھیڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چہارم۔ اُسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مکتی کا ذریعہ مانکر سست ہوکر انسانی جامہ رائیگان کھوتے ہیں +

پنجم۔ مختلف قسم کی متضاد۔ اشکال۔ نام اور حالات والے بتوں کے پوجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رہنا اور متضاد عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھا کر ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم۔ اُسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں اُنکی ہار ہوکر سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام اُن کے دشمنوں کے قبضہ میں ہوجاتا ہے اور آپ محتاج بالغیر۔ بھٹیارے کے ٹٹو اور کمھار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہوکر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشستگاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اُس پر خفا ہوکر مارتا یا گالی دیتا ہے ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں اُن بُری عقل والوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ وہم میں پڑکر مندر بمندر ملک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم۔ دُنیا اور عاقبت برباد کرتے چور وغیرہ سے عذاب پاتے (اور ٹھگوں سے لُٹتے رہتے ہیں +

نہم۔ بدچلن پوجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں وے اُس دولت کو میسوا-

منوجی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نندا یعنی نلے قدری - ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہاتا ہے - (۱)
جو غیراز وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئیں دُنیا کو تکلیف کے سمندر میں ڈبانے والی ہیں وے سب بیفائدہ - جھوٹی - تاریکی مجسم دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں + (۱)
جو اِن ویدوں سے خلاف کتابیں پیدا ہوتی ہیں وے جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہوجاتی ہیں - اُنکا ماننا بیفائدہ اور باطل ہے + اسی طرح برھما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی پر عمل کرنا دھرم ہے کیونکہ وید صحیح معانی کا مظہر ہے - اس سے خلاف جتنے تنتر اور پُران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں اور جو وید سے خلاف چلتے ہیں اُن میں کہی ہوئی بُت پرستی بھی ادھرم ہی ہے + انسانوں کا علم غیر مدرک کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہوجاتا ہے اسلیئے عالموں کی خدمت - صحبت سے علم بڑھتا ہے پتھر وغیرہ سے نہیں - کیا پتھر وغیرہ بُت پرستی سے پرمیشور کو دھیان میں کبھی کوئی لاسکتا ہے ؟ نہیں ! نہیں ! بُت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک بڑی خندق ہے جس میں گر کر (انسان) چکنا چُور ہوجاتا ہے پھر اُس خندق سے نکل نہیں سکتا بلکہ اُسی میں مرجاتا ہے + ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلےٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالاخانہ میں جانے کا زینہ ہوتا ہے البتہ بُت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا برخلاف اِس کے بُت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ رائگاں کھو کر بہت سے مرگئے اور جو اب ہیں یا ہوں گے وے بھی انسانی جامہ کے مقاصد یعنی دھرم - ارتھ - کام اور موکھش کے حصول سے محروم رہکر بیفائدہ برباد ہوجائینگے - بُت پرستی پرمیشور کے حصول میں کثیف نشانہ کی طرح نہیں - بلکہ دھرم پر چلنے والے فاضل اور علم طبعی (نشانہ) ہیں - اِسکو (علم طبعی) بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بُت پرستی گڑیوں کی کھیل کی طرح نہیں بلکہ اوّل حروف شناسی - نیک تربیت کا ہونا گڑیوں کی کھیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے - سُنیئے ! جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کرلیگا +

۴۹ (سوال) شکل والی چیز میں من ٹھیرتا ہے اور بے شکل میں ٹھیرنا مشکل ہے اِسلیئے بُت پرستی رہنی چاہیئے +

من غیر مجسم میں ہی ٹھیرتا ہے نہ کہ مجسم شئے میں

(مطلب) یہی پنچایتن پوجا (ہے) جو کہ شیو - وشنو - امبکا - گنیش اور سورج کا بت بناکر پرستش کرتے ہیں - یہ پنچایتن پوجا (جائز) ہے یا نہیں؟

(جواب) کسی قسم کی بت پرستی نہ کرنی - لیکن "مورتی مان" جو ذیل میں کہیں گے اُنکی پوجا یعنی تعظیم کرنی چاہیئے وہ پنچ دیو پوجا - یا پنچایتن پوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے - لیکن بے علم جاہلوں نے اُس کے اچھے معنی چھوڑکر خراب معنی لے لئے - جو آجکل شیو وغیرہ پانچوں کے بت بناکر پرستش کرتے ہیں اُن کی تردید تو ابھی کرچکے ہیں - لیکن سچی پنچایتن وید میں کہی ہوئی اور وید کے مطابق کہی گئی دیو پوجا اور مورتی پوجا (جو) ہے وہ سنو -

मा गो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ यजुः० ।
अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्य्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥
अथर्व० कां० ११ । व० ५ । मं० १७ ॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ अथर्व० ॥
कां० १५ । व० १३ । मं० ६ ॥

अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ऋग्वेदे ॥

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥
तैत्तिरीयोपनि० ॥ वल्ली० १ । अनु० १ ॥

कतम एको देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥
शतपथ० कां० १४ । प्रपाठ० ६ । ब्राह्म० ७ । कांडिका १० ।

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो
भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ व० १ । अनु० ११ ॥

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ मनु०
अ० ३ । ५५ ॥

उपचर्य्यः स्त्रिया साध्व्या सततं देववत्पतिः ॥ मनुस्मृतौ ॥

زناکاری۔ شراب گوشت کے کھانے۔ لڑائی بکھیڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے +

دہم۔ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے محسن کُش ہو جاتے ہیں +

یازدہم۔ اُن بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چور لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں +

دوازدہم۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر عورت مرد کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں +

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کی آگیا کی فرمانبرداری پوری طرح نہونے سے باہم مخالفت ہوکر تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں +

چہاردہم۔ غیر مدرک کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کُند ہو جاتی ہے کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہکرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیاء ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں اُنکو پوجاری جی توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ اُن پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی (کرتی) ۔اور پوری خوشبو کے وقت تک اُن میں رہتی اُس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑ کر اُلٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبودار اشیاء بنائی ہیں ؟

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول صندل اور چانول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں اُس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے براز کی۔ اور ہزاروں جاندار اُس میں پڑتے اُسی میں مرتے سڑتے ہیں +

ایسے ایسے کئی بُت پرستی کے کرنے سے عیب واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے پتھر وغیرہ کی بُت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بُت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں اور کریں گے وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے +

۵۱ (سوال) کسی قسم کی بُت پرستی کرنی کرانی تو نہ سہی لیکن جو اپنے آریہ ورت میں پنچ دیو پوجا کا لفظ قدیم سے سلسلہ وار چلا آتا ہے اُسکا	پنچائتن پوجا سے کیا مراد ہے

بنانے وغیرہ کاموں میں لگاکر کھانے پینے کو دیکر گذران کراتا *

۵۳ (سوال) جس طرح پر کہ عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بُت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے ویسے تارک الدنیا شانت (انسان) کا بُت دیکھنے سے ویراگ (ترک) اور شانتی حاصل کیوں نہ ہوگی؟

کسی خاص قسم کے بُت کے دیکھنے سے شانتی حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ شانتی وگیان کا نتیجہ ہے۔

(جواب) نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ بُت کا خاصہ جڑ ہیں روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ وویک[1] کے بغیر نہ ویراگ[2] اور ویراگ کے بغیر وگیان (علم معرفت) وگیان کے بغیر شانتی[3] حاصل نہیں ہوتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اُن کی صحبت۔ اُپدیش۔ اور اُنکی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کی صفات یا عیب نہ جانے اُس کے محض بُت دیکھنے سے محبت (پیدا) نہیں ہوتی۔ محبت ہونے کا باعث اوصاف کا جاننا ہے۔ ایسی بُت پرستی وغیرہ بُرے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمے پُجاری۔ بھکھاری۔ سست۔ کم ہمت۔ کروڑوں آدمی ہوگئے ہیں + سارے جہان میں جہالت اُنھوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت سا پھیلا ہے *

۵۴ (سوال) دیکھو کاشی میں "اورنگ زیب" بادشاہ کو "لاٹ بھیرو" وغیرہ نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے۔ جب مسلمان اُنکو توڑنے گئے اور اُنھوں نے جب اُنپر توپ گولہ وغیرہ چلائے تب بڑے بڑے بھڑوں (نے) نکل کر سب فوج کو تنگ کرکے بھگا دیا۔

بنارس کے بُتوں کے معجزے اور اُن کی تردید

(جواب) یہ پتھر کا معجزہ نہیں بلکہ وہاں بھڑوں کے چھتے لگے ہوئے ہوں گے اُنکا خاصہ ہی موذی پن ہے جب کوئی اُن کو چھیڑے تو وے کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا وہ پُجاری جی کی لیلا تھی *

۵۵ (سوال) دیکھو مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھانے کے لئے کنوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ بھی معجزہ نہیں ہے؟

مہادیو کے کنوئیں میں گرنے اور بُت کے برہمن کے گھر میں چھپنے کی تردید۔

(جواب) بھلا اُس کے کوتوال کال بھیرو لاٹ بھیرو وغیرہ بھوت پریت اور گرڑ وغیرہ گنوں (فوجوں) نے

---

[1] (نوٹ مترجم) ہر ایک چیز کو علیحدہ طور پر اُس کی اصلیت میں سوچنا وویک ہے

[2] بُرے کاموں کے ترک کرنے کا نام ویراگ ہے۔

[3] راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

"اوّل ماں مورتی متی (مجسم) تعظیم کے قابل دیوتا" یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کر کے والدہ کو خوش رکھنا (چاہیئے)۔ ھنسا یعنی تاڑنا کبھی نہ کرنا + دوسرا باپ راست اعمال والا دیو اُس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی + تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے اُس کی تن من دھن سے خدمت کرنی + چوتھا دردیش جو فاضل دھرم پر چلنے والا۔ فریب سے مبرّا۔ سب کی ترقی کا خواہاں۔ دنیا میں پھرتا ہوا سچے اُپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے اُسی کی خدمت کریں ÷

پانچویں۔ عورت کے واسطے خاوند اور مرد کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے ÷

یہ پانچ مورتی مان دیو جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش (ہوتی اور انسان کو) سچی تعلیم۔ علم اور سچا اُپدیش حاصل ہوتا ہے۔ یہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کی سیڑھیاں ہیں اِن کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بُتوں کی پرستش کرتے ہیں وے وید کے سخت مخالف ہیں ÷

۵۲ (سوال) ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں اور بُت پرستی بھی کریں تب تو کوئی عیب نہیں۔؟

بُت پرستی کسی حالت میں بھی نہ کرنی چاہیئے۔

(جواب) پتھر وغیرہ بُت پرستی کو قطعی چھوڑنے اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ (لوگوں نے) سامنے موجودہ ماتا وغیرہ ظاہرا راحت بخش دیوتوں کو چھوڑ کر ادیو پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا۔ اس کو لوگوں نے اِسی لئے قبول کیا ہے کہ جو ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھریں گے تو وے خود کھالیں گے اور بھینٹ پوجا لیں گے تو ہمارے موکھ یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑیگا۔ اسلئے پتھر وغیرہ کے بُت بنا اُسکے آگے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور سنکھ بجا۔ شور مچا (اُن کو) انگوٹھا دکھلانے لگے ÷

"त्वमंगुष्ठं गृहाण भोजनं पदार्थं वाऽहंग्रहीष्यामि"

جیسے کوئی کسی کو چھلے یا چڑا وے کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھلاوے اُس کے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسے ہی لیلا اِن پجاریوں یعنی پوجا بمعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے + یہ لوگ چٹک مٹک چالاک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے۔ بیچارے بے وقوف غریبوں کا مال اُڑا کر موج کرتے ہیں۔ اگر کوئی دھارمک راجا ہوتا تو اِن پتھر کے دلدادہ لوگوں کو پتھر توڑنے پھوڑنے اور گھر

۵۸ (سوال) بھلا یہ تو جانے دو لیکن جگنناتھ جی میں ظاہرا معجزہ ہے - ایک کلیور (قالب)

جگنناتھ کی پرستش اور اُس کے متعلق معجزات کی تردید۔

بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود آتی ہے - چولھے پر اوپر اوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پہلے پکتی ہیں اور جو کوئی وہاں جگنناتھ کی پرسادی (شیرینی) نہ کھائے تو جُزامی ہو جاتا ہے اور رتھ (گاڑی) خود بخود چلتا - گنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے - اِندرمن کے راج میں دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے - قالب بدلنے کے وقت ایک راجہ ایک پانڈا اور ایک بڑھئی مرجانے وغیرہ معجزوں کو تم جھوٹا نہ کرسکوگے؟

(جواب) جس نے بارہ برس تک جگنناتھ کی پُوجا کی تھی وہ ورکت (تارک الدنیا) ہو کر متھرا میں آیا تھا - مجھ سے ملا تھا - میں نے اِن باتوں کا جواب پوچھا تھا اُنہوں نے یہ سب باتیں جھوٹ بتائیں لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں وہ سمندر کی لہروں سے کنارے لگجاتی ہے اُس کو لیکر کاریگر لوگ بُت بناتے ہیں - جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کرکے باورچیوں کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں - زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل کا چولھا بناتے ہیں - اُن ہانڈیوں کے نیچے گھی مٹی اور راکھ لگا چھ چولھوں پر چاول پکا اُن کے تلے مانج کر اُس بیچ کی ہانڈی میں اُسیوقت چاول ڈال چھ چولھوں کے مونھ لوہے کے توؤں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولتمند ہوں بُلاکر دکھلاتے ہیں - اوپر اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھلا نیچے کے کچے چاول نکال دکھاکر اُنسے کہتے ہیں کہ کچھ ہانڈیوں کے لئے رکھدو - آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپے اشرفی رکھتے اور کئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کردیتے ہیں + شودر رذیل لوگ مندر میں نئی وید (تبرک) لاتے ہیں - جب نئی وید ہو چکتا ہے تب وے شودر رذیل لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں بعد ازاں جو کوئی روپیہ دیکر ہنڈیا لیوے اُس کے گھر پہنچاتے اور غریب گرھستی اور سادھو سنتوں سے لیکر شودر اور چنڈال تک ایک قطار میں بیٹھ جوٹھا ایک دوسرے کا کھانا کھاتے ہیں - جب اُس قطار کے آدمی اُٹھتے ہیں تب اُنہیں پتّلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں نہایت پلید کارروائی ہے - اور بہت سے لوگ وہاں جاکر اُن کا جوٹھا نہ کھاکر اپنے ہاتھ سے بنا کھاکر چلے آتے ہیں - کوئی بھی جُزام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی اور اُس جگنناتھ پوری میں بھی بہت سے پرسادی نہیں کھاتے اُنکو بھی جُزام وغیرہ امراض نہیں ہوتے - علاوہ ازیں اُس جگنناتھ پوری میں بھی بہت سے

مسلمانوں کو لڑکر کیوں نہ ہٹادیا؟ ۔جیسی مہادیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے کہ کئی ایک تری پُرا سُر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اسُروں کو خاکستر کر دیا تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہیں کیا؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وے بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے؟ جب مسلمان مندر اور بتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک آئے تب پوجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت بھی کاشی کی تباہی ہونے نہیں دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے؟ اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی؟ یہ سب پوپ مایا (فریب) ہے ٭

۵۶ (سوال) گیا میں سنرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں جاتے اور پتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

> گیا میں مردوں کے شرادھ کرنے کی تردید۔

(جواب) بالکل جھوٹ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی وہی طاقت ہے تو جن پنڈوں[1] کو پتروں کے سکھ کے لئے لاکھوں روپے دیتے ہیں اُس کو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ گناہ کیوں نہیں دور ہوتا؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے۔ کبھی کسی دغاباز نے زمین میں گُفا کھود کر اُسمیں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا پھر اُس کے موُنھ پر کُشا (گھاس) بچھا پنڈ دیا ہوگا اور اُس مکار نے اُٹھا لیا ہوگا۔ کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہیں ٭ ویسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا یہ بھی جھوٹی بات ہے ٭

۵۷ (سوال) دیکھو! کلکتہ کی کالی اور کاماکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟

> کلکتہ کی کالی اور کاماکشا دیویوں کی پرستش کی تردید۔

(جواب) کچھ بھی نہیں یہ اندھے لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چلتے ہیں۔ کنوئیں (یا) گڑھے میں گرتے ہیں ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک جاہل کے پیچھے دوسرے چل کر بت پرستی کے گڑھے میں پھنس کر تکلیف پاتے ہیں ٭

---

[1] (نوٹ منجانب مترجم) پنڈوں یعنی گیا کے پجاری لوگوں ٭

چھوڑتے ہیں *

دیوتا مانو تو اُنہی کاریگروں کو مانو کہ جن ہنرمندوں نے مندر بنایا - راجا - پنڈا - اور بڑھئی اُس وقت نہیں مرتے لیکن وے تینوں وہاں مردار (بنے) رہتے ہیں - چھوٹوں کو تکلیف دیتے ہونگے اتفاق کرکے اُسی وقت یعنی کلیور بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں - بُت کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے اُس میں سونے کے خانہ میں ایک سالگرام رکھتے ہیں کہ جس کو ہر روز دھوکر چرنامرت بناتے ہیں - اُس پر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں اُن لوگوں نے زہریلا تیزاب لگا دیا ہوگا اُس کو دھوکر اُنہی تینوں کو پلایا ہوگا کہ جس سے وے کبھی مرگئے ہونگے - مرے تو اس طرح لیکن پیٹ کے بندوں نے مشہور کیا ہوگا کہ جگنناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے - ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہیں *

۵۹ (سوال) جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لِنگ بڑھ جاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے ؟ | رامیشور کی لیلا کی تردید |

(جواب) جھوٹی - کیونکہ اُس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے - چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں تب اُس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے اور کچھ بھی نہیں - نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے جتنے کا اُتنا بنا رہتا ہے ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے ہیں *

(سوال) رامیشور کو رامچندر نے قایم کیا ہے اگر بُت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رامچندر بُت کو قایم کیوں کرتے اور والمیک جی راماین میں کیوں لکھتے ؟

(جواب) رامچندر کے زمانہ میں اُس لنگ یا مندر کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے - آکاش کے راستہ میں غبارہ پر بیٹھ ایودھیا کو آرہے تھے تب سیتا جی سے کہا تھا کہ :-

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः ।
सेतुबन्ध इतिविख्यातम् ॥ वाल्मीकिरा० ।
लंकाकां० सर्ग १२५ । श्लो० २० ॥

اے سیتا تیری جُدائی سے ہم بیقرار ہوکر گھومتے تھے اور اِسی مقام پر چار ماہ تک

جُزامی ہیں - ہمیشہ جوٹھا کھانے سے بھی مرض دور نہیں ہوتا +
اور اسی جگنناتھ میں دام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے کیونکہ سوبھدرا سری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے اُسی کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے اگر بھیروی چکر نہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی + اور رتھ کے پہئیوں کے ساتھ کل لگی ہوئی ہیں جب اُنکو سیدھا گھماتے ہیں (کل) گھومتی ہیں تب رتھ چلتا ہے جب میلے کے بیچ میں پہنچتا ہے تب ہی اُس کی کیل کو اُلٹا گھما دیتے ہیں - رتھ ٹھہر جاتا ہے - پُوجاری لوگ پُکارتے ہیں خیرات کرو - ثواب کا کام کرو جس سے جگنناتھ خوش ہوکر اپنا رتھ چلائیں - اپنا دھرم رہے جب تک نذر آتی رہتی ہے تب تک اِسی طرح پکارتے جاتے ہیں جب آچکتی ہے تب ایک برج باسی اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ آگے کھڑا ہوکر ہاتھ جوڑ تعریف کرتا ہے "کہ اے جگنناتھ سوامی! آپ مہربانی کرکے رتھ کو چلایئے - ہمارا دھرم رکھیئے" اس قسم کے الفاظ بول کر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرکے رتھ پر چڑھتا ہے - اُسی وقت کیل کو سیدھا گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسّی کھینچتے ہیں - رتھ چلتا ہے + بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے - اُن بُتوں کے آگے کھینچ کر لگانے کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں - پنڈے پُجاری اندر کھڑے رہتے ہیں - جب ایک طرف والے نے پردے کو کھینچا جھٹ بُت آڑ میں آجاتا ہے - تب سب پنڈے اور پُجاری پُکارتے ہیں تم بھینٹ دھرو تمہارے گُناہ چھوٹ جائیں گے تب زیارت ہوگی - جلدی کرو - وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغابازوں کے ہاتھ لُٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تب ہی زیارت ہوتی ہے - تب جے کا لفظ بول خوش ہوکر دھکّے کھا ذلیل ہوکر چلے آتے ہیں -
اندرومن وہی ہے جس کے خاندان کے آدمی اب تک کلکتہ میں ہیں - وہ دولت مند راجا اور دیوی کی پرستش کرنے والا تھا - اُسنے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا اسلئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے پینے کا بکھیڑا اس طرح سے دور کریں لیکن وے جاہل کب

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ آٹھ اعضاء کے سمیت ڈنڈے (لکڑی) کی مانند لیٹ کر سلام کرنا ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کہلاتا ہے -

وہ اعضاء یہ ہیں - (۱) زانو (۲) پاؤں (۳) ہاتھ (۴) چھاتی - (۵) عقل (۶) سر (۷) زبان (۸) آنکھیں یا نظر +

ابھی ہمارا دیوتا ظاہر ہوتا ہے۔ ہنومان درگا اور بھیروں نے خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کر دیں گے" وے بیچارے بھولے راجا اور کھتری پوپوں کے بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے۔ کتنے ہی نجومی پوپوں نے کہا کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت نہیں ہے۔ ایک نے آٹھواں چندرما بتلایا دوسرے نے یوگنی سامنے دکھلائی۔ اس قسم کی بہکاوٹ میں رہے جب ملیچھوں کی فوج نے آکر گھیر لیا تب ذلت سے بھاگے۔ کتنے ہی پوپ پجاری اور اُن کے چیلے پکڑے گئے۔ پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لے لو مندر اور بت مت توڑو۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بُت پرست نہیں بلکہ بُت شکن ہیں۔ جاکر جھٹ مندر توڑ دیا جب اوپر کی چھت ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونے سے بُت گر پڑا۔ جب بُت توڑا تب سُننے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ کے جواہرات نکلے۔ جب پجاری اور پوپوں پر کوڑے پڑے تب رونے لگے۔ کہا کہ خزانہ بتلاؤ۔ مار کے مارے جھٹ بتلا دیا تب سب خزانہ لوٹ مار غبن کر پوپ اور اُن کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی۔ گھاس کھدوایا بول و براز وغیرہ اُٹھوایا اور چنے کھانے کو دئے + ہائے! کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ و برباد ہو گئے۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی؟ جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے! اور خود فتح پاتے۔ دیکھو! جتنے بُت ہیں اُن کی جگہ میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی۔ پجاریوں نے اِن پتھروں کی اتنی عبادت کی لیکن بُت ایک بھی اُن دشمنوں کے سر پر اُڑ کر نہ لگا۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بُت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو حسبِ الوسع بچاتا اور اُن دشمنوں کو مارتا ❖

نرسی مہتہ کی ہنڈی کی لیلا کی تردید۔

۶۴ (سوال) دوارکا جی کے رنچھوڑ جی جس نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈی بھیجدی اور اُس کا قرضہ اُتار دیا اِس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے؟

(جواب) کسی ساہوکار نے روپے دیدیئے ہونگے۔ کسی نے جھوٹا نام اُڑا دیا ہوگا کہ شری کرشن نے بھیجے۔ جب سمت ۱۹۱۴[1] کے سال میں توپوں کے مارے مندر اور بُت انگریزوں نے اُڑا دئے تھے۔ تب بُت کہاں گئے تھے؟ خلاف اِس کے باگھیر (یعنی بگھیلے) لوگوں نے جتنی بہادری کی اور لڑے۔ دشمنوں کو مارا لیکن بُت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ جو سری کرشن کی مانند کوئی ہوتا تو اِن کے

(نوٹ) [1] مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی۔ یعنی ستاون کے غدر کا زمانہ (مترجم)

قیام کیا تھا اور پرمیشور کی اپاسنا دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہ موجود دیوتاؤں
کا دیوتا مہادیو پرمیشور ہے اُس کے فضل سے ہم کو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور
دیکھ یہ پُل ہم نے باندھ کر لنکا میں آکر اُس راون کو مار تجھکو لے آئے۔ اس کے سوا
وہاں والمیک نے اور کچھ بھی نہیں لکھا *

۶۰ (سوال) "رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حُقہ پلایا سنت کو" دکھن میں ایک
کالیا کنت کا بُت ہے وہ اب تک حُقہ پیا کرتا ہے جو بت پرستی
جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے *

کالیا کنت کے معجزے کی تردید۔

(جواب) جھوٹی جھوٹی یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اُس بت کا مونھ کھلا
ہوگا اُس کی پیٹھ میں سوراخ نکال کر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی
جب پُجاری حقہ بھر یا پیچوان لگا مُنہ میں نالی جاکر پردے ڈال کر نکل آتا ہوگا تب ہی
پیچھے والا آدمی مُنہ سے کھینچتا ہوگا تو ادھر حقہ گڑگڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ
ناک اور مُنہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا تب ناک اور مُنہ کے سوراخوں
سے دھوآں نکلتا ہوگا۔ اُس وقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیاء لوٹ کر
اُنکو مفلس کر دیتے ہونگے *

۶۱ (سوال) دیکھو ڈاکورجی کا بُت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا
رتی سونے میں کئی من کا بُت تل گیا کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

ڈاکورجی کے معجزے کی تردید

(جواب) نہیں۔ وہ بھگت بُت کو چُرا لایا ہوگا اور سوا رتی کے برابر بُت کا وزن
ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی *

۶۲ (سوال) دیکھو! سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے اور بڑا معجزہ تھا کیا یہ
بھی جھوٹی بات ہے؟

سومناتھ کے معجزے اور لیلا کی تردید۔

(جواب) ہاں جھوٹی ہے۔ سنو! اوپر نیچے سنگِ مقناطیس
لگا رکھا تھا اُس کی کشش سے وہ بُت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی آکر لڑا تب یہ
معجزہ ہوا کہ اُس کا مندر توڑا گیا اور پُجاری بھگتوں کی ذلت وخواری ہوگئی اور لاکھوں
آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی جو پوپ پُجاری پرستش۔ پُرشچرن حمد و
ثنا۔ دعا کرتے تھے کہ

"اے مہادیو! اِس ملیچھ کو تُو مار ڈال ہماری رکھشا کر"

اور وے اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے کہ "آپ بیفکر رہیئے مہادیو جی بھیرو
یا ویر بھدر کو بھیج دیں گے وے سب ملیچھوں کو مار ڈالیں گے یا اندھا کر دیں گے

پانی اچھا ہوگا اس لئے اُس کا نام امرت سر رکھ دیا ہوگا۔ اگر آبِ حیات ہوتا تو پُرانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا؟

دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی جس سے جھکتی ہوگی اور گرتی نہیں۔ ریٹھے کنول کے پیوندی ہونگے یا گپ ہوگی۔ ریوال سر میں بڑے تیرانے میں کچھ کاریگری ہوگی۔ امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں پھر پانی کا جم کر چھوٹے لنگ (کی شکل کا) بننا کونسا تعجب ہے۔ اور کبوتروں کے جوڑے پالتو ہوں گے۔ پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہوں گے دکھلا کر ٹکے لوٹتے ہوں گے +

۶۶ (سوال) ہردوار بہشت کا دروازہ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا۔ دیوپریاگ۔ گنگوتری میں گومکھ۔ اُترکاشی میں گپت کاشی۔ تریُگی نارائن کے دیدار ہوتے ہیں۔ کیدار اور بدری نارائن کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں۔ مہادیو کا مونھ نیپال میں پشوپتی۔ چوتڑ (سیرین) کیدار۔ اور تُنگ ناتھ میں زانو۔ پاؤں امرناتھ میں۔ اِن کے درشن پرسن غسل کرنے سے مُکتی ہوجاتی ہے۔ وہاں کیدار اور بدری سے بہشت جانا چاہے تو جا سکتا ہے اِس قسم کی باتیں کیسی ہیں؟ +

ہردوار۔ تپوبن۔ اُترکاشی دیوپریاگ۔ گپت کاشی۔ کیدار اور بدری نارائن کی پرستش کی تردید۔

(جواب) ہردوار شمال سے پہاڑوں میں جانے کے ایک راستے کا آغاز ہے۔ ہر کی پوڑی غسل کے لئے کنڈ کی سیڑھیوں کو بنایا ہے۔ سچ پُوچھو تو "ہاڑ پوڑی" ہے کیونکہ مُلک مُلک کے مُردوں کی ہڈیاں اُس میں پڑا کرتی ہیں گناہ کبھی بھی بغیر بھوگے نہیں چھوٹ سکتے یعنی نہیں کٹتے + تپوبن جب ہوگا تب ہوگا اب تو "بھکشک بن" (یعنی بھکھاریوں کا جنگل) ہے۔ تپوبن میں جانے رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاضت تو کرنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں بہت سے دُوکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں۔

"हिमवतः प्रभवति गंगा"

پہاڑ کے اُوپر سے پانی گرتا ہے۔ گئو کے مونھ کی شکل ٹکا لینے والوں نے بنائی ہوگی اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اُترکاشی وغیرہ مقامات عابدوں کے لئے اچھے ہیں۔ لیکن دُوکانداروں کے لئے وہاں بھی دُوکانداری ہے + دیوپریاگ پُران کے

دُھرّے اُڑا دیتا اور یہ بھاگتے پھرتے بھلا یہ تو کھو کہ جس کا محافظ مار کھائے اُس کے پناہ گزین کیوں نہ پیٹے جائیں؟+

۶۴ (سوال) جوالا مکھی تو ظاہرا دیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے اور پرساد دیا جائے تو آدھا کھا جاتی اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اُس پر نہر چھُڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑا دیں تھیں تو بھی جوالا[1] نہ بجھی اور نہ رُکی۔ ویسے ہی ہنگ لاج بھی آدھی رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پر دکھائی دیتی۔ پہاڑ پر گرج کرتی ہے چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر سے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا ٹھومرا باندھنے سے پُورا بزرگ کھاتا۔ جب تک ہنگ لاج نہ ہو آوے تب تک نصف بزرگ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی سب باتیں کیا قابلِ تسلیم نہیں؟

جوالا مکھی اور ہنگ لاج کی پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ وہ جوالا مکھی (آتش خیز) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے اُس میں پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آجاتا علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا اور تھوڑے سے گھی کو کھاجاتا باقی چھوڑ جاتا ہے اُس کی مانند وہاں بھی ہے۔ جیسے چُولھے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے سب خاکستر ہو جاتا۔ جنگل یا گھر میں لگ جانے سے سب کو کھا جاتا ہے اِس سے وہاں کیا بڑھکر ہے سوائے ایک مندر حوض اور ادھر اُدھر نالیوں کی بناوٹ کے +

ہنگ لاج میں نہ کوئی سواری نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے جس کے نیچے سے بلبلے اُٹھتے ہیں اُس کو سپھل یاترا (نتیجہ زیارت) ہونا جاہل مانتے ہیں یونی کا جنتر اُن لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنوا رکھا ہے اور ٹھُمرے بھی اُسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اُس سے بزرگی ہوتی ہو تو ایک حیوان پر ٹھُمرے کا بھار لاد دیں تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا؟ بڑا آدمی تو اعلےٰ دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے +

۶۵ (سوال) امرتسر کا تالاب بمنزلہ آبحیات۔ ریٹھے کا پھل آدھا میٹھا (ہے) اور دیوار جھُکتی ہے۔ لیکن گرتی نہیں۔ ریوال سر میں بڑے تیرتے (ہیں)۔ امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے۔ ھمالہ سے کبوتر کے جوڑے آسب کو درشن دیکر چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

امرت سر۔ ریوال سر امرناتھ وغیرہ کے پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ اُس تالاب کا صرف نام ہی امرت سر ہے۔ جب کبھی جنگل ہو گا تب اُسکا

---

[1] (نوٹ) یعنی شعلہ (مترجم)

پریاگ میں کسی حجّام شلوک بنانے والے یا پوپ جی کو کچھ روپیہ دیکر سر مُنڈانے کا مہاتم (بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا۔ پریاگ میں غُسل کرکے بہشت کو جاتا تو واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں +

جو کوئی وہاں ڈوب مرتا (ہے) اُس کا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کے ساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا۔ تیرتھ راج بھی نام ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے۔ غیر مدرک شئے پر راجہ رعیت کی تمیز کبھی نہیں ہو سکتی +

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ایودھیا کا شہر۔ آبادی۔ کُتے۔ گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور جائے ضرور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا۔ بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کی وہاں ہے۔ لیکن پوپ جی کے زبانی گپوڑوں میں ایودھیا بہشت کو اُڑ گئی۔ یہ گپوڑہ لفظوں کی صورت میں اُڑتا پھرتا ہے ایسے ہی نیمیشن آرینہ وغیرہ بھی انہی لوگوں کی لیلا جانو +

متھرا تین لوک سے نرالی" تو نہیں لیکن اُس میں تین جاندار بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جن کے مارے تری۔ خشکی اور ہوا میں کسی کو آرام ملنا مشکل ہے۔ ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے ہو کر بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ۔ یجمان! بھانگ مرچ اور لڈو کھائیں پیئیں۔ یجمان کی جے جے مناویں + دوسرے پانی میں کچھوے کاٹ ہی کھاتے ہیں جنکے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسرے آکاش میں اوپر لال موہنہ کے بندر پگڑی۔ ٹوپی۔ زیور اور پاپوش تک بھی نہ چھوڑیں۔ کاٹ کھاویں۔ دھکے دے گرا کر مار ڈالیں اور یہ تینوں پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں۔ کچھووں کی منوں بھر چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے۔ گڑ وغیرہ سے اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں +

اور برندابن[1] جب تھا تب تھا اب تو بیسوابن کی مانند چھوکرا چھوکری اور گرو چیلے وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہے + ویسے ہی دیپ مالیکا (دیوالی) کے میلہ پر گو بردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے +

کورو کھشیتر میں بھی وہی روزی کی لیلا سمجھ لو۔ انمیں جو شخص دھارمک (اور) دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے +

۶۸ (سوال) یہ بُت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جھوٹے کیوں کر ہو سکتے ہیں؟ +

ڈھائی یا تین ہزار برس سے پہلے یہاں بُت پرستی نہ تھی

(نوٹ) [1] برنداون کے لفظی معنی پاک جنگل کے ہیں + (مترجم)

گھوڑوں کی لیلا ہے یعنی جہاں الکھ نندا اور گنگا ملی ہے اس لئے وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ ایسی گپیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدھ کاشی (ظاہرا کاشی) ہے۔ تین یُگوں کی دھونی تو نہیں نظر آتی لیکن پوپوں کی دس بیس پشتوں کی ہوگی۔ جیسی خاکیوں کی دھونی اور پارسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔

تپت کنڈ (گرم چشمہ) (چونکہ) پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے (اِسلئے) اِس میں گرم پانی آتا ہے۔ اُس کے نزدیک دوسرے حوض میں اُوپر کا پانی یا جہاں گرمی نہیں وہاں کا آتا ہے + اسلئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہ بہت اچھی ہے لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے پتھر پر پُجاری یا اُن کے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پُجاری پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پُوروں سے مال اُڑا کر عیش وعشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ وِدیا والے بہت سے بیٹھے ہیں۔ "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت چھوڑ بہت سی کر بیٹھے ہیں +

پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی بُت کا نام رکھ چھوڑا ہے۔ جب کوئی نہ پُوچھے تب ہی ایسی لیلا زور میں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز مال اُڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے۔ وہاں کی زمین پُر فضا اور پاک ہے +

۶۷ (سوال) وِندھیاچل میں وِندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھُجی ظاہرا موجود ہے۔ وِندھیشوری تین وقتوں میں تین شکلیں بدلتی ہے اور اُس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی نہیں ہوتی + پریاگ تیرتھ راج وہاں سر مُنڈانے سے سِدّھی اور گنگا جمنا کے مقام اتصال میں غسل کرنے سے مراد برآتی ہے۔ ویسے ہی ایودھیا کئی دفعہ اُڑ کر تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھکر۔ برندابن لیلا کا مقام۔ اور گوبردھن پربت یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سُورج گرہن میں کورو کھشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھُوٹی ہیں؟ +

> وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھُجی۔ پریاگ۔ ایودھیا۔ متھرا۔ برندابن۔ کوروکھشیتر کی زیارت یا پرستش کی تردید۔

(جواب) ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مُورتیاں نظر آتی ہیں کہ پتھر کے بُت ہیں اور تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونے کا سبب پُجاری لوگوں کے کپڑے وغیرہ زیور پہنانے کی چالاکی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے +

اِس قسم کے شلوک پوپ پُران کے ہیں جو سینکڑوں ہزاروں کوس دُور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اُس کے گُناہ دور ہو جاتے اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنّت) کو جاتا ہے - "ہری" ان دو حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے - ویسے ہی رام - کرشن - شِو - بھگوتی وغیرہ ناموں کا مہاتم ہے - اور جو آدمی صبح کے وقت شِو یعنی لِنگ یا اُس کے بُت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا - دوپہر میں درشن سے عمر بھر کا شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گُناہ) چھوٹ جاتا ہے یہ درشن کا مہاتم ہے - کیا جھوٹا ہو جائیگا ؟ ✦

(جواب) جھوٹ ہونے میں کیا شک (ہے) ؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہرے - رام - کرشن - نارائن - شِو اور بھگوتی کا نام لینے سے گُناہ کبھی نہیں چھوٹتے اگر چھوٹیں تو دُکھی کوئی نہ رہے اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے - جیسے کہ آجکل پوپ لیلا میں گُناہ بڑھکر ہو رہے ہیں - جاہلوں کا یقین ہے کہ ہم گُناہ کرکے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کرینگے تو گُناہ دور ہو جائیں گے - اِسی یقین پر گُناہ کرکے دُنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں - لیکن کیا ہُوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے ✦

۱۷ (سوال) تو کوئی تیرتھ نام سمرن سچا ہے یا نہیں -

(جواب) ہے - وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا - دھارمک عالموں کی صحبت - سب کی بھلائی کرنا - دھرم پر چلنا - یوگا بھیاس - دشمنی اور فریب کا نہ کرنا - راست بازی - سچائی کا اعتقاد - راست کرداری - برہم چرج رکھنا - اُستاد - درویش - ماں - باپ کی خدمت - پرمیشور کی ستُتی[1] - پرارتھنا[1] - اُپاسنا[1] شانتی نفس کُشی - نیک سیرتی - نیک کوششیں - علم - علمِ حق - وغیرہ اچھے اوصاف افعال دُکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں ✦ اور جو تری خُشکی والے ہیں وے تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ

(حاشیہ: سچے تیرتھ اور سچا نام سمرن)

"जना येस्तरन्ति तानि तीर्थानि"

اِنسان جن کے ذریعہ دُکھوں کو عبور کریں اُن کا نام تیرتھ ہے - تری خشکی تیرانے والے نہیں بلکہ ڈبا کر مارنے والے ہیں - برخلاف اس کے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے کیونکہ اُن سے بھی سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں ✦

(نوٹ منجانب مترجم) [1] ستُتی - پرارتھنا - اُپاسنا کی تشریح کے لئے دیکھو ساتواں سملاس ✦

(جواب) تم قدیم کس کو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور برہمن وغیرہ رشی منی کی تصنیف کردہ کتابوں میں انکا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے۔ پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی۔ اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے۔ جب جینیوں نے گرنار۔ پالی تانہ۔ شکھر۔ شترونجے اور آبو وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنائے۔ تو اُن کے مطابق اِن لوگوں نے بھی بنا لیئے۔ جو کوئی اِن کے آغاز کا امتحان کرنا چاہے وہ وے پنڈوں کی پرانی سے پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھیں + تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچ سو یا ایک ہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے بیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لیئے جدید ہیں +

۶۹ (سوال) جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے

تیرتھ کے نام لینے یا دہاں جانے سے گناہ نہیں چھوٹتے۔

"अन्यक्षेत्रेकृतं पापं काशीक्षेत्रे विनश्यति"[ل]

اِس قسم کی جو باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہوں تو مفلسوں کو دولت۔ بادشاہت۔ اندھوں کو آنکھ ملجاتی۔ کوڑھیوں کے جزام وغیرہ امراض دور ہوجاتے ایسا نہیں ہوتا اسلیئے گناہ یا ثواب کسی کا نہیں چھوٹتا +

۷۰ (سوال) گنگا۔ ہرے۔ رام۔ نام سمرن اور سورج کے درشن سے پاپ نہیں چھوٹتے

गङ्गागङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥ १ ॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥ २ ॥
प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशि पापं विनश्यति।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥ ३ ॥

ل (ترجمہ) دوسرے مقام میں کیا ہُوا گناہ کاشی کے مقام میں دور ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः॥

اس قسم کا گرو مہاتم تو سچا ہے؟ گرو کے پاؤں دھو کر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گرو لالچی ہو تو دامن (اوتار) کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند۔ اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گرو کو جاننا چاہیئے۔ خواہ گرو جی کیسا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بے اعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گرو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ (یگیہ) کا ثمرہ ملتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

(جواب) ٹھیک نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پاربرہم پرمیشور کے نام ہیں۔ اُس کے برابر گرو کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ گرو مہاتم۔ گرو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گرو تو ماں باپ اُستاد اور اُپدیشک ہوتے ہیں۔ اُن کی خدمت کرنی اُن سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور اُستاد کا کام ہے۔ لیکن جو گرو لالچی۔ غصہ ور۔ محبت میں غلطان۔ اور شہوتی ہو تو اُس کو بالکل ترک کر دینا۔ تنبیہ کرنی۔ معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی مارنا سزا دینا جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑا نہیں ہے۔ جھوٹ موٹ کنٹھی۔ تلک۔ وید کے برخلاف منتر اُپدیش کرنے والے ہیں وے گرو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریئے اپنی بھیڑ بکریوں سے دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں ویسے ہی شاگردوں چیلے چیلیوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا۔

لوبھی گرو لالچی چیلا دونو کھیلیں داؤ
بھو ساگر میں ڈوبتے۔ بیٹھ پتھر کی ناؤ

گرو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دینگے ہی اور چیلا سمجھے کہ چلو گرو جھوٹی قسم کھانے گناہ دور کرے وغیرہ لالچ سے دونوں کپٹ منی بھو ساگر کے عذاب میں غرقاب ہوتے ہیں۔ جیسے پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ویسے ہی گرو اور چیلوں کے موںھ پر خاک مٹی پڑے اُس کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ بحر عذاب میں ڈوبے گا۔

جیسی لیلا پجاری پُرانیوں نے چلائی ہے ویسی اِن گڈریئے گرؤوں نے بھی مچائی ہے یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیرخواہ ہیں وے خود تکلیف اُٹھا دیں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے اور گورو مہاتم نیز گرو گیتا

समानतीर्थे वासी ॥ अ० ४ । पा० ४ । १०७॥

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः ॥ अ० १६ ॥

جو برہمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں وے سب ستیرتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی (ہم جماعت) ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور راستبازی وغیرہ دھرم کی صفات میں سادھو (تدابیر کرنے والا) ہو اُس کو اناج وغیرہ اشیاء کا دینا اور اُن سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے *

نام سمرن اِس کو کہتے ہیں کہ

यस्य नाम महद्यशः ॥ यजुः । अ० ३२ । मं० ३ ॥

پرمیشور کا نام بڑے لیش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے۔ جیسے برہم۔ پرمیشور۔ ایشور نیاءکاری (عادل) دیالو (رحیم) سرب شکتیمان (قادرِ مطلق) وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں۔ مثلاً برہم سب سے بڑا۔ پرمیشور مالکوں کا مالک۔ ایشور قدرت والا۔ نیاءکاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا۔ دیالو جو سب پر نظرِ عنایت رکھتا۔ سرب شکتیمان اپنی قدرت ہی سے سب دُنیا کی پیدائش۔ قیام اور فنا کرنے والا۔ مدد کسی کی نہیں لیتا۔ برہما طرح طرح کی دُنیوی اشیاء کا بنانے والا۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا۔ مہادیو سب دیووں کا دیو۔ رودر پرلے (فنا) کرنے والا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں دھارن (جذب) کرے یعنی بڑے کاموں کے کرنے سے بڑا ہو۔ طاقتوروں میں طاقتور ہو۔ قابلیتوں کو بڑھاتا جائے۔ ادھرم کبھی نہ کرے۔ سب پر رحم کرے۔ سب قسم کے سادھنوں (تدابیر) کو سمرتھ (نشو و نما) کرے۔ صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے۔ سب دُنیا میں اپنی روح کی مانند رنج و راحت سمجھے۔ سب کی حفاظت کرے۔ عالموں میں عالم ہو۔ بُرے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا (دے) اور شریفوں کی حفاظت کرے۔ اِس طرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جانکر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق ہی اپنے اوصاف افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے

گرو ڈم کی تردید

(سوال) ۷۲ **गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः ।**

باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں - بلکہ یہ کام مخالف - خود غرض جاہل لوگوں کا ہے - اتیھاس (تواریخ) اور پُران شو پُران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ :-

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति।

یہ براہمن اور سُوتروں کا قول ہے -

اتیرے - شت پتھ - سام - اور گوپتھ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس - پُران - کلپ - گاتھا - اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں ٭

(اتہاس) جیسے جنک اور یاگ ولکیہ کا مباحثہ -

(پُران) دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان

(کلپ) ویدک الفاظ کے سامرتھ (وسعت) کا بیان اور معنوں کو ظاہر کرنا -

(گاتھا) کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر کتھا کی صورت میں بیان کرنا -

(ناراشنسی) انسانوں کے قابل تعریف یا قابل مذمت افعال کا بیان کرنا -

اِن ہی سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں - پِتری کرم یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں کچھ سُننا - اشو میدھ کے اختتام پر بھی اِنہی کا سُننا لکھا ہے کیونکہ جو ویاس کی تصانیف ہیں اُن کا سُننا سُنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے پیشتر نہیں - جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب ویدارتھ کو پڑھتے پڑھاتے سُنتے سُناتے تھے - اسی لئے سب سے پُرانی براہمن کتابوں ہی پر یہ سب (باتیں) صادق آسکتی ہیں - اِن جدید فرضی شری مد بھاگوت شو پُران وغیرہ جھوٹی یا پُراز عیب کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں ٭

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لئے اُن کا نام "وید ویاس" ہوا - کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لے کر اتھروید کے اخیر تک چاروں وید پڑھے تھے اور شُک دیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھائے بھی تھے - ورنہ اُن کا جنم کا نام تو "کرشن دویپاین" تھا ٭

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا - یہ بات جھوٹی ہے - کیونکہ ویاس جی کے باپ - دادا - پڑدادا - پراشر - شکتی - وششٹ - اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے یہ بات کیونکر ٹھیک ہو سکے ؟ ٭

بھی انہی بدکردار گرو لوگوں نے بنائی ہے ٭

۷۳ (سوال)

اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی نہیں ہیں۔ تنت پنتھ وغیرہ برہمن کتابوں کا نام اصل میں پُران ہے ۔

अष्टादशपुराणानां कर्त्ता सत्यवतीसुतः ॥ १ ॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् ॥२॥ महाभारते

पुराणान्यखिलानि च ॥ ३ ॥ मनु० ॥

इतिहासपुराणं पंचमं वेदानां वेदः ॥ ४ ॥

छान्दोग्य० प्र० ७ ॥ खं० १ ॥

दशमेऽहनि किंचित्पुराणमाचक्षीत ॥ ५ ॥

पुराणविद्या वेदः ॥ ६ ॥ सूत्रम् ॥

(۱) اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہیئے (۲) تواریخ۔ مہابھارت اٹھارہ پُرانوں سے ویدوں کے معنی پڑھیں بڑھاویں کیونکہ تواریخ اور پُران ویدوں ہی کے معنی کے مطابق ہیں (۳) پِتری کرم میں پُران اور ہری ونش کی کتھا سُنیں (۴) اشومیدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پُران کی کتھا سُنیں (۶) پُرانوں کا علم وید کے معنی جاننے ہی سے وید ہے (۴) تواریخ اور پُران پانچواں وید کہلاتے ہیں +

اس قسم کے حوالوں سے پُرانوں کا مستند (ہونا) اور ان کے حوالوں سے بُت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں کیونکہ پُرانوں میں بُت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے ٭

(جواب) جو اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو اُن میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سُوتر۔ یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم۔ راستباز۔ دھارمک یوگی تھے۔ وے ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپردائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں اُن میں ویاس جی کے اوصاف کا شمہ بھی نہ تھا اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی

بُلبُلا اُٹھا - اور بُلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا - اُس نے برھما سے کہا کہ اے بیٹے دُنیا کو بنا - برھما نے اُس کو کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں بلکہ تُو میرا بیٹا ہے - اُن میں جھگڑا برپا ہوا اور دویہ ہزار[لے] برس تک دونوں پانی پر لڑتے رہے - تب مہا دیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا دے دونو آپس میں جھگڑ رہے ہیں - تب اُن دونو کے بیچ میں سے ایک نورانی لِنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا اُس کو دیکھ کر دونوں متحیّر ہو گئے - سوچنے لگے کہ اِس کی ابتدا و انتہا معلوم کرنی چاہیئے - جو ابتدا و انتہا معلوم کرکے جلد آدے وہی باپ اور جو پیچھے یا پتہ لے کر نہ آدے وہ بیٹا کہلائے + وِشنو کچھوے کی شکل اختیار کرکے نیچے کو چلا اور برھما ہنس کا جسم اختیار کرکے اوپر کو اُڑا - دونو من کی تیز رفتاری سے چلے - دویہ ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اُس کی حد نہ پائی - تب نیچے سے اوپر (آئیوالے) وِشنو اور اوپر سے نیچے (جانے والے) برھما نے سوچا کہ اگر وہ پتہ لے آیا ہوگا - تو مجھکو بیٹا بننا پڑیگا - ایسا سوچ رہا تھا کہ اُسی وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اُتر آیا اُن سے برھما نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو - اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اِس لِنگ کے سہارے چلے آتے ہیں - برھما نے پوچھا کہ اِس لِنگ کی حد ہے یا نہیں ؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں + برھما نے اُن سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ میں اِس لِنگ کے سر پر دودھ کی دھار برساتی تھی - اور درخت کہے کہ میں پھول برساتا تھا - ایسی گواہی دوگے تو میں تم کو منزل پر لیچلونگا - اُنہوں نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہیں دیں گے تب برھما خفا ہو کر بولا کہ اگر گواہی نہیں دوگے تو میں تم کو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں - تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دیں گے + تب تینوں نیچے کی طرف چلے + وِشنو پہلے ہی آ گیا تھا - برھما بھی آ پہنچا (اُس نے) وشنو سے سوال کیا کہ تو نے حد معلوم کی ہے یا نہیں ؟ تب وِشنو بولا کہ مجھکو اس کی حد نہیں ملی + برھما نے کہا کہ میں پتہ لے آیا ہوں - وشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو - تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونو لِنگ کے سر پر تھے + تب لِنگ میں سے آواز آئی اور (اُس نے) اول درخت کو بد دعا دی کہ چونکہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیرا پھول مجھ یا کسی اور دیوتا پر دنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا اور جو کوئی چڑھاویگا

(نوٹ صاحب مترجم) [لے] دویہ ہزار برس برھم دن کا نام ہے اس کی تشریح آٹھویں سملاس کے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھ لو +

۴۷ (سوال) پُرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں یا کوئی سچی بھی ہے ؟

> پُرانوں میں بہت سی باتیں جھوٹی اور تھوڑی سی سچی ہیں + جو سچی ہیں وہ ویدادی شاستروں کی ہیں + پُرانوں کے گپوڑوں کا نمونہ ۔

(جواب) بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھنا کھشر نیاؤ (مثلاً گھن سے الفاظ بننے کا) سے سچی بھی ہے ۔ جو سچی ہے وہ وید وغیرہ سچے شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وے اِن پوپوں کے پُران روپ گھر کی ہیں جیسے شِو پُران میں شیؤوں نے شِو کو پرمیشور مان کر وشنو ۔ برھما ۔ اِندر ۔ گنیش ۔ اور سُوریہ وغیرہ کو اُن کے غلام قرار دیا ہے ۔ ویشنووں نے وشنو پُران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شِو وغیرہ کو وِشنو کا غلام (قرار دیا ہے)

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شِو ۔ وِشنو وغیرہ کو اُس کا غلام بنایا ۔ گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے + بھلا یہ بات اِن سمپردائی (فرقہ والے) لوگوں کی نہیں تو کن کی ہے ؟ (جب) ایک آدمی کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہوسکتی ۔ اس میں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری جھوٹی اور اگر تیسری کو سچی مانیں تو باقی سب جھوٹی ہوجاتی ہیں + شِو پُران والے نے شِو سے ۔ وشنو پُران والوں نے وشنو سے ۔ دیوی پُران والے نے دیوی سے ۔ گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے ۔ سُورج پُران والے نے سورج سے اور وایو پُران والے نے وایو سے ۔ دُنیا کی پیدائش (اور) پرلے لکھ کر پھر ہر ایک سے دُنیا کے ایک ایک سبب یعنی عِلّت کی پیدائش لکھی ہے + اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش قیام ۔ اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا (ہوسکتا) اور جو پیدا ہونے والی چیز ہے وہ جہان کی عِلّت کبھی ہوسکتی ہے ؟ تو صرف چُپ رہنے کے بدون کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے ۔ اور اِن سب کے جسم کی پیدائش بھی اُن سے ہوئی ہوگی پھر وے خود مخلوق اور محدود ہونے کے باعث دُنیا کی پیدائش کے کرنے والے کیونکر ہوسکتے ہیں ؟

اور پیدائش بھی عجیب عجیب طور سے مانی ہے ۔ جو کہ بالکل ناممکن ہے ۔ جیسے :۔

شِو پُران میں شِو نے خواہش کی کہ میں دُنیا کو پیدا کروں تو ایک نارائن نامی تالاب کو پیدا کرکے اُس کے ناف سے کمل ۔ کمل میں سے برھما پیدا کیا اُس نے دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہے (اُس نے) ایک چُلّو پانی اُٹھا دیکھ پانی میں ٹپک دیا ۔ اُس سے ایک

(نوٹ منجانب مترجم) لے جہاں لکڑی میں گھُن لگ جائے وہاں اُس کے اوپر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بن جاتی ہے ۔ اُسے دیکھ کر کوئی کہہ اُٹھے کہ یہ کسی نے لکھا ہُوا ہے ۔

وغیرہ کا پیدا ہونا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟ حیف ہے اِن لوگوں کی بنائی ہوئی اس سخت نا ممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے + بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور بیرونی اندرونی پھوٹی آنکھوں والے اُن کے چیلے سُنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!!! اِن بھاگوت وغیرہ پُرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضایع ہوگئے؟ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہیں گئے؟ کیونکہ وے اِن گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا +

۷۵ (سوال) اِن باتوں میں اختلاف نہیں آسکتا کیونکہ "جس کا بیاہ اُسی کے گیت"

مارکنڈے پُران اور بوپ دیو کی تصنیف کردہ بھاگوت پُران کی گپوں کا نمونہ

جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور دوسروں کو غلام۔ جب شِو کے گُن گانے لگے تب شِو کو پرمیشور دوسرے کو غلام بنا دیا۔ اور پرمیشور کی مایا (چھل) سے سب بن سکتا ہے۔ انسان سے پیدائش پرمیشور کر سکتا ہے دیکھو! بغیر علت اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اُس میں کونسی بات ناممکن ہے؟ جو کرنا چاہے سو سب کر سکتا ہے +

(جواب) ارے بھولے لوگو! بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اُس کو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابل مذمت یا اُس کو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے؟ کہو پوپ جی تم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھکر گپی (لاف زن) ہو یا نہیں؟ کہ جس کے پیچھے لگو اُسی کو سب سے بڑا بناؤ اور جس سے مخالفت کرو اُسکو سب سے ادنےٰ ٹھیراؤ تمکو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب؟ بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ مایا (دھوکھا) انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکھے باز فریبی ہیں اُنہیں کو مایا والے کہتے ہیں + پرمیشور میں مکروفریب وغیرہ عیب ہونے سے اُس کو مایا والا نہیں کہہ سکتے۔ اگر آغاز آفرینش میں کشیپ اور کشیپ کی عورتوں سے چارپایے۔ پرندے۔ سانپ۔ درخت وغیرہ ہوئے ہوتے تو آجکل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی؟ پیدائش کا سلسلہ جو پہلے لکھ آئے ہیں وہی درست ہے +

اور قیاس پڑتا ہے کہ پوپ جی وہیں سے دھوکھا کھا کر بکے ہوں گے۔

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ शत० ७ । ५ । १ । ५ ॥

شت پتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں۔

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति॥ निरु० अ० २ । खं० ॥

عالم کے صانع پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی۔

اُس کا ستیاناس ہوگا + گائے کو بددُعا دی کہ جس موُنھ سے تو جھوٹ بولی ہے اُسی سے براز کھایا کریگی - تیرے موُنھ کی پرستش کوئی نہیں کریگا لیکن دُم کی کریں گے - اور برھما کو بددُعا دی کہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دُنیا میں کہیں نہوگی + اور وشنو کو ورلہ دیا کہ چونکہ تو سچ بولا ہے اسلئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی + پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی اُس (تعریف) سے خوش ہوکر اس لنگ میں سے ایک جٹا جوٹ صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ تم کو میں نے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا - (تم) جھگڑے میں کیوں پڑ گئے ؟ برھما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں تب مہادیو نے اپنے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا (اور کہا) کہ جاؤ اِس میں سے سب خلقت پیدا کرو وغیرہ وغیرہ + بھلا کوئی ان پُرانوں کے بنانے والوں سے پوچھے کہ جب ذرّات اور پانچ مہابھوت (عناصر) بھی نہیں تھے تو برھما - وشنو - مہادیو کے جسم - پانی - کمل - لنگ - گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے باپا کے گھر میں سے آ گرے ؟ +

ویسے ہی بھاگوت میں (لکھا ہے) وشنو کی ناف سے کنول - (پھول پیدا ہوا) (اور اُس) کنول سے برھما اور برھما کے دہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوامبھو اور بائیں انگوٹھے سے ست رُوپا رانی - ماتھے سے رودر - اور مریچی وغیرہ دس لڑکے (پیدا ہوئے) اُن سے دس پرجاپتی (ہوئے اور) اُن کی تیرہ لڑکیوں کی بیاہ شادی کا کشیپ سے (ہونا لکھا ہے) اُن میں سے دِتی کے بطن سے دَیت - دنو کے بطن سے دانو - ادتی کے بطن سے آدیتہ - ونتا کے بطن سے پرندے - کدرو کے بطن سے سانپ - شرما کے بطن سے کُتے - شغال وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی - گھوڑے - اونٹ - گدھے - بھینسے - گھاس پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے + واہ رے واہ ! بھاگوت کے بنانے والے لال بُجھکڑ ! کیا کہنا ! تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی - محض اندھا ہی بن گیا + عورت مرد کے حیض اور منی کے اتصال سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانون قدرت کے خلاف - چارپائے پرندے - سانپ - وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہوسکتے - اور ہاتھی اونٹ شیر کُتے - گدھے اور درخت وغیرہ کو عورت کے رحم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ کہاں ہوسکتی ہے ؟ اور شیر وغیرہ پیدا ہوکر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے ؟ اور انسانی جسم سے حیوان - پرند - درخت

(نوٹ منجانب مترجم) لہ ور یعنی دُعائے خیر -

صفت ہونے سے رصنیہ بھی دوبارہ ہے جب بُنیادی شلوک نے منی ہے تو کتاب نے
منی کیوں نہیں؟ برھماجی کو ور (نیک دعا) دیا کہ

भवान् कल्पविकल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित ॥

भाग० स्कं० २ । अ० ६ । श्लोक ३६ ॥

آپ کلپ (یعنی) سرشٹی اور وکلپ (یعنی) پرلے میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہ
پڑوگے۔ ایسا لکھ کر پھر دسویں سکندہ میں موہ بس ہوکر جھگڑا چرایا۔ اِن دونوں میں
سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں +

جب بیکنٹھ (جنت) میں رغبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے تو سنک
وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازہ پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ ہی نہیں اُس
وقت جے۔ وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ اُنھوں نے سنک وغیرہ
کو روکا تو کیا قصور کیا؟ اِس پر بغیر قصور شاپ (بددعا) ہی نہیں لگ سکتا۔ جب شاپ
لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں زمین نہ ہوگی۔ آکاش۔
ہوا۔ آگ اور پانی ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے۔ پھر جے۔
وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج! پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے؟

اُنھوں نے اُن سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو ساتویں جنم اور مخالفت
سے عبادت کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اِس میں سوچنا چاہیے کہ جے
وجے نارائن کے نوکر تھے۔ اُن کی حفاظت اور مدد کرنا نارائن کا فرض تھا۔ اگر کسی
کے نوکروں کو (کوئی) بلاقصور تکلیف دے (اور) اُنکو اُنکا آقا سزا نہ دے تو اُس کے
نوکروں کی خرابی سب کوئی کریگا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر (کرتے)
اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے۔ کیونکہ اُنھوں نے اندر آنے کے لئے اصرار کیوں کیا؟
اور نوکروں سے کیوں لڑے؟ شاپ دیا۔ اُن کے بدلے سنک وغیرہ کو زمین پر گرا دینا
نارائن کا انصاف تھا۔ جب اِتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اُس کے پیرو جو کہ وشنو
کہاتے ہیں اُن کی جس قدر ذلت ہو اُتنی تھوڑی ہے +

پھر وے ہرنیاکھش اور ہرنیہ کشیپ پیدا ہوئے اُن میں سے ہرنیاکھش کو براہ
(سُور) نے مارا۔ اُس کی کتھا اِس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ
سرھانے دھر سوگیا۔ وشنو نے سُور کی شکل بنا کر اُس کے سر کے نیچے سے زمین کو مُنہ

"पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः"

جو غلطی سے مبّرا ہوکر ساکن اور متحرک عالم سب روحوں اور انکے افعال اور تمام علوم کو بخوبی دیکھتا یعنی جانتا ہے اور

"आद्यन्तविपर्ययश्च"

اس مہابھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف اخیر میں اور اخیر کا حرف شروع میں آنے سے (لفظ) پشیک سے کشیپ بن گیا ہے۔ اس کے معنی نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھاکر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائگان کھودی +

جیسے مارکنڈے پران کے درگا پاٹھ میں دیوتاؤں کے جسموں سے نور نکل کر ایک دیوی بنی اُسنے مہی شاشُر کو مارا (اور) رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اُس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہان میں رکت بیج کا بھر جانا۔ اور خون کی ندی کا بہہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں + جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا تھا تو دیوی اور دیوی کا شیر اور اُس کی فوج کہاں پر رہی تھی؟ اگر کہو کہ دیوی سے دُور دُور رکت بیج تھے تو پھر تمام جہان رکت بیج سے نہیں بھرا ہوگا؟ اگر بھر جاتا تو چوپائے۔ پرندے۔ انسان وغیرہ متنفس۔ تری خشکی۔ مگرمچھ کچھوے مچھلی وغیرہ نباتات وغیرہ درخت کہاں رہتے؟ یہاں پر یہی یقین جانو کہ درگا پاٹھ بنانے والے کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہونگے!!! دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اُڑا دیا جس کا کہ کوئی حد و حساب نہیں +

اب جس کو "شریمد بھاگوت" کہتے ہیں اُس کی لیلا سُنو۔ برھماجی کو نارائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اُپدیش کیا۔

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञानसमन्वितम्।

सरहस्यं तदङ्गञ्च गृहाण गदितं मया ॥ भा० स्कं० २।

अ० ९० । श्लोक ३०

اے برھماجی! تو میرا پرم گوھیہ (نہایت رازدار) گیان جو وگیان (علم حقیقی) اور رھسیہ یُکت (راز سے پُر) اور دھرم ارتھ کام موکھش کا جُزو ہے اُسی کو مجھ سے حاصل کر۔ جب وگیان یُکت گیان کہا تو پرم یعنی گیان کی صفت رکھنی فضول ہے اور گوھیہ

جنم میں بیکنٹھ میں آنے کا ڈر سنکادک کا تھا کیا اُس کو تمہارا نارائن بھول گیا؟ بھاگوت کے حساب سے برھما پرجاپتی - کشیپ - ہرنیاکھش اور ہرنیہ کشیپ چوتھی پُشت میں ہوتا ہے - اکیس پُشت پر ہلاد کی تو ہوئی بھی نہیں - پھر اکیس بزرگ سدگتی (نجات) کو گئے کہہ دینا کتنی بے سمجھی کی بات ہے - اور پھر وے ہی ہرنیاکھش - ہرنیہ کشیپ - راون - کُمبھ کرن - پھر ششوپال - دنت وکر - پیدا ہوئے تو نرسنگھ کا ڈر کہاں اُڑ گیا؟ ایسی پاگل پن کی باتیں پاگل کرتے سُنتے اور مانتے ہیں عالم نہیں +

پُوتنا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو -

श्येन वायुवेगेन ॥ भा० स्कं १० । अ० ३९ । श्लोक ३८ ॥

ऋगाम गोकुलं प्रति॥भा०स्कं ०१० । पू०अ०३८ । श्लो० २४ ॥

اکرور جی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور چار میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے - شاید گھوڑے بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے یا راستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سوئے ہونگے؟ پُوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے - متھرا اور گوکل کے درمیان میں اُسکو مارکر شری کرشن جی نے ڈال دیا - اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اِس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا ÷

اور اجامیل کی حکایت سراسر بے معنی لکھی ہے - اُس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام "نارائن" رکھا تھا - مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن (خدا) کو د پڑے - کیا نارائن اُس کے دل کے خیال کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پُکارتا ہے مجھکو نہیں - اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن (یاد) کرنے والوں کے دُکھ چھڑانے کو کیوں نہیں آتے؟ - اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کر کے کیوں نہیں چھوٹ جاتے؟ ایسا ہی جیوتش شاستر کے خلاف سُمیرو پہاڑ کا انداز لکھا ہے اور پریہ برت راجہ کے رتھ کے پہیئے کے خط سے

(نوٹ منجانب مترجم) ؎ قصہ ہے کہ اجامیل بڑا پاپی تھا - اُس کے بیٹے کا نام نارائن تھا اُس نے اُس کو آواز دی نارائن نامی خدا دھوکھے میں پڑ گیا کہ مجھے پکارتا ہے +

میں رکھ لیا۔ وہ اُٹھا۔ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ براہ نے ہرنیاکشش کو مار ڈالا۔ ان سے کوئی
پوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی مانند؟ تو کچھ نہ کہہ سکیں گے۔ کیونکہ پُرانک لوگ علم جغرافیہ
کے دشمن ہیں۔ بھلا جب لپیٹ کر سرہانے رکھ لی (تو) آپ کس پر سویا؟ اور براہ جی کس پر
قدم دھر کر دوڑ آئے؟ زمین تو براہ جی نے مُونھ میں رکھا پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر
لڑے؟ وہاں تو اور کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی شاید بھاگوت وغیرہ پُران بنانے والے
پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے ہوں گے؟ لیکن پوپ جی کس پر سوئے ہوں گے؟
یہ بات "جیسے گپّی کے گھر گپّی آئے بولے گپّی جی" جب جھوٹ بولنے والوں کے گھر میں دوسرے
گپّی لوگ آتے ہیں پھر اس قسم کی گپ مارنے میں کیا کمی ہے ÷

اب رہا ہرنیہ کشیپ۔ اُس کا جو لڑکا پرہلاد تھا۔ وہ بھگت ہو گذرا ہے اُس کا باپ جب اُسکو
پڑھانے کو پاٹھ شالا (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ اُستادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی
پر رام رام لکھدو۔ جب اُس کے باپ نے سُنا تو اُس کو کہا کہ تو ہمارے دشمن کا بھجن (عبادت)
کیوں کرتا ہے؟ لڑکے نے نہ مانا تب اُس کے باپ نے اُس کو باندھکر پہاڑ سے گرایا۔
کوئیں میں ڈالا لیکن اُسکو کچھ نہ ہوا۔ تب اُس نے ایک لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے
اُس سے کہا کہ اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو تُو اس کو پکڑنے سے نہ جلیگا۔ پرہلاد پکڑنے لگا
دل میں شک ہُوا کہ جلنے سے بچوں گا یا نہیں؟ نارائن نے اُس ستون پر چھوٹی چھوٹی
چیونٹیوں کی قطار چلا دی۔ اُس کو یقین ہو گیا (ادھر) جھٹ ستون کو جا پکڑا وہ ستون
پھٹ گیا اُس میں سے نرسنگھ نکلا جس نے اُس کے باپ کو پکڑ اُس کا پیٹ پھاڑ ڈالا
بعد ازاں پرہلاد کو لاڈ سے چاٹنے لگا۔ پرہلاد سے کہا ور مانگ اُس نے اپنے باپ کی سدگتی
(نجات) ہونی مانگی۔ نرسنگھ نے ور دیا کہ تیرے اکیس بزرگ سدگتی کو گئے ÷ اب دیکھئے!
یہ بھی دوسرے گپوڑے کا بھائی گپوڑہ ہے۔ کسی بھاگوت سُننے یا سُنانے والے کو
پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گرا دے تو کوئی نہ بچاوے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے ÷ پرہلاد
کو اُس کا باپ پڑھنے کے لئے بھیجتا تھا تو کیا بُرا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف
تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی[1] ہونا چاہتا تھا۔ جلتے ہوئے ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور
پرہلاد مس کرنے سے نہ جلا اسبات کو جو شخص سچی مانے اُس کو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا
چاہیئے۔ اگر یہ نہ جلے تو جانو وہ بھی نہ جلا ہوگا اور نرسنگھ بھی کیوں نہ جلا؟ پہلے تیسرے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] بیراگی اُس فرقہ کو کہتے ہیں کہ جو رام نام کا جاپ ہی نجات کا وسیلہ
سمجھتے اور نوشت وخواند کے دشمن ہیں ÷

सूत्रं द्रौण्यभिभवस्तदस्त्रात्पाण्डवा वनम् ।

भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३॥

श्रोतुः परीक्षितो जन्मधृतराष्ट्रस्य निर्गमः ।

कृष्णमर्त्यत्यागसूचा ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥

इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायार्थः क्रमात् स्मृतः ।

स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५॥

इति वैराज्ञो दाक्षौक्तौ प्राप्ता द्रौणिविजयादयः ।
इति प्रथमः स्कन्धः ॥ १ ॥

اس طرح بارہ سکندھوں کی فہرست مضامین اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر ہمادری وزیر کو دی۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ بوپ دیو کی بنائی ہوئی ہمادری کتاب میں دیکھ لے۔ اسی طرح دیگر پُرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہیئے لیکن اُنیس بیس اکیس (یعنی) ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں +

دیکھو! شری کرشن جی کی تواریخ مہابھارت میں نہایت عمدہ ہے اُن کے اوصاف افعال اور عادات اور کام آپت[1] پُرشوں کی مانند ہیں جس میں کوئی (اُن کی) ادھرم کی کارروائی (یعنی) شری کرشن جی نے پیدائش سے موت تک بُرا کام کچھ بھی کیا ہو ایسا نہیں لکھا اور اِس بھاگوت کے مصنف نے ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری (کے الزام) لگائے اور کُبجا لونڈی سے بدفعلی کرنا۔ اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب شری کرشن جی پر لگائے ہیں۔ اِس کو پڑھ پڑھا سُن سُنا کر دیگر مذاہب والے شری کرشن جی کی بہت سی مذمت کرتے ہیں + اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا تو شری کرشن جی جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیونکر ہوتی ؟ +

شِو پُران میں بارہ نورانی لنگوں (کا ذکر ہے) کہ جن میں روشنی کا شمہ بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے میں نہیں نظر آتے۔ یہ سب لیلا پوپ جی کی ہیں +

نوٹ مترجم [1] آپت کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا سملاس

سمندر ہوئے - اُنجاس کرڑور یوجن زمین ہے - اِس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جس کا کچھ حد حساب نہیں ÷

یہ بھاگوت بوپ دیو کی تصنیف ہے - جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا ہے - دیکھو! اُس نے یہ شلوک اپنی بنائی "ہمادری" نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شریمد بھاگوت پران میں نے بنایا ہے - اُس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے - اُن میں سے ایک ورق گُم ہوگیا ہے اُس ورق کے شلوکوں کا جو مطلب تھا اُس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ ہمادری کتاب میں دیکھ لے -

हिमाद्रेः सचिवस्यार्थे सूचना क्रियतेऽधुना ।

स्कन्धाऽध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः ॥ १

श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम् ।

विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोऽन्वितम् ॥ २ ॥

اس قسم کے گُمشُدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر ہمادری نے بوپ دیو پنڈت سے کہا کہ مجھکو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے مکمل سُننے کی فرصت نہیں ہے - اس لئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو - جس کو دیکھ کر میں شریمد بھاگوت کی کتھا کو مجملاً جان لوں - پس مندرجۂ ذیل فہرست مضامین اُس بوپ دیو نے بنائی - اُس میں سے اُس گمشدہ ورق کے ساتھ دس شلوک گُم ہوگئے - گیارھویں شلوک سے لکھتے ہیں - یہ مندرجۂ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں -

बोधयन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः ।

पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु ॥ ११ ॥

प्रश्नावतारयोश्चैव व्यासस्य निर्वृतिः कृतात् ।

नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म च ॥ १२ ॥

ے ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے ÷

شکر (کا منتر) (۶) शुक्रमंधसः"

"शन्नोदेवी रभिष्टय०" ।७।

سنیچر (کا منتر) (۷)

"कया नश्चित्र आभुव०" ।८।

راہو (کا منتر) (۸)

"केतुं कृण्वन्न केतवे" ।९।

اِس کو کیتُو کی کنڈیکا کہتے ہیں - (۹)

(۱) (आकृष्णे०) یہ سُورج اور کشش ثِقل (کے بارہ میں ہے) -
(۲) دوسرا راج گن[1] کا بیان کرتا ہے -
(۳) تیسرا آگ (کے بارہ میں ہے)
(۴) چوتھا یجمان[2] (کے بارہ میں ہے)
(۵) پانچواں عالم (کی صفات کے بارہ میں ہے)
(۶) چھٹا منی اور خوراک (کے بارہ میں ہے)
(۷) ساتواں - پانی - پران اور پرمیشور (کے بارہ میں ہے)
(۸) آٹھواں - دوست (کے بارہ میں ہے)
(۹) نواں - گیان کے حاصل کرنے کا بتلانے والا منتر ہے - گرہوں کو ظاہر کرنے والے نہیں +
(لوگ) معنی نہ جاننے کے باعث دام توّاہمات میں پڑے ہوئے ہیں +

گرہوں کے پھل کی لیلا کی تردید

۷۸ - (سوال) گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں ؟

---

[1] (نوٹ مترجم) راج گن سے مراد راجا کے وصائف کی ہے +
[2] " جو یگ کرنے والا ہو اُسکو یجمان کہتے ہیں +

۷۶ (سوال) جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ ہی تب سمرتی - جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ ہی تب شاستر - جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ ہی - تب پُران بنائے - صرف عورت اور شُودروں کے لئے کیونکہ اِن کو وید پڑھنے سُننے کا استحقاق نہیں ہے +

کل نوع انسان کو وید کے پڑھنے پڑھانے سُننے سُنانے کا استحقاق ہے -

(جواب) یہ بات جھوٹی ہے - کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے اور وید پڑھنے سُننے کا استحقاق سب کو ہے - دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں (کا حال) اور چھاندوگیہ میں (ذکر ہے کہ) جان شردتی شُودر نے بھی (وید) ریکیہ مُنی کے پاس پڑھا تھا - اور یجُر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے منتر دوم میں صاف لکھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سُننے کا استحقاق کل نوع انسان کو ہے - پھر جو ایسی ایسی جھوٹی کُتب بنا کر لوگوں کو سچی کتب سے منحرف (کر کے) دام میں پھنسا اپنی مطلب برآری کرتے ہیں وے بھاری گناہ گار کیوں نہیں؟ +

۷۷ دیکھو - گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے کہ جس نے بے علم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے -

لوگوں نے جن منتروں سے گرہوں کی لیلا پھیلا رکھی ہے دراصل وہ منتر گرہوں کی لیلا کے متعلق نہیں ہیں -

"आकृष्णेन रजसा०" । १ ।

سُورج (کا منتر) (۱)

"इमं देवा असपत्नं सुवध्वम्०" । २ ।

چاند (کا منتر) (۲)

"अग्निर्मूर्धा दिवः ककुत्पतिः०" । ३ ।

منگل (کا منتر) (۳)

"उद्बुध्यस्वाग्ने०" । ४ ।

بُدھ (کا منتر) (۴)

"बृहस्पते अतियदर्यो०" । ५ ।

برہسپتی (کا منتر) (۵)

اس کو بس میں کر کے خواہ کتنی دولت لے لیا کرو۔ بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو؟ تم کو دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پرتیکھش (ظاہرا) دکھلاؤ + جس کو آٹھواں سورج چاند اور دوسرے کو تیسرا ہو۔ اُن دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتے پہنے تپی ہوئی زمین پر چلاؤ۔ جس پر خوش ہیں اُن کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں اُن کے جل جانے چاہئیں۔ پوس کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر پورنماسی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ منحوس اور سعید ہوتے ہیں + کیا تمہارے گرہ رشتہ دار ہیں؟ کیا تمہاری ڈاک یا تار اُنکے پاس آتی جاتی ہے۔ یا تم اُن کے یا وے تمہارے پاس آتے جاتے ہیں؟ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجا یا دولت مند کیوں نہیں بن جاؤ؟ یا دشمنوں کو اپنے بس میں کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ ناستک وہ ہوتا ہے جو وید اور ایشور کے حکم۔ وید کے خلاف لوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے تو جس پر گرہ ہے وہ (خود) گرہ دان کو بھوگے تو کیا فکر ہے؟ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ اگر ٹھیکہ لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر میں بُلا کر جل مرو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ گرہ بیجان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف اور نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گزارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو۔ کیونکہ گرہ لفظ کے معنی بھی تم میں ہی گھٹتے ہیں۔

ये गृह्णन्ति ते ग्रहा:

جو لیتے ہیں اُنکا نام گرہ ہے۔ جب تک تمہارے قدم راجا۔ رئیس سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو نو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی۔ جب تم ظاہرا مجسم سورج سنیچر وغیرہ اُنپر جا چڑھتے ہو تب بغیر گرہن کئے اُنکو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو اُس کی مذمت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو +

۷۹ (پوپ جی) دیکھو! جوتش کا ظاہری نتیجہ آکاش میں رہنے والے سورج۔ چاند اور راہو۔ کیتو کے سنجوگ روپ گرہن کو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں۔ جیسا یہ ظاہرا ہوتا ہے ویسا گرہوں کا بھی ثمرہ ظاہرا ہو جاتا ہے

گرہن کا معلوم کر لینا علم حساب کا نتیجہ ہے اور گرہوں کو رنج و راحت کا باعث جاننا جہالت ہے رنج و راحت کرموں کا ثمرہ ہے نہ کہ گرہوں کا۔

(جواب) جیسا پوپ لیلا کا ہے ویسا نہیں - بلکہ جیسے سورج چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا رتو وت کال چکر[1] کا صرف تعلق ہونے سے اپنی مزاج کے مطابق یا مخالف سُکھ یا دُکھ کا باعث ہوتے ہیں - لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ "سُنو مہاراج سیٹھ جی! یجمانو تمہارے آج آٹھواں چاند سُورج وغیرہ منحوس گھر میں آئے ہیں - اڑھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آیا ہے - تم کو بڑی مُشکل سامنے آئیگی - گھر بار چُھڑا کر پردیس میں گھمائیگا - لیکن اگر تم گرہوں کا دان - جپ - پاٹھ - پُوجا کراؤگے تو تکلیف سے بچوگے" +

اِن سے کہنا چاہیئے کہ سُنو پوپ جی! تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے - گرہ کیا چیز ہے؟ -

(پوپ جی)

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवता: ।

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीनास्तस्माद् ब्राह्मणदैवतम् ॥

دیکھو کیسا حوالہ ہے - دیوتاؤں کے تابع سارا جہان - منتروں کے تابع سب دیوتا اور وے منتر برہمنوں کے بس میں ہیں - اِس لئے برہمن دیوتا کہلاتے ہیں - کیونکہ (اگر) چاہیں تو اِس دیوتا کو منتر کے زور سے بُلانے خوش کرکے مطلب پورا کرانے کا ہمارا ہی اختیار ہے - اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تمہارے سے دہریئے ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے +

راست گو: - جو چور - ڈاکو - بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہوں گے؟ دیوتا ہی اُنسے بُرے کام کراتے ہونگے؟ اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور راکھشسوں میں کچھ فرق نہ رہے گا - جو تمہارے بس میں منتر ہیں اُن سے تم چاہو سو کرا سکتے ہو تو اُن منتروں سے دیوتاؤں کو بس کر راجاؤں کے خزانے اُٹھوا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھے چین کیوں نہیں اڑاتے؟ گھر گھر میں سنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایہ[2] دان لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو؟ اور جس کو تم کویر[3] مانتے ہو

[1] موسموں کی تبدیلی کی طرح زمانہ کی گردش کو رتو وت کال چکر کہتے ہیں - (مترجم)

[2] نوٹ مترجم پَورانک لوگ ایک برتن میں گھی ڈال کر اُس میں اپنی شکل کو دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے عمر بڑھتی ہے - وہ گھی جس میں مُونھ دیکھا گیا ہے - چھایہ دان کہلاتا ہے +

[3] دولت کے دیوتا کو پَورانک لوگ کویر مانتے ہیں + مترجم

جس کو تم دھروودا۔تروٹی مان کر جنم پتر (زائچہ) بناتے ہو اُسی وقت میں کرۂ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو (یہ کہنا) جھوٹ ہے اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرۂ زمین پر دوسرا شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا؟ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہمارے پیٹ بھرنے کی ہے اِس کو کوئی مان سکتا ہے؟

۸۰ (سوال) کیا گرڑ پُران بھی جھوٹا ہے؟

گرڑ پُران کی گپوں کی تردید

(جواب) ہاں جھوٹا ہے۔

(سوال) پھر مرے ہوئے جیو کی کیا گتی (حالت) ہوتی ہے؟

(جواب) جیسے اُس کے کرم (اعمال) ہیں۔

(سوال) جو یم راج راجہ۔ چتر گپت وزیر۔ اُس کے بڑے بڑے خوفناک نوکر۔ کاجل کے پہاڑ کی مانند جسم والے۔ جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گناہ و ثواب کے مطابق دوزخ یا بہشت میں ڈالتے ہیں۔ اُس کے لیئے دان پُن۔ شرادھ۔ ترپن۔ گائے کا دان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لیئے کرتے ہیں یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں؟

(جواب) یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں اُن کا دھرم راج۔ چتر گپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں اگر وے یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ماننا چاہیئے تاکہ وہاں کے منصف اُنکا انصاف کریں۔ اور پہاڑ کی مانند یم کے نوکروں کے اجسام ہوں تو نظر کیوں نہیں آتے؟ اور مرنے والے جیو کو لینے میں چھوٹے دروازہ میں اُن کی ایک اُنگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک گلی میں کیوں نہیں رُک جاتے؟ جو کہو کہ وے لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ہاڑ پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے؟ جب جنگل میں آگ لگتی ہے تب ایکدم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں۔ انکو پکڑنے کے لیئے بیشمار یم کے نوکر آویں تو وہاں اندھیرا ہو جانا چاہیئے اور جب آپس میں جیووں کو پکڑنے کو دوڑیں گے تب کبھی اُن کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں گے۔ تو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے اُن کے بڑے بڑے ٹکڑے گرڑ پُران کے سُنانے سُننے والوں کے صحن میں گر پڑیں گے تو وے دب مریں گے یا گھر کا دروازہ یا سڑک رُک جائیگی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے؟

شرادھ۔ ترپن۔ پنڈ کا دینا۔ اُن مرے ہوئے جیووں کو تو نہیں پہنچتا البتہ مُردوں کے قائم مقام پوپ جی کے گھر۔ پیٹ اور ہاتھ میں پہنچتا ہے۔ جو ویترنی کے لیئے گائے کا دان لیتے ہیں وہ تو پوپ جی کے گھر یا قصائی وغیرہ کے گھر میں پہنچتا ہے۔

دیکھو! امیر۔ غریب۔ راجہ۔ کنگال۔ سکھی۔ دُکھی۔ گرھوں ہی سے ہوتے ہیں ÷
(راست گو) جو یہ گرہن روپ ظاہرا نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے۔ پھلت کا نہیں۔ جو علم ہندسہ ہے وہ سچا اور پھلت دویا (یعنی گرہوں کے پھل بتلانے والی نجوم) قدرتی تعلقات کے نتائج کے علاوہ (سب) جھوٹی ہے۔ جیسے انولوم[1] حرکت مستقیم پرتی لوم (حرکت معکوس) گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت پر فلاں مقام میں اور فلاں حصے میں سُورج یا چاند کا گرہن ہوگا۔ جیسے

छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभाः ॥

(جس طرح) یہ سدھانت شرومنی کا قول (ہے) اُسی طرح سورج سدھانت میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان میں چاند آجاتا ہے تب سُورج گرہن اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاتی ہے تب چاندگرہن واقع ہوتا ہے یعنی چاند کا سایہ زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ سورج کے منوّر ہونے سے اُس کے سامنے سایہ کسی کا نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے منوّر سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ اُلٹا جاتا ہے ویسے ہی گرہن (کیحالت) میں سمجھو ÷
(انسان) جو امیر۔ غریب۔ رعیت۔ راجا اور مفلس ہوتے ہیں وے اپنے اعمالوں کے سبب سے ہوتے ہیں گرہوں کے سبب سے نہیں۔ بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے علم حساب کے مطابق کرتے ہیں پھر اُن میں فساد (ہوتا اور) عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے۔ اگر پھل (اثر) سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا؟ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا پھل سُکھ دُکھ بھوگنے میں سبب نہیں (ہو سکتا) ÷
بھلا گرہ آکاش میں اور زمین بھی آکاش میں (ایکدوسرے سے) بہت فاصلہ پر ہیں۔ اِن کا تعلق فاعل اور افعال کے ساتھ ظاہر نہیں۔ افعال اور اُن کے ثمرہ کا فاعل اور بھوگنے والا جیو اور اعمال کے نتائج بھگتانے والا پرمیشور ہے + اگر تم گرہوں کا اثر مانو تو اس کا جواب دو کہ جس لحظہ میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] انولوم یعنی حرکت واقع المرکز ÷

پرو ہت جی اِدھر آؤ۔ (پوپ جی) اچھا دودھ رکھ آؤں۔ (جاٹ جی) نہیں نہیں دودھ کی بٹلوہی اِدھر لاؤ۔ (پوپ جی) بچارے جا بیٹھے اور بٹلوہی سامنے رکھ دی۔ (جاٹ جی) تم بڑے جھوٹے ہو (پوپ جی) کیا جھوٹ کیا؟ (جاٹ جی) کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟ (پوپ جی) تمہارے باپ کے وتیرنی ندی عبور کرنے کے لئے۔ (جاٹ جی) اچھا تو تم نے وہاں وتیرنی کے کنارے پر گائے کیوں نہ پہنچائی؟ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر باندھ بیٹھے۔ نہ جانے میرے باپ نے وتیرنی میں کتنے غوطے کھائے ہوں گے؟ (پوپ جی) نہیں نہیں وہاں اِس دان کے ثواب کی طفیل دوسری گائے بن کر اُس کو اُتار دیا ہوگا۔ (جاٹ جی) وتیرنی ندی یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟ (پوپ جی) قیاساً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ اُنچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں وتیرنی ندی ہے۔ (جاٹ جی) اتنی دور سے تمہارا خط یا تار خبر گیا ہو اُس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پُن (ثواب) کی گائے بن گئی۔ فلاں شخص کے باپ کو پار اُتار دیا تو دِکھلاؤ۔ (پوپ جی) ہمارے پاس گرڑ پُران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں۔ (جاٹ جی) اِس گرڑ پُران کو ہم سچا کیسے مانیں؟ (پوپ جی) جیسے سب مانتے ہیں۔ (جاٹ جی) یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے واسطے بنائی ہے۔ چونکہ باپ کو بغیر اپنے لڑکوں کے کوئی عزیز نہیں (اسلئے) جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجے گا تب ہی میں وتیرنی کے کنارے گائے پہنچا دوں گا اور اُنکو پار اُتار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بال بچے پیا کریں گے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی۔ گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔ (پوپ جی) تم دان دیکر لیتے ہو تمہارا ستیاناس ہو جائیگا۔ (جاٹ جی) چپ رہو۔ ورنہ تیرہ دن دودھ کے بغیر جتنی تکلیف ہمنے پائی ہے اُس کی سب کسر نکال دوں گا۔ تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے +

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں تو پوپ لیلا دُنیا میں نہ پھیلے۔ جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دس گاتر کے پنڈوں سے دس اعضا سپنڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہوکر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دُوتوں (ملائک الموت) کا آنا فضول ہوجاتا ہے تیرھویں دن کے بعد آنا چاہیئے۔ اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت۔ اولاد اور عزیزدوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا +

ویترنی پر گائے نہیں جاتی پھر کس کی پونچھ پکڑ کر عبور کریگا اور ہاتھ تو یہاں ہی جلایا یا گاڑ دیا گیا پھر پونچھ کو کیسے پکڑے گا؟ یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے۔

ایک جاٹ تھا اُس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی اور بیس سیر دودھ دینے والی تھی۔ دودھ اُس کا بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے موُنھ میں بھی پڑتا تھا۔ اُس کا پروہت یہی خیال کر رہا تھا کہ جب جاٹ کا بوڑھا باپ مرنے لگے گا تب اسی گائے کا سنکلپ کراؤں گا۔ تھوڑے دنوں میں قضا کار اُس کے باپ کے مرنے کا وقت آگیا۔ زبان بند ہوگئی اور چارپائی سے زمین پر اُتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آپہنچا۔ اُس وقت جاٹ کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود ہوئے تھے تب پوپ جی نے پکارا کہ یجمان! اب تو اِس کے ہاتھ سے گائے دان کرا۔ جاٹ نے دس روپیہ نکال باپ کے ہاتھ میں رکھکر کہا پڑھو سنکلپ! پوپ جی بولے واہ! واہ! کیا باپ بار بار مرتا ہے؟ اس وقت تو سچ مچ گائے کو لاؤ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہو سب طرح سے اچھی ہو۔ ایسی گائے کا دان کرانا چاہیئے۔

(جاٹ جی) ہمارے پاس تو ایک ہی گائے ہے اُس کے بغیر ہمارے بال بچوں کا گذارہ نہ ہوسکے گا اس لئے اُس کو نہ دوں گا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو۔ اور ان روپیوں سے دوسری دودھ والی گائے لے لینا۔

(پوپ جی) واہ جی واہ! تم اپنے باپ سے بھی گائے کو زیادہ (عزیز) سمجھتے ہو۔ کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں غرق کرکے دُکھ دینا چاہتے ہو؟ تم اچھے سعادت مند فرزند ہوئے؟ تب تو پوپ جی کے طرفدار تمام گھر والے ہوگئے۔ کیونکہ اُن سب کو پہلے ہی پوپ جی نے بہکا رکھا تھا اور اُسوقت بھی اشارہ کر دیا سب نے مل کر ضد سے اُسی گائے کا دان اُسی پوپ جی کو دلا دیا۔ اُسوقت جاٹ کچھ بھی نہ بولا۔ اُس کا باپ مرگیا اور پوپ جی بچھڑے سمیت گائے اور دوہنے کے برتن کو لے اپنے گھر میں آیا اور گائے باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جاکر جلانے کا کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی۔ بعد ازاں دس گاتر۔ سپنڈی کرانے وغیرہ میں بھی اس کو موُنڈا۔ مہا برہمنوں نے بھی لوٹا اور بھُکھّوں نے بھی بہت سا مال پیٹ میں بھرا یعنی جب سب کام ہوچکے تب جاٹ جس نے ادھر اُدھر سے دودھ مانگ کر گذارہ کیا تھا۔ چودھویں دن علی الصباح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو گائے دوہ کر بٹلوہی (برتن) بھر پوپ جی کے اُٹھنے کی تیاری تھی اتنے ہی میں جاٹ جی پہنچے اُس کو دیکھ پوپ جی بولا آیئے! یجمان بیٹھئے + (جاٹ جی) تم بھی

گالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایک دفعہ نہ کرے تو اُس کا دشمن بن جانا۔ اوپر
سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کو پھسلا کر اپنی مطلب برآری کرنا۔ رات دن بھیک
مانگنے ہی میں مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشئی اشیا کھا پی کر
بہت سا بیگانہ مال کھا جانا۔ پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ راہ راست کی مخالفت اور
جھوٹے راستہ کی مطلب برآری کے لئے پیروی کرنا۔ ویسے ہی اپنے چیلوں کو صرف اپنی
ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا سچے علوم وغیرہ
کی اشاعت کے مخالف (بننا) اور دُنیا کے کاروبار یعنی عورت۔ مرد۔ ماں۔ باپ۔
اولاد۔ راجا۔ رعیت۔ عزیز اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا یہ کہکر کہ سب فانی
ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اِس قسم کے خراب اُپدیش کرنا وغیرہ کپاترول
(غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں +

اور جو برہمچاری۔ نفس کُش۔ وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے۔ نیک
سیرت۔ راست گو۔ سب کی بہتری کے خواہاں۔ باہمت فیاض۔ علم۔ دھرم کی ہمیشہ
ترقی کرنے والے۔ دھرماتما۔ شانت۔ مذمت و تعریف میں خوشی غمی سے مبرا۔
بے خوف۔ پُرجوش۔ یوگی۔ عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام۔ اور پرمیشور کے
صفات۔ افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے۔ انصاف پسند۔ غیر متعصب
سچے اُپدیش اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانے والوں کے ممتحن۔ کسی کی خوشامد
نہ کریں۔ سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے۔ اپنے روح کی مانند دوسرے
کا بھی راحت و رنج نفع و نقصان سمجھنے والے۔ جہالت وغیرہ آزار۔ ضد۔ ہٹ دھرمی
تکبر سے پاک۔ آب حیات کی مانند بےعزتی۔ اور زہر کی مانند عزت کو سمجھنے والے۔
صابر۔ جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اُتنے ہی پر قانع۔ ایک بار تنگدستی کی حالت میں
مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا بُرا خیال نہ کرنا۔ وہاں سے فوراً لوٹ
جانا۔ اُس کی مذمت نہ کرنا۔ جو راحت میں ہوں اُن کے ساتھ دوستی۔ جو مصیبت
زدہ ہوں اُن پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گناہگاروں سے مستغنی رہنا۔ راست
خیال۔ راست گو۔ راستباز۔ مکر۔ حسد۔ کینہ سے مبرا۔ عالی دماغ۔ نکوکار۔ دھرم
والے۔ اور بالکل بدچلنی سے مبرا۔ اپنے تن من دھن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے
والے۔ دوسرے کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی دیدینے والے۔ اس قسم کی اوصاف
حمیدہ والے سپاتر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت

۸۱ (سوال) سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی وہاں ملتا ہے اس لئے سب (قسم کے) دان کرنے چاہئیں -

کیا پورانکوں کے سورگ سے یہ دُنیا اچھی نہیں

(جواب) اُس تمہارے سورگ سے یہی جہان اچھا جس میں دھرم شالا ہیں - لوگ دان دیتے ہیں - عزیز دوست اور ذات میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں - اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں - تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا ایسے بیرحم - کنجوس - کنگال سورگ میں پوپ جی جاکر خراب ہوں - وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام ؟ *

۸۲ (سوال) جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مرکر جیو کہاں جاتا اور اِن کا انصاف کون کرتا ہے ؟

مرکر جیو یم لوک یعنی کرۂ ہوا میں جاتا ہے

(جواب) تمہارے گرڑ پُران کا کہا ہوا (یم) تو ناقابل تسلیم ہے - لیکن جو وید میں کہا ہے (وہ درست ہے) *

यमेन वायुना सत्यराजन् ॥

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ "یم" نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر ہوا کے ساتھ انترکھش (خلا بالائے زمین) میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنے والا - طرفداری سے مبرا پرمیشور "دھرم راج" ہے وہی سب کا انصاف کرتا ہے *

۸۳ (سوال) تمہارے کہنے کے مطابق گائے دان وغیرہ دان (خیرات) کسی کو نہ دینا اور نہ کچھ خیرات و ثواب کرنا ایسا ظاہر ہوتا ہے -

مستحق آدمیوں کو ضرور دان دینا چاہئے -

(جواب) یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے - کیونکہ مستحق آدمیوں کو - سب کی بھلائی کرنے والوں کو بھلائی کی خاطر سونا - چاندی - ہیرے - موتی - یاقوت - اناج - پانی - مکان - کپڑے وغیرہ کا دان ضرور دینا چاہئے - لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے *

۸۴ (سوال) غیر مستحق اور مستحق کی صفت کیا ہے ؟

سُپاتر یعنی مستحق اور کپاتر یعنی غیر مستحق کون ہیں -

(جواب) جو فریبی - مکار - خودغرض - عیاش - شہوت - غضب - حرص - دُنیا کی محبت میں غلطاں - دوسرے کو نقصان پہنچانے والے - عیاشی کے پُتلے - دروغ گو - جاہل - بدصحبت رکھنے والے - سست الوجود - جو کوئی سخی ہو اُس سے بار بار مانگنا - دھرنا مارنا - اِنکاری جواب پاکر بھی اصرار سے مانگتے ہی جانا - صبر نہ ہونا - جو نہ دے اُس کی مذمت کرنا - بددعا اور

مخالفت کرانے والی یہ کتابیں ہیں - اِنکا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ اِنکو ماننا جہالت ہے + دیکھو! شیو پُران کے رو سے - تریودشی - سوموار - آدیتہ پُران کے رُو سے اتوار - چندر کھنڈ کے رو سے سوم گرہ والے منگل بُدھ - جمعرات - جمعہ - سنیچر - راہو - کیتو کی ویشنو ایکادشی - وامن کی دواودشی - نرسنگھ یا اننت کی چودس - چاند کی پورنماسی - دِک پالوں کی دسمی - درگا کی نومی - وسودں کی اشٹمی - مُنیوں کی سپتمی - سوامی کارتک کی ششٹی - ناگ کی پنچمی - گنیش کی چوتھ - گوری کی ترتیا - اشونی کمار کی دُتیا - آدیا دیوی کی پرتی پدا - اور پتروں کی اماوس - پُران کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو اِنسان اِن دنوں اور تاریخوں میں کھائے پیئے گا وہ نرک (دوزخ) کو جائیگا + اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہیئے کہ کسی دِن یا کسی تاریخ کو کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہوں گے + اب "نرنے سندھو" "دھرم سندھو" "برتارک" وغیرہ کتابیں جو کہ پاگل لوگوں کی تصنیف ہیں - اُن میں ایک ایک برت (روزہ) کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے ایکادشی کو شیٹو - دشمی ودھا - کوئی دواودشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں - یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکھے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی کرتے ہیں - جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اُس میں اپنی خود غرضی ہی ہے - اور رحم کچھ بھی نہیں - وے کہتے ہیں کہ -

एकादश्यामन्ने पापानि वसन्ति

جس قدر گناہ ہیں وے سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں - اِس پوپ جی سے پوچھنا چاہیئے کہ کس کے گناہ اُس میں رہتے ہیں؟ تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھیریں تو ایکادشی کے دن کسی کو تکلیف نہ ہنی چاہیئے - ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوکھ وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے - تکلیف گناہ کا ثمرہ ہے اس لئے بھوکھے مرنا گناہ ہے + اس کا بڑا مہاتم بنایا ہے جس کی کتھا سُنا کر بہت ٹھگے جاتے ہیں + اُس میں ایک کتھا ہے کہ

برھم لوک میں ایک بیسوا تھی اُس نے کچھ گناہ کیا اُس کو بد دُعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا - اُس نے التماس کی کہ میں پھر سوَرگ (بہشت) میں کیونکر آسکوں گی؟ اُس نے کہا جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل تجھے کوئی دیگا تب ہی تو سوَرگ میں آجائیگی - وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گر پڑی - وہاں کے راجہ نے اس سے پوچھا

میں اناج - پانی - کپڑا - اور دوائی - پتھ (غذا) - مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں ✢

۸۵ (سوال) داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

> دان کرنے والے تین اقسام کے ہوتے ہیں -

(جواب) تین قسم کے - اعلےٰ - میانہ اور ادنیٰ ✢ اعلےٰ سخی اُس کو کہتے ہیں جو مقام - وقت - اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی - اور دھرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی کے لئے دے - میانہ وہ ہے جو تعریف یا خود غرضی کے لئے خیرات کرے - ادنےٰ وہ ہے کہ اپنا یا بیگانہ کچھ فائدہ نہ کر سکے بلکہ زناکاری (میں) یا بھانڈ بھاٹوں وغیرہ کو دے - دیتے وقت بے حرمتی نے عزتی وغیرہ ناشائستہ حرکات کرے - مستحق غیر مستحق میں کچھ بھی تمیز نہ کرے - بلکہ "سب اناج بارہ پنسیری" بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی (کرے) دوسرے نیک سیرتوں کو تکلیف دیکر (اپنی) آسائش کے لئے خیرات کیا کرے وہ ادنےٰ (قسم کا) سخی ہے - یعنی جو جانچ پڑتال کر عالم دھرماتماؤں کی عزت کرے وہ اعلےٰ اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں اپنی تعریف (کا خیال) ہو اُسکو میانہ - اور جو اندھا دھند بلا تمیز بیفائدہ دان دیا کرے وہ ادنےٰ سخی کہاتا ہے ✢

۸۶ (سوال) خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ہوتے ہیں یا عاقبت میں؟

> دان کا پھل سب جگہ ملتا ہے اور پرمیشور پھل دینے والا ہے -

(جواب) سب جگہ ہوتے ہیں ✢

(سوال) خود بخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے ✢

(جواب) ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خود بخود قید خانہ میں جانا نہیں چاہتا - راجہ اُس کو ضرور بھیجتا ہے - دھرماتماؤں کے سُکھ کی حفاظت کرتا بھگتاتا رہزن وغیرہ سے بچا کر اُن کو آرام میں رکھتا ہے - ویسے ہی پرمیشور سبکو گناہ و ثواب کے دُکھ اور سُکھ روپ پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگتاتا ہے ✢

۸۷ (سوال) جو یہ گرڑ پران وغیرہ کتابیں ہیں وید کے مدعا یا وید کی تائید کرنے والی ہیں یا نہیں -

> گرڑ پران وغیرہ سب پران اور تنتر گرنتھ وید کے برخلاف ہیں

(جواب) نہیں - بلکہ وید کے مخالف اور برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں - جیسے کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پران اور تنتر کے ماننے والا انسان ہوتا ہے کیونکہ ایکدوسرے سے

رہنا چاہئے - جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بغیر بھوک کے طعام کھاتے ہیں وہ دونوں بحر امراض میں غوطے کھا کر تکلیف اٹھاتے ہیں - ان پاگلوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی نہ مانے ÷

۸۸ اب گرو چیلا - منتر کا اپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں -

ویدوں کی گم شدہ شاخوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں ہوسکتی

مورتی پوجک (بت پرست) فرقہ والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ وید لا انتہا ہیں - رگوید کی اکیس - یجروید کی ایک سو ایک سام وید کی ایک ہزار اور اتھرو وید کی نو شاخیں ہیں - انہیں سے تھوڑی سی شاخیں ملتی ہیں بقیہ گم ہوگئی ہیں - انہی میں بت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا اگر نہ ہوتا تو پرانوں میں کہاں سے آتا ؟ جب معلول کو دیکھکر علت کا قیاس ہوتا ہے تب پرانوں کو دیکھ کر بت پرستی میں کیا شبہ ہے ؟

(جواب) جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں اسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں بر خلاف نہیں - خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن ان میں اختلاف نہیں ہوسکتا - ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں جب ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت (والے) تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا تو ان گم شدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا اور چار وید مکمل ملتے ہیں - ان کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہوسکتیں اور جو خلاف ہیں ان کو شاخیں کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا + جب یہ بات ہے تو پران ویدوں کی شاخیں نہیں - بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں - ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولاین" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں مانتے ہو؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف ویدانگ - چاروں براہمن - انگ اُپانگ اور اُپ وید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں - اسی لئے ان کتابوں کو شاخیں مانا ہے - جو ویدوں کے خلاف ہے وہ مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہوسکتا + جو تم نادیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کروگے تو جب کوئی ایسا دعوے کریگا کہ گم شدہ شاخوں میں درن آشرم کا طریق اُلٹا ہے یعنی دوغلہ اور شودر کا نام براہمن وغیرہ اور براہمن وغیرہ کا نام شودر دوغلہ وغیرہ - عمل میں نہ لانے والی چیز کو عمل میں لانا - نہ کرنے لائق کام کا کرنا - دروغگوئی وغیرہ دھرم - راست گفتاری وغیرہ ادھرم - وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اس کو وہی جواب دوگے جو کہ ہم نے دیا یعنی وید اور مشہور شاخوں میں جس طرح براہمن وغیرہ کا نام براہمن وغیرہ اور شودر

کہ تو کون ہے؟ تب اُس نے سب ماجرا کہہ سُنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھکو ایکادشی کا پھل بخشے تو پھر بھی سوَرگ کو جاسکتی ہوں - راجہ نے شہر میں تلاش کرائی - کوئی بھی ایکادشی کا برت کرنے والا نہ ملا - لیکن ایکدن کسی شُودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی - غصے کے مارے عورت دن رات بھوکھی رہی تھی - اتفاق سے اُسدن ایکادشی ہی تھی - اُس نے کہا کہ میں نے ایکادشی جانکر تو نہیں کی - اتفاقاً اُس دن بھوکھی رہ گئی تھی - (اُسنے) ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وے اُس کو راجہ کے سامنے لے آئے - اُس کو راجہ نے کہا کہ تو اِس غبارے کو چھو - اُس نے چھوا تو اُسی وقت غبارہ اوپر کو اُڑ گیا - یہ تو بغیر جانے ایکادشی کے برت کا ثمرہ ہے - جو جان کر کرے تو اُس کے پھل کا کیا حد وحساب ہے؟

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو! جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سوَرگ میں نہیں ہوتا بھیجنا چاہتے ہیں - سب ایکادشی والے اپنا اپنا پھل دیدو جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجیں گے اور ہم بھی ایکادشی کیا کریں گے اور جو ایسا نہ ہوگا تو تم لوگوں کو اس بھوکھے مرنے کی مصیبت سے بچا دیں گے +

اِن چوبیس ایکادشیوں کے نام جدا جدا رکھے ہیں - کسی کا "دھندا"[۱] کسی کا "کامدا"[۲] کسی کا "پُترَدا"[۳] اور کسی کا "نرجلا"[۴] - بہت سے مفلس - بہت سے مُرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد لوگ ایکادشی کرکے بوڑھے ہوگئے اور مر بھی گئے لیکن دولت - مُراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی - اور جیٹھ مہینے کی شُکل پکش میں کہ جس وقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہوجاتا ہے - اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے خاصکر بنگال میں (جہاں کہ) سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے - اس بیرحم قصائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دل میں رحم نہ آیا - نہیں تو نرجلا کا نام سجلا (پانی والی) اور پوس ماہ کے شُکل پکش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا تو بھی کچھ اچھا ہوتا لیکن اِس پوپ کو رحم سے کیا کام؟ "کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے" حاملہ یا نوشکوحہ عورت - لڑکوں یا جوان لوگوں کو تو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہئے لیکن کسی کو کرنا بھی ہو تو جس دن بدہضمی ہو - بھوکھ نہ لگے اُسدن شربت یا دُودھ پی کر

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] دھندا بمعنی دولت دینے والی +

" [۲] کامدا بمعنی خواہش کے پورا کرنے والی +

" [۳] پُترَدا بمعنی اولاد کے دینے والی +

" [۴] نرجلا بمعنی بغیر پانی کے +

ہیں راجہ اور مہنت وغیرہ اُن کے پیرو مزے سے بیٹھے ہیں - مندر میں سیتارام وغیرہ کھڑے اور پُجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ موسم گرما میں بھی قفل لگا اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں - بہت سے پُجاری اپنے نارائن کو ڈبیا میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں - جس طرح کہ بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے - ویسے پُجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں - جب کوئی بُت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے! کر چھاتی پیٹ بکتے ہیں کہ سیتارام جی رادھا کرشن جی اور شو پاربتی جی کو بدمعاشوں نے توڑ ڈالا - اب دوسرا بُت منگوا کر جو کہ اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم کر (اُس کی) پرستش کرنی چاہئے - نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا بہت نہیں تو تھوڑا سا ضرور بھیج دینا - اس قسم کی باتیں اِن کی بابت بناتے ہیں + اور راس منڈل یا رام لیلا کے اخیر میں سیتارام یا رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں - جہاں میلہ وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی چھوٹے لڑکے کے سر پر مکٹ (تاج) دھر کنھیا بنا راستے میں بٹھا کر بھیک منگواتے ہیں - اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے - بھلا کہو تو سیتا - رام وغیرہ ایسے مفلس اور گدا تھے؟ یہ اُن کی ہنسی اور مذمت نہیں تو کیا ہے؟ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے - بھلا جس زمانہ میں یہ موجود تھے اُس وقت سیتا - رُکمنی - لکھشمی - اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑا کر پوجاری کہتے کہ آؤ انکے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پُوجا دھرو تو سیتارام وغیرہ اِن بیعقلوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا مضحکہ اُنکا اُڑاتا کیا اُسکو بدون سزا دئے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب اُن سے سزا نہ پائی تو اِنکے اعمال نے پُجاریوں کو بہت سا بُتوں کے مخالفوں سے انعام دلا دیا - اور اب بھی ملتا ہے اور جب تک اِس فعل بد کو نہ چھوڑینگے تب تک ملے گا - اِس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روزمرہ سخت تنزلی - (اور) پتھر وغیرہ کے بُتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی اعمال کے باعث ہوتی ہے - کیونکہ گناہ کا ثمرہ تکلیف ہے - اِنہی پتھر وغیرہ کے بُتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہوگیا - جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ زیادہ ہوتا جائے گا +

۹۰ اِنمیں سے وام مارگی بڑے بھاری قصوروار ہیں جب وے چیلہ کرتے ہیں تب معمولی آدمی کو

दं दुर्गायै नमः ॐ भैरवाय नमः।	وام مارگی چیلہ مونڈتے وقت ایسا اُپدیش دیتے ہیں -

وغیرہ کا نام شودر وغیرہ لکھا ہے ویسا ہی نادیدہ شاخوں میں بھی ماننا چاہیئے نہیں تو ورن آشرم ویوستھا وغیرہ سب دگرگوں ہو جائیں گے ÷

بھلا جیمنی ۔ ویاس ۔ اور پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاخیں موجود تھیں یا نہیں ؟ اگر تھیں تو تم کبھی تردید نہ کر سکوگے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں تو پھر شاخوں کے ہونے کا کیا ثبوت ہے ؟ دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ ۔ پتنجلی منی نے یوگ شاستر میں سب اُپاسنا کانڈ اور ویاس منی نے شاریرک سوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے مطابق لکھا ہے ۔ انہیں پتھر وغیرہ بُت پرستی یا پریاگ وغیرہ تیرتھوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور لکھتے کہاں سے ؟ جو کہیں ویدوں میں ہوتا تو لکھے بغیر کبھی نہ چھوڑتے اس لئے گم شدہ شاخوں میں بھی اس بُت پرستی وغیرہ کا حوالہ نہیں تھا ۔ یہ سب شاخیں وید نہیں ہیں کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی شرحیں وغیرہ تشریح اور دنیادی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لئے ویدمیں (یہ باتیں) کبھی نہیں ہو سکتیں ۔ ویدوں میں تو صرف انسانوں کو علم کی ہدایت کی ہے ۔ کسی انسان کا نام تک بھی نہیں اس لئے بُت پرستی کی قطعی تردید ہے ÷

مورتی پوجا ہی کے سبب سے آریہ بزرگوں کی ہنسی ہو رہی ہے

۸۹ دیکھو ! بُت پرستی کے سبب شری رامچندر ۔ شری کرشن ۔ نارائن اور شیو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے ۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وے بڑے مہاراجہ ادھیراج اور انکی عورتیں سیتا ۔ رکمنی ۔ لکھشمی ۔ اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں ۔ لیکن جب ان کے بُت مندر وغیرہ میں رکھ کر پجاری (مجاور) لوگ ان کے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی انکو بھکھاری بناتے ہیں کہ آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکارو ! درشن کیجئے ۔ بیٹھیئے ۔ چرنا مرت لیجئے ۔ کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج ۔ سیتارام ۔ کرشن ۔ رکمنی یا رادھا کرشن ۔ لکھشمی ۔ نارائن ۔ اور مہادیو ۔ پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے ۔ آج ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ کی نتھنی وغیرہ رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجئے ۔ اناج وغیرہ بھیجو تو رام ۔ کرشن وغیرہ کو بھوگ لگا دیں ۔ کپڑے سب پھٹ گئے ہیں ۔ مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں اوپر سے پانی ٹپکتا ہے اور بدمعاش چور جو کچھ تھا اس کو اٹھا کر لے گئے ۔ کچھ چوہوں نے کاٹ ڈالے ۔ دیکھئے ! ایکدن چوہوں نے ایسا غضب کیا کہ انکی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے ۔ اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لئے کوڑی کی لگا دی ÷

رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہیں ۔ سیتارام رادھا کرشن ناچ رہے

وغیرہ منتر جپتے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے۔ بھووں کے بیچ میں سیندور سے خط کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ مار ھوم کر کچھ کچھ اُس کا گوشت کھاتے بھی ہیں۔ جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پیئے تو اُس کو مار (اُس کا) ھوم کردیتے ہیں۔ اِن میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مُردہ انسان کا بھی گوشت کھالیتا ہے۔ اجری۔ وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں +

۹۲ ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں۔ چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں۔ وہاں سب کی عورتیں اور مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ بہن۔ ماں بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مِل جُل کر گوشت کھاتے۔ شراب پیتے ہیں + سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر اُس کے اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اُس کا نام درگا دیوی رکھتے ہیں (اور) سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر اُس کے آلہ تناسل کی پرستش کرتی ہیں جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھدیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی خواہ) اُس کی ماں بہن لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو اُس وقت کے لئے اُس کی عورت بن جاتی ہے۔ بدفعلی کرنے اور بہت خمار چڑھنے کے باعث جُوتے وغیرہ سے باہم لڑتے بھڑتے ہیں جب علے الصباح کچھ رات ہونے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں۔ لڑکی لڑکی۔ بہن بہن۔ اور بہو بہو ہو جاتی ہے + اور بیج مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملاکر پیتے ہیں۔ یہ پاجی ایسے افعال کو نجات کے ذریعے مانتے اور علم و چار۔ شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں +

> چولی مارگی اور بیج مارگی۔

۹۳ (سوال) شیومت والے تو اچھے ہوتے ہیں؟

(جواب) اچھے کہاں سے ہوتے ہیں۔ "جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ" جیسے وام مارگی منتر کے اُپدیش وغیرہ سے اُنکا مال اُڑاتے ہیں ویسے شیو بھی (کرتے ہیں)

> شیومت والوں کے طریق پرستش وغیرہ کی تردید

"ओं नमः शिवाय"

وغیرہ پانچ اکھشر (حروف) والے منتروں کا اُپدیش کرتے۔ رُدراکھش بھسم لگاتے

ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे ।

اس قسم کے منتروں کا اُپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاصکر ایک اکھشری (ایک حرف والے) منتر کا اُپدیش کرتے ہیں۔ جیسے

ह्रीं, श्रीं, क्लीं ॥ भावरतं० वं० प्रकौ० प्र० ४४ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کامل طور پر چیلہ بنایا کرتے ہیں۔ ایسے ہی دس مہاودیاؤں کے منتر

ह्लूं ह्लीं ह्लुं बगलामुख्यै फट् स्वाहा ॥ था० प्रकौ० प्र० ४९ ॥

کہیں کہیں

ह्रूं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तंत्र बीज मंत्र ४

وام مارگیوں کے جادو ٹونہ وغیرہ

۹۱ اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا)۔ اوچاٹن (تباہ کرنا) وی دویشن (دشمنی ڈالنا) وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں۔ سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن فعل سے سب کچھ کرتے ہیں۔ جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں تب اِدھر کرانے والے سے دھن لیکر آٹے یا مٹی کا پتلا جس کو مارنا چاہتے ہیں اُس کا بنا لیتے ہیں۔ اُس کی چھاتی ناف۔ اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں۔ آنکھ۔ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوکتے ہیں اُس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بُت بنا ہاتھ میں ترمیشول دے اُس کے دل پر لگاتے ہیں۔ ایک ویدی بنا کر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور اُدھر جا سوس وغیرہ بھیجکر اُس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ جو اپنے پُرشچرن کے بیچ میں اُس کو مار ڈالا تو اپنے کو بھیرو دیوی کا سِدھ بتلاتے ہیں۔

"भैरवो भूत नाथश्च"

وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں۔

मारय २, उच्चाटय २, विद्वेषय २, छिन्धि २, भिन्धि २, वशी-कुरु २, खादय २, भक्षय २, त्रोटय २, नाशय २, मम शत्रून्वशी-कुरु २, हुं फट् स्वाहा ॥ कामरत्नतन्त्र उच्चाटन प्रकरण मं० ५-७ ॥

جہاد یو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے وہ شرمندہ ہوتی ہے۔ آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے (اور) نارائین کی منتر کے ذریعہ پرستش کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں؟ +

(جواب) اِس تمہارے تلک کو ہری کے پاؤں کی شکل اور اِس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے۔ کیونکہ یہ تو ہاتھ کی صنعت اور ماتھے کا نقش ہے جس طرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش ونگار کیے جاتے ہیں+ تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا؟ کیا کوئی بیکنٹھ میں جاکر وشنو کے پاؤں کا نشان ماتھے پر کرا آیا ہے؟۔ (محقق) شری غیر ذی روح ہے یا ذی روح؟ (ویشنو) ذی روح ہے۔ (محقق) تو یہ خط غیر ذی روح ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ اگر غیر مخلوق ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اِس کو تو تم ہمیشہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہو پھر یہ شری نہیں ہوسکتی۔ اگر تمہارے ماتھے پر شری ہوتی (تو) کتنے ہی ویشنوؤں کا بُرا موںھ یعنی بشاشت سے خالی کیوں نظر آتا؟ ماتھے پر شری اور در در بھیک مانگتے اور سدابرت (خیرات گاہ) سے لیکر پیٹ بھرتے کیوں پھرتے ہو؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری (رکھیں) اور بھاری کنگلوں کے کام کریں۔ اِن میں ایک "پریکال" نامی ویشنو بھگت تھا وہ چوری ڈاکہ مار دھوکا فریب کر بیگانہ مال اُڑا ویشنوؤں کے پاس رکھ کر خوش ہوتا تھا۔ ایکدفعہ اُس کو چوری میں کوئی چیز نہ ملی کہ جس کو لوٹے گھبرا کر پھر رہا تھا۔ نارائین نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھکر سامنے آئے تب تو پریکال رتھ کے پاس گیا۔ سیٹھ سے کہا کہ سب چیزیں جلدی اُتار دو نہیں تو مار ڈالوں گا۔ اُتارتے اُتارتے انگوٹھی اُتارنے میں دیر لگی۔ پریکال نے نارائین کی انگلی کاٹ انگوٹھی لے لی۔ نارائن نے بڑے خوش ہوکر چتربھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا کہ تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت اُڑا لوٹ چوری کر ویشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اِس لئے تو مبارک ہے۔ پھر اُسنے جاکر ویشنوؤں کے پاس سب زیورات رکھ دیئے +

ایکدفعہ پریکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے جہاز میں سپاری بھری۔ پریکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنئے سے کہا یہ میری آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھ دو کہ جہاز میں آدھی سپاری پریکال

مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر۔ بم بم۔ اور بکرے کی آواز کی مانند
بڑ بڑ بڑ موہنھ سے آواز کرتے ہیں۔ اُس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم
کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ جب بھسما سر کے
آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور مسخری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے
سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ پاربتی کے باپ دکھش پرجاپتی
کا سر کاٹ آگ میں ڈال اُس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اُسی نقل کو بکرے کی
آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں۔ شیوراتری پر دوش کا فاقہ کرتے (اور) اس
قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں۔ جیسے وام مارگی توہمات میں مبتلا ہیں ویسے
شیئو بھی (ہیں) + اِن میں خاصکر کن پھٹے ناتھ۔ گِری۔ پُری۔ بن۔ آرنیہ۔ پربت۔
اور ساگر اور تیز گرہستی بھی شیئو ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی "دونوں گھوڑوں پر چڑھتے
ہیں" یعنی وام اور شیئو دونوں متوں کو مانتے اور کئی ویشنو بھی رہتے ہیں اُن کا
(مقولہ ہے)

अन्त:शाक्ता बहिश्शैवा: सभामध्ये च वैष्णवा: ।

नानारूपधरा: कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے۔ اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی (رہتے) بیرونی طور
پر شیو یعنی رودراکھش بھسم دھارن کرتے اور مجلس میں ویشنو کہلاتے یعنی یہ کہ
ہم وِشنو کے اُپاسک ہیں۔ اس طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دُنیا میں
پھرتے ہیں +

۹۴ (سوال) ویشنو تو اچھے ہیں۔

ویشنوؤں کی لیلا کی تردید

(جواب) کیا خاک اچھے ہیں؟ جیسے وے (ہیں) ویسے
یہ ہیں۔ دیکھئے ویشنوؤں کی لیلا۔ اپنے کو وشنو کا داس (خادم) مانتے ہیں۔
اِن میں سے شری ویشنو جو چکر انکت ہوتے ہیں وے اپنے کو سب سے برتر مانتے
ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں +

(سوال) کیوں! کچھ بھی نہیں؟ سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے
چرناروند (پانو) کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہے (لگاتے اور)
اس لئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں۔ ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے۔

چاہیں تو اِس میں کیا تعجب ہے!! ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تِلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو سارے موتھ پر لیپ یا کالا موتھ کرنے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ اِس لئے یہ باتیں سب فضول ہیں ؛

۹۵ انمیں بہت سے کھاکی (خاکی) لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے۔ جٹا بڑھاتے سِدھ کا بھیس کر لیتے ہیں۔ بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں۔ گانجہ۔ بھانگ۔ چرس کے دم لگاتے۔ لال آنکھیں بنا رکھتے۔ سب سے چٹکی چٹکی اناج۔ آٹا۔ کوڑی۔ پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ عموماً اِن میں مزدور لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہو تو اُس کو پڑھنے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ:۔

کھاکی و دیگر چھوٹے سادھوؤں کی لیلائی تردید۔

पठितव्यं तदपि मर्तव्यं दन्तकटाकटेति किं कर्तव्यम् ॥

سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مرجاتے ہیں پھر دانت کٹا کٹ کیوں کرنا؟ سادھوؤں کو چاروں طرف میں پھر آنا۔ سنتوں کی خدمت کرنی۔ اور رام جی کا بھجن کرنا (چاہیئے) اگر کسی نے بے عقلی اور جہالت کو مجسم نہ دیکھا ہو تو خاکی جی کا درشن کرلے۔ اُن کے پاس جو کوئی جاتا ہے اُنکو بچہ بچی کہتے ہیں۔ خواہ وے خاکی جی کے باپ ماں کے برابر کیوں نہ ہو۔ جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رونکھڑ۔ سُونکھڑ۔ گوڈڑیئے۔ اور جماعت والے سُتھرے شاہی اور اکالی۔ کان پھٹے۔ جوگی اوگھڑ وغیرہ (گویا) سب ایک سے ہیں +

ایک خاکی کا چیلا "شری گنیشا ء نمہ" رٹتا رٹتا کوئیں پر پانی بھرنے کو گیا وہاں پنڈت بیٹھا ہوُا تھا وہ اُس کو "سری گنیسا جنمے" رٹتے ہوئے دیکھ کر بولا ارے سادھو! غلط یاد کرتا ہے۔ "شری گنیشا ءنمہ" ایسا کہو اُسنے فوراً لوٹا بھر گرو جی کے پاس جا کر کہا کہ یہ بمن (یعنی براہمن) میرے تلفظ کو غلط کہتا ہے ایسا سُنکر جھٹ خاکی جی اُٹھا۔ کوئیں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے "توں گرو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟ دیکھ توں ایک قسم کا تلفظ جانتا ہے ہم تین قسم کے جانتے ہیں۔ (۱) سری گنیسا جنمے (۲) سری گنے سایَن میں (۳) شری گنے ساے نمیں" (پنڈت) سنو سادھو جی! علم کی بات بہت مشکل ہے۔ (علم) بغیر پڑھے نہیں آتا۔ (خاکی) چل بے سب عالم ہم نے رگڑ مارے بھانگ میں گھوٹ ایکدم سب اڑا دیئے سنتوں کا گھر بڑا ہے تو باُبُوڑا کیا جانے؟ (پنڈت) دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے

کی ہے۔ بنیئے نے کہا کہ خواہ تم نے ہزار سپاری لے لینی۔ پریکال نے کہا نہیں ہم ادھرمی نہیں ہیں جو ہم جھوٹ موٹ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہیئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اُس نے لکھ دیا۔ جب اپنے ملک میں بندر پر جہاز آیا اور سپاری اُتارنے کی تیاری ہوئی۔ تب پریکال نے کہا ہماری آدھی سپاری دیدو۔ بنیا وُہی آدھی سپاری دینے لگا تب پریکال جھگڑنے لگا میری تو جہاز میں آدھی سپاری ہے آدھا بانٹ لوں گا۔ حکّام تک جھگڑا گیا۔ پریکال نے بنیئے کی تحریر دکھلائی کہ اِس نے آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اُس نے نہ مانا۔ آدھی سپاری لیکر وشنو ول کی نذر کردیں۔ تب تو وشنو بڑے خوش ہوئے اب تک اُس ڈاکو چور پریکال کے مُبت مندروں میں رکھتے ہیں۔ یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے۔ صاحبِ عقل دیکھ لیں کہ وشنو۔ اُن کے پیرو اور نارائن تینوں چور منڈلی ہیں یا نہیں اگرچہ مت متانتروں (کے معتقدوں) میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اُس مت میں رہکر بالکل اچھا نہیں ہوسکتا + اب دیکھو وشنووں میں نااتفاقی (کی باتیں یعنی) مختلف قسم کے تلک اور کنٹھی دھارن کرتے یعنی پہنتے ہیں + رامانندی بغل میں گوپی چندن بیچ میں لال۔ نیماوت (گردکے) دونوں خط باریک (کھینچتے) بیچ میں کالا نُقطہ (لگاتے)۔ مادھوو سیاہ خط۔ اور گوڑ بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد والے دو ہلال کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ (لگاتے ہیں) اور اِنکی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ رامانندی لال خط کو لکھشمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں شری کرشن چندر جی کے دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں +

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مرگیا اوپر سے کوّے نے بیٹھ کر دی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں ہوگئی تھی۔ وہاں یم کے فرشتے اُس کو لینے آئے۔ اتنے میں وشنو کے فرشتے بھی پہنچ گئے دونوں جھگڑا کرتے تھے (ایک طرف کے کہتے تھے) کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے ہم یم لوک میں لے جائیں گے۔ وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے دیکھو اس کے ماتھے پر وشنوی تلک ہے تم کیسے لے جاؤگے؟ تب تو یم کے فرشتے چپ ہوکر چلے گئے۔ وشنو کے فرشتے آرام سے اُس کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اُس کو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تِلک بن جانے کا ایسا مہاتم ہے تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تلک کرتے ہیں وے نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں

گھتے ساشٹانگ کرکے بیٹھے - اُس خاکی نے پوچھا ابے رامداسیا تو کیا پڑھا ہے؟ (رامداس) مہاراج میں نے "وشنو سہسر نام" پڑھا ہے - ابے گوبنداسئے! تو کیا پڑھا ہے؟ (گوبنداس) میں "رام ستو راج" پڑھا ہوں - فلاں خاکی جی کے پاس سے - تب رامداس بولا کہ مہاراج آپ کیا پڑھے ہیں؟ (خاکی جی) ہم گیتا پڑھے ہیں - (رامداس) کس سے (خاکی جی) چل بے چھوکرے ہم کسی کو گرو نہیں بناتے دیکھ ہم "پراگ راج" میں رہتے تھے ہم کو اکھر (حرف) نہیں آتا تھا - جب کسی لمبی دھوتی والے پنڈت کو دیکھتا تھا تب گیتا کے گٹکے میں پوچھتا تھا کہ اِس کلنگی والے اکھر کا کیا نام ہے؟ ایسے پوچھتے پوچھتے اٹھارہ ادھیائے گیتا رگڑ ماری - گرو ایک بھی نہیں کیا - بھلا ایسے علم کے دشمنوں (کے پاس) جہالت گھر کرکے نہ ٹھہرے تو کہاں جائے؟

یہ لوگ سوائے نشہ (پینے) غفلت (میں رہنے) اڑنے - کھانے - سونے - جھانجھ پیٹنے گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے - دھونی جگا رکھنے - نہانے - دھونے - سب اطراف میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے - چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلا لے لیکن اِن خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے - کیونکہ اکثر وے شودر ورن (کے ہوتے یا) مزدور - کسان - کہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ صرف خاک رما کر براگی خاکی وغیرہ بن جاتے ہیں - اِنکو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو سکتی ٭

۹۶ اِن میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شوائے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ"

اِن کے منتروں کا بیان

رام اوتاروں کا "شری رامچندرائے نمہ" یا "سیتا راما بھیام نمہ" کرشن اُپاسکوں کا "شری رادھا کرشنا بھیام نمہ" "نمو بھگوتی واسو دیو آئے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" اِن منتروں کو کان میں پڑھنے ہی سے چیلہ بنالیتے ہیں اور ایسی ایسی ہدایت کرتے ہیں کہ بچے تونبے کا منتر پڑھ لے:-

"جل پوتر ستھل پوترا اور پوتر کوآ
شوکہے سُن پاروتی تُونبا پوتر ہوا"

بھلا ایسے شخصوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دُنیا کی بہتری کرنے کی کبھی ہو سکتی ہے؟ خاکی رات دن لکڑی اور جنگلی اوپلے جلایا کرتے ہیں - ایک مہینے میں کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک مہینے کی لکڑی کے دام کے عوض کمبل وغیرہ کپڑے لے لیں تو سواں حصہ روپیہ (لگانے) سے چین میں رہیں - مگر اُنکو اِتنی

خراب لفظ کیوں بولتے؟ سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی (خاکی) ابے تو ہمارا گُرو بنتا ہے؟ تیرا اُپدیش ہم نہیں سُنتے۔ (پنڈت) سُنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش سُننے سمجھنے کے لئے علم چاہیئے۔ (خاکی) جو شخص سب وید شاستر پڑھے (اور) سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ (پنڈت) ہاں ہم سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے سے ہُڑدنگوں کی نہیں کرتے۔ کیونکہ سنت۔ شریف۔ فاضل۔ دھارمک۔ سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں۔ (خاکی) دیکھ ہم رات دن ننگے رہتے۔ دُھونی تاپتے۔ گانجہ چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ۔ بھانگ۔ دھتورا کے پتوں کا ساگ بنا کھاتے۔ سنکھیا اور افیون بھی جھٹ نگل جاتے۔ نشہ میں غرق رات دن بے غم رہتے۔ دُنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر ٹکڑ بنا کھاتے (ہیں)۔ رات بھر ایسی کھانسی اٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اُس کو بھی نیند کبھی نہ آوے۔ اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن (شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری مذمت کیوں کرتا ہے؟ خبردار بابُوڑے جو ہم کو دِق کرے گا ہم تم کو راکھ کر ڈالیں گے۔ (پنڈت) یہ سب اوصاف غیر مہذب۔ بے عقل۔ اور گبر گنڈوں (گپیتوں) کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سُنو۔

"साध्नोति पराणि धर्मकार्याणि स साधुः"

جو دھرم یکت نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہو۔ عالم ہو۔ ست اُپدیش سے سب کی بھلائی کرے اُس کو سادھو کہتے ہیں۔ (خاکی) چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اُٹھا کر مارے گا۔ سر توڑ ڈالے گا۔ (پنڈت) اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہُو۔ جانتے ہو راج کیسا ہے۔ کسی کو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ قیدخانے کی سزا پاؤ گے بیت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھے گا۔ پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ (خاکی) چل بے چیلے کس راکھشس کا مُونھ دِکھلایا؟۔ (پنڈت) تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی ہے نہیں تو ایسے جاہل مطلق نہ رہتے۔ (خاکی) ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں + (پنڈت) جن کی قسمت بد ہوتی ہے اُنکی تمہاری سی عقل اور غرور ہوتا ہے + (خاکی) آسن پر چلا گیا اور پنڈت گھر کو لوٹے۔ جب سندھیا آرتی ہوگئی تب اُس خاکی کو بوڑھا سمجھ کر بہت سے خاکی ڈنڈوت ڈنڈوت"

بت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچے وے سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ عیالدار بنے رہے دیکھو اُنھوں نے یہ منتر اُپدیش کیا ہے۔ اِسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا مُدعا اچھا تھا۔

اوم ست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سبھ بھن گور پرساد
جپ آدی سچ جُگادی سچ ہے بھی سچ
نانک ہوسی بھی سچ۔

(اوم) جس کا سچا نام ہے وہ کرتا پُرش (خالق) خوف اور دشمنی سے مبرّا۔ اکال مورتی جو زمانہ اور رحم میں نہیں آتا۔ منوّر ہے اُسی کا جپ گرُو کی مہربانی سے کرو وہ پرمیشور آغاز میں سچ تھا۔ جُگوں کے آغاز میں سچ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ۔

(جواب) نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی + ہاں زبان اُس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اُس کو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو ”نِربھے“ لفظ کو ”نربھو“ کیوں لکھتے؟ اور اِس کی مثال اُنکا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے؟ ہاں اُن گنواروں کے سامنے کہ جنھوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی۔ سنسکرتی بناکر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ اُنکو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خودپسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اسی لئے اُن کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو اُنسے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا۔ اسلئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں وید کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ اُنکو ناستک بناتے۔ جیسے :-

وید پڑھت برھما مرے چاروں وید کہانی۔
سنت کی مہما وید نہ جانے برھم گیانی آپ پرمیشور

کیا وید پڑھنے والے مرگئے اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے؟ کیا وے نہیں مرگئے؟ وید تو سب علوم کا مخزن ہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اُسکی

عقل کہاں سے آوے؟ اور اپنا نام اُسی دُھونی تپنے ہی سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے اگر اس طرح تپسوی (ریاضت کش) ہو سکیں تو جنگلی آدمی اِن سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے۔ راکھ لگانے۔ تلک کرنے سے تپسوی ہو سکے تو سب کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدُنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں +

۹۷ (سوال) کبیر پنتھی تو اچھے ہیں۔ (جواب) نہیں۔ (سوال) کیوں اچھے نہیں؟

کبیر پنتھ پتھر وغیرہ بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برھما۔ وشنو۔ مہادیو۔ کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پُران بھی نہیں جان سکتا اُس کو کبیر صاحب جانتے ہیں (جو) سچا راستہ ہے سو کبیر ہی نے دکھلایا ہے۔ اِنکا منتر "ست نام کبیر" وغیرہ ہے۔ (جواب) پتھر وغیرہ کو چھوڑ۔ پلنگ۔ گدی۔ تکیئے۔ کھڑاواں۔ جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بُت سے کم نہیں۔ کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخرش پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سُنی جاتی ہے وہی سچی ہوگی کہ کوئی جُلاہا کاشی میں رہتا تھا اُس کے بال بچے نہیں تھے۔ ایکدفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے پر ایک ٹوکری میں پھولوں کے بیچ میں اُسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اُس کو اُٹھا لے گیا اپنی عورت کو دیا اُسنے پرورش کی جب وہ بڑا ہوا تب جُلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا اُس نے اُس کی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جُلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشہ بنا کر جولاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورے لیکر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت۔ شاستر۔ ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اُس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا۔ تب لوگوں نے اُس کو (صاحب قدرت) سِدھ بنا لیا۔ جو جو اُس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا اُس کو اُس کے چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سُنی جاتی ہے اُسکو انحد شبد (کھکھ) اصول مقرر کیا۔ من کی درتی کو "سرتی" کہتے ہیں۔ اُس کو اُس آواز سُننے میں لگانا اُسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں۔ وہاں موت نہیں پہنچتی۔ برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں۔ بھلا وچار کر دیکھو کہ اِس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا ہے؟ یہ محض لڑکوں کی کھیل کی مانند لیلا ہے +

نانک پنتھ **۹۸** (سوال) ملک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے کیونکہ وے بھی

بادشاہی عروج پر تھی - اِنہوں نے ایک پرشچرن کرایا - مشہور کیا کہ مجھ کو دیوی نے دُعا اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو تمہاری فتح ہوگی - بہت سے لوگ اُن کے ساتھی ہوگئے اور اُنہوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار" چکرانکتوں نے "پنچ سنسکار" جاری کئے تھے ویسے "پنچ ککار" (جاری کیئے) + یعنی اِنکے پنچ ککار جنگ کے مفید تھے - ایک "کیش" یعنی جس کے رکھنے سے لڑائی میں لکڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو - دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں اور ہاتھ میں "کڑا" جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے - تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اُوپر ایک جانگھیا جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے - عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اِس کو اسی لئے پہنا کرتے ہیں کہ اِس سے جسم کا نرم مقام محفوظ رہے اور رکاوٹ نہ ہو - چوتھا "کنگھا" کہ جس سے بال سنورتے ہیں - پانچواں "کاچو" کہ جس سے دشمن سے مقابلہ ہونے پر لڑائی میں کام آوے + اِسی لئے یہ طریق گوبند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اُسوقت کے لئے جاری کیا تھا - اب اِس وقت میں ان کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے - لیکن جو جنگ کے مدعا کے لئے باتیں ضروری تھیں اُنکو دھرم کے ساتھ مان لی ہیں +

بُت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اِس سے بڑھکر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں + کیا یہ بُت پرستی نہیں ہے ؟ کسی بیجان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اُس کی پرستش کرنی تمام بُت پرستی ہے + جیسے مورتی (بُت) والوں نے اپنی دکان جماکر روزی کی صورت نکالی ہے ویسے ان لوگوں نے بھی کرلی ہے + جیسے پجاری لوگ بُت کا درشن کراتے - اور نذریں لیتے ہیں - ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے - کراتے - بھینٹ بھی لیتے ہیں - لیکن بُت پرستی والے جتنی وید کی عزت کرتے ہیں - اُتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے - ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُنہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا کیا کریں ؟ اگر سُننے اور دیکھنے میں آئیں تو تمام فرقوں کے عقلمند لوگ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں دے ویدمت قبول کر سکتے ہیں - اِن سب نے کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے جیسے اِسکو ہٹایا ویسے شہوت پرستی (اور) تکبر کو بھی ہٹاکر ویدمت کی ترقی کریں تو بہت اچھی بات ہے +

۹۹ (سوال) دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے -

دادو پنتھ

(جواب) اچھا تو وید کا طریق ہے جو پکڑا جائے تو پکڑو نہیں تو ہمیشہ غوطے کھاتے رہوگے + اِنکے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں

سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے تو وے بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے تو اُن کا فرقہ نہ چلتا نہ وے گرو بن سکتے تھے کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے؟ ۔

یہ سچ ہے کہ جس وقت نانک جی پنجاب میں ہوئے تھے اُس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ (اور) مسلمانوں سے اذیت پا رہا تھا۔ اُسوقت اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بچایا + نانک جی کی زندگی میں اُن کا فرقہ بہت نہیں بڑھا یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے کہ مرنے کے بعد اُنکو سِدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ پھر بہت سی بڑائی کرکے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں۔ ہاں نانک جی بڑے دولت مند اور رئیس بھی نہیں تھے۔ لیکن اُن کے چیلوں نے "نانک چندرادوے" اور "جنم ساکھی" وغیرہ میں بڑے سِدھ (صاحب قدرت) اور بڑے بڑے اقبال والے تھے ایسا لکھا ہے۔ نانک جی برھما وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی۔ سب نے اِن کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ سونے۔ چاندی موتی پنہ وغیرہ (تھے) اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد حساب نہیں ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں؟ اِس میں اُنکے چیلوں کا قصور ہے نانک جی کا نہیں۔ دیگر اُن کے پیچھے اُن کے لڑکے سے اُداسی (سادھوؤں) کا سلسلہ جاری ہوا اور رامداس وغیرہ سے نرملے (سادھوؤں کا) کتنے ہی گدی والوں نے (اپنی) عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ اِنکے دسویں گرو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ اُن کے بعد اُس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی۔ بلکہ اُسوقت تک کی جس قدر چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں اُن سب کو یکجا کرکے جلد بندھوا دی ہے +

اِن لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت سی عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیوں کے بنا دی۔ لیکن برھم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم اُپاسنا ترک کرنے کی طرف اِن کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اس بات سے لئے بہت بگاڑ کر دیا ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی وششٹ پرمیشور کی لکھی تھی اُسے کرتے آتے تو اچھا تھا۔ اب اُداسی کہتے ہیں ہم بڑے۔ نرملے کہتے ہیں ہم بڑے اکالی (اور) سوترھسائی کہتے ہیں کہ سب سے بڑے ہم ہیں + ان میں گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے اُن کے بزرگوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی اُنکے انتقام لینا چاہتے تھے۔ لیکن اِنکے پاس کچھ سامان نہ تھا۔ اور اُدھر مسلمانوں کی

رام نام لکھ پتھر ترائی + بھگتی ہیتی اوتار ہی دھر ہی
اُو نیچ کُل بھید بچارے + سو تو جنم آپنو ہا رہے
سنتاں کئی کُل دِی سے ناہیں + رام رام کہہ رام سمہاں رہیں
ایسو کُن جو کیرتی گاوے + ہری ہری جن کُو پار نہ پاوے
رام سنتاں کا انت نہ آوے + آپ آپ کی بدھی سم گاوے

(انکی تردید)

اول تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا وہ کچھ پڑھا نہیں تھا۔ ورنہ ایسی گپڑ چوتھ کیوں لکھتا؟ یہ صرف اِنکو وہم ہے کہ رام رام کہنے سے کرم (اعمال) ضائع ہو جائیں۔ یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے لیکن سرکاری سپاہی۔ چور۔ ڈاکو۔ بھیڑیا۔ سانپ۔ بچھو۔ اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی نہیں دُور ہوتا۔ خواہ راتدن رام رام کہا کرے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جیسے شکر شکر کہنے سے موکھ میٹھا نہیں ہوتا ویسے راست گفتاری وغیرہ فعل کئے بغیر رام رام کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر رام رام کہنے سے اِنکا رام نہیں سُنتا۔ تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سُنے گا اور اگر سُنتا ہے تو دوسری دفعہ بھی رام رام کہنا فضول ہے۔ ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔ سو یہ بڑا عجوبہ ہم سُنتے اور دیکھتے ہیں کہ نام تو رکھا رام سینہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سینہی کا۔ جہاں دیکھو وہاں رانڈ ہی رانڈ سنتوں کو گھیر رہی ہیں۔ اگر ایسے ایسے پاکھنڈ نہ پھیلتے تو مُلک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی؟۔

یہ لوگ اپنے چیلوں کو جُوٹھہ کِھلاتے ہیں اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں۔ تنہائی میں بھی عورتیں اور سادھو اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں + انکی دوسری شاخ قصبہ "کھیڑاپا" مُلک مارواڑ سے جاری ہوئی ہے۔ اُس کا حال (یہ ہے) + ایک شخص رامداس نامی ذات کا "ڈیرھہ" بڑا چالاک تھا۔ اُس کی دو بیویاں تھیں۔ وہ پہلے بہت دن تک "اوگھڑ" ہو کر کتّوں کے ساتھ کھاتا رہا۔ پھر وامی کونڈا پنتھی بنا۔ بعدازاں "رام دیو" کا "کامڑیا"[1] بنا۔ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ گاتا تھا۔

---

[1] راجپوتانہ میں جو چماڑ لوگ بھگوے کپڑے رنگ کر "رام دیو" وغیرہ کے گیت جنکو وے "شبد" کہتے ہیں چماڑوں اور دیگر ذاتوں کو سُناتے ہیں وے کامڑیا کہلاتے ہیں +

ہوئی تھی - پھر جے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے - تیلی کا کام کرتے تھے - پرمیشور کی خلقت کا عجب تماشہ ہے - کہ دادو جی کی بھی پرستش شروع ہو گئی - اب وید وغیرہ شاستروں کی ہی سب باتیں چھوڑ کر "دادو رام - دادو رام" میں ہی مُکتی مان لی ہے - جب سچّے اُپدیشک نہیں ہوتے تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں +

۱۰۰ تھوڑے دن ہوئے "رام سنیہی" مت شاہ پورا سے جاری ہوا ہے - انہوں نے

رام سنیہی پنتھ

سب وید وکت دھرم کو چھوڑ کر "رام رام" پکارنا اچھا مانا ہے - اسی میں گیان دھیان مُکتی مانتے ہیں - لیکن جب بھوک لگتی ہے تب "رام نام" میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرھستیوں کے گھر ہی میں ملتی ہیں۔ وے بھی بُت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود بُت بن رہے ہیں - عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں کیونکہ "رام جی" کو "رام کی" کے بغیر چین ہی نہیں مل سکتا +

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاصکر "شاہ پورہ" مقام میواڑ سے جاری ہوا + وے "رام رام" کہنے ہی کو اعلےٰ منترا اور اسی کو اصول مانتے ہیں - اُنکی ایک کتاب میں کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں ایسا لکھا ہے - (اُن کا قول)

بھرم روگ تب ہی مٹیا - رٹیا نرنجن را ے
تب جم کا کاگج پھٹیا - کٹیا کرم تب جاے - اساکھی

اب عقلمند لوگ غور کریں کہ "رام رام" کہنے سے توہمات جو کہ جہالت ہے یا یم راج کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے فعل کبھی چھوٹ سکتے ہیں ؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے +

اب اِن کا جو اعلےٰ گرو "رام چرن" ہوا ہے اُس کے اقوال (لکھتے ہیں) -

مہما نام پرتاپ کی - سُنو سرون چت لائی +
رام چرن رسنا رٹو - کرم سکل جھڑ جائی +
جن جن سمریا نام کوں + سو سب اُتریا پار
رام چرن جی وی سمریا + سو ہی جم کے دوار (۲)
رام بنا سب جھوٹ بتائیو
رام بھجت چھٹیا سب کرما + چندار و سُور دیئی پرکما
رام کہے تن کوں بھئے ناہیں + تین لوک میں کیرتی گاہیں
رام رٹت جم جور نہ لاگے

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو براہمن رام سنیہی ہو تو اسکو ادنےٰ اور چنڈال رام سنیہی ہو تو اُس کو افضل جانتے ہیں۔ اِ۔ ایشور کا اوتار نہیں مانتے اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھر ہی" بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اِس قسم کا پاکھنڈ پر پنچ (مکروفریب) انکا جتنا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اِتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے +

۱۰۱ (سوال) گو کلئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اُڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہو سکتی ہے +

گو کلئے گوسائیوں کا مت یعنی ولبھہ سمپرداۓ۔

(جواب) یہ امیری گرھستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

(سوال) واہ واہ! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی؟

(جواب) دوسرے بھی اِسی قسم کا مکروفریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر اِن سے بڑھکر دغابازی کریں تو زیادہ بھی امیری ہو سکتی ہے۔

(سوال) واہ جی واہ! اِس میں کیا دغابازی ہے؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا +

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکھشمن بھٹ نامی براہمن نے شادی کرکے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جاکر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اُس کے والدین اور عورت نے سُنا کہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے۔ اُس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اُس کو سنیاس دیا تھا اُس کو کہا کہ اِس کو سنیاسی کیوں کیا؟۔ دیکھو! اِس کی جوان عورت ہے۔ اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں۔ تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے + تب اُس نے اُس کو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ۔ گرھستی بن۔ کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اُس نے پھر ویسا ہی کیا (یعنی) سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا + دیکھو اس مت کی بُنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے۔ جب ملک تیلنگ میں گئے اُس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نِکل کر گھومنے

اس طرح گھومتا گھومتا "سیتھل"[1] میں - ڈھیروں کا گرو "رامداس" تھا اُس کو (جاکر) ملا - اُس نے اُس کو "رام دیو" کا پنتھ بتا کر اپنا چیلہ بنایا - اُس رامداس نے کھیڑا پا گاؤں میں جگہ بنائی - اور اُس کا اِدھر مت چلا اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا + اُس کا بھی حال ایسا سُنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانتڑا" گاؤں میں ایک سادھو سے بھیس لیا اور اُس کو گرو کیا اور شاہ پور میں آکر ٹکی جمائی - سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قایم ہو جاتی ہے - (چنانچہ) قائم ہوگئی - یہ تمام مذکورۂ بالا رام چرن کے اقوال کی سند پر چیلا کر کے اُونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں (کرتے) - براہمن سے چنڈال تک اِنہیں چیلے بنتے ہیں - اب بھی گونڈا پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈوں[2] میں ہی کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں - بہکا کر وید دھرم - والدین - دُنیاوی کاروبار چھُڑا دینے اور چیلہ بنا لیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں - اور اسی کو "چھُوچھم"[3] وید بھی کہتے ہیں - رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھُوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی - جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو سچّا گرو کہتے ہیں - اور سچّے گرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے بُت کا دھیان کرتے ہیں - سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں - جب گرو سے چیلہ دُور جاوے تو گرو کے ناخن اور ڈاڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے - اُس کا چرنامرت ہمیشہ لیتا ہے + رامداس اور سرر امداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں - اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں - عورت یا مرد کو رام رام کا یکساں ہی منتر اُپدیش کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں - مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں اُنکی ساکھی (یہ ہے)

پنڈتائی پانے پڑی + او پورب لو پاپ
رام رام سمریاں بنا + رہی گیو ریتو آپ
وید پُران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہی گئے ریتا -

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو - سادھو

---

[1] "سیتھل" جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے -

[2] (نوٹ منجانب مترجم) کونڈا بمعنی مٹی کا برتن -

[3] چھُوچھم شوکشم کا بگاڑ ہے - سُوکشم بمعنی لطیف (نوٹ مترجم)

اِس منتر کا اُپدیش کرکے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن وغیرہ" یہ "کلیم" تنتر گرنتھ کا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اِسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभेति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو ستریَن یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا سری کرشن جی ایسے تھے؟

"सहस्रपरिवत्सरेति"

اِس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اُس کے چیلے کچھ ہمہ دان نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آجتک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اُس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ اِنمیں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں + "انت" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "انت" لفظ رکھو تو "سہسر" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیئے اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو تو انت لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو انَنت (بیشمار) زمانہ تک "ترودھت" یعنی پوشیدہ رہے اُس کی نجات کے لیئے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ انَنت (لا انتہا) کا انت (انتہا) نہیں ہوسکتا + بھلا جسم۔ حواس۔ پران انتہ کرن اور اُن کے دھرم عورت۔ مکان۔ لڑکا۔ حاصل کردہ دولت کا ارپن (سُپردگی) کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پورن کام ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کرسکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہوسکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہاتا ہے۔ اُس میں جو کچھ اچھی بُری اشیاء ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے سے (ساتھ ہی ارپن ہوجائینگی) (یعنی) بول وبراز وغیرہ بھی کیسے ارپن کرسکوگے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں اُنکو کرشن کے ارپن کیا جائیگا تو اُن کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہونگے + نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لیئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول وبراز وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے؟ "کیا میٹھا میٹھا گڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" + یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن

لگے "چنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اُس کے متصل "چھپارینہ" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے - وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلاکر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا - لکھشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا - پھر کاشی میں جا رہے - جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہوگئے - کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا - پھر اَور کہیں جاکر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوگیا - وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا - اور سنیاس لے لیا - پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج براہمن کاشی میں رہتا تھا - اُس کی لڑکی نوجوان تھی اُس نے اِس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کرلے ویسا ہی ہُوا - جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلہ ہوا تھا - شادی کرنے کے باعث اُنکو وہاں سے نکال دیا - پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جاکر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھکو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دارفانی) میں آگئے ہیں اُنکو برھم سمبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک میں بھیجو - جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سُنا کر تھوڑے سے لوگوں کو (پھنسایا) یعنی چوراسی ویشنو بنائے + اور مندرجہ ذیل منتر بنالیئے اور اُن میں بھی اختلاف رکھا - جیسے :-

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लींकृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ॥

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برھم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے -

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात कृष्णावियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तः करणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपराण्यात्मना सह समर्प्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو براہمن رام سنیہی ہو تو اسکو ادنٰے اور چنڈال رام سنیہی ہو تو اُس کو افضل جانتے ہیں۔ ا۔ ایشور کا اوتار نہیں مانتے اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھرہی"

بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اِس قسم کا پاکھنڈ پر پنچ (مکروفریب) انکا جتنا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اِتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے +

۱۰۱ (سوال) گوکلیئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اُڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہوسکتی ہے +

گوکلیئے گوسائیوں کا مت یعنی ولبھ سمپرداء۔

(جواب) یہ امیری گرھستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

(سوال) واہ واہ! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی؟

(جواب) دوسرے بھی اِسی قسم کا مکروفریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر اِن سے بڑھکر دغابازی کریں تو زیادہ بھی امیری ہوسکتی ہے۔

(سوال) واہ جی واہ! اِس میں کیا دغابازی ہے؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا +

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکھشمن بھٹ نامی براہمن نے شادی کر کے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جاکر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اُس کے والدین اور عورت نے سُنا کہ کاشی میں سنیاسی ہوگیا ہے۔ اُس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اُس کو سنیاس دیا تھا اُس کو کہا کہ اِس کو سنیاسی کیوں کیا؟۔ دیکھو! اِس کی جوان عورت ہے۔ اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں۔ تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے + تب اُس نے اُس کو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ۔ گرھستی بن۔ کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اُس نے پھر ویسا ہی کیا (یعنی) سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا + دیکھو اس مت کی بُنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے۔ جب ملک تیلنگ میں گئے اُس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نِکل کر گھومنے

اس طرح گھومتا گھومتا "سیتھل"[1] میں - ڈھیڑوں کا گرو "رامداس" تھا اُس کو (جاکر) ملا۔ اُس نے اُس کو "رام دیو" کا پنتھ بتاکر اپنا چیلہ بنایا۔ اُس رامداس نے کھیڑا پا گاؤں میں جگہ بنائی۔ اور اُس کا اِدھر مت چلا اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا + اُس کا بھی حال ایسا سُنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانتڑا" گاؤں میں ایک سادھو سے بھیس لیا اور اُس کو گرو کیا اور شاہ پورہ میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قایم ہو جاتی ہے۔ (چنانچہ) قائم ہوگئی۔ یہ تمام مذکورہ بالا رام چرن کے اقوال کی سند پر چیلا کر کے اُونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں (کرتے)۔ براہمن سے چنڈال تک اِنمیں چیلے بنتے ہیں۔ اب بھی گونڈا[2] پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے گونڈوں میں ہی کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں۔ بھکا کر وید دھرم۔ والدین۔ دُنیاوی کاروبار چھڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں۔ اور اسی کو "چھوچھم"[3] وید بھی کہتے ہیں۔ رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی۔ جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو سچا گرو کہتے ہیں۔ اور سچے گرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے بُت کا دھیان کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے پاؤں دھوکر پیتے ہیں۔ جب گرو سے چیلہ دُور جاوے تو گرو کے ناخن اور ڈاڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ اُس کا چرنامرت ہمیشہ لیتا ہے + رامداس اور سررامداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں۔ اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں۔ عورت یا مرد کو رام رام کا یکساں ہی منتر اُپدیش کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں۔ مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں اُنکی ساکھی (یہ ہے)

پنڈتائی پانے پڑی + او پورب لو پاپ
رام رام سمریاں بنا + رہی گیو ریتو آپ
وید پُران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہی گئے ریتا۔

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو۔ سادھو

---

[1] "سیتھل" جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے۔
[2] (نوٹ منجانب مترجم) گونڈا بمعنی مٹی کا برتن۔
[3] چھوچھم شوکشم کا بگاڑ ہے۔ شوکشم بمعنی لطیف (نوٹ مترجم)

اِس منتر کا اُپدیش کر کے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن وغیرہ" یہ "کلیم" تنتر گرنتھ کا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اِسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभेति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو ستریں یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟

"सहस्रपरिवत्सरेति"

اِس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اُس کے چیلے کچھ ہمہ دان نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جُدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آجتک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اُس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ اِنہیں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں + "اننت" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "اننت" لفظ رکھو تو "سہسر" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیئے اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو تو اننت لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو اننت (بیشمار) زمانہ تک "تروھیت" یعنی پوشیدہ رہے اُس کی نجات کے لئے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ اننت (لا انتہا) کا انت (انتہا) نہیں ہوسکتا + بھلا جسم۔ حواس۔ پران انتہ کرن اور اُن کے دھرم عورت۔ مکان۔ لڑکا۔ حاصل کردہ دولت کا ارپن (سُپردگی) کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پُورن کام ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہوسکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہاتا ہے۔ اُس میں جو کچھ اچھی بُری اشیاء ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے سے (ساتھ ہی ارپن ہو جائینگی) (یعنی) بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکوگے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں اُن کو کرشن کے ارپن کیا جائے تو اُن کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہوں گے + نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے؟ کیا میٹھا میٹھا گڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" + یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن

لگے "چنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اُس کے متصل "چمپارینہ" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے۔ وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا۔ لکھشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اَور کہیں جاکر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج براہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کی لڑکی نوجوان تھی اُس نے اِس کو کہا کہ تُو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کرلے ویسا ہی ہُوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلہ ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث اُنکو وہاں سے نکال دیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جاکر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی ولیلوں سے پھیلانے لگا اور جھُوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھکو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دارفانی) میں آگئے ہیں اُنکو برھم سمبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اِس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سُنا کر تھوڑے سے لوگوں کو (پھنسایا) یعنی چوراسی ویشنو بنائے + اور مندرجہ ذیل منتر بنالیئے اور اُن میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے:۔

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लींकृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ॥

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برھم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے۔

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात कृष्णावियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तः करणातद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपरा-ण्यात्मना सह समर्प्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

اشیا سمرپن کرے تو اُس کے جسم اور روح کے جملہ عیوب دور ہو جاتے ہیں + یہی وجہ کا پرپنچ جہلا کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں تو پھر بیماری مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں رہیں؟ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۲) ایک سہج دوش (عیب) جوکہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہونے والے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی ملک (یا) زمانہ میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جن کو دُنیا میں حلال حرام کہتے اور نیز ویدوکت یعنی دروغگوئی وغیرہ۔ چہارم سینوگج۔ جو کہ بدصحت سے ہوتے یعنی چوری زناکاری۔ ماں۔ بہن۔ لڑکی۔ بہو۔ گرو پتنی وغیرہ سے ہم بستر ہونا۔ پنجم سپرشج نہ چھونے والی اشیاء کو چھونا۔ اِن پانچ عیبوں کی گوسائیں لوگوں کے مت والے کبھی پرواہ نہ کریں یعنی من مانی کارروائی کریں۔ (۳) اور کوئی طریقہ عیبوں کے رفع کرنے کے لئے بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے۔ اس لئے بغیر سمرپن کئے (کسی) شئے کو گوسائیں جی کے چیلے نہ بھوگیں + اِسی لئے اِن کے چیلے اپنی عورت لڑکی۔ بہو۔ اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے کہ جب تک گوسائیں جی کی چرن سیوا میں سمرپت نہ ہو تب تک اُسکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے۔ (۴) اس لئے گوسائیوں کے چیلے سمرپن کر کے پھر اپنی شئے کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہو سکتا (۵) اس لئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں۔ اول۔ عورت وغیرہ گوسائیں جی کے سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہری کی تمام اشیا سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ (۶) گوسائیں جی کے مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی کلام تک کو بھی گوسائیوں کے چیلے چیلی کبھی نہ سُنیں۔ نہ اختیار کریں۔ یہی اُنکے چیلوں کا عمل مشہور ہے۔ (۷) ویسے ہی سب چیزوں کا سمرپن کر کے سب کے بیچ میں برھم کی نگاہ سے دیکھے اُس کے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا ملکر گنگا کی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے مت کی خوبیاں اور دوسرے کی مت کی بُرائیاں ہیں۔ اِسلئے اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸)

اب دیکھئے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھکر اپنی غرض پُوری کرنیوالا ہے۔ بھلا اِن گوسائیوں سے کوئی پُوچھے کہ برھم (خدا) کا ایک وصف بھی تم نہیں جانتے۔ تو چیلے چیلیوں کا برھم سمبندھ کیسے کرا سکو گے؟ اگر کہو کہ ہم ہی برھم ہیں ہمارے ساتھ سمبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تو تم میں برھم کی صفات

کرنا چاہیئے غیر مت والے کے نہیں - یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیاء لوٹنے اور ویدوکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے -

دیکھو یہ ولبھ کا پرپنچ : -

श्रावणस्यामले पक्ष एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देवदेवस्य स्वामिभुक्तिसमर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्य्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गंगात्वे गुणदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اِس قسم کے شلوک گوسائیوں کے "سِدھانت رھسیہ" وغیرہ کُتب میں لکھے ہیں - یہی گوسائیوں کے مت کا بُنیادی اصول ہے + بھلا اِن سے کوئی پُوچھے کہ شری کرشن کو فوت ہوئے تو کچھ کم پانچ ہزار برس گذرے - وہ ولبھ سے ساون مہینے کی آدھی رات کو کیسے مل سکے ؟ (۱) جو گوسائیں کا چیلا بنے اور گوسائیں کے لئے سب

اور جہاں ایک مرد ہو اور کروڑوں عورتیں اُس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اُس کے دُکھ کا کیا شمار ہے؟ اگر کہو کہ سری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے کہ جس سے سب کو خوش کر لیتے ہیں - تو جو اُس کی عورت (رہے) جس کو کہ سوامنی جی (ملکہ) کہتے ہیں اُس میں بھی سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی - کیونکہ وہ اُنکی آردھ انگی (نیم تن) ہے + جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد اور بکھیڑا مچتا ہوگا کیونکہ (عورت کو) سوکن کا خیال بہت بُرا (معلوم) ہوتا ہے - پھر تو گولوک جو کہ سورگ کی جگہ ہے نرک کی مانند بن گیا ہوگا - یا جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں ویسا ہی حال گولوک میں بھی ہوگا - چھی! چھی!! چھی!!! ایسے گولوک سے مرت لوک (یہ دنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے + دیکھو یہاں گوسائیں جی اپنے کو سری کرشن مانتے اور کئی عورتوں کے ساتھ لیلا کرنے سے بھگندر و جریان منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر سخت عذاب جھیلتے ہیں - اب کہیئے جنکا قائم مقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے تو گولوک کا سوامی سری کرشن اِن امراض میں مبتلا کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوتا تو اُنکے قائم مقام گوسائیں جی (یہاں) دُکھ کیوں اُٹھاتے ہیں؟

(سوال) مرت لوک (دنیائے فانی) میں لیلا اوتار دھارن کرنے سے امراض لگتی ہیں گولوک میں نہیں - کیونکہ وہاں امراض اور اُن سے پیدا ہونے والے عیوب ہی نہیں ہیں -

(جواب) "भोगेरोगभयम्" جہاں عیش و عشرت ہے وہاں امراض ضرور ہوتی ہیں + (کیا) سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں؟ یا لڑکے لڑکیاں ملے جلے - اگر کہو کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں تو اُنکی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہونگی؟ کیونکہ وہاں بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے - اگر (کوئی) دوسرا ہے تو تمہارا دعوےٰ باطل ہوا + اگر کہو کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا - یعنی اُنکی بیاہ شادیاں کہاں اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں؟ یا گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں + اس حالت میں بھی تمہارا دعوےٰ کہ گولوک میں ایک مرد سری کرشن ہی ہے قائم نہیں رہے گا - اور اگر کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں تو سری کرشن میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ پن کا نقص عائد ہوگا - بھلا یہ گولوک کیا ہوا؟ گویا دہلی کے بادشاہ کی بیویوں کی فوج ہوگئی +

افعال خواص ایک بھی نہیں ہیں۔ پھر کیا تم محض عیش و عشرت کے لئے برھم بن بیٹھے ہو؟ بھلا چیلے اور چیلیوں کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کرکے پاک کرتے ہو۔ لیکن تم اور تمہاری عورت۔ لڑکی۔ اور بہو وغیرہ سمرپت ہوئے بغیر ناپاک رہ جاتی ہیں یا نہیں؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو۔ پھر اُنسے پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں؟ اس لئے تم کو بھی مناسب ہے کہ اپنی عورت لڑکی اور بہو وغیرہ کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا کرو۔ اگر کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیاء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ دو۔ خیر اب تک جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر و فریب وغیرہ برائیوں کو چھوڑو اور مقدس ایشور وکت وید کے بتلائے ہوئے سیدھے راستے میں آکر اپنے منش رو پی جنم کو سپھل (بامراد) کر دھرم۔ ارتھ کام۔ موکھش۔ اِن چاروں پھلوں کو حاصل کرکے آنند بھوگو +

اور دیکھئے! یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا (فرقہ) کو "پشٹی" مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے پینے تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت (یا) صحبت کرنے کا پشٹی مارگ نام ہے۔ لیکن اِن سے پوچھنا چاہیئے کہ جب سخت تکلیف دہ بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر (ایسا کرنے والے) بلک بلک کر مرتے ہیں کہ جس کو وہ ہی جانتے ہیں۔ تو پھر سچی بات یہ ہے کہ یہ پشٹی (توانائی) مارگ نہیں بلکہ کُشٹی (جزامی پن) مارگ ہے + جس طرح جزامی کے جسم کی سب رطوبتیں پگھل پگھل کر خارج ہو جاتی ہیں اور گریہ وزاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اُسی طرح کی لیلا اِن کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ اِسلئے نرک مارگ بھی اُسی کو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سوُرگ ہے +

اس طرح پر جھوٹ کا دام بچھاکر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپ کو شری کرشن مانکر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں + یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں اُنکے اُبھارنے کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک (وہ) ہمارا اُپدیش حاصل نہ کرلیں تب تک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ وہاں ایک شری کرشن مرد اور (باقی) سب عورتیں ہیں +

واہ جی واہ!!! تمہارا عقیدہ خوب ہے!۔ (کیا) گوسائیوں کے جتنے چیلے ہیں وے سب گوپیاں بن جاوینگی؟۔

اب غور کیجئے۔ کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں اُس کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے

گوسائیں جی کی - بہو جی کی - لال جی کی - بیٹی جی کی - کُھیا جی کی - باہر یا جی کی - گویا جی کی - اور ٹھاکر جی کی - اِن سات دُکانوں کے ذریعہ حسب دلخواہ مال مارتے ہیں +

جب کوئی گوسائیں جی کا پیرو مرنے لگتا ہے تب اُس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں - اور جو کچھ ملتا ہے اُس کو گوسائیں جی غڑپ کر جاتے ہیں - کیا یہ کام مہابراہمن اور کرٹیا یا مُردا دلی کی مانند نہیں ہے ؟ -

کئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بُلاکر اُن ہی سے لڑکے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں + کئی چیلے کیسر سے سنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر عورتیں کیسر کا اوبٹنا مل کر پھر ایک بڑے برتن میں تختی رکھ کر گوسائیں جی کو عورت مرد ملکر غسل کراتے ہیں - لیکن خاصکر عورتیں غسل کراتی ہیں - پھر گوسائیں جی پتیمبر (ریشمی دھوتی) اور کھڑاویں پہن کر باہر نکل آتے اور دھوتی اُسی میں پٹک دیتے ہیں - پھر اُس پانی کا آچمن اُس کے مُرید کرتے ہیں +

خوب مصالحہ بھر کر پان بیڑا گوسائیں جی کو دیتے ہیں - وہ چبا کر کچھ نِگل جاتے اور باقیماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو اُنکا چیلا مونھ کے نزدیک کر دیتا ہے (بطور) پیک کے اُگل دیتے ہیں - (اِس پیک کی) بھی پرسادی بٹتی ہے جسکو "خاص" پرسادی کہتے ہیں +

سوچیئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں - ؟ اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اِس سے بڑھکر کیا ہوگی ؟ بہت سے سمرپن لیتے ہیں - اُن میں سے کتنے ہی ویشنووں کے ہاتھ کا کھاتے ہیں دوسرے کے ہاتھ کا نہیں - کتنے ہی ویشنووں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے - لکڑیاں دھو لیتے ہیں لیکن آٹا - گڑ - چینی - گھی - وغیرہ (نہیں کیونکہ اُن کے) دھونے سے اُن کی شکل بگڑ جاتی ہے - بیچارے کیا کریں اگر اِنکو دھوئیں تو تھے ہی ہاتھ سے کھو بیٹھیں +

وے کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ - راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں - لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں یعنی ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں - اور رس[1] وکریہ جو براہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اُس کو بھی کرتے ہیں +

(سوال) گوسائیں جی روٹی - دال - کڑھی - ساگ - مٹھری - اور لڈو وغیرہ کو

(نوٹ مترجم [1] دودھ وغیرہ اشیاء کا بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے +

اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا لیتے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ ہو جاتا ہے۔ پھر من بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ من ہی کے ساتھ تن کا بھی بھینٹ کرنا بن سکتا ہے اور اگر کریں تو زناکار کہلائیں گے اب رہا دھن اُس کی (بھی) یہی لیلا سمجھ لو۔ یعنی من کے بغیر کچھ بھی بھینٹ نہیں ہو سکتا + اِن گوسائیوں کا مدعا یہ ہے کہ کما دیں تو چیلے اور عیش اُڑا دیں ہم +

جتنے ولبھ سمپردائی گوسائیں لوگ ہیں وے اب تک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو کوئی اِنکو بھول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں + (یہ لوگ) بے علمی کی حالت میں رات دن (خواب) غفلت میں پڑے رہتے ہیں +

اور دیکھیئے! جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے تو تب گوسائیں اُس کے گھر پر جا کر چُپ چاپ کاٹھ کی پُتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی بولتا نہیں۔ بیچارہ بولے تو تب اگر جاہل نہ ہو۔

"मूर्खाणां बलं मौनम्"

کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے۔ اگر بولے تو اُس کا پول کھُل جائے۔ لیکن عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہے۔ اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو جانو (اُس کی) بڑی خوش قسمتی ہے اور اُس کا خاوند۔ بھائی۔ برادر۔ ماں۔ باپ بڑے خوش ہوتے ہیں + وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھُوتی ہیں جس کو گوسائیں جی کا من چاہے یا جس پر عنایت ہو اُس کی اُنگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اُس کے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور اُس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمت گذاری کے لئے جا۔ اور جہاں کہیں اُس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دُوتی[1] اور کُٹنیوں سے مطلب برآری کرا لیتے ہیں + سچ پُوچھو تو ایسے کام کرنے والے اُن کے مندروں میں اور اُنکے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں +

اب اِنکی دِکھشنا کی لیلا (سُنئے) یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔ لاؤ بھینٹ

(نوٹ مترجم) [1] دوتی یعنی قاصد عورت۔ کُٹنی یعنی دلالہ۔

چلے آنا۔ جو زیادہ دیکھوگے تو نارائن خفا ہو جائیں گے کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے۔ (چنانچہ) اُس کو لے گئے ٭

وہی سہجانند کلا بتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا۔ اُس کے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی۔ دادا کھاچر نے دیکھا تو چتر بھج شکل نظر آئی۔ پھر جھٹ چراغ کو آڑ میں کر دیا۔ وے سب نیچے گرے اور نمسکار کر دوسری طرف چلے آئے اور اُسی وقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے۔ اب تم مہاراج کے چیلے ہو جاؤ۔ اُسنے کہا بہت اچھی بات ٭ جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پر پہنچے اُتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا۔ تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو اب دوسری شکل بدل کر یہاں موجود ہیں ٭

وہ دادا کھاچر اِنکے دام میں پھنس گیا۔ وہاں سے ہی اُنکے مت کی بُنیاد مضبوط ہو گئی کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا ٭

(سہجانند نے) وہاں ہی اپنی بُنیاد مستحکم کی۔ پھر اِدھر اُدھر گھومتا رہا۔ سبکو اُپدیش کرتا تھا۔ کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا۔ کبھی کبھی کسی سادھو کے گلے کی ناڑی کو مل کر بیہوش بھی کر دیتا تھا اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے اِنکو سمادھی چڑھا دی ہے ٭ ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاوار کے سادہ لوح آدمی اُس کے داؤ پیچ میں پھنس گئے ٭ جب وہ مر گیا تب اُس کے چیلوں نے بہت سا پاکھنڈ پھیلایا ٭

اِنکے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے۔ جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا حاکم نے اُس کو ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی۔ جب اُس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا۔ لوگوں نے پُوچھا کہ تُو کیوں ہنستا ہے؟ اُس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے؟ اُس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے ہم نے ایسی کبھی نہیں دیکھی۔ لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے؟ اُسنے کہا کہ میرے سامنے ظاہر ہو کر چتر بھج نارائن کھڑے ہیں۔ میں دیکھ کر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کر رہا ہوں ٭ لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا؟ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے۔ ورنہ نہیں ٭ اُن میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جائے تو جائے لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیئے۔ اُس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ لو۔ نارائن کو دکھلاؤ۔ اُس نے اُس کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تُو بھی ایسا ہی کر نہیں تو میرا اور تیرا مضحکہ اُڑے گا ٭

کھلے طور پر دکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو پتلیں بانٹ دیتے ہیں وے لوگ بیچتے ہیں گوسائیں جی نہیں +

(جواب) اگر گوسائیں جی اُنکو ماہواری روپے دیں تو وے پتلیں کیوں لیں؟ گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال۔ بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے ہیں۔ وے لیجاکر دکان یا بازار میں بیچتے ہیں۔ اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو وہ نوکر جو براہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے۔ اول تو اِس گناہ میں آپ ڈوبے پھر اوروں کو بھی ڈبایا اور کہیں کہیں (مثلاً) ناتھ دوارہ وغیرہ میں گوسائیں جی (خود) بھی بیچتے ہیں۔ رس وکریہ کرنا رذیلوں کا کام ہے شریفوں کا نہیں۔ ایسے ایسے لوگوں نے ہی اِس آریہ ورت کی تنزلی کی ہے +

۱۰۲ (سوال) سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

سوامی نارائن کا مت

(جواب)

"यादृशी शीतला देवी तादृशो वाहनः खरः"

جیسی گوسائیں جی کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے۔ دیکھئے! ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ وہ برھمچاری ہوکر گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ کچھ بھج۔ وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا۔ اُسنے دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادے ہیں جس طرح سے چاہو اِنکو اپنی مت میں جھکالو ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں + وہاں اُسنے دو چار چیلے بنائے اُنہوں نے آپس میں اتفاق کرکے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے۔ اور بھگتوں کو چتربھج شکل بناکر ہوبہو درشن بھی دیتا ہے +

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاوار میں ایک کاٹھی بنام دادا کھاچر گڑھرے کا زمیندار تھا۔ اُسکو چیلوں نے کہا کہ تم چتربھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس کریں وہ سادہ لوح تھا۔ اُس نے کہا کہ بہت اچھا +

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن سنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اُٹھائے ہوئے (کھڑا ہو گیا) اور دوسرا آدمی اُس کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ گدا۔ پدم۔ اپنے ہاتھ میں لیکر سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چتربھج کی مانند بن ٹھن گئے + دادا کھاچر سے اُنکے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اُٹھاکر دیکھنا پھر آنکھ بند کرلینا اور فوراً اِدھر کو

(دیوان) عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے۔

(راجا) اگر عالم نہ ملے تو (کیا کرے)؟

(دیوان) ہمت والے کے لئے کوئی بات (بھی) مشکل نہیں۔

(راجا) تو آپ ہی کہیئے کیسے کیا جائے؟

(دیوان) میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن لگائی کے ہوں گے۔ اِس لئے اوّل میں تحقیق کر لوں بعد ازاں (آپ) جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے *

(راجا) بہت خوب۔ جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھیئے *

(جوتشی) جو حضور کا حکم (ہو) یہی شکل پنچمی دن کے دس بجے کا مہورت اچھا ہے *

جب پنچمی ہوئی تب آٹھ بجے بوڑھے دیوان جی نے راجا کے پاس آکر کہا کہ ہزار دو ہزار فوج لیکر چلنا چاہیئے *

(راجا) وہاں فوج کا کیا کام ہے؟

(دیوان) آپکو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے۔

(راجا) اچھا بھائی۔ فوج تیار کرو۔ راجا ساڑھے نو بجے سوار ہوکر سب کو (ساتھ) لیکر گیا۔ اُنکو دیکھ کر وے ناچنے اور گانے لگے۔ بیٹھنے پیدا ہے نے اُن کے مہنت کو جس نے یہ سمپرداۓ (فرقہ) چلایا تھا۔ اور جس کی اوّل ناک کٹی تھی بُلا کر کہا کہ آج ہمارے دیوان جی کو نارائن کا درشن کراؤ۔ اُس نے کہا اچھا + جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے پکڑ رکھی۔ اُس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھ دی اور دیوان جی کی ناک سے خون کی دھار بہنے لگی۔ دیوان جی کا منھ پژمردہ ہو گیا۔ پھر اُس مکار نے دیوان جی کے کان میں منتر پھونکا کہ آپ بھی ہنس کر سب سے کہئے کہ مجھکو نارائن نظر آتا ہے۔ اب ناک کٹی ہوئی نہیں آئیگی۔ اگر ایسا نہ کہوگے تو تمہارا بڑا مضحکہ اُڑے گا۔ سب لوگ ہنسی کریں گے۔ وہ اتنا کہہ کر الگ ہو گیا اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لے کر ناک پر رکھ لیا *

جب دیوان جی سے راجا نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں؟ تو دیوان جی نے راجا کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ فضول اِس مکّار نے ہزار ہا آدمیوں کو خراب کیا۔ راجا نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟ دیوان نے کہا اِن کو پکڑ کر سخت سزا دینی چاہیئے۔ جب تک زندہ رہیں تب تک قید خانہ میں رکھنا چاہیئے اور اِس بدکار کو کہ جس نے اِن سب کو بگاڑا ہے گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلت سے مارنا چاہیئے۔

اُسنے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس لئے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے - تب تو وہ بھی وہاں اُسی کی مانند ناچنے - کوُدنے - گانے - بجانے - ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجھکو بھی نارائن نظر آتا ہے - ویسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمیوں کا گروہ ہو گیا اور بڑا شور و شر برپا ہوا + اپنے سمپرداۓ (فرقہ) کا نام "نارائن درشی" رکھا - (یہ حال) کسی جاہل راجا نے سُنا - اُن کو بلایا جب راجا اُنکے پاس گیا تب تو وے بہت ناچنے کوُدنے اور ہنسنے لگے - تب راجا نے پُوچھا کہ یہ کیا بات ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہمکو نظر آتا ہے +

(راجا) ہم کو کیوں نہیں نظر آتا ؟

(نارائن درشی) جب تک ناک ہے تب تک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹوا لوگے تب نارائن ظاہرا نظر آئیں گے + اُس راجا نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے - راجا نے کہا کہ جوتشی (نجومی) جی مہورت دیکھیئے -

جوتشی جی نے جواب دیا کہ جیسا حکم (ہو) - خداوند نعمت ! دشمی (دسویں تاریخ) کے دن صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوانے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے +

واہ رے پوپ جی ! اپنی پوتھی میں ناک کاٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھ دیا + جب راجا نے (ایسی خواہش کی اور اُن ہزار نکٹوں کا روزینہ مقرر کر دیا تب تو وے بڑے ہی خوش ہو کر ناچنے کوُدنے - اور گانے لگے + یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقل مند تھے اچھی معلوم نہ ہوئی - راجا کے ہاں ایک چار پُشت کا بوڑھا دیوان ۹۰ برس کی عمر کا تھا اُس کو جا کر اُس کے پڑپوتے نے جو کہ اُس وقت دیوان تھا وہ بات سُنائی - تب اُس عمر رسیدہ (دیوان) نے کہا کہ وے (لوگ) مکار ہیں تو مجھکو راجا کے پاس لے چل + وہ لے گیا - بیٹھتے وقت راجا نے بہت خوش ہو کر اُن ناک کٹوں کی باتیں سنائیں - دیوان نے کہا کہ سُنئے مہاراج ایسی جلدی نہ کرنی چاہیئے - بغیر آزمایش کئے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے +

(راجا) کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہونگے ؟

(دیوان) جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں +

(راجا) تحقیق کس طور پر کرنی چاہیئے ؟

(دیوان) علم قانون قدرت - اور پرتیکش آدی پرمانوں سے -

(راجا) جو شخص پڑھا ہوا نہو وہ تحقیق کیسے کر سکے ؟

ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج انکو نہ لے جائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب اِن کی بیکنٹھ میں بہت ضرورت ہے اِس لئے لے جاتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور ویمان (غبارہ) کو دیکھا تھا۔ جو مرنے والے تھے انکو ویمان میں بٹھلا دیا اور پر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے ÷

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے اور اُس کی زیست کی امید منقطع ہو جاتی ہے تب کہتا ہے کہ میں کل رات کو بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ سُنا ہے کہ اُس رات اگر اُس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اُس رات کو نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں۔ اِس لئے ایسا کام کرتے ہوں گے ÷

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب اُن کے چیلے کہتے ہیں کہ گوسائیں جی لیلا وستار (پھیلا) کر گئے۔ جو اِن گوسائیوں اور سوامی نارائن والوں کا اُپدیش کرنے کا منتر ہے وہ ایک ہی ہے۔

"श्रीकृष्ण: शरणं मम"

اِس کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے یعنی میں سری کرشن کے سہارے ہوں۔ لیکن اِس کا ترجمہ سری کرشن میری پناہ کو حاصل کرے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے ÷

جتنے یہ مت ہیں وے بے معنی فضول شاستر کے برخلاف کلام بناتے ہیں کیونکہ انکو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے ÷

۱۰۳ (سوال) مادھومت تو اچھا ہے؟

مادھومت

(جواب) جیسے دیگر مت والے ہیں ویسا ہی مادھو بھی ہے۔ کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں۔ اِنمیں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ راما نجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں۔ چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادھو کالا خط کھینچتے ہیں ÷

ایک مادھو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا ÷

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور ہلال کی شکل کا تلک کیوں لگایا؟

(شاستری) اِس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائیں گے اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا۔ اس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں ÷

(مہاتما) جو کالے خط اور ہلال نما تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام

جب راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے تب اُنہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی لیکن چاروں طرف فوج نے گھیرا کیا ہوا تھا بھاگ نہ سکے + راجا نے حکم دیا کہ سب کو پکڑ بیڑیاں ڈالدو اور اس بدکار کو مونھ کالا کر گدھے پر چڑھا۔ اس کے گلے میں ٹوٹے ہوئے جوتوں کا ہار پہنا۔ سب جگہ پھرا کر لڑکوں سے دھول خاک اسپر پھنکوا چوک چوک میں جوتوں سے پٹوا کتوں سے نچوا مروا ڈالا جاوے + اگر ایسا نہ ہوا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرنے سے نہ ڈریں گے +

جب ایسا ہوا تب ناک کٹے کا فرقہ بند ہوا + اسی طرح تمام ویدک مخالفین دوسروں کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ سمپرداے والوں کی لیلا اسی قسم کی ہے +

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لئیرے مکر و فریب سے کام کرتے ہیں کتنے ہی جاہلوں کے بہکانے کے لئے اُنکے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر سہجانند جی مکتی کو لیجانے کے لئے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں + جب میلہ ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دُکان لگا رکھی ہے۔ مندر میں سے دُکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں۔ کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دُکان میں پھینک دیا۔ یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے۔ ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں + جس ذات کا سادھو ہو اُس سے ویسا ہی کام کراتے ہیں جیسے حجام ہو اُس سے حجامت کا۔ کمہار سے کمہارپن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا۔ بنئے سے بنئے کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لئے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرھستی (بننے کے لئے) شادی کرتا اور زیور وغیرہ پہنتا ہے۔ جہاں کہیں بدھرادنی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی بہوجی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں۔ اپنے کو "ست سنگی" اور دوسرے مت والوں کو "دوکوسنگی" کہتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اُس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والے کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے اُن کے سادھو عورتوں کا مونھ نہیں دیکھتے لیکن دربردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی؟ - یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے۔ کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہوگئی ہے اور اُنمیں جو بزرگ ہوتے ہیں۔ وے جب مرتے ہیں تب اُنکو کسی پوشیدہ کوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں نہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند جی آکر لے گئے۔

براہمہ سماج کے مقاصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسےٰؑ۔ موسےٰؑ۔ محمدؐ نانک اور چیتن (کے نام) لکھے ہیں۔ (لیکن) کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے ۞
اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جن کا نام لکھا ہے اُنہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے اور اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں۔ (تو) اپنے ماں باپ۔ دادا کے راستہ کو چھوڑ کر دیگر غیر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا۔ (اور) براہمہ سماجی اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں رہکر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہوکر اپنے کو عالم ظاہر کرنا۔ انگریزی زبان پڑھکر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کے لئے راغب ہو جانا۔ یہ انسانوں کے لئے مستحکم اور اُنکی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے ؟

(۴) انگریز۔ مسلمان۔ چنڈال وغیرہ سے بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ اِنہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے اور ذات کا امتیاز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کہاں ہے اُلٹا بگاڑ ہوتا ہے ۞

(۵)

(سوال) ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا کیا ہوا۔

(جواب) ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا۔

(سوال) کونسا ایشور کا اور کونسا انسان کا کیا ہوا ہے ؟

(جواب) انسان۔ حیوان۔ پرند۔ درخت۔ آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں۔ جس طرح حیوانوں میں گائے۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ وغیرہ ذاتیں۔ درختوں میں پیپل۔ بڑ۔ آم وغیرہ پرندوں میں ہنس۔ کوا۔ بگلا وغیرہ۔ آبی جانداروں میں مچھلی۔ کیکڑا وغیرہ ذاتیں جُدا جُدا ہیں۔ اُسی طرح انسانوں میں براہمن کھشتری ویش۔ شودر۔ چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کی طرف سے ہیں۔ لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیش آتمک جاتی (عام و خاص جنس) میں گنتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے ورن آشرم بیوستھا میں لکھ آئے (ہیں)۔ ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن بیوستھا ماننی ضرور

لہ دیکھو چوتھا سملاس (نوٹ مترجم)

مُونھ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے؟ کیا بیکنٹھ سے بھی پار اُتر جاؤ گے؟ اور جیسا سری کرشن کا تمام بدن سیاہ تھا ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو۔ تب سری کرشن کی مانند ہو سکتے ہو۔

اِنکو بھی مذکورۂ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہیئے +

۱۰۴ (سوال) لنگانکت کا مت کیسا ہے؟

لنگانکت مت

(جواب) جیسے چکرانکت کا (مت ہے) جیسے چکرانکت چکر (گول نشان) سے داغے جاتے اور نارائن کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لنگانکت لنگ کے نشان سے داغے جاتے اور بغیر مہادیو کے غیر کسی کو نہیں مانتے۔ ان میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لنگانکت پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی میں مڑھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں۔ جب پانی بھی پیتے ہیں تب اُس کو دکھا کر پیتے ہیں۔ اُن کا بھی منتر شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے +

۱۰۵ (سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے یا نہیں؟

براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج

(جواب) کچھ کچھ باتیں اچھی اور بہت بری ہیں۔

(سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں +

(جواب) اصول کُلّہم اچھے نہیں۔ کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل سچے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ جو کچھ براہمہ سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ (کی پرستش) یعنی بُت پرستی کو ہٹایا۔ اور دیگر بناوٹی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے۔ یہ باتیں اچھی ہیں + لیکن ان لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے۔ عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں۔ کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل دئے ہیں +

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اُس کے عوض میں پیٹ بھر مذمت کرتے ہیں۔ لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھولکر کرتے ہیں + برھما وغیرہ مہرشیوں کے نام (تک) بھی نہیں لیتے۔ برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دُنیا میں آجتک کوئی بھی عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آئے ہیں اِن کی ترقی کبھی نہیں ہوئی +

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا لیکن مذمت کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

اور بڑے عہدہ پر ممتاز کیوں نہ ہو۔ کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کرلیتا) یا یوروپین کی لڑکی غیر ملک والے سے شادی کرلیتی ہے تب اُسی وقت اُس کی دعوت (کرنا) اس کے ساتھ ملکر کھانا اور (اُس سے) شادی وغیرہ (کرنے) کو دیگر لوگ بند کر دیتے ہیں۔ یہ ذات کا امتیاز نہیں تو کیا ہے؟ تم جیسے سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہیں کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے + تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہذا جو کچھ کرنا (ہو) وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ تاکہ پھر دستِ تاسف نہ ملنا پڑے +

دیکھو۔ طبیب اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کے لئے نہیں۔ عالم (شخص) تندرست (کی مانند) ہے اور جاہل (کو سمجھو کہ) مرض جہالت میں مُبتلا رہتا ہے۔ اس مرض کے دور کرنے کے لئے سچا علم اور سچا اُپدیش درکار ہے + جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دھرم رہتا اور جاتا ہے۔ جب وے کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دھرم سے گر گیا ہے۔ اُس کی بات نہ سُننی اور نہ اُن کے پاس بیٹھنا نہ اُنکو اپنے پاس بیٹھنے دینا (چاہئے) اب کہئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی بدولت اُن جہلا کو فیض پہنچتا۔ اگر کہو کہ وے (فیض) حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا نقص ہے اُنکا نہیں۔ کیونکہ تم اگر اپنا چلن اچھا رکھتے تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیض یاب ہوتے۔ لیکن تم نے ہزاروں کی بھلائی برباد کرکے اپنا ہی آرام ڈھونڈا۔ لہذا یہ تم سے بڑا قصور ہوا۔ کیونکہ دوسرے کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسرے کو نقصان پہنچانا ادھرم کہاتا ہے۔ اس لئے عالم شخص کو مناسب برتاؤ کرکے جاہلوں کو دُکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ جہاز کے بننا چاہئے + بالکل جاہلوں کی مانند عمل نہ کرنے چاہئیں بلکہ جس میں اُن کی اور اپنی ہر روز ترقی ہو ویسے کام کرنے مناسب ہیں +

(سوال) ہم کوئی کتاب الہامی یا ہر پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی عقل غلطی سے مبرا نہیں ہوتی اس لئے اُن کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی ہیں۔ لہذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ سچائی وید یا بائیبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے لائق ہے جھوٹ کسی کا نہیں +

(جواب) جس بات سے تم سچائی کے قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اُسی بات سے جھوٹ کے قبول کرنے والے بھی ٹھیرتے ہو۔ کیونکہ جب تمام انسان غلطی

چاہیئے ÷

اِس انسانی فعل کے لحاظ سے اُنکے وصف۔ عمل۔ فطرت کے مطابق مسبوق الذکر طریق سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ ورنوں کی آزمایش کرکے مدارج قائم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے ÷

کھانے میں امتیاز ایشور اور انسان کا کیا ہوا بھی ہے۔ جیسے شیر گوشتخور ہے اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں۔ اس کو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو۔ اور مکان۔ زمان۔ اشیا کے لحاظ سے کھانے میں امتیاز انسان کی وجہ سے (ہوتا) ہے ÷

(سوال) دیکھو یوروپین (فرنگی) لوگ۔ بوٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ پہننے۔ ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں ÷

(جواب) یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ مسلمان۔ چنڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں پھر اُنکی ترقی کیوں نہیں ہوتی ؟

یوروپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا لڑکے لڑکی کو تعلیم و تربیت یافتہ بنانا اور سویمبر بیاہ (کا طریق جاری) ہے۔ اُنکو بُرے لوگوں کا اپدیش نہیں ہوتا اس لئے وے عالم ہو کر ہر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی مشورہ اور انجمن سے فیصلہ کرکے کرتے ہیں۔ اپنی قوم کی ترقی کے لئے تن من دھن صرف کرتے (اور) سستی کو چھوڑ ہمت کرتے ہیں ÷

دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جس قدر توقیر و تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے ÷ دیکھئے کہ سو برس سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یوروپین لوگ آئے۔ اور آجتک وے لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے اُن کی نقل کرلی۔ اِسی وجہ سے تم نے عقل اور وے عقلمند ثابت ہوتے ہیں ÷ نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں ÷ اِن لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے (وہ) اُس کو بخوبی سر انجام دیتا ہے ÷ حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں۔ اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں۔ اِس قسم کی خوبیوں اور عمدہ فعلوں کی بدولت اُن کی ترقی ہے۔ بوٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور بُرے کاموں سے نہیں بڑھے ہیں ÷

اِنمیں ذات کا امتیاز بھی ہے۔ دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز

تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو۔ کیونکر تم کو وید وکت[1] علم حاصل ہو سکے گا ۔ (۶)

دوسرے ۔ دنیا کی علت مادی کے بغیر دُنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے کہ عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں ۔ اس کا جواب دُنیا کی پیدایش اور جیو ۔ ایشور کی تشریح (کے مضمون) میں دیکھ[2] لیجئے ۔ علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا نہ ہونا بھی ویسا ہی ناممکن ہے + (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ[3] اور پرارتھنا[4] سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو ۔ اِسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں ۔ کیونکہ پُرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے ۔ جینی لوگ نوکار منتر ۔ جپ اور تیرتھ وغیرہ سے ۔ عیسائی لوگ عیسے کے بھروسہ پر ۔ اور مسلمان لوگ توبہ کرنے سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں ۔ اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرنے) میں بہت رغبت ہوگئی ہے + اسبات میں براہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پُرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں ۔ اگر (تم) ویدوں کو سُنتے تو (معلوم ہوتا کہ) بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہوسکتا (یہ جانکر) گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے + اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا) دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھیرتا ہے + (۸)

جو تم روح کی لا انتہا ترقی مانتے ہو سو کبھی نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ محدود روح کے وصف ۔ عمل فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے +

(سوال) پرمیشور رحیم ہے محدود اعمال کا ثمرہ لا انتہا دیگا ۔

(جواب) ایسا کرے تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لا انتہا ثمرہ پرمیشور دے دیگا اور پشچاتاپ یا پرارتھنا سے گناہ خواہ کسی قدر ہوں چھوٹ جائیں گے ۔ ایسی باتوں سے دھرم کی تنزلی اور بد اعمالی کی ترقی ہوتی ہے ۔

(سوال) ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں ۔ خارجی کو نہیں ۔ کیونکہ

---

[1] وید وکت بمعنی وید میں فرمودہ ۔

[2] دیکھو آٹھواں سملاس ۔

[3] پشچاتاپ بمعنے توبہ ۔

[4] پرارتھنا بمعنے دعا ۔ (مترجم)

سے مبرّا نہیں ہو سکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے مبرا نہیں ہو۔ جب غلطی (کرنے) والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہو سکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہو سکتا۔ پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ جب یہ حالت ہے تو (تمہارا کہنا) زہر آلودہ اناج کی مانند قابل ترک ہے لہذا تمہاری تصنیف شدہ (کتابیں) "ویاکھیان رتنمالا" اور "ویوک سار" وغیرہ "وِیاکھیان رتنک" کسی (شخص) کو بھی نہیں ماننی چاہئیں ؎

"چلے تو چوبے جی چھبّے جی بننے کو۔ گانٹھ کے دو کھو کر دُبے جی بن گئے"

جیسے کہ دیگر انسان ہمہ دان نہیں ہیں۔ (ویسے ہی) تم (بھی) کچھ ہمہ دان نہیں ہو شاید (تم) غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہو گے۔ لہذا ہمہ دان پرمیشور کی کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہیئے۔ جیسا کہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں۔ ویسا تم کو ضرور ہی ماننا چاہیئے۔ ورنہ

"यती भष्टतो भष्ट:"

ابتر سے بدتر ہوتا ہے۔ جب کل سچّائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو اُن کے تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے ؎ اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث بھی نہیں ہو سکے۔ کیونکہ تم در در کے بھکھاری بنے ہو۔ تم نے سمجھا ہے کہ اس بات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکیں گے۔ سو نہیں کر سکو گے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں (ملکر) کُل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں۔ تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے۔ ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے ؎

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچّائی اور جھوٹ کی آزمایش اور آریہ ورت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ جس ملک کو بیماری ہوئی ہے اُس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے اور یورو پین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تم کو دیگر مذہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھکر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے ؎ جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو پھر رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر کئے گئے۔ ستیارتھ[1] ویدوں کو کیوں نہیں مانتے؟ ہاں یہی وجہ ہے کہ

[1] ستیارتھ بمعنی سچے معانی ؎ مترجم

اس لئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں + (۱۰)

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو نورانی صفات والی اشیاء اور عالموں کو بھی دیو نہیں ماننا ہے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہادیو (ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوؤں کا سوامی (مالک) ہونے کے باعث مہادیو کیوں کہلاتا + (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ رفاہ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں ہے + (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسے وغیرہ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں + (۱۳)

ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے + (۱۴)

علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اُس کو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا یہ بھی فضول ہے۔ جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور "تمغوں" کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہوگیا تھا؟ (۱۵)

برہما سے لیکر اُس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گذرے اُنکی تعریف نہ کرکے یوروپین ہی کی تعریف کے پُل باندھنا اِس کو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)

تخم اور اُس کے انگور کی مانند غیر ذی روح اور ذی روح کے وصل سے روح کی پیدائش کا ماننا۔ پیدائش کے قبل روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیداشدہ شئے کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی یہ اجتماع ضدین ہے + اگر پیدائش کے پہلے ذی روح اور غیر ذی روح اشیاء نہ تھیں تو روح کہاں سے آگئی اور وصل کن کا ہوا۔ اگر اِن دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن پیدائش دُنیا سے پیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شئے کو نہ ماننا یہ آپ کا دعوے فضول ہو جائیگا +

اس لئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو **آریہ سماج** کے ساتھ ملکر اُس کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ کیونکہ ہم اور آپ کو نہایت مناسب ہے کہ جس ملک کی اشیائے سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہو اور آئندہ پائیگا۔ اُس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ فکر محبت سے کریں۔ اسلئے جیسا کہ **آریہ سماج** ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے۔ ویسا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر اِس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کے اقبال کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں +

له زنار ہند مترجم

جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے اِسلئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے +

(جواب) یہ تمہاری بات فضول ہے کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا۔ جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلی) گیان (علم) ہوتا ہے اور اُس کو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اُس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم (موجود) ہے تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے۔ اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے + دیکھو تم ہم لڑکپن میں افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کچھ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں جانتے تھے۔ جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کو سمجھنے لگے۔ اِس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے + (۹)

جو آپ لوگوں نے پُورو (پچھلا) اور پُنر جنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اِسکا بھی جواب پُنر جنم[1] کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا۔ لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) شاشوت (ازلی) یعنی قدیمی ہے اور اُس کے اعمال بھی پرواہ روپ (دورتسلسل) سے نت (ازلی) ہیں۔ فعل اور فاعل کا ہمیشہ تعلق ہوتا ہے۔ کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہا تھا؟ یا رہیگا؟ اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھیرتا ہے +

پُورو اَپر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی[2] اور اکرتا بھیاگم[3] نیرگھرنیہ[4] اور ویشمیہ[5] دوش بھی ایشور میں آتے ہیں۔ کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ و ثواب کے ثمرہ کا بھوگنا جاتا رہے۔ کیونکہ جس طرح دوسرے کو سُکھ دُکھ (یا) نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اُسی طرح اُس کا ثمرہ بغیر جسم حاصل کئے کے نہیں مل سکتا۔ دوسرا پُورب جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا حصول اس جنم میں کیونکر ہووے۔ اگر پُورب جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق (رنج و راحت) نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھیرے اور نہ بھوگنے (کیجالت میں) نہ ہونے کے برابر اعمال کا ثمرہ ہو جائیگا

(نوٹ مترجم) [1] پُنر جنم کی تشریح کے لئے دیکھو نواں سملاس +

" [2] کئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے +

" [3] کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے +

" [4] نیرگھرنیہ یعنی بے رحمی + [5] ویشمیہ یعنی عدم مساوات +

(وام مارگی) ارے کیوں شک کرتا ہے۔ یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا لیں گے۔ کسی کے پاس مت جاؤ۔ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جا ورنہ پچھتائے گا۔ دیکھا! ہمارے مت میں عیش اور نجات دونوں ہیں ÷

(محقق) اچھا دیکھ تو آؤں۔

آگے چلکر شیؤ کے پاس جا کر پوچھا تو ایسا ہی جواب اُس نے دیا اس قدر زیادہ کہا کہ بغیر شِیو۔ رودر اکھش۔ بھسم رمانے اور لِنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اُس کو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

(محقق) کہو مہاراج! آپ کا دھرم کیا ہے؟۔

(ویدانتی) ہم دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں مانتے ہم ظاہرا برھم (خدا) ہیں۔ ہم میں دھرم ادھرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شُدھ[1] چیتن ہونا چاہے تو اپنے کو برھم مان جیو بھاؤ[2] کو چھوڑ (دے) نِت مکت[3] ہو جائے گا ÷

(محقق) اگر تم نت مکت برھم ہو تو برھم کے اوصاف۔ اعمال اور خواص تم میں کیوں نہیں؟ اور جسم میں کیوں مقید ہو؟ ÷

(ویدانتی) تجھ کو جسم نظر آتے ہیں اس لئے تو بھُولا ہوا ہے ہم کو سوائے برھم کے کچھ نظر نہیں آتا ÷

(محقق) تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو ÷

(ویدانتی) دیکھنے والا برھم اور برھم کو برھم دیکھتا ہے۔

(محقق) کیا دو برھم ہیں؟

(ویدانتی) نہیں۔ اپنے آپکو دیکھتا ہے ÷

(محقق) کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں ÷

اُس نے آگے جَینیوں کے پاس جا کر پوچھا اُنھوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ "جَین دھرم" کے سوائے سب دھرم خراب (ہیں) دُنیا کا فاعل

---

[1] پاک ذی روح مُراد خدا سے ہے ÷

[2] جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے ÷

[3] جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو ÷ (مترجم)

۱۰۶ (سوال) آپ سب کی تردید کرتے ہی آتے ہو۔ لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب اچھے ہیں تردید کسی کی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ ان سے بڑھکر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص نتھا اور نہ ہے۔ ایسا غرور کرنا آپ کو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک۔ ایک سے زیادہ برابر اور کم بہت ہیں۔ کسی کو غرور کرنا مناسب نہیں +

دنیا کے مذاہب کی ایک محقق پڑتال کرتا ہوا سچے عالمگیر ویدک دھرم کا کس طرح سے قائل ہوتا اور اسکو کیونکر تسلی بخش پاتا ہے

(جواب) دھرم سب کا ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ۔ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایکدوسرے کے مخالف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بغیر دوسرا دھرم ہو نہیں سکتا۔ اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے اس لئے دھرم اور ادھرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں۔ (اور) یہی (بات) ہم خصوصیت سے کہتے ہیں۔ مثلاً سب فرقوں کے اُپدیشوں کو کوئی راجا فراہم کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہوں گے لیکن ان کی اعلےٰ تقسیم دیکھو تو پرانی۔ کرانی۔ جینی اور قرانی چار ہی ہیں کیونکہ ان چاروں کے اندر سب فرقے آجاتے ہیں۔ کوئی راجا اُن کی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہوکر پہلے وام مارگی سے پوچھے کہ اے صاحب! میں نے آجتک کوئی گرو اُستاد نہیں بنایا اور نہ کسی دھرم کو قبول کیا ہے۔ کہیئے سب مذہبوں میں سے افضل دھرم کس کا ہے۔ جس کو میں اختیار کروں +

(وام مارگی) ہمارا ہے +

(محقق) یہ نوسو ننانوے ۹۹۹ کیسے ہیں +

(وام مارگی) سب جھوٹے اور دوزخی ہیں۔ کیونکہ

"कौलात्परतरन्नास्ति"

اس مقولہ کے حوالے سے ہمارے دھرم سے بڑھکر کوئی دھرم نہیں ہے۔

(محقق) آپ کا کیا دھرم ہے؟

(وام مارگی) بھگوتی کو ماننا۔ شراب گوشت وغیرہ پانچ مکاروں کا استعمال اور رودر یامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلہ ہو جا۔

(محقق) اچھا۔ لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن کر (اُن سے) دریافت کر آؤں۔ پھر جس میں میرا اعتقاد اور محبت ہوگی اُس کا چیلہ ہو جاؤں گا +

त्ताय शमान्विताय। येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तान्तत्त्वतो ब्रह्मविद्याम् ॥ २ ॥ मुण्डक १। खं० २। मं० १२। १३ ॥

اُس سچائی کے علم معرفت کے لئے وہ ہاتھ جوڑ ارکت ہست (ہاتھ میں کچھ لئے ہوئے) ہوکر وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اُس کو جاننے والے گرو کے پاس جاوے۔ اِن پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے۔ (۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جائے (تو عالم) شانت چت قادر نفس۔ نزدیک آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف۔ اعمال اور خواص کا اُپدیش کرے اور جس جس ذریعہ سے وہ سُننے والا دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکھش اور پرمیشور کو جان سکے ویسی ہدایت کیا کرے +

جب وہ ایسے شخص کے پاس جاکر بولا کہ مہاراج اب اِن فرقہ والوں کے بکھیڑوں سے میرا دل مشکوک ہوگیا ہے۔ کیونکہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا چیلہ ہوجاؤں گا تو نوسو ننانوے کا مخالف ہونا پڑیگا۔ جس کے نوسو ننانوے ۹۹۹ دشمن اور ایک دوست ہے اس کو سُکھ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اسلئے آپ مجھ کو اُپدیش کیجئے جس کو میں قبول کروں +

(آپت ودوان[۱]) یہ سب مذاہب جہالت سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل۔ کمینے۔ اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا کر اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ وے بیچارے اپنے منش جنم کے ثمرہ سے بے بہرہ ہوکر اپنی انسانی زندگی کو رائگان کھوتے ہیں + دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کرسکیں وہ ویدمت قابل التسلیم ہے۔ اور جس میں باہم اختلاف ہو وہ فرضی۔ جھوٹا۔ ادھرم ناقابل التسلیم ہے +

(محقق) اِس کی آزمائش کیسے ہو؟

(آپت ودوان) تو جاکر اِن اِن باتوں کو پوچھ سب کی ایک رائے ہوجائیگی +

تب وہ اُن ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہوکر بولا کہ سُنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی میں۔ سب یک زباں ہوکر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم اور دروغگوئی میں ادھرم ہے + ویسے ہی علم پڑھنے۔ برھمچریہ رکھنے

(نوٹ مترجم) [۱] جو پورا عالم خداپرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنے والا اور خود سراسر عامل ہو اُس کو آپت ودوان کہتے ہیں +

ازلی ایشور کوئی نہیں۔ دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہوجا۔ کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں + نیک باتوں کو مانتے ہیں جین مارگ سے علاوہ سب جھوٹے ہیں +

آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اُس نے وام مارگی کی مانند سوال وجواب کیئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ وہ سب انسان گناہ گار ہیں اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا۔ بغیر عیسٰے پر ایمان لائے پاک ہوکر نجات کو نہیں پاسکتا۔ عیسٰے نے سب کے کفارہ کے لیئے اپنی جان کھوکر رحم ظاہر کیاہے۔ تو ہماراہی چیلہ ہوجا" +

محقق سُنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اُن سے بھی ایسے ہی سوال وجواب ہوئے۔ اتنا زیادہ کہا کہ" لاشریک خدا اُس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر ماننے کوئی نجات نہیں پاسکتا۔ جو اِس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے واجب القتل ہے" +

(محقق) سُنکر ویشنو کے پاس گیا ویسی ہی گفتگو ہوئی اتنا زیادہ کہا کہ" ہمارے تِلک چھاپ دیکھ کر یم راج[1] ڈرتا ہے" +

محقق نے دل میں سمجھا کہ جب مچھر۔ مکھی۔ پولیس کے سپاہی چور ڈاکو اور دشمن نہیں ڈرتے تو یم راج کے نوکر کیوں کر ڈریں گے؟ +

پھر آگے چلا تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی (کہنے لگا) کہ ہمارا کبیر سچا۔ کوئی نانک۔ کوئی دادو۔ کوئی ولبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو مادھو وغیرہ کو بڑا اور اوتار بتلاتے سنا۔ ہزاروں سے پوچھا۔ اُنکے باہمی ایکدوسرے کے نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کرلیا کہ اِن میں کوئی گرو بنانے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ ہرایک کو جھوٹا بنانے کے لئے نوسو ننانوے گواہ ہوگئے + جس طرح جھوٹے دُکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی بُرائی کرتے ہیں۔ اُسی طرح کے اِن کو جانو +

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् । समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ १ ॥ तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्तचि-

(نوٹ مترجم) [1] پُورانک لوگ مثل مسلمانوں کے مانے ہوئے ہیں کہ میزان عدل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا ایشور یا خدا اوپر کہیں تخت پر بیٹھا ہواہے جسکو وہ یم راج کے نام سے نامزد کرتے ہیں +

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے اور جو علم کا دینے والا ہے وہ بزرگ کہلاتا ہے +
جو خرد مند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستا۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند ہیں۔ اُن کو ٹھگنے میں تم کو راجا کی طرف سے سزا ضرور ہونی چاہیئے +
(مت والے) جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے؟ جب ایسا انتظام ہوگا تب اِن باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کریں گے +
(محقق) جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو۔ سو علم پڑھکر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں کو پڑھاؤ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے +
(مت والے) جب ہم بچپن سے لیکر موت تک کے سُکھوں کو چھوڑیں بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں رہیں پھر پڑھانے میں اور اُپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں ہم کو کیا مطلب ہے؟ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے ملجاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں اُسکو کیوں چھوڑیں؟ +
(محقق) اِس کا نتیجہ تو بُرا ہے۔ دیکھو تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جلد مر جاتے ہو۔ عاقلوں میں مذموم ہوتے ہو۔ پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟ +
(مت والے) ارے بھائی!

टका धर्मष्टका कर्म टका हि परमं पदम् ।
यस्य गृहे टका नास्ति हा ! टका टकटकायते ॥ १ ॥
आना अंशकला: प्रोक्ता रूप्योऽसौ भगवान् स्वयम् ।
अतस्तं सर्व इच्छन्ति रूप्यं हि गुणवत्तमम् ॥ २ ॥

تو لڑکا ہے۔ دُنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھ ٹکے کے بغیر دھرم۔ ٹکے کے بغیر کرم۔ ٹکے کے بغیر اعلےٰ رُتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے! ٹکا ٹکا کرتا کرتا اچھی اشیاء کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے! میرے پاس ٹکا ہوتا تو اِس عمدہ شے کا میں لطف اُڑاتا + ۱ +
کیونکہ سب کوئی سولہ کلا والے۔ نہ نظر آنے والے۔ بھگوان (خدا) کی بابت

(نوٹ مترجم) ؎ سولہ صفات ایزدی کا نام سولہ کلا ہے اسکی تشریح سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے۔

اور پوری جوانی میں شادی۔ نیک صحبت۔ ہمت۔ اور سچے کاروبار وغیرہ (کے کرنے) میں دھرم اور جاہل رہنے۔ برھمچریہ نکرنے۔ زناکاری۔ بدصحبت۔ جھوٹے کاروبار۔ مکر۔ فریب۔ ایذارسانی۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہوکر یہ کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دھرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادھرم (ہے) *

تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہوکر سچے دھرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟

وے سب بولے اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے؟ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں۔ روزی جاتی رہے۔ پھر جو ہم عیش اڑا رہے ہیں وہ سب ہاتھ سے چلا جائے۔ اس لئے ہم جانتے ہیں تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اُپدیش اور اس کا ہٹھ کرتے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ "روٹی کھائیے شکر سے اور دنیا ٹھگیئے مکر سے" ایسی بات ہے *

دیکھو دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے۔ جو کچھ ڈھونگ بازی اور فریب کرتا ہے وہی مال پاتا ہے *

(محقق) جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تم کو راجا سزا کیوں نہیں دیتا؟

(مت والے) ہم نے راجا کو بھی اپنا چیلہ بنا لیا ہے ہم نے پختہ انتظام کیا ہے۔ ٹوٹے گا نہیں *

(محقق) جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ کر انکا نقصان کرتے ہو تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دوگے؟ اور گھور نرک میں پڑوگے۔ تھوڑی زندگی کے لئے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے *

(مت والے) جب جیسا ہوگا تب دیکھا جائیگا۔ نرک اور پرمیشور کی طرف سے سزا جب ہوگی تب ہوگی۔ اب تو عیش کرتے ہیں۔ ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں۔ کچھ جبراً نہیں لیتے۔ پھر راجا سزا کیوں دے؟ *

(محقق) جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیاء چھین لیتا ہے جیسے اُس کو سزا ملتی ہے ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः। मनु० अ० २। श्लो० ५३

(محقق) تمہارے چال چلن (اور) کاروبار سے
(مت والے) دین داروں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر سے صرف لیلا کرتے ہیں ۔
(محقق) جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے۔ اس لئے اندر سے بھی ناپاک ہو ۔
(مت والے) ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں ۔
(محقق) جیسے تم گرو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہونگے ۔
(مت والے) ایک مت کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انسانوں کے اوصاف۔ اعمال۔ اور خواص مختلف ہیں ۔
(محقق) جو بچپن میں ایک سی تعلیم دیجائے۔ راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار (کریں) اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہوجائے اور دو مت یعنی دھرماتما اور ادھرماتما ہمیشہ رہتے ہیں وے تو رہیں۔ لیکن دھرماتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دُنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں تب دُکھ (بڑھتا ہے) جب سب عالم یکساں اُپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو ۔
(مت والے) آجکل کلی یُگ ہے ست یُگ کی بات مت چاہو ۔
(محقق) کلی یُگ نام کال (زمانہ) کا ہے۔ زمانہ بیحرکت ہونے کی وجہ سے کچھ دھرم ادھرم کے کرنے میں معاون یا مخالف نہیں۔ بلکہ تم ہی کلی یُگ کی تصویریں بن رہے ہو ۔ اگر انسان ہی ست یُگ کلی یُگ نہ ہوتے تو کوئی بھی دنیا میں دھرماتما نہ ہوتا یہ تمام صحبت کے بھلے بُرے نتائج ہیں۔ فطرت کے نہیں ۔
اتنا کہہ کر آپت کے پاس گیا۔ اُن سے کہا کہ مہاراج! تم نے مجھے بچایا نہیں تو میں بھی کسی کے دام میں پھنسکر تباہ و برباد ہوجاتا۔ اب میں بھی اِن پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے فرمودہ ست مت کی تائید کیا کرونگا ۔
(آپت) یہی تمام انسانوں کا (عموماً) عالم اور سنیاسیوں کا خصوصاً کام ہے کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سُنا کر سچے اُپدیش سے فیض پہنچائیں ۔

نام کے برہمچاری اور سنیاسیوں کی تجیا چاہئے

۱۰۷- (سوال) جو برہمچاری سنیاسی ہیں وے تو ٹھیک ہیں ۔

سُنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سونا آنے اور پیسے کوڑی جڑوں کی شکل والا۔ کلائیکت جو روپیہ ہے وہی ظاہرا بھگوان ہے۔ اِسی لئے سب کوئی روپیوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپیوں سے پُورے ہوتے ہیں + ۲ +

(محقق) ٹھیک ہے۔ تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی۔ تم نے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سُکھ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اِس میں دُنیا کی بربادی ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسا ست اُپدیش میں دُنیا کو فیض پہنچتا ہے ویسے ہی جھوٹے اُپدیش سے زیان ہوتا ہے + جب تم کو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کرکے دولت کو فراہم کیوں نہیں کرلیتے +

(مت والے) اُس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے دیکھو تلسی کے پتے ڈالکر چرنامرت دے۔ کنٹھی باندھ دیتے۔ چیلہ مُونڈنے سے عمر بھر کے لئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے۔ پھر جس طرح چاہیں چلاویں چل سکتا ہے +

(محقق) یہ لوگ تم کو بہت سامال کس لئے دیتے ہیں؟ +

(مت والے) دھرم۔ سوُرگ اور مُکتی کے لئے +

(محقق) جب تم ہی مُکت نہیں اور نہ مُکتی کی ماہیت یا اُس کے ذریعے جانتے ہو تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملے گا +

(مت والے) کیا اِس جہان میں ملتا ہے؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے۔ جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب اِن لوگوں کو عقبےٰ میں ملجاتا ہے +

(محقق) اِنکو تو دیا ہُوا ملجاتا ہے یا نہیں تم لینے والوں کو کیا ملے گا؟ جہنم یا اور کچھ؟ +

(مت والے) ہم بھجن کیا کرتے ہیں اِس کا سُکھ ہم کو ملیگا +

(محقق) تمہارا بھجن تو ٹکا ہی کے لئے ہے وے سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہیں گے اور جس گوشت کے ٹکڑے کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہوکر یہاں ہی رہ جائیگا۔ جو تم پرمیشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی +

(مت والے) کیا ہم ناپاک ہیں؟ +

(محقق) اندر سے بڑے ناپاک ہو۔

(مت والے) تم نے کیسے جانا؟ -

اس قسم کے شلوک پڑھکر ہر ہر بول اُن کے اوپر پھولوں کی بارش کرکے لیٹ کر نمسکار کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا نہ کرے اُس کو وہاں رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ دمبھ دنیا کو دکھلانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ دنیا میں عزت ہو اور مال ملے +

۱۰۹ اسی طرح ہی متھ دھاری گرھستی ہوکر بھی سنیاس کا محض گھمنڈ کرتے ہیں عمال کچھ نہیں (کرتے) +

متھ دھاریوں کی لیلا

سنیاسی کے وہی اعمال ہیں جو پانچویں سملاس میں لکھ آئے ہیں۔ اُنکو نہ کرکے وقت رائیگاں کھوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا اُپدیش کرے اُس کے بھی مخالف ہوتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ بھسم رودراکھش پہنتے اور کئی شیو فرقے (میں ہونے) کا گھمنڈ کرتے ہیں + جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر آچاریہ کے کہے ہوئے کی تائید اور چکرانکت وغیرہ کی تردید میں راغب ہو جاتے ہیں + وید کے طریق کی ترقی اور جتنے پاکھنڈ کے طریق ہیں اُن کی تردید میں راغب نہیں ہوتے +

۱۱۰ یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تردید و تائید سے کیا مطلب؟ ہم تو مہاتما ہیں۔ ایسے لوگ بھی دُنیا کا بھار بن رہے ہیں + جب اِن کی یہ حالت ہے تب ہی تو وید مارگ کے مخالف وام مارگ وغیرہ فرقہ والے عیسائی۔ مسلمان۔ جینی وغیرہ بڑھ گئے (اور) اب بھی بڑھتے جاتے ہیں + اِنکی بربادی ہو رہی ہے تو بھی اُنکی آنکھ نہیں کھُلتی۔ کھُلے کہاں سے۔ اگر کچھ اُن کے دل میں رفاہ عام کا خیال اور فرض کے پورا کرنے کا شوق ہو +

اِن کے نکمے رہنے سے جھوٹے مذہب ترقی پا رہے ہیں۔

۱۱۱ البتہ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے دنیا کی مذمت سے بہت ڈرتے ہیں + (لوک ایشنا) دنیاوی عزت۔ (وتیشنا) دولت بڑھانے میں مصروف ہوکر عیش اڑانا (پُتر ایشنا) اولاد کی مانند چیلوں سے محبت رکھنا + اِن تین ایشناؤں (دُنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب ہے + جب دُنیوی خواہش ہی نہیں دور ہوئیں تو پھر سنیاس کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور رعایت سے مبرّا ہوکر وید مارگ کے اُپدیش سے دنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات مشغول رہنا سنیاسیوں کا افضل کام ہے۔ جب اپنے لائق کاموں کو نہیں کرتے تو پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھانا فضول ہے۔ جیسے گرھستی کاروبار اور اپنی بہتری کے لئے

یہ سنیاسی دنیا کی مذمت سے ڈرتے اور عیش و عشرت میں غلطاں رہتے ہیں۔

(جواب) یہ آشرم تو ٹھیک ہیں لیکن آج کل اِن میں بھی بہت سی گڑبڑ ہے۔ کتنے ہی برھمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر سِدھا ی کرتے اور جپ پُرشچرن وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام نہیں لیتے کہ جس کی وجہ سے برھمچاری نام ہوتا ہے۔ برھم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے۔ وے برھمچاری بکری کی گردن کے پستان کی مانند فضول ہیں +

ویسے (ہی) سنیاسی (بھی) نلے علم (ہوکر) دنڈ (عصا) کمنڈلو (کاسہ) لیکر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لیکر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں وہ برھمچاری اور سنیاسی جو اِدھر اُدھر تری۔ خشکی (کی سیر) پتھر وغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کرکے بھی خاموش ہو بیٹھتے۔ تنہا جگہ میں حسب دلخواہ کھا پی کر سوتے اور حسد و کینہ میں مبتلا ہو کر مذمت۔ بد فعلی کرکے گذران کرتے۔ بھگوے کپڑے اور دنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے اپنے آپکو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلیٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں وے سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں + اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وے اچھے ہیں +

۱۰۸ (سوال) گری۔ پُری۔ بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں۔ کیونکہ منڈلی بنا کر اِدھر اُدھر گھومتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو عیش کراتے ہیں اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اُپدیش کرتے ہیں اور کچھ کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں۔ اس لئے وے اچھے ہوں گے +

> گری پُری منڈلیوں میں پھرنے والے بھی نام کے ہی سنیاسی ہیں

(جواب) یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں قدیمی نہیں۔ اُنکی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں۔ بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں۔ دمبھی بھی ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں۔ شام کے وقت وہ مہنت جو اُن میں بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔ سب براہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لے کر

नारायणं पद्मभवं वसिष्ठं शक्तिं च तत्पुत्रपराशरं च।
व्यासं शुकं गौड़पदं महान्तम् ॥

سُنا تھا کہ وے مہاتما اس طرف کو آئے ہیں + گرھست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا اُن کے دیدار کریں گے اور دل کی باتیں پوچھیں گے + اس طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اُس سِدھ سادھک کی بات بتلا کر رات کو سِدھ سادھک ملکر کھاتے پیتے اور سو رہتے ہیں + پھر علے الصباح شہر یا گاؤں میں جاکر اُسی طرح دو تین دن کہکر پھر چاروں سادھک علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما مل گئے۔ تم کو اُنکا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو۔ وے جب تیار ہوتے ہیں تب سادھک اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو ہم سے کہو ؟ کوئی اولاد کی خواہش ظاہر کرتا۔ کوئی دولت کی۔ کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی +

اُنکو وے سادھک لے جاتے ہیں۔ سِدھ سادھکوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے (اُن سے کام لیتے ہیں) یعنی جس کو دولت کی خواہش ہو اُس کو داہنی طرف۔ جس کو اولاد کی خواہش ہو اُس کو مقابل کی طرف۔ اور جس کو بیماری کے دور کرنے کی خواہش ہو اُس کو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنے کی خواہش ہو اُسکو پیچھے سے لیجاکر مقابل والوں کے درمیان بٹھا دیتے ہیں۔ جب نمسکار کرتے ہیں اُسی وقت وہ سِدّھ اپنی سِدھائی کی جھپٹ میں بہ آواز بلند بولتا ہے "کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کر کے آیا ہے"؟ اِسی طرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں جو دولت کی خواہش کرکے آیا"؟ فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے"؟ مریض سے "کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دور کرنے کی خواہش سے آیا"؟ ہم طبیب نہیں ہیں جو تیری مرض دور کردیں کسی طبیب کے پاس جا" +

لیکن جب اُس کا باپ بیمار ہو تو اُس کا سادھک انگوٹھا اگر ماں بیمار ہو تو انگشت سبابہ۔ اگر بھائی بیمار ہو تو وسطی انگشت۔ اگر عورت بیمار ہو تو بنصر۔ اگر لڑکی بیمار ہو تو خنصر دکھا دیتا ہے + اس کو دیکھ کر وہ سِدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ تیری ماں۔ تیرا بھائی۔ تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے + تب تو وے چاروں ہی فدا ہو جاتے ہیں۔ سادھک لوگ اُن سے کہتے ہیں دیکھو! جیسے ہم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں ؟

گرھست کہتے ہیں ہاں جیسا تم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں تم نے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوش قسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کرکے

محنت کرتے ہیں۔ اُن سے زیادہ غیر کی بھلائی کرنے کے لئے محنت کرنے میں سنیاسی بھی مستعد رہیں + تب ہی سب آشرم ترقی کرسکیں +

۱۱۲ دیکھو! تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں۔ عیسائی مسلمان تک ہوتے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو (اپنے میں) ملالینا نہیں ہوسکتا۔ ہو تو تب جب تم کرنا چاہو! جب تک موجودہ زمانے اور آنے والے زمانے میں ترقی کرنے کی سیرت پیدا نہیں ہوتی تب تک آریہ ورت اور دیگر ممالک کے باشندوں کی ترقی نہیں ہو سکے گی + جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اپدیش ہوں تب ہی مُلکی ترقی ہوتی ہے +

عیسائی مسلمان وغیرہ غیر مذاہب والوں کو آریہ یعنی ویدک دھرمی بنانا چاہیئے۔

۱۱۳ خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تم کو سچ مچ دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً کوئی سادھو دُکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سِدھیاں تبلاتا ہے۔ اُس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی ہیں۔ باباجی سب کو لڑکے ہونے کی دُعا خیر کہدیتا ہے + اُنمیں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اُس سے کوئی پوچھے کہ سوری۔ کُتی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے گی + اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو آپ ہی کیوں مر جاتا ہے ؟

لڑکے دینے والے سادھوؤں کی لیلا سے بچنا چاہیئے۔

۱۱۴ کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکھا کھا جاتے ہیں۔ مثلاً دھن ساری کے ٹھگ + یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں۔ جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اُس کو سِدھ بنا لیتے ہیں جس شہر یا گاؤں میں دولت مند لوگ ہوتے ہیں اُس کے نزدیک جنگل میں اُس سِدھ کو بٹھا دیتے ہیں۔ اُس کے سادھک شہر میں جاکر انجان بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں ؟ وے ایسا سُن کر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے ؟ سادھک کہتا ہے کہ بڑا سِدھ ہے دل کی باتیں بتلا دیتا ہے۔ جو مونھ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے۔ اُس کے دیدار کے لئے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں + جنے کسی سے

دھن ساری کے ٹھگ اور دیگر ٹھگ ایسی لیلا کرتے ہیں کہ لکھے پڑھے بھی دھوکھا کھا جاتے ہیں

بڑے درجہ کے جاہل ہو کر بڑی تکلیفات اُٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کہی گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے ؂

न वेत्ति यो यस्य गुणप्रकर्षं स तस्य निन्दां सततं करोति ।
यथा किराती करिकुम्भजाता मुक्ताः परित्यज्य बिभर्ति गुञ्जाः॥
छ० चा० अ० ११ । श्लो० १२ ॥

یہ کسی شاعر کا شلوک ہے کہ جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اُس کی مذمت ہمیشہ کرتا ہے۔ جیسے جنگلی بھیل گج مکتاؤں[1] کو چھوڑ گنجا[2] کا ہار پہن لیتا ہے ویسے ہی جو شخص عالم گیانی۔ دھرم پر چلنے والا۔ نیک آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا یوگی۔ ہمتی۔ نفس کُش۔ نیک سیرت ہوتا ہے وہی دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکھش کو حاصل کرکے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ راحت بھوگتا ہے ؂

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تواریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لئے ظاہر کیجاتی ہے ؂

۱۱۵ اب آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراج یُدھشٹر سے لے کر مہاراج یشں پال تک (راجا ہوئے ہیں) درج کرتے ہیں ؂ شریمان مہاراجہ سوایمبھو منو جی سے لے کر مہاراجہ یُدھشٹر تک کی تواریخ مہا بھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے ؂

روئے زمین کے اوّل مہاراجہ سوایمبھو منو سے لے کر مہاراجہ یُدھشٹر کی تواریخ کتاب مہا بھارت میں درج ہے یہاں پر مہاراجہ یُدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یشں پال تک کا مختصر شجرۂ نسب لکھا جاتا ہے ؂

اِس سے شریف لوگوں کو اِس زمانہ کی تواریخ کا کچھ حال ظاہر ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ مضمون (رسالہ) "ودیارتھی سنملت ہریشچندر کا اور موہن چندرکا" میں جو کہ مہینے میں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ متصل چتوڑ گڑھ ریاست اودے پور میواڑ

(نوٹ مترجم) [1] شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے اُسکو گج مکتا کہتے ہیں۔
[2] گنجا بمعنی گھونگا ؂

ہم خوش ہو گئے + سادھک کہتا ہے سُنو بھائی! یہ مہاتما (عارف) آزاد ہیں۔ یہاں بہت دن نہیں ٹھیریں گے۔ اگر انکی دُعا خیر لینی ہو تو اپنی اپنی توفیق کے مطابق انکی تن من دھن سے خدمت کرو کیونکہ "سیوا سے میوہ ملتا ہے" + اگر کسی پر نظر عنایت ہو گئی تو نہ معلوم کیا دُعا دیدیں۔ سنتوں کی کیفیت عجیب ہے + گرھستی ایسی للو پتو کی باتیں سُنکر بڑی خوشی سے اُن کی تعریف کرتے ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں + سادھک بھی اُن کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں اس لئے کہ کوئی اُنکی قلعی نہ کھولدے + وہ دولت مند اپنے جس دوست سے ملیں اُس کے سامنے (اُس کی) تعریف کرتے ہیں +

اسی طرح جو جو سادھکوں کے ساتھ جاتے ہیں اُن اُن کا حال سب بتلا دیتے ہیں + شہر میں (یہ) ہلہ مچتا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سِدھ آئے ہیں اُن کے پاس چلیں + جب جوق درجوق لوگ جاتے اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب۔ میرے دل کی بات کہئے۔ تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چُپ چاپ ہوکر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اُس کے سادھک بھی کہنے لگجاتے ہیں کہ اگر تم اُن کو بہت ستاؤ گے تو چلے جائیں گے۔ اور جو کوئی بڑا دولت مند ہوتا ہے وہ سادھک کو الگ بلاکر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلادو تو ہم سچ مانیں + سادھک نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ دولتمند نے اُس کو بتادی + تب اُس کو اُسی قسم کے طریق سے لیجاکر بٹھا دیتا ہے۔ اُسے سِدھ نے سمجھ کر جھٹ کہدیا تب تو میلہ بھر نے سُن لیا کہ اہو! بڑے ہی سِدھ ہیں + کوئی مٹھائی۔ کوئی پیسہ۔ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا اور کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے + پھر جب تک بہت سا قدر رہا تب تک حسب لخواہ لُوٹتے رہے۔ اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پُورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا خیر یا راکھ اُٹھاکر دیدیتا ہے۔ اور اُنسے ہزاروں روپے لیکر کہہ دیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائے گا +

اِس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اس لئے ویدو غیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہیئے تاکہ اِنسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچاسکے۔ انسانیت کی آنکھ عِلم ہی ہے۔ بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا + جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وے ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں۔ جو بدصحبت میں رہتے وے بدکار۔ گناہ گار

انکی تفصیل یہ ہے

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یُدھشٹر	۳۶	۸	۲۵
۲	راجہ پریکھشت	۶۰	۰	۰
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲
۵	دویتہ راما	۸۸	۲	۸
۶	چھترمل	۸۱	۱۱	۲۷
۷	چتر رتھ	۷۵	۳	۱۸
۸	دشٹ سشیلیہ	۷۵	۱۰	۲۴
۹	راجہ اُگرسین	۷۸	۷	۲۱
۱۰	راجا شُورسین	۷۸	۷	۲۱
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۵
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴
۱۳	رکھشک	۶۴	۷	۴
۱۴	سُکھدیو	۶۲	۰	۲۴
۱۵	نرھری دیو	۵۱	۱۰	۲
۱۶	سچی رتھ	۴۲	۱۱	۲
۱۷	شورسین (دویم)	۵۸	۱۰	۸
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰
۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۲۰
۲۲	نرہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳

ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اُس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے ٭

اسی طرح سے اگر ہمارے آریہ سجن تواریخی اور علمی کُتب کی تفتیش کر کے (لوگوں پر نتائج) ظاہر کریں گے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا ٭

مذکورۂ بالا رسالہ کے اڈیٹر کو اپنے (ایک) دوست سے ایک پُرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی کی لکھی ہوئی تھی (دستیاب ہوئی) اور اُس میں سے (اُس نے) اخذ کر کے رسالہ نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت ماہ مگھر سمت ۱۹۳۹ میں مندرجۂ ذیل شجرۂ نسب شائع کیا ہے:

ملک آریہ ورت کے راجاؤنکی ونشاولی یعنی شجرۂ نسب

اندر پرستھ میں آریہ لوگوں نے شری مان مہاراجا یشٹ پال تک سلطنت کی شریمان مہاراج یدھشٹر سے لیکر مہاراجا یشٹ پال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دنوں تک سلطنت کی۔ اِس کی تفصیل یوں ہے:-

راجا	تعدادِ پُشت	برس	ماہ	دن
آریہ راجا	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراج یدھشٹر کی قریباً ۳۰ پُشتیں۔ ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک (حکمران) رہیں ٭

شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا ویرمھا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجت سنگھ	۲۷	۷	۱۹
۳	سروَدت	۲۸	۳	۱۰
۴	بھُون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۱۳
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شترو شال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترومردن	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راو	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین (دویم)	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدیتہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳

راجا آدیتہ کیتو مگدھ کے راجا کو پریاگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی۔ اور ۹ پُشتیں ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں۔ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۷	۲۴
۲	مہرشی	۴۱	۲	۲۹
۳	سن رچی	۵۰	۱۰	۱۹
۴	مہا یُدھ	۳۰	۳	۸
۵	دُورناتھ	۲۸	۵	۲۵
۶	جیون راج	۴۵	۲	۵
۷	رودرسین	۴۷	۴	۲۸
۸	آری لک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۶	۰	۰

راجا راجپال کو اُس کے باجگزار راجا مہان پال نے مار کر سلطنت کی۔ اور ایک ہی پُشت ۱۴ سال تک رہی۔ اُس کی تفصیل نہیں ہے۔

راجا مہان پال کی سلطنت پر راجا وکرم آدیتہ نے "اونتیکا" (اوجین) سے فوج کشی کی اور راجا مہان پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا۔ اور ایک ہی پُشت ۹۳ سال تک حکمران رہی اسکی تفصیل نہیں ہے۔

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۲۳	پُورنمل	۴۴	۸	۷
۲۴	کردوی	۴۴	۱۰	۸
۲۵	المرِک	۵۰	۱۱	۸
۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۰
۲۷	دوّن مل	۴۰	۱۰	۲۶
۲۸	دمات	۳۲	۰	۰
۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱

راجہ کشیمک کے وزیرِ اعظم وِشروا نے راجا کشیمک کو مار ڈالا اور چودہ پُشتوں نے پانچسو سال تین ماہ اور ۱۷ دنوں تک راج کیا۔ اِنکی تفصیل:-

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	وِشروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پُورسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسینی	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ شائی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جِت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سُکھ پاتال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرُت	۴۲	۹	۲۴
۹	سجّ	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امرچوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	دشرتھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	۰	۱۴

راجا ویرسال سین کو ویرمہا پردھان نے مار کر سلطنت کی - اور (اُس کے بعد) ۱۶ پُشتیں ۵۴۴ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں۔ اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے *

رانی پدماوتی لاولد مرگئی۔ اس لئے تمام درباریوں نے مشورہ کرکے ہری پریم ویراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے ۴ پُشتیں ۵۰ سال اور ۲۱ دن تک حکمران رہیں۔ اِن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گووند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہا باہو	۶	۸	۲۹

راجا مہاباہو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں تپسیا (ریاضت) کرنے چلے گئے۔ یہ بات بنگال کے راجا آدھی سین نے سُنتے ہی اندرپرستھ میں آکر خود سلطنت کرنی شروع کر دی۔ اور ۱۲ پُشتیں ۱۵۱ سال ۱۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں۔ اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجہ آدھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	دلاول سین	۱۲	۴	۲
۳	کیشو سین	۱۵	۷	۱۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۲
۵	میور سین	۲۰	۱۱	۲۷
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۲	۲۹
۱۱	لکھشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	دامودر سین	۱۱	۵	۱۹

راجا دامودر سین نے اپنے امراء کو بہت ستایا (تھا) اسلیئے راجا کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ مل کر راجا کے ساتھ لڑائی کی اور اُس لڑائی میں راجا کو مار کر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۶ پُشتیں ۱۰۷ سال ۶ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے

راجا وِکرم آدیتہ کو شانتی داہن کے امراؤ سمدر پال یوگی پیٹھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پُشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں۔ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے ÷

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	سمدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووِند پال	۲۷	۱	۱۷
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۱۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سیس پال [۱]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وِکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳

راجا وِکرم پال نے مغربی سمت کے راجا (مُلکھ چند بوہرا) پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی۔ اِس لڑائی میں مُلکھ چند نے وِکرم پال کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کی۔ اور ۱۰ پُشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں۔ اِن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	مُلکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وِکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند [۲]	۱۰	۰	۵
۴	رامچند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۲	۹
۸	لوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۳۱	۷	۱۲
۱۰	رانی پدماوتی [۳]	۱	۰	۰

[۱] کسی تواریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے ÷

[۲] اِن کا نام کہیں مانک چند بھی لکھا ہے ÷

[۳] یہ پدماوتی گووِند چند کی رانی تھی ÷

دیباچہ ضمنی دوم

جین مت راماین و مہابھارت سے بعد کا ہے

۱۔ جب آریہ ورت کے باشندوں سے حق و باطل کے بخوبی تمیز کرانے والی " وید ودیا" دور ہوگئی اور " اودیا" کے پھیلنے سے مختلف فرقے کھڑے ہوگئے تو وہی سبب جین وغیرہ خلاف علم و عقل مذاہب کے رواج پانے کا ہوا۔ کیونکہ بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت وغیرہ میں جینیوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور جینیوں کی کتابوں میں بالمیک کی تصنیف اور بھارت میں بیان کی ہوئی رام و کرشن وغیرہ کی داستانیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہب ان کے بعد جاری ہوا۔ کیونکہ جینی لوگوں کا مذہب جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ ویسا ہی قدیم ہوتا تو بالمیک وغیرہ کی کتابوں میں ضرور اُن کا ذکر آتا۔ پس جین مذہب اِن کتابوں کے بعد چلا ہے۔

کیونکہ راماین و مہابھارت میں جینیوں کی کتب کا حوالہ نہیں ہے

۲۔ اگر کوئی جینی یہ کہے کہ جینیوں کی کتابوں سے داستانیں لے کر بالمیک وغیرہ نے کتابیں بنائی ہوں گی تو اُس سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ بالمیک کی تصنیف وغیرہ میں تمہاری کتابوں کا نام کہیں بھی نہیں لکھا۔ اور تمہاری کتابوں میں (اُن کا نام) کیوں آتا ہے۔ کیا بیٹا باپ کے جنم کو دیکھ سکتا ہے؟۔ ہرگز نہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جین اور بودھ مذہب۔ شیوا ور شاکتک وغیرہ متوں کے بعد چلے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تحقیقات کرنا انسان کا فرض ہے

۳۔ اب اِس بارھویں سملاس میں جو جو بات جینیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھی گئی ہے وہ ان کی کتابوں کا پتہ دے کر لکھی گئی ہے۔ اِس میں جینی لوگوں کو بُرا نہ ماننا چاہئے کیونکہ ہم نے جو کچھ اُن کے مذہب کے متعلق لکھا ہے۔ اُس سے محض حق و باطل کی تحقیقات مقصود ہے مخالفت یا نقصان پہنچانے کا منشاء نہیں ہے۔ جب جینی و بودھ یا دیگر لوگ اس مضمون کو دیکھیں گے تو اُن سب کو حق و باطل کی تحقیقات پر سوچنے اور تحریر کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اور واقفیت بھی ہوگی۔ جب تک آمنے سامنے ہوکر بطریق دعوے و تردید محبت کے ساتھ بحث یا تحریر نہ کی جاوے تب تک حق و باطل کی تحقیقات نہیں ہوسکتی۔ جب تک عالموں کے درمیان حق و باطل کی تحقیق نہیں ہوتی تب ہی تک علم سے بے بہرہ لوگوں کو سخت تاریکی میں پڑکر بہت دُکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اِس لئے حق کی فتح اور جھوٹ کی فنا کے لئے دوستانہ طریق پر بحث یا تحریر کرنا نوع انسان کا مقدم کام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رنّ سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نر سنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیج دی - یہ خبر پا کر پرتھوی راج چوہان دیراٹ کے راجا نے جیون سنگھ پر چڑھائی کی اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کرنے لگا + ۵ پُشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	اُبھے پال	۱۴	۵	۱۷
۳	دُرجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۳
۵	یش پال	۳۶	۴	۲۷

راجا یش پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڑھ غزنی سے چڑھائی کر کے آیا - اور راجا یش پال کو پریاگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا - اور خود اندر پرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا - اور ۵۳ پشتیں ۷۵۴ سال ایک ماہ ۱۷ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل بہت تواریخوں میں لکھی ہے اِس لئے یہاں نہیں لکھی - اس کے آگے بودھ (اور) جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا +

(نوٹ منجانب مترجم) پیڑھی کا ترجمہ پُشت کیا گیا ہے - اور پُشت سے مُراد جانشین کی سمجھنی چاہیئے +

بارھویں سملاس کا آغاز

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک۔ بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن (تردید و تائید) کا مضمون بیان کرتے ہیں۔

برہسپتی کے رندانہ عقائد

(۱)۔ ایک شخص برہسپتی نامی گزرا ہے جو وید۔ ایشور۔ اور یجنہ وغیرہ اچھے کاموں کو بھی نہیں مانتا تھا۔ اُس کا اعتقاد ملاحظہ کیجئے۔

यावज्जीवं सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جب تک جیوے سکھ سے جیوے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں جسم کے خاکستر ہونے کے بعد پھر آواگون کس طرح ہو سکتا ہے۔

چارواک کے اعتقاد (۱) پرشارتھ عیاشی ہے۔

(۲)۔ کوئی انسان وغیرہ متنفس موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ یعنی سب کو مرنا ہے۔ اِس لئے جب تک جسم میں جان رہے تب تک سکھ سے رہنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دھرم کو چھوڑیں تو دوسرے جنم میں بڑا دُکھ ملے (تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے) اُس کو "چارواک" جواب دیتا ہے کہ "ارے بھولے بھائی! مرنے کے بعد وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا۔ بھسم ہو جاتا ہے وہ پھر دُنیا میں نہیں آئیگا۔ اِس لئے جس طرح ہو سکے۔ آنند میں رہو۔ دنیا میں حکمت عملی سے چلو۔ حشمت بڑھاؤ۔ اور اُس سے حسب خواہش حظ اُٹھاؤ اسی دنیا کو سمجھو۔ پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

(۲) جسم ہی جیو ہے

دیکھو مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا اِن چار عناصر کی تبدیل ہیئت سے یہ جسم

انسانوں میں کبھی ترقی نہ ہو سکے۔

جینیوں کی کتابیں بمشکل ہاتھ آئی ہیں

۴۔ یہ بودھ اور جین مذہب کا مضمون خود اُن کے علاوہ دیگر مذہب والوں کے لئے بھی نہایت مفید اور واقفیت کا ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی کتابیں کسی دوسرے مذہب والے کو دیکھنے پڑھنے یا نقل تک کرنے کے لئے نہیں دیتے بڑی کوشش و محنت سے میں نے اور خصوصاً آریہ سماج بمبئی کے منتری سیٹھ سیوک لال کرسن داس نے ان کی کتابیں حاصل کیں۔ مطبع جین پربھاکر واقع شہر کاشی میں (اِن کی بعض کتابوں کے) چھپ جانے اور نیز بمبئی میں کتاب موسومہ "پرکرن رتناکر" کے طبع ہونے سے سب لوگوں کو جینیوں کے مذہب کا مطالعہ کرنا آسان ہوگیا ہے۔

بھلا یہ کون سے عالموں کی بات ہے کہ اپنے مذہب کی کتابیں خود ہی دیکھیں اور دوسروں کو نہ دکھائیں۔ اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن کتابوں کے مصنفوں کو پہلے ہی شک تھا کہ اُن میں ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اگر غیر مذہب والے دیکھیں گے تو تردید کریں گے اور اگر ہمارے مذہب والے دوسروں کی کتابوں کو دیکھیں گے تو اِس مذہب پر اعتقاد نہیں رہے گا۔ خیر کچھ ہی ہو۔ مگر بلا شبہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اپنے عیب تو دکھائی نہیں دیتے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں از حد کمربستہ رہتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے کیونکہ اوّل (انسان) اپنے عیبوں کو دیکھ کر دور کرلیوے تب دوسرے شخص کے عیبوں پر نظر ڈال کر اُنہیں دور کرے۔ اب میں بدھ اور جینیوں کے مذہب کا مضمون سب نیک منش لوگوں کے روبرو پیش کرتا ہوں تا کہ وہ صحیح نتیجہ کو پہنچ سکیں۔

ع عاقلاں را اشارتے کافی است

नाहं मोहं ब्रवीमि अनुच्छित्तिधर्मायमात्मेति ॥

یا جنیہ ولکیہ کہتے ہیں کہ اے میتری! میں موہ (بیہوشی یا غفلت) سے یہ بات نہیں کہتا بلکہ (دراصل) آتما غیر فانی ہے جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے جب جیو جسم سے الگ ہوجاتا ہے۔ تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ ہو تو (کیا وجہ ہے کہ) اُس کے ساتھ ملنے سے چیتنا (ادراک) اور جدا ہونے سے "جڑتا" (عدم ادراک) ہوتی ہے (پس) وہ جسم سے الگ ہے +

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اسی طرح پرتیکش (احساس) کرنے والا اپنے تئیں حواس کے ذریعہ سے (محسوس) نہیں کرسکتا۔ جس طرح (انسان) اپنی آنکھ سے گھڑے۔ کپڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے اُسی طرح وہ آنکھ کو اپنے علم کے ذریعہ سے دیکھتا ہے جو ناظر ہے وہ ناظر ہی رہتا ہے منظور کبھی نہیں ہوتا۔ جس طرح سہارے کے بغیر سہارا چاہنے والا۔ علت کے بغیر معلول۔ کُل کے بغیر جزو۔ اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا اُسی طرح پرتیکش (محسوس) کرنے والے کے بغیر پرتیکش (احساس) کس طرح ہوسکتا ہے۔

(۲) مباشرت پُرشارتھ کا پھل نہیں — اگر خوبصورت عورت کے ساتھ مباشرت کرنے ہی کو پرشارتھ (مقصد انسانی) کا پھل مانیں تو وہ لمحہ بھر کا سکھ ہے اور اُس سے دُکھ بھی ہوتا ہے۔ تب وہ (دُکھ) بھی پُرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے تو "سورگ" کے مٹ جانے سے دُکھ بھوگنا پڑے گا۔ اگر کہو کہ دُکھ کے دور کرنے اور سُکھ کے بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئیے تو مُکتی کے سُکھ کی تردید ہوتی ہے[1]۔ اِس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں۔

چارواک کے آزادانہ خیالات — **۴** - چارواک کہتا ہے جو دُکھ سے ملے ہوئے سُکھ کو ترک کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے اُسی طرح دنیا میں عقل مندوں کو چاہئیے کہ سکھ کو لے لیں اور دُکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اِس جہان کے موجودہ سُکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سُورگ کے سکھ کی خواہش کرکے پرلوک (دوسرے جنم) کیلئے اگنی ہوتر وغیرہ کرم۔ اُپاسنا۔ اور گیان کانڈ پر جنگلی دھورتوں (مکاروں) کے بنائے ہوئے وید میں ہدایت ہے عمل کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ دوسرا جنم ہی نہیں ہے تو اُس کی امید رکھنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ

---

[1] یعنی اگر اصلی سُکھ اُسی کا نام ہے کہ جہاں دُکھ ہوا فوراً اُس کے دُور کرنے کی فکر کی تو سُکھ یا صحت قایم رکھنے کے لئے ہر وقت کا فکر لگا رہنا سُکھ کس طرح ہوسکتا ہے فکر و تشویش مکتی میں شامل نہیں ہیں۔ مکتی دراصل ایسے مسلسل سُکھ کا نام ہے۔ جس کے اثنا میں کسی قسم کا دُکھ واقع نہیں ہوتا گویا دُکھ سُکھ کے متواتر سلسلے کا نام مکتی نہیں ہے۔ مترجم

بنا ہے۔ اور انہیں کے اتصال سے چیتنیہ (ادراک) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشئی اشیاء کے کھانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے اُسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پُن کا پھل کس کو ملے گا۔

तच्चैतन्यविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात् ॥

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

(اس لئے ادراک کی صفت سے موصوف جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں)

اِس جسم میں چاروں عناصر کے اتصال سے جیو آتما پیدا ہو کر اُن کے انفصال کے ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی "پرتیکش" (محسوس) نہیں ہوتا ہم صرف "پرتیکش" ہی کو مانتے ہیں کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں۔ اس لئے پرتیکس (احساس) جو مقدم ہے اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ غیر مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے۔

(۳) مباشرت۔ پرشارتھ کا پھل ہے۔

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پُرشارتھ (مقصد انسانی) کا پھل ہے۔

۳۔ جواب۔ یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (غیر ذی شعور) ہیں۔ اُن سے چیتن (مدرکہ) کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح اب ماں باپ کے صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے اُسی طرح پیدائش دنیا کی ابتدا میں انسان وغیرہ کے جسم اگر پرمیشور خالق نہ ہو کبھی ترکیب نہیں اسکتے چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے جڑ کو نہیں۔

(ان عقاید کی تردید (۱) جیو کا ثبوت۔

اشیا نشٹ یعنی نظر سے غایب ہو جاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نابود نہیں ہوتی اسی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا نابود ہونا بھی نہ ماننا چاہئے۔ جب جیو آتما جسم میں آتا ہے۔ تب ہی اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے تب یہ جسم جس کو موت لاحق ہوئی ہے ویسا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے چیتن کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی ہے۔

नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायिकाः ॥ २ ॥
पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥ ३ ॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत् तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥ ४ ॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः ।
प्रासादस्योपरिस्थानाम त्र कस्मान्न दीयते ॥ ५ ॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥ ६ ॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः ।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः ॥ ७ ॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह ।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित् ॥ ८ ॥
त्रयो वेदस्य कर्त्तारो भण्डधूर्तनिशाचराः ।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम् ॥ ९ ॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नन्तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्त्तितम् ।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्त्तितम् ॥ १० ॥
मांसानां खादनं तद्वन्निशाचरसमीरितम् ॥ ११ ॥

چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جین بھی جہاں کی پیدائش طبعاً مانتے ہیں۔
(۱) کوئی خالق نہیں (۱) جو جو طبعی خواص ہیں اُن کے ساتھ "درویہ" (جوہر) تعلق پاکر سب اشیاء بنتی ہیں۔ جہان کا بنانے والا کوئی نہیں +

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम् ॥
बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः ॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے کہ اگنی ہوتر۔ تین وید۔ تر دنڈ[1] اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے دراصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے اسی کا نام نرک ہے۔ دُنیا میں جس کو راجہ مان لیا وہی پرمیشور ہے اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اِس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔

اور اُن کی غلطی

جواب ۔ محض حظ نفس کے شکھ کو پرشارتھ کا پھل مانکر صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصولِ مراد اور سورگ ماننا جہالت ہے۔

اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا۔ اور بارش کے پانی کی صفائی ہوکر تندرستی ہوتی ہے اور اُس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید۔ ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی مذمت کرنا دھورتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

جو تر ڈنڈا اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو اس سے بڑھ کر جو سخت (مہلک) امراض وغیرہ ہیں وہ نرک کیوں نہیں۔

اگر راجا کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں تو درست ہے لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجا ہے اگر اُس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو تو تم جیسا کوئی بھی جاہل نہیں۔

اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے تو گدھے۔ کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا؟ فقط شکل ہی مختلف رہی۔

چارواک ۔ ۵ ۔

چارواک کے مذہبی عقائد ہندوؤں کی تردید ہیں۔

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः ।
केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः ॥ ९ ॥
न स्वर्गो नाऽपवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः ॥

[1] ۔ تر ڈنڈے سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں جو آجکل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں ۔ مترجم

مندرجہ بالا عقائد کا کھنڈن منڈن ۲

۶- جواب (۱) چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں باترتیب ملکر خود بخود طبعاً پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر طبعاً بن سکتیں تو دوسرے سورج چاند زمین اور ستارے وغیرہ "لوک" کیوں نہیں بن جاتے۔

(۲) سورگ سُکھ بھوگنے اور نرک دُکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو تو سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکے گا جسطرح اس وقت سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا جیو ہے اُسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے کیا ورن آشرمیوں کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں

(۳) جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ اور مرے ہوؤں کا شرادھ و ترپن کرنا من مانی گھڑت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث یہ بھاگوت وغیرہ پوران کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اِس لئے اس بات کا رد[1] تردید کے لائق نہیں ہے۔

(۴) جو چیز ہست ہے وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا جسم جلکر راکھ ہو جاتا ہے جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے قالب میں چلا جاتا ہے۔ اِس لئے جو شخص قرضہ وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اِس جہان میں بھوگ (عیش) کرتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جہان میں نرک یعنی دُکھ بھوگتے ہیں۔ اِس میں ذرا بھی شک نہیں ہے +

(۵) جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے اور اُس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اِس لئے پھر کنبہ میں نہیں آ سکتا۔

(۶) ہاں برہمنوں نے مُردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ پس چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں اس لئے بیشک قابل تردید ہے۔

(۷) اب کہئے اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت۔ اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ دھورت اور نشاچر تھے۔ اُن کی مکاری ہے ویدوں کا (قصور) نہیں۔ لیکن چارواک۔ آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے کہ انھوں نے چار ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سنا۔ نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اِسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی اور وہ بے سرو پا ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ بدکردار وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے۔

(۸) جائے غور ہے کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اُس سے صحبت کرانا اور یجمان

[1] یعنی اس بات کی تردید واجب ہے + (مترجم)

(جو چار مذہب اوپر بیان کئے گئے) اُن میں سے چارواک حسب ذیل اعتقاد رکھتا ہے پرلوک (دوسرا جنم) اور جیو آتما کو بودھ اور جین مانتے ہیں چارواک نہیں۔ اِن تینوں کے باقی عقائد بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں۔

(۲) جیو۔ سورگ۔ نرک۔ پرلوک۔ ورن آشرم ہوم میں پشو بدھ اور شرادھ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

(۲) نہ کوئی سورگ ہے نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے اعمال پھل دینے والے ہیں +

(۳) اگر یجنہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کرکے (اُنہیں) سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

(۴) اگر مرے ہوئے جیوؤں کا شرادھ اور ترپن کرنا سیری بخش ہو سکتا ہے تو پردیش میں جانے والے سفر میں زادِ راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں تو پردیش میں جانے والوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن کے نام سے دے کر دوسرے مقام میں پہنچا دیویں۔ اگر یہ نہیں پہنچتا تو وہ سورگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

(۵) اگر جہانِ فانی میں دان کئے ہوئے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

(۶) اِس لئے جب تک زندہ رہے تب تک سُکھ سے زندگی بسر کرے۔ اگر گھر میں چیز نہ ہو تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑیگا کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے وہ دونوں پھر واپس نہیں آئیں گے۔ پھر کون کس سے مانگے گا اور کون دے گا؟

(۷) جو لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا جیو پھر گھر واپس کیوں نہیں آجاتا +

(۸) اِس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا کرم مُردہ کے کرتے ہیں یہ سب لیلا اُن کی دُکانداری کی ہے۔

(۳) وید پر اعتراض اور اُن کی مذمت

(۹) وید کے بنانے والے بھانڈ۔ دھورت (مکّار) اور "نشاچر" یعنی راکشس یہ تین ہیں۔ "جربھری"۔ "ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں۔

(۱۰) دیکھو! دھورتوں کی کارروائی کہ گھوڑے کے لِنگ کو عورت پکڑے! یجمان کی عورت کا اُس کے ساتھ ہم صحبت کرانا۔ اور لڑکی سے ٹھٹھہ کرنا وغیرہ جو لکھا ہے وہ دھورتوں کے سوائے (اور کسی کا کام) نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ وید کا حصہ راکشس کا بنایا ہوا ہے۔

(دوسرا جنم)۔ عاقبت۔ اور مکتی کو بھی مانتے ہیں۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے۔

لیکن ناستک پن۔ وید و ایشور کی مذمت۔ غیر مذاہب سے دشمنی۔ چھ یتن (یعنی آگے بیان کیے ہوئے چھ فعل) اور جہان کا پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب ایک ہیں۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔

اب بودھ مذہب کے بارے میں اختصار سے لکھتے ہیں۔

कार्य्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

بودھوں کی چارواک سے علیحدہ شاخ کیوں ہوئی۔

۹۔ معلول اور علت کے تعلق سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین۔ اور پرتیکش حصہ سے باقی[۱] میں انومان (قیاس) ہوتا ہے اس کے بغیر انسانوں کے تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے + ایسی ایسی تعریفوں سے انومان کی فوقیت مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی۔

بودھوں کی چار قسمیں

۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اول "مادھیمک" دوم "یوگاچار" سوم "سوترانتک" چہارم "ویبھاشک"

बुद्ध्यानिर्वर्त्ततेस बौद्धः

بودھ کی وجہ تسمیہ

۱۱۔ جو عقل "پر انحصار رکھے وہ بودھ ہے"۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے اس کو مانے اور جو عقل میں نہ آوے اس کو نہ مانے +

(۱) مادھیمک سرو شونیہ یا عدم کلی کا معتقد

۱۲۔ ان میں سے اول یعنی "مادھیمک" "سرو شونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں۔ یعنی جس قدر اشیاء ہیں وہ سب "شونیہ" نیست ہیں یعنی ابتداء میں نہیں ہوتے اور اخیر میں نہیں رہتے اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک ہے بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان[۲] کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب دوسری

---

[۱] یعنی انومان (قیاس) تین طرح سے ہے اول معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس۔ دوم علت کو دیکھ کر معلول کا قیاس اور تیسرے ایک جزو کے محسوس ہونے سے باقی حصہ کا قیاس۔ مترجم

[۲] یعنی جب تک اس کا علم رہتا ہے۔ مترجم

کی لڑکی سے جنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوائے اور کسی آدمی کا کام نہیں۔ واہیات منشاء وید کے خلاف اور غلط شرح اِن مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے۔ مگر بیچارے کرتے کیا اُن میں اِتنا علم ہی نہیں تھا کہ حق و باطل پر غور کر کے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے۔

(۹) گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شارحوں کی کارروائی ہے اِس لئے انہیں کوراکشس کہنا بجا ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا نہیں لکھا۔ اِس لئے بلا شک و شبہ ایسی ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ اُن شارحوں کو اور نیز اُن کو جنہوں نے ویدوں کے جاننے سننے کے بغیر ہی من مانی مذمت کی ہے لگے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ جنہوں نے ویدوں کی مخالفت کی اور کرتے ہیں یا کریں گے وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سُکھ کے عوض جتنا ہیبتناک دُکھ پاویں اُتنا ہی تھوڑا ہے اِس لئے کل نوعِ انسان کو وید کے مطابق چلنا نہایت واجب ہے۔

چارواک اور بدھ مت وغیرہ کیوں پیدا ہوئے

۷۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی۔ گوشت خوری اور بیگانی عورت سے مباشرت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبہ لگایا تو اِنہیں باتوں کو دیکھ کر چارواک۔ بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر یعنی دھریہ مذہب چلا لیا۔ اگر چارواک وغیرہ ویدوں کے اصلی معنی پر غور کرتے تو جھوٹی شرحوں کو دیکھ کر وید میں بیان کئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے مگر بیچارے کیا کریں؟

विनाश काले विपरीत बुद्धि:

چارواک کی خاص باتیں اور اس کی وجہ تسمیہ۔

۸۔ جب بربادی اور تباہی کا وقت آتا ہے تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے۔ اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اُس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہو جانا مانتا ہے۔ دوبارہ پیدائش اور دوسرے جنم کو نہیں مانتا۔ ایک "پرتکیش پرمان" کے سوائے انومان [قیاس] وغیرہ دلیلوں کو بھی نہیں مانتا۔

لفظ چارواک کے معنی "جو بولنے میں تیز و طرار ہو اور معنی میں زیادہ حجتیں نکالے"

بودھ اور جین پرتکیش وغیرہ چاروں پرمان۔ قدیم جیو پُنر جنم (دوبارہ پیدائش) پرلوک

بودھوں میں ایسے ایسے بہت سی بحث کی باتیں ہیں اِس طرح پر وہ چار قسم کی "بھاونا" (عقائد) مانتے ہیں +

اور اُن میں سے ہر ایک کی جُدا جُدا تردید

۱۸ - جواب - اگر سب نیست ہو تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہوسکتا۔ اور اگر سب نیست ہووے تو نیست کو نیست نہ جان سکے اِس لئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

"اوریوگا چار" جو عدم خارجی مانتا ہے تو پہاڑ اُس کے باطن میں ہونا چاہیئے۔ اگر کہے کہ پہاڑ باطن میں ہے تو اُس کے دل میں پہاڑ کی برابر جگہ کہاں ہے۔ اِس لئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

"سوترانتک" کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا تو وہ آپ بذاتہ اور اُس کا قول بھی "انُومیہ" [قیاس کرنے کے لائق شے] ہونا چاہیئے نہ کہ پرتیکش۔ اور جب پرتیکش نہ ہوا تو یہ صادق نہیں ہوسکتا کہ "یہ گھڑا ہے" بلکہ "یہ گھڑے کا ایک جُزو ہے"۔ حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے۔ "پس یہ گھڑا ہے" یہ پرتیکش ہے انُومیہ نہیں کیونکہ سب اجزاء کے اندر کُل ایک ہے۔ اُس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزاء بھی پرتیکش ہوتے ہیں یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔

چوتھا "وی بھاشک"۔ خارجی اشیا کو پرتیکش مانتا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنے والا اور علم ہوتا ہے وہیں پرتیکش ہوتا ہے + اگرچہ پرتیکش کی جانے والی شے باہر ہوتی ہے مگر اُس کی شکل کا علم آتما کو ہوتا ہے۔

نیز چار قسم کے بھاونا کی جُدا جُدا تردید۔

۱۹ - (۱) اُسی طرح اگر اشیاء کشنک (عارضی) اور اُن کا علم بھی [کشنک] عارضی ہو تو "پرتی ابھگیا" [یادیا حافظہ] یعنی میں نے یہ بات کی تھی ایسی یادداشت نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر پہلے دیکھی اور سُنی بات یاد رہتی ہے اِس لیئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں۔

(۲) اگر سب دُکھ ہی ہو اور سکھ کچھ بھی نہ ہو تو سُکھ کے مقابلہ کے بغیر دُکھ کا ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔ جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے۔ اِس لئے سب دُکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

(۳) اگر صرف "سولکشن" (ہر شے کو نشانوں یا ذریعہ شناخت سے موصوف) مانیں تو آنکھ شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) ہے اور شکل "لکشیہ" ہے۔ مثلاً گھڑے کی شکل لکشیہ [شے قابل شناخت] سے گھڑے کی شکل کا لکشن [ذریعہ شناخت] آنکھ علیحدہ ہے اور "بو" [پرتھوی کا ذریعہ شناخت] پرتھوی (شئے قابل شناخت) سے علیحدہ نہیں ہے اِسلیئے "لکشن" "لکشیہ" کو علیحدہ و شامل ماننا چاہیئے +

چیزوں میں گیان جاتا ہے تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا۔ اِس لئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے ÷

(۲) یوگا چار یا معدوم فی الظاہر کا ماننے والا

۱۳۔ دوم یوگا چار جو "باہیہ شونیہ" (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔ اشیاء باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ باہر نہیں ہیں۔ مثلاً (جب) گھڑے کا گیان آتما کے اندر ہے تب ہی آدمی کہتا ہے کہ یہ گھڑا ہے۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو تو نہیں کہہ سکتا (یہ فرقہ) ایسا ہی مانتا ہے ÷

(۳) "سوترانتک" خارجی اشیاء کا وجود قیاساً ماننے والے۔

۱۴۔ سوم "سوترانتک" جو خارجی اشیاء کو قیاساً مانتا ہے۔ کیونکہ خارجی طور پر کوئی شے مکمل طور پر پرتکش نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک جزو کے پرتکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے۔ اِن کا یہی اعتقاد ہے ÷

(۴) ویبھاشک اشیاء کا وجود خارجی ماننے والے

۱۵۔ چہارم "ویبھاشک"۔ اُس کا عقیدہ یہ ہے کہ اشیاء باہر پرتکش ہوتی ہیں باطن میں نہیں۔ مثلاً "یہ نیلا گھڑا ہے"۔ اِس اظہار حالت میں گھڑے کی نیلی ہیئت خارج میں معلوم ہوتی ہے یہ اِسی طرح مانتا ہے۔

وجہ اختلافات بالا

۱۶۔ اگرچہ اِن کا آچاریہ [بانی] بُدھ ایک ہے تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہو گئی ہیں۔ جیسے سورج کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے اور صاحب علم لوگ راست گوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وقت ایک ہوتا ہے لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا شاخوں میں سے ہر ایک کی جُدا جُدا بھاونا (عقائد)۔

۱۷۔ اب اِن مذکورہ بالا چاروں میں سے "مادھیمک" سب کو کشنک (عارضی) مانتا ہے۔ یعنی ہر ایک کشن [لمحہ] میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی اُسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی اِس لئے سب کو "کشنک" ماننا چاہئے ÷ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

دوم "یوگا چار" جو جو پرورتی (حرکت یا شغل) ہے وہ سب دُکھ ہی ہے۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی بھی قناعت نہیں کرتا۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

سوم "سوترانتک"۔ سب اشیاء اپنی اپنی لکشنوں (نشانات) یا ذریعہ شناخت سے پہچانی جاتی ہیں جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے اُسی طرح لکشن (نشان یا ذریعہ شناخت) لکشیہ (اہل نشان یا شناخت طلب شے) کے اندر ہمیشہ رہتے ہیں ÷ یہ ایسا کہتا ہے۔

چہارم۔ ویبھاشک "شونیہ" (نیستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے۔ اول مادھیمک سب کو "شونیہ" مانتا تھا۔ وہی دعوے "ویبھاشک" کا بھی ہے۔

بعض عقائد میں چارواک اور بودھ کا اختلاف رائے

۲۳ - بودھ لوگ تمام دُنیا کو محض دُکھ - دُکھ کا گھر اور دُکھ کا ذریعہ مان کر دنیا سے مخلصی پانا اور چارواکوں میں جو خاص بات مکتی - انومان اور جیو کو نہ ماننا ہے[1] - بودھ مانتے ہیں -

देशना लोकनाथानां सत्त्वाशयवशानुगा: ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभि: किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणा: ।
भिन्ना हि देशना भिन्ना:शून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
द्वादशायतनपूजा श्रेयस्करोति बौद्धा मन्यन्ते।
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परित: पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितै: ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पंचैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधै: ॥ ४ ॥

تیرتھنکروں کی بیجا عزت

۲۴ - (۱) یعنی جو گیانی تارک الدنیا جیون مکت - لوکناتھوں [یعنی] بدھ وغیرہ تیرتھنکروں کا اشیاء کے خواص کو جاننے والا - یعنی اشیاء کا جُدا جُدا اُپدیش ہے جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے اُس کو ماننا چاہیئے -

(۲) بڑے دقیق اور عام فہم کے اختلاف سے اور کہیں کہیں مخفی اور عیاں گُروؤں کے مختلف اُپدیش جو شونیہ[2] لکشن (نیستی کو ثابت کرنے) والے پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن کو ماننا چاہیئے -

دوادش آتین پوجا

۲۵ - (۳) جو "دوادش آتین" "پوجا" [بارہ مقام کی پوجا] ہے وہی موکش کرنے والی ہے -

اُس پوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ اشیاء کو حاصل کر کے "دوادش آتین" یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہیئے کسی اور کی پوجا کرنے سے کیا مطلب ؟

[1] یعنی چارواک مکتی - جیو - اور انومان کو نہیں مانتے لیکن بودھ ان کو بھی مانتے ہیں (مترجم)

[2] یہاں چھاپے کی غلطی سے لفظ شونیہ کے جگہ نیون لکھا گیا ہے - دراصل سوامی جی کی مراد لفظ شونیہ سے ہے کیونکہ آگے وہ اسی امر پر بحث کرتے ہیں - (مترجم)

(۴) "شونیہ" کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے وہی ہے یعنی "شونیہ" کا جاننے والا "شونیہ" سے علیحدہ ہوتا ہے۔

सर्वस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थंकरसंमतम् ॥

ترجمہ منجانب مترجم

(سب تیرتھنکروں کا اعتقاد ہے کہ تمام دُنیا دُکھ ہی دکھ ہے)

بودھ اور جین ایک ہیں

۲۰ - جن کو بودھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ اُنھیں کو جین بھی مانتے ہیں۔اسی واسطے یہ دونو ایک ہیں۔

اور مذکورہ بالا "بھاونا چتشٹیہ" یعنی چار "بھاوناؤں" کے ذریعہ سے تمام خیالات کو رفع کر کے نیست ہو جانے کو نروان یعنی مکتی مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو "یوگ" (حصول اشیاء) اور "اچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں (یعنی) گورو کے قول کو مستند سمجھنا۔

عقل کیوں مختلف دکھائی دیتی ہے

۲۱ - عقل میں قدیم سے واسنا (خیالات) چلے آنے کے باعث خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھلائی دیتی ہے۔

اُن میں سے اول پانچ سکندھ یعنی بُدھی کی پانچ حالتیں ہیں Forms of mundane consciousness ہیں

۲۲ - اُن میں سے اول "سکندھ"

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारसंज्ञकः ॥

اوّل حواس کے ذریعہ سے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم ہوتا ہے - وہ "روپ سکندھ" (حالتِ مادی)	(۱) مادی حالت Material form
دوّم دوران شغل علم میں علم کے جاری رہنے کو "وگیان سکندھ" (حالت احساس)	(۲) حالت احساس Sensation
سوّم "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رہنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک)	(۳) حالت ادراک Perception
چہارم گائے وغیرہ اسماء کا موسوم کے ساتھ تعلق ماننے کو "سنگیا سکندھ" (حالت تصدیق)	(۴) حالت تصدیق Conformation
پنجم "ویدنا سکندھ" سے پیدا ہوئی رغبت۔ نفرت وغیرہ۔	(۵) حالت تعقل Consciousness

کلیش (تکالیف) اور بھوک پیاس وغیرہ "اُپ کلیش" (تکالیف ادنیٰ) مستی غفلت تکبر۔ دھرم اور ادھرم کو "سنسکار سکندھ" (حالت تعقل) مانتے ہیں۔

تو اِن بودھوں اور نفس پرست لوگوں میں[1] کیا فرق رہا - جبکہ یہ بودھ لوگ اُن سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مُکتی بھی کہاں رہی۔ جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مکتی کا کیا کام ہے؟

بودھوں کے گمراہ ہونے کا باعث وید و ایشور سے منکر ہونا ہے۔

۲۷- اُنہوں نے کس درجہ اپنی اودیا کی ترقی کی ہے! جس کی نظیر اُن کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دنیا کو محض دُکھ تصور کیا۔ پھر بیچ میں "دوادش آیتن پُوجا" لگا دی۔ کیا اُن کی "دوادش آیتن پوجا" دُنیا کی اشیاء سے خارج ہے جو مُکتی کے دینے والی ہو سکے[2] تو بھلا کبھی آنکھ بند کر کے کوئی شخص جواہرات ڈھونڈھنا چاہے یا ڈھونڈھے کبھی پا سکتا ہے۔ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سُکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں۔

وویک وِلاس کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے۔

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभंगुरम्।
आर्य्यसत्त्वाख्यया तत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात्॥ १ ॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः॥ २ ॥
दुःखसंसारिणः स्कन्धास्ते च पञ्च प्रकीर्तिताः।
विज्ञानं वेदनासंज्ञा संस्कारो रूपमेव च॥ ३ ॥
पंचेन्द्रियाणि शब्दा वा विषयाः पञ्च मानसम्।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु॥ ४ ॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः॥ ५ ॥

نوٹ [1]- کیونکہ حواس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے - اور حواس کا حظ نفس میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

[2]- کیونکہ اگر دنیا کی اشیاء میں بھی شامل ہے تو وہ بھی دُکھ رُوپ ہوئی اور دُکھ روپ ہونے سے وہ مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

(۴) اِن کی "دوادش آیتن پوجا" یہ ہے۔
پانچ گیان اندریاں یعنی۔ کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک + پانچ کرم اندریاں یعنی زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گُدا اور پیشاب گاہ یہ دس حواس اور مَن اور بُدھی انہیں کی تعظیم یعنی اُن کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے۔

تردید عقائد بالا

(۱) تمام دنیا دُکھ ہی دُکھ نہیں

۲۶۔ جواب۔ اگر تمام دنیا محض دُکھ ہوتی تو کسی جیو کی پروِرتی [مشغولیت] نہیں ہونی چاہیئے دنیا میں جیووں کی مشغولیت یا رغبت پرتیکش دکھائی دیتی ہے۔ اِس لئے تمام دنیا محض دُکھ نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس میں سُکھ دُکھ دونوں ہیں۔ اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں تو خورونوش اور پرہیز اور ادویہ وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سُکھ مانتے ہیں اگر کہیں کہ ہم مشغول تو ہوتے ہیں مگر اُس کو دُکھ ہی مانتے ہیں تو یہ بات ہی ممکن نہیں۔ کیونکہ جیو سُکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے اور دُکھ جان کر باز رہتا ہے۔ دنیا میں دھرم کے کام ودیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سُکھ دینے والے ہیں۔ اُن کو کوئی صاحب علم بھی سوائے بودھوں کے دُکھ کا لِنگ (باعث) نہیں مان سکتا۔

۲۔ پانچ سکندھ ٹھیک نہیں

جو پانچ "سکندھ" (حالتیں) ہیں وہ بھی بالکل ناکمل ہیں۔ کیونکہ اگر ایسے ایسے "سکندھ" خیال میں لائے جاویں تو ایک ایک کے بہت اقسام ہوسکتے ہیں۔

۳۔ تیرتھنکروں پرنا واجب اعتقاد کرنا زیبا نہیں۔

اگر تیرتھنکروں کو اُپدیشک اور لوکناتھ مانتے ہیں اور جو ناتھوں کا بھی ناتھ قدیم پرماتما ہے اُس کو نہیں مانتے تو اُن تیرتھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا۔ اگر کہیں خود بخود حاصل ہوا تو یہ بات ممکن نہیں کیونکہ بغیر علت کے معلول نہیں ہوسکتا۔ یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا تو اب بھی اُن میں پڑھنے پڑھانے سُننے سُنانے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے۔ جبکہ نہیں ہوتے تو یہ کہنا بالکل بے بُنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اُس مریض کے بکواس کی مانند ہے جو سن پات (فسادِ خلط) کے مرض میں مبتلا ہو۔

۴۔ محض نیستی کبھی نہیں ہوسکتی

اگر محض نیستی بلا شرکت غیر شئے بودھوں کا اُپدیش (قول) ہے تو موجود شئے محض نیستی کبھی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالت عِلّت میں چلی جاتی ہے۔ اِس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے۔

۵۔ دوادش آیتن پوجا سے مُکتی نہیں ملتی

اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا "دوادش آیتن پوجا" (ہوتی ہے جس) کو مُکتی کا وسیلہ مانتے ہیں تو دس "پران" اور گیارھویں جیو آتما کی پُوجا کیوں نہیں کرتے ہو۔ جب حواس اور انتہ کرن کی پُوجا بھی مُکتی کی دینے والی ہے۔

نامزد کرتے ہیں۔

(۶) تمام سنسکار (تاثیرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال قائم ہوتا ہے۔ وہ بودھوں کا مارگ (صراط) ہے۔ اور وہی "شونیہ تتو" (عنصر نیستی) یعنی محض نیستی ہو جانا مکتی ہے۔

(۷) بودھ لوگ پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

بودھ مذہب کے چار فرقے اور اُن کے عقائد

۲۹۔ اِن کے چار فرقے ہیں "ویبھاشک" "سوترانتک" "یوگاچار" "مادھیمک"

(۸) اِن میں "ویبھاشک" جو اشیاء گیان میں ہیں اُن کو ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے اُس کی ہستی سِدھ پُرش (شخص کمالیت رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیا کو فی الباطن مانتا ہے۔ فی الظاہر نہیں۔

(۹) "یوگاچار" بدھی کو مجسم اور علم سے مرکب مانتا ہے اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیاء کا محض علم مانتا ہے اشیاء کو نہیں مانتا۔

(۱۰) اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلہ کی واسنا کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہوئی مکتی چاروں بودھوں کی (یکساں ہے)۔

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑا۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی نو بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سُرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں کے سادھوؤں کا بھیس ہے۔

اور اُن کی تردید

۳۰ - **جواب**۔ اگر بودھوں کا سُگت بدھ ہی دیوتا ہے تو اُس کا گرو کون تھا؟ اور اگر دُنیا لمحہ بھر رہنے والی ہو تو مدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اس طرح نہ رہنی چاہیئے کہ "یہ وہی ہے"۔ اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہوتی تو وہ چیز ہی نہ رہتی۔ پھر یاد کس کی رہتی۔

اگر بودھوں کا مارگ" (صراط) "کشنک واد" (مسئلہ عارضی) ہی ہے تو اُن کی مُکتی بھی لمحہ بھر رہنے والی ہو گی۔

اگر "دروّیہ" (جوہر) علم سے مرکب ہوئی ہوئی چیز ہو تو جڑ (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہیئے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے۔

بھلا جو فی الظاہر دکھلائی دیتا ہے وہ جھوٹا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اگر بدھی مجسم ہو تو دکھائی دینی چاہیئے۔

اگر صرف گیان ہی قلب کے اندر آتما میں قائم ہو۔ اور اشیاء خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے۔ تو جاننے کے لائق اشیاء کے بغیر گیان ہی نہیں ہو سکتا۔

اگر "واسنا" کا دور ہو جانا ہی مکتی ہے تو گہری نیند میں بھی مکتی ماننی چاہیئے۔ ایسا ماننا

क्षणिकाः सर्वसंस्कारा इति या वासना स्थिरा ।
स मार्ग इति विज्ञेयः स च मोक्षोऽभिधीयते ॥ ६ ॥
प्रत्यक्षमनुमानं च प्रमाणं द्वितयं तथा ।
चतुः प्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः ॥ ७ ॥
अथो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते ।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः ॥ ८ ॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता ।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः ॥ ९ ॥
रागादिज्ञानसन्तानवासनाच्छेदसंभवा ।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्त्तिता ॥ १० ॥
कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम् ।
संघो रक्तांवरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः ॥ ११ ॥

بُدھ مذہب کے عقائد وویک دلاس کے بموجب۔

۲۸ - (۱) حضرت بُدھ [ملقب بہ] سُگت دیو بُودھوں کا لائق پرستش دیوتا ہے۔ دنیا لحہ بھر رہنے والی۔ آریہ مرد اور آریہ عورت نیز عناصر کی اصطلاح یعنی۔ نام وغیرہ کی شہرت۔ یہ چار حقائق بُودھوں میں قابل تسلیم بدارکھ [ا شیاء] ہیں۔

(۲) اِس دُنیا کو دُکھ کا گھر جاننے۔ اُس کے بعد "سمُدیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور اِن کی تشریح سلسلہ وار سُنو۔

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اُن کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں۔ اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات۔ اور مَن۔ بُدھی (یعنی) انتہ کرن یہ بارہ دھرم کے قیامگاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا جم غفیر پیدا ہوتا ہے وہ "سمُدیہ" کہلاتا ہے) اور جو آتما کی۔ اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں کبھی پھر "سمُدیہ" ہی

یا پڑ انے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں۔ پھر نیا اور پرانا پن کس طرح صادق آ سکتا ہے۔

اور جینیوں کا ماننا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ "دھرم" اور "ادھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ عرض ہیں یہ دونو "جیو آستی کایہ" میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آکاش۔ پرمانو۔ جیو اور کال مانتے تو ٹھیک تھا۔

جو نو جوہر ویشیشک میں مانے گئے ہیں وہی ٹھیک ہیں کیونکہ ارضیت وغیرہ پانچ عناصر۔ مان سمت۔ آتما۔ اور من (دل) بالتحقیق یہ نو جدا جدا جوہر ہیں۔

ایک جیو کو چیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جینن اور بودھوں کی جھوٹے تعصب کی بات ہے۔

بودھ اور جینیوں کی سپت بھنگی۔

۳۳۔ اب جو بودھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" (دھنتگا نہ تردید) اور "سیادواد" (مسئلۂ بود) مانتے ہیں وہ یہ ہے۔

"سن گھٹ" (گھڑا ہے) اس کو پہلا بھنگ کہتے ہیں۔ کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے وابستہ ہے۔ یعنی "گھڑا ہے اس نے نیستی کی تردید کی ہے۔

دوسرا بھنگ "اسن گھٹ" گھڑا نہیں ہے۔ پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اس گھڑے کے عدم موجودگی کی وجہ سے دوسرا بھنگ (تردید) ہے۔

تیسرا بھنگ یہ ہے کہ سن اسن گھٹ (گھڑا ہے۔ نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے مگر کپڑا نہیں کیونکہ ان دونو سے علیحدہ ہو گیا۔

چوتھا بھنگ "گھٹو اگھٹہ" (گھڑا۔ غیراز گھڑا) مثلاً غیر از گھڑا کپڑا اپنے اندر دوسری چیز یعنی کپڑے کی نیستی کے لحاظ سے گھڑا ہی (کپڑے میں) غیر از گھڑا کہلاتا ہے۔ گویا ایک وقت میں اس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر از گھڑا بھی ہو جاتی ہیں۔

پانچواں بھنگ یہ ہے کہ گھڑے کو کپڑا کہنا نادرست ہے۔ یعنی اس میں گھڑا پن کہنا درست ہے اور کپڑا پن کہنا نادرست ہے۔

چھٹا بھنگ یہ ہے کہ اگر گھڑا نہیں ہے تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے اور جو ہے وہ ہے اور کہنے کے قابل بھی ہے۔

اور ساتواں بھنگ یہ ہے کہ جس کا کہنا مطلوب ہے مگر وہ نہیں ہے۔ اور کہنے کے قابل بھی گھڑا نہیں۔

یہ "سپت" بھنگ کہلاتے ہیں۔

اسی طرح۔

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥ स्यान्नास्ति जीवो

علم کے خلاف ہونے کے باعث قابل نفرت ہے۔
یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب دور اندیش عقلمند اسے دیکھ کر خود سمجھ جاویں گے کہ ان کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں۔

اس سے آگے جین مذہب کا بیان ہے

پرکرن رتناکر حصہ اول نیئے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کے چھ "آستی کایہ" یعنی جوہر۔

۱۳۱۔ بودھ لوگ وقتاً فوقتاً تجدید کے ساتھ (۱) اکاش (۲) کال (۳) جیو (۴) پدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں۔ اور جینی لوگ "دھرم آستی کایہ" "ادھرم آستی کایہ" "آکاش آستی کایہ" "پدگل آستی کایہ" "جیو آستی کایہ" اور کال۔ ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ (ہستی) نہیں مانتے بلکہ ایسا کہتے ہیں کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں۔
ان میں سے "دھرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر تبدل کی وجہ سے تبدیلی پائے ہوئے جیو اور ذرہ جات مادہ میں موجود ہو کر ان کی حرکت کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے وہ "دھرم آستی کایہ" ہے۔ وہ بے شمار مقامات مقدار اور لوگوں میں محیط ہے۔ دوسرا "ادھرم آستی کایہ" وہ ہے کہ جو سکون کے باعث تبدیلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے سکون کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو دخول خروج و سکون وغیرہ حرکات کرنیوالے جیووں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا "پدگل آستی کایہ" وہ ہے۔ کہ جو بصورت علت۔ لطیف۔ دائم ہے + ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بو والا۔ لمس والا ہے۔ معلول جس کی علامت ہے۔ تکمیل کرنے اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے + پانچواں "جیو آستی کایہ" "جو چیتنا" (ادراک) کی علامت رکھتا ہے۔ علم مشاہدہ سے موصوف ہے۔ لا انتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے! اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے بعد و قرب۔ احداث و قدامت کی علامت سے موصوف۔ معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کے تغیرات سے وابستہ ہے۔ اسے "کال" کہتے ہیں۔

بودھوں اور جینیوں کے چھ دربیوں (جوہروں) کی تردید۔

۱۳۲۔ محقق۔ بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے۔ نئے مانے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ آکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو (ذرات مادی) نئے

شامل آسکتی ہے۔اس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض نادانوں کے پھنسانے کے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کی غیراز جیو میں اور غیراز جیو کی جیو میں نیستی رہتی ہی ہے۔ مثلاً جیو اور جڑ ہست ہونے کی وجہ سے "سادھرمیہ"۔ اور ذی شعور اور غیر ذی شعور ہونے کی وجہ سے "ویدھرمیہ"۔ یعنی جیو میں "چیتنا" (اور اک) ہے اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسی طرح جڑ میں جڑتا ہے اور چیتنا نہیں ہے۔ اس لئے صفات۔ فعل اور عادت کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا سپت بھنگی" اور "سیادواد" آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے پھر اس قدر جال پھیلانا فضول ہے۔

اس بارے میں بودھ اور جینوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہوجاتا ہے۔

اب اس کے آگے محض جین مذہب کے بارہ میں لکھا جاتا ہے

चिदचिद्द्वे परे तत्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेय मुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृ रागादि तत् कार्य्यमविवेकिनः ।
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

خاص جینوں کے ذاتی عقاید

۳۷۔ (۱) جین لوگ "چت" اور "اچت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی عناصر اولین مانتے ہیں۔ ان دونوں میں تمیز کرنے کا نام "وویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے اُس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے اُس کو ترک کرنے والا "وویکی" کہلاتا ہے۔

(۲) جہان کا بنانے والا ہے۔ رغبت وغیرہ ہیں۔ نیز ایشور نے جہان بنایا ہے۔ ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جو نور مطلق جیو ہے۔ اُس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔

یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن وجود ایشور کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جین اور بودھ لوگ مانتے ہیں۔

جین اور بودھ کے ایک ہونے کا ثبوت

۳۸۔ اس بارہ میں راجہ شیوپرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس

द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥ स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥ स्यादस्ति नास्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥ स्यात् अस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥ ५ ॥ स्यान्नास्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भंगः ॥ ६ ॥ स्यात् अस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भंगः ॥ ७ ॥

جیو کی سپت بھنگی

۳۴- یعنی "جیو ہے"۔ ایسا کہا جاوے تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ [غیر ذی شعور] اشیاء کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے۔

دوسرا بھنگ یہ ہے کہ "جیو نہیں ہے"۔ جڑ کی نسبت ایسا بھی کہا جاتا ہے اِسی وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں"۔ یہ تیسرا بھنگ

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب ناپدید رہتا ہے ایسا کہا جاوے تو اُس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں" جو ایسا قول ہے اُس کو پانچواں بھنگ کہتے ہیں۔

جیو پرتیکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اسلئے دلیل بصری سے ثابت نہیں ہے ایسی بات ہو تو اُس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں۔ ایک وقت میں جیو کا قیاساً ہونا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا۔ یکساں نہ رہنا بلکہ ہر لمحہ میں تبدیلی پانا "ہے اور نہیں ہے" نہ ہو۔ اور "نہیں ہے۔ اور ہے" کا بھی اطلاق نہ ہو تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے۔

دیگر سپت بھنگیاں

۳۵- اسی طرح مداومت کی سپت بھنگی اور غیر مداومت کی سپت بھنگی۔ نیز خواص عام اور خواص خاص۔ صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں۔ سپت بھنگی ہوتی ہے اِسی طرح جوہر۔ عرض۔ عادت اور تغیرات کے لاانتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لاانتہا ہوتی ہے۔

یہی بُدھ اور جینیوں کا "سیاد واد" اور "سپت بھنگی" منطق کہلاتا ہے۔

سپت بھنگی اور سیاد واد کی تردید۔

۳۶- محقق - یہ بات صرف ایک "انیونیا بھاؤ" [عدم موجودیت غیر نفس] یعنی "سادھرمیہ" [صفات موجبہ] وَئی دھرمیہ [صفات سالبہ] میں

اور جن کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں وہ تو اپنا جانتے ہیں۔ اور نہ دوسرے کا۔ فقط ہٹھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں۔ لیکن جو جینیوں میں صاحب علم ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بُدھ اور جن۔ نیز بودھ اور جین مترادف ہیں اس میں کچھ شک نہیں۔

جینی تیرتھنکروں کو مکتی پانے پر پرمیشور مانتے ہیں۔

۶۹۔ جین لوگ کہتے ہیں کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں قدیم پرمیشور کوئی نہیں (مانتے)

سروگیہ۔ ویت راگ۔ ارہن۔ کیولی۔ تیرتھنکرت۔ جن یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں +

آدی دیو کی تعریف چندرسوری نے "آپت نشچے النکار" کتاب میں اس طرح لکھی ہے کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रैलोक्यपूजितः ।
यथा स्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح توتا تیتوں نے بھی لکھا ہے کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।
दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥
न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।
न च तत्रार्थवादानां तात्पर्यमपि कल्पते ॥ ३ ॥
न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।
न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراض

۷۰۔ (۱) جو رغبت وغیرہ عیبوں سے بری تینوں لوکوں میں لائق پرستش۔ اشیاء کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا۔ ہمہ دان ارہن دیو ہے وہی پرمیشور ہے۔

(۲) چونکہ ہم اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے اس لئے کوئی ہمہ دان قدیم پرمیشور پرتیکش نہیں۔

تمرناشک" میں لکھتے ہیں کہ اِن کے دو نام ہیں ایک جین دوسرا بودھ۔ یہ مترادف الفاظ ہیں۔
لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شراب نوش بودھ بھی ہیں۔ اُن کے ساتھ جینوں کا
اختلاف ہے۔ مگر جو مہاویر اور گوتم۔ گن دھر ہیں اُن کا نام بودھوں نے بدھ رکھا ہے۔ اور
جینوں نے گن دھر اور جن ور۔ اِس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو جین مذہب کے
پیرو ہیں اپنی کتاب ا تہاس تمرناشک کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے کہ "سوامی شنکر آچاریہ
سے پہلے جن کو ہوئے کُل ہزار برس کے قریب گذرے ہیں تمام بھارت ورش میں بودھ یا جین
مذہب پھیلا ہوا تھا" اور اِس پر یہ نوٹ دیا ہے کہ "بودھ کہنے سے ہماری مراد اُس مذہب
سے ہے جو مہابیر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف
تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو آشوک اور اُس زمانہ کے مہاراجہ نے قبول کیا۔
اُس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے "جن" جس سے جَین نکلا اور بدھ جس سے
بودھ نکلا دونوں مرادف الفاظ ہیں۔ لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی لکھے ہیں۔ اور گوتم
کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بودھوں کی پرانی کتب دیپ ونش وغیرہ میں "شاکی منی گوتم بدھ"
کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے۔ پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا۔
ہم نے جو جین نہ لکھکر گوتم کے مذہب والوں کو بدھ لکھا اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے کہ اُن کو
دوسرے ملک والوں نے بودھ ہی کے نام سے لکھا ہے"۔

امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।
समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥
षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।
मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥
स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धश्शौद्धोदनिश्च सः ।
गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ॥ ३ ॥
अमरकोश कां० १ । वर्ग १ । श्लोक ८ से १० तक

اب دیکھئے بدھ، جن اور بودھ، جین ایک ہی نام ہیں یا نہیں۔ کیا امرسنگھ بھی بدھ

پرماتما پرتیکش ہوتا ہے انُومان کے ہونے میں کیا شک و شبہ ہوسکتا ہے۔

شبد پرمان بھی ایشور کو ثابت کرتا ہے

۷۵۔ (۳) اور پرتیکش اور انُومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی۔ قدیم۔ ابدی اور علیم کُل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اِس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے۔

ایشور کے ثابت کرنے میں "ارتھ واد" بھی بخوبی موزوں ہے

۷۶۔ جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جو جان سکتا ہے تب "ارتھ واد" یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی بخوبی موزوں ہے۔ کیونکہ جو اشیائے ابدی ہیں اُن کے صفات۔ فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رُکاوٹ نہیں ہے۔

یہ مُوپرہی سماس کے مانند بھی ایشور کی ہستی کا ثبوت ہے

۷۷۔ (۴) جس طرح انسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ اُسی طرح اس کار عظیم (دُنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر ناممکن ہے جب یہ بات ہے تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہوسکتا۔

ایشور کی ہستی کے ثبوت میں انُوواد (مکرر بیان) بھی ہوسکتا ہے

۷۸۔ اور جب پرماتما کے اُپدیش کرنے والوں سے (اسکی ذات کا بیان) سُنیں گے تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا بھی سہل ہوگا۔

اِس لئے جینیوں کی پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے۔

سوال۔

अनादेरागमस्यार्थो न च सर्वज्ञ आदिमान्।

कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥

अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रतीयते।

प्रकल्पेत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ २ ॥

सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता।

कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तराहते ॥ ३ ।

ایشور کی ہستی پر اعتراضات

۷۹۔ (۱) درمیان میں حادث ہوا علیم کُل قدیم یا ازلی شاستر کا مضمون نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حادث جھوٹے کلام سے اُس کا بیان کس طرح ہوسکتا ہے۔ (۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر

جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں تو انومان بھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک جزو پر تیکش ہونے کے بغیر انومان نہیں ہو سکتا۔

(۳) جب پرتیکش انومان نہیں تو "آگم" یعنی ابدی قدیم ہمہ دان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تینوں پرمان نہیں تو "ارتھ واد" (یعنی تعریف و مذمت) "پرکرتی" (یعنی دوسروں کے کارنمایاں کا بیان کرنا۔ اور "پُراکلپ" (یعنی تواریخ) کی منشاء بھی پوری نہیں ہو سکتی

(۴) اور "بھو بر یہی سماس" کی مانند بھی جس میں غیر شئے کو مقدم رکھا جاتا ہے "پروکش" (غائب) پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر ایشور کے بیان کرنے والوں سے سننے کے بغیر انوواد (مکرر بیان) بھی نہیں ہو سکتا۔

اس کا رد جواب یعنی تردید

۴۱ ۔ (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا تو "اَرہَن" دیو کے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا سانچہ کون بناتا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضاء سے مکمل حسب مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا۔ اور جن اشیاء سے جسم بنا ہے وہ جڑ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ اس قسم کی اعلےٰ صنعت سے پُر جسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں کیونکہ ان میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے اور جو رغبت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے اس وجہ کے دور ہو جانے پر اس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی زوال پذیر ہو گی۔

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۴۲ ۔ جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے وہ محیطِ کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کا وجود محدود المقام اور محدود صفات۔ فعل اور عادت والا ہوتا ہے۔ اُس میں تمام علوم کو ہر طرح سے کما حقہ بیان کرنے کی طاقت نہیں ہو سکتی اس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے۔

پرماتما پرتیکش ہے

۴۳ ۔ (س) کیا تم انہیں اشیاء کو مانتے ہو جو پرتیکش ہیں۔ غیر از پرتیکش کو نہیں جس طرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعہ پاک "انتکرن"۔ ودیا اور یوگا بھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکس دیکھتا ہے۔ جس طرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے اغراض حاصل نہیں ہوتے اسی طرح یوگا بھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر بلا واسطہ تعلق صفات پر تھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اُسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔

اور انومان سے بھی ثابت ہے

۴۴ ۔ اور جو پاپ کرنے کی خواہش کے وقت خوف۔ شک اور شرم پیدا ہوتی ہے وہ انتریامی (ضابط القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اِس سے بھی

ہوئے علیٰ ہذا القیاس "ان اوستھا" (تسلسل) عائد ہوگی +

"آستک" اور "ناستک" کا مباحثہ

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال و جواب اس جگہ لکھتے ہیں۔ جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے۔

ناستک۔ ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ کرم (فعل) سے ہی ہے +

کرم ہی کرتا نہیں بن سکتا

۵۱۔ آستک اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے تو کرم کس سے ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ جیو وغیرہ سے ہوتا ہے تو جن وسائل کان وغیرہ سے جیو کرم کرتا ہے وہ کن سے ہوئے۔ اگر کہو کہ ازلی اور طبعی ہوتے ہیں تو ازلی کا دور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی معدوم ہو جائیگی۔ اگر کہو کہ "پراگ ابھاو" (عدم ما قبل) کی مانند ابتداء نہیں مگر انتہا ہے تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کے کرم (فعل) منقطع ہو جاویں گے۔ اگر نتیجہ کا دینے والا ایشور نہ ہو تو پاپ کے نتیجہ میں جیو کبھی اپنی خوشی سے دُکھ نہیں بھوگے گا۔ جس طرح چور وغیرہ چوری کا نتیجہ سزا اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے بلکہ شاہی قانون سے بھوگتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور کے بھگانے سے جیو پاپ اور پن کے نتائج بھوگتے ہیں۔ بصورت دیگر کرم خلط ملط ہو جاویں گے۔ اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑیں گے +

ناستک۔ ایشور کرم کرنے والا نہیں۔ اگر کرم کرنے والا ہوتا۔ تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا۔ اِس لئے جس طرح ہم "کیولی" مکتی پائے ہوؤں کو فعل سے آزاد مانتے ہیں۔ اُسی طرح تم بھی مانو۔

ایشور "اکریہ" یعنی بے فعل نہیں

۵۲۔ آستک۔ ایشور بے فعل نہیں بلکہ بافعل ہے۔ اگر "چیتن" (ذی شعور) ہے تو بافعل کیوں نہیں۔ اور اگر فاعل ہے تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا جس طرح اپنے مصنوعی تیرتھنکر کو جیو سے بنا ہوا ایشور بنا ہوا مانتے ہو۔ اِس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحب علم نہیں مان سکتا۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور بنے تو عارضی اور محتاج بالغیر ہو جاوے۔ کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا تو پھر بھی جیو ہو جاوے گا۔ اپنے جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ زمانہ غیر متناہی سے جیو ہے اور زمانہ غیر متناہی تک رہے گا اِس لئے اس قدیم سے ثابت بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے۔ دیکھو! جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پن کرتا۔ سکھ دُکھ بھوگتا ہے۔

کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت "انیونیہ آشرے دوش" [اعتراض دَور] عاید ہوتا ہے۔

(۳) کیونکہ علیم کُل کے قول سے اُس وید کی کلام کو سچا (ثابت کرتے ہو) اور پھر اُسی وید کی کلام سے ایشور کو ثابت کرتے ہو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اُس شاستر اور پرمیشور کے ثابت کرنے کے واسطے کوئی تیسرا ثبوت چاہئے۔ اگر ایسا مانو گے "تو اَن اوستھا دوش" [تسلسل کا اعتراض] عائد ہوگا۔

اور اُن کی تردید

۵۰۔ جواب ۔ ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات۔ فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیاء میں "انیونیہ آشرے دوش" (دَور) عائد نہیں ہو سکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "اَن اوستھا دوش" (تسلسل) عائد نہیں ہوتا۔

اور تم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو یہ کبھی موزوں نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے پھر وہ "تپش چریا" (ریاضت) گیان اور مکتی کو کس طرح پا سکتے ہیں۔

اُسی طرح اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ اِس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو! خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو کامل طور پر نہیں جان سکتا۔

جب "سدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے تب اُس کو کچھ بھی ادراک نہیں رہتا۔

جب جیو دُکھ پاتا ہے تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔

ایسی محدود طاقت والے۔ اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینوں کے سوائے دوسرا کوئی کبھی نہیں مان سکتا۔

اگر تم کہو کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے تو وہ کن سے اور اُنکے ماں باپ کن سے اور پھر اُنکے بھی ماں باپ کن سے پیدا

نوٹ ۔ ۱ؔ علم منطق میں تسلسل امور نامتناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں اور دَور اُسے کہتے ہیں کہ دریافت ایک علم کا موقوف ہو دوسرے علم پر اور علم ثانی پھر موقوف ہو علم اوّل پر جو خود مجہول ہے۔ دَور بھی مثل تسلسل باطل ہے۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو اَن اوستھا دوش یا اَن اوستھاپتی اور دَور کو "اینواینہ آشرے دوش" کہتے ہیں + (مترجم)

ناستک۔ جب پرماتما قدیم عقلِ کُل - راحت کُل - علم کُل ہے تو جہان کے بکھیڑے اور دکھ میں کیوں پڑا۔ کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا۔ ایشور نے کیوں کیا؟

دُنیا کا انتظام ایشور کے لئے کلیش نہیں ہے

۵۵ - آستک۔ پرماتما کسی بکھیڑے اور دکھ میں نہیں گرتا۔ نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جو مخصص المقام ہو اُس کا بکھیڑے میں اور دکھ میں گرنا ممکن ہے۔ ہمہ جا موجود کا نہیں۔ اگر قدیم - عقلِ کُل - علم کُل - راحت کُل پرماتما جہان کو نہ بناوے تو اور کون بناوے۔ جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے۔ اور جڑ [غیر ذی عقل] میں بھی خود بخود بننے کی طاقت نہیں ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے اُسی طرح علت فاعلی یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدایش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے۔

ناستک۔ ایشور مکتی کے سکھ کو چھوڑ جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

ایشور سدا مکت ہے اُسے دُنیا کا بندھن نہیں۔

۵۶ - آستک۔ ایشور سدا (دائما) مُکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے۔ بندھن کے بعد مُکت ہوئے تیر تھنکروں کی مانند نہیں ہے۔ جو بے انتہا وجود۔ صفات۔ فعل اور عادت والا پرماتما ہے وہ محض اس ناچیز جہان کو بناتا قائم رکھتا اور فنا کرتا ہوا بھی قید میں نہیں پڑتا کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتاً ہیں۔ مثلاً مکتی کے مقابلہ میں بندھن اور بندھن کے مقابلہ میں مکتی ہوتی ہے۔ جو کبھی بندھن میں نہیں تھا وہ مکت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مقامی جیو ہیں وہی بندھن میں آیا اور مکت ہوا کرتے ہیں۔ غیر متناہی ہمہ جا موجود اور محیط کل ایشور تمہارے تیر تھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا اِس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے۔

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اُسی طرح بھوگ سکتا ہے جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اِس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے۔

کرم بنا پھل دینے کے خود بخود نتیجہ نہیں دے سکتے

۵۷ - آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو - شہوت پرست - چور وغیرہ بدکردار آدمی خود بخود پھانسی یا قید خانہ میں نہیں جاتے اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں بلکہ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجا اُن کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے ضابطۂ عدل سے اُن کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا۔

ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا۔ اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہوتا تو اس جہان کو کس طرح بنا سکتا۔ اگر کرموں کو "پراگ ابھاؤ" کے مانند غیر ازلی مگر منتہی مانتے ہو تو کرم کے ساتھ "سموائی" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہے گا۔ اور جب "سموائی" تعلق نہیں رہا تو وہ اتصال سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائے گا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے تو وہ مکت جیو گیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کے مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے تو مکتی کیا ہوئی تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک: ایشور محیط نہیں ہے۔ اگر محیط ہوتا تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں اور برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ کی اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور محیط ہے پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہیئے۔

ایشور محیط اور بے لوث ہے

۵۳- آستک: محاط اور محیط ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ محاط محدود المقام اور محیط بسیط کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں محیط ہے اور کرۂ زمین و گھڑا۔ کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے و کپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے اور گھڑا و کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحبِ علم اور بے علم دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے (اسی طرح) ودیا وغیرہ اوصاف حمیدہ اور راست گوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ سیرتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں ورنوں کی تشریح جس طرح چوتھے سملاس میں لکھ چکے ہیں وہاں دیکھ لو۔

ناستک: اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" [پیدائش خلقت] ہوتی تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

سرشٹی دو قسم کی ہے ایشوری اور جیوی۔

۵۴- آستک: "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں ان کو ایشور نہیں کرتا بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے۔ اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں۔ اس کو لے کر جیو پیس کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیا نہ بناویں۔ اور نہ کھاویں تو کیا ان کے بدلے ان کاموں کو کبھی ایشور کرنے لگا ہے۔ اگر (ان کاموں کو جیو خود) نہ کرے تو جیو کا زندہ رہنا بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کی تابع ہے۔ بعد میں اُن سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے۔

تمہاری بے علمی کی بات ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو وید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو۔ کیوں مغالطہ میں پڑ کر ٹھوکریں کھاتے ہو +

اب ہم جس طرح جین لوگ جہان کو مانتے ہیں اُس طرح اُن کے "سُوتروں" کے مطابق بیان کرتے ہیں اور اختصار کے ساتھ اصلی حوالہ کے معنی کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کرکے دکھلاتے ہیں +

मूल–सामिअणाइ अणन्ते च नूगइ संसार घोरकान्तरे। मोहाइ कम्मगुरु ठिइ विवाग वसनुभमइजीव रो। प्रकरण-रत्नाकर भाग दूसरा २ षष्ठीशतक ६० सूत्र २॥

یہ رتن سار بھاگ نامی کتاب کے اندر "سمیکتو پرکاش" کے مضمون میں گوتم اور مہاویر کا مباحثہ ہے۔

۶۲ - *یہ دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہوسکتی* - اس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے کہ دُنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں۔ ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں (کہا ہے) کہ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں یہ کبھی نہیں بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے۔

محقق - (۱) جو اِتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہوسکتا اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہونے والی ہیں وہ پیدا اور فنا ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ پھر دُنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں۔ اِس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر اُن کو کامل علم ہوتا تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے۔

(۲) جیسے تمہارے گرو ہیں ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو۔ تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبیعات کبھی نہیں ہوسکتا۔ بھلا جو اشیاء صریح مُرکب دکھلائی دیتی ہیں اُن کی پیدائش اور فنا کسطرح نہیں مانتے۔ بات یہ ہے کہ جینیوں یا اُن کے اچاریہ کو کرہ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا اور نہ اس وقت اِن میں یہ علم ہے۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیوں کر مانتے اور کہتے۔ دیکھیے! (یہ لکھتے ہیں کہ)

۶۳ - *جینیوں کی بیہودہ فلاسفی* - اِس دُنیا میں "پرتھوی کایہ" یعنی پرتھوی (زمین) بھی جیو کا جسم ہے۔ "اور جل کایہ" وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں۔ اُس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا۔ اِن کی اور

اِس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے۔

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں وہ سب ایشور ہیں۔

مکت جیو ایشور نہیں ہیں ایشور ایک ہی ہے۔

۵۸۔ آستک یہ بات بالکل فضول ہے کیونکہ جو اوّل بندھن میں پڑ کر مکت ہو تو پھر بھی ضرور بندھن میں پڑے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے اور جبکہ بہت سے ایشور ہیں تو جس طرح جیو بوجہ بہت ہونے کے لڑتے بھڑتے پھرتے ہیں اسی طرح ایشور بھی لڑا بھڑا کریں گے۔

ناستک۔ ارے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے۔

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل۔ اور فعل کے بغیر کوئی نتیجۂ فعل جہان میں ہوتا و کھلائی دیتا ہے۔؟ یہ اس قسم کی بات ہے کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی۔ سُوت۔ کپڑا۔ انگرکھا۔ دوپٹہ۔ دھوتی۔ پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے جبکہ ایسا نہیں ہے تو فاعل (حقیقی) ایشور کے بغیر یہ عالم گوناں گوں اور صنعت بُوقلموں کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ہٹھ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہوا مانو تو مذکورہ بالا کپڑے وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ جبکہ ایسا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہاری دلیل سے خالی بات کو کون عقل مند مان سکتا ہے۔

ناستک۔ ایشور "وِرکت" (تارک) ہے یا "موہت" (پابند) اگر "وِرکت" ہے تو دُنیا کے بکھیڑے میں کیوں پڑا۔ اگر "موہت" ہے تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

ویراگ اور موہ ایشور کی ذات سے کچھ تعلق نہیں رکھتے

۶۰۔ آستک پرمیشور میں "ویراگ (ترک) یا موہ" (پابندی) کبھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محیط کل ہے وہ کس کو چھوڑے اور کس کو اختیار کرے۔ ایشور سے افضل یا اُس کو غیر حاصل کوئی شئے نہیں ہے اِس لئے اُسے کسی میں بھی "موہ" نہیں ہوتا۔ "ویراگ" اور "موہ" جیو پر عائد ہو سکتے ہیں ایشور پر نہیں۔

ناستک۔ اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیوؤں کے کرموں کا نتیجہ دینے والا مانو گے تو ایشور پابند دُنیا ہو کر دُکھی ہو جاوے گا۔

ایشور پابند دنیا نہیں ہے

۶۱۔ آستک۔ بھلا جب قسم قسم کے کاموں کا کرنے والا اور متنفسوں کو اعمال کی سزا جزا دینے والا دھارمک۔ صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دنیا ہوتا ہے تو پھر لاانتہا طاقت والا پرمیشور دُنیا کا پابند اور دُکھی کیونکر ہوگا ہاں! تم اپنی جہالت کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو تو یہ

"ادسرپنی" کال گزر جاوے تب ایک "کال چکر" ہوتا ہے جب "اننت کال چکر" گزر جاویں تب ایک "پدگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال

اب "اننت کال" کس کو کہتے ہیں۔ سدھانت کی کتابوں میں نو تمثیلوں سے کال کا شمار کیا گیا ہے اُس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے "اننت پدگل پراورت" کے زمانے جیو کو بھرمتے ہوئے گزرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

۶۵ ۔ شنو بھائی علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتابوں کے بموجب وقت کا شمار کر سکوگے یا نہیں۔ اور تم اُس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں دیکھئے اِن تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا اِن کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں۔ اور بھی اِن کا اندھیر سُنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ بوٹا بول یا جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لُبّ لباب ہے۔

مٹی پتھر وغیرہ بے حس جیو اور اُن کی عمر

۶۶ ۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے کہ "پرتھوی کا یہ" کے جیو مٹی پتھر وغیرہ کو جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں سمجھو۔ اُن میں رہنے والے جیوؤں کے جسم کا اندازہ ایک اُنگل کا اسنکھیا تواں (بے شمار واں حصہ) سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں۔

نباتات یعنی ایک حس والے جیو اور اُن کی عمر

۶۷ ۔ رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لاانتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ معمولی نباتات کہلاتے ہیں۔ جو کند مُول وغیرہ اور "اننت کا یہ" وغیرہ ہوتے ہیں اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ "انتر مہورت" ہوتا ہے۔ لیکن اِس موقعہ پر اُن کا "مہورت" حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہیئے۔ اور چونکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ ہوتی ہے اور اس (جسم) میں ایک جیو رہتا ہے اِسلئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں اُنکے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن کا ہوتا ہے واضح ہو کہ پُرانیوں کا یوجن چار کوس کا مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے۔

سنکھ کوڑی وغیرہ یعنی دو حس والے جیو اور اُن کی عمر کا اندازہ

۶۸ ۔ اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں اُن کا ایک جسم اور ایک مُنہ (ہوتا ہے) اور وہ سنکھ۔ کوڑی اور جوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے۔ اِس موقعہ پر بہت بُھول گیا کیونکہ اِس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھتا۔ اور اڑتالیس کوس کی جوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی اور اُنھوں ہی نے دیکھی بھی ہوگی۔ اور کسی کا ایسا نصیب کہاں کہ اِس قدر بڑی جُوں کو دیکھے!!!

بے معنی باتیں کبھی دیکھو! جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ "سمیک گیانی" [عالم کامل] اور
پرمیشور مانتے ہیں اُن کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں۔

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو بتاریخ ۲۸ راپریل ۱۸۷۹ء نانک
چند جتی نے مطبع جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شایع کیا ہے۔ صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت)
کی تشریح اس طرح کی ہے۔

کال کی تشریح

۶۴ - یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں۔ اور "اسنکھیات"
(بے شمار) سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں۔ ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ "آولیوں"
کا ایک "مہورت" ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن۔ ایسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش"
اور ایسے دو پکشوں کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے۔ اور ایسے ستر لاکھ
کروڑ چھپن ہزار کروڑ۔

پورو اور پلیوپم کال کس کو کہتے ہیں۔

(۷۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰ + ۵۶۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰) برسوں کا
ایک "پورو" ہوتا ہے۔ ایسے "اسنکھیات" پوروں کو ایک "پلیوپم" کال کہتے
ہیں۔

اسنکھیات یعنی بے شمار کی تشریح

"اسنکھیات" اس کو کہتے ہیں کہ ایک چار کوس مربع اور اُتنا ہی گہرا کنواں
کھود کر اس کو "جگلی" آدمی کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔
واضح رہے کہ آجکل کے انسان کے بال سے "جگلی" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصہ پتلا
ہوتا ہے۔ یعنی اگر "جگلی آدمی" کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں تو زمانہ حال کے آدمی
کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جگلی آدمی کے ایک انگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے
کرنے سے ۲۰۹۷۱۵۲ بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ پس ایسے
ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس میں سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں جب سب ٹکڑے
نکل جاویں اور کنواں خالی ہو جاوے تب بھی وہ وقت اسنکھیات (قابل شمار) ہے۔ اور جب اُنمیں سے ایک ایک ٹکڑے کے
اسنکھیات ٹکڑے کرکے۔ اُن ٹکڑوں سے اس کنوئے کو ایسا ٹھونس کر بھریں کہ اس کے اوپر سے کرہ زمین
کے راجا کا لشکر گزر جاوے تو بھی نہ دبے۔ اُن ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک
ٹکڑا نکالیں۔ جب وہ کنواں خالی ہو جاوے اور پھر اسنکھیات "پورو" گزر جاویں تب ایک
"پلیوپم" کال ہوتا ہے۔ "پلیوپم" کال کو کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (۱۰۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰)
پلیوپم کال گزریں تب ایک "ساگروپم کال" ہوتا ہے جب دس کروڑ کروڑ "ساگروپم کال"
گزر جاویں تب ایک "اُت سرپنی کال" ہوتا ہے اور جب ایک "اُت سرپنی" اور ایک

جانوروں کے حیرت ناک قد اور عمریں

۶۹۔ رتن سار صفحہ ۱۵۰۔ اور دیکھو اُن کا اندھا دُھند۔ بچھو۔ بگائی۔ کساری اور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ ہوتا ہے۔ دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اگر بڑے جین مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں تو ایسے بچھو اور مکھی اِنہیں کے گھر میں رہتے ہوں گے اور اُنہوں نے ہی دیکھے ہوں گے دُنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہونگے اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں تو اُس کا کیا ہوتا ہوگا۔

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کے حساب سے ایک کروڑ کوس .... ا کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر ایک کروڑ "پورو" سال کی ہوتی ہے۔ ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔

اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار سالوں کی۔ وغیرہ وغیرہ ایسے بڑے بڑے جسم والے جیو بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہونگے وہی (ایسی باتیں) مان سکتے ہیں اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔

رتن سار صفحہ ۱۵۱۔ آبی گر بھج (رحم سے پیدا ہونیوالے) جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی .... ا ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پورو" سالوں کا ہوتا ہے اتنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی اِنہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہوں گے۔ کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے۔

جینیوں کا عجیب وغریب جغرافیہ اور اُس کی بیہودگی

۷۰۔ اب زمین کی پیمائش سُنئے (رتن سار صفحہ ۱۵۲)۔ اِس ترچھی دنیا میں "اسنکھیات" "دویپ" اور "اسنکھیات" "سمندر ہیں" "اسنکھیات" کا اندازہ یہ ہے کہ جس قدر "سمیہ" اڑھائی "ساگروپم کال" میں ہوتے ہیں اُتنے "دویپ" اور سمندر جاننے چاہئیں۔ اب اِس زمین میں اوّل ایک "جمبو دویپ" سب دویپوں کے درمیان میں ہے۔ اِس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا ہے اور اُس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے اُس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی آٹھ لاکھ کوس کا ہے۔ اس جمبو دویپ کے چاروں طرف جو "دھات کی کھنڈ" نام دویپ ہے۔ اُس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی سولہ لاکھ کوس کا ہے۔ اور اُس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے۔ اُس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی بتیس لاکھ کوس کا ہے۔ اُس کے بعد "پُشکر اورت" دویپ ہے اُس کا پیمانہ سولہ کوس کا ہے۔ اُس دویپ کے اندر منطقہ ہیں۔ اُس کے نصف میں انسان رہتے ہیں اور اُس کے باہر اسنکھیات "دویپ" اور سمندر ہیں اُن میں "ترنگ یونی" [ترچھے چلنے والے جانور رہتے ہیں رتن سار صفحہ ۱۵۳۔ جمبو دویپ میں ایک ہموّنت۔ ایک ائیرنیہ ونت

REDUCTION

RATIO

18:1

ایک "ہری ورش"۔ ایک "رمّیک"۔ ایک "دیوکرو"۔ ایک "اُتر کرو"۔ یہ چھ بڑے اعظم ہیں۔

جینیوں کی جغرافیہ کی طرف سے لاعلمی

۱۷- محقق - سنو بھائی کرہ ارضی کے جاننے والے لوگو! کرۂ زمین کے پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی یا جینیوں نے۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی تو تم اُن کو سمجھاؤ۔ اور اگر تم نے غلطی کھائی تو اُن سے سمجھ لو۔ تھوڑا سا غور کرنے سے یہی یقین ہوتا ہے کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرہ زمین وہیئت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا اگر پڑھے ہوتے تو سراپا ناممکن گپوڑے کیوں مارتے۔ بس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں اور ایشور کو نہ مانیں تو کیا تعجب ہے۔

جینی اسی جہالت کی پردہ دری کے خوف سے کتابیں نہیں دکھلاتے

۷۲- ۔ اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے۔ کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کے تصنیف کی ہوئیں سدھانت کی کتب مانتے ہیں اُن میں اس قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے۔ اگر دیکھنے کو دیویں تو پول کھل جاوے۔ اِن کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا۔ ہرگز اس گپوڑوں بھرے مضمون کو سچ نہیں مان سکے گا۔

جینیوں کی یہ سب دھاندل دُنیا کو بغیر فاعل اور ازلی ابدی ثابت کرنے کے لئے ہے۔

۷۳- یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو "انادی" ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے۔ مگر یہ محض جھوٹ ہے۔ البتہ جہان کی علت "انادی" ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادّی ذرّے) وغیرہ بہیئت عنصری فاعل سے مستغنی ہیں لیکن اُنمیں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب مُفرد "پرمانو" کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے اِس لئے اُن کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے۔ اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ابدی ازلی و چیتن پرماتما کا کام ہے یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی کبھی نہیں ہوسکتا اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت معلول دونو ہی ہو جاوے گا۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیوانیہ آشریہ" (دَوَر) اور "آتم آشریہ" (اپنے سہارے آپ ٹیکا) نقص عائد ہوگا۔ جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن ہے

ؔلہ جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل معصوم ہونے کے ثبوت میں ہم اس موقع پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "اڑھی دوہیپ نکشا" یعنی اڑھائی دویپ کا نقشہ ہے اس نقشہ سے جینیوں کی جہالت کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے اصلی کرہ ارضی کے موجودہ نقشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کے نقشے اور جغرافیہ کی نوعیت خود بخود ظاہر ہو جائیگی اسلئے ہمارے حاشیہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی واضح ہے کہ یہ نقشہ بابو نہال سنگھ کرنال نے ایک جینی سادھو لیکھراج نامی سے حاصل کیا تھا سادھو مذکور کے پاس چھپا ہوا نقشہ تھا۔ جسکی نقل عکسی کپڑے پر کی گئی تھی ۔ مترجم

یہ جن دتّ سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اوّل کے "نئی چکرسار" میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (اوراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیراز جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پدگل"۔ (پرمانو یعنی ذرّات مادی) پن۔ اور پاپ کرموں والے "پدگل"، پاپ کراتے ہیں۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں اُن میں پاپ پن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پن کرنے کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیاء ہیں وہ سب پاپ پن سے خالی ہیں۔ جو جیووں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اُس کی طاقت کبھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی۔

انادی دنیا۔ جیو۔ کرم اور بندھن کو انتیہ ماننا ٹھیک نہیں

۷۶۔ جینی لوگ دُنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور بندھ کو انادی مانتے ہیں یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پائے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گذرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور نیز بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیونکہ جو شئے انادی ہے وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانوگے تو تمہارے تمام انادی اشیاء کا فنا ہونا لازم آویگا۔ اور اگر انادی کو دوامی مانوگے تو کرم اور بندھ بھی دوامی ہونگے اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہوا۔ پس مکتی نیمتک (عارضی) ہوگی اِس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکے گی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی مدامی مانی ہے وہ قایم نہ رہ سکے گی۔

جیو کی مکتی سدا کے لئے نہیں ہوتی۔

۷۷۔ سوال۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اُتار لینے یا آگ میں بھن جانے پر پھر نہیں اُگتا اسی طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدائش اور موت سے وابستہ جہان میں نہیں آتا۔

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق "سموائی" (لازم ملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اُس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود ہونا نہ مانوگے تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاویں گے اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہے گی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑے گا کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا

اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے۔

ایشور جہان کا فاعل ہے۔ اُس کا فاعل کوئی نہیں ہو سکتا

۷۴۔ سوال۔ اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو تو ایشور کا فاعل کون ہے۔

جواب۔ فاعل (اوّلین) کا فاعل اور علت (اوّلے) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ فاعل اوّلین اور علت اوّلے کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں اِتصال اور انفصال نہیں ہوتا۔ جو اوّلین اتصال اور انفصال کی علت ہے اُس کا فاعل یا علت کسی طرح نہیں ہو سکتی اس امر کے مفصل تشریح آٹھویں سملاس میں پیدائش عالم کے مضمون میں کی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہیئے۔

جبکہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی واقعی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم کے سے نہایت باریک مسائل سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اِس لئے جینی لوگ جو دنیا کو ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اول میں لکھا ہے اُنکی یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُن کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بے شمار مراد لیتے ہو۔ تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے نسبت یہ بات درست ہو سکتی ہے پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے اپنے ایک ایک[1] معلول اور علت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے۔ جبکہ ایک مفرد پرمانو جوہر کی حد ہے تو اُس میں لاانتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اِسی طرح ایک ایک جوہر میں لاانتہا عرض۔ اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لاانتہا تغیرات کو بھی لاانتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کا جڑ میں پُن پاپ سمجھنا بڑی غلطی ہے۔

۷۵۔ "جیو" اور غیر از "جیو" اِن دو اشیاء کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے۔

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तदन्यथा ।

सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य विपर्ययः ॥

[1] یعنی کسی جوہر کی اس طاقت کو کہ وہ ایک خاص علت سے ایک خاص معلول کو پیدا کر سکتا ہے بے انتہا طاقت نہیں کہہ سکتے۔ (مترجم)

کرم خود بخود نشہ کی طرح پھل نہیں دیتے

۸۰۔ سوال۔ نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے۔ پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت نہیں۔

جواب۔ اگر ایسا ہو تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جسے عادت نہیں ہوتی اُسے بہت چڑھتا ہے اُسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پن کرنے والوں کو کم اور گاہے گاہے تھوڑا تھوڑا پاپ پن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کرے گا۔

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

۸۱۔ سوال۔ جیسی جس کی عادت ہوتی ہے اُس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے۔

جواب۔ عادت پر۔ دارومدار ہے۔ تو اُس کا چھوٹنا اور ملنا نہیں ہو سکتا۔ البتہ جسطرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے اور اُس کے دور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے ایسا ماننا ٹھیک ہے۔

جیو اور کرم کے پھل خود بخود سوا ایشور کے نہیں اکٹھے ہو سکتے۔

۸۲۔ سوال۔ اتصال کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کے اتصال کے بغیر دہی نہیں بنتا اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے۔

جواب۔ جسطرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اُسیطرح جیووں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جڑ اشیاء خود بخود باقاعدہ اتصال نہیں پاتیں اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے خود بخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے۔ پس ثابت ہوا کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانونِ قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہو سکتی۔

جیو کرم سے نہیں چھوٹ سکتا

۸۳۔ سوال۔ جو کرموں سے مخلصی پاتا ہے وہی ایشور کہلاتا ہے۔

جواب۔ جبکہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگے ہیں تو جیو اُن سے ہرگز مخلصی نہیں پا سکتا۔

بندھن نیا نہیں

۸۴۔ سوال۔ کرم کے ذریعہ سے پیدا ہونے والا بندھن ابتدا والا ہے۔

جواب۔ اگر آغاز والا ہے تو کرموں کا یوگ (تعلق) ازلی نہیں رہا اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو "نِشکرم" [فعل سے خالی] ہوگا۔ اور اگر "نِشکرم" کو کرم لگ گیا تو مکتوں کو بھی لگ جاوے گا۔ اور کرم اور کرم کرنے والے کے درمیان دوامی یعنی لازم ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ کبھی نہیں چھوٹتا۔ اس لئے جس طرح نویں سملاس میں لکھ آئے ہیں اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے۔

محدود العلم جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۸۵۔ جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے بڑھا دے تب بھی اُس میں محدود علم اور محدود طاقت رہے گی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے اُس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے۔

جیو جسم کی ڈھول پر موٹا پتلا نہیں ہوتا

۸۶۔ جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق

مُکت ہونا مانتے ہو۔ اُسی طرح دوامی مُکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑے گا وسائل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی شئے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی۔ اگر وسائل کے بغیر مُکتی کا حاصل ہونا مانوگے تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑوں میں میل لگتی ہے اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اُسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعہ سے جیو میں کرم صورت پھل لگتا ہے[1]۔ اور وہ کامل علم۔ مشاہدہ۔ اور نیک اعمال سے نِرمل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو تو مُکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مُکت ہونا ضرور ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر سے میل چھوٹتی ہے اسی طرح وسائل سے میل لگ بھی جاویگی اس لئے جیو کا بندھ اور مُکت ہونا پرواہ (تواتر) سا نادی مانو۔ مسلسل انادی نہیں۔

جیو سدا سے ناپاک نہیں

۷۸۔ سوال۔ جیو کبھی نِرمل (ناپاکی سے بری) نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک ہے۔

جواب۔ اگر کبھی نرمل نہیں تھا تو نِرمل کبھی ہو بھی نہ سکے گا۔ جس طرح صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھُڑا دیتے ہیں۔ اُس کی ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھُڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اِسی طرح مُکتی[3] میں بھی لگے گی۔

کرم سے ایشور کے بنا اپنے آپ جنم نہیں مل سکتا

۷۹۔ سوال۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے قالب میں آجاتا ہے۔ ایشور کا ماننا فضول ہے۔

جواب۔ اگر محض کرم ہی قالب اختیار کرنے کا باعث ہوں اور ایشور باعث نہ ہو۔ تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بہ خود آکر قید خانہ میں نہیں پڑتا اور نہ خود بہ بخود پھانسی کھاتا ہے۔ بلکہ را جادیتا ہے اسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اُس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے پرمیشور کو تم بھی مانو۔

---

[1] یعنی جیو کو درخت مانیں تو رغبت و نفرت صورت پانی اور مٹی کے ذریعہ سے اس میں اعمال صورت پھل لگتے ہیں۔ (مترجم)

[2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہو اور اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہو تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میں پھنسنا بھی ماننا پڑیگا اور اسی طرح اُس میں پھنسکر پھر اُس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے تو بندھن کے بعد مُکتی بھی ماننی پڑیگی۔ و علےٰ ہذا۔ (مترجم)

[3] یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جاوے تو اُس میں میل کا لگنا ضروری ہے اور پھر اُس میل کے اُتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آئیگی اس طرح مکتی کو چھُٹنے اور ملنے والی چیز سمجھنا چاہیے۔ (مترجم)

کو بچانے والا ہے اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا سے نجات بخشنے والا نہیں ٭
ارہنت وغیرہ (یعنی) پرمیشٹھی اور جو اُس کے متعلقین ہیں اُن کو پانچ قسم کی نمسکار ٭
یہ چار چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں ٭
واضح رہے کہ دیا (رحم) "کشما" (حلم) "سمیکتو" (کمالیت) "گیان" (علم)۔ درشن (معرفت) اور "چارتر" ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے۔
محقق۔ جبکہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے تو وہ نہ دیا ہے اور نہ کشما۔ گیان کی جگہ اگیان۔ درشن کی جگہ اندھیرا اور چارتر کے جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے۔

جین مت کے دھرم کی تعریف

मूल–जइन कुणसि तव चरणं न पढसि न गुणोसि देसि नो दाणम्। ता इत्तियं न सक्किसिजं देवो इक्क परिहन्तो ॥
प्रकरण० भा० २। षष्ठी सू० २॥

جینیوں کا بھلاوہ

۸۹۔ اے انسان اگرچہ تو تپ چارتر (نیک رویہ) نہیں کرسکتا۔ نہ سوتر پڑھ سکتا ہے۔ نہ پرکرن[1] وغیرہ کو بچار سکتا ہے۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے۔ تب بھی اگر تو صرف "ارہنت" یعنی ہمارے عبادت کے لائق دیوتا۔ سچے گورو اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے تو وہی سب سے افضل بات اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے۔

محقق۔ اگرچہ دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) ادیا (بیرحمی) اور کشما (حلم) اکشما (نابُردباری) ہوجاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی جیو کو دکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کرنا واجب ہے۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جاوے تو ہزاروں آدمیوں کو دُکھ ملے گا۔ اس لئے وہ دیا ادیا۔ کشما اکشما ہوجاوے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ سب متنفسوں کے دکھ دور کرنے اور سکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے۔ صرف پانی چھان کر پینا اور ذرا ذرا سے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے۔ کیونکہ وہ اُس پر عمل نہیں کرتے۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کے عالموں کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے۔؟

جینیوں کی دیا کی پڑتال اور چھ بتیا کا بیان

۹۰۔ اگر ان کی دیا سچی ہوتی تو کتاب "ویک سار" کے صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا

[1] دیکھو سملاس بارہ حاشیہ ۱۲۶ و ۵۲ پرکرن جینیوں کی اصطلاح میں ایک ایک مضمون یا کتابوں کا نام ہے۔ (مترجم)

مانتے ہیں اُن سے پُوچھنا چاہیئے کہ اگر یہی بات ہے تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکے گا پس یہ بھی ایک جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ جیو ایک لطیف شئے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن اُس کے قواء جسم کے اندر پران۔ بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔ اُن کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے اور اچھی صحبت سے اچھا اور بُری صحبت سے بُرا ہو جاتا ہے۔

اب جینی لوگ دھرم کو اس طرح مانتے ہیں

मूल-- रे जीव भवदुहाई इक्कं चिय हरइ जिणमयं धम्मं ।

इयराणं परमं तो सुहकप्पे मूढमुसि ओसि ॥

प्रकरणरत्नाकर भाग २ । षष्टी शतक ६० । सूत्राङ्क ३ ॥

جینی دوسروں کے دیو گرو اور دھرم کو بُرا کہتے ہیں

۸۷ - ارے جیو! محض ایک جین مت یعنی شری ویت راگ کا بیان کیا ہوا۔ دھرم دُنیوی دُکھ پیدائش۔ بڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا ہے۔ اسی طرح جین مت والے کو "سُدیو" [اچھا دیوتا] اور "سگرو" [اچھا گرو] بھی جاننا چاہیئے۔ دیگر یعنی ویت راگ رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک جو رغبت سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں اُن کے علاوہ باقی ہری۔ ہر۔ برہما وغیرہ کُدیو [بُرے دیوتا] ہیں جو جو اُن کی پُوجا اپنی بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں وہ سب لوگ دھوکھا کھاتے ہیں۔ خلاصہ مطلب اِس کا یہ ہے۔ کہ جین مت کے "سدیو"۔ "سگرو"۔ "سُدھ دھرم" (اچھے دھرم) کو چھوڑ کر دوسرے "کُدیو"۔ "کُگرو" اور کُدھرم کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

محقق۔ اب عالموں کو سوچنا چاہیئے کہ اِن کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمت سے بھری ہوئی ہیں۔

मूल--अरिहं देवो सुगुरु सुद्धं धम्मं च पंच नवकारो

धन्नाणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि ॥

प्रक० भा० २ । षष्टी० ६० । सू० १ ॥

جینوں کی چار سرشٹھ چیزیں
(۱) ارھنت دیو۔
(۲) سوگرو
(۳) سودھرم
(۴) پانچ قسم کی نمسکار

۸۸ - جو "ارہن" (یعنی) بڑے بڑے دیوتاؤں۔ سے پُوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ (جس کے برابر) کوئی دوسرا وجود افضل نہیں۔ جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو[۱]۔
صاحب علم و عمل شاستروں کا اُپدیش کرنے والا (سگرو[۲])۔
شُدھ یعنی تعلقات دُنیوی کی ناپاکی سے بری "سمیکتو" [کمالیت] یعنی مخزن اخلاق
درحم جو "شری جن" ہے اُس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم[۳] جو ہی چاہ ضلالت میں گرنے والے متنفسوں

(۲) سمیک گیان کی تعریف | جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں اُن کا جو کچھ مختصر یا مفصّل علم ہوتا ہے عقل مند لوگ اسی کو "سمیک گیان" کہتے ہیں۔

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।
कीर्त्तितं तदहिंसादि व्रतभेदेन पञ्चधा ॥
अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्य्यापरिग्रहाः ।

(۳) چارتر کی تعریف | دیگر مذموم مذاہب سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اوّل اہنسا۔ کسی متنفس کو نہ مارنا۔ دوم "سونرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "استیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہم چریہ" اعضاء تناسل کو قابو میں رکھنا اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیاء کا ترک کرنا +

اِن میں بہت سی باتیں اچھی ہیں یعنی اہنسا اور مذموم افعال مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

جینیوں کے مذمت کرنے کی عادت | ۹۳ ۔ مثلاً پہلے سوتر میں لکھا ہے کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں اُدّھار (بہبودی) کرنے والا نہیں ہے۔ کیا یہ تھوڑی مذمت ہے جن کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل علم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے اُن کو بُرا کہنا۔ اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں۔ تعریف کرنا محض ہٹھ کی بات ہے +

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو کیا فقط اِتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے وہ افضل ہو جاوے گا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جاویں گے۔ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اِن کے آچاریہ خود غرض تھے عالم کامل نہیں تھے۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا۔

دیکھو یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈبانے والا اور وید مذہب سب کا اُدّھار کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیوؤں کو سُدیو اور اِن کے مشبہ دیو وغیرہ سب دیوؤں کو کُدیو

ہے۔ اوّل غیر مذہب والے کی ستتی یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوم اُن کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوم آلاپن یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم سن لپن یعنی اُن سے بار بار نہ بولنا پنجم اُن کو روٹی کپڑے وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی اُن کو کھانے پینے کی چیز کبھی نہ دینی۔ ششم خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی کی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا۔ یہ چھ یتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں۔

محقق۔ اب عقل مندوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے رحمی حقارت اور کینہ ہے جبکہ غیر مذہب والوں پر اسقدر بے رحمی ہے تو پھر جینیوں کو بے رحم کہنا ممکن ہے کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا اُن کے مذہب والے آدمی اُن کے گھر کے برابر ہیں اسلئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے تو پھر اُن کو کون عقل مند دیاوان کہہ سکتا ہے ÷

جینیوں کی بے رحمی کی مثال

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے کہ متھرا کے راجہ کے دیوان مسمی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا اور "آلو چنا" (پرائشچت) کر کے شدھ ہو گیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کرپا کو نیست و نابود کرنے والا نہیں ہے۔ جب دیگر مذہب والوں سے جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان کو دیا کرنے کے بجائے ہنسا کرنے والا کہنا ہی بجا ہے۔

جینیوں کے چار وسائل مکتی کے جن کو کوئی ایک تین شمار کرتے ہیں

۹۲۔ اب سمیکتو۔ درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ارہت پروچن سنگرہ پرم اگم سار" میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردہان" [کامل اعتقاد] "سمیک درشن" گیان اور چارتر [کامل معرفت۔ علم۔ اور ریاضت] یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔

ان کی تشریح یوگ دیو نے کی ہے۔ جس ہیئت سے جیو وغیرہ "درویہ" قائم ہیں اسی ہیئت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور "ابھنویش" (خوف مرگ وغیرہ مخالف خیالات) سے آزاد "شردھا" (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے۔

سمیک شردھان اور سمیک درشن کی تعریف

रुचिर्जिनोक्ततत्त्वेषु सम्यक्श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتووں" میں اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں۔

यथावस्थिततत्त्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।

यो बोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

سے محبت رکھتے جب وہ اور اُن کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہونگے جو اُن کے برابر۔ متعصب۔ ہٹھ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں۔

मूल–अद्द सयपा वियपा बाधक्मि अपव्वे सुतोविपावरया।
न चलन्ति सुद्धधम्मा धन्ना किविपावपव्वेसु॥
प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० २६॥

"انیہ درشنی" [غیر مذہب کے فلسفہ جاننے والے] "کُلنگی" [گمراہ برہم چاری سنیاسی وغیرہ سادھو] یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن کبھی جینی لوگ نہ کریں۔

محقق۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ بات کتنی خساست کی ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جس کا مذہب سچا ہو اُس کو کسی سے ڈر نہیں ہوتا۔ اِن کے آچاریہ جانتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول ہے۔ اگر دوسرے کو سُنا دیں گے تو ردّ ہو جائے گا۔ اِس لئے سب کی مذمت کرو اور جاہل لوگوں کو پھنساؤ۔

मूल–नामं पितस्सग्र सुहं जेणमिदिठाइ मिच्छपब्बाइ।
जेसिं अणुसंगा उधम्मीणविहोइ पावमई॥
प्रक० भा० २। षष्ठी ६। सू० ११॥

جین مذہب کی خود سرائی دیکھو

۹۶ ۔ جو مذہب جین دھرم سے مخالف ہیں وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں۔ اِس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے

محقق۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے۔ مخالفت رکھنے۔ مذمت کرنے۔ حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بُرے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جس طرح جینی لوگ سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی ویسا سخت مذمت کرنے والا اور ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی بیجا

کہیں تو کیا اُن کو ویسا ہی بُرا نہ لگے گا

ان آچاریہ اور چیلوں کی اور بھی بھول دیکھو

मूल–जिणवर आणा भंगउम ग्ग उस्सुत्तलि सदेसणाउ ॥

आणा भंगे पावंता जिणमय दुक्करं धम्मम् ।

प्रकर० भाग० २ । षष्ठीश० ६ । सू० ११ ॥

جینیوں کی تنگ خیالی

۹۴۔ مخالف مذہب اور مخالف سوُتر[1] کے دکھا دینے سے جو "جن ور" یعنی ویت راگ (بے لوث) تیر تھنکروں کے ہدایت کی حکم عدولی ہوتی ہے۔ وہ دُکھ کا باعث یعنی پاپ ہے۔ جن ایشور [جینیوں کے ایشور] کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقہ سے "جن" کی ہدائت کی حکم عدولی نہ ہو ویسا ہی کرنا چاہیئے۔

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا۔ جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اسی کی ہے جس کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق تعریف ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں

मूल–बहुगुणविज्झा निलओ उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तव्वो ॥

जहवरमणिजुत्तो विहुविग्घकरो विसहरो लोए ॥

प्रकर० भा० २ । षष्ठी० सू० १८ ॥

جینیوں کا حسد و تعصب

۹۵۔ جس طرح زہر ملے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے۔ اسی طرح جو جین مذہب میں نہیں وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھارمک پنڈت ہو۔ جینیوں کو اُسے ترک کر دینا ہی واجب ہے۔

محقق۔ دیکھیئے کتنی بھول کی بات ہے۔ اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں

[1] واضح رہے کہ جینیوں نے سنسکرت کی پُرانی کتابوں کی ضد پر اپنی کتابیں الگ لکھی ہیں مثلاً اُن کے سُوتر۔ اور پُران ان ناموں کی عام کتابوں سے مختلف ہیں۔ مترجم

محقق - دیکھیے - جینیوں کی مانند سنگدل - گمراہ - کینہ ور - مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ انہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف نہ کریں گے تو ہماری خدمت اور تعظیم نہیں ہوگی۔ لیکن اِن کے لئے سخت بدنصیبی کی بات ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے تب تک اُن کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی جھوٹی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ اُن کیلئے یہ بڑی بہبودی کی بات ہے۔

मूल-किं भणिमो किं करिमो ताणहयासाणधिठदुठाणं ॥
जे दंसि जण लिगं खिवंति नरयम्मि मुद्धजणं ॥
प्रक० भा० । षष्ठी० सू० ४० ॥

جینیوں کی بدخواہی اور کینہ پن دیکھو

۹۹ - جس کی بہبودی کی امید جاتی رہے - ڈھیٹھ - بُرے کام کرنے میں بڑا چالاک - بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں کیونکہ جو اُس کا اُپکار کرے گا وہ اُلٹا اُس کی جڑ کاٹے گا۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) کو جاوے تو وہ اُسی کو کھا لیوے گا۔ اُسی طرح کُگرُو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے۔ پس اُن سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہیئے۔

محقق - جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں اگر اُسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو۔ اور اگر کوئی شخص اُن کا اُپکار کسی قسم کا نہ کرے تو اُن کے بہت سے کام بگڑ جانے سے اُن کو کتنا دکھ پہنچے گا۔ جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے۔

मूल-जहजहतुट्टइ धम्मो जहजह दुठाणहोय अइउदउ ।
समदिठिजियाणं तह तह उल्लसइस मत्तं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४२ ॥

جینی دوسروں سے کیسے جلتے ہیں

۱۰۰ - جِتنا جِتنا دَرشن بھرشٹ[1] - نِہنو[2] - پاچھتّا[3] - اُسنّا[4] - اور

[1] جنکا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث ضرر ہے۔ [2] قابل پرہیز و نفرین۔ [3] قابل پرائشچت۔ [4] مستوجب سزا۔ مترجم

خودستائی بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہتے ہیں۔

मूल-हाहा गुरुअत्र क अर्थ सामीनहु अच्छिजसा पुकरिमो ॥
कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कहइय अकज्जं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ३५ ॥

کہاں "سروجینہ" [علیم کل] جن کے کہے ہوئے بچن جینی "سگرو" اور جین مذہب اور کہاں اُن سے مخالف کُگرو دوسرے مذہب کے اُپدیشک۔؟

یعنی ہمارے گرو۔ دیو۔ اور دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے دیو۔ گرو۔ اور دھرم بُرے ہیں۔

کس نگوید کہ دوغِ من ترش ست

۹۷- محقق- یہ بات بیر بیچنے والے کو نجڑے کی مانند ہے جس طرح وہ اپنے کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسروں کے میٹھوں کو کھٹا اور نکما بتلاتے ہیں اسی طرح کی باتیں جینیوں کی ہیں۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کو سخت ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں۔

मूल-सप्पो इक्कं मरणं कुगुरु अणंता इदेइ मरणाइ ।
तोवरिसप्पं गहियुं मा कुगुरुसेवणं भद्दम् ॥
प्रक० भा० २ । सू० ३७ ॥

جینی کیا کیا زہر اُگلتے اور دوسروں پر دانت پیستے ہیں

۹۸- جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں کہ سانپ کی منی بھی قابل حذر ہے۔ اُسی طرح غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتما لوگوں کو بھی ترک کر دینا چاہیئے۔ یہ لوگ دیگر مذہب والوں کی مذمت اِس سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ جین مذہب سے غیر سب کُگرو یعنی وہ سانپ سے بھی بُرے ہیں اُن کی زیارت۔ خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے کُگروں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اِس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گروؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کرے گا تو دُکھ میں پڑے گا۔

جینی ذرا اپنے گریبان میں مونھ ڈالکر دیکھیں

۲ - پہلے سوتر میں متھیاتوی یعنی جین مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سمیکتوی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب نیکوکار (بیان ہوئے ہیں) اس لئے جو کوئی متھیاتوی کے مذہب کو رواج دے گا وہ پاپی ہے۔

محقق - جس طرح اوروں کے بجائے چامُنڈا - کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے نومی کا برت پاپ ہے یعنی دُرگا نومی تیتھی وغیرہ سب بُرے ہیں اُسی طرح کیا تمہارے "پجوسن" وغیرہ برت بُرے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اِس موقعہ پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو شاسن دیوی اور مَرُت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں اُن کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں تو اُن کا قول جھوٹ ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکشسی اور دُرگا و کالیکا کی سگی بہن کیوں نہیں؟ اور اپنے برت پچکھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور نومی وغیرہ کو بُرا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے اُپواسوں (فاقوں) کی تو مذمت اور اپنے اُپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برت رکھتے (عہد کرتے) ہیں وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں اور کسی دوسرے (مذہب) کا "اُپواس" ٹھیک نہیں ہے۔

मूल-वेसाववंदियाणाय माहणडु वाणजर कसिरकाणम।
भत्ता भर वठाणं वियाणं जन्ति दूरेणं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सूत्र ८२॥

دوسروں کے دیوی دیوتا بھی جینیوں کو زہر معلوم ہوتے ہیں

۳ - ا - اِس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بیسوا - چارن - بھاٹ وغیرہ لوگوں برہمن - یکش - گنیش وغیرہ - متھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا پیرو ہے یعنی جو اُن کے ماننے والے ہیں وہ سب ڈبانے اور ڈوبنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو اُنہیں کے قبضہ میں مانتے ہیں اور "ویت راگ" (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

محقق - دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے۔ اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی وغیرہ کی تردید

لہ چکی زیارت ننشیجل (بے سود) ہے۔ مترجم

کوسیلیا وغیرہ اور غیر درشنوں کے ماننے والے - ترسی ونڈھی - پرمہس پراجک - اور ویٹرو وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت - عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہووے اتنا ہی اتنا سمیک درشٹی جیوں کا سمیکتو زیادہ زیادہ ظاہر ہووے یہ بڑا تعجب ہے -

محقق - اب دیکھئے کیا جینیوں سے بڑھ کر حسد - کینہ اور بغض رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے - لیکن جس قدر ان جینیوں میں ہے اتنا کسی میں نہیں - اور کینہ ہی پاپ کی جڑ ہے - اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں +

मूल-संगो विजाण चडिउते सिंघमाइ अपकुव्वन्ति।
मुनूख चोरसंगं करन्ति ते चोरियं पावा॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७५॥

جینی لوگ اور سب مذہبوں کو چور سمجھتے ہیں -

۱۰۱ - اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت میں رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ سزا سے خوف نہیں کرتے اسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنی نقصان و ذلت کا خوف نہیں کرتے -

محقق - ہر ایک آدمی جیسا ہوتا ہے وہ عموماً اپنی ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے - کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے - جب تک انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ ازحد حسد کینہ وغیرہ برائی کرنا نہیں چھوڑتا - جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے ایسا اور کوئی نہیں -

मूल-जच्छपसुमहिसलरका पव्वंहोमन्ति पावमवमीए।
पूमन्तितंपि सढ्ढाहा हो वावी परायस॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ७६॥

---

۱ بدچلن - ۲ سنیاس کے بیرونی علامت کے طور پر تین ڈنڈ (لکڑیاں) رکھنے والے ۳ سنیاسی ۴ براہمن وغیرہ ۵ جینی سادھوؤں سے مراد ہے + (مترجم)

ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں پاتا۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے۔ بھولے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मूल—तिच्छराणं पूआसंमत्तगुणाणकारिणी भणिया।
सावियमिच्छत्तयरी जिण समये देसिया पूआ॥
प्रक० भाग २। षष्टी० सू० ६०॥

> غیروں کی مورتیاں بھی جینیوں کی آنکھوں میں خار ہیں۔

۱۰۶۔ مختصر معنی صرف جین کی مورتیوں کی پوجا کرنا سود مند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی کو پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے وہ عارف ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔

محقق ۔ واہ جی! کیا کہنا! ۔ کیا تمہاری مورتی ویشنوؤں وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے اسی طرح ویشنوؤں وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मू—जिण आणा एधम्मो आणा रहि आण फुडं अहम्मुत्ति।
इयमुणि ऊण यतत्तंजिण आणाए कुणहु धम्मं॥
प्रक० भा० २। षष्टी० सू० ६२॥

> جینی اپنے ہی گھر کے راجا بنے رہتے ہیں

۱۰۷۔ مختصر معنی ۔ جس دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری دیا (رحم) اور اہنسا (عفو) ہے اس کے علاوہ باقی سب ہدایتیں ادھرم ہیں۔

محقق ۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرم آتما نہیں ہے۔ کیا اس دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہوسکتی ہے۔ الغرض یہ لوگ اپنے مذہب کی کتابوں۔ مقولوں۔ اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں +

کرتے ہیں لیکن "شرادھ دن کرتیہ" کتاب کے صفحہ ۴۶ میں جو لکھا ہے کہ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کو کھانا کھا لینے کے قصور میں تھپیڑ مار کر اُس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اور بجائے اُس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اُس شخص کے لگا دی پھر اِس دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی اُس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے۔

मूल–किंसोपि जणणि जाओ जाओ जणणी दुकिं पगोविढि
जइमिच्छरओ जाओ गुणे सुतमच्छरं वहइ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८१ ॥

> جینی چاہتے ہیں کہ اُنہیں چھوڑ سب مر جاویں۔

۱۰۴۔ جو جین مذہب کے مخالف "متھیا توی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اگر پیدا ہوئے تو بڑے کیوں ہوئے۔ یعنی جلدی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا ہوتا۔

محقق۔ اِن کے وِیت راگ کا ہدایت کیا ہوا دیا کا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ اِن کا "دیا دھرم" محض برائے نام ہے اور جس قدر ہے بھی وہ محض ادنےٰ جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल–मुद्धे मग्गे जाया सुहेण मच्छन्ति सुद्धिमग्गम्मि ।
जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छंति त चुप्पं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ८२ ॥

> دوسروں کی مکتی کا نام سن کر جینیوں کی چھاتی دھڑکتی ہے

۱۰۵۔ مختصراً معنی۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پاوے تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیا توی" دیگر مذہب والے مکتی پاویں تو بڑی حیرت کی بات ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔ جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

محقق۔ کیا جین مذہب میں کوئی بُرا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے۔ سب

دکھلائی دیتی ہے۔

मूल–जे अमुणि अगुण दोपाते कह अबुहाणङ् तिमभच्छा।
अहते विक्कम भच्छाता विसममि आव तुल्लत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०२॥

ان کے اپنے مذہب کی پابندی دیکھو

۱۱۰۔ مختصر معنی۔ "جن اندر دیو" اُس کے کہے ہوئے مسائل۔ اور جین مذہب کے اپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے۔

محقق۔ یہ بات جینیوں کے ہٹھ۔ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں ہے تو کیا ہے؟ حالانکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب باتیں ترک کرنے کے قابل ہیں جس کو ذرا بھی کچھ عقل ہو گی وہ جینیوں کے دیوؤں۔ کُتب مسائل اور اُپدیشکوں کو دیکھ۔ سُن۔ اور غور کرکے بلا شک فوراً چھوڑ دے گا۔

मूल--वयखे विसुगुरुजिणवल्लहस्साके सिंन उल्लस इसण्णं।
अहकहदिखमसितेयं उलुयाणंहरइ अन्नत्तं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०८॥

جینی اپنے ہی گروؤں کو دیکھ کر ٹھنڈے ہیں

۱۱۱۔ مختصر اً معنی۔ جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پُوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں جینیوں کے گروؤں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہیئے +

محقق۔ بھلا اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ اُن کے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لاتے اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر کوئی تم کو "کُمارگی"[1] (بُرے مذہب والا) "کگرو"[2] "متھیا توشی"[3]۔ اور تم کو "اپدیشیٹا"[4] کہیں تو تم کو کس قدر رنج پہنچے گا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بے سُود باتیں بھری ہیں۔

[1] بُرے راستہ پر چلنے والا۔
[2] بُرا گرو۔
[3] جھوٹے مذہب کا ماننے والا۔
[4] بُرے اُپدیش کرنے والا۔

مترجم

मूल-वन्ने मिनारबा उविजेसि न्दुरकाइ सबारंतावम् ।
भव्वाण अणाइ हरिहररिद्धि समिद्धी विउद्धोसं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६५ ॥

دوسروں کی ترقی دیکھکر جینیوں کی چھاتی پر سانپ لوٹتے ہیں۔

۱۰۸- مختصر معنی - اِس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہری ہرو غیرہ دیوں کی کرامت ہے وہ نرک کا باعث ہے۔ اُس کو دیکھکر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح راجا کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزاء قتل کا دُکھ پاتا ہے اُسی طرح "جن اِندر" (جینیوں کے دیوتا) کی ہدایت کی حکم عدولی کر کے جنم مرن کا دُکھ کیوں نہیں پاوے گا۔؟

محقق - جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکرو فریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی (یہ لوگ) ہری ہر وغیرہ اور اُن کے پیروؤں کے اقبال اور ترقی کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اُن کے رونگٹے اِس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی ترقی کیوں ہوئی یہ عموماً ایسا چاہتے ہوں گے۔ کہ اُن کی ساری حشمت ہم کو مل جاوے اور یہ مفلس ہو جاویں تو اچھا ہے۔ اور راجا کے حکم کی تمثیل اِس لئے دیتے ہیں کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجا کی جھوٹی بات بھی مان لینی چاہیئے اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہو تاہم جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا +

मूल-जो देइसुजधम्मं सो परमप्पा जयम्मि नहु अन्नो ।
किं कप्पद्दुम सरिसी इयरतरू होइकइयावि ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०१ ॥

جینیوں کو اپنے ہی اُپدیشک پیارے ہیں

۱۰۹- مختصر معنی - وہ لوگ جاہل ہیں جو جین مذہب کے مخالف ہیں اور جو "جن اندر" کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک - سادھو یا گرہستی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیر تھنکروں کے برابر ہیں۔ اُن کے برابر کوئی بھی نہیں۔

محقق - کیوں نہ ہو! اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مانتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اُسی طرح یہ بات بھی

मूल—जम्बीर जिणाणअजिओ मिरई उस्सुत्तले सदेसणाओ।
सागर कोड़ा कोड़िंहिं मडु चडु भो भवरखे॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२२॥

جینی کس طرح دوسروں کی زبان بینا چاہتے ہیں۔

۱۱۴ - مختصر معنی - اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں بھی دھرم ہے تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔

محقق - واہ جی واہ! علم کے دشمنوں! تم نے یوں سمجھا ہوگا کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے اب تم کو کہاں تک سمجھاویں تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمر بستہ ہو کر اپنی مطلب برآری کرنے میں حلوا کھانے کی برابر (لذت) سمجھتے ہو۔

मूल—दूरे करणं दूरम्मि साहूणं तहयभावणा दूरे।
जिणधम्म सद्दहाणं पितिर कादुरकाद्धनिठवइ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२७॥

جینیوں کی سستی مکتی

۱۱۵ - مختصر معنی - جس آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے تو بھی محض اِس قدر اعتقاد سے کہ جین مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ دکھوں سے ترجاتا ہے۔

محقق - بھلا جاہلوں کو اپنے مذہب کے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھ کر دوسری کون سی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل کرنا نہ پڑے اور مکتی ہو جاوے ایسا بھونڈو مذہب کون سا ہوگا۔

मूल—कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि।
उस्सुत्तलेसविसलवर हिलेओनिसुणो सुजिणधम्मं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२८॥

مکتی پانیکا آسان نسخہ

۱۱۶ - مختصراً معنی - جو آدمی اِتنی خواہش رکھے کہ "جن آگم" یعنی جینیوں کے

मूल–तिहुअख जयं मरंतं दठूख निषन्तिजेन अप्पाणं ।
निरमंतिन पावा उधिहो धिठत्त थं ताखम् ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०६ ॥

جینیوں کو کھیتی وبیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت۔

۱۱۲- مختصر معنی - اگرچہ مرنے تک بھی دُکھ ہو تو بھی کھیتی - بیوپار وغیرہ کام جینی لوگ نہ کریں - کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں۔

محقق - اب کوئی جینیوں سے پوچھے کہ تم بیوپار وغیرہ کام کیوں کرتے ہو- اِن کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے - اور اگر چھوڑ دو تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیویں تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے ایسی کجروی کا اُپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ مگر بیچارے کرتے کیا - بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا بک دیا۔

मूल–तद्दुया हमाण बहना कारख रहिया अनाण गब्वेण ॥
जेजंपन्ति उसुत्तं तेसिंदिविकपब्भिचं ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२१ ॥

جینیوں کا کو سنا دیکھو

۱۱۳- مختصر معنی - جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں - وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں - خواہ کچھ ہی مطلب برآری ہو تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے - خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے۔

محقق - تمہارے بانی مبانی سے لے کر آج تک جس قدر ہو گزرے ہیں یا آگے ہوں گے- اُنہوں نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے- بڑے افسوس کی بات ہے کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب برآری دیکھتے ہیں - وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں - تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے اُنہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی۔

मूल-जइजाणसि जिणनाहो लोयाया राविपरक्खभूओ।
तातंतं मन्नं तो कहमन्नसि लोअ आयारं॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १४८॥

جینوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں

۱۸ - مختصراً معنی جو آدمی اچھی پرار بدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے اُن کا نصیب پھوٹ گیا +

محقق - کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچاویں۔ بلکہ محبت سے برتیں اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جینی لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرائی نہیں سمجھتے ہوں گے۔ اِن کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت (رکھتے ہیں) اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں۔ اور جو یہ لکھا ہے کہ برہمن۔ ترِدنڈی "پری براجک۔ اچاریہ" یعنی سنیاسی اور "تاپسی" وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اب دیکھئے کہ یہ سب کو دشمنی کی نظر سے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کشما" کو زائل کرنے والا ہے اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پُر ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہوں گے۔ رِشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیں تیر تھنکروں کو اگر راگی [رغبت فاسد رکھنے والا] دویشی [کینہ ور] اور متھیا توی " [جھوٹی باتیں ماننے والا] کہیں۔ اور جین مذہب کے ماننے والوں کو خلطوں کے بگاڑ سے پیدا ہوئے تپ میں پھنسا ہوا مانیں اور اُن کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں تو جینیوں کو کتنا بُرا لگے گا۔ اِس لئے جینی لوگ مذمت۔ اور غیر مذہب سے کینہ رکھنے کے نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اِس بات کو چھوڑ دیویں تو بہت اچھا ہو۔

मूल-एगो अगरू एगो विसाव गोचे दूमाणि विवहाणि।
तच्छयजं जिणदव्वं परुप्परन्तं न विच्चन्ति॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १५०॥

شاستروں کو سُنوں گا "اُت سوتر" یعنی دوسرے مذہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سنوں گا وہ محض اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

محقق۔ یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اِس جگہ کے دُکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے نتیجہ میں دُکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلاف علم بات نہ لکھتے تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سُن کر اور حق و باطل کی تمیز حاصل کر کے اُن کی بے علمی سے بھری ہوئی لغو کتابوں کو چھوڑ دیتے۔ لیکن اِن بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے کہ اِس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے تو ممکن ہے مگر باقی موٹے عقل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے۔

मूल—जह्माजेणं हिंभणियं सुयववहारं विसोहियंतस्स।
जायइ विसुद्ध बोही जिणआणा राह गत्ताओ ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १३८ ॥

جینیوں کی اوندھی عقل

۱۱۷۔ مختصر معنی۔ جو "جن آچاریوں" کے تصنیف کئے ہوئے سوتر۔ نرُکتی[1]۔ "وِرتی[2]"۔ "بھاشیہ[3]"، "چورنی[4]" کو مانتے ہیں وہی لوگ نیک اور مشکل کاموں کے کرنے سے چارِتروا[5]لے ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں۔

محقق۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو "چارتر"۔ (نیک چلن) کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی "چارتر" ہے تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں وہ پاک ہو کر اچھے نتیجہ کو پہنچنے چاہئیں۔ مگر نہ وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم۔ بلکہ صفرا وغیرہ کی افراط تفریط کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو پُر انصاف اعمال۔ برہم چریہ۔ راست گوئی وغیرہ ہیں۔ اور دروغ گوئی۔ پُرظلم اعمال وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کے بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ "شبھ چرتر" (نیک چلن) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ۔ اِن سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پا کر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔

---

[1] لغت۔ [2] ترجمہ۔ [3] تفسیر۔ [4] شرح [5] صاحب اعمال یا نیک چلن۔ (مترجم)

اور اسی کتاب میں آگے چل کر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "وجن بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد (لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ) پورانے مندروں کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ مندر میں اس طرح جا کر بیٹھے۔ بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے۔ "नमो जिनेन्द्रेभ्यः"

وغیرہ منتروں سے (مورتی کو) سنان وغیرہ کرائیں اور

"जल चन्दन पुष्प धूप दीपनैः"

وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھاویں ÷

مورتی پوجا کا پھل (۱) راجا نہیں روکتا

۱۲۰۔ رتن سار بھاگ کتاب کے بارھویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے۔ کہ پوجاری کو راجا یا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے۔

محقق۔ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں۔ کیونکہ راجا لوگ بہت سے جین پوجاریوں کو روکتے ہیں۔

(۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ مورتی پوجا سے بیماری۔ درد اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں۔ کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا۔ اُسے اٹھارہ مُلکوں کی حکومت ملی اُس کا نام کمار پال ہو گیا تھا ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھُسلانے کی ہیں۔ کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں اور پتھر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگہ کی بھی حکومت نہیں ملتی۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے۔ تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے۔ اور دُکھوں کی سزا کیوں بھوگتے ہیں۔ اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سمندر سے پار ہو جاتے ہوں تو پھر "گیان"۔ "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو۔

(۳) اَمر (نافانی) ہونا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ گوتم کے انگوٹھے میں اَمرت ہے اور اُس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ پاتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو سب جینی لوگ اَمر (نافانی) ہو جانے چاہئیں۔ مگر نہیں ہوتے۔ اس لئے اُن کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں۔

مورتی پوجا کا طریقہ ایجاد کردہ جین مذہب

۱۲۱۔ رتن سار کے صفحہ ۵۲ میں اُن کی پوجا کرنے کا

مورتی پوجا کے بانی مبانی جینی ہیں۔

۱۹۔ مختصر معنی۔ سب شراوکوں[۵] کا دیو۔ گرو۔ دھرم ایک ہے۔ "چَیتیہ وندن" یعنی جن کی تصویر یا مورتی کے دیول (مندر)[۵۲] اور جن کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے۔

محقق۔ اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور پاکھنڈوں کی جڑ یہی جین مذہب ہے۔

شرادھ دِن کرتیہ کتاب کے صفحہ امیں مورتی پوجا کے حوالے

नवकारेण विबोहो ॥ १ ॥ अनुसरणं सावत्र ॥ २ ॥ वयाइं इमे ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ चिय वन्दणागो ॥ ५ ॥ पच्चरखाणं तु विहि पुव्वम् ॥ ६ ॥

وغیرہ وغیرہ

(۱) شراوکوں" کو (مندر کے) پہلے دوار [دروازہ] میں "نَوکار" [نمسکار] کا جپ کرنا چاہیئے۔

(۲) دوسرے (دروازے میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں۔

(۳) تیسرے (دروازے میں یہ خیال کرنا) کہ ہمارے "انوبرت" کتنے ہیں۔

(۴) چوتھے دروازے میں (یہ خیال کرنا) "چار رواک" [چار مقاصد زندگی یعنی دھرم۔ ارتھ کام۔ موکش] میں موکش مقدم ہے۔ اُسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اُس کے سب "اِتی چار" بوجہ نرمل [پاک] بنانے کے چھ ضروری وسائل ہیں۔ وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے۔

(۵) پانچویں "چیتیہ وند" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "دروِیہ پُوجا" [بھینٹ چڑھانے] اور "بھاو پُوجا" [دل کی پُوجا] کرنے کا ذکر کریں گے۔

(۶) چھٹا۔ "پرتیاکھیان دوار"۔ یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کروں گا وغیرہ وغیرہ۔

---

[۵] ۔ یہ لفظ بگڑ کر آجکل سراوگی ہوگیا ہے۔ شراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں۔

[۵۲] ۔ دیول کے لفظی معنی پوجاری ہیں مگر اکثر اسے دیوالیہ کی بجائے مندر کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

کیوں تیاگی نہیں۔ اور اگر شانت کہو تو سب جڑ اشیا بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ) ہیں) پس سب مذہبوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے۔

مورتی کا فرضی اثر

۱۲۴ – سوال۔ ہماری مورتیاں کپڑا۔ زیور وغیرہ نہیں پہنتیں اسلئے اچھی ہیں +

جواب۔ مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے۔

سوال۔ جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسیطرح سادھو اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔

جواب۔ اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو تو اُس کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آجاویں گے۔ جب عقل پتھرا جائے گی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلیٰ درجہ کے صاحب علم ہیں اُن کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں سملاس میں لکھ چکے ہیں وہ سب پتھر وغیرہ کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے اُسی طرح اُن کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اُن کا منتر یہ ہے جو رتن سار صفحہ ۱ میں لکھا ہے۔

नमो अरिहन्ताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पञ्च नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मङ्गलाचरणं च सव्वे सिपढमं हवइ मङ्गलम् ॥ १ ।

جینیوں کا گورو منتر اور اُس کا مہاتم۔

۱۲۵ – اِس منتر کا بڑا مہاتم (عظمت) لکھا ہے۔ یہ سب جینیوں کا گورو منتر ہے۔ اِس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے کہ تنتر۔ پوران اور بھاٹوں کی باتوں کو بھی مات کر دیا چنانچہ۔ شرادھ دن کرت صفحہ ۴ پر لکھا ہے کہ۔

नमुक्कार तउपढे ॥ ६ ॥

जउकव्वं । मन्ताणमन्तो परमोइमुत्तिधेयाणधेयंपरमंइमुत्ति तत्ताणत्तत्त परमं पवित्त संसारसत्ताणदुहाहयाणं ॥ १० ॥

یہ شلوک لکھا ہے۔

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः ।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे ॥

ہم جل۔ چندن۔ چاول۔ پھول۔ دھوپ۔ دیپ۔ "نئی ویدیہ" (میوہ) وستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اِندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے۔

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینیوں کے بموجب

۱۲۲۔ وِویک سار کا صفحہ ۲۱۔ جینیوں کے مندر میں "موہ" نہیں آتا اور دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے۔

وویک سار صفحہ ۵۱-۵۲۔ مورتی پوجا سے مُکتی ہوتی ہے۔ اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی)۔ چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا۔

وویک سار صفحہ ۵۵۔ جینی مندر میں رِشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔

وِویک سار صفحہ ۶۱۔ "جن" کی مورتیوں کی پوجا کرے تو تمام جہان کے دکھ چھوٹ جاویں۔

محقق۔ اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں۔ اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں "موہ" نہ آوے۔ دنیا کے سمندر سے پار اُتر جاویں۔ نیک اوصاف پیدا ہوویں نرک کو چھوڑ سورگ میں چلے جاویں۔ دھرم ارتھ کام موکش کو حاصل کر لیں اور سب دُکھ چھوٹ جاتے ہوں تو سب جینی لوگ سُکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے اس وویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ جنھوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے۔ اُنھوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے۔

شو وغیرہ کی مورتی پوجنے کا نتیجہ جینی نرک بتاتے ہیں۔

۱۲۳۔ وویک سار صفحہ ۲۲۵۔ شو۔ وِشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے۔ یعنی نرک کا ذریعہ ہے۔

محقق۔ بھلا جب شو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں اگر کہیں کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ)۔ اور فیض بخش ہیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔ اور شو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں ہیں اس لئے بُری ہیں۔ تو ان کو کہنا چاہئے کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے۔ یہ کس طرح تیاگی ہیں۔ اور شو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں وہ

(۵) جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں اُن سب کو نمسکار ہے۔

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

لکڑی پتھر کی مورتی کو پوجنے کا پھل

۱۲۷۔ تتو وویک صفحہ ۱۲۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کر کے پُوجا کرتا ہے وہ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو درشن کرنے سے سب لوگ سکھ کے نتیجہ کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۔

پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کا پھل

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مُورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵۱ میں لکھا ہے کہ سوالاکھ مندروں کی مرمت کی علیٰ ہذالقیاس مُورتی پوجا کے بارے میں اُن کی بہت سی تحریریں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مُورتی پُوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے۔

جینی سادھو بدچلنی کر کے بھی سورگ میں چلے جاتے ہیں۔

۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلاد یکھئے

وویک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو مسمات کو شا بیسوا سے مباشرت کر کے بعد ازاں تارک ہو کر سوُرگ کو گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۰۔ ارنک مُنی نیک چلنی سے گرا اور کئی سالوں تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈھن مُنی کو سیالیا اٹھا لے گیا اور پھر دیوتا ہوا۔

جینیوں کے ہاں سادھوؤں کی بیجا تعظیم۔

۱۳۰۔ وویک سار صفحہ ۱۵۶۔ جین مذہب کا سادھو "لنگ دھاری" یعنی محض بھیس ہی رکھتا ہو تو بھی شراوک لوگ اس کی تعظیم کریں۔ سادھو خواہ نیک چلن ہوں خواہ بدچلن ہوں سب پُوجا کرنے کے لائق ہیں۔

وویک سار صفحہ ۱۶۸۔ جین مذہب کا سادھو چلن سے گرا ہوا ہو تو بھی دوسرے مذہب کے سادھوؤں سے افضل ہے۔

وویک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگر شراوک لوگ جین مذہب کے سادھوؤں کو چلن سے گرا ہوا۔ اور بدچلن دیکھیں تو بھی اُنہیں اُن کی خدمت کرنی چاہیئے۔

وویک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مُٹھی بال نوچ کر "چارتر" اختیار کیا۔ سخت تکلیف اٹھائی۔ اور پچھتایا اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کر کے سدھ ہو گیا۔

محقق۔ اب اُن کے سادھوؤں اور گرہستیوں کی لیلا دیکھئے۔ اُن کے مذہب میں بہت

तार्ण मन्नन्तु नो पत्थि । जीवार्ण भव सायरे ।

बुड्डुं तार्ण इमं मुत्तं । न मुक्कारं सुपोययम् ॥ ११ ॥

कव्वं । अणेगजम्मं तरसचियाणं।दुहाणंसारीरि माणुसाणु साणं कत्तोय भव्वाणभविज्जनासो न जावपत्तो नवकारमन्तो ॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلےٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلیٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دُکھوں سے تنگ آئے ہوئے دُنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے کہ جیسے سمندر کے پار اُتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔

یہ "جو نوکار" کا منتر ہے وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اُس کو چھوڑ دیتے ہیں سو وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور جو اُس کو قبول کرتے ہیں وہ دُکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیووں کو دُکھوں سے الگ رکھنے والا۔ سب پاپوں کو دور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اِس منتر کے اَور کوئی نہیں۔ ॥

دُنیاوی جیووں کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے جسمانی دُکھوں یعنی دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں ملا تب تک جیو دنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سُوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر و دیدریہ سنی حاصل ہو جاوے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت دغا نہ دینے والا ہتھیار مل جاوے اِسی طرح "شُرت کیولی" [منتر سکھلانے والے گورو] کے ملنے کو سمجھنا چاہئے۔ بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی راز ہے۔

جینیوں کے گورو منتر کے معنی ۱۲۶- اِس منتر کے معنی یہ ہیں:- (۱) [नमोऽरिहन्ताणम्]

(۲) [नमो सिद्धाणम्] سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے۔

(۳) [नमो श्रयरियाणम्] (۲) جین مت کے سب سدھوں کو نمسکار ہے۔

(۴) "नमो उवज्झायाणम्" (۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے۔

(۵) "नमो लोयसव्वसाहूणम्" (۴) جین مت کے سب اُپادھیائیوں کو نمسکار۔

محقق - یہاں غور کرنا چاہیئے کہ جس طرح شیوؤں - ویشنوؤں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر بشکل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں اُسی طرح جینیؤں کے بھی ہیں - اِن میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے -

جینیؤں کی مکتی کا بیان

جینیوں کی مکتی - اور اُس کا بمبالغہ بیان و تعریف

۱۲۳ - رتن سار صفحہ ۲۳ - مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں کہ عالم بالا میں ایک مقام سِدھ شِلا ہے - سُورگ پوری کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن لمبی ہے اور اتنی ہی پولی (مجوّف یا جسیم) ہے - اور آٹھ یوجن موٹی ہے - جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے اُس سے بھی اُجلی ہے - سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفّاف - وہ سِدھ شِلا چودھویں لوک کی چوٹی پر ہے - اور اُس سِدھ شِلا کے اوپر شِو پور کا مقام ہے اُس میں بھی مُکت آدمی معلق رہتے ہیں - اُس جگہ جنم لینے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ (دوش) نہیں ہے - اور آنند کرتے رہتے ہیں دوبارہ جنم نہیں لیتے اور نہ مرتے ہیں - سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں - یہ جینیوں کی مکتی ہے -

محقق - غور کرنا چاہیئے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں وئی کنٹھ - کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے مذہب کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے - ویسے ہی جینیوں کی سِدھ شِلا اور شِو پور بھی ہے - کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرۂ زمین کے نیچے رہتے ہیں اُن کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے اونچا نیچا بجائے خود کوئی شے نہیں جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں اُسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں - اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں اُسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں - چاہے وہ شِلا پینتالیس لاکھ سے دو چند یعنی نوّے لاکھ کوس کی بھی ہوتی - تو بھی وہ مُکت بندھن میں ہیں - کیونکہ اُس شِلا یا شِو پور کے باہر نکلنے سے اُن کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی - اور ہمیشہ اُسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے رنج بھی ہوتا ہوگا - جس جگہ رُکاوٹ - خواہش اور رنج ہے - اُس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں - مکتی اُسی طرح ماننی ٹھیک ہے - جس طرح ہم نویں سملاس میں بیان کر چکے ہیں - اور یہ جینیؤں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے - جینی لوگ مکتی کے بارہ میں بھی غلطی میں پڑے ہیں -

سے بداعمال سادھو بھی مکتی پاگئے۔

> جینیوں کے حساب میں کرشن جی وغیرہ سب نرک کو گئے۔

۱۲۱۔ اور وویک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ شری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھنتری نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۲۴۸۔ کتنے جوگی۔ جنگم۔ قاضی۔ ملاں۔ اگیان کے باعث تپ کی تکلیف اٹھا کر بھی بری گتی کو پاتے ہیں۔

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ کہ نو واسدیو یعنی ترپرشٹھ واسدیو۔ ووی پرشٹھ واسدیو۔ سویمبھو واسدیو۔ پرشوتم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پرش پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو۔ لکشمن واسدیو۔ اور شری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارھویں۔ بارھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں۔ اٹھارھویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے اور نو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو۔ مودک پرتی واسدیو۔ مدھو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو۔ اور جرا سندھ پرتی واسدیو یہ بھی سب نرک کو گئے۔

اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے کہ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے۔

محقق۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ ان کے سادھو۔ گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پراستری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے۔ اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے یہ کتنی بڑی بری بات ہے۔ دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا ان کو دیکھنا ہی برا ہے۔ کیونکہ اگر ان کی صحبت میں رہیں تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں ان کے دل میں بھی قائم ہو جاوینگی۔ کیونکہ ایسے سخت ہٹھ کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ بھی پلے نہیں پڑے گا۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ[1] ہیں ان کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں

> جینیوں کا فتوے تیرتھوں کی نسبت۔

۱۲۲۔ وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (اعلیٰ مدعا) حاصل نہیں ہوتا۔ اور اپنے گرنار۔ پالی ٹانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں

[1] جو نیک آدمی ہوگا وہ جین مت میں کبھی نہ رہے گا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے وہ دوسری بات ہے۔ (مترجم)

کے ذریعہ سے اِس جگہ میرا آنا سُن کر نمسکار کر کے اپنی فوق العادت طاقت دِکھلا کر واپس گیا۔

محقق۔ ایسی ایسی خلاف علم۔ ناممکن اور جھوٹی بات کے کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے۔

۱۳۷۔ شرادھ دِن کریتہ صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے کہ سادھو مُردہ کے کپڑے لے لیویں۔

جینیوں کے کفن کھسوٹ سادھو

محقق۔ دیکھیئے۔ اِن کے سادھو بھی مہابرہمن کے مانند ہو گئے۔ کپڑے تو سادھو لے لیویں لیکن مُردہ کا زیور کون لیوے گا۔ اُسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھر میں رکھ لیتے ہوں گے تو پھر آپ کون ہوئے۔

۱۳۸۔ رتن سار صفحہ ۱۰۵۔ بھوننے۔ کوٹنے۔ پیسنے۔ اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہوتا ہے۔

جینی آٹا پیسنے۔ کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ سمجھتے ہیں

محقق۔ اب اِن کی نئے علمی دیکھیئے۔ بھلا اگر یہ کام نہ کیئے جاویں تو انسان وغیرہ متنفس کس طرح زندہ رہ سکیں۔ اور جینی لوگ بھی دُکھی ہو کر مر جاویں۔

۱۳۹۔ رتن سار صفحہ ۱۰۴۔ باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ لگتا ہے۔

باغیچہ لگانا پاپ

محقق اگر مالی کو لاکھ پاپ لگتا ہے تو پتے۔ پھل پھول۔ سایہ سے بہت سے جیو سُکھ پاتے ہیں۔ پس کروڑوں گُنا پُن بھی ضرور ہوتا ہے اِس پر ذرا بھی غور نہ کیا یہ کتنا اندھیر ہے۔

۱۴۰۔ تتو وویک صفحہ ۲۰۲۔ ایک دِن لبدھی نامی سادھو بُھول کر بیسوا کے گھر میں چلا گیا اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی بیسوا نے جواب دیا کہ اِس جگہ دھرم کا کام نہیں۔ بلکہ دولت کا کام ہے۔ تو اُسی لبدھی سادھو نے ساڑھے بارہ لاکھ اشرفی اُس کے گھر میں برسا دی۔

بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک

محقق اِس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون مانے گا۔

۱۴۱۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے کہ ایک پتھر کی مورتی گھوڑے پر سوار ہے۔ جہاں اُس کو یاد کیا جاوے وہیں حاضر ہو کر حفاظت کرتی ہے۔

گھڑ چڑھی محافظ دیوی

محقق۔ کہو جینی جی!۔ آجکل چوری۔ ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے تمہارے یہاں خوف تو ہوتا ہی ہے۔ تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے۔ کیوں جابجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو۔

سچ یوں ہے کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ لوگ مُکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے ✦

اب اِنکی تھوڑی سی اَور ناممکن باتیں سُنو

جینیوں کے مبالغہ اور ناممکنات کے چند اور نمونے

۱۳۴ - وِویک سار صفحہ ۷۸ - مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے سنان کرایا -

وِویک سار صفحہ ۱۳۶ - دشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا - وہاں کچھ تکبر کیا اُس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰ اِندر ۱۳۳۷۰۵۷۲۸۰۰۰۰۰۰۰ اِندرانیاں وہاں آئی تھیں - راجا دیکھکر حیران ہوگیا ✦

محقق اب غور کرنا چاہیئے کہ اِندرا اور اِندرانیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے ایسے کِتنے ہی کُرۂ زمین چاہئیں ✦

جینی تالاب کُنواں وغیرہ بنانا پاپ سمجھتے ہیں -

۱۳۵ - شرادھ دن کرت آتم نندا بھاونا کے صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ باوڑی - کُنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہیئے -

محقق بھلا اگر سب آدمی جین مذہب میں آجاویں اور کُنواں تالاب باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنواوے تو لوگ پانی کہاں سے پیویں گے ✦

سوال تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں اس لئے اُنکے بنوانے والے کو پاپ لگتا ہے - پس ہم جینی لوگ اُس کام کو نہیں کرتے -

جواب تمہاری عقل کیوں جاتی رہی - کیونکہ جس طرح ادنےٰ ادنےٰ جیووں کے مرنے سے پاپ گنتے ہو تو بڑے بڑے گائے وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ متنفسوں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوگا اُس کو کیوں نہیں گنتے ✦

باوڑی بنانے کی سزا کی مثال

۱۳۶ - تتوویک صفحہ ۱۹۶ - اس شہر میں ایک جوہری سیٹھ مسمی نند نے باوڑی بنائی - اسوجہ سے دھرم بھرشٹ ہوکر اُس کو سولہ مہا روگ (مرض عظیم) ہوئے - اور مرنے کے بعد وہ اُس باوڑی میں مینڈک بنا - مہاویر کے درشن کرنے سے اُس کو اپنی ذات یاد آگئی - مہاویر کہتے ہیں کہ میرا آنا سُنا اور مجھکو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ (گرو) جان کر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا - رستہ میں شرینک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آکر مرگیا اور شبھ دھیان کرنے سے دُرڈرانک نامی اعلےٰ درجہ کا دیوتا بنا - اَور اودھی گیان (انتہائے علم)

۱۴۶ - جینی لوگوں کا "کیش لُنچن" (بال اُکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے - اور پانچ مُٹھی اُکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے -

جینی سادھوؤں کا اپنے بال اُکھاڑنا اور اُس پر اعتراض

وویک سار صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے کہ پانچ مُٹھی نوچ کر "چارتر" اختیار کیا یعنی پانچ مُٹھی سر کے بال اُکھاڑ کر سادھو بنا -

کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ - "کیش لُنچن" کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے +

محقق - جین لوگو! اب کہیئے - تمہارا دیا دھرم کہاں رہا - کیا یہ ہنسا (نہیں) یعنی چاہے اپنے ہاتھ سے اُکھاڑے - چاہے اُس کا گرو اُکھاڑے - یا کوئی دیگر شخص - لیکن اُس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے +

۱۴۷ - وویک سار صفحہ - سمت ۱۶۳۳ کے سال میں - شویتامبروں میں سے ڈھونڈھیئے اور ڈھونڈھیوں میں سے تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی (ریا وتی فرقے) نکلے ہیں - ڈھونڈھیئے لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے اور سوائے کھانا کھانے اور سنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ موُنھ پر پٹّی باندھے رہتے ہیں - اور جتی وغیرہ بھی جب کتاب سناتے ہیں تب موُنھ پر پٹّی باندھتے ہیں - اور کسی وقت نہیں +

ڈھونڈھیئے اور اُن کی تقسیم در تقسیم

۱۴۸ - (سوال) موُنھ پر پٹّی ضرور باندھنی چاہیئے کیونکہ "وایو کایہ" یعنی جو سوکشم شریر (لطیف جسم) والے جیو ہوا میں رہتے ہیں وہ موُنھ کے بھاپ کی گرمی سے مرجاتے ہیں اور اُس کا پاپ موُنھ پر پٹّی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے - اِس لئے ہم لوگ موُنھ پر پٹّی باندھنا اچھا سمجھتے ہیں +

موُنھ پر پٹّی باندھنے کی بیہودگی -

(جواب) یہ بات علم اور پرتیکش وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے - کیونکہ جیو اجر اور امر (بوڑھا نہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں - پس وہ موُنھ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے اُنکو تم بھی "اجر" "امر" مانتے ہو +

(سوال) جیو تو نہیں مرتا - لیکن چونکہ موُنھ کی گرم ہوا سے اُن کو دُکھ پہنچتا ہے اُس دُکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے - اس لئے موُنھ پر پٹّی باندھنا اچھا ہے +

(جواب) یہ بات بالکل ناممکن ہے - کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا

اب ان کے سادھوؤں کی علامتیں لکھتے ہیں

सरजोहरणभैच्यभुजो लुञ्चितमूर्द्धजाः ।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसंगा जैनसाधवः ॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिका हस्ता पाणिपात्रादिगम्बराः ।
ऊर्ध्वासिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥
भुङ्क्ते न केवलं न स्त्रीमोक्षमेति दिगम्बरः ।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

شوتیامبر سادھوؤں کے لکشن

۱۴۲- جن دت سوری نے جینیوں کے سادھوؤں کے لکشن (علامتیں) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں "سرجوہرن" یعنی چنوری رکھنا - بھیک مانگ کر کھانا - سر کے بال نوچ ڈالنا - سفید کپڑے پہننا - کھشما والا (صاحب عفو) رہنا - کسی کی سنگت نہ کرنا - جینیوں کے شوتیامبر جن کو یتی کہتے ہیں وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں +

دِگمبر سادھو

۱۴۳- دوسرے دِگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا - سر کے بال اُکھاڑ ڈالنا - پچھیکا یعنی جھاڑو دینے کا ایک اُونی آلہ بغل میں رکھنا - جو کوئی بھکشا دیوے تو ہاتھ میں لے کر کھالینا - یہ دوسرے قسم کے سادھو یعنی دِگمبر ہوتے ہیں +

رِجن رشی سادھو

۱۴۴- اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے اُس کے بعد جو کھانا کھاویں وہ "جن رشی" یعنی تیسرے قسم کے سادھو ہوتے ہیں +

دگمبروں و شوتیامبروں میں اختلاف۔

۱۴۵- دگمبروں کا شوتیامبروں سے صرف اتنا فرق ہے کہ دگمبر لوگ عورت کا مکتی پانا نہیں مانتے اور شوتیامبر مانتے ہیں + غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں - یہ اِن کے سادھوؤں کی قسمیں ہیں +

(مخنہ) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے ۔

> اور بدبو بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۱۵۰- اور مونھ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے وہ ضرور بدبودار ہے۔ اگر اُسے روکا جاوے تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے۔ جس طرح کہ بند جاے ضرور زیادہ بدبودار اور کھلا ہوا کم بدبودار ہوتا ہے۔ اُسی طرح مونھ پر پٹی باندھنے۔ دانتوں کو صاف نہ کرنے۔ مونھ نہ دھونے اور سنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی پس دنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیووں کو جس قدر تکلیف پہنچاتے ہو اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے سے باعث ''وِسُوچِکا'' یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیووں کو دُکھ پہنچاتے ہیں اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیووں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی اس لئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو۔ اور جو مونھ پر پٹی نہیں باندھتے۔ دانت صاف کرتے۔ مونھ دھوتے۔ سنان کرتے اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں وہ تم سے بہت اچھے ہیں ۔

جس طرح چانڈالوں کی بدبو کے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کے قرب کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اُسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی۔

جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اُسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی ۔

> پٹی سے حرارت رُکتی نہیں بلکہ دوگنا زور کرتی ہے۔

۱۵۱- (سوال) جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکلکر باہر کے جیووں کو دُکھ نہیں پہنچا سکتا اُسی طرح ہم مونھ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیووں کو کم دُکھ پہنچانے والے ہیں۔ مونھ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیووں کو تکلیف نہیں پہنچتی مثلاً سامنے آگ جلتی ہو اُس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے تو (آنچ) کم لگتی ہے۔ پس بوجہ اِس کے کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں اُنکو تکلیف ضرور پہنچتی ہے ۔

(جواب) تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اوّل تو دیکھو کہ جہاں سوراخ نہو

ذرا بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب موںھ کی ہوا سے جیووں کو تکلیف پہنچتی ہے تو چلنے۔ پھرنے۔ بیٹھنے۔ ہاتھ اُٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی تکلیف ضرور پہنچتی ہوگی۔ اِس لئے تم بھی جیووں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے +

۱۴۹۔ (سوال) ہاں۔ جہانتک بن سکے وہاں تک جیووں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے وہاں لاچار ہیں۔ کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوئے ہیں اگر ہم موںھ پر کپڑا نہ باندھیں تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں۔

پٹی باندھنے سے بچاؤ ہونے کے بجائے جیو دُگنے مرتے ہیں۔

(جواب) تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے جب کوئی موںھ پر کپڑا باندھے تو اُس کے موںھ کی ہوا رُک کر نیچے یا ایک طرف کو۔ اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ اُس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی۔

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈالدیئے جاویں تو اُس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھُلا رہنے سے اس قدر نہیں ہوتی۔ اِسی طرح موںھ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور کھُلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیووں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب موںھ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رُکی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے پس وہ جیووں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی۔

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو موںھ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے تو موںھ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اُسی طرح موںھ پر پٹی باندھنے سے ہوا رُک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکل کر جیووں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اِسی وجہ سے موںھ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں +

اور موںھ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنی اپنی مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نرا نُو ناسک (غیر غنہ) حروف کو "انُو ناسک"

کیونکہ اگر مونھ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں یا اُنکو تکلیف پہنچتی ہو وہ بیساکھ یا جیٹھ کے مہینے میں سُورج کی سخت گرمی کے باعث ”وایو کایہ“ جیووں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکے گا۔ پس اُس گرمی سے بھی جیو نہیں مرسکتے اِس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے +

۱۵۳ - کیونکہ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کابل ہوتے تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے دیکھو دُکھ اُنہیں جیووں کو پہنچتا ہے جن کے من کی حرکت سب اعضا کے ساتھ قائم ہو - اِس کا ثبوت

> ”وایو کایہ“ وغیرہ جیووں کو بوجہ حس نہ ہونے کے دُکھ محسوس نہیں ہوتا -

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः॥ सांख्य० अ० ५। सू० २७॥

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تب ہی جیو کو سُکھ یا دُکھ پہنچتا ہے مثلاً بہرے کو گالی - اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گزرنا - شُوینہ بہری (جس کی لمس کی حس جاتی رہے اُس) کو چھونا ”پینس روگ“ (زکام وغیرہ) والے کو بُو اور جس کی زبان نہ ہو اُس کو ذائقہ محسوس نہیں ہوسکتا اُن حیوانوں کی بھی اِسی طرح کی حالت ہے +

۱۵۴ - دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اُس کو سُکھ یا دُکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے مگر اُس وقت بیرونی اعضا کے ساتھ اُس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سُکھ دُکھ نہیں پاسکتا ہے -

> مثلاً انسان کو گہری نیند میں دُکھ محسوس نہیں ہوتا -

اور جس طرح بَید یا آجکل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضا کو کاٹتے یا چیرتے ہیں - اُس وقت اُس کو کچھ بھی دُکھ معلوم نہیں ہوتا - اُسی طرح ”وایو کایہ“ خواہ دوسرے ستھاور[1] جسم والے جیووں کو کبھی سُکھ یا دُکھ نہیں پہنچ سکتا - جس طرح بے ہوش جاندار سُکھ و دُکھ کو محسوس نہیں کرسکتا اُسی طرح وہ ”وایو کایہ“ وغیرہ کے جیو بھی سخت بے ہوشی کی حالت

[1] نباتات یعنی درخت وغیرہ + (مترجم)

اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو تو اُس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی۔ اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ بند کر دیکھو فوراً چراغ بجھ جاوے گا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ متنفس باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اُسی طرح آگ بھی نہیں جل سکتی۔ جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلے گی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے مونھ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اِس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے ✣

۱۵۲۔ (سوال) اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہو کر بات کہتا ہے تو مونھ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے تاکہ مونھ سے تھوک اُڑ کر یا بدبو اُس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے تو ضرور اُس پر تھوک اُڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہو جانے سے بگڑ جاتی ہے۔ اِس لئے مونھ پر پٹی کا باندھنا اچھا ہے

سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ تھنا کے خیال سے نہیں کی جاتی۔

(جواب) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیووں کی حفاظت کے خیال سے مونھ کی پٹی باندھنا فضول ہے اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب مونھ پر ہاتھ یا پلا اس لئے رکھتا ہے کہ اُس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سُن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے تو مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اِس سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے +

دانتن وغیرہ نہ کرنے کے باعث تمہارے مونھ وغیرہ اعضا سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا تو بدبو کے سوائے کیا آتا ہوگا۔ علے ہذا القیاس مونھ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ یا پلا نہ دیا جاوے تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاوے گی مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں تب مونھ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے کیونکہ اُس جگہ تیسرا کوئی شخص سُننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرنا چاہیئے۔ اور اُس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو تو لطیف ذرّے ہوا کے ساتھ اُڑ کر اُس کے جسم پر ضرور گریں گے۔ اُس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے +

پاپ کرتے ہو۔جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں اُسی طرح تم بھی پیا کرو۔
(جواب) یہ بات بھی تمہاری گمراہی کی ہے۔کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سب جیو مرتے ہوں گے اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہو جانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا تیزاب پیتے ہو۔اِس میں تم بڑے پاپی ہو اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں وہ نہیں۔کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے تب پیٹ کے اندر جاکر خفیف گرمی پاکر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاویں گے +
مُجمل کا یہ" جیووں کو سُکھ دُکھ بموجب قاعدہ مذکورۂ بالا کے محسوس نہیں ہوسکتا۔ پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔
(سوال)۔جس طرح معدہ کی حرارت سے۔اُسی طرح گرمی پاکر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاویں گے +
(جواب) ہاں نکل تو جاتے لیکن جب تم مونھ کے ہوا کی حرارت سے جیو کا مرنا مانتے ہو تو پانی کو گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے یا زیادہ تکلیف پاکر نکلیں گے اور اُن کے جسم اُس پانی میں جوش کھاویں گے۔اس سے تم زیادہ پاپی ہوگے یا نہیں +
(سوال) ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے۔اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔اس لئے ہم کو پاپ نہیں +
(جواب) اگر تم گرم پانی نہ لیتے نہ پیتے تو گرھستی کیوں گرم کرتے۔اس لئے اُس پاپ کے ذمہ وار تم ہی ہو۔بلکہ زیادہ پاپی ہو۔کیونکہ اگر تم کسی ایک گرھستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے تو ایک ہی موقعہ پر گرم ہوتا۔جب وہ گرھستی اس شک میں رہتے ہیں کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آویں گے اس لئے سب گرھستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم کر رکھتے ہیں۔اِس پاپ کے ذمہ دار خاصکر تم ہی ہو۔
دوم زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجۂ بالا کے بموجب کھانا پکانے۔کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔علاوہ ازیں جب پانی گرم کرنے کے مقدم باعث تم ہی ہو اور گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصًا پاپ کے ذمہ وار ہو۔اور جو تمہارا اُپدیش مان کر ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی پاپی ہیں۔
اب دیکھو کہ تم سخت نے علمی میں پڑے ہو یا نہیں کیا چھوٹے چھوٹے جیووں پر

میں ہونے کی وجہ سے سُکھ دُکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر اُن کو دُکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے جبکہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا تو اِس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں ✦

(سوال) جبکہ وہ جیو ہیں تو اُن کو سُکھ دُکھ کیوں نہیں ہوگا ✦

(جواب) سُنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو تب تم کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سُکھ دُکھ کے محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا ہم ابھی جواب دے چکے ہیں کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضا کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیووں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے ✦

۱۵۵۔ (سوال) دیکھو "نلوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ۔ پات اور کند مول ہیں ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے کیونکہ "نلوتی" میں بہت اور کند مول میں لا انتہا جیو ہیں۔

ساگ اور کند مول کھانے سے جیووں کو دُکھ نہیں پہنچتا ہے۔

اگر ہم اُن کو کھاویں تو اُن جیووں کو مارنے اور تکلیف پہنچنے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جاویں گے ✦

(جواب) تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیووں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پُہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو اُنہیں تکلیف محسوس ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکوگے اور نہ ہم کو دکھلا سکوگے۔ جب پرتیکش نہیں ہے تو انومان۔ اُپمان اور شبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی (بے علمی) سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے تم کو ایسی عقل و دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے۔ بھلا جب گھر کی حد ہے تو اُس میں رہنے والے جیو لا انتہا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہم کند کی انتہا دیکھتے ہیں تو اُس میں رہنے والے جیووں کی انتہا کیوں نہیں۔ اس لئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے۔

۱۶۵۔ سوال۔ دیکھو۔ تم لوگ گرم کئے بغیر کچّا پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا

جینیوں کے گرم پانی پینے میں پَپ سمجھنے کی تردید

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے

۱۵۸ - کتنے ہی جینی لوگ دوکان کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے۔ بیگانہ مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اندیش نہیں کرتے۔ اور مونہہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جب تم چیلہ چیلی بناتے ہو۔ تب بال اُکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دے کر اور تکلیف پاکر دوسروں کو دُکھ دیتے ہو اور "آتم ہتیا" یعنی اپنے تئیں بھی دُکھ دینے والے ہوکر کیوں ہنسک بنتے ہو۔

جب ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیل۔ اونٹ پر سوار ہوتے ہیں اور آدمیوں سے مزدور کا کام لیتے ہیں تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اوٹ پٹانگ باتوں کو سچا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہارے تیر تھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔

جب تم کتھا بانچتے ہو تو تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں سننے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اعلیٰ کیوں بنتے ہو۔

اِس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئیے یعنی کہ اُن تری۔ خشکی اور ہوا کے ستھاور اجسام والے سخت بیہوش جیووں کو دُکھ یا سُکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

تیرتھنکروں کے بے ٹھکانہ قد اور عمریں

۱۵۹ - سُننا چاہئیے اور بھی دھیان میں رکھنا کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[1] ہوتا ہے اور وقت کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اُسی طرح سمجھنا۔ رتن سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ میں لکھا ہے۔

(۱) رشبھ دیو کا جسم ۵۰۰ "دھنش" لمبا ۸۴۰۰۰۰۰ چوراسی لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۲) اَجت ناتھ کا جسم ۴۵۰ "دھنش" لمبا ۷۲۰۰۰۰۰ بہتر لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۳) شنبھو ناتھ کا جسم ۴۰۰ "دھنش" لمبا ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۴) ابھی نندن کا جسم ۳۵۰ دھنش ۵۰۰۰۰۰۰ پچاس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۵) سومتی ناتھ کا جسم ۳۰۰ دھنش لمبا ۴۰۰۰۰۰۰ چالیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۶) پدم پربھ کا جسم ۲۵۰ دھنش ۳۰۰۰۰۰۰ تیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۷) پارشو ناتھ کا جسم ۲۰۰ دھنش ۲۰۰۰۰۰۰ بیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۸) چندر پربھا کا جسم ۱۵۰ دھنش لمبا ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۹) سووِدھی ناتھ کا جسم ۱۰۰ دھنش ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ "پورو" سال کی عمر

[1] ایک پیمانے کا نام ہے لفظی معنی کمان ہیں۔ (مترجم)

رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا تو دُنیا میں اس قدر بارش۔ دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا چاہیئے تھا کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب اِن میں کروڑوں جیو مرتے ہوں گے۔ جس وقت وہ موجود تھے جن کو کہ تم ایشور مانتے ہو تو اُنہوں نے رحم کھا کر سورج کی تپش اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجۂ بالا دلیل کے بموجب وِدیمان پرانیوں (ذی عقل و ہوش جانداروں) کے سوائے کندمول وغیرہ چیزوں میں رہنے والے جیووں[1] کو سُکھ دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۷- جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دُکھ کا باعث ہوتا ہے۔

سب جگہ رحم واجب نہیں ہوتا ورنہ بدوں کو سزا نہ ملے

کیونکہ اگر سب آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جاویں تو چور ڈاکوؤں کو کوئی بھی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جاویگا۔ اس لئے بُروں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں دیا اور کھشما کا دھرم فوت ہوتا ہے۔

[1] یعنی نباتات میں جیو سمپورن پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے اُس میں سے ایک جزو یعنی پھل پھول یا پتے وغیرہ کے کاٹ لینے پر اُس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں چلا آتا۔ اس طرح درختوں کے اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں یا سُن ہونے کی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اُسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جزو یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے پکنے پر اناج کی عمر کے پُورا ہو جانے سے اِس کے اندر سے جیو خود ہی نکل جاتا ہے۔ اور جو دانے نکلتے ہیں اُن میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اِس لئے اُن میں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سُکھ دُکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں جو ذی عقل و ہوش ہوں اور جن میں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پُوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵ سُوتر ۷۰ میں کہا ہے۔ (نہال سنگھ)

سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۷۴۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی اور پاؤں نہ جلے

کلپ بھاشیہ صفحہ ۱۲۔ چھوٹے سے برتن میں اونٹ بُلایا۔

رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۴۔ جسم کی میل کو نہ اُتارے اور نہ کھُجلاوے۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو "دسار" نامی نے غصہ ہو کر "دویک جنک"[1] "سوتر" پڑھا اور ایک شہر میں آگ لگادی۔ اور مہاویر تیرتھنکر کا بہت پیارا تھا۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۲۷۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہیئے۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۷۔ ایک کوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی اور اُس کے اُوپر پھولوں سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کر کے اُس پر اچھی طرح ناچی۔ لیکن سوئی پاؤں میں چُبھنے نہ پائی اور نہ سرسوں بکھری۔

تتو وویک صفحہ ۲۲۸۔ اسی کوشا بیسوا کے ساتھ ایک ستھول نامی مُنی نے گیارہ برس تک بھوگ کیا اور پھر "دیکشا" لے کر "ست گتی" [موکش] کو پہنچا اور کوشا بیسوا بھی جین دھرم کی پیروی کر کے "ست گتی" کو گئی۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۸۵۔ ایک سدھ کی کنتھا [جھولی] جو گلے میں پہنی جاتی ہے ایک ویش کو ہمیشہ پانچ سو اشرفی دیتی رہی۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۲۲۸۔ طاقتور آدمی کے حکم، دیو کے حکم۔ خوفناک جنگل میں تکلیف میں اوقات بسری کرنی، گُرو کے روکنے ماتا و پتا و کُل آچاریہ و رشتہ داروں اور دھرم کے اُپدیش کرنے والوں کے روکنے سے یعنی ان چھ کے روکنے سے دھرم میں کمی ہو جاوے تو دھرم میں نقص نہیں آتا۔

محقق۔ (لغایت ۴) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھئے۔ ایک آدمی گاؤں کے برابر پتھر کی شِلا کو کبھی انگلی پر اُٹھا سکتا ہے۔ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین دب سکتی ہے اور جب شیش ہے ہی نہیں تو کانپیگا کون (۵) خوب! جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں دیکھا۔ یہ اندر جال کے سوائے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اُس کو کاٹنے والا سانپ تو سورگ میں گیا اور مہاتما شری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے یہ بات کس قدر جھوٹی ہے (۶) جب مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی تب اُس کے پاؤں کیوں نہ جل گئے۔ بھلا چھوٹے سے برتن میں کبھی اونٹ آسکتا ہے۔ جو جسم کا میل نہیں اُتارتے اور نہ کھجلاتے ہونگے۔ وہ بدبو کے مہا نرک کو بھوگتے ہونگے۔ (۷) جس سادھو نے شہر جلایا اُس کا رحم اور عفو کہاں گیا جب مہاویر کی صحبت سے بھی اُس کا آتما پوتر نہ ہوا تو اس وقت مہاویر کے مرے پیچھے اُسکے سہارے جین لوگ کبھی پوتر نہیں ہونگے۔ (۹) راجا کا حکم ماننا چاہیئے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں اسلیئے

[1] طوفان برپا کرنے والا۔ (مترجم)

(۱۰) شیتل ناتھ کا جسم	۹۰ دھنش	۱۰۰۰۰۰	ایک لاکھ پورو سال کی عمر
(۱۱) شرے یانس ناتھ کا جسم	۸۰ دھنش	۸۴۰۰۰۰۰	چوراسی لاکھ سال کی عمر
(۱۲) واسو پوجیہ سوامی کا جسم	۷۰ دھنش	۷۲۰۰۰۰۰	بہتر لاکھ سال کی عمر
(۱۳) وِمل ناتھ کا جسم	۶۰ دھنش	۶۰۰۰۰۰۰	ساٹھ لاکھ سال کی عمر
(۱۴) اننت ناتھ کا جسم	۵۰ دھنش	۳۰۰۰۰۰۰	تیس لاکھ سال کی عمر
(۱۵) دھرم ناتھ کا جسم	۴۵ دھنش	۱۰۰۰۰۰۰	دس لاکھ سال کی عمر
(۱۶) شانتی ناتھ کا جسم	۴۰ دھنش	۱۰۰۰۰۰	ایک لاکھ سال کی عمر
(۱۷) کُنتھو ناتھ کا جسم	۳۵ دھنش	۹۵۰۰۰	پچانوے ہزار سال کی عمر
(۱۸) امر ناتھ کا جسم	۳۰ دھنش	۸۴۰۰۰	چوراسی ہزار سال کی عمر
(۱۹) ملی ناتھ کا جسم	۲۵ دھنش	۵۵۰۰۰	پچپن ہزار سال کی عمر
(۲۰) مُنی سودرت کا جسم	۲۰ دھنش	۳۰۰۰۰	تیس ہزار سال کی عمر
(۲۱) نمی ناتھ کا جسم	۱۵ دھنش	۱۰۰۰۰	دس ہزار سال کی عمر
(۲۲) نیمی ناتھ کا جسم	۱۰ دھنش	۱۰۰۰	ایک ہزار سال کی عمر
(۲۳) پارس ناتھ کا جسم	۹ دھنش	۱۰۰	ایک سو سال کی عمر
(۲۴) مہابیر سوامی کا جسم	۷ دھنش	۷۲	بہتر سال کی عمر

یہ چوبیس تیر تھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گرو ہیں اِن کو جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو پائے ہوئے ہیں اِس میں عقل مند لوگ وچار لیویں کہ جسم انسانی کا اتنا بڑا قالب اور اِتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اِس کرہ زمین میں (ایسے ایسے) بہت ہی تھوڑے سے آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔

انہیں جینیوں کے کپوڑے لے کر جو پورانکوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور ایک ہزار سال کی عمر لکھی ہے وہ بھی ممکن نہیں ہوسکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہوسکتا ہے؟

اب اور بھی سُنو

جینیوں کی چند اور بے سر و پا باتیں دیکھو

۱۶۰- کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک سِلا کو انگلی پر اُٹھا لیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اُس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر نے سانپ کو کاٹا۔ خون کے بجائے دودھ نکلا اور وہ

ایک طرح ۴۹۲ اور دوسری طرح بیشمار چاند اور سوریہ مانتے ہیں۔ آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ولایت کے پنڈتوں کی تصنیف سوریہ سدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کرۂ ارضی و سماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے تو ساری عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے جسطرح کہ آجکل جینی لوگ پڑے ہیں۔ ان بے علموں کو یہ شک ہوا کہ جمبو دوئپ میں ایک سوریہ اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا کیونکہ اتنی بڑی زمینوں کے آگے تیس گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آسکیں گے۔ کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں یہی انکی بڑی بھول ہے۔

दो ससि दो रवि पंती एगंतरियाछ सठिसंखाया।
मेरूंपयाहिणंता। माणुसखित्ते परिअडंति॥
प्रकरण० भा० ४। संग्रहसू० ७९॥

انسانی دُنیا میں چاند اور سُوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلہ سے چلتے ہیں۔ جس طرح سُوریہ کی قطاروں کے درمیان چانڈوں کی ایک قطار ہے اُسی طرح چاندوں کی قطار کے درمیان سُوریوں کی قطار ہے۔ اِس طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اُس ایک ایک چانڈ کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطار میں ۶۶ سُوریہ ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبو دوئپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبو دوئپ کے سیرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گشت کرتا ہے۔ اُسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اُسی طرح لون سمندر کے ایک ایک سمندر میں دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دھات کی کھنڈ کے ۲ "کالوددھی" کے ۲۱۔ پُشکر کے نصف حصہ کے چھتیس۔ اِسطرح سب ملکر ۶۶ سُوریہ سمت جنوب اور ۶۶ سمتِ شمال میں اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں سمتوں کے سب سوریہ ملائے جاویں تو ۱۳۲ سُوریہ اور ایسے ہی دونوں سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چانڈوں کی قطاریں ملائی جاویں تو ۱۳۲ چانڈ انسانی دُنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اِسی طرح چانڈ کے ساتھ کواکب وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھ لو۔

محقق۔ اب دیکھو بھائی! اِس کرۂ زمین میں ۱۳۲ سوریہ اور ۱۳۲ چانڈ جینیوں کے گھر پر تپتے ہوں گے۔ بھلا اگر (یہ سب) تپتے ہوں گے تو (جینی) کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہوں گے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم کرۂ ارضی و کرہ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ جب ایک ہی سُوریہ اس کرہ

راجا سے ڈر کر یہ بات لکھ دی ہوگی (۱۰) کوشا بیسوا کا جسم چاہے کتنا ہی ہلکا ہو تو بھی سرسوں کی ڈھیری پر سوئی کھڑی کر کے اُس پر ناچنا سوئی کا نہ چبھنا۔ اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ (۱۱) کسی کو کسی حالت میں بھی دھرم نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ (۱۲) بھلا جھولی کپڑے کی ہوتی ہے وہ ہر روز پانچسو استری کس طرح دے سکتی ہے۔

جینیوں کا اعتقاد نسبت کرہ زمین و چاند و سورج وغیرہ

|۱۶| – اب اگر اُن کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو تھوتھے پوتھوں کی طرح بہت بڑھ جاوے اِس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جینیوں کی تھوڑی سی باتیں چھوڑ کر اُن کے ہاں باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے۔ دیکھئے۔

दोससि दोरवि पढमे। दुगुणा लवणं मिधाय ईसंमे।
बारससि बारसरवि। तप्पभि इनि दिठ ससि रविणो॥
प्रकरण० भा० ४ संघहणी सूत्र ७७॥

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے۔ یہ اُن میں [باقی دویپوں میں] سے پہلا دویپ کہلاتا ہے۔ اِس میں دو چاند اور دو سورج ہیں اسی طرح لَون سمندر میں اُس سے دُگنے یعنی چار چندرماں اور چار سورج ہیں۔ نیز دھات کی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سورج ہیں۔ (پرکرن بھاگ ۴ سنگھرینی سوتر نمبر ۷۷) اور اُن کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ دو جمبودویپ کے اور چار لَون سمندر کے ملکر بیالیس[۲۲] چاند اور بیالیس سورج "کالودھی سمندر" میں ہیں۔ اِسی طرح اگلے اگلے دویپ اور سمندر میں مذکورہ بالا بیالیس کو تگنا کرنے سے ایکسو چھبیس چاند اور اتنے ہی سورج ہوتے ہیں۔ اُن میں سے دھات کی کھنڈ کے بارہ لَون سمندر کے چار اور جمبودویپ کے دو اِسی طرح سے بچھلا کر ایکسو چوالیس چاند اور ایکسو چوالیس سورج پُشکر دویپ میں ہیں۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے جس میں انسان آباد ہیں۔ لیکن جہاں انسان نہیں بستے وہاں بہت سے سورج اور بہت سے چاند ہیں اور جو بچھلے نصف پُشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سورج ہیں وہ ساکن ہیں۔ مذکورہ بالا ایکسو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲۔ اور اُن میں جمبودویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سورج۔ چار چار لَون سمندر کے۔ اور بارہ بارہ دہات کی کھنڈ کے۔ اور بیالیس "کالودھی" کے ملانے سے ۴۹۲[۱] چاند اور ۴۹۲ سورج پُشکر سمندر میں ہیں۔ یہ سب باتیں شری جن بھدر گن کشما سرمن نے "سنگھینی" کلاں۔ اور "یوتیس کرنڈک پینّیا" اور "چند پنّتی" اور "سورپنّتی" وغیرہ سدھانت (مسائل جین مذہب) کی کتابوں میں اسی طرح بیان کی ہیں۔

محقق۔ کرۂ ارضی اور کرۂ سماوی کے علم جاننے والو۔ اب سنو! اس ایک کرۂ زمین میں جینی لوگ

[۱] یعنی پچھلی میزان ۱۲۶ + ۱۲ دھاتکی + ۴ لَون سمندر + ۲ جمبودویپ = ۱۴۴ + ۱۴۴ = ۴۳۲ + ۲ + ۴ + ۱۲ + ۴۲ = ۴۹۲ (مترجم)

جینیوں کے بموجب انسانوں کے عمر و قد

معنی - یہاں انسان دو قسم کے ہیں ایک گرنھج [رحم سے پیدا ہونے والے] اور دوسرے رحم کے بغیر پیدا ہونے والے۔

اُنیں سے گرنھج انسانوں کی عمر تین پلیوپم پختہ کی سمجھنا اور جسم تین کوس کا۔

محقق - خوب اِس کُرۂ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے۔ اور پھر تین پلیوپم کی عمر یعنی جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں اُتنے ہی عرصہ تک جیویں اِن کی اولاد بھی اُسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہیئے۔ مثلاً بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آدمی آباد رہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں ان کے رہنے کا شہر لاکھوں کوس کا چاہیئے پھر تمام کُرۂ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہو سکے گا

पणया ललरकयोयण । विरकंभा सिद्धिसिलफलिहविमला
तदुवरि गजोयणंते लोगन्तो तत्थ सिद्धठिई ॥ २५८ ॥

جینیوں کی مکتی کا مقام

۱۶۴ - جو "سرداریتھ سدھی" وِمان کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن "سدھ شلا" ہے - وہ چوڑائی لمبائی اور جوف یا جسامت میں پینتالیس لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے اُس "سدھ شلا" کی "سدھ بھومی" تمام سفید چمکدار سنہری - بلور کی مانند شفاف ہے - اِس کو کوئی "اِیشت" "پراگ بھرا" کے نام سے پکارتے ہیں۔ "اُس سرداریتھ سدھ شلا وِمان" سے بارہ یوجن "الوک" [غیر محسوس مقام] کبھی ہے - اس حقیقت کو "کیولی" "شرت" جانتا ہے یہ "سرداریتھ سدھ شلا" درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے - وہاں سے چار سمت اور تین گوشوں میں گھٹتے گھٹتے مکھی کے پر کے برابر کی پتلی اوپر کی طرف کھلی ہوئی چھتری کی شکل میں سدھ شلا قایم ہے - اُس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلہ پر لوک کی انتہا ہے - وہاں سدھوں (کمال رسیدہ لوگوں) کا قیام ہے -

محقق - اب سوچنا چاہیئے کہ جینیوں کی مُکتی کا مقام "سرداریتھ سدھ وِمان" کے جھنڈے کے اُوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے - یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو تاہم اُس میں رہنے والے مُکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں کیونکہ اُس شلا سے باہر نکلنے پر مکتی کے سکھ سے چھوٹ جاتے ہوں گے - اور اگر اندر رہتے ہوں گے تو اُن کو ہوا بھی نہیں لگتی ہوگی - یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کے لئے محض بناوٹی دھوکے کی ٹٹی ہے -

---

ل کرامت کا پتھر ۔ کرامت کی زمین یا سطح (مترجم)

زمین جیسے بہت سے دیگر کرّوں کو روشنی دیتا ہے پھر اس چھوٹے سے کرّۂ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے اور اگر نہ زمین گھومے اور نہ سُوریہ زمین کے چاروں طرف گھومے تو دن اور رات کتنے ایک سالوں کا ہو گا اور سُمیر وہمالہ کے سوائے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ سُوریہ کے سامنے ایسا ہے کہ جیسے گھڑے کے سامنے رائی کا دانہ بھی نہیں۔ جینی لوگ جب تک اس مت میں رہیں گے تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہیں گے۔

समत्तचरण सहियासव्वंलोगं फुसे निरवसेसं ।
सत्तत्तयचउदसभाए पंचयसुपदेसविरइूए ॥
प्रकरण० भा० ४ । संग्रहसू० १२५ ॥

جینیوں کا شِو پور لوک

۱۶۲۔ "سَمیک[1] چارِتر" والے کیولی[2]۔ محض "سَمُدگھات اوستھا" سے تمام چودہ راجیہ لوکوں [سلطنتوں] کے اندر اپنے آتم پردیش (مقام آتما) کے ذریعہ سے بھریں گے۔

محقق۔ جینی لوگ چودہ راجیہ [سلطنتیں] مانتے ہیں۔ اُن میں سے چودھویں کی چوٹی پر "سَروارتھ[3] سِدھی دِمان" کے جھنڈے سے تھوڑی دور اوپر "سِدھ شِلا" اور "دِویہ آکاش" کو شو پور کہتے ہیں۔ "کیولی" یعنی جن کو کامل علم۔ ہمہ دانی اور کامل پاکیزگی حاصل ہو گئی ہے۔ وہ اُس لوک میں جاتے ہیں اور اپنے آتم پردیش [مقام آتما] سے علیم کل رہتے ہیں۔ جس کا مقام ہوتا ہے وہ محیط نہیں۔ جو محیط نہیں وہ علیم کُل یعنی کامل علم والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس کا آتما ایک مقام پر محدود ہے وہ جاتا۔ آتا ہے اور بَدھ (پابستہ) اور مُکت (آزاد)۔ گیانی (عالم) اور اگیانی (جاہل) ہوتا ہے۔ محیط کل اور علیم کل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جینیوں کے تیرتھنکر چونکہ محض جیو یعنی محدود المقام اور محدود العلم ہو کر قائم تھے وہ محیطِ کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہو سکتے لیکن جو پرماتما ابتدا اور انتہا نہ رکھنے والا۔ محیط کُل۔ علیم کُل۔ پاک اور عین علم ہے۔ اُس کو جینی لوگ نہیں جانتے کہ جس میں علیم کُل وغیرہ صفات کماحقّہٗ ثابت ہو سکتی ہیں۔

गब्भनरति पलियाऊ । तिगाउ उक्कोसते जहन्नेणं ।
मुच्छिम दुहावि चन्तमुहु । अङ्गुल असंख भागतणू ॥ २४१॥

---

[1] سمیک چارتر والے = نیک چلن۔ [2] کیولی = نجات یافتہ جن۔ جنکو جین ایشور مانتے ہیں۔ [3] سب مرادوں کو پُورا کرنے والا بمان یا یان (بقول عام اُڑن کھٹولنا) (مترجم)

ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے۔ یہ بھی اسنکھیات کال" ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے "اسنکھیات" (بے شمار) لطیف جزو دل سے خیال کرے تب اسنکھیات (بے شمار) سوکشم روما نو (لطیف بالوں کے ذرّے) ہوویں +

محقق۔ اب دیکھیئے! اِن کی گنتی کا طریقہ۔ ایک اُنگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کئے یہ کبھی کسی کی گنتی میں آ سکتے ہیں؟۔ اور پھر اُس سے آگے "اسنکھیات" (بے شمار) ٹکڑے دل سے خیال کرنے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ٹکڑے ہاتھ سے کئے ہونگے جب ہاتھ سے نہ ہو سکے تب دل سے کئے۔ بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک اُنگل بال کے بے شمار ٹکڑے ہو سکیں۔

जंवूदोपपमाणं गुलजोयाणलरक वट्टविरकंभो।
लवणाईयासेसा। वलया भादुगुणादुगुणाय॥
प्रकरण र० भा० ४। लघुच्चेत्तसमा० सू० १२॥

جینیوں کی عجیب و غریب تقسیم کرۂ زمین۔

۱۶۷۔ پہلے "جمبودیپ" کا پیمانہ چار لاکھ یوجن اور پولا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دویپ۔ جمبودیپ کے پیمانہ سے دوچند دوچند ہیں۔ اِس ایک زمین میں جمبودیپ وغیرہ سات دویپ اور سات سمندر ہیں جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں۔

محقق اب جمبودیپ سے دوسرا دویپ دو لاکھ یوجن۔ تیسرا چار لاکھ یوجن۔ چوتھا آٹھ لاکھ یوجن۔ پانچواں سولہ لاکھ یوجن چھٹا بتیس لاکھ یوجن اور ساتواں چوسٹھ لاکھ یوجن اتنے قدر یا اُس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر اس پندرہ ہزار محیط والے کرّہ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اِس لئے یہ بات محض جھوٹ ہے +

कुरुनइचुलसो सहसा। छच्चेवन्तरनई उपइ विजयं।
दोदो महानईउ। चनुदस सहसा उपत्तेयं॥
प्रकरणरला० भा० ४। लघुच्चेतसमा० सू० ६३॥

۱؎۔ بھاسکر آچاریہ جی زمین کا قطر ۱۵۸۱ یوجن فرماتے ہیں جس کے ۷۹۰۴۸ میل ہوتے ہیں۔ پس زمین کا محیط ۲۵۲۹۶ میل یا ۱۸۹۷۲ کوس یا ۴۷۴۳ (تقریباً ۵ ہزار) یوجن ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی یا تو ۵ ہزار یوجن کی بجائے ۱۵ ہزار یوجن محیط لکھ گئے ہیں۔ یا ۱۵ سو یوجن بیاس (قطر لکھنے سے مُراد تھی۔ نہال سنگھ

वितिचउरिं द्रिस सरीरं । बार सजोयणति कोसच उकोसं
जोयणसहस पणिंदिय । उहे वुच्छन्ति विसेसंतु ॥
प्रकरण भा० ४ । संग्रह० सू० २६७ ॥

جینیوں کے بموجب مختلف جانوروں کے قد

۱۶۵ - ایک حس والوں کا جسم عموماً بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہئے اور دو حس والے یعنی شنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہئے۔ اور چار حس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا۔ اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہئے۔

محقق - اگر چار چار ہزار کوس کے پیمانہ کے جسم والے ہوں تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی [رہ سکیں] یعنی چند سو آدمیوں سے کرہ زمین ٹھس کر بھر جاوے۔ کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں۔ اور جب انہوں ہی نے ایسا لکھا ہے۔ تو یہی آپ ان کو اپنے گھر میں رکھ لیں مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے تیس ہزار کوس کا گھر تو چاہئے۔ ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے تو بھی گھر نہ بن سکے اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیر کہاں سے لاویں گے۔ اور اگر اس میں ستون لگاویں تو وہ اندر داخل بھی نہیں ہو سکے اس لئے ایسی باتیں سب جھوٹ ہوا کرتی ہیں۔

ते थूला पल्ले विउंसं खिज्जाचे वहुति सव्वेवि ।
तेह्नकिक्क असंखे । सुहुमे खण्मे पकप्पेह ॥
प्रकरण० भा० ४ लघुत्तेत्र । समासप्रकरण सूत्र ४ ॥

جینیوں کی عجیب وغریب گنتی

۱۶۶ - مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چورس اور اتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ (۴۰۱۲۲۷۰۳۳۹۵۲۲۶۵۶۴۲۹۰۶ ۶۶۱۲۴۹۰۰۶۳۵۷۹۰×۰۰۰۰۰۰۰۱) تیتیس کروڑ سات لاکھ باسٹھ ہزار ایکسو چار کروڑ۔ چوراسی لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ۔ بیالیس لاکھ انیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ ستانوے لاکھ ترپن ہزار چھ سو کروڑ۔ اتنے مکسر یوجن وسعت کے پلیوپم میں تمام کثیف بالوں کے

تیرھواں سملاس

دیباچہ ضمنی

جو یہ بائبل کا مذہب ہے وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں سملاس میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اسواسطے لکھا ہے کہ آجکل بائبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں اور یہودی وغیرہ بمثل فروعات ہیں۔ اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں اسلیئے یہودیوں کو ان کے اندر شامل سمجھ لیجئے۔ ان کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے وہ صرف بائبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں +

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کیئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ اُن میں سے چند ایک اعتراض اِس تیرھویں سملاس میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے ہیں + یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے۔ کسی کو تکلیف دینے۔ نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نسبت سے نہیں لکھی + (چنانچہ) یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا کہ (آیا) یہ کتاب کیسی ہے اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے کہ کُل نوع انسان کو دیکھنے سُننے لکھنے وغیرہ میں سہولت ہو اور معتقد اور معترض بن کر تمام لوگ غور کر کے عیسائی مذہب کی تفتیش کر سکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پُورا ہوگا کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھے گی اور انہیں سچے جھوٹے مذہب اور امور مذہبی کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا اور پھر اُن کو سچائی اور اوامر کا اختیار کرنا اور جھُوٹ اور نواہی کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا + سب انسانوں کو واجب ہے کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ کر کے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار

جینیوں کے نزدیک گروکشیتر میں ۸۴ ہزار دریا ہیں۔

(۱۶۸) — گروکشیتر میں چوراسی ہزار دریا ہیں۔

محقق — بھلا گروکشیتر ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے۔ اُس کو نہ دیکھ کر ایک جھوٹی بات لکھنے میں اُن کو شرم بھی نہ آئی۔

यामुत्तरा उताउ । इगेग सिंहासणाउ अइपुव्वं । चउ सु वितास नियासण, दिसिभवजिण मज्जणं होइ ॥ प्रकरण- रत्नाकर भा० ४ । लघुक्षेत्रसमा० सू० ११९ ॥

تیرتھنکروں کا سنگھاسن

۱۶۹ — اُس شلا کے عین جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک سنگھاسن [تخت] جاننا چاہئے۔ اُن شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "اتی پانڈو کملا"، شمالی سمت میں "اتی رکت کملا" شلا ہے۔ اُن سنگھاسنوں پہ تیرتھنکر بیٹھتے ہیں۔

محقق — دیکھئے! ان کے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنے کی شلا کو۔ ایسی ہی مکتی کی سدھ شلا ہے۔

تحریر بالا صرف مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ جینیوں کی لایعنی باتوں کا انتا نہیں۔

۱۷۰ — ان کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں کہاں تک لکھیں۔ لیکن پانی چھان کر پینا چھوٹے چھوٹے جانوروں پر برائے نام رحم کرنا۔ رات کو کھانا نہ کھانا یہ تین باتیں اچھی ہیں۔ باقی جس قدر ان کا بیان ہے وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے۔ اتنی تحریر سے عقل مند لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ اگر اُن کی تمام ناممکن باتیں لکھیں تو اتنی کتابیں بھر جاویں کہ ایک آدمی عمر بھر میں بھی نہ پڑھ سکے۔ پس جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا سب چاول پک گئے یا کچے ہیں۔ اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے۔ عقل مندوں کے سامنے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقل مند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں۔

اِس کے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھا جاوے گا۔

تمام شد

تیرھواں سملاس

دین عیسوی کی تحقیق

اب دین عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا یہ مذہب غیر معیوب اور ان کی بائبل کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے۔

پیدائش کی کتاب

(۱) ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین بیڈول اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔

(پیدائش۔ باب اول۔ آیت ۱و۲)

(محقق) ابتدا کسے کہتے ہو۔

(عیسائی) دنیا کی پہلی پیدائش کو۔

(محقق) کیا یہی پہلی پیدائش ہے اور اس کے پہلے کبھی نہیں ہوئی؟

(عیسائی) ہم نہیں جانتے کہ ہوئی یا نہیں۔ خدا جانے +

(محقق) اگر نہیں جانتے تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے اس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کر کے پُراز شکوک مذہب میں کیوں پھنساتے ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک سب شکوک کے رفع کرنے والے ویدمت کو قبول کیوں نہیں کرتے؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے تو خدا کو کیسے جانتے ہو گے؟ اور (بتاؤ تو سہی کہ) آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو؟

(عیسائی) خلا اور اوپر کو۔

(محقق) خلا کی پیدائش کیسے ہوئی کیونکہ یہ شے ہر جگہ پھیلی ہوئی اور نہایت لطیف ہے اور اوپر

کریں۔ اور (اگر مطالعہ نہ کر سکیں) تو دوسروں سے سُنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے ویسا سُننے سے "بہوشرت" ہوتا ہے۔ اگر سُننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے گا تو خود تو سمجھ لے گا۔ جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے ہیں۔ اُن کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حُسن و قبح نظر آتے ہیں۔ انسان کی روح سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی کماحقہ طاقت رکھتی ہے۔ اُس کا جتنا اپنا پڑھا ہوا یا سُنا ہوا۔ (علم ہوتا) ہے وہ اُسی قدر علمی تحقیق کر سکتی ہے اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں اور دوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ چونکہ ایسی بات پیش نہ آئے اس لئے اس کتاب میں مروجہ کُلی مذاہب کے بارہ میں مختصراً لکھ دیا ہے۔ اسی سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں وے تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث مباحثہ کریں تو ضرور فیصلہ ہو جائے۔

اب میں اِس تیرھویں سملاس میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھ کر سب کے آگے پیش کرتا ہوں غور کر کے نتیجہ نکالیں۔

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں

چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی ؟ روشنی غیر ذی شعور ہے وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا تب ہی جانا کہ اوجالا اچھا ہے پہلے نہیں جانتا تھا ؟ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا ؟ اگر نہیں جانتا تھا تو وہ خدا ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری بائبل کلام الٰہی نہیں اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کُل نہیں ہے + ۲ +

(۳) اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے بیچ فضا ہووے اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے پانیوں کو فضا کے اُوپر کے پانیوں سے جُدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا +

(باب اول آیت ۶ و ۷ و ۸)

(محقق) کیا آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی ؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا تو پانی رہتا ہی کہاں ؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا۔ پھر آکاش کا بنانا فضول ہے اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے بہشت سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے کہ بہشت اوپر کی طرف کو ہے + جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو دن اور رات کہاں سے ہو گئے ؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں + ۳ +

(۴) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں . . . . اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نر ناری اُن کو پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی +

(باب اول آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے تو خدا کی ذات پاک ہے اور وہ علم مطلق راحت کل وغیرہ اَوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اُس کی مانند آدم کیوں نہیں ہوا ؟ اگر نہیں ہوا تو (ظاہر ہے) کہ اُس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر) آدم کو اپنی صورت ہی پیدا کیا تو (گویا) خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا شدہ بنایا پھر خدا حادث کیوں نہیں ؟ اور آدم کو کہاں سے پیدا کیا ؟

(عیسائی) خاک سے بنایا۔

(محقق) خاک کہاں سے بنائی ؟

نیچے یکساں ہے ٭ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا تب پول یا خلا تھا یا نہیں ؟ اگر نہیں تھا۔ تو خدا۔ جہان کی علّتِ مادّی اور جیو (روح) کہاں رہتے تھے ؟ بغیر مقام کے کوئی شئے ٹھیر نہیں سکتی اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں ٭ (کیا) خدا بے ڈول (ہے) اور (کیا) اُس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں ؟

(عیسائی) ڈول والے ہیں۔

(محقق) تو یہاں (ایسا کیوں لکھا کہ) خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی۔

(عیسائی) بیڈول سے یہ مُراد ہے کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی۔

(محقق) پھر ہموار کس نے کی۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے ؟ خدا کا کام بیڈول نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ علیم کُل ہے ۔ اُس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ اور (چونکہ) بائبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے اِس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں ۔ (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی روح کیا شئے ہے ؟

(عیسائی) تعقل

(محقق) وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور مُحیط کُل ہے یا محدود المقام ؟

(عیسائی) بے شکل ۔ تعقل ۔ اور محیط کُل ہے ۔ لیکن کوہ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خصوصاً رہتا ہے ۔

(محقق) اگر بے شکل ہے تو اُس کو کس نے دیکھا اور محیط کُل کا پانی پر جُنبش کرنا کبھی ممکن نہیں ۔ بھلا جب خدا کی روح پانی پر جُنبش کرتی تھی تب خدا کہاں تھا ؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا یا اُس نے اپنے روح کے ایک حصہ کو پانی پر جُنبش دی ہوگی ۔ اگر یہی بات ہے تو (خدا) محیط کُل اور علیم کُل کبھی نہیں ہوسکتا ۔ اگر محیط کُل نہیں تو وہ جہان کی پیدایش ۔ قیام ۔ پرورش ۔ اور جیووں کے اعمال کا سلسلہ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا دُنیا کو فنا کبھی نہیں کرسکتا ۔ کیونکہ جس شئے کا وجود محدود المقام ہو تو اُس شئے کی وصف عمل اور اور فطرت بھی محدود المقام ہو جاتے ہیں ۔ اگر محدود ہے تو وہ خدا نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ خدا محیط کُل غیر متناہی وصف عمل اور فطرت والا ۔ ہست مطلق ۔ علم مطلق ۔ راحت مطلق ۔ دائما پاک ۔ علیم ۔ مکت سبھاو ۔ قدیم ۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے اسی کو مانو تب ہی تمہارا بھلا ہوگا اور طرح نہیں ٭ ۱ ٭

(۲) اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہوگیا ۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے ۔ (باب اوّل آیت ۳و۴)

(محقق) کیا خدا کی بات غیر ذی شعور اُجالے نے سُن لی ؟ اگر سُن لی تو اس وقت بھی آفتاب

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اُس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا نے اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا ❊پیدائش۔ باب دوم آیت ۲۱ و ۲۲)

(محقق) اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو اُس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا؟ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر میں سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام ناری رکھا گیا تو ناری سے ہی نر کا نام بھی ہو سکتا ہے اور اُن میں باہمی محبت بھی رہے جس طرح عورت کے ساتھ مرد محبت کرے ویسے مرد کے ساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبان علم دیکھئے! خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے! اگر آدم کی ایک پسلی نکالکر عورت بنائی تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک پسلی ہونی چاہئیے کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دنیا کو بنایا اُسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اِس سے ظاہر ہے کہ بائبل کی پیدائیش کا حال قانون قدرت کے خلاف ہے + ۶ +

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا + اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں۔ مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ +

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُس سے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھُل جائینگی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا اور اُس نے کھایا تب دونوں کی آنکھیں کھُل گئیں اور انہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سیکے اپنے لئے لنگیاں بنائیں .... اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ اسواسطے کہ تو نے یہ کیا ہے تو سب مواشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور عمر بھر خاک کھائیگا + اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹیگا + اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ تجھ پر حکومت کریگا + اور

(عیسائی) اپنی قدرت سے۔
(محقق) خدا کی قدرت ازلی ہے یا جدید۔
(عیسائی) ازلی ہے۔
(محقق) جب ازلی ہے تو دنیا کی علت مادی ازلی ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟
(عیسائی) پیدایش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شئے نہ تھی +
(محقق) اگر نہ تھی تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے یا عرض؟ اگر جوہر ہے تو خدا کے علاوہ دوسری شئے کا ہونا ثابت ہوگیا۔ اور اگر عرض ہے تو عرض سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دُنیا بنی ہوئی ہوتی تو خدا کی مانند وصف۔ عمل و فطرت والی ہوتی۔ اُسکے وصف۔ عمل۔ فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے کہ خدا سے نہیں بنی بلکہ دنیا علت مادی یعنی ذرات وغیرہ غیر ذی شعور چیز سے بنی ہے۔ دنیا کی پیدایش (کا حال) جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وہی قابل تسلیم ہے + جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایشور دنیا کی علت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت روح کی ہے اور بیرونی انسان کی تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہیئے + ۴ +

(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا ...... اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمیں سے اُگایا ...... (باب دوم آیت ۷ و ۸ و ۹)

(محقق) جب خدا نے عدن میں باغ بنا کر اُس میں آدم کو رکھا تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اُس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا؟ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو خدا کی صورت پر تو نہ ہوا اور اگر ہوا ہے تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب اُس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھونکا تو وہ سانس خدا کی صورت تھا یا اُس سے الگ۔ اگر الگ تھا تو آدم خدا کی صورت پہ نہیں بنا۔ اور اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہوگئے اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدایش۔ موت۔ ترقی۔ زوال۔ بھوکھ۔ پیاس۔ وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئیں گی پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اِس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے +

بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں ؟ ۷ +

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیوے۔ اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب طرف کروبیون اور چلتی تلوار کو جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درخت حیات کے راہ کی نگہبانی کریں + (پیدایش باب ۳۔ آیت ۲۲ و ۲۴)

(محقق) بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا اور ایسا شک کیوں گذرا کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا ؟ کیا یہ بری بات ہوئی ؟ یہ شک ہی کیوں گزرا ؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا نہیں تھا بلکہ کوئی خاص آدمی تھا۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے +

اب دیکھیئے ! آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دُکھ (رنج) ہوا۔ مزید برآں حیات ابدی کے درخت کے پھل کھانے پر (خدا نے) کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اُس کو باغ میں رکھا تب کیا اُس کو آئیندہ کا علم نہیں تھا کہ اس کو پھر نکالنا پڑیگا۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا علیم کل نہیں۔ اور جو چلتی ہوئی تلوار کا پہرا مقرر کیا یہ بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں + ۸ +

(۹) چند روز کے بعد یوں ہُوا کہ قائن اپنے کھیت کے حاصل میں سے خداوند کے واسطے ہدیہ لایا اور ہابل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکے ہدیہ کو قبول کیا۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو قبول نہ کیا اس لئے قائن نہایت غصہ اور تُرشرو ہوا اور خداوند نے قائن سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا مُنہ کیوں بگاڑا + (پیدایش۔ باب چہارم آیت ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶)

(محقق) اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کا ہدیہ نہ لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اُسکے ہدیہ کی بے قدری کیوں کرتا ؟ اور ایسا جھگڑا برپا کرنے کا مُوجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ویسے ہی عیسائیوں کا خدا کرتا ہے باغ میں آنا جانا اور اُس کا بنانا بھی آدمیوں کا ہی کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بائبل انسان کی بنائی ہوئی ہے خدا کی نہیں + ۹ +

(۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے وہ بولا میں نہیں جانتا کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں + پھر اُس نے کہا کہ تو نے کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پُکارتا ہے + اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا + (پیدایش۔ باب چہارم آیت ۹۔ ۱۰۔ ۱۱)

(محقق) کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا ؟ اور کیا کبھی

آدم سے کہا اسواسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اُس سے مت کھانا۔ زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا + اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اُونٹکٹارے اُگا دیگی اور تو کھیت کی نباتات کھائیگا ؛ (پیدائش باب ۳ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ ؛)

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا علیم کُل ہوتا تو اِس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بناتا؟ اب چونکہ اُس نے پیدا کردیا اس لئے خدا ہی قصوروار ہے۔ کیونکہ اگر وہ اُس کو موذی نہ بناتا تو وہ ایذا نہ پہنچاتا + اور وہ پچھلا جنم نہیں مانتا تھا۔ پھر بلا قصور اُس کو گُناہ گار کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پُوچھو تو وہ سانپ نہیں تھا بلکہ انسان تھا کیونکہ اگر انسان نہ ہوتا تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ کی طرف راغب کرے اُس کو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان راست باز تھا۔ اور اِسی وجہ سے اُس نے اُس عورت کو نہیں بہکایا بلکہ سچ سچ کہدیا اور خدا نے آدم اور حوّا سے جھوٹ کہا کہ اُس کے کھانے سے تم مرجاؤگے۔ جب وہ درخت عقل کے دینے اور حیات ابدی کے بخشنے والا تھا تو اُس کے پھل کھانے سے کیوں منع کیا اور اگر منع کیا تو وہ خدا جھوٹا اور بہکانے والا ٹھیرا۔ کیونکہ اُس درخت کے پھل انسان کو علم اور سُکھ کے دینے والے تھے لاعلمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا تو اُس درخت کو پیدا کیوں کیا تھا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ لاعلم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اور اگر دوسروں کے لئے پیدا کیا تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آجکل کوئی بھی درخت علم دینے اور موت سے بچانے والا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اُس کا تخم بھی نیست دنابود کردیا ہے؟ اگر ایسی باتوں کے کرنے والا انسان دغاباز اور مکّار ہوتا ہے تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے دغابازی و مکاری کرے گا تو وہ دغاباز مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہؤا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہئے تھی کیونکہ اُس نے جھوٹ بولا اور اُن کو بہکایا + یہ فلاسفی تو دیکھو! کیا بغیر درد کے حمل ٹھیر سکتا اور بچہ تولد ہوسکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے؟ اور جب کہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کے واسطے نباتات کا کھانا لازم ہے تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ (تحریر) جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ (تحریر) سچی ہے۔ تو یہ جھوٹی ہے + جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا تو عیسائی لوگ کیوں کل نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟

(۱۳) اُس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اُس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُس کی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کر دے تا کہ وہ جیتے رہیں چاہیے کر دے نر اور مادہ ہوں + اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو اُن سب میں سے تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آویں + اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کرے تیری اور اُن کی خوراک ہوگی۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا + (پیدائش باب ششم آیت ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲۔)

(محقق) بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے؟ کیونکہ صرف اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی ہتھنی اونٹ اونٹنی وغیرہ کروڑہا جاندار اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بمعہ کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں وہ عالم بھی نہ تھا + ۱۳ +

(۱۴) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ اور خداوند نے خوشبودی کی بو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہے سارے جانداروں کو نہ مارونگا + (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

(محقق) مذبح (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں۔ کیا خدا کا ناک بھی ہے۔ کہ جس سے اُس نے خوشبو سُونگھی؟ کیا عیسائیوں کا خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے۔ کہ کبھی لعنت کرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کروں گا۔ (جب) پہلے لعنت کی تھی تو پھر بھی کریگا۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا۔ یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں۔ خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی۔ کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے + ۱۴ +

(۱۵) اور خدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا سب جیتے چلتے جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں۔ میں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا۔ مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ کہ اُس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹ آیت ۱ و ۳ و ۴)

خواہ زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے؟ یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں اس لئے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے ۔۔۱۰۔

(۱۱) اور متوسلح کی پیدایش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ (پیدایش باب پنجم آیت ۲۲)

(محقق) بھلا اگر عیسائیوں کا خدا انسان نہ ہوتا تو حنوک کے ساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اس لیے جو وید میں کہا گیا ہے۔ کہ ایشور بے شکل ہے۔ اُسی کو عیسائی لوگ مانیں تو اُن کی بہتری ہو۔

(۱۲) اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں ۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوب صورت ہیں اور اُن سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو بنا لیں اور اُن دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد اُس کے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے یہ وے زبردست تھے جو قدیم سے نامور اشخاص تھے ۔ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کی تصویر اور خیال روز بروز صرف بدہی ہوتے ہیں ۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں اُن کے بنانے سے پچھتاتا ہوں ۔ (پیدایش باب ششم آیت ۱ و ۲ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷)

(محقق) عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے ۔ خدا کی جورو ۔ ساس ۔ سسرا ۔ سالا اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا اُنکا رشتہ دار بن گیا اور جو اُن سے پیدا ہوئے وے بیٹے اور پوتے ہوئے ۔ کیا ایسی بات خدا کی اور خدا کے کلام کی ہو سکتی ہے ۔ (بلکہ اس سے تو) یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ اُن جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے خدا کی نہیں ۔ جو علیم کل نہ ہو اور نہ آیندہ کی بات جانے وہ انسان ہے ۔ کیا جب دنیا پیدا کی تھی تب ایسا نہیں جانتا تھا کہ آیندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا بھول سے کام کرکے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں عیسائیوں کے خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں ۔ عیسائیوں کا خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا ۔ ورنہ شانتی اور گیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے دور بچ سکتا تھا ۔ بھلا کیا چرند و پرند بھی بدکردار ہو گئے ؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا ۔ تو ایسا دُکھی کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے اور نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے ۔ جیسا وید میں بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ ۔ رنج ۔ تکلیف ۔ غم وغیرہ سے مبرا اور ہست مطلق علم مطلق راحت مطلق ہے اُس کو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں ۔

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو رکھیں۔ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے + اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو۔ جو تیری نسل کا نہیں۔ لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا۔ اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا + (باب ۱۷۔ آیت ۹ تا ۱۴)

(محقق) دیکھئے! خدا کا اُلٹا حکم۔ اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا تو ابتدائے آفرینش میں اُس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔ جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے۔ چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اُس پر چمڑہ نہو تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور قدرے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔ اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی بوند کپڑوں پر نہ لگے۔ ان باتوں کے لحاظ سے ختنہ کرنا بُرا ہے۔ اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے؟ یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے۔ اِس کی تعمیل نہ کرنے سے عیسٰے کی یہ شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی جھوٹا نہیں۔ جھوٹی ہو گئی۔ اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے + ۱۸ +

(۱۹) اور جب ابرہام باتیں کر چکا تب خدا اُس کے پاس سے اُوپر گیا۔ (باب ۱۷ آیت ۲۲)

(محقق) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا مثل انسان یا پرند کے تھا کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر آتا جاتا تھا یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا + ۱۹ +

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اُس کے پاس کھڑے ہیں وہ اُنہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُن کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اُن کے آگے جھکا + اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندہ کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھوکر اُس درخت کے نیچے آرام کیجئے + میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں تازہ دم ہو جیئے۔ بعد اس کے آگے جائیگا۔ کیونکہ اس لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔ تب انہوں نے کہا یوہیں کر جیسا تو نے کہا۔ اور ابرہام خیمہ میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور

(محقق) کیا ایک کی جان کو تکلیف دیکر دوسروں کو آرام پہنچانے سے عیسائیوں کا خدا بے رحم ثابت نہیں ہوتا۔ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دوسرے کو کھلا دویں تو کیا وہ گناہ عظیم کے مرتکب نہیں ہونگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اُس کے بیٹوں کی مانند ہیں * ایسا نہ ہونے سے عیسائیوں کا خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے۔ اور اگر سب انسانوں کو ایذا رساں بھی اُسی نے بنایا ہے تو پھر عیسائیوں کا خدا بے رحم ہونے کی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ * ۱۵ *

(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں اور بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روے زمین پر پریشان ہو جاویں اور خداوند اُس شہر اور بُرج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اُترا۔ اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے اب وے یہ کرنے لگے سو وے جس کام کا ارادہ رکھیں گے اُس سے نہ رک سکیں گے آؤ ہم اُتریں اور اُن کی بولی میں اختلاف ڈالیں تا کہ وے ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں تب خداوند نے اُن کو وہاں سے تمام روے زمین پر پراگندہ کیا سو وے اس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ (باب ۱۱۔ آیت ۴ تا ۸)

(محقق) جب تمام روے زمین پر ایک ہی زبان بولی جاتی ہوگی تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن کیا کیا جائے کہ عیسائیوں کے حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اُس نے یہ بڑا گناہ کیا * کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بڑا کام نہیں ہے؟ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا * جاہل مطلق کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے۔ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ ۱۶ *

(۱۷) تو اُس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے کہ یہ اُس کی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اُس کی بہن ہوں تا کہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلہ سے سلامت رہے * (باب ۱۲۔ آیت ۱۱ و ۱۲ و ۱۳)

(محقق) دیکھئے۔ ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے۔ کیا اُس کے اعمال دروغ گوئی وغیرہ بُرے نہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں اُن کو علم اور بہبودی کا راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ ۱۷ *

آدمیوں کو شراب نوشی کا نام بھی لینا نہ چاہئے ۲۳

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی (باب ۲۱- آیت ۱ و ۲)

(محقق) غور کیجئے کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہو گئی اس میں کچھ راز ہے۔ کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھیرنے کا ذریعہ موجود ہے؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ (ان کے) خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی ۲۴

(۲۵) تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اُسکے کاندھے پر دھر دی اور اُس لڑکے کو بھی اور اُسے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی ...... تب اُس نے اُس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اُس کے سامنے بیٹھی اور چِلّا چِلّا کر روئی تب خداوند نے اُس لڑکے کی آواز سُنی (باب ۲۱- آیت ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷)

(محقق) اب دیکھئے عیسائیوں کے خدا کا تماشہ کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کر کے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا اور وہ چِلّا چِلّا روئی اور پھر ہاجرہ اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں؟ خدا کو شک گذرا ہو گا کہ یہ بچہ ہی روتا ہے۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا اور خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے؟ اِس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام خرافات بھرا ہوا ہے ۲۵

(۲۶) اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُسے کہا کہ اے ابرہام ...... تو اپنے بیٹے۔ ہاں اکلوتے جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے ...... سوختنی قربانی کے لئے چڑھا ...... اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اُسے قربانگاہ میں لکڑی کے اُوپر دھر دیا۔ اور ابرہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تب ہیں خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام اے ابرہام۔ وہ بولا میں حاضر ہوں پھر اُس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا۔ اور اُسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ (باب ۲۲- آیت ۱ و ۲ و ۹ تا ۱۲)

(محقق) اب یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ بائبل کا خدا محدود العقل ہے علیم کُل نہیں اور ابرہام بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائبل کا خدا علیم کُل ہوتا تو اُس کے آیندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا اس سے تحقیق ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں ہے ۲۶

(۲۷) ہماری قبر گاہوں میں سے سب سے اچھے قبر گاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ ....

ابرہام گلہ کی طرف دوڑا۔ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لاکر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا۔ پھر اُس نے گھی اور دودھ اور اُس بچھڑا کو جو اُس نے پکوایا تھا لیکے اُن کے سامنے رکھا اور آپ اُن کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انھوں نے کھایا۔ (باب ۱۸ آیت ا سے ۸ تک)

(محقق) صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے تو وہ خود اُس کی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جس کو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کے لئے بے چین رہے وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نہ معلوم کہ کون تھے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا اور جو اُن کا سردار تھا اُس کا نام بائبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ ان کی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے کو سچا خدا سمجھتے ہیں۔ ۲۰۔

(۲۱) پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سرہ کیوں ہنسکر بولی کہ کیا میں جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں سچ مچ جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کا تماشہ کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑاتا اور طعن دیتا ہے۔ ۲۱۔

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے برسائی اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا نیست کیا (باب ۱۹۔ آیت ۲۴۔ ۲۵)۔

(محقق) اب یہ بھی تماشہ بائبل کے خدا کا دیکھئے! کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا۔ کیا وے سب ہی گنہگار تھے کہ اُنہیں زمین اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم اور دانائی سے بعید ہے۔ جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے؟ ۲۲۔

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو انھوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی۔ اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی .... آج رات بھی اُس کو شراب پلاویں اور تو بھی جاکر اُس سے ہمبستر ہو .... سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ (پیدایش باب ۱۹ آیت ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۶)۔

(محقق) دیکھئے باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں تو اُن کی خرابی کا کیا ٹھکانہ ہے؟ اس لئے شریف

ویدی میں جمانی چاہئیں اور اُس پر مردہ رکھ کر پھر چاروں طرف ویدی کے اوپر مُنہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر (مُردہ کو) گھی وغیرہ کی آہوتی دیکر جلانا چاہیئے۔ اگر اس طرح مُردہ جلایا جاوے تو بالکل بدبو نہ پھیلے +

اسی (عمل) کا نام انتیشٹی ـ نرمیدہ ـ اور پُرش میدہ یگ ہے +. اگر کوئی شخص مفلس ہو تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چِتا میں نہ ڈالے خواہ وہ گھی بھیک مانگنے یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہیئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے تو بھی دفن کرنے (پانی میں بہادینے۔ جنگل میں چھوڑ آنے) کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ جلاوے[1] (اُس حالت میں) یہی بہتر ہے + جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ایک بسوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے اُتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے اِس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابرہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی + (باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

(محقق) کیا وہ ابرہام ہی کا خدا تھا؟ اور جس طرح آجکل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آجکل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اِس لئے ثابت ہوا کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں + ۲۸ +

(۲۹) یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں...... اسماعیل کا پلوٹھا نبایت اور قیدار اور ادبیل اور مبسام اور مسمع اور دومہ اور مسا اور حدر اور تیمہ اور یطور اور نفیس اور قدمہ...... (باب ۲۵۔ آیت ۱۳ تا ۱۵)

(محقق) یہ اسماعیل ابرہام کا بیٹا اُس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا + ۲۹ +

(۳۰) میں تیرے باپ کے لئے اِن سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی اور تو اُسے اپنے باپ کے آگے لائیو تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اُس پاس تھیں لیں اور اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں اور بکری کے بچوں کی کھال اُس کے ہاتھوں اور اُس کی گردن

---

[1] (نوٹ منجانب مترجم) بعض لوگ اکثر مُردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں یہ بُری رسم ہے۔ چھوٹے مرے ہوئے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہیئے +

. . . . . . (باب ۲۳ - آیت ۶) ٭

(محقق) مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے کیونکہ وہ سڑکر ہوا کو بدبُودار کر دیتے ہیں اور اُس بدبُو سے بیماری پھیلتی ہے ٭

(سوال) دیکھو! جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں اور دفنانا تو گویا اُس کو سُلا دینا ہے اس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں ٭

(جواب) اگر مُردہ سے محبت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس روح سے محبت تھی وہ تو نکل گئی اب بدبودار مٹی سے کیا محبت؟ اور اگر محبت کرتے ہو تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں تو وہ سُن کر خوش ہرگز نہ ہو گا۔ اُس کے مُنہ - آنکھ اور جسم پر خاک - دُھول - پتھر اینٹ - چونا ڈالنا چھاتی پر پتھر رکھنا کون سی محبت کی بات ہے -؟ اور صندوق میں ڈالکر دفن کرنے سے زیادہ بدبو پیدا ہوتی ہے جو کہ زمین سے نکلکر ہوا کو گندہ اور کثیف کر کے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے -

دویم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو - ہزار - لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کے لئے کسقدر زمین بیفائدہ رُک جاتی ہے - نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام میں آسکتی ہے - اِس لئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے ٭ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اِس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے - کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں مگر جو استخوان یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے وہ سڑکر جہان کو ضرر پہنچاتا ہے - مُردہ کا جنگل میں چھوڑ آنا اس کی نسبت کچھ کم خراب ہے - کیونکہ اُس کو گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائیں گے - تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت اور غلاظت سڑکر جسقدر بدبُو پھیلائیگی اُسی قدر دنیا کو نقصان پہنچے گا - اور مردہ کا جلا دینا تو سب سے بہتر ہے کیونکہ جلانے سے سب اشیا لطیف ذرّہ ہو کر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ٭

(سوال) جلانے سے بھی بدبو پھیلتی ہے -

(جواب) اگر بیقاعدہ جلاویں تو تھوڑی سی پھیلتی ہے - لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے (مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا) ٭

مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری ساڑھے تین ہاتھ چوڑی پانچ ہاتھ لمبی ویدی جسکی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے - جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہیئے - اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہیئے - کم از کم آدھ من صندل ڈالے زیادہ چاہے جسقدر ہو - اگر - تگر - کافور - وغیرہ اور پلاس (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں

بھی رکھتا ہے جب لشکر ہوا تو ہتھیار بھی ہونگے اور ادھر اودھر چڑھائی کر کے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کے لئے رکھتا ہے؟ + ۳۴ +

(۳۵) اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا تو اس کی ران کو بھیتر وار سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا مگر جبکہ تو مجھے برکت دیوے۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کہ تو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے اور اس نے اسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گذرتا تھا تو آفتاب اس پر طلوع ہوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب سے بنی اسرائیل اس نس کو جو ران میں بھیتر وار ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھیتر وار سے چڑھ گئی تھی چھوا تھا +

(باب ۳۲ آیت ۲۴ تا ۳۲) +

(محقق) جب عیسائیوں کا خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے تبھی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشہ دیکھئے کہ ایک شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام ہی نہ بتلا دے۔ اور خدا نے اس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا تو ران کی نس کو اچھا بھی کر دیتا اور جیسا کہ یعقوب لنگڑاتا رہا ویسے ہی اور بھی عابد لنگڑاتے ہونگے۔ جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو تب تک وہ کیونکر ظاہر! نظر آ سکتا اور کشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کی کھیل ہے + ۳۵ +

(۳۶) اور عیر یہوداہ کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا سو خداوند نے اسے مار ڈالا تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو پاس جاتا تھا تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا . . . . اور اس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت برا تھا اس لئے اس نے اسے بھی ہلاک کیا + (باب ۳۸ آیت ۷ تا ۱۰)

(محقق) اب دیکھ لیجئے۔ یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اس کے ساتھ نیوگ ہوا تو اس کو کیوں مار ڈالا؟ اس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے

پر جہاں بال نہ تھے لپٹی۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا۔ جیسا تو نے مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے ؛ (باب ۲۷۔ آیت ۹ و ۱۰ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۹)

(محقق) تعجب ہے کہ کس جھوٹ اور مکر و فریب کی برکت سے اولیا اور پیغمبر بن جاتے ہیں۔ جب ایسے عیسائیوں کے ہادیٔ دین ہوں تو اُن کے مذہب میں کیوں نہ گڑبڑ مچے؟ ؛ ۳۰ ؛

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اُس پتھر کو جسے اُس نے اپنا تکیہ کیا تھا۔ لیکر ستون کھڑا کیا اور اُس کے سر پہ تیل ڈھالا۔ اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۲۸۔ آیت ۱۸ و ۱۹ و ۲۲) ؛

(محقق) دیکھئے! جنگلیوں کے کام۔ انہوں نے پتھر پُوجے اور پُجوائے۔ اُسی مقام کو مسلمان لوگ "بیت المقدس" کہتے ہیں۔ کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے اور صرف اِسی پتھر میں خدا رہتا تھا؟ واہ جی واہ! کیا کہنا؟ عیسائی لوگو سب سے بڑے بُت پرست تو تم ہی ہو ؛ ۳۱ ؛

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا اور خدا نے اُس کی سُن کے رحم کو کھولا۔ اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے عار کو دور کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۳۰۔ آیت ۲۲ و ۲۳)

(محقق) واہ! عیسائیوں کے خدا تو عجیب ڈاکٹر ہے۔ عورتوں کے رحم کھولنے کو کونسے اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا کہ جن سے کھولا۔ یہ تمام باتیں اندھا دُھند ہیں ؛ ۳۲ ؛

(۳۳) پھر خدا لابن آرامی کے خواب میں رات کو آیا اور اُسے کہا کہ خبردار تو یعقوب کو بھلا بُرا مت کہیو۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا بہت مشتاق ہے۔ لیکن کس واسطے تو میرے معبودوں کو چُرا لایا ہے (باب ۳۱۔ آیت ۲۴۔ ۳۰)

(محقق) یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آیا اُن کے ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں ہو بہو ملا۔ کھاتا پیتا۔ آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا اور یہ بھی واضح ہوا کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بُتوں کو معبود مان کر پرستش کرتے تھے ؛ صرف یہی نہیں بلکہ عیسائیوں کا خدا بھی پتھر ہی کو معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودوں کا چرانا کیوں کہا؟ ؛ ۳۳ ؛

(۳۴) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا اور خدا کے فرشتے اُسے آ ملے اور یعقوب نے اُنہیں دیکھکر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۳۲ آیت ۱ و ۲)

(محقق) اب عیسائیوں کے خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر

چارپایوں کے پلوٹھوں سمیت ہلاک کئے اور فرعون رات کو اُٹھا وہ اور اُس کے سب نوکر اور سب مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا۔ (باب ۱۲۔ آیت ۲۹ و ۳۰)

(محقق) خوب! آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر عیسائیوں کے خدا نے لڑکے بالے بوڑھوں اور چارپایوں تک کو بلاقصور مار ڈالا اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا تو بھی عیسائیوں کے خدا کے دل سے بیرحمی دور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔

"मांसाहारिणः कुतो दया"

جب عیسائیوں کا خدا گوشت خور ہے تو اُسے رحم سے کیا کام ؟ + ۳۹ +

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا .... بنی اسرائیل سے کہہ کر دے آگے بڑھیں تو اپنا عصا اُٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دو حصہ کر بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۶)

(محقق) کیوں جی۔ پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اس طرح پھرا کرتا تھا۔ جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہو گیا؟ ورنہ سمندر کے بیچ میں چاروں طرف ریل گاڑیوں کی لائنس سے سڑک بنوا لیتے جس سے ساری دُنیا کو فائدہ پہنچتا اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ملتی۔ مگر کیا کیا جاوے عیسائیوں کا خدا تو چھپ رہا ہے۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن تماشے بائبل کے خدا نے موسےٰ کے ساتھ کئے۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ جیسا عیسائیوں کا خدا ہے ویسے ہی اُس کے عابد ہیں اور ویسی اُس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دور رہے تب ہی اچھا ہے + ۴۰ +

(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پُشت تک پہنچاتا ہوں۔ (باب ۲۰۔ آیت ۵) +

(محقق) بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے کہ باپ کے قصور سے (اولاد کو) چار پُشت تک سزا دینا۔ کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پُشت تک سزا کیونکر دے سکے گا؟ اور اگر پانچویں پُشت کے بعد کوئی بُرا ہو گا تو اُسے سزا نہیں دے سکے گا۔ بلاقصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے + ۴۱ +

(۴۲) سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر ...... لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے ...... خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی۔ (باب ۲۰۔ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱)

(محقق) کیا صرف اتوار ہی پاک ہے اور باقی چھ دن ناپاک ہیں؟ اور کیا خدا نے چھ دن تک بڑی محنت کی تھی کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا۔ اور اگر اتوار کو برکت دی تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بد دُعا دی ہوگی۔ ایسا کام تو ایک عالم شخص کا بھی نہیں تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا بُرائی کی تھی کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کر دیا + ۴۲ +

(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے اور کسی چیز

(نوٹ منجانب مترجم) ترجمہ:۔ گوشت خوروں میں رحم کہاں؟

ویدک نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا +

خروج کی کتاب

(۳۷) .... جب موسےٰ بڑا ہوا .... اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اس کے بھائیوں میں سے تھا مار رہا ہے۔ پھر اُس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھا کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے۔ تب موسےٰ ڈرا اور ...... بھاگا۔ (باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۵)

(محقق) اب دیکھئے! عیسائیوں کے اعلےٰ ہادی مذہب موسیٰ کی خصلتیں۔ اُس کا چال چلن غصہ وغیرہ بد صفات سے پُر ہے وہ انسان کی جان کشی کرنے والا اور چور کی مانند بدکار سزا سے گریز کرنے والا تھا اور جب بات کو چھپاتا تھا تو دروغ گو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا اور وہ پیغمبر بنا۔ اُس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسےٰ آپ تھا ویسا اُسکا مذہب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے تمام ہادیانِ مذہب موسےٰ سے لے کر اخیر تک سب جنگلی حالت میں تھے تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے +۳۷+

(۳۸) یہ فسح کا برہ ذبح کرو اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو اور اُسے اُس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دیکے اوپر کے چوکھٹ اور دونوں بازو دروازے کے اُس سے چھاپو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے اِس لئے کہ خدا گزر کریگا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کے چوکھٹ پر اور دونو بازو پر لہو کو دیکھے گا تو خداوند در پر سے گذریگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑے گا کہ تمہارے گھروں میں آکے تمہیں مارے + (باب ۱۲ - آیت ۲۱ تا ۲۳)

(محقق) بھلا یہ جو جادو ٹونہ کرنے والے شخص کی مانند ہے وہ خدا کبھی ہمہ دان ہو سکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھے تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے ورنہ نہیں۔ یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں +۳۸+

(۳۹) اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا۔

عیسائیوں کا خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا۔ چونکہ وہ خدا سیاہی۔ قلم کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا اور نہ اس کو یہ چیزیں میسر تھیں اس لئے پتھر کی لوحوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا + ۴۵ +

(۴۶) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے اور تو اس چٹان پر کھڑا رہ۔ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گزر ہوگا تو میں تجھ کو اس چٹان کے دراڑ میں رکھوں گا اور جب تک نہ گذروں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی اٹھاؤں گا تو میرا پیچھا دیکھے گا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا + (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

(محقق) دیکھئے۔ عیسائیوں کا خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسیٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بن گیا۔ (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھے گا چہرہ نہ دیکھے گا (اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسےٰ کو ڈھانپا ہوگا تب کیا اس نے اس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی + ۴۶ +

احبار کی کتاب

(۴۷) اور خداوند نے موسےٰ کو بلایا اور جماعت کے خیمہ میں سے اس سے ہم کلام ہوکے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر اور اس کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی قربانی مواشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ (باب ۱۔ آیت ۱۔ ۲)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے اور وہ اپنے لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (بتایئے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو گوشت کا بھوکا پیاسہ ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتا البتہ وہ ایک گوشت خور شریر آدمی کی مانند ہے + (۴۷) *

(۴۸) اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو بنی ہارون ہیں لہو کو لاویں اور لہو کو اس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمے کے دروازے پر سے چھڑکیں تب وہ اس سوختنی قربانی کی کھال کھینچے اور اس کے عضو عضو کو جدا کرے۔ پھر ہارون کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور بنی ہارون جو کاہن ہیں اسکے عضوؤں کو اور چربی کو ان لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھ دیویں ...... کہ سوختنی قربانی یعنی خوشبو آگ سے خداوند کے لئے ہے + (باب ۱۔ آیت ۵ تا ۹)

کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ مت کر ۔ (باب ۲۰ ۔ آیت ۱۶ و ۱۷)

(محقق) واہ! تب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں کہ جس طرح پیاسا پانی پر ۔ بھوکھا اناج پر ۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے ۔ ویسا ہی عیسائیوں کا خدا ضرور ہوگا ۔ اگر کوئی کہے کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں ۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں؟ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں ۔ خدا کی نہیں ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے تو وہ البتہ قتل کیا جاوے ۔ اور اگر اُس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا اور خدا نے اُس کے ہاتھ میں اُسے گرفتار کروا دیا تو میں تیرے لئے ایک جگہ ٹھہراؤں گا کہ جس میں وہ بھاگے ۔ (باب ۲۱ آیت ۱۲ و ۱۳)

(محقق) اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا تو اُس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسےٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا تو خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ اُس کا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا؟ ۴۴ ۔

(۴۵) ...... اور سلامتی کے ذبیح بیلوں سے خداوند کے لئے ذبح کئے ۔ اور موسےٰ نے آدھا خون لیکر باسنوں میں رکھا اور آدھا قربانگاہ پر چھڑکا اور موسےٰ نے اُس لہو کو لیکر لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ یہ لہو اُس عہد کا ہے جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے ۔ اور خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ اور میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دونگا ...... (باب ۲۴ ۔ آیت ۵ ۔ ۶ ۔ ۸ ۔ ۱۲)

(محقق) اب دیکھئے ۔ یہ سب جنگلی لوگوں کی باتیں ہیں یا نہیں اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربانگاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب عیسائیوں کا خدا بھی بیلوں کی قربانی لیتا ہے تو اُس کے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بری باتیں بائبل میں بھری پڑی ہیں ۔ انجیل کے ہی بُرے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ) ایسا جھوٹ بہتان لگانا چاہتے ہیں ۔ مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں ۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ

(نوٹ منجانب مترجم) ۱؎ چنانچہ رگوید منڈل اول سوکت ۱۶۲ کے منتروں کا میکس مولر نے من مانا ترجمہ کر کے اپنی بائبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی "حیوانوں کی قربانیاں" کی تائید کی ہے ۔ میکس مولر اور اُس سریکھے دیگر متعصب عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی نہایت زبردست اور عالمانہ تردید مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے سچے ششیہ پنڈت گرودت جی ودیارتھی ایم ۔ اے نے رسالہ بنام "ویدک میگزین" نمبر سوم میں کی ہے ۔ ہر ایک حق پسند کو پنڈت گرودت جی کی اِن تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے ۔

(محقق) سُنیئے عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے خدا نے گناہوں کا کفارہ سہل کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل میں بڑی عجیب ہے کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جائے یعنی ایک تو گناہ کیا اور دوسرے جاندار کی جان لے لی اور خوب مزے سے گوشت کھایا اور گناہ بھی چھوٹ گیا ٭ کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانے کے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں آتا مگر رحم کیونکر آوے اُن کے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے تو پھر عیسےٰ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہو جانے کا بکھیڑا کیوں مچا رکھا ہے؟ ٭ ۵۱ ٭

(۵۲) . . . . . . تو کھال اُس کی جسے اُس نے گذرانا اُسی کاہن کی ہوگی۔ اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جاوے یا ہانڈی میں یا توے پر وہ اُس کاہن کی . . . ہوگی ٭ (باب ۷ آیت ۸ و ۹)

(محقق) ہم تو جانتے تھے کہ یہاں کی دیوی کے مجاوروں اور مندروں کے پجاریوں کی پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔ لیکن عیسائیوں کے خدا اور اُس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اس سے ہزار گنا بڑھ کر (ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام عمدہ کھانے کھا ٹھیکو ملیں تو پھر عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑائے ہونگے۔ اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں۔ خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہ یہ بائبل خدا کا کلام ہے اور نہ اِس کا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے۔ اس کے ملننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے ٭ ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ کہانتک شمار کریں؟ ٭ ۵۲ ٭

گِنتی کی کتاب

(۵۳) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُس کے ہاتھ میں

بقیہ نوٹ۔ اِن سب باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا جو کہ پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا۔ اور جو وحشی جاہل تھے انہوں نے اُس کو خدا مان لیا۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند پرند اناج وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا۔ اُس کے قاصد اُس کا کام کیا کرتے تھے۔ شریف لوگوں کے لئے جاۓ غور ہے کہ کہاں یہ بائبل کا بچھڑا۔ بھیڑ۔ بکری کا بچہ کبوتر اور "اچھے" آٹے کا کھانے والا خدا اور کہاں محیط کُل۔ ہمہ دان نہ پیدا ہونے والا۔ بے شکل۔ قادر مطلق اور عادل وغیرہ عمدہ صفات سے موصوف وید وکت ایشور؟ مترجم

(محقق) ذرا غور کیجیئے! کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں اور وہ مارنے کی ترغیب دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم لیلا ہے۔ اس لئے نہ بائبل خدا کی کتاب ہے اور نہ وہ وحشی آدمی کی مانند بہروپیا خدا ہو سکتا ہے + ۴۸ +

(۴۹) اور خداوند نے موسےٰ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اگر کاہن ممسوح لوگوں کی طرح خطا کرے تو وہ اپنی خطا کے واسطے جو اُس نے کی ہر ایک بے عیب بچھڑا کہ خطا کی قربانی ہو خداوند کے لئے لاوے .... اور بچھڑے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور بچھڑا کو خداوند کے آگے ذبح کرے + (باب ۴- آیت ۱-۳-۴)

(محقق) دیکھیئے! گناہوں کا کفارہ۔ خود تو گناہ کریں یعنے گائے وغیرہ مفید جانداروں کو ذبح کریں اور خدا (ایسا) کراوے۔ شاباش ہے عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں کے کرنے کرانے والے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں + ۴۹ +

(۵۰) ..... جب کوئی سردار .... خطا کار ہووے .... تب وہ اپنی بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے .... اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے یہ خطا کی قربانی ہے۔ (باب ۴- آیت ۲۲-۲۳-۲۴)

(محقق) واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے؟ آپ تو دِل کھول کر گناہ کریں اور کفارہ کے طور پر گائے بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ کسی چرند و پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے۔ اے عیسائیو سُنو! اب تو اِس وحشیانہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دھرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو + ۵۰ +

(۵۱) اگر اُسے بھیڑ بکری لانے کا مقدور نہ ہو تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطاکار ہوا ہے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے خداوند کے لئے لاوے .... اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے پھر جُدا نہ کرے .... اور اُس خطا کا جو اُس نے کی ہے کفارہ دیوے تو وہ بخشا جاوے اور اگر اُسے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لانے کا مقدور نہ ہو تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر مہین آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کے لئے لاوے[1]۔ اُس پر تیل نہ ڈالے ...... بخشا جائیگا + (باب ۵ آیت ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳)

نوٹ [1] اُس خدا کو شاباش ہے کہ جس نے بچھڑا۔ بھیڑی۔ بکری کا بچہ۔ کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ کبوتر کے بچے "دو گردن مروڑ وا کے" لیتا تھا۔ تاکہ گردن توڑنے کی محنت نہ کرنی پڑے

بقیہ نوٹ

سلاطین کی دوسری کتاب

(۵۶) اور شاہ بابل بنوکدنضر کی سلطنت کے اُنیسیں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا یروسلیم میں آیا اُن سے خدا وند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروسیلم کے سارے گھر اور ہرایک رئیس کا گھر جلادیا اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا اُن دیواروں کو جو یروسلم کے گردا گرد تھیں گرادیا (باب ۲۵۔ آیت ۸۔ ۹۔ ۱۰)

(محقق) کیا کیا جاوے عیسائیوں کے خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا۔ اُس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن نبوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا۔ اور خدا یا اُسکے فرشتوں کا لشکر کچھ بھی نہ کرسکا + پہلے تو ان کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلا بیٹھا۔ نہ معلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نہ معلوم اُس کے فرشتے کس طرح بھاگ گئے؟ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا اور خدا کی طاقت بھی نہ معلوم کہ کہاں کافور ہوگئی؟ اگر یہ بات سچی ہے تو جو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وے سب جھوٹی ہوگئیں۔ کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا؟ اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا + یہ تو عیسائیوں کے خدا نے اپنی ہجو اور بے عزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔ (۵۶)۔

تواریخ کی پہلی کتاب

(۵۷) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے (باب ۲۱۔ آیت ۱۴)

(محقق) دیکھئے! اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشہ جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں اور رات دن کی جنکی پرورش میں پھرتا تھا اب فوراً غضبناک ہوکر مری ڈالکر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ:۔

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टः तुष्टः क्षणे क्षणे ।

अव्यवस्थित चित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ १ ॥

کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے منہ موڑا اور میدان کو چلی تب بلعام نے گدھی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا منہ کھولا اور اُس نے بلعام کو کہا کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تُو نے یہ تین بار مجھے مارا۔ (باب ۲۲۔ آیت ۲۳ و ۲۸)

(محقق) پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے اور آجکل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالایق لوگوں کو بھی خدا یا اُس کے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آجکل خدا اور اُس کے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا گہری نیند میں سوتے ہیں یا بیمار ہیں یا دوسرے کرۂ زمین پر چلے گئے؟ یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے یا اب عیسائیوں سے ناراض ہو گئے۔ یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو گیا؟ قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی نظر آتے ہیں تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہونگے۔ یہ صرف فرضی۔ گھوڑے ہانکے ہوئے ہیں ۵۳۔

(۵۴) سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہے جان سے مارو۔ لیکن وے لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱۔ آیت ۱۷ و ۱۸)

(محقق) دھن ہو موسے پیغمبر اور دھن ہے تمہارا خدا کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسے زناکار تھا۔ کیونکہ اگر زناکار نہ ہوتا تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ ۵۴۔

سموائیل کی دوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا اور اُس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں رہوں بنایا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ آج کے دن تک کسی کے گھر نہیں رہا بلکہ خیمے میں یا مسکن میں پھرتا رہا۔ (باب ۷۔ آیت ۴ و ۵ و ۶)

(محقق) اب کچھ شک نہیں رہا کہ عیسائیوں کا خدا انسان کی مانند مجسم ہے اور شکایت کرتا ہے کہ میں نے بہت محنت کی۔ اِدھر اُدھر پھرا۔ اب داؤد گھر بنا دے تو اُس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی؟ لیکن کیا کریں بیچارے پھنس ہی گئے اب چھوٹنے کے واسطے بڑی ہمت درکار ہے ۵۵۔

(محقق) دیکھئے! حکمت اور دانش مترادف الفاظ ہیں (عیسائی) ان کو جدا جدا مانتے ہیں اور جہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دکھ کون مان سکتا ہے؟ اس لئے یہ بائبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے + ۵۹ + یہ قدرے توریت زبور کی بابت تحریر کیا گیا اس کے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جائیگا کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جن کا نام نیا عہدنامہ رکھا ہوا ہے*

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائیش یوں ہوئی کہ اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اس کے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی . . . . دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں کے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اس کے رحم میں ہے روح القدس سے ہے (باب ۱ - آیت ۱۸ - ۲۰ +)

(محقق) ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا کہ جو پرتیکش وغیرہ پرانوں - اور قانون قدرت کے خلاف ہیں - ان باتوں کا ماننا جاہل جنگلی آدمیوں کا کام ہے شائستہ عالموں کا نہیں - بھلا جو خدا کا قانون ہے اسے کوئی کیونکر توڑ سکتا ہے - اگر خدا ہی قانون کو ردّو بدل کرے تو اس کا حکم کوئی نہ مانے - اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے اور غلطی سے مبرا ہے تو ایسا کیوں کریگا اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھیر جائے اس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے اور کوئی جھوٹ کہدے کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے کہ یہ حمل روح القدس کی طرف سے ہے - جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے ویسا ہی آفتاب سے کُنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے - ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں - یہ بات اس طرح پر ہوئی ہوگی کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہو گئی ہوگی اس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی کہ اس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے - ۶۰ +

(۶۱) تب یسوع روح کے وسیلہ بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا - تب آزمائش کرنے والے نے اس پاس آکے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہ پتھر روٹی بن جائے (باب ۴ - آیت ۱ - ۲ - ۳) +

جس طرح کوئی آدمی لمحہ بھر میں خوش اور لمحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے اسی طرح کی کرتوت عیسائیوں کے خدا کی ہے۔ ۵۷ +

ایُّوب کی کتاب

(۵۸) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ نبی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہو کے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے اِدھر اُدھر سے پھر کے اور اُس میں سیر کر کے آتا ہوں۔ خداوند نے شیطان سے پُوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایُّوب کے حال کو غور کیا۔ کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں .... شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کریگا۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ دیکھو وہ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اس کی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا اور ایُّوب کو مارا۔ ایسا کہ تلوے سے لیکے چاند تک اُسے جلتے پھوڑے ہوئے (باب ۲۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷)

(محقق) دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اُسکے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے۔ اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کا خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے اگر ہمہ دان ہوتا تو ایُّوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ ۔ ۵۸۔

واعظ کی کتاب

(۵۹) .... ہاں میرا دل حکمت اور دانش میں بڑا کاردان ہوا۔ لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم کیا کہ یہ بھی ہوا پر چڑھنا ہے۔ کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقّت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراواں ہوتا ہے اُس کا دُکھ زیادہ ہوتا ہے (باب ۱۔ آیت ۱۶ تا ۱۸)

دینے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو (در اصل) سادہ لوح آدمیوں کو دام تو ہمات میں پھنسانے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی لوگ عیسےٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے کیونکہ یہ باتیں بھی اُنہیں کی مانند ہیں ۔۶۳ *

(۶۴) مبارک وے جو دِل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں ہی کی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا ...... (باب ۵۔ آیت ۳۔۱۸۔۱۹)

(محقق) اگر آسمان یعنی بہشت ایک ہے تو اُس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں اگر وے سب بہشت کو جاوینگے تو بہشت میں سلطنت کا حق کس کا ہوگا؟ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہو جائیگا * اور لفظ غریب سے اگر کنگال مُراد لوگے تو درست نہیں۔ اگر اس سے مراد حلیم لوگے تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے۔ اُس کو صبر کبھی نہیں ہوتا اس لئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹل جاویں گے۔ تب توریت بھی ٹل جاویگی ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہے۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا۔ ۶۴ *

(۶۵) ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو۔ ...... (باب ۶۔ آیت ۱۱۔۱۹)

(محقق) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسےٰ پیدا ہوا تھا۔ اُس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے۔ اور عیسےٰ بھی ویسا ہی تھا تب ہی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنے کی خُدا سے دعا مانگتا ہے اور دوسروں کو یہی تعلیم دیتا ہے اگر مال جمع کرنا ناروا ہے تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں؟ اُن کو چاہیئے کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کرکے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں ۔ ۶۵ *

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ ...... (باب ۷۔ آیت ۲۱)

(محقق) غور کیجیئے کہ اگر بڑے بڑے پادری بشپ اور کرشچن لوگ عیسےٰ کا یہ قول سچا

(محقق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا ہمہ دان نہیں کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اُس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آجکل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور نہ کچھ اُس میں کرامات تھی ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنا دیں؟ اور آپ بھوکا کیوں رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اُس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا اور خدا بھی قانون سالقہ کو تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اُس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں ٭ ۶۱ ٭

(۶۲) اور انہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کے مچھوے بناؤنگا وے اسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہوئے (باب ۴۔ آیت ۱۹۔۲۰)

(محقق) واضح ہوتا ہے کہ عیسٰے نے توریت کے دس احکام میں سے اُس حکم کو کہ (اولاد اپنے والدین کی خدمت اور عزت کرے جس سے اُن کی عمر بڑھے) توڑا کیونکہ عیسےٰ نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی بلکہ دوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اُسی گناہ کے بدلے (شاید) درازعمری کو نہ پہنچا اور یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ عیسےٰ نے مچھلی کی مانند آدمیوں کے پھنسانے کے لئے ایک مذہب کا جال پھیلایا تا کہ اُن کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جاوے۔ جب خود عیسیٰ ہی ایسا تھا تو آجکل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنساویں تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے اُسی طرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسالے اُس کی بھی زیادہ عزت ہوتی اور وہ دولت کماتا ہے اسی لالچ سے یہ لوگ جنہوں نے کہ وید شاستر نہ پڑھا نہ سُنا بیچارے سادہ لوح آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے اُن کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے اُن کو جُدا کر دیتے ہیں اس لئے تمام عالم آریوں کو واجب ہے کہ خود ان کے توہمات کے جال سے بچیں اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں ٭ ۶۲ ٭

(۶۳) اور یسوع تمام جلیل میں پھرتا ہُوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دُکھ اور بیماری رفع کرتا تھا ...... سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری اور عذاب میں گرفتار تھے اور انہیں جن پر دیو چڑھے تھے اور مرگیوں اور جھوڑے کے مارے ہوؤں کو اُس پاس لائے اور اس نے اُن کو چنگا کیا (باب ۴۔ آیت ۲۳۔۲۴)

(محقق) اگر آجکل کی پوپ لیلا یعنی منتر پُرش چرن آشیرباد تعویذ اور خاک کی چُٹکی

(باب ۸ - آیت ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲)

(محقق) بھلا یہاں ذرا غور کیجئے کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ وے کسی کے پاس نہ جاتے نہ بات چیت کرتے ہیں یہ سب باتیں جاہلوں کی ہیں جو کہ بڑے جنگلی ہوتے ہیں۔ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں۔ پھر اُن سوروں کا خون کروایا۔ سور والوں کے نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنے والا مانتے ہیں تو اُن دیووں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا؟ کیا آجکل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوڑوں کو بھی مانتے ہونگے؟ اگر مانتے ہیں تو توہمات کے جال میں گرفتار ہیں۔ ۶۹۔

(۷۰) اور دیکھو ایک جھولے کے مارے کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کے اُس جھولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے .... میں راست بازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بُلانے کو آیا ہوں۔ (باب ۹ - آیت ۲ - ۱۳)

(محقق) یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں اور جو گناہ معاف کرنے کی بات ہے وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو طمع کے دام میں گرفتار کرنا ہے۔ جیسے دوسرے کی پی ہوئی شراب۔ بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا ویسے ہی کسی کا کیا ہوا۔ گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔ اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں یا کرنے والوں کو ہی خدا سزا جزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنے والا ہے یسوع یا اور کوئی نہیں۔ اور دھرماتماؤں کے واسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ گنہگاروں کے لئے کیونکہ گناہ کسی کا نہیں چھوٹ سکتا۔ ۷۰۔

(۷۱) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بلا کے اُنہیں قدرت بخشی کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کریں۔ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اُس کے باپ اور بیٹی کو اُس کی ماں اور بہو کو اُس کی ساس سے جُدا کروں اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر کے لوگ ہونگے (باب ۱۰ - آیت ۱ - ۲۰ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶)

(محقق) یہ وے ہی شاگرد ہیں جن میں سے ایک تیس روپیہ کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا۔ اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگینگے۔ دیووں کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف

سمجھتے ہوں تو عیسےٰ کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں اگر اس بات کو نہ مانینگے تو گناہ سے کبھی نہ بچ سکینگے۔ ۶۶۔

(۶۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے .... اور اُس وقت میں اُن سے صاف کہوں گا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہوؤ(آیت ۲۲-۲۳ نو)

(محقق) دیکھیئے! عیسےٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانے کے لیئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا۔ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لبھانے کی بات ہے ۔ ۶۷ ۔

(۶۸) اور دیکھو۔ ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوڑا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (باب ۸۔ آیت ۲-۳)

(محقق) یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں اگر عیسائی لوگ اِن باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں تو شُکر آچاریہ دھنونتری کشیپ وغیرہ کی باتیں جو کہ پُرانوں اور مہابھارت میں لکھی ہوئی ہیں۔ سچ کیوں نہیں مانتے؟ مثلاً لکھا ہے کہ بہت دیتوں کی مری ہوئی فوج زندہ کردی گئی۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا۔ اُسے شُکر آچاریہ نے زندہ کر دیا۔ بعدازاں کچ کو مار کر شُکر آچاریہ کو کھلا دیا پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا آپ مر گیا اُس کو کچ نے زندہ کر دیا۔ کشیپ رشی نے اُس آدمی اور درخت کو کہ جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا صحیح وسالم کر دیا۔ دھنونتری نے لاکھوں مُردے زندہ کیئے۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کیا۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دیئے اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹ کہتے ہو۔ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں تو عیسےٰ کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں؟ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو سچی کہتے ہیں۔ وے ہٹھ دھرمی کیوں نہیں سمجھے جائیں؟ اسلئے عیسائیوں کی باتیں ہٹھ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں ۔ ۶۸ ۔

(۶۹) .... دو شخص جن پر دیو چڑھے تھے قبروں سے نکلکر اُسے ملے۔ وے ایسے تند تھے کہ کوئی اُس راستہ سے چل نہ سکتا۔ اور دیکھو اُنھوں نے چلّا کے کہا۔ اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے پہلے ہمیں دُکھ دے .... سو دیووں نے اُس کی منت کر کے کہا اگر تو ہمکو نکالتا ہے تو ہمیں اُن سُوروں کے غول میں جانے دے تب اُس نے اُنہیں کہا جاؤ اور وے نکل کر اُن سوروں کے غول میں گئے اور دیکھو سوروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا۔

(محقق) جو عیسائی لوگ اُپدیش کرتے پھرتے ہیں کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کراؤ۔ نجات پاؤ وغیرہ۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسےٰ میں گناہ کے دُور کرنے ایمان کے قایم کرنے اور پاک کرنے کی طاقت ہوتی تو اپنے شاگردوں کا ایمان قایم کرکے اُن کے گناہ دور کر اُن کو پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے۔ اُنہیں کو وہ پاک ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا؟ اُس وقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا۔ جب یسوع کے شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جو بے اعتقاد ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے اُس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنے والے آدمیوں کا کام نہیں اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے تو اُس کو کہنا چاہئے کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں اگر اُن کے ہٹانے سے ہٹ جائے تو بھی یہ ثابت نہ ہوگا کہ اُن میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکے تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں تکبر وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو مُردے اندھے کوڑھی دیو چڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سست جاہل زانی اور گمراہ لوگوں کو خبردار کرکے تندرست کرنا مراد ہوگی تو یہ بھی تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے شاگردوں کو کیوں نہ سدھار لیتا؟ اِس لئے یہ ناممکن باتیں یسوع کی جہالت پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر اُسے کچھ بھی تمیز ہوتی تو ایسی لچر پوچ وحشیانہ باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسےٰ کا ہونا بھی غنیمت تھا۔ لیکن آجکل یسوع کس گنتی میں ہے؟ ۷۴۔

(۷۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ ہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے (باب ۱۸۔ آیت ۳)

(محقق) جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہو جانے کی تعلیم دینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا کہ لوگ میری باتوں کو بچوں کی مانند بغیر دلیل کے مان لیں اور سوچیں بالکل نہیں ؎

ہیں۔ اور بلا دوائی یا پرہیز کے بیماریوں کا چھوٹنا قانون قدرت کے خلاف ہونے سے ناممکن
ہے تو ایسی ایسی باتوں کا ماننا کیا جاہلوں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور
خدا بولنے والا ہے تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ اور سچائی یا دروغ گوئی کا ثمرہ سُکھ یا دُکھ
خدا ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے + جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانے کو
آیا تھا وہی آجکل جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے یہ کیسی بُری بات ہے۔ پھوٹ کرانے
سے ہمیشہ آدمیوں کو دُکھ ہوتا ہے اور عیسائیوں نے اِس کو گرو منتر سمجھ لیا ہوگا کیونکہ جب ایک دوسرے
سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھی ماننا تھا تو یہ کیوں نہیں مانتے ہونگے؟ یہ یسوع ہی کا کام ہوگا
کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا شریف آدمیوں کا یہ کام نہیں ہے۔ ۷۱۔

(۷۲) تب یسوع نے اُنھیں کہا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ وے بولے سات
اور کئی ایک چھوٹی مچھلی۔ تب اُس نے جماعتوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جاویں پھر اُن سات
روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو۔ اور
سب کھاکے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچے رہے تھے اُنھوں نے سات ٹوکریاں بھر کر
اُٹھائیں اور کھانے والے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے۔ (باب ۱۵۔ آیت ۳۴
۳۵۔۳۶۔۳۷۔۳۸)

(محقق) دیکھئے! کیا یہ آجکل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کی طرح
فریب کی بات نہیں ہے اِن روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آگئیں؟ اگر یسوع میں ایسی کرامتیں
ہوتیں تو وہ خود بھوکا ہوکر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں بھٹکا پھرتا اپنے واسطے مٹی پانی اور پتھر
وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنالیں؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں جس طرح
کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کرکے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اُسی طرح کی یہ بھی باتیں
ہیں۔ ۷۲۔

(۷۳) اور تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا (باب ۱۶۔ آیت ۲۷+)

(محقق) اگر اعمال کے موافق بدلا دیا جاویگا تو عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونے کی تعلیم
دینا بے سود ہے اور اگر وہ بات سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنے کے لائق
ہونگے وہی معاف کئے جائیں گے اور ناقابل معافی معاف نہیں کئے جائیں گے تو یہ بھی ٹھیک
نہیں کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے۔ ۷۳۔

(۷۴) ...... اے بے اعتقاد اور ٹیڑھی قوم ...... میں تم سے سچ
کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں
سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی (باب ۱۷۔ آیت ۱۷۔۲۰)

طرفداری کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورا کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کر کے عموماً مجرم کو بے قصور ٹھیرا بری کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو۔ پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا اور دوسرے کا انصاف اُسی وقت ہو جائیگا۔ دیکھئے۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا وہ لاانتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگے گا اور جو بہشت میں جائیگا وہ ہمیشہ راحت بھوگے گا۔ یہ بھی کس قدر بے انصافی ہے؟ کیونکہ محدود تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہیئے۔ دو روحوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں کے بہت سے بہشت اور دوزخ ہوں تب ہی تو روحیں سُکھ دُکھ بھوگ سکتی ہیں سو اس بات کا ذکر کہیں بھی عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کے ماں باپ سو سو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے ایک شخص کی ایک ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو ۷۲ (بہتر) حُوریں بہشت میں ملیں گی تیاساً معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا۔ + (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا اُسے بُھوکھ لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اُس پاس گیا اور جب پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تجھ میں کبھو پھل نہ لگے۔ وہیں انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔ (باب ۲۱ آیت ۱۸ - ۱۹)

(محقق) تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ بڑا حلیم الطبع۔ بُردبار اور غصہ وغیرہ عیبوں سے مبرّا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ عیسےٰ غصہ ور تھا اور اُسے موسموں کا علم بھی نہ تھا۔ اور اُس کی جنگلی آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا قصور تھا کہ اُس کو بددعا دی اور وہ سُوکھ گیا۔ درخت اُس کی بددعا سے تو نہ سوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سُوکھ گیا ہو تو تعجب نہیں + ۷۸ +

(۷۹) اُن دنوں کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی فوجیں ہل جائینگی۔ (باب ۲۴ - آیت ۲۹)

(محقق) واہ عیسےٰ صاحب! آپ نے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑیں گے۔ اور آسمان کی کونسی فوج ہے کہ جو گر جائینگی؟ اگر عیسےٰ تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ یہ ستارے سب دُنیا ہیں اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ عیسےٰ بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا رہا ہوگا اُسے اس جنگلی مُلک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اُس کے مُنہ سے اچھی بھی نکلیں لیکن بہت سی بُری

علے العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچوں کی سی نہ ہوتی تو وہ ایسی بعید از قیاس اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے ؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہُوا کہ اگر یسوع آپ خود علم سے خارج اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا ؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ ۷۵ +

(۷۶) . . . . میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے بلکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا اُس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو + (باب ۱۹ آیت ۲۳ - ۲۴ -)

(محقق) اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیلے غریب تھا۔ اور دولتمند اُس کی عزت نہ کرتے ہونگے اِس لئے ایسا لکھدیا ہوگا لیکن یہ بات سچ نہیں۔ کیونکہ دولتمندوں اور مفلسوں میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے وہ اچھا اور جو بُرا کرے وہ بُرا ثمرہ پاتا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیلے خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا ہر جگہ نہیں جو ایک مقام میں محدود ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اُس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف جہالت کی بات ہے + اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جسقدر عیسائی دولتمند ہیں وے سب دوزخ میں ہی جائیں گے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے بھلا ذرا تو عیلے غور کرتا کہ جسقدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اُس قدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں (اُسے) صرف کریں تو وہ مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں۔ بآسانی اعلےٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں + ۷۶ +

(۷۷) یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہوئے۔ جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کی بارہ گروہوں کی عدالت کرو گے اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سَو گُنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (باب ۱۹ - آیت ۲۸ - ۲۹)

(محقق) دیکھئے ! یسوع کی اندرونی لیلا۔ اُس نے یہ خیال کر کے کہ لوگ بعد موت بھی میرے پھندے سے نکل جائیں (یہ باتیں گھڑلیں)۔ جس شخص نے کہ تیس ۳۰ روپیہ کے لالچ سے اپنے ہادی کو پکڑوا کر مروا دیا ویسے گنہگار بھی اُس کے پاس تخت پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جاویگا۔ بلکہ اُن کے سب گناہ معاف ہوجائینگے اور وہ اُس خاندانوں کا انصاف کریں گے۔ اسی وجہ سے تو عیسائی عیسائیوں کی بہت

بہتری کرسکتا ہے ؟ ✤ ۸۲ ✤

(۸۳) اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی پھر شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے یعنی نئے عہد کا لہو (باب ۲۶۔ آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

(محقق) بھلا ایسی بات بجز جاہل یا وحشی کے کوئی بھی شائستہ آدمی کرسکتا ہے کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے ؟۔ عیسےٰ کی اس بات کو آجکل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے ؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کر کے نہ چھوڑا وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟ ✤ ۸۳ ✤

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے۔ .... اور کچھ آگے بڑھ کر مُنہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے .... (باب ۲۶۔ آیت ۲۷ و ۳۸ و ۳۹)

(محقق) دیکھئے عیسےٰ ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کے جاننے والا اور عالم شخص ہوتا تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ عیسےٰ خدا کا بیٹا ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہے اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے کھڑی کی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف معمولی سیدھا سادہ بیعلم آدمی تھا نہ کہ عالم یوگی اور سِدھ (صاحب قدرت) ✤ ۸۴ ✤

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو یہوداہ جو اُن بارہوں میں سے ایک تھا آیا اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کے پتہ دیا تھا کہ جسے میں چوموں وہی ہے اُسے پکڑ لینا اُس نے وہیں یسوع پاس آکر کہا اے ربّی سلام اور چوم لیا .... تب اُنہوں نے پاس آکے یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا .... تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ .... آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا کہ اس نے کہا ہے کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اُٹھ کر اُس سے کہا تو کچھ جواب نہیں دیتا یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ پر یسوع چُپ رہا تب سردار کاہن نے اُس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو مسیح

بھی ہیں ۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے ۔ جیسا آجکل یورپ ترقی کر رہا ہے اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا تو اُس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا ۔ باوجود کسی قدر عالم ہونیکے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردی مذہب سے کنارہ کش ہوکر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے وید مارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُن میں نقص ہے ۔ ۷۹ ۔

(۸۰) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی ۔ (باب ۲۴ ۔ آیت ۳۵)

(محقق) یہ بات بھی جہالت اور حماقت پر دلالت کرتی ہے ۔ بھلا آسمان ہل کر کہاں جائیگا ۔ جب آسمان نہایت لطیف ہونیکی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا تو اُس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے ؟ اور اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں ۔

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہے گا اے ملعونو ۔ میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ (باب ۲۵ ۔ آیت ۴۱)

(محقق) بھلا یہ کتنی بڑی طرفداری کی بات ہے کہ جو اپنے شاگرد ہیں اُن کو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے ۔ لیکن جب لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا تو ہمیشہ کی آگ دوزخ اور بہشت کہاں رہیں گے ؟ اگر شیطان اور اُس کے فرشتوں کو خدا نہ بناتا تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی ؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا تو وہ خدا کیسا ہوا ؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہوکر باغی ہوگیا تھا ۔ خدا اُسے نہ تو گرفتار کرکے قید کر سکا اور نہ جان سے مار سکا تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی ؟ اور دیکھئے شیطان نے عیسےٰ کو بھی چالیس دن دُکھ دیا اور عیسےٰ بھی اُس کا کچھ نہ کر سکا تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا ۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو عیسےٰ خدا کا بیٹا ہے اور نہ بائبل کا خدا سچا خدا ہے ۔ ۸۱ ۔

(۸۲) تب اُن بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اِسکریوتی تھا ۔ سردار کاہنوں کے پاس جاکر کہا جو میں یسوع کو تمہیں پکڑوا دوں تو مجھے کیا دوگے تب انہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا ۔ (باب ۲۶ ۔ آیت ۱۴ ۔ ۱۵) ۔

(محقق) اب عیسےٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہوگئی ۔ کیونکہ جو اُسکا شاگرد رشید تھا وہ بھی اُس کی صحبت سے پاک نہ بن سکا تو بتایئے کہ اوروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکے گا ؟ عیسےٰ پر ایمان لانے والے اُس پر یقین کرکے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں ۔ کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا

ایسا سنگین جرم نہ تھا کہ جو اُس پر لگایا گیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے انصاف کرنا کیا جانیں؟ اگر عیسلے جھوٹ موٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وے اس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے تو دونو کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اِس قدر علم و دھرماتما اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟

(۸۷) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے یسوع نے اُس نے کہا ہاں تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا کہ تو نہیں سُنتا کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ پلاطس نے اُن سے کہا پر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں اُن سبھوں نے اُس سے کہا اُسے صلیب دے۔ . . . . اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالہ کر دیا کہ صلیب پر کھینچا جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو دیوان خانہ میں لیجا کر اپنے تمام گروہ اُس کے گرد جمع کئے اور اُس کے کپڑے اوتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام۔ اور اُس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارا جب وے اُس سے ٹھٹھا کر چکے تو اُس پیراہن کو اُس پر سے اوتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچکے۔ پت ملا ہوا سرکہ اُسے پینے کو دیا اُس نے چکھ کے نہ چاہا کہ پیئے۔ اور اُسے صلیب پر کھینچ کر اور اُسکے قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر سے اونچا ٹانگ دیا۔ . . . . اور اُس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے ایک دہنے دوسرا بائیں۔ اور جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے واہ تو جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں بنانے والا ہے آپ کو بچا اگر تو خُدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اُتر آ۔ یوہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُس پر ایمان لاوینگے۔ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا اگر وہ اُس کو چاہتا ہے تو وہ اب اُس کو چھڑاوے کیونکہ وہ کہتا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے تب چھٹویں گھنٹے سے لیکے نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے یسوع نے چلّا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے سُنکر کہا کہ وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسپنج) لیا اور سرکے میں بھگویا اور نرکٹ پر رکھ کر

خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ یسوع نے اُس سے کہا ہاں وہی جو تو کہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں اور گواہ کیا ضرور تم نے آپ اُس کا کفر سُنا۔ اب تمہاری کیا صلاح اُنہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لایق ہے ۔ تب اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اور دوسروں نے اُسے طپانچہ مار کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں بیٹھا تھا ایک لونڈی نے اُس پاس آکے کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اُس نے سبکے سامنے انکار کرکے کہا میں نہیں جانتا تھا کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ اُسارے کی طرف باہر چلا ایک دوسرے نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا تب اُس نے قسم کھا کے پھر انکار کیا کہ میں اُس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۴)

(محقق) دیکھئے۔ عیسےٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکے تاکہ وہ ایسے ہو جاتے کہ اگر اُنہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا تو بھی اپنے ربی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے نہ منکر ہوتے نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے ۔ عیسےٰ میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ لوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے انہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن ہے تاہم یہ تو ثابت ہو گیا کہ عیسےٰ طاقت میں لوط کے برابر بھی نہ تھا ۔ آجکل عیسائیوں نے اس قدر شور عیسےٰ کے نام سے کیوں مچا رکھا ہے۔ بجائے ایسی ذلت کے مرنے کے اگر وہ خود لٹک کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟

وہ (عیسےٰ) یہ بھی کہتا ہے کہ :۔

(۸۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا (باب ۲۶۔ آیت ۵۳)

(محقق) خوب۔ دھمکاتا بھی جاتا ہے اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے لیکن کرکچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا کہ یہ لوگ تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں اس کا جواب دے تو عیسےٰ خاموش رہا۔ یہ عیسےٰ نے اچھا نہ کیا۔ سچ سچ کہہ دینا چاہئے تھا اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے عیسےٰ پر جھوٹا الزام لگا کر اُسے مارا اُنہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا کیونکہ عیسےٰ کا کوئی

اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے ؟ ۸۸ +

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے +

مرقس کی انجیل

(۸۹) کیا یہ بڑھئی نہیں .... (باب ۶- آیت ۳)

(محقق) دراصل یوسف بڑھئی تھا اِس لئے عیسےٰ بھی بڑھئی تھا - کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعدہ پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا اور ایسا ہی جنگلی لوگ اُسے ماننے لگ گئے تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی - کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے + ۸۹ +

لُوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُس کو کہا تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا (باب ۱۸- آیت ۱۹)

(محقق) جب خود عیسےٰ ہی خدا کو لاشریک بتلاتا ہے تو عیسائیوں نے روح القدس - باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے ؟ ۹۰ +

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا .... اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے اِس لئے کہ اُس کی بابت بہت کچھ سُنا تھا اور اُس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی اور اُس نے اُس سے بہتیری باتیں پُوچھیں پر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا + (باب ۲۳- آیت ۷ و ۸ و ۹)

(محقق) یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے - اس لئے شہادت میں فرق آگیا - کیونکہ سارے گواہ متفق الرائے نہیں ہیں - اور اگر عیسےٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو (ہیرودیس کی بات کا) ضرور جواب دیتا اور کرامات بھی دکھلاتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسےٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی + ۹۱ +

یوحنا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا - یہی ابتدا میں خدا

چوسایا۔ اور یسوع نے پھر بڑے شور سے چلّا کر جان دی ✦

(باب ۲۷ - آیت ۱۱ تا ۱۴ و ۲۲ و ۲۴ و ۲۶ تا ۳۱ - ۳۳ و ۳۴ و ۳۷ تا ۵۰)

(محقق) ہر موقع پر عیسےٰ کے ساتھ اُن بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی۔ لیکن اس میں عیسےٰ کا بھی قصور ہے۔ کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سسر۔ سالا اور رشتہ دار بھی ہو۔ جب حاکم نے پوچھا تھا تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر (عیسےٰ) کے پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہیئے تھا کہ اب بھی صلیب پر سے اُتر کر سب کو اپنا پیرو بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اُس کو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں زمانوں کے جاننے والا ہوتا تو پت ملا سرکہ بیخ کر کیوں چھوڑتا کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اور اگر وہ صاحب کرامات ہوتا تو چلّا چلّا کر کیوں جان دیتا؟ اس لئے جاننا چاہیئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن اخیر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسےٰ اُس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ چالاک تھا۔ نہ وہ کراماتی۔ نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا۔؟ ✦ ۸۷

(۸۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اُس پر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ اُٹھا ہے۔ .... جب وے اُس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام انہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے اُنہیں کہا مت ڈرو پر جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے اور اُسے دیکھ انہوں نے اُس کو سجدہ کیا پر بعضے دُبدھے میں رہے اور یسوع نے پاس آ کر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا .... اور دیکھو زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں ...... (باب ۲۸ - آیت ۲ - ۶ - ۹ - ۱۰ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۲۰)

(محقق) یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا اُن کو جا بجا بھیجنا اُن کا اُوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں۔ کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا۔ کیا اُسی جسم کے قدم پکڑ کر اُن عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ (جسم) تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا۔ اور اپنے منہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا اور اُن سے سب باتیں کرنا ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں تو آجکل مُردے کیوں نہیں جی اُٹھتے؟

کیا عیسیٰ کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا کہ عیسیٰ جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے - جو اپنے مُنہ سے راہ حق اور زندگی بنتا ہے وہ ہر طرح سے دمبھی ہے - اِس لئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہوسکتیں + ۹۴ +

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے - ایسے کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ اور اِن سے بھی بڑے کام کریگا . . . . (باب ۱۴ آیت ۱۲)

(محقق) دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسیٰ پر پُورا ایمان رکھتے ہیں وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنے کا کام کیوں نہیں کرسکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے کبھی معجزے نہیں دِکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہئے کہ عیسیٰ نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسیٰ ہی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آجکل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کرسکتا۔ اِس لئے جس کی دل کی آنکھیں پھُوٹ گئی ہوں وہ عیسیٰ کو مُردوں کے زندہ کرنے والا مان لے + ۹۵ +

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے + (باب ۱۷ - آیت ۳)

(محقق) جب لاشریک واحد خدا ہے تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں +

یوحنّا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنّا کی عجیب وغریب باتیں سُنو :-

(۹۷) . . . . اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے۔ . . . . . . اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے - یہ خدا کی سات روحیں ہیں۔ اور اُس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے + (باب ۴ - آیت ۴ تا ۶)

(محقق) دیکھئے۔ عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے اور ان کا خدا بھی چراغ کی مانند آگ ہے۔ اور سنہری تاج وغیرہ زیور پہننا اور آنکھوں کا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد شیر وغیرہ چار جانداروں کا ہونا بعید از قیاس ہے - اِن باتوں کو کون مان سکتا ہے؟ ۹۷ +

(۹۸) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مُہروں سے بند تھی۔ . . . . کہ کون اِس لائق ہے کہ اِس کتاب کو کھولے اور اُس کی مُہریں توڑے اور کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اُس کتاب کو کھولنے یا اُسے دیکھے - اور میں بہت رویا کہ کوئی اِس لائق

کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نُور تھی (باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا اور کلام کے ذریعہ خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اُسکی علت مادی نہ ہو کلام کے بغیر بھی چُپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے ۔ زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی۔ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نُور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں ۔ ۹۲ ۔

(۹۳) جب شام کا کھانا چُنا گیا تھا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوائے ۔ (باب ۱۳۔ آیت ۲) ۔

(محقق) یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پُوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سکو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانے والا خدا ہے تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھیرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعہ بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اِس کتاب کو (الہامی) اور عیسٰے کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اُس میں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسٰے خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے ۔ ۹۳ ۔

(۹۴) تمہارا دِل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہیں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہوؤ۔ یسوع نے اُسسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے ۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۶ و ۷۔)

(محقق) بتائیے۔ عیسٰے کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ پھیلاتا۔ تو اُس کے مذہب میں کون پھنستا ؟ کیا عیسٰے نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسٰے کے بس میں ہے تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سُنتا۔

دیکھو ایک گھوڑا پیلے رنگ کا ہے۔ اور ایک اُس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے۔ . . .
. . . وغیرہ وغیرہ (باب ۶۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸)*

(محقق) دیکھئے تو یہ پُرانوں سے بھی بڑھکر لغویات ہیں یا نہیں۔ بھلا کتابوں کی مُہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ اِن خواب کے بڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے اُن کی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ ۱۰۱*

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلّا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلا نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا۔ کہ تھوڑی مدت تک صبر کریں جب تک کہ ہم اُن کی خدمت اور اُن کے بھائی جو اُن کی طرح پر مارے جانے پر تھے تمام نہ ہوں*
(باب ۶۔ آیت ۱۰ و ۱۱)

(محقق) جو عیسائی ہو نگے وہ دورہ سپرد ہوکر ایسا انصاف کرانے کے لئے پڑے رویا کریں گے۔ جو شخص وید مارگ کو قبول کریگا۔ اُس کے عدل ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا خدا کی کچہری آجکل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب بالکل خاطر خواہ نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اِنکے کہنے پر فوراً اِن کے دشمن سے بدلا لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلا لیتے ہیں۔ اِن میں امن کا خیال تک نہیں اور جہاں امن نہیں وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی* ۱۰۲*

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی اندھیری ہلاتی ہے اور آسمان طومار کی طرح جب آپ سے لپیٹا جاوے دو حصے ہو گیا . . . . . . (باب ۶۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) دیکھئے یوحنّا پیشین گو کی باتیں۔ اسے علم نہیں تھا تبہی تو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں گھڑلیں۔ ستارے تو سب کُرے ہیں اِسی کُرہ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُن کو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی؟ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ آکاش (آسمان) شکل والی شئے نہیں جس کو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کر سکے۔ پس معلوم ہوا کہ یوحنّا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اِن کو اِن علمی باتوں کی کیا خبر؟ ۱۰۳*

(۱۰۴) میں نے اُن کا شمار جن پر مُہر کی گئی تھی سُنا۔ کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک سو چوالیس ہزار پر مُہر کی گئی۔ یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مُہر کی گئی۔

نہ ٹھیرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے۔ (باب ۵ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کئی مہروں سے بند کتاب جس کو کھولنے یا دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہیں ملا۔ یوحنّا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ وہی عیسےٰ اِس کتاب کو کھولنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جسکا بیاہ اُسی کے گیت۔ دیکھیئے عیسےٰ ہی کو سب سے بڑا بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں + ۹۸ +

(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برّہ یوں کھڑا ہے کہ گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں + (باب ۵۔ آیت ۶)

(محقق) دیکھئے۔ یوحنّا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسےٰ بھی ہے اور کوئی نہیں۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسےٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان نہ تھا لیکن بہشت میں جا کر "سات سینگ اور سات آنکھیں" لگ گئیں۔ اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسےٰ کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں۔ افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا؟ بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے۔ ۹۹ +

(۱۰۰) اور جب اُس نے کتاب لی تھی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں + (باب ۵۔ آیت ۸)

(محقق) بھلا جب عیسےٰ بہشت میں نہ ہوگا تب یہ بیچارے بخور۔ چراغ۔ تبرّک۔ آرتی وغیرہ کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں لیکن اِن کا بہشت بُت پرستی کا گھر بن رہا ہے + ۱۰۰ +

(۱۰۱) اور جب برّے نے اُن مُہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی جو بولا آ اور دیکھ اور میں نے نظر کی اور دیکھو کہ ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتح مند ہونے کو نکلا۔ اور جب اُس نے دوسری مُہر توڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب دوسرا گھوڑا اُشر رنگ نکلا اُس کے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب اُس نے تیسری مُہر توڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھو ایک مُشکی گھوڑا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور

کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مُہر نہیں . . . . . . پانچ مہینوں تک اذیت اُٹھاویں +
(باب ۹ - آیت ا تا ۵)

(محقق) کیا نرسنگے کی آواز سُن کر ستارے اُنہیں فرشتوں پر اور اُسی بہشت میں گرے ہونگے ؟ یہاں تو نہیں گرے - بھلا وہ کنُواں یا ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی اور وہ مُہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لینی ہونگی کہ مُہر والوں کو نہ کاٹیں - یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلاکر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے کہ جو عیسائی نہ ہونگے اُنہیں ٹڈیاں کاٹینگی - ایسی باتیں جاہلوں کے مُلک میں چل سکتی ہیں آریہ ورت میں نہیں - کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے ؟
+ ۱۰۸

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کرور تھے . . . . . . (باب ۹ آیت ۱۶)

(محقق) بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے کہاں چرتے - کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے ؟ اور لید کی بد بُو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی ؟ بس ایسے بہشت ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم سب آریوں کا دور ہی سے سلام ہے - ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جاوے تو بہت اچھا ہے + ۱۰۹ +

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اُس کے سر پر دھنک تھا اور اُس کا چہرہ آفتاب سا اور اُسکے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے . . . . اور اُس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خُشکی پر دھرا + (باب ۱۰ - آیت ا و ۲)

(محقق) اِن فرشتوں کی کہانی سُنیئے کہ پُرانوں اور بھاٹوں کی باتوں سے بھی بڑھ کر ہے + ۱۱۰ +

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈا جریب کی مانند مجھے دیا گیا اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا کہ اُٹھ اور خدا کی ہیکل اور قربانگاہ اور اُن کا جو اُس میں عبادت کرتے ہیں اندازہ کر (باب ۱۱ - آیت ۱ +)

(محقق) یہاں تو کیا بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنائے اور پیمائش کئے جاتے ہیں - خوب - جیسا بہشت ویسی ہی باتیں یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں عیسےٰ کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب میں تصور باندھ کر کھاتے پیتے ہیں - اور

(باب ۷ - آیت ۴ و ۵)

(محقق) کیا بائبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا تو صرف اِن جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور انہیں کی مدد کرتا رہا دوسرے کا نام تک بھی نہیں لینا۔ اس لئے وہ خدا نہیں اور بتائیے کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مہر لگانا کم علمی ہے یا یوحنّا کی گھڑنت ہے + ۱۰۴ +

(۱۰۵) اسی واسطے وے خدا کے تخت کے آگے ہیں اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی کرتے ہیں .... (باب ۷ - آیت ۱۵)

(محقق) کیا یہ اول درجہ کی بُت پرستی نہیں ہے؟ اور کیا اِن کا خدا انسان کی مانند مجسم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا بھی ہے؟ اگر سوتا ہے تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی دُور ہو جاتی ہو گی اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہوگا تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہوگا + ۱۰۵ +

(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخوردان لئے ہوئے قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا .... اور اُس بخور کا دُھواں مقدسوں کی دعاؤں میں ملکے فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے پاس اوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قُربان گاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی تب آوازیں ہوئیں اور گرج اور بجلی اور بھونچال ہوا۔ (باب ۸ - آیت ۳ - ۴ - ۵)

(محقق) دیکھئے۔ بہشت تک قربانگاہ بخور (دھوپ) چراغ اور تبرک ہیں اور تُرہی کی آواز ہوتی ہے۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے؟ دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے + ۱۰۶ +

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھُونکا تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی + (باب ۸ - آیت ۷)

(محقق) واہ رے عیسائیوں کے بھیشین گو خدا۔ خدا کے فرشتے۔ نرسنگے کی آواز اور قیامت کی لیلا محض بازیچۂ طفلانہ ہے + ۱۰۷ +

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اُس کوئیں کی کُنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دیگئی اور اُس نے اُس کوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا اُس کوئیں سے بڑے تنور کا سا دُھواں اُٹھا ...
...... اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور اُنہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور اُنہیں یہ کہا گیا ...... اُن آدمیوں

ہوگا۔ ایسے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ ہو اور جنگ و جدل ہوتا رہے وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے ۱۱۴ +

(۵ ا) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲ آیت ۹)

(محقق) کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اُس کو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا یا مار کیوں نہ ڈالا؟ اُس کو زمین پر کیوں گرا دیا؟ اگر سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو شیطان کے بغیر ہی بگڑ جانے والے خود بخود بگڑ جائیں گے۔ اور اگر اُس کو دغا دینے والا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اگر شیطان سے طاقتور ہے تو خدا نے اُس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی؟ دُنیا میں جس قدر حکومت شیطان کی ہے۔ اُس کا ہزارواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو بدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسے اِس زمانہ کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی سزا دیدیتے ہیں دنیا بھی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بےعقل آدمی ہے کہ ویدک مت کو چھوڑ کر بجز عیسائی مذہب اقبول کرے + ۱۱۵ +

(۱۱۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۲)

(محقق) کیا وہ خدا وہیں کا محافظ اور مالک ہے؟ زمین انسان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے تو شیطان اُس کو کیوں نہ مار سکا؟ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے۔ پر وہ اُس کو روک نہیں سکتا۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا خدا ہے اور دوسرا بُرا لیکن با اقتدار + ۱۱۶

(۱۱۷) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنے کو اُسے اختیار بخشا گیا۔ اور اُس نے خدا کی بابت کفر کہنے میں اپنا منہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کفر بکے۔ اور اُسے یہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور سب فرقوں اور اہل زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار عنایت ہوا + (باب ۱۳ - آیت ۵

گرجا میں صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بُت پرستی کیجاتی ہے ۰ ۱۱۱ +

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اُس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۱ - آیت ۱۹)

(محقق) آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا - کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے ؟ جو ویدوکت پرمیشور محیط کل ہے اُس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا - ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے - اور جیسی لیلا "ٹن ٹن پوں پوں" کی یہاں ہوتی ہے ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی - اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے اور نہ معلوم اُس سے کیا مطلب برآری کرتے ہونگے - سچ تو یہ ہے کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں + ۱۱۲ +

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں تلے اور اُس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا - اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اُس کی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴)

(محقق) دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے - اِن کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے - اُس کی گریہ وزاری کوئی نہیں سُنتا اور نہ کوئی اُس کی تکلیف دور کر سکتا ہے - اور اُس اژدہا کی دُم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی - کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا - زمین تو چھوٹی ہے اور ستارے بڑے بڑے کُرے ہیں - اِس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا - یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہیئے - کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی - اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرادی تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا + ۱۱۳ +

(۱۱۴) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے لڑے + (باب ۱۲ - آیت ۷)

(محقق) جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا

اور وہ کولہو شہر کے باہر پیڑا گیا اور اُس کو لہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا (باب ۱۴۔ آیت ۱۹ و ۲۰)

(محقق) بتائیے۔ اِن کے گپوڑے پُرانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دُکھی ہوتا ہوگا۔ اور اگر اُس کے غضب کے کولھو بھرے ہوئے ہیں تو کیا اُس کا غضب مایع ہے یا ٹھوس چیز؟ اور سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے۔ پھر کیونکر بہہ سکتا ہے؟ اِس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں + ۱۲۰ +

(۱۲۱) . . . . دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی۔ (باب ۱۵۔ آیت ۵) +

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اِن کا خدا ہمہ دان نہیں بلکہ انسان کی مانند کم علم والا ہے وہ خدائی کا کیا کام کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اسی مسلسل بیان میں فرشتوں کی عجیب وغریب ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا۔ کہاں تک لکھیں اس باب میں تو ایسے ہی گپوڑے بھر رہے ہیں + ۱۲۱ +

(۱۲۲) . . . . اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں۔ جیسا اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اُس سے سلوک کرو۔ اور اُس کو اُس کے کاموں کے موافق دو چند دو + (باب ۱۸۔ آیت ۵۔ ۶) +

(محقق) دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر مُنصف ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جس قدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو اُس کو ویسا اور اُسی قدر پھل دیا جاوے۔ اُس سے کم یا بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر مُنصف کی عبادت کرتے ہیں وے خود غیر مُنصف کیوں نہ ہوں؟ ۱۲۲ +

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آپہنچا اور اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے + (باب ۱۹ آیت ۷) +

(محقق) اور تماشہ دیکھئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں بیاہ بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ عیسےٰ کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پُوچھنا چاہئے کہ اُس کا سُسر۔ ساس۔ سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اُس کے ہاں کتنے بال بچے ہوئے؟ اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت۔ عقل۔ قوت۔ وغیرہ بھی کم ہو گئی ہوگی اور اب تک عیسےٰ مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شئے کے اجزا ضرور جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آجتک عیسائیوں نے اِس کو مان کر مغالطہ کھایا اور نہ جانے کب تک

۶-۷)

(محقق) کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کے لئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بھیجنا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کرانا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں؟ یہ کام خدا کا یا خدا کے عابدوں کا نہیں ہوسکتا +۱۱۷+

(۱۱۸) پھر جو میں نے نگاہ کی دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھوں پر اُس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱)

(محقق) دیکھئے جہاں عیسٰے کا باپ رہتا تھا وہیں اُسی صیہون پہاڑ پر اُس کا لڑکا بھی رہتا تھا لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیونکر کیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے بنے۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مُہر نہ لگی۔ کیا وہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہئے کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھیں کہ عیسٰے کا باپ اور اُس کی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا تو بتلائیے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ کہ وہ پرند ہے کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اُوپر سے نیچے اوڑ کر آیا جایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسی طرح آمدورفت رکھتا ہے تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں کہ وہ ایک دو یا تین ہیں تو ایسا کہنا صادق نہیں آسکتا کیونکہ کم از کم ایک ایک کُرہ میں ایک ایک خدا تو چاہئے۔ ایک دو یا تین خدا بہت سے کُروں کا انصاف کرنے اور سب جگہ یک دم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے +۱۱۸+

(۱۱۹) . . . . روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۳)

(محقق) دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے کہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ رہیں گے یعنی اعمال کے مطابق سزا جزا سب کو دیجاوےگی۔ پر عیسائی کہتے ہیں کہ عیسٰے سب کے گناہ اپنے اُوپر لے گا اور گناہ معاف بھی کئے جاوینگے۔ صاحب عقل غور کریں کہ خدا کا قول سچا ہے یا عیسائیوں کا؟ دونو تو سچے ہو نہیں سکتے۔ ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ ہمیں کیا خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو۔ خواہ عیسائی +۱۱۹+

(۱۲۰) . . . . اور خدا کے غضب کے بڑے کولہو میں ڈال دیا

انیشور بنا دیا ہے ۰ ۱۲۵ +

(۱۲۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا کہ ادھر آ میں تجھے دُلہن یعنی برّے کی جورو دکھاؤنگا ۰ (باب ۲۱۔ آیت ۹) +

(محقق) خوب ۔ عیسےٰ نے بہشت میں عمدہ دلہن پائی ۔ چَین اُڑاتا ہوگا ۔ اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے ۔ اُن کو بھی جورو ئیں ملتی ہونگی اور اُن کے ہاں بال بچے بھی ہوتے ہونگے ۔ اور بہت بھیڑ بھاڑ کیوجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی ۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ ہی جوڑنا اچھا ہے ۰ ۱۲۶ +

(۱۲۷) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُس نے اُس شہر کو اس جریب سے ناپا کہ ساڑھے سات سو کوس ہے اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہیں ۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا ایک سو چوالیس ہاتھ کی ہے ۔ اور اُس کی دیوار ریشم کی بنی تھی اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا ۔ اور اُس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں ۔ پہلی نیو یشم کی تھی دوسری نیلم کی تیسری شب چراغ کی ۔ چوتھی زمرد کی ۔ پانچویں عقیق کی ۔ چھٹی لال کی ۔ ساتویں سنہری پتھر کی ۔ آٹھویں فیروزے کی ۔ نویں زبرجد کی ۔ دسویں یمنی کی ۔ گیارھویں سنگ سنبلی کی ۔ بارھویں یاقوت کی ۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے ۔ ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی (باب ۲۱۔ آیت ۱۶ تا ۲۱) +

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے ۔ اگر عیسائی مرتے اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکیں گے ؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے اور نکاس نہیں ۰ اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کو بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں ۔ جو لمبائی چوڑائی اُس شہر کی لکھی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے ۔ لیکن اونچائی ساڑھے سات سو کوس کیونکر ہو سکتی ہے ؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے ۔ اتنے بڑے موتی اِس تحریر کرنے والے کے گھر سے آئے ہونگے ؟ یہ گپوڑہ پُرانوں کے گپوڑوں کا بڑا بھائی ہے ۰ ۱۲۷ +

(۱۲۸) کوئی چیز ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹ ہے اُس میں کسی طرح در نہ آویگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۲۱۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر یہی بات ہے تو عیسائی کیوں کہتے ہیں کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یوحنّا خواب و خیال کی جھوٹی

مغالطہ میں رہیں گے؟ ۱۲۳ ✦

(۱۲۴) اور اُس نے اُس اژدہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا اور اُس کو اُس اتھاہ کوئیں میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اُس پر مُہر کی تاکہ وہ آگے لوگوں کو دغا نہ دے ✦ (باب ۲۰ - آیت ۲ - ۳)

(محقق) دیکھئے۔ بصد مشکل شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک قید میں رکھا۔ پر وہ پھر بھی رہا ہوگیا۔ کیا اب لوگوں کو دغا نہ دیا کریگا؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا یا مار ڈالنا چاہیئے تھا۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے۔ دراصل شیطان کوئی نہیں ہے۔ صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دام فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے۔ ایک تمثیل ہے کہ کسی بدمعاش آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں۔ اُس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جگہ میں لیجا کر چتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بنا کر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا۔ (جب لوگ وہاں گئے) تو کہا کہ آنکھیں بند کر لو۔ جب کہوں تب کھولنا۔ اور پھر جب کہوں بند کر لینا۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا وہ اندھا ہو جائیگا۔ جب چتر بھج سامنے آیا تب وہ بولا دیکھو اور پھر جھٹ پٹ کہدیا کہ آنکھیں بند کرلو اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا تب کہا کہ کھول دو۔ (جب سب نے آنکھیں کھولیں تو کہا) دیکھا۔ نارائن کا سب نے درشن کر لیا۔ ویسی ہی اِن مذاہب والوں کی باتیں ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا۔ اس لئے اِن کے دام فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہیئے ۱۲۴ ✦

(۱۲۵) .... جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگ گئے۔ اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا اُن کے اعمال کے مطابق کی گئی۔ (باب ۲۰ - آیت ۱۱ و ۱۲)

(محقق) یہ دیکھئے لڑکپن کی بات۔ بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں؟ جن کے سامنے وہ بھاگے وہ کس پر ٹھیرے ہونگے۔ خدا اور اُس کا تخت کہاں رہا ہوگا۔ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا۔ کیا یہاں کی کچہری اور دُکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر طے ہوتے ہیں؟ اور سارے جانداروں کے اعمال خدا نے خود لکھے یا اُس کے سررشتہ داروں نے؟ ایسی ایسی باتوں سے عیسائی وغیرہ مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے اُسے خدا اور جو ایشور ہے اُسے

دیباچۂ ضمنی

متعلقہ سملاس نمبر ۱۴

جو یہ چودھواں سملاس مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے وہ صرف قرآن کے روسے لکھا گیا ہے کسی اور کتاب کے عقائد کے روسے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے اُس کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے اُس ترجمہ کو بحروف دیوناگری بزبان آریہ بھاشہ عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اُس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے (کیئے ہوئے) ترجموں کی پہلے تردید کرے بعد ازاں اس مضمون پر قلم اُٹھائے۔ یہ تحریر صرف اس لیئے ہے کہ انسانوں کی ترقی ہو اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے کے لیئے سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو تاکہ انسانوں کو باہم سوچنے کا موقع میسر ہو۔ اور ایک دوسرے کے عیبوں کی تردید کر کے خوبیوں کو اختیار کر سکیں۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے بلکہ (مدعا یہ ہے) جو خوبی ہے وہی خوبی اور جو نقص ہے وہی نقص سب پر عیاں ہو جاویں۔ نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے اور نہ ہی سچائی کو روک سکے۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کا جی چاہے وہ مانے یا نہ مانے کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار اور بُرائیوں کو ترک کریں۔ اور ہٹھ دھرمیوں کے ہٹھ و تعصب کو کم کریں کرادیں کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دنیا میں نہیں ہوئیں اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس ناقابل اعتماد و چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پونچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے۔

باتیں کرنیوالا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا۔ اور عیسٰے بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کرسکتا تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے بار سے لدا ہوا ہے وہ کیونکر بہشت میں جا سکتا ہے؟ ۱۲۸ +

(۱۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے .... اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا۔ اور وہاں رات نہ ہوگی اور دے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے اور وے ابدالآباد بادشاہت کرینگے +(باب ۲۲۔ آیت ۳ و ۴ و ۵)

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کی رہایش پر غور کیجئے۔ کیا خدا اور عیسٰے تخت پر ہمیشہ بیٹھے رہینگے؟ اور اُن کے بندے اُن کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کرینگے۔ اب یہ تو کہیئے کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے؟ یوروپین کا سا گورا یا افریقہ والوں کا سا سیاہ یا کسی اور مُلک کے باشندوں کی مانند؟ تمہارا بہشت بھی قید خانہ ہے کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے اور جب ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو تو وہاں دُکھ کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اگر خدا کا مُنہ ہے تو وہ ہمہ دان مالک کُل کبھی نہیں ہو سکتا + ۱۲۹ +

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلا دوں۔ (باب ۲۲۔ آیت ۱۲) +

(محقق) اگر یہ بات درست ہے کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں تو گُناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں تو انجیل کی یہ بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس (بائبل) غلط ثابت ہو گئی۔ اس کا ماننا چھوڑ دو +

اب کہانتک لکھیں اِن کی بائیل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو قدرے نمونہ کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لینگے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب جھوٹی باتیں بھری پڑی ہیں۔ جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اِسی لئے بائبل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے + ۱۳۰ +

تیرہواں سملاس ختم ہوا

چودھواں سمّلاس

(دربارۂ تحقیق مذہب اسلام)

(سورۃ فاتحہ)

(۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے ✤ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ الفاتحہ ۔ آیت اول)

(محقق) مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے ۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بتلانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساتھ نام اللہ کے " ایسا نہ کہتا بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا ✤ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئے گا اور اُس کا نام بھی بدنام ہو جائے گا ۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے ۔ تو اُس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی (انسان کو) اجازت کیوں دی ؟ کیا وے ذی روح بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں ؟ اور یہ بھی کہنا تھا کہ "خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع" خراب باتوں کا نہیں ۔ یہ الفاظ مبہم ہیں ✤ کیا چوری ۔ زناکاری ۔ دروغگوئی ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے ؟ اس وجہ سے دیکھ لو کہ قصّاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی "بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں ۔ جب یہی اس کا مذکورۂ بالا مطلب ہے تب ہی تو بُرائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں ۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اُس کا رحم اُن حیوانات کے لئے نہیں ہے ۔ اور اگر مسلمان لوگ اسکا مطلب نہیں جانتے تو اس کلام کا نازل ہونا بے فائدہ ہے اگر مسلمان لوگ اِس کے معنی اَور کرتے ہیں تو پھر اصل مطلب کیا ہے ؟ ✤ ۱ ✤

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو تو اُس کو شرفا ظاہر کر دیں اس کے بعد اگر مناسب ہوگا تو وہ مانا جائے گا۔ یہ تحریر ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بُغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کے لیئے کی گئی ہے نہ کہ ان کو بڑھانے کے لیئے کیونکہ ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے سے باز رہ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانا ہمارا خاص کام ہے۔

اب اس چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت (لکھ کر) تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمایئے۔ اعلیٰ دانشمندوں کے آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں۔

دیباچۂ ضمنی ختم ہوا

چاہیئے کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں۔ وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہوسکتی۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہوجاتا ہے۔ اس سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کے لیئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی (ہی زبان میں اگر قرآن کو) نازل کرتا تو یہ نقص عاید نہوتا ۴ ۔

سورۃ بقر

(۵) یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاری کی راہ دکھلاتی ہے۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اُس چیز سے کہ جو ہم نے دی خرچ کرتے ہیں اور وے لوگ جو اُس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو رکھتے ہیں تیری طرف یا تجھ سے پہلے اُتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اور وے ہی چھٹکارا پانے والے ہیں۔ حقیقت کہ جو لوگ کافر ہوئے۔ اور اُن پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاویں گے مُہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے اور اوپر کانوں اُن کے کے اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷) ۔

(محقق) کیا اپنے ہی مُنھ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دھبہ کی بات نہیں ؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں وے تو خود راہ راست پر ہیں اور جو جھوٹی راہ پر ہیں اُن کو یہ قران راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا ؟ کیا گناہ و ثواب اور محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانہ سے خرچ کرنے کو دیتا ہے ؟ اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا ؟ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں ؟ اگر بائبل انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے ؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے ؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا۔ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا لاحاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اور قرآن کی چند باتیں (آپس میں) نہیں ملتیں اور بہت سی ملتی ہیں۔ ایک ہی (مکمل) کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی ؟ کیا قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہیئے اور (کسی چیز) پر نہیں۔ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر (چلنے والے) ہیں اور

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان ہے ٭
(منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۲-۳ ٭
(محقق) اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا۔ تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنے والا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کرے گا تو آگے ذکر آئے گا۔ کہ "کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وے کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اس لیئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا ٭ ۲ ٭
(۳) خداوند دن انصاف کا۔ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ دکھا ہم کو راہ سیدھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۴-۵)
(محقق) کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے ٭ اُسی کی عبادت کرنا اور اُس سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا (درست ہے)؟ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے۔ یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کی طرف کا تو نہیں چاہتے؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں ٭ ۳ ٭
(۴) راہ اُن لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اُوپر اُن کے سوائے اُن کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر اُن کے اور نہ گمراہوں کے راستہ ہم کو دکھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۶-۷۔)
(محقق) جب مسلمان لوگ تناسخ اور پہلے کیئے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے۔ تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا صرف بے انصافی کی بات ہے اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اُسکی فطرت سے بعید ہے۔ (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کرسکتا۔ اور جب اُن کے سابقہ "سنچت" گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔ اور اس سورۃ کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے مُنھ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں" (درج ہیں) اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا ہی نے پڑھائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے کہ) کیا حلق ہی سے بُلائے اور بولتے گئے؟ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا یہ سمجھنا

کی رو سے دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں وے سُکھ اور جو پاپی ہیں وے سب مذہبوں میں دُکھ ہی پاوینگے ۸۔

(۹) اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیئے اچھے یہ کہ واسطے اُن کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں جب دیئے جاوینگے اُس میں سے میووں سے رزق۔ کہیں گے یہ وہ چیز ہے جو دیئے گئے تھے ہم پہلے اس سے .... اور واسطے اُن کے بیویاں ہیں ستھری اور ہمیشہ وہاں رہنے والی ہیں۔ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۶)

(محقق) بھلا اس قرآن کی بہشت میں دُنیا سے بڑھکر کون سی عمدہ شے ہے؟ جو چیزیں دنیا میں ہیں وہی مسلمانوں کی بہشت میں ہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں اُس طرح بہشت میں نہیں۔ مگر یہاں عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں بی بیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جب تک قیامت کی رات نہ آوے گی تب تک اُن بیچاریوں کے دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہاں اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا کے ہی سہارے وقت گذاری ہونگی۔ یہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہشت گوکلیے گسائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا ہے جہانکہ عورتوں کی تعظیم وتکریم بہت ہے آدمیوں کی نہیں۔ اُسی طرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور اُن سے خدا کی محبت بھی آدمیوں کی نسبت زیادہ تر ہے۔ کیونکہ خدا نے بی بیوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لیئے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو۔ وے بی بیاں بلا خدا کی مرضی بہشت میں کیونکر ٹھیر سکتیں ہیں؟ اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں غلطاں ہے ۹۔

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھلائے پھر فرشتوں کے سامنے کرکے کہا جو تم سچے ہو مجھے اُنکے نام بتلاؤ۔ کہا اے آدم بتادے اُن کو نام اُن کے۔ پس جب بتادیئے اُن کے نام۔ (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۲-۳۴)

(محقق) بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دیکر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہوسکتا ہے یہ تو ایک دمبھ کی بات ہے اس کو کوئی عالم نہیں مان سکتا اور نہ ایسی لاف زنی کرسکتا ہے کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جمانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا لیوے چل سکتا ہے۔ شایستہ آدمیوں میں نہیں ۱۰۔

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان

اُن میں کوئی گناہگار نہیں ہے؟ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو دین دار نہیں وے نجات پاویں (گے) اور دوسرے جو دین دار ہیں وے نہیں۔ کیا یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے اُنھیں کو کافر کہنا یک طرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مُہر لگائی ہے اور اسی وجہ سے وے گناہ کرتے ہیں تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں یہ قصور خدا کا ہی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو سُکھ دُکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا۔ پھر (خدا) اُن کو سزا و جزا کیوں دیتا ہے؟ کیونکہ اُنھوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا۔ ۵ ٭

(۶) اُن کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے اُن کی بیماری بڑھا دی ٭ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۱۰)

(محقق) بھلا بلا قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ اُن بیماروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی! کیا یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مُہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا۔ خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ ۶ ٭

(۷) جس نے تمھارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۲۲۔)

(محقق) بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے۔ آسمان کو چھت کے مانند ماننا تمسخر کی بات ہے۔ اگر کسی اور کُرہ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے ٭ ۷ ٭

(۸) جو تم اُس چیز سے شک میں ہو۔ جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اوپر اُتاری تو اُس کی سی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور شاہدوں اپنے کو پکارو۔ سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور ہرگز نہ کرو گے۔ تم اُس آگ سے ڈرو۔ کہ جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں ٭ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۴-۲۵۔) ٭

(محقق) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اُسکے مانند کوئی سورۃ نہ بنے؟ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا؟ وہ کون سی دوزخ کی آگ ہے؟ کیا اِس (دُنیا کی) آگ سے نہ ڈرنا چاہیئے اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اُس کا ایندھن ہے ٭ جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں ویسے پُرانوں میں لکھا ہے کہ ملیچھوں کے لیئے گھور نرک بنا ہے۔ اب کہیئے کس کی بات سچی مانیں؟ اپنے اپنے قول سے تو دونوں بہشت میں جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب

پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ بی بیاں ہمیشہ بہشت میں رہتی ہیں۔ جھوٹا ہو جائیگا۔ کیونکہ انہیں بھی مرنا ہوگا جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضرور ہوگی ۱۲۰+

(۱۳) اُس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی۔ نہ اُس کی سفارش قبول کی جاویگی نہ اُس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ وے مدد پاوینگے + (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۴۸+)

(محقق) کیا موجودہ دِنوں میں نہ ڈریں؟ بُرائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا۔ کیونکر سچ ہوسکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں ہی کا مددگار ہے دوزخ والوں کا نہیں۔؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے۔ ۱۳۱+

(۱۴) ہم نے موسےٰ کو کتاب اور معجزہ دیئے . . . . . . ہم نے اُن کو کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہ ایک ڈر دکھایا جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمان داروں کو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۵۴۔ ۶۶)

(محقق) اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو قرآن کا ہونا فضول ہے۔ یہ بات جو بائبل اور قرآن میں لکھی ہے کہ اُس کو معجزے کرنے کی طاقت دی تھی قابل تسلیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خودغرض لوگ آجکل بھی جاہلوں کے درمیان عالم بن جاتے ہیں ویسے ہی اُس زمانہ میں بھی فریب کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اُس کی پرستش کرنے والے اب موجود ہیں تو بھی اِس وقت خدا معجزے کرنے کی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کرسکتے ہیں؟ اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو دوبارہ قُرآن کے دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اگر بھلائی بُرائی کرنے نہ کرنے کا اُپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے پسے ہوئے کے پیسنے کی مثال عاید ہوتی ہے کیا خدا اُس کتاب میں جو کہ موسےٰ کو دی تھی کچھ بھول گیا تھا؟ اگر خدا نے ذلیل بندر ہو جانا محض ڈرانے کے لیئے کہا تو اُس کا کہنا جھوٹا ہوا یا اُس نے دھوکھا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے وہ خدا نہیں اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی +۱۴+

(۱۵) اِس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ تم سمجھو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۶۷)

(محقق) اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات

نے نہ مانا اور تکبّر کیا کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا*۔ (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۶ *)

(محقق) اس سے (ثابت ہوا کہ) خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی - حال - استقبال کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا - اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اُسکا کچھ بھی نہ کرسکا - اور دیکھیئے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیے مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں - وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے ؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری بڑھا دیتا اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی اور شیطان نے خدا سے - کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہوسکتا* ۱۱*

(۱۲) اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہکر کھاؤ تم بافراغت جہاں چاہو - اور مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے کہ گناہ گار ہو جاؤ گے - شیطان نے اُن کو گمراہ کیا اور اُن کو بہشت کے عیش سے کھو دیا تب ہم نے کہا کہ اُترو - بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں اور تمہارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے - پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں - پس وہ زمین پر آگیا* (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر آیت ۳۷* ۳۸* ۳۹*)

(محقق) دیکھیئے خدا کی کم علمی - ابھی تو بہشت میں رہنے کی دعا دی اور ابھی کہا کہ نکلو - اگر آیندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا تو دعا ہی کیوں دیتا ؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا) قاصر بھی ہے* وہ درخت کس کے لیئے پیدا کیا تھا ؟ کیا اپنے لیئے یا دوسرے کے لیئے اگر دوسروں کے لیئے تو کیوں (آدم کو) روکا ؟ اس لیئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اُس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہوسکتی ہیں*

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آئے تھے ؟ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے تب کس طرح سے آئے ؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر ؟ اُس سے کیونکر اُتر آئے کیا پرند کے مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر* ؟

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو ان کے بہشت میں بھی خاک ہوگی ؟ اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک ہی ہونگے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئے گا* اگر وہاں موت ہوتی ہے تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں ؟ اور اگر موت نہیں ہوتی تو اُنکی پیدائش بھی نہیں ہونی چاہیئے - جب

(محقق) بھلا ایسی نفرت وحسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں؟ جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جاوینگے یا جن کو مدد دیجائیگی وے کون ہیں؟ اگر وے گنہگار ہیں اور گناہوں کے بلا سزا دئے ہلکے کیسے جاوینگے تو بے انصافی ہوگی جو سزا دیکر ہلکے کیے جاوینگے تو جن کا بیان اس آیت میں ہے۔ یہ بھی سزا پا کے ہلکے ہو سکتے ہیں۔ اور سزا دیکر بھی ہلکے نہ کئے جاوینگے تو بھی بے انصافی ہوگی اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانے والوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو اُن کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں خدا کیا کریگا؟ اِس سے معلوم ہوا کہ یہ تحریر (کسی) عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سُکھ اور ادھرمیوں کو دُکھ اُنکے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہیے + ۱۸ +

(۱۹) اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسےٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبر کو لائے اور دیئے ہم نے عیسےٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اُس کو ساتھ روح پاک کے کیا پس جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۷ +)

(محقق) جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسےٰ کو کتاب دی تو اُس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازم آیا + اور جو جو اُس کتاب میں نقص ہیں وے بھی مسلمانوں کے مذہب میں آگئے اور معجزے کی باتیں سب فضول ہیں۔ اور سادہ لوح آدمیوں کو بہکانے کے واسطے گھڑی گئیں ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اُس وقت "معجزے تھے" تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اِس وقت نہیں ہوتے اس لئے اُس وقت بھی نہیں ہوتے تھے اس میں کچھ بھی شک نہیں + ۱۹ +

(۲۰) اور اِس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے جو کچھ پہنچانا تھا جب اُس کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہو گئے کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۹) +

(محقق) جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو اُسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے (تمہیں) لعنت دیتے ہیں پھر کہو کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ جب غور سے دیکھتے ہیں تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے وہ سب میں یکساں ہے + یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں + ۲۰ +

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو اللہ۔ فرشتوں۔ پیغمبروں۔ جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے + (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۹۸) +

تک قبروں میں پڑے رہیں گے؟ کیا آجکل دورہ سپرد ہیں؟ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناں گوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ + ۱۵ +

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں + (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۷۵)

(محقق) چونکہ جیو (روح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اِس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے۔ اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ بے منصف اور لاعلم ٹھیرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہیں۔ اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو اُن کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور (مسلمان لوگ) دُنیا کی پیدایش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں۔ کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھ رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہےگا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قایم رہتے ہیں اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اُس کے مطابق ہی اُس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے + ۱۶ +

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ ڈالو تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکالدو کسی آپس اپنے کو گھروں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے + (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۴۔ ۸۵) +

(محقق) بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دُنیا داروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے ہم مذہبوں کو گھر سے نہ نکالنا۔ اور دوسرے مذہب والوں کا لہو بہانا اور گھر سے انھیں نکالدینا بھلا کونسی اچھی بات ہے؟ یہ تو بے دقوفی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا۔ کہ یہ اقرار کے خلاف کرینگے؟۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کی بہت صفات رکھتا ہے اور یہ قرآن دوسری کتاب کا محتاج ہے + کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائبل کی ہیں + ۱۷ +

(۱۸) یہ وے لوگ ہیں کہ مول لیا زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاویگا اُن سے عذاب اور نہ وے مدد کئے جاوینگے + (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۸۶) +

آیت - ۱۱۶)+

(محقق) اگر یہ بات سچی ہے تو مسلمان (قبلے) کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلے کیطرف منہ کرنے کا حکم ہے تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو۔ کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اور اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا۔ سب طرف کیونکر رہ سکے گا اسواسطے یہ بات ٹھیک نہیں + ۲۶ +

(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے - یہ نہیں کہ اُس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ اُسے کہتا ہے کہ ہوجا پس ہوجاتا ہے + (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۱۸)

(محقق) بھلا جب خدا نے حکم دیا کہ ہوجا تو یہ حکم کس نے سُنا؟ اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس مادہ سے بنایا گیا؟ جب یہ لکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی تو یہ دنیا کہاں سے ہوئی۔ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اتنا بڑا جہاں علت کے بغیر کہاں سے ہوگیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے +

(پُورب پکشی یعنی مسلمان) نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

(محقق یا اُوتر پکشی) کیا تمہاری مرضی سے کبھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ سارا جہان بن گیا +

(مسلمان) خدا قادر مطلق ہے اس لئے جو چاہے کر لیتا ہے۔

(محقق) قادر مطلق کے کیا معنی ہیں؟

(مسلمان) جو چاہے سو کر سکے۔

(محقق) کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

(مسلمان) ایسا کبھی نہیں بن سکتا؟

(محقق) اس لئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف۔ عمل۔ فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں تین اشیا پہلے ضرور ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کمہار۔ دوسرا سبب بننے والا مثلاً گھڑا مٹی اور تیسرا اُس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے۔ جس طرح کمہار۔ مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بنتا ہے۔ اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار۔ مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی تھی اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں۔

(محقق) جب مسلمان کہتے ہیں کہ (خدا لاشریک) ہے پھر یہ فوج کی فوج (شریک) کہاں سے کردی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے تو ٹھیک نہیں کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا + ۲۱ +

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں ہم معاف کرینگے تمہارے گناہ اور زیادہ نیکی کرنے والوں کے (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر - آیت ۵۹) +

(محقق) بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانے والی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈریگا + اسواسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی + وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا۔ اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے۔ مگر جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے + ۲۲ +

(۲۳) جب موسے نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مار اُس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے + (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر آیت ۶۰ +)

(محقق) دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر دوسرا کوئی شخص کیا کہیگا؟ ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے + ہاں! اُس پتھر کو اندر سے پولا کر اُسمیں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے اور کسی طرح نہیں + ۲۳ +

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (منزل اول سیپارہ اول - سورۃ البقر - آیت ۸۶)

(محقق) کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں اُن کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اُس پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانیوالا ہے۔ پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور بُرے کام کو کون چھوڑیگا؟ کیونکہ (ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کریں گے اور اعمالوں کے نتائج پر نہیں اس گڑبڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے + ۲۴ +

(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کر کے تم کو ایمان سے منحرف کر دیویں کیونکہ اُن میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں۔ (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۱۱۰ +)

(محقق) اب دیکھئے خدا ہی اُن کو یاد دلاتا ہے کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرا دیویں کیا خدا ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں - ۲۵ +

(۲۶) تم جدھر منہ کرو اُدھر ہی منہ اللہ کا ہے (منزل اول - سیپارہ اول سورۃ البقر

اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بُت پرست ہو اور وہ چھوٹے بُت پرست ہیں۔ تمہاری تو اُس آدمی کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھسی ہوئی بلّی کو نکالنے لگے اور اُس کے گھر میں اونٹ گھس جائے۔ ویسے ہی محمدؐ صاحب نے چھوٹے بُت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا۔ لیکن بڑا بت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے اور اُس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ تو بت پرستی وغیرہ بُرائیوں سے بچ سکو گے ورنہ نہیں جب تک اپنی بڑی بُت پرستی کو دور نہ کرو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بُت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہیئے اور اپنے کو بُت پرستی سے باز رکھ کر پاک کرنا چاہیئے ۔۳۰۔

(۳۱) جو لوگ اللہ کے راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں بلکہ وے زندہ ہیں۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۵۵)

(محقق) بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے ہو کہ یہ بات اپنے مطلب پورا کرنے کے لئے ہے (یعنی) یہ لالچ دینگے تو لوگ خوب لڑینگے۔ اپنی فتح ہوگی مارنے سے نہ ڈریں گے۔ لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اڑائینگے اپنی مطلب برآری کے لئے اس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑی ہیں ۔۳۱۔

(۳۲) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے۔ شیطان کے پیچھے مت چلو۔ تحقیق وہ واقعی تمہارا دشمن ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ بُرائی اور بے شرمی کی اجازت دے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۶۶۔ ۱۶۹ - ۱۷۰)

(محقق) کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے۔ یا مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ موخر الذکر صورت میں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا۔ اُس پر خدا رحم اور جو ادھرم کریگا۔ اُس کو سزا دیگا۔ ایسی حالت میں محمدؐ صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا ضروری نہ رہا۔ اور جو سب کو بُرائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔ اُس کو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمایش کے لئے بنایا تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمایش کرنا محدود العقل کا کام ہے۔ ہمہ دان (خدا) سب روحوں کے اچھے بُرے اعمالوں کو ہمیشہ سے ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اور اگر شیطان سب کو

اِس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے - ۲۷ +

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کے لئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی تم نماز کے واسطے ابراہیم کی جگہ کو پکڑو (منزل اول سیپارہ اول - سورۃ البقر آیت ۱۲۶ +)

(محقق) کیا کعبہ کے پہلے مقدس جگہ خدا نے کوئی بھی نہیں بنائی تھی؟ اگر بنائی تو کعبہ کے بنانے کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی - اگر نہیں بنائی تھی تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی رکھا تھا - پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانے کی یاد نہ رہی ہوگی + ۲۸ +

(۲۹) وے کون آدمی ہیں کہ جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں - لیکن جس نے اپنی روح کو جاہل بنایا اور تحقیق ہم نے دنیا میں اُس کو پسند کیا - اور حقیقت میں آخرت میں وُے ہی نیک ہیں + (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ البقر - آیت ۱۳۱) +

(محقق) یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے وے سب جاہل ہیں؟ ابراہیم کو ہی خدا نے پسند کیا - اِس کا کیا سبب ہے؟ اگر دین دار ہونے کے سبب سے کیا تو دیندار اور بھی بہت سے ہوسکتے ہیں؟ اگر بلا دین دار ہونے کے پسند کیا تو بے انصافی ہوئی - ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جو دھرماتما ہے وہی خدا کو عزیز ہوتا ہے اودھرمی نہیں + ۲۹ +

(۳۰) تحقیق ہم تیرے مُنہ کو آسمان میں پھرتا دیکھتے ہیں ضرور ہم تجھے اُس قبلہ کو پھیرینگے کہ پسند کرے اُس کو بس اپنا مُنہ مسجد الحرام کی طرف پھیر - جہاں کہیں تم ہو اپنا مُنہ اُس کی طرف پھیر لو - (منزل اول - سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۴۵ +)

(محقق) کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ نہیں نہیں بڑی ہے +

(مسلمان) ہم مسلمان لوگ بُت پرست نہیں ہیں بلکہ بُت شکن ہیں - کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے -

(محقق) جن کو تم بُت پرست سمجھتے ہو - وے بھی اُن بُتوں کو خدا نہیں سمجھتے - بلکہ اُن کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر تم بُت شکن ہو - تو تم نے بڑے بُت یعنی اُس مسجد قبلہ کو کیوں نہ توڑا؟

(مسلمان) واہ صاحب! ہمارے لئے قبلہ کی طرف مُنہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے اور اُن کے لئے وید میں نہیں ہے - پھر وے بُت پرست کیوں نہیں؟ اور ہم کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے +

(محقق) جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے ویسے ہی اُن کے لئے پُرانوں میں حکم ہے - جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو ویسے پُرانی بھی پُرانوں کو خدا کے اوتار ویاس جی کا کلام سمجھتے ہیں - بُت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پُرانکوں میں صرف

کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ ؛ کھلا یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھایا رات کو کھاتے رہے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ کہ دن میں نہ کھانا اور رات کو کھانا ۔ ۳۴ ۔

(۳۵) اللہ کے راہ میں لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو تم اُس کو جہاں پاؤ۔ قتل سے کفر بُرا ہے۔ یہاں تک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہووے دین اللہ کا۔ اُنہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر۔ اُتنی ہی زیادتی تم اُنکے ساتھ کرو ۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر۔ آیت ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۹۱ ۔)

(محقق) اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے ۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے۔ اِن کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے ۔ اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا مانتے ہیں یعنی (کہتے ہیں کہ) جو ہمارے دین کو نہ مانے گا اُس کو ہم قتل کرینگے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں ۔ اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے ۔ اِن کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے۔ اِن سے پوچھنا چاہئے کہ کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی (اُن کا) چوری سے کریں؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے۔ کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے۔ تو ہم بھی اُسکو گالیاں دیں؟ یہ بات نہ خدا کی نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو صرف خود غرض لاعلم آدمی سے ہے ۔ ۳۵ ۔

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو۔ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۰۲ - ۲۰۴ ۔)

(محقق) اگر خدا فساد نہیں چاہتا تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کا طرفدار ہے۔ سب دُنیا کا خدا نہیں اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نہ قرآن خدا کا بنایا نہ اُس میں کہا ہوا (سچا) خدا ہو سکتا ہے ۔ ۳۶ ۔

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۲۰۹ ۔)

(محقق) کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے؟ تو پھر بُرائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اُس کی مرضی پر ہے۔ اِس لئے دھرم سے

بہکاتا ہے۔ تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو اور بھی خود بخود بہکائے جاسکتے ہیں۔ درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھیرے گا۔ ایسی بات خدا کی نہیں ہوسکتی اور جو کوئی کسی کو بہکاتا ہے وہ بد صحبت اور لاعلمی کے باعث خود گمراہ ہوتا ہے۔ ۳۲ +

(۳۳) تم پر مردار۔ لہو اور گوشت سوّر کا حرام ہے اور سوائے اللہ کے جس پر کچھ پکارا جاوے + (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۷۴)

(محقق) یہاں پر سوچنا چاہئے کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مُردار ہے۔ ہاں ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں اور جب صرف سُور کی ممانعت ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہوسکتی ہے کہ خدا کے نام سے دشمن وغیرہ کو عذاب دیکر اس کی جان لی جاوے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے + ہاں خدا نے بلا پورب جنم یعنی زندگی سابقہ کے گناہوں کے مسلمانوں کے ہاتھ سے جانداروں کو عذاب کیوں دلایا کیا ان پر رحم نہیں کرتا؟ اُن کو اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جاندار سے زیادہ فایدہ پہنچے مثلاً گائے وغیرہ اِن کے مارنے کی ممانعت نہ کرنے سے خدا دنیا کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے + اور ایذا رسانی کے گناہ سے (خدا) بدنام بھی ہوجاتا ہے ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہرگز نہیں ہوسکتیں + ۳۳ +

(۳۴) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بی بیوں سے وے تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم اُن کے لئے پردہ ہو اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے ہو پر اللہ نے معاف کیا تم کو بس اُن سے ملو اور ڈھونڈو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھدیا ہے یعنی اولاد۔ کھاؤ۔ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے تمہارے واسطے کالے دھاگے سے سفید دھاگا یا رات سے جب دِن نکلے + (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۸۴)

(محقق) یہ تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا تب یا اُس سے پہلے کسی نے کسی پُرانک سے پوچھا ہوگا کہ چاندراین برت جو ایک مہینہ بھر کا ہوتا ہے۔ اُس کا طریق بیان کرو۔ شاستر کا طریق یہ ہے کہ چاند کی کلا کے گھٹنے بڑھنے کے مطابق لقموں کو گھٹانا بڑھانا اور دوپہر کے وقت کھانا کھانا چاہئے اِس کو نہ جان کر (پُرانک نے) کہا ہوگا کہ چاند کو دیکھ کر کھانا کھانا چاہئے اُس (چاندراین برت کو) مسلمانوں نے اس قسم کا بنالیا۔ لیکن برت میں مجامعت منع ہے پر ایک بات (اِن کے) خدا نے بڑھ کر کہہ دی۔ کہ تم روزے کی رات

(۴۱) جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے۔ سب اُس کے لئے ہے۔ چاہے اُس کی کُرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے (منزل اول سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۰)

(محقق) جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں وے سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اُس کی کُرسی ہے تو وہ محدود المکان ہُوا۔ جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہا تا کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی محیط کُل ہے ۔ ۴۱ ۔

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے۔ بس تو مغرب سے لے آ۔ بس جو کافر تھا حیران ہوا تھا۔ تحقیق اللہ گناہ گاروں کو راہ نہیں دکھلاتا ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۴) ۔

(محقق) دیکھئے یہ لا علمی کی بات ہے آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے وہ اپنی محور میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتلاتا۔ تو پرہیزگاروں کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں۔ جو گمراہ ہیں اُن کو راستہ بتلانا چاہئے۔ اس لئے اِس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی غلطی ہے ۔ ۴۲ ۔

(۴۳) کہا چار جانوروں سے لے اُن کی صورت پہچان رکھ۔ پھر ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔ پھر اُن کو بُلا۔ دوڑتے تیرے پاس چلے آوینگے (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۶) ۔

(محقق) واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل کر رہا ہے۔ کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے۔ اور جاہل لوگ پھنسینگے اِس سے بھلائی کے عوض بُرائی اُس کے پلّے پڑیگی ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۶۴) ۔

(محقق) اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے تو جس کو نہیں چاہتا اُس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں۔ بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے وہی خدا اور سچا واعظ ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ۔ ۴۴ ۔

(۴۵) وہ کہ جس کو چاہیگا معاف کریگا۔ جس کو چاہے عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب

منحرف ہوکر مسلمان لوگ اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں + اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد نہ رکھ کر دھرماتما بھی ہوتے ہیں + ۳۷ +

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض سے کہہ وہ ناپاکی ہے۔ پس کنارہ کرو عورتوں کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُن کے۔ یہاں تک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہالیں۔ پس جاؤ اُن کے پاس اُس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے۔ بی بیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۱۶ + ۲۱۸) +

(محقق) ایام حیض میں مجامعت نہ کرنے کا حکم تو اچھا ہے۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ انسان کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا۔ تو سب جھوٹ بولینگے۔ قسم توڑینگے اس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا + ۳۸ +

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو اچھا پس دوگنا کرے اُس کو واسطے اُس کے (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۳۹ +)

(محقق) بھلا خدا کو قرض* لینے سے کیا؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا۔ وہ انسان سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے + کیا اُس کا خزانہ خالی ہوگیا تھا؟ کیا اُس کو ہنڈوی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑگیا تھا جو قرض لینے لگا؟ اور ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے۔ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا کام تو دوالیوں یا فضول خرچوں اور کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے خدا کو نہیں + ۳۹ +

(۴۰) اُن میں سے کوئی ایمان نہ لایا اور کوئی کافر ہوا جو اللہ چاہتا نہ لڑتے جو چاہتا ہے اللہ کرتا ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۴۸)

(محقق) کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں) کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں کہ صلح توڑ کر لڑائی کرادیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دین دار عالم کا بنایا ہوا ہے + ۴۰ +

---

* اس آیت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ ایک آدمی محمد صاحب کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لیجانے کے واسطے۔ اُس نے کہا۔ کہ جو آپ ضمانت دیں تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اُس کو ضمانت دی۔ خوب! خدا کا اعتبار نہ ہوا۔ اُس کے پیغمبر کا ہوا +

کسی متعصب کا بنایا ہوُا ہے ٭

(۴۸) ہر ایک روح کو پُورا دیا جاویگا جو اُس نے کمایا اور وے نہ ظلم کئے جاوینگے۔ کہہ یا اللہ تو ہی مُلک کا مالک ہے۔ جس کو چاہے دیتا ہے۔ جس سے چاہے چھینتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دیتا ہے جس کو چاہے ذلت دیتا ہے سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں بٹھاتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے۔ اور جس کو چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کو دوست نہ بنادیں۔ سوائے مسلمانوں کے جو کوئی یہ کرے۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ کہہ جو تم چاہتے ہو اللہ کو۔ تو پیروی کرو میری اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔ تحقیق بخشنے والا مہربان ہے (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران آیت ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ ٭)

(محقق) جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جاویگا۔ تو (گناہ) معاف نہیں ہوسکیں گے۔ اور اگر معاف ہونگے تو پورا ثمرہ نہیں دیا جائیگا۔ اور بے انصافی ہوگی اگر بلا نیک اعمال کے سلطنت دیگا تو بھی غیر منصف ہو جائیگا۔ بھلا زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کبھی ہوسکتا ہے خدا کا انتظام مکمل اور لازوال ہے۔ کبھی اِس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا؟ اب دیکھئے تعصب کی باتیں جو دین اسلام میں نہیں ہیں اُن کو کافر قرار دیا گیا ہے غیر مذہب کے نکوکاروں سے بھی دوستی نہ رکھنا اور بد مسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایاں نہیں۔ اِس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب جہالت سے پُر ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں ٭ اور دیکھئے محمد صاحب کی لیلا کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب سے گناہ کروگے تو اُس کی معافی بھی کریگا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے قرآن بنایا ہے ٭ ۴۸ ٭

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پاک کیا اُوپر دنیا کی عورتوں کے (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران آیت ۳۹ ٭)

(محقق) بھلا جب آجکل خدا کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے تو پہلے کیونکر آتے ہونگے؟ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار تھے آج کل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے۔ جب عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا۔ اُس وقت اُن ملکوں میں جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے۔ اب عالم

چیزوں پر قادر ہے (منزل اول - سیپارہ سوم - سورۃ البقر آیت ۲۸۰)

(محقق) کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنے والا نہ کہنا چاہیے۔ جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا تو انسان کو تکلیف و راحت بھی نہ ہونی چاہئے۔ جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا۔ تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وے بھی نہیں ہیں ٭ ۴۵ ٭

سورۃ العمران

(۴۶) کہہ اس سے اچھی اور کیا پرہیزگاروں کو خبر دوں کہ اللہ کی طرف سے بہشتیں ہیں - جن میں نہریں چلتی ہیں۔ اُن میں ہمیشہ رہنے والی پاک بی بیاں ہیں - اللہ کی خوشی سے اللہ اُن کو دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے ٭ (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ العمران آیت ۱۲ ٭)

(محقق) بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ؟ اس کو خدا کہنا یا ستریں (عورتوں کا دلدادہ) کیا کوئی بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں اس کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرفداری کیوں کرتا ہے؟ جو بی بیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں۔ کیا وے یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں یا وہیں پیدا ہوئیں ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات سے پہلے ہی وہاں بی بیوں کو بلا لیا۔ تو اُن کے خاوندوں کو کیوں نہ بلا لیا؟ اور قیامت کی رات میں سب کا انصاف ہوگا اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں تو قیامت تک وے کیونکر گذارہ کرتی ہیں؟ اگر اُن کے واسطے آدمی بھی ہیں یہاں سے بہشت میں جانے والے مسلمانوں کو خدا بی بیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بی بیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے والی بنائیں ویسے مردوں کو وہاں ہمیشہ رہنے والے کیوں نہیں بنایا؟ اسواسطے مسلمانوں کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے ٭ ۴۶ ٭

(۴۷) تحقیق اللہ کے طرف سے دین اسلام ہے ٭ (منزل اول - سیپارہ دوم سورۃ العمران آیت ۱۶ ٭

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برسوں سے پہلے خدا کا مذہب تھا ہی نہیں؟ اس سے (معلوم ہوا کہ) یہ قرآن خدا کا بنایا تو نہیں بلکہ

کا شریک مانتے ہیں تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے۔ اس لئے پیغمبر بھی شریک ہو گیا۔ پھر لا شریک کہنا ٹھیک نہ ہوا۔ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے۔ کہ محمدؐ صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہئے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ محمدؐ صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بلا پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کرسکتا۔ تو ضرور خالی از قدرت ہوا۔ ۵۳۔

(۵۴) اے ایمان والو صبر کرو۔ باہم رو کے رکھو اور لڑائی میں لگے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۷۰)۔

(محقق) یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے جو جنگ کا حکم دیتا ہے۔ وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے۔ کیا برائے نام خدا سے ڈرنے پر رہائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھرم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے اگر پہلی بات درست ہے۔ تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے اور اگر دوسری بات درست ہے تو ٹھیک ہے۔ ۵۴۔

سورۃ النساء

(۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اس کے کا۔ داخل کریگا۔ اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والی بیچ ان کے اور یہ ہے مراد پانا بڑا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور گذر جائے حدوں اس کی سے۔ داخل کریگا اس کو آگ میں ہمیشہ رہنے والی بیچ اس کے اور واسطے اس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ النساء آیت ۱۲-۱۳)۔

(محقق) خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنالیا ہے اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھدی ہے اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کرلی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود مختار نہیں۔ تو لا شریک کہنا بے معنی ہے ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہو سکتیں۔ ۵۵۔

(۵۶) اور ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر ہووے نیکی دوگنا کریگا اس کو۔۔۔۔۔ (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۴۰)۔

(محقق) اگر ایک ذرہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا تو نیکی کا ثواب دوگنا کیوں دیتا

وفاضل زیادہ ہیں۔ اس وجہ سے (ایسا مذہب اب) نہیں چل سکتا۔ بلکہ جو جو ایسے ترُدّی مذہب ہیں وے معدوم ہوتے جاتے ہیں اِن کے ترقی پانے کی تو بات ہی کیا ہے ٭ ۴۹ ٭

(۵۰) اُس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے۔ اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنیوالا ہے ٭ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران۔ آیت ۴۴۔ ۵۰ ٭)

(محقق) جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری (کوئی) چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا ؟ ۔ اور اُس کے کہنے سے کون ہو گیا ؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم میں بھی نہیں دے سکینگے۔ کیونکہ عِلّت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علّت کے معلول کا کہنا ایسی بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ بلا اپنے والدین کے میرا جسم ہو گیا ٭ جو دھوکا کھاتا ہے یا مکر و فریب کرتا ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو در کنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے ٭ ۵۰ ٭

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تم کو کہ مدد کرے تم کو اب ساتھ تین ہزار فرشتوں کے (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران۔ آیت ۱۱۸)

(محقق) اگر مسلمانوں کو تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا تھا تو اب جبکہ انکی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے کیوں مدد نہیں دیتا ؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دیکر پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے ٭ ۵۱ ٭

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اُوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مرجاؤ تم البتہ بخشش طرف اللہ کے سے ٭ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۴۲۔ ۱۴۵۔ ۱۵۱ ٭)

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں۔ اُن کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں کیا خدا سادہ لوح ہے جو اُن کی بات مان لیگا ؟ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں ؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہُوا نظر آتا ہے۔ اگر خدا ایسا طرفدار ہے تو دین دار آدمیوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا ٭ ۵۲ ٭

(۵۳) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اُنکے کے ٭ (منزل اول سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۷۳ ٭)

(محقق) جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا

کرنے کے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا - اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے + ۵۸ +

(۵۹) اور جو کوئی کرے برخلاف رسول کے پیچھے اُس کے کہ ظاہر ہووے. واسطے اُس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے مزور ہم اُس کو دوزخ میں داخل کرینگے (منزل اول - سیپارہ پنجم سورۃ النساء + آیت ۱۱۳ +)

(محقق) اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں - محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھینگے تو اپنا مذہب ترقی نہ پاویگا اور مال نہ لیگا عیش عشرت نصیب نہ ہوگی + اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب برآری اور دوسروں کے کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے اسیوجہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جھوٹ کے ماننے اور جھوٹ پر چلنے والے ہونگے - نکوکار عالم اُن کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے + ۵۹ +

(۶۰) جو اللہ فرشتوں کتابوں رسول اور قیامت کے ساتھ کُفر کرے - تحقیق وہ گمراہ ہے - تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادہ ہوئے - کُفر میں ہرگز اللہ اُن کو نہیں بخشیگا - اور نہ راہ دکھلاویگا + (منزل اول - سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۳۴ - ۱۳۵ +)

(محقق) کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اُس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا - اجتماع ضدین نہیں ہے؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا؟ اور تین بار کُفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے آگے نہیں دکھلاتا اگر تمام آدمی چار چار بار بھی کُفر کریں تو کفر بہت ہی بڑھ جائے + ۶۰ +

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے - منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں تحقیق منافق فریب دینے والے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے اُن کو - اے لوگو جو ایمان لائے ہو - مسلمانوں کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ + (منزل اول - سیپارہ پنجم - سورۃ النسا - آیت ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ +)

(محقق) مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے تو ایسا خدا ہم سے دور رہے وہ دھوکے بازوں سے جاکر ملے اور دھوکے باز اُسے ملیں کیونکہ! [1]

"याहशी शीतला देवी ताहशः खर वाहनः"

---

[1] نوٹ - منجانب مترجم - جیسی شیتلا دیوی ویسی اُس کی سواری گدھا +

ہے؟ اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ واقعی اعمال کا دُگنا یا پُورا ثمرہ نہ دینے سے خدا غیر منصف ٹھیرتا ہے + ۵۶ +

(۵۷) جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مصلحت کرتے ہیں سوائے اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو اور اللہ لکھتا ہے جو مصلحت کرتے ہیں اور اللہ نے اُلٹا کیا اُس کو بسبب اُس چیز کے کہ کمایا اُنہوں نے۔ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ۔ پس ہرگز نہ پاویگا۔ تو واسطے اُس کے راہ + (منزل اول سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء۔ آیت ۷۹ - ۸۷ +)

(محقق) اگر خدا ایسی باتوں کا روزنامچہ رکھتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے + اگر ہمہ دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے؟ اور مسلمان کہتے ہیں کہ شیطان ہی سب کو بہکانے کیوجہ ملعون ہوا ہے تو جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا؟ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان۔ کیونکہ مسلمانوں ہی کا قول ہے کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے تو اس اصول سے خدا کو بھی شیطان بنا دیا + ۵۷ +

(۵۸) اور نہ بند کریں ہاتھوں اپنے کو پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ + اور مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں مگر انجانے جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا سونپی ہوئی طرف لوگوں اُس کے کے مگر یہ کہ خیرات کر دیویں۔ پس اگر ہووے اُس قوم سے کہ دشمن ہیں واسطے تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جانکر مار ڈالے۔ پس وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ اور غصہ اللہ کا اُوپر اُس کے اور لعنت ہے (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء۔ آیت ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱+)

(محقق) اب دیکھئے اپرلے درجے کے تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو۔ اُس کو جہاں پاؤ مار ڈالو۔ اور مسلمانوں کو نہ مارو۔ بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے میں دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا + ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہئے۔ ایسی کتاب ایسے پیغمبر۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ ایسے جاہلانہ مذہبوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر ویدوکت احکام کو تسلیم کرنا چاہیے۔ کیونکہ اُن میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (تم کہتے ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اُس کو دوزخ ملے گا اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے تو اُس کو بہشت ملے گا۔ اب تبلاؤ کہ ان دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں ایسے جاہلوں کے من گھڑت مذہبوں کو چھوڑ کر ویدوکت مت ہی سب انسانوں کے قبول

نہ دیا کسی کو (منزل دوم ۔سیپارہ ششم ۔سورۃ پنجم ÷ آیت ۱۷ ÷ ۱۸ ÷)
(محقق) جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے گنہگار بناتا ہے ۔ ویسے ہی مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جاوے کیونکہ وہ گناہ و ثواب کا کرانے والا ہے ۔ روحیں محتاج بالغیر ہیں ۔ جس طرح کہ فوج اپنے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور (اُس کے حکم سے) کسی کو مارتی ہے ۔ تو اُس حالت میں) نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے فوج کو نہیں ÷ ۶۵ ÷

(۶۶) اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا ÷ (منزل دوم ۔سیپارہ ہفتم ۔سورۃ پنجم آیت ۹۰)
(محقق) دیکھئے! یہ بات خدا کے شریک ہونے کی ہے پھر خدا کو "لاشریک" ماننا فضول ہے ÷ ۶۶ ÷

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اُس چیز سے جو کہ گذرا اور جو کوئی پھر کریگا ۔ پس بدلا لیگا اللہ اُس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم ۔سورۃ پنجم آیت ۹۳ ÷)
(محقق) کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا گویا گناہوں کو کرنے کا حکم دیکر بڑھانا ہے گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو ۔ وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے ÷ ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے ۔ کسی سے دعا اور خود چھوڑنے کے لئے کوشش و توبہ کرنا واجب ہے ۔ لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے ۔ چھوڑے نہیں ۔ تو بھی کچھ نہیں ہوسکتا ÷ ۶۷ ÷

(۶۸) اور اُس آدمی سے زیادہ گنہگار کون ہے ۔ جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ۔ لیکن وحی اُس کی جانب نہیں کی گئی ۔ اور کہتا ہے کہ میں بھی اوتار دنگا کہ جیسے اللہ اوتارتا ہے (منزل دوم ۔ سیپارہ ہفتم ۔سورت ششم آیت ۹۸ ۔)
(محقق) اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب کہتے تھے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی اُترتی ہے تو کسی دوسرے نے بھی محمد صاحب کی طرح لیلا رچی ہوگی کہ میرے پاس بھی آئتیں اوترتی ہیں ۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو ۔ اس کو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی ÷ ۶۸ ÷

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری اور کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو ۔ پس اونہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنیوالوں میں سے نہ ہوا ۔ کہا جب میں نے تجھے حکم دیا پھر کس نے روکا کہ تو نے سجدہ

جیسے کو تیسا ملے تب ہی گذارا ہوتا ہے۔ جن کا خدا دھوکے باز ہے۔ اُس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں؟
کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے؟ ۶۱

(۶۲) اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے پروردگار تمہارے سے بس ایمان لاؤ اللہ معبود اکیلا ہے (منزل اول سیپارہ پنجم سورۃ النساء۔ آیت ۱۶۶ ۱۶۷)

(محقق) کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے۔ محیط کل نہیں۔ تب ہی تو اُس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں ایسا تو خدا نہیں ہو سکتا۔ کہیں محیط کل لکھتے ہیں۔ کہیں محدود المکان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ بہت لوگوں نے بنایا ہے ۶۲

سورۂ مائدہ

(۶۳) تم پر حرام کیا گیا مُردار۔ لہو۔ سُور کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے کچھ اور پڑھا جاوے۔ گلا گھونٹے۔ لاٹھی مارے۔ اوپر سے گر پڑے۔ سینگ مارے۔ اور درندہ کا کھایا ہوا (منزل اول۔ سیپارہ ششم۔ سورۃ پنجم آیت ۲)

(محقق) کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں؟ اور بہت سے حیوان اور حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں۔ خدا کی نہیں اس لئے مستند بھی نہیں ہیں ۶۳

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا البتہ میں تمہاری بُرائی دور کرونگا اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرونگا (منزل دوم۔ سیپارہ ششم سورۃ پنجم آیت ۱۱)

(محقق) واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں رہی ہو گی۔ اگر ہوتی تو قرض کیوں مانگتا؟ اور اُن کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر کہ تمہاری بُرائی دور کر کے تم کو بہشت میں بھیجونگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے ۶۴

(۶۵) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو کچھ

(۷۱) مت فساد کرتے پھرو زمین پر (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ ہفتم آیت ۷۷+

(محقق) یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہونگے تب اونہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے تب جھگڑا فساد برپا کیا ہوگا۔ اس لئے اجتماع ضدین کیوجہ سے دونوں باتیں درست نہیں ہیں + ۷۱ +

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا ناگہاں اور وہ اژدہا تھا ظاہر + (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۸+)

(محقق) اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سُننے کے عمل کو کوئی خلاف نہیں کرسکتا (ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہوسکتا) اس لئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں۔ ۷۲ +

(۷۳) پس ہم نے اُس پر مینہ کا طوفان بھیجا ٹیڈی۔ چچڑے۔ مینڈک اور لہو۔ پس اُن میں سے ہم نے بدلا لیا اور اُس کو ڈبو دیا دریا میں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اوتار دیا۔ تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں ہیں اور اُن کا کام بھی جھوٹا ہے + (منزل دوم سیپارہ نہم سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۱۹۔ ۱۲۲۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵ +)

(محقق) دیکھئے! جیسا کہ کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈرائے کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑیں گے ویسی ہی یہ بات ہے۔ بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کردے اور دوسری کو پار اوتار دے۔ وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلادے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اُس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی بُرے اور بھلے نہیں ہوسکتے۔ یکطرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے۔ کیا توریت زبور کا دین جو کہ اُن کا تھا جھوٹا ہوگیا؟ یا اُن کا کوئی اور مذہب تھا۔ کہ جس کو جھوٹا کہا۔ اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا تو کون سا تھا۔ بتلاؤ اگر اُس کا نام قرآن میں (موجود) ہے + ۷۳ +

(۷۴) پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھ کو پس جب تجلے کی پروردگار اُس کی طرف پہاڑ کی کیا ریزہ ریزہ اُس کو اور گرپڑا موسےٰ بیہوش + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم آیت ۱۲۹) +

نہ کیا۔ کہا میں اُس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے اور اُس کو مٹی سے پیدا کیا + کہا بس اُوتر اُس میں سے پس نہیں لائق واسطے تیرے۔ یہ کہ تکبر کرے تو بیچ اُس کے پس بالکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہے۔ کہا ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ قبروں سے اُٹھائے جاویں۔ کہا تحقیق تو ڈھیل دئے گئیوں سے ہے۔ کہا پس قسم ہے اُسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ بیٹھونگا میں واسطے اُن کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پاویگا اور کہا اُس سے بُرے حال سے نکل راندہ ہوا۔ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اُن میں سے۔ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سبسے (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵+)

(محقق) غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنیے! ایک فرشتہ جیساکہ چپڑاسی ہوتا ہے ہوگا وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اُس کی روح کو پاک بھی نہ کر سکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو گناہ گار بناکر عذر کرنے والا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا۔ اور خدا شیطان کو بہکانے والا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے + کیونکہ شیطان منہ پر کہتا ہے کہ تو نے مجھ کو گمراہ کیا۔ اِس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور سب بُرائیوں کا موجد و باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کا ہو سکتا ہے دوسرے شریف عالموں کا نہیں اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسم۔ محدود العقل۔ بے انصاف ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے + ٦٩+

(۷۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا چھ دن میں۔ پھر قرار پکڑا اُس پر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم آیت ۵۰-۵۱)

(محقق) بھلا جو چھ دن میں دنیا کو بنادے۔ عرش میں تخت پر آرام کرے۔ وہ خدا قادر مطلق اور محیط کُل کبھی ہو سکتا ہے؟ اِن صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیا تمہارا خدا بہرا ہے جو پکارنے سے سُنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کیطرف سے نہیں ہیں۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا۔ اگر چھ دن میں جہان بنایا۔ اور ساتویں دن عرش پر آرام کیا۔ تو تھک بھی گیا ہوگا اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما بن کر اُئیش سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے + ۷۰+

اللہ کے اور واسطے رسول کے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو امانتوں اپنے کو اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ نیک مکر کرنیوالوں کا ہے ۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۱۹۔ ۲۳۔ ۲۶۔ ۲۹ ۔)

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری مخلوق کا مالک ہے۔ کیا خدا اپکار سے بغیر نہیں سن سکتا؟ بہرہ ہے اُس کے ساتھ رسول کو شریک کرنا بہت بُرا ہے؟ اللہ کا کون سا خزانہ بھرا ہے جو چرایا جا سکے۔ کیا رسول کی اور اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس قسم کی تعلیم جاہل اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے بھلا اگر خدا مکر کرتا اور مکاروں کا ساتھی ہے تو پھر وہ خدا مکّار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس لیئے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں؟ ۷۸ ۔

(۷۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفّار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے۔ اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ لو کسی چیز سے تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اُس کا اور واسطے رسول کے (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ الانفال۔ یعنی ہشتم آیت ۳۸۔ ۴۰ ۔)

(محقق) ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے امن میں مخل دوسرا کون ہوگا۔؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارتگروں کا کام نہیں ہے؟ اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے۔ کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنے گا؟ ایسے غارتگروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدل کرانے اور امن عامہ میں رخنہ انداز بن کر لوگوں کو تکلیف دینے کے لیئے کہاں سے آ گئے؟ اگر ایسے مذہب دُنیا میں جاری نہ ہوتے تو ساری دُنیا شاداں و فرحاں رہتی۔ ۷۹ ۔

(۸۰) اور کاشکے دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے۔ فرشتے مارتے ہیں منہ اُن کے اور پیٹھیں اُن کی اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے اُن کو ساتھ گناہوں اُن کے کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو۔ اور تیاری کرو واسطے اُن کے جو کچھ تم کر سکو (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۴۸۔ ۵۲۔ ۵۸ ۔)

(محقق) کیوں جی آجکل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب

(محقق) جو دیکھنے میں آتا ہے وہ محیط کُل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا۔ تو خدا اِس وقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دِکھلاتا؟ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابلِ تسلیم نہیں + ۷۴ +

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۸۹ +)

(محقق) کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو اور کہیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کر۔ اب کہئے کون سی بات سچّی اور کون سی جھوٹی ہے؟ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں + اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے تو چنداں مضایقہ نہیں + ۷۵ +

سورۃ انفال

(۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ کو لوٹوں سے کہہ لوٹیں واسطے اللہ کے اور رسول کے پس ڈرو اللہ سے + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۱۔)

(محقق) تعجب ہے کہ جو لوٹ مچادیں ڈاکو کے کام کریں کرادیں وہ خدا پیغمبر اور ایماندار کہلادیں ساتھ ہی اللہ کا ڈر بتلاتے اور ڈاکا مارتے جاتے ہیں پھر یہ کہتے شرم نہیں آتی کہ ہمارا مذہب اچھا ہے + اس سے بڑھ کر اور کیا بُری بات ہو سکتی ہے کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو (مسلمان) قبول نہیں کرتے + ۷۶ +

(۷۷) اور کاٹے جڑ کافروں کی۔ میں مدد دونگا تم کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے آنے والے۔ البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا۔ پس مارو اوپر گردنوں کے اور مارو اُن میں سے ہر ایک پوری پر + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۷۔ ۹۔ ۱۲۔)

(محقق) واہ جی واہ؟ خدا اور پیغمبر خوب رحم دل ہیں + جو لوگ مذہب اِسلام میں نہیں اُن کافروں کی جڑ کاٹنے اُن کی گردن مارنے اور اُن کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے اور اس کام میں ان کا ممد و معاون بنتا ہے۔ کیا یہ خدا راون سے کچھ کم ہے؟ یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے۔ خدا کا نہیں۔ اگر خدا کا ہو۔ تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اُس سے دور رہیں + ۷۷ +

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ پکارنا قبول کرو۔ واسطے

اگر محیط کل نہیں تو دنیا کا بنانے والا اور عادل نہیں ہوسکتا۔ اور (لوگوں کو) اپنے ماں۔ باپ۔ بھائی اور دوست سے جُدا کرنا صرف بے انصافی کی بات ہے ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں۔ تو نہ ماننی چاہئے۔ لیکن اُن کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہیئے + پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا۔ اور اُن کی مدد کے لیئے لشکر اوتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا؟ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا اور پھر اُن پر رحمت کرتا تھا تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کرسکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے؟ ۸۲ +

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچا دے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ نہم آیت ۴۹ +)

(محقق) کیا مسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے؟ کیا دوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گناہ گار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال صادق آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قایل ہیں + ۸۳ +

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بہشتیں۔ چلتی ہیں۔ نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے اور گھر پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور رضامندی طرف اللہ کی سے بہت بڑی ہے یہ وہ ہے مراد پانا پس ٹھٹھا کرتے ہیں اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورہ نہم آیت ۶۹۔ ۷۵ +)

(محقق) یہ خدا کے نام سے مرد و زن کو اپنے مطلب کے لیئے لالچ دینا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے تو کوئی محمدؐ صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کیا کرتے ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے یہ قرآن کیا ہے بڑی کھیل ہے +۸۴۔

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اُس کے جہاد کیا اُنہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور یہ لوگ واسطے اُنہیں کے ہیں بھلائیاں۔ اور مہر رکھی اللہ نے اُوپر دلوں اُنکے کے بس وے نہیں جانتے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورہ نہم آیت ۸۴۔ ۸۹ +)

(محقق) اب دیکھیئے خود غرضی کی بات کہ وے ہی اچھے ہیں کہ جو محمدؐ صاحب پر ایمان لائے اور جو نہیں لائے وے بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور جہالت سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ جب خدا نے مہر ہی لگا دی تو اُن کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں بلکہ خدا ہی کا

بنائی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا ڈالتا تھا اگر یہ بات سچی ہو تو آجکل بھی ایسا کرے۔ چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اِس لئے یہ بات ماننے لائق نہیں دیکھئے!۔ کہ یہ کیسا بڑا حکم ہے کہ جو حتے الوسع غیر مذہب والوں کے لئے تکلیف دہ کام کیا کرو۔ ایسا حکم عالم و دیندار رحیم کا نہیں ہوسکتا ✤ پھر لکھتے ہیں کہ خدا رحیم و عادل ہے ایسی باتوں سے (ظاہر ہے کہ) مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں ✤ ۸۰ ✤

(۸۱) اے نبی کفایت تجھ کو اللہ اور اُن کو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے اے نبی رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے اگر ہوویں تم میں سے بیس صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اُس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے ✤ (منزل دوم۔ سیپارہ دہم سورہ ہشتم آیت ۶۲-۶۳-۶۷ ✤)

(محقق) بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے کہ جو اپنی پیروی کرے اور خواہ بے انصاف ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی طرفداری کریں اور فائدہ پہنچاویں؟ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کراوے اور لوٹ کے مال کو حلال بتاوے اُسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کا تو کیا۔ بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہوسکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کی کلام ہرگز نہیں ہوسکتا ✤ ۸۱ ✤

سورۂ توبہ

(۸۲) ہمیشہ رہینگے بیچ اُس کے تحقیق اللہ نزدیک اُن کے ہے۔ ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو۔ دوست اگر دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے۔ پر اوتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اُوپر مسلمانوں کے اور اوتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے اُن کو اور عذاب کیا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر پھر آویگا اللہ پیچھے اُن کے اُوپر اور لڑائی کرو اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے ✤ (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ التوبہ آیت ۲۰-۲۱-۲۴-۲۵-۲۷ ✤

(محقق) بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے تو محیط کُل کیونکر ہوسکتا ہے۔

لگنا جھوٹ ہے۔ اگر وہ محیط کُل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا تمہارا خدا مثل انسان کے ہے کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی + ۸۸ +

(۸۹) اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ دہم آیت ۵۵)

(محقق) کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے؟ دوسروں کا نہیں؟ اور کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایماندار ہیں تو اُنکے لیئے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں اور اگر مسلمانوں کے سوائے دوسرے کو ہدایت نہیں کرتا تو خدا کا علم بے فائدہ ہے + ۸۹ +

سورۂ ہود

(۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور اگر کہے تو البتہ اُٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے (منزل سوم۔ سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم آیت ۷ +)

(محقق) جب خدا اعمالوں کی آزمایش کرتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے اور اگر وہ موت کے بعد اُٹھاتا ہے تو کیا دورہ سپرد رکھتا ہے اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اُس کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ ۹۰ +

(۹۱) اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہو گیا اور اے قوم یہ ہے اونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اُس کو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین کے اللہ کی (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورۃ یازدہم آیت ۴۳ + ۶۳) +

(محقق) کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سُن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ! خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا؟ پھر ہاتھی۔ گھوڑے۔ گدھے وغیرہ بھی ہونگے؟ اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھنا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں تو نوابی کی سی گھسٹر پسٹر خدا کے گھر میں بھی ہے + ۹۱ +

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان۔ اور جو لوگ کہ نیک بخت کیئے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے جب تک رہیں آسمان اور زمین + (منزل سوم سیپارہ دوازدھم۔ سورۃ یازدہم۔ آیت ۱۰۶ - ۱۰۷ +)

قصور ہے کیونکہ اُن بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مہر لگا کر روک دیا۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے !!! ٭ ۸۵ ٭

(۸۶) لے مال اُن کے سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو یعنی ظاہر اور پاکیزہ کرے تو اُن کو ساتھ اُس کے یعنی باطن میں۔ تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں اُن کی اور مال اُن کے بدلے اُن کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہے لڑینگے بیچ راہ اللہ کے۔ پس مارینگے اور مارے جاوینگے ٭ (منزل دوم سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۹۹-۱۰۷-)

(محقق) واہ جی واہ ! محمد صاحب آپنے تو گوکلئے گسائیوں کی ہمسری کر لی کیونکہ جن کا مال لینا انہیں کو پاک کرنا تو گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں ! آپ نے اچھی سوداگری جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے اور یتیموں کو مروانے اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بے رحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے ٭ ۸۶ ٭

(۸۷) اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں ٭ (منزل دوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۱۱۹-۱۲۲-)

(محقق) دیکھئے محسن کشی کی تعلیم۔ خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقع پاکر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اِسی قرآن کی تحریر سے اب تو مسلمان سمجھ کر قرآن کی اِن بُرائیوں کو چھوڑ دیں تو بہت اچھا ہے۔ ۸۷ ٭

سورۃ یونس

(۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی۔ (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ دہم آیت ۳-)

(محقق) آسمان یعنی آکاش ایک غیر مرکب ازلی شے ہے اُس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ کیا خدا کو دنیا چھ دِن تک بنانی پڑی ہے ؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہو جا اور اِتنا کہنے سے دُنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن

(محقق) جب خدا گمراہ کرتا ہے تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دوسروں کو گمراہ کرنے سے بُرا کہلاتا ہے تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بڑا شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اُس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ + ۹۵ +

(۹۶) اسی طرح اوتارا ہے ہم نے اس قرآن کو عربی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشوں اُن کی پیچھے اُس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ اُوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے اور اُوپر ہمارے حساب لینا + (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۳۴-۳۵ +)

(محقق) قرآن کس طرف سے اوتارا؟ کیا خدا اُوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل ہے۔ پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اُس کو ہوتی ہے۔ جو مثل انسان محدود المکان ہو اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے + ۹۶ +

سورۃ ابراہیم

(۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنے والے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے اور کُفر کرنے والا + (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ چہاردہم آیت ۲۶-۲۷-)

(محقق) کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں اور زمین نہیں گھومتی اگر زمین نہ گھومے تو دن رات کئی برسوں کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر ہی کرنیوالا ہے۔ تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے۔ کیونکہ جن کی فطرت گناہ کرنے کی ہے۔ تو وہ ثواب کرنے کی کبھی نہ ہو سکے گی لیکن دنیا میں نیک و بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکتیں + ۹۷ +

سورۃ حجر

(۹۸) پس جب درست کروں میں اُس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے روح اپنی سے پس گر پڑو واسطے اُس کے سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا اے رب میرے بہ سبب اس کے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے اور گمراہ کرونگا +

(محقق) جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد سب لوگ جائینگے۔ تو پھر آسمان اور زمین کس لئے قایم رہینگے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی تو بہشت یا دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے۔ یہ بات جھوٹھی ہوگئی ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں +۹۲+

سورہ یوسف

(۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے میں نے ایک خواب میں دیکھا + (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورہ دوازدہم آیت ۴)

(محقق) اس سورۃ میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورۃ میں قصہ و کہانی درج ہے۔ اس لئے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھدی ہے +۹۳+

سورہ رعد

(۹۴) اللہ ہے وہ شخص کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اُس کو پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو۔ اوتارا ہے اس نے آسمان سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور تنگ کرتا + (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ سیزدہم آیت ۲۔ ۳۔ ۱۵۔ ۲۲+)

(محقق) مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کوزن نہیں ہے سُتون لگانے کا ذکر نہ لکھتا۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے۔ تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہوسکتا اور اگر خدا بادلوں کا علم جانتا تو آسمان سے پانی اُتارا اس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ زمین سے پانی اُس پر چڑھایا۔ اِس سے تحقیق ہوا۔ کہ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اور اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت کو دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل مطلق ہے +۹۴+

(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے + (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۲۳+)

جو کچھ کیا ہے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے + (منزل سوم۔ سیپارہ چہاردہم۔ سورۃ شانزدہم آیت ۱۰۳۔ ۱۰۶ +

(محقق) جب خدا ہی نے مہر لگا دی۔ تو وے بیچارے بلا قصور ہی مارے گئے کیونکہ اُن کو محتاج بالغیر کر دیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے۔ اُتنا ہی اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب اونھوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں ؟ بلکہ خدا کے کرانے سے کئے تو اُن کا کیا قصور ہے ؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہیئے۔ اِس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہیئے اور اگر (ثمرہ اعمال) پورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اور اگر بخشش کی جاتی ہے۔ تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے ؟ ایسی اندھا دھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے البتہ بے عقل چھوکروں کی ہوا کرتی ہے + ۱۰۱ +

سورہ بنی اسرائیل

(۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اُس کو عملنامہ اُس کا بیچ گردن اُس کی کے۔ اور نکالینگے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھیگا اُس کو کھُلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے قرنوں سے پیچھے نوح کے + (منزل چہاردہم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفدہم آیت ۷۔ ۱۲۔ ۱۶ +

(محقق) اگر کافر وہی ہیں کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا۔ ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے اور اُنھیں کے واسطے دوزخ ہے تو یہ بات محض طرفداری کی ہے + کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں ؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے کہ ہر ایک کی گردن میں عملنامہ ہو ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اِس سے مراد اعمال کا بدلا دینا ہے تو پھر انسانوں کے دلوں آنکھوں وغیرہ پر مُہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرنا کیا کھیل کی باتیں ہیں ؟ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آج کل وہ کتاب کہاں ہے ؟ کیا دُکانداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے ؟ یہاں پر یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے تو روحوں کے اعمال کہاں سے آگئے اور اعمال نامہ کیونکر بن سکے گا ؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک و بد اعمال کے بغیر اُن کو رنج و راحت کیوں دیا ؟ اگر کہو کہ خدا کی مرضی تو بھی اُن سے ظلم کیا۔ بے انصافی اِسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا کم و بیش دینا۔ اور کیا اُس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا یا کوئی سررشتہ دار سُنا دیگا۔ اگر خدا ہی نے مدت

(منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورۃ پانزدہم ۲۷۔ ۲۷۔ لغایت ۴۶ +)
(محقق) اگر خدا نے اپنی روح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہؤا۔ اور اگر وہ خدا نہ تھا۔ تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنے والا خدا ہی ہے تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانے والے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا۔ اور منہ پر شیطان نے کہا کہ میں گمراہ کرونگا۔ پھر اُس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا؟ اور مار کیوں نہ ڈالا؟ + ۹۸ +

سورہ نحل

(۹۹) اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمّت کے پیغمبر۔ جب ارادہ کرتے ہیں ہم اُس کو یہ کہتے ہیں ہم اُس کو ہو پس ہو جاتی ہے + (منزل سوم۔ سیپارہ چہاردہم سورۃ شانزدہم۔ آیت ۳۳۔ ۳۸۔)
(محقق) اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں وے کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں یہ بالکل طرفداری کی بات ہے اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے تو آریہ ورت میں کون بھیجا۔؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لایق نہیں ہے + جب خدا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے زمین ہو جا تو وہ بے جان کیسے سُن سکتی ہے۔ خدا کا (محض) حکم کیونکر دُنیا بنا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دوسری چیز نہیں مانتے تو کس نے سُنا اور کون ہو گیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں + ۹۹ +
(۱۰۰)۔ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکی ہے اُس کو اور واسطے اُس کے ہے جو کچھ کہ چاہے + قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر + (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورہ شانزدہم آیت ۵۳۔ ۵۹ +)
(محقق) اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کس آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اِس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے راست گو قسم کیوں کھاویں؟ + ۱۰۰ +
(۱۰۱)۔ یہ لوگ وے ہیں کہ مُہر رکھی اللہ نے اُوپر دِلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے کے۔ اور آنکھوں اُن کی کے اور یہ لوگ وہی ہیں بے خبر۔ اور پُورا دیا جاویگا ہر روح کو

مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بے انصافی کے اور وہ یہ ہے کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں اور ثمرہ اُن کا لامحدود اگر میٹھا ہی روز کھایا جاوے تو تھوڑے دن میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے جب دے ہمیشہ سُکھ بھوگیں گے تو اُن کے لئے سُکھ ہی بشکل دُکھ ہو جائیگا۔ اس لئے مہا کلپ تک مُکتی (نجات) سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے۔ ۱۰۴*

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو جب ظلم کیا اُنہوں نے اور کیا ہم نے واسطے ہلاک اُن کے کے وعدہ گاہ * (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۵۸ *)

(محقق) بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا * ۱۰۵ *

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا پس تھے ماں باپ اُس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اُن کو سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا جگہ ڈوبنے سورج کے پایا اُس کو ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے کہا اُنہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں زمین پر * (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۷۹۔ ۸۴۔ ۹۱ *)

(محقق) بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے! اُسے بہ شک ہوا کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جائیں؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ صبح کو پھر نکل آتا ہے * سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا؟ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں اگر صاحب علم ہوتے تو ایسی جھوٹی باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی تو زمین کا بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے اور خود ہی یاجوج اور ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اُس کی خدائی کے شایاں نہیں * ایسی کتاب کو وحشی لوگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے * ۱۰۶ *

سورہ مریم

(۱۰۷) اور یاد کرو بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان مشرقی میں پس

کی پڑھی ہوئی روحوں کو بلا قصور ہلاک کردیا تو وہ ظالم ہوگیا جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہوسکتا؟ + ۱۰۲ +

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل۔ اور بہکا جو کو بہکا سکے۔ جبدن بلا دینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُن کے کے پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ دہنے ہاتھ اپنے کے + (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفدہم آیت ۵۷-۶۲-۶۸ +)

(محقق) واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں اُن میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے میں دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے۔ تو خدا ہی شیطان کا سردار۔ اور سب کو گناہ کرانے والا ہؤا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیوں کی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے دن انصاف کے لئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی تب تک کیا سب دورہ سپرد رہینگے چاہیئے تو یہ کہ اِن کو دورہ سپرد کرکے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلےٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپاں بائی کا انصاف ہوگیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہوں گے تب تک اُن کو سزا یا جزا نہ دیجائیگی یہ کس قسم کا انصاف ہے کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہوجائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہوسکتا۔ انصاف کے لئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو۔ جن میں (لکھا ہے) کہ لمحہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا اور (جو) اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! + ۱۰۳ +

سورہ کہف

(۱۰۴) یہ لوگ واسطے اُن کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اُن کے کنگن سونے کے سے اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز لاہی کے سے اور تافتے تکیہ کئے ہوئے بیچ اُس کے اُوپر تختوں کے اچھا ہے ثواب اور اچھی ہے بہشت فایدہ اٹھانے میں + (منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہژدہم آیت ۳۰۔)

(محقق) واہ جی واہ کیا قرآن کی بہشت ہے جس میں باغ۔ زیور۔ کپڑے۔ گدّے تکیئے آرام کے واسطے ہیں + کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے (تو معلوم ہوگا کہ) یہاں سے وہاں یعنی

سورۃ انبیاء

(۱۱۰) اور کئے ہم نے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کر ہلجائے + (منزل چہارم سیپارہ ہفدہم سورۃ بست ویکم آیت ۳۱ +)

(محقق) اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا تو یہ بات کبھی نہ کہتا کہ پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا تو ہلجاتی پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کیوقت کیوں ہل جاتی ہے؟ + ۱۱۰۔

(۱۱۱) اور ہدایت دی اُس عورت کو کہ محافظت کی اُس نے شرمگاہ اپنی کو پس پھونک دیا ہم نے بیچ اُس کے روح اپنی کو + (منزل چہارم سیپارہ ہفت دہم سورۃ بست ویکم آیت ۸۸۔)

(محقق) ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہوسکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہوسکتا ہے؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہوگیا ہے اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں تو اس کی بہت تعریف ہوتی۔ جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے + ۱۱۱ +

سورۃ حج

(۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اُس کو جو کوئی بیچ آسمانوں اور زمین کے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ پہاڑ۔ درخت اور جانور پہنائے جاوینگے بیچ اُن کے کنگن سونے سے اور موتی اور لباس اُن کا بیچ اُس کے ریشمی ہے اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے۔ پھر چاہے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے۔ تو کہ یاد کریں نام اللہ کا (منزل چہارم سیپارہ ہفدہم سورۃ بست ودوم آیت ۱۷۔۲۱۔۲۴۔۲۷۔۳۲ +)

(محقق) جو غیر ذی روح اشیاء ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں تو پھر اُسکی عبادت کیونکر کرسکتی ہیں؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہوسکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے + واہ! بڑی اچھی بہشت ہے۔ کہ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے کچھ بڑھکر نہیں ہے!

پکڑا اُن سے اِدھر پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کے روح اپنی کو پس صورت پکڑی واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا سوا اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا تا کہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اُس کے پس جا پڑی ساتھ اُس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں ٭۔ (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ نوزدہم آیت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۸۔)

(محقق) عقلمند غور کریں کہ اگر سب فرشتے خدا کی روح ہیں تو وہ خدا سے الگ وجود نہیں ہوسکتے اور یہ ظلم کہ اوس مریم کنواری کے ہاں لڑکا ہونا جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی لیکن خدا کے حکم سے فرشتہ نے اُس کو حاملہ کیا یہ خلاف از انصاف ہے یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا ٭۱۰۷

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں اُن کو بہکانے کر (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ مریم یعنی نوزدھم آیت ۷۸ ٭)

(محقق) جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کے لئے بھیجتا ہے تو بہک جانیوالوں کا کچھ قصور نہیں ہوسکتا اور نہ اُن کو سزا ہوسکتی اور نہ شیطانوں کو۔ کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہیئے اگر سچا عادل ہے تو اُس کا ثمرہ (یعنی) دوزخ آپ ہی بھوگے اور اگر عدل کو ترک کر کے بے انصافی کرتا ہے تو وہ طرفدار ہوگیا۔ اور طرفدار ہی کو گنہگار کہتے ہیں۔ ۱۰۸ ٭

سورہ طٰہٰ

(۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اُس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پر راہ پائی (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ بستم آیت ۷۷ ٭)

(محقق) توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے۔ وہ سب کو گنہگار بنانیوالی ہے۔ کیونکہ گناہ گاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اِس لئے یہ کتاب اور اِس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتے ہیں پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہوسکتا۔ ۱۰۹۔

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض اُن میں سے وہ ہے کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی لیہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُس کے کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ + (منزل چہارم۔ سیپارہ ہشتدہم سورۃ بست و چہارم آیت ۴۵-۵۱-۵۳-۵۵-)

(محقق) یہ کون سی فلاسفی ہے کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں۔ اُن کی بابت کہنا کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے۔ جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے؟ + ۱۱۵ +

سورہ فرقان

(۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جاویگا آسمان ساتھ بدلی کے اور اوتارے جاوینگے فرشتے پس مت کہنا ان کافروں کا اور جھگڑا کر اُن سے ساتھ اُس کے جھگڑا بڑا۔ اور بدل ڈالتا ہے اللہ بُرائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے +۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ الفرقان - آیت ۲۳۔ ۵۰-۶۸-۶۹ +)

(محقق) یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جاوے۔ اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شے ہو تو پھٹ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا قرآن امن میں خلل انداز ہو کر غدر جھگڑا کرانے والا ہے اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے + یہ خوب انصاف ہے کہ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جائیگا۔ کیا یہ تِل اور اُڑد ہیں کہ ان کا تبادلہ ہو سکے + اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے تو کوئی بھی گناہ کرنے سے کیوں ڈرے گا + اس لئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں + ۱۱۶ +

سورہ شعرا

(۱۱۷) اور وحی کی ہم نے طرف موسے کے یہ کہ رات کو لے چل بندوں میروں کو تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے۔ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہروں کے جمع کرنے والے۔ اور وہ شخص کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس وہی راہ دکھلاتا ہے۔ اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔ اور وہ

اور جب خدا کا گھر ہے تو وہ اُس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بُت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بُت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو؟ جب خدا نذر لیتا اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیرو۔ درگا کی مانند ہوا اور سخت بُت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بتوں سے مسجد بڑا بُت ہے اِس لئے خدا اور مسلمان بڑے بُت پرست اور پُرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں ٭ ۱۱۲۔

سورہ مومنوں

(۱۱۳) تحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاوگے ٭ (منزل چہارم سیپارہ ہشتدہم سورۃ بست سوم آیت ۱۶)

(محقق) کیا قیامت تک مُردے قبر میں رہیں گے یا کسی اور جگہ؟ اگر اُن میں رہینگے تو سڑے ہوئے بدبودار جسموں میں رہکر نیک آدمی بھی تکلیف اُٹھائینگے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے اور بدبو اور عفونت زیادہ پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہونگے ٭

سورہ نور

(۱۱۴) اُس دن کی گواہی دینگے اُس پر اُن کی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کرتے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اُس کے کے مانند طاق کی ہے کہ بیچ اُس کے چراغ ہو اور وہ چراغ بیچ قندیل شیشہ کے ہے۔ وہ قندیل شیشہ کا گویا کہ وہ تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اُس کا کہ روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اُس کو آگ روشن اُس پر روشنی کے راہ دکھلاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے (منزل چہارم۔ سیپارہ ہشتدہم۔ سورۃ النور۔ بست و چہارم آیت ۲۴-۳۵-)

(محقق) ہاتھ پاؤں وغیرہ بیجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے یا بجلی جیسا کہ (چراغ وغیرہ سے) اُسے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں کسی شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے ٭ ۱۱۴ ٭

کہ دیکھا اُس کو ہلتا جاتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے . . . . . اے موسےٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا۔ یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم سورہ بست و ہفتم یعنی النمل۔ آیت ۹۔۱۰۔۲۷۔۳۲۔)

(محقق) اور دیکھئے اپنے ہی مُنہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے۔ ایسی بات خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلےٰ یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا بُرا ہے۔ تو خدا اور محمد صاحب نے اپنی حمد و مدا ح سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا۔ کیا اِس سے سرکشی ہوئی یا نہیں؟ یہ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۱۹+

(۱۲۰) اور دیکھے گا تو پہاڑوں کو گمان کرتا ہے تو اُن کو جمے ہوئے اور وہ چلے جاتے ہیں مانند گذرنے بادلوں کے کاریگری اللہ کی جس نے محکم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے۔ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو+ (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہفتم آیت ۸۸۔)

(محقق) بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا نہ دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا اور نہ سزا دی اِس سے زیادہ بے خبری کیا ہوگی ؟ ۱۲۰+

سورۃ قصص

(۱۲۱) . . . . . پس مُکا مارا اُس کو موسےٰ نے پس تمام کی زندگی اُس کی۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجھ کو پس بخشدیا اُس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے+ (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم سورۃ بست و ہشتم (القصص) ایت ۱۴۔۱۵۔۶۶۔)

(محقق) مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحمدلی کا حال دیکھئے۔ موسےٰ پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی ہی سے جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اُس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے

شخص کہ امید رکھتا ہوں میں کہ بخشنے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے + (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ بست و ششم۔ آیت ۵۰۔ ۵۱۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۸۰ +)

(محقق) جب خدا نے موسٰے کی طرف وحی بھیجی تو پھر داؤد۔ عیسٰے اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی؟ کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں۔ اور اُس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا (ظاہر کرتا ہے کہ) پہلی کتاب ناکمل اور غلطیوں سے پُر تھی اگر یہ تین کتابیں سچی ہیں تو قرآن جھوٹا ہوگا۔ چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں وہ بالکل صحیح نہیں ہو سکتیں + اگر خدا نے روح پیدا کی ہیں تو وے مر بھی جائینگی یعنی اُن کا کبھی عدم بھی ہوگا۔ جو خدا ہی انسان وغیرہ ذی روحوں کو کھلانا پلاتا ہے۔ تو کسی کو بیماری نہ ہونی چاہیئے اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہیئے اور رورعایت سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ بادشاہ کو عمدہ اور غریب کو خراب خوراک ملتی ہے نہ ملنی چاہیئے۔ جب خدا ہی کھلانے پلانے اور پرہیز کرانے والا ہے تو بیماری نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں اگر خدا ہی بیماری دور کر کے آرام کر دینے والا ہے تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہیئے اگر رہتی ہے تو خدا پورا طبیب نہیں اگر طبیب حاذق ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے؟ اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے تو پھر اُسی خدا کے ذمہ گناہ و ثواب ہونا چاہیئے۔ اگر جنم جنمانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے تو وہ کچھ بھی گناہ کا ذمہ وار نہیں ہے + اگر وہ گناہ بخشتا اور انصاف قیامت کی رات کو کرتا ہے تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا + اگر بخشش نہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے ۔ ۱۱۷ +

(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے۔ کہا یہ اونٹنی ہے واسطے اُس کے پانی پینا ہے ایک بار + (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ بست و ششم آیت ۱۵۰۔ ۱۵۱۔)

(محقق) بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے کہ پتھر سے اونٹنی نکلے وے لوگ وحشی تھے کہ جنہوں نے اِس بات کو مان لیا اور اونٹنی کا نشان دینا صرف وحشی پن کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کا اگر یہ کتاب کلام الٰہی ہوتی تو ایسی لغو باتیں اِس میں نہ ہوتیں ۔ ۱۱۸ +

سورہ نمل

(۱۱۹) اے موسٰے بات یہ ہے کہ تحقیق میں ہوں اللہ غالب۔ اور ڈالدے عصا اپنا پس جو قت

ہے۔ اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو اس دنیا کی مانند ہی ہے۔ اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے یا خدا ہی باغبان اور زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے؟ اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا تو چوری بھی ہوتی ہوگی اور وہ بہشت میں سے نکال کر چوری کرنے والوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا۔ اگر ایسا ہوگا۔ تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہینگے جھوٹ ہو جائیگی۔ اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے۔ تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں تو ایسا ڈر دکھلانے سے وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے۔ اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مُہر لگا کر گناہ کرایا ہے تو اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا۔ روح نہیں ہوسکتی جس طرح کہ فتح و شکست کا ذمہ وار سپہ سالار ہوتا ہے ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے + ۱۲۳۔

سورہ لقمان

(۱۲۴) یہ آئتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اُن کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہلجاوے۔ کیا نہ دیکھا تُو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے۔ کیا نہ دیکھا تُو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ نعمتوں اللہ کے تاکہ دکھلاوے تمکو نشانیوں اپنی سے۔
(منزل پنجم۔ سیپارہ بت ویکم۔ سورۃ سی ویکم (آئت ۱۔ ۹۔ ۲۸۔ ۳۰۔)

(محقق) واہ صاحب واہ! حکمت والی کتاب خوب ہے کہ جس میں بالکل علم سے خلاف آکاش کی پیدایش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کے واسطے پہاڑ رکھنے (کا ذکر ہے) تھوڑے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کرسکتا اور نہ ایسی باتیں مان سکتا ہے + اور حکمت کی بات دیکھئے کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں جہاں رات ہے وہاں دن نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرانا لکھا ہے یہ تو سخت جہالت کی بات ہے اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ خلاف از علم بات نہیں ہے؟ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں۔ یا خدا کی مہربانی سے۔ اگر لوہے یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جاوے تو خدا کا نشان ڈوب تو نہ جائیگا + یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے + ۱۲۴ +

تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے + ۱۲۱ +

سورۃ العنکبوت

(۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اُس کے علم پس مت کہا مان اُن دونوں کا طرف میری ہے۔ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اُس کی کے پس رہا بیچ اُس کے ہزار برس مگر پچاس برس کم + (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم۔ سورۃ العنکبوت (بست وبہم) آیت ۷۔ ۱۳)

(محقق) ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے۔ اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں تو اُن کا کہا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ماں باپ دروغ گوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیویں تو کیا مان لینا چاہیئے؟ اِس لئے یہ بات نصف اچھی اور نصف بُری ہے۔ اگر نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے تو اور روحوں کو کون بھیجتا ہے؟ اگر سب کو وہی بھیجتا ہے تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی تو اب کیوں نہیں ہوتی؟ اِس لئے یہ بات صحیح نہیں۔ ۱۲۲۔

سورۃ روم

(۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کریگا اُس کو پھر طرف اُس کی پھیرے جاؤ گے۔ اور جس دن برپا ہو گی قیامت نا امید ہونگے گنہگار۔ پس جو لوگ کہ ایمان لائے۔ اور کام کئے اچھے۔ پس وہ بیچ باغ کے بناؤ کروائے جائینگے۔ اور اگر بھیجدیں ہم ایک ہاؤ پس دیکھیں اُس کو کھیتی زرد ہوئی۔ اسی طرح مُہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورہ روم۔ آیت ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۴۔ ۵۰۔ ۵۸۔)

(محقق) اگر اللہ دو بار پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا تو پیدائش کے پہلے اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا؟ اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اُسکی قدرت یعنی طاقت نکمّی اور زایل ہو جاتی ہو گی اگر روز عدل گنہگار لوگ نا امید ہوں گے تو اچھی بات ہے۔ مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر نا امید کئے جاویں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی

آیت ۱۲ - ۳۰)

(محقق) یہ محمدؐ صاحب نے اسواسطے لکھایا لکھوایا ہوگا کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے اپنی فتح ہو اور مرنے سے بھی نہ ڈریں عیش و عشرت کے سامان بڑھیں مذہب کی اشاعت ہو اور اگر بی بی بے حیائی سے نہ آوے تو کیا پیغمبر صاحب بی حیا ہو کر آویں ؟ بی بیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو یہ کس گھر کا انصاف ہے۔۱۲۶ +

(۱۲۷) اور اٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی سوائے اُس کے نہیں۔ پس جب ادا کرلی زید نے اُس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اُس کو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے تنگی بیچ بی بیوں لے پالکوں اُن کے کے جب ادا کرلیں اُن سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا نہیں ہے اُس پر نبی کے کچھ تنگی بیچ اُس چیز کے۔ نہیں ہے محمدؐ صاحب باپ کسی مرد کا اور حلال کی عورت ایمان والی جو بخشدیوے بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے۔ ڈھیل دیوے تو جس کو چاہے اُن میں سے اور جگہ دیوے طرف اپنی جس کو چاہے ...... پس نہیں گناہ اُوپر تیرے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ودوم۔ سورۃ سی و سوم آیت ۳۲ - ۳۷ - ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۳ -)

(محقق) یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے اور آدمی کھلے رہیں کیا عورتوں کا دل صاف ہوا صاف جگہ میں سیر کرنا اور دُنیا کی بیشمار اشیاء دیکھنا نہیں چاہتا ہوگا ؟ اسی وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور اشیاء کے شوقین ہوتے ہیں۔ کیا اللہ اور رسول کے احکام ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف ؟ اگر موافق ہیں تو یہ کہنا کہ "دونوں کا حکم مانو" فضول ہے۔ اگر مخالف ہیں تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا۔ ان دونوں میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان ہوجائیگا۔ اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا + واہ قرآن کے خدا اور پیغمبر آپنے ایسے قرآن کو جس کی رو سے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب برآری کیجاوے بنایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمدؐ صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ اگر نہ ہوتے تو (لے پالک) بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دیا۔ انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ کیسا سخت غضب ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں کچھ بھی روکاوٹ نہیں ہوئی۔ اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا تو زید (لے پالک) بیٹا کس کا تھا ؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب نہ رک سکے تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے ؟ ایسی چالاکی سے بھی بُری بات کرنے والے کی بدنامی ہونے سے رک نہیں سکتی۔ کیا اگر غیر عورت

سورۃ سجدہ

(۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اُس کے بیچ ایک دن کے کہ تھی مقدار اُس کی ہزار برس اُن برسوں سے کہ گنتے ہو تم۔ یہ ہے جاننے والا غایب کا اور حاضر کا غالب مہربان۔ پھر تندرست کیا اُس کو اور پھونکا بیچ اُس کے روح اپنی سے کہہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے ساتھ تمہارے۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک روح کو ہدایت اُس کی لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و یکم سورۃ سی و دوم آیت ۴-۵-۸-۱۰-۱۲-)

(محقق) اب تو ٹھیک ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے کیونکہ اگر محیط کل ہوتا تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اُترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں۔ اگر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے تو خود بھی محدود المکان ہُوا کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے۔ اور فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں یا کسی مُردہ کو چھوڑ جائیں تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ معلوم تو اُس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سو وہ تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائش لینے کا کیا کام تھا؟ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنا یہ باتیں بتلاتی ہیں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اُس فرشتے کا مارنے والا کون سا ملاکو ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہو گیا۔ ایک فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کر سکتا اور اگر اُن کو بلا گناہ کئے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے اُن کو تکلیف دیکر تماشہ دیکھتا ہے۔ تو خدا گنہگار ظالم اور بے رحم ہوگا۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں نہ وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا۔ وہ ہرگز خدا ہو نہیں سکتا + ۱۲۵-

سورہ احزاب

(۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو گے تم موت سے یا قتل سے۔ اے بی بیوں نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دوچند کیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب اور ہے یہ اُوپر اللہ کے آسان + (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و یکم۔ سورۃ سی و سوم)

سورہ فاطر

(۱۲۹) اور اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو لیں اُٹھاتی ہیں بادلوں کو پس ہانک لاتے ہیں ہم اُس کو طرف شہر مُردے کے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اُس کے زمین کو پیچھے موت اُس کی کے اسی طرح قبروں میں سے نکالتا ہے۔ جس نے اتارا ہم کو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے ماندگی۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و پنجم آیت ۹۔۳۵)

(تحقیق) واہ کیا (انوکھی) فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے اور خدا اُس سے مُردوں کو زندہ کرتا ہے یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ خدا کا کام بے کم وکاست یکساں رہتا ہے۔ جو گھر ہوگا وہ بناوٹ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کیسے دُکھی رہتا ہے اور جسم والا بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے۔ تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اُس کی کیا ہی بُری حالت ہوتی ہوگی؟ اس لئے مسلمانوں کا بہشت میں سدا ہمیشہ آرام وہ نہیں ہوسکتا ۱۲۹

سورہ یٰس

(۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی۔ تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے۔ اُوپر راہ سیدھے کے۔ اُتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و ششم آیت ۱۔۲۔۳۔۴)

(تحقیق) اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا۔ تو وہ اُس کی قسم کیوں کھاتا؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا تو (لے پالک) بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے ہی کی بات ہے۔ کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں کیونکہ سیدھی راہ وہی ہوتی ہے۔ کہ جس میں سچ ماننا۔ سچ بولنا سچ کرنا۔ تعصب چھوڑ کر انصاف دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں۔ اور اُن سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے۔ سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ اُن کے خدا میں ایسی نیک عادات ہیں۔

اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے۔ ویسی ہی یہ بات سمجھنی چاہئے ۱۳۰

بھی نبی سے خوش ہوکر بیاہ کرنا چاہے تو بھی حلال ہوگی؟ اور یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے۔ کہ نبی جس عورت کو چاہے چھوڑ دے۔ اور محمدؐ صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار ہونے پر بھی اُس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں۔ اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی زنا کاری کی نیت سے داخل نہ ہو تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہیئے۔ کیا نبی جس کسی کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکے اور پھر معزز بھی بنا رہے؟ بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا کہ جو اِس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے+ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے غیر مدلل خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کر لیا+۱۲۷۔

(۱۲۸) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بی بیوں اُس کی کو پیچھے اُس کے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ۔ تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اُس کے کو لعنت کی ہے اُن کو اللہ نے۔ اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اُس کے کہ بُرا کیا ہو اُنہوں نے پس تحقیق اُٹھایا اُنہوں نے بُہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنت مارے جہاں پائے جاویں۔ پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ خوب قتل کرنا۔ اے رب ہمارے دے اُن کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اُن کو لعنت بڑی+ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم سورۃ الحزاب نمبر ۳۳ آیت ۵۳ کا جزو۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۶۲۔ ۶۸+)

(محقق) واہ۔ کیا خدا اپنی خدائی کو دھرم کے ساتھ دکھلا رہا ہے؟ رسول کو ایذا رسانی سے منع کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے رسول کو بھی روکنا مناسب تھا۔ تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دُکھی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ہوسکتا۔ کیا اللہ اور رسول کا ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اللہ اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیویں؟ اور لوگ بھی سوائے اِن کے جن کو چاہیں ایذا دیں+ جیسا مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا بُرا ہے ویسا ہی غیر مذہب والوں کو بھی ایذا دینا بہت بُرا ہے۔ جو ایسے نہ مانئے تو اُن کو متعصب سمجھو۔ واہ اے غدر مچانے والے خدا اور نبی تم سے تو بے رحم دنیا میں بہت تھوڑے ہونگے+ جو یہ لکھا ہے کہ غیر لوگ جہاں ملیں اُن کو پکڑو اور مارو ویسا ہی اگر مسلمانوں سے غیر مذہب والے برتاؤ کریں تو اُن کو یہ بات بُری لگے گی یا نہیں؟ واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دُکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں+ اِن سے اُن کی طرفداری خود غرضی اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے اِسی وجہ سے اب تک بھی مسلمان لوگوں میں سے بہت سے بے وقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے+۱۲۸+

سورہ ص

(۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھولے ہونگے واسطے اُن کے دروازے اُنکے تکیہ کئے ہوئے ہونگے بیچ اُن کے منگوا دیں گے بیچ اُن کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں۔ اور نزدیک اُن کے ہونگی بندر کھنے والیاں نظر کو اور طرف سے ہم عمر۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے۔ کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کر سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنایا میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے۔ کہا کہ میں بہتر ہوں اُس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اُس کو مٹی سے۔ کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے۔ اور تحقیق اُوپر تیرے لعنت ہے میری دن جزا تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ اُٹھائے جاوینگے مُردے۔ کہا کہ پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں میں سے ہے۔ دن اُس وقت معلوم تک۔ کہا کہ پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کرونگا اُن کو اکٹھے۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست وسوم سورۃ ص نمبر ۳۸ آیت ۴۹-۵۰-۵۱-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸)

(محقق) اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ باغیچہ نہریں مکان وغیرہ لکھے ہیں۔ ویسے ہی ہیں تو وے نہ ہمیشہ سے تھے اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں کیونکہ جو (اتصال) سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں۔ انفصال کے بعد ضرور نہ رہینگی۔ جب وہ بہشت ہی نہ رہیگی تو اُس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں؟ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ گدّے۔ تکیئے۔ میوے اور پینے کی اشیاء وہاں ملینگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا۔ اُس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سُنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لیا + اور جہاں عورتیں ہیں۔ وہاں ہمیشہ آرام کہاں؟ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئیں ہیں؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں؟ اگر آئی ہیں تو جائینگی + اور اگر وہیں کی رہنے والی ہیں تو قیامت کے پہلے کیا کرتی ہونگی؟ کیا نکمی اپنی عمر کو گذار رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال۔ کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ مانا۔ اِس کا سبب پُوچھا اور کہا کہ میں نے اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تو تکبر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کُل اور قادر خدا ہرگز نہیں ہو سکتا اور شیطان نے سچ کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں اُس پر خدا نے

(۱۳۱) اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے۔ اور گواہی دینگے پاؤں اُن کے بسبب اِس کے کہ تھے کھاتے سوائے اسکے نہیں کہ حکم اُس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا واسطے اُس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے۔ (منزل پنجم سیپارہ بست وسوم سورۃ سی وششم آیت ۵۰ - ۶۳ - ۸۰)

(محقق) سُنئے اُوٹ پٹانگ باتیں کیا پاؤں کبھی گواہی دے سکتے ہیں؟ خدا کے سوائے اُس وقت کون تھا جس کو حکم دیا؟ اور کس نے سُنا؟ اور کون بن گیا؟ اگر کوئی چیز نہ تھی تو یہ بات جھوٹی ہے۔ اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہوگی ۱۳۱

سورہ صافات

(۱۳۲) پھرایا جاویگا اُس پر اُن کے پیالہ شراب لطیف کا۔ سفید مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے۔ نزدیک اُن کے بیٹھی ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں۔ خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وے رانڈے ہیں چھپائے ہوئے۔ کیا پس ہم نہیں مرینگے۔ اور تحقیق لُوط البتہ پیغمبروں سے تھا۔ جس وقت ہم نے نجات دی اُس کو لوگوں اُس کے کو اور سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے رہنے والوں سے تھی۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست وسوم۔ سورۃ سی وہفتم۔ آیت ۴۴-۴۵-۴۸-۵۷-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴)

(محقق) کیوں جی یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو بُرا بتلاتے ہیں لیکن ان کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں؟ اتنا اچھا ہے کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب نوشی چھڑائی لیکن یہاں کے بدلے وہاں اُن کے بہشت میں بڑی خرابی ہے! عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا! اور بڑی بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی۔ اگر وہاں کے آدمی) جسم والے ہونگے تو ضرور مرینگے اور اگر جسم والے نہ ہونگے تو عیش عشرت ہی نہ کر سکینگے۔ پھر اُن کو بہشت میں لے جانا بے فائدہ ہے۔ اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو تو جو بائبل میں لکھا ہے کہ اُس سے اُس کی لڑکیوں نے مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کئے۔ اِس بات کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو ایسے کو پیغمبر ماننا فضول ہے۔ اور اگر ایسے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کے گھر رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں ۱۳۲

سورہ مومن

(۱۳۵) اُتارنا کتاب کا اللہ غایب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے + (منزل ششم سیپارہ بست و چہارم سورہ چہلم آیت ۱-۲-)

(محقق) یہ بات اسواسطے ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کرلیویں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی بھی جھوٹ کے ساتھ ملکر خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادھرم ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں + ۱۳۵ +

سورہ حٰم سجدہ

(۱۳۶) پس مقرر کیا اُن کو سات آسمان بیچ دو دن کے اور ڈالدیا بیچ ہر آسمان کے کام اُس کا۔ یہاں تک کہ جب جاوینگے اُس کے پاس گواہی دینگے اُس پر کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی اور چمڑے اُن کے بسبب اسکے کہ تھے کرتے۔ اور کہینگے واسطے چمڑوں اپنے کے کیوں گواہی دی تم نے اُوپر ہمارے کہینگے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنیوالا ہے مُردوں کو (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم۔ سورۃ چہل و یکم - آیت ۱۱ - ۱۹- ۲۰ - ۳۸-)

(محقق) واہ جی واہ مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا اور جو قادر مطلق ہے۔ وہ تو لحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بے جان بنایا ہے وے گواہی کیونکر دے سکینگے ؟ اگر گواہی دلاویگا۔ تو اُس نے پہلے بے جان کیوں بنائے ؟ (اگر کوئی کہے کہ وہ اُس وقت طاقت عطا کریگا) تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑے گا ؟ ایک اس سے بڑھکر بھی جھوٹی بات یہ ہے کہ جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی جیسے کوئی کہے کہ عقیمہ کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے تو عقیمہ کیونکر ہوئی اگر عقیمہ ہے تو اُس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹ بات ہے + اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو پہلے مارا ہی کیوں ؟ کیا آپ بھی مُردہ ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ؟ اگر

غصہ کیوں کیا؟ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا؟ بھلا خدا اپنی مملکت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے؟ کیا ہر ایک جگہ خدا کی نہیں اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ خدا نے شیطان کو لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا اے پروردگار! مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا۔ جب شیطان چھوٹا تو خدا سے کہتا ہے کہ اب میں خوب بہکاؤنگا۔ اور غدر مچاؤنگا۔ تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکاویگا۔ میں اُن کو دوزخ میں ڈالدونگا اور تجھ کو بھی متر فاغور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا اگر خدا نے بہکایا تو وہ شیطان کا شیطان ٹھہرا اگر شیطان خود گمراہ ہوا تو اور انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی ادھرم کرنیوالا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے + اگر خدا خود چوری کرنے کی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے۔ ۱۳۳ +

سورہ زمر

(۱۳۴) اللہ بخشتا ہے گناہ تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اُس کے دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اُس کے کے اور چمک جاویگی زمین ساتھ نُور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے اعمالنامے اور لایا جاویگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جاویگا۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست وچہارم۔ سورۃ سی ونہم۔ آیت ۵۳۔ ۶۷۔ ۶۹۔)

(محقق) اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے۔ اور ظالم ہے کیونکہ ایک بدمعاش پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ شرارت کریگا اور اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جاوے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جاوے۔ کیا خدا آگ کی مانند نُور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے؟ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے؟ اگر وہ ظلم نہیں کرتا۔ انصاف ہی کرتا ہے تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا وہ اعمال اگلے۔ پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مُہریں لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد رکھنا۔ یہ سب باتیں اُس کے انصاف سے بعید ہیں + ۱۳۴ +

سکتا ہے۔ اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب اپنا مطلب نکالتے ہونگے! اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان۔ محیط کل ہے۔ تو پردہ ڈالکر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھیرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ اسواسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہرگز نہیں ہوسکتا + ۱۳۷ +

سورہ زخرف

(۱۳۸) اور جب آیا عیسے ساتھ دلیلوں ظاہر کے + (منزل ششم۔ سیپارہ بست و پنجم۔ سورۃ چہل و سوم۔ آیت ۵۹۔)

(محقق) اگر عیسے بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے تو اُس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے۔ اس لئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں + ۱۳۸ +

سورہ دُخان

(۱۳۹) پکڑو اُسکو پس گھسیٹو اُس کو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ اسی طرح رہینگے۔ اور بیاہ دیوینگے ہم اُن کو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے + (منزل ششم۔ سیپارہ بست و پنجم سورہ چہل و چہارم آیت ۴۳ + ۵۰ +)

(محقق) واہ! کیا خدا عادل ہوکر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے۔ جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے تو اُس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اُس میں کیا تعجب ہے؟ اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے۔ گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے + ۱۳۹ +

سورہ محمدؐ

(۱۴۰) پس جب ملاقات کرو تم اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے پس مارو گردنیں اُن کی یہاں تک کہ جب چور کردو اُن کو پس محکم کرو قید کرنا۔ اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکالدیا تجھ کو ہلاک کیا ہم نے اُن کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے اُن کے۔ صفت اُس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار بیچ اُس کے نہریں ہیں پانی سے

نہیں ہو سکتا تو مرتا بُرا کیوں سمجھتا ہے؟ اور قیامت کی رات تک مُردہ روحیں کس کس مسلمان کے گھر میں رہینگی اور اُن کو خدا نے دورہ سپردِ با قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا؟ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹہ لگتا ہے۔ ۱۳۶ +

سورہ شوری

(۱۳۷) واسطے اُس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جسکو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جسکو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ۔ اور نہیں ہے طاقت کسی آدمی کو کہ بات کرے اُس سے اللہ مگر جی میں ڈالنے کر یا پیچھے پردے کے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا + (منزل ششم۔ سیپارہ بست وپنجم۔ سورہ چہل ودوم۔ آیت ۱۱-۴۷-۴۸-۴۹ +)

(محقق) خدا کے پاس کنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا؟ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہونگے! یہ لڑکپن کی بات ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہے اُس کا بغیر نیک و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے + اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو مطلق قدرت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے۔ لیکن مرغ۔ مچھلی۔ سور وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں اُن کو کون دیتا ہے؟ اور مرد عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دُکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ کیا خدا جلال والا ہے کہ اُس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا! لیکن اُس نے پہلے کہا ہے کہ پردہ ڈال کر بات کر

نوٹ۔ ۵۱ اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سُنی۔ ایک پردہ زری کا تھا۔ دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا کہ جو ستر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا ہی کی مٹی پلید کر دی۔ کہاں وید اور اُپنشد وغیرہ کی سچی کتابوں میں بیان کیا ہوا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے؟

تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرند کے اڑا دیگا؟ اگر بھنگے ہو جائینگے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے۔ تو پھر اُن کا دوسرا جنم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اُس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے ہیں تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور اُن کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکیہ لگا کر نکمے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں؟ یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو اُن کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر جلد ہی مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کیا کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں ویسے ہی وہاں محنت کر کے گذر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو اُن کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول و براز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکہ جب میوے کھاوینگے گلاسوں میں پانی پیوینگے اور پیالوں سے شراب پیوینگے۔ تو کیا اُن کا سر نہ دکھیگا اور کیا کوئی بیجا نہ بولیگا؟ خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاوینگے۔ تب تو طرح طرح کی تکلیفات (ہونگی) اور جب وہاں پرند اور چرند ہونگے۔ تو خونریزی بھی ہوتی ہوگی۔ اور استخواں جہاں تہاں بکھری پڑی رہینگی اور قصابوں کی دوکانیں بھی ہونگی + واہ کیا کہنا ان کے بہشت کی تعریف کہ وہ ملک عرب سے بھی بڑھکر نظر آتی ہے!!!

اور اگر شراب کباب پی کھا کر مست ہوتے ہیں تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں۔ نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جاویں گے۔ بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کے لئے ضروری بچھونے بڑے بڑے چاہیں + جب خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا تو بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہو کر گئے ہیں۔ اُن کے ساتھ خدا نے لکھا۔ لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا تو کیا وے بھی اُنہیں امیدواروں کے ساتھ مثل باکرہ عورتوں کے دیئے جاوینگے؟ اِس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہو گئی۔ اگر ہم عمر والی سُہاگن عورتیں خاوندوں کو پا کر بہشت میں رہتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عورتوں سے مرد کی عمر دوگنی اڑھائی گنا چاہیئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے۔ اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھرینگے تو خاردار درخت بھی دوزخ میں ہونگے اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پاوینگے + قسم کا کھانا اکثر دروغگو کا کام ہے۔ راست بازوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا + ۱۴۱ +

بن بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اُس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے گئے کی اور واسطے اُن کے ہیں بیچ اُس کے ہر طرح کے میوے اور بخشش پروردگار اُن کے سے (منزل ششم۔ سیپارہ بست وششم۔ سورۃ چہل وہفتم۔ آیت ۴۷۔ ۱۴۔ ۱۲ *)

(محقق) اِس لئے یہ قرآن۔ خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے ظالم ہیں۔ جیسا یہاں لکھا ہے۔ ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا اسلام پر کرے تو مسلمانوں کو ویسا ہی دُکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں ہو یا نہیں اور خدا کی طرفداری دیکھئے کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکالدیا۔ اُن کو خدا نے ہلاک کر ڈالا۔ بھلا جس میں پاک پانی۔ دودھ۔ شراب اور شہد کی نہریں ہیں وہ دنیا سے کیا زیادہ ہوسکتا ہے؟ اور دودھ کی نہریں کبھی ہوسکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے۔ اِن باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے * ۱۴۰ ۔

سورۃ واقعہ

(۱۴۱) جس وقت ہلا جاویگی زمین ہلائے جانے کر اور اڑائے جاوینگے پہاڑ اڑائے جانے کر۔ پس ہوجاوینگے بھنگے پراگندہ۔ پس صاحب داہنی طرف کے کیا ہیں صاحب داہنی طرف کے۔ اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف کے۔ اوپر پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کے ہیں۔ تکیہ کئے ہوئے اوپر اُن کے آمنے سامنے اور پھرینگے اوپر اُن کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے۔ ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے۔ پیالوں کے شراب صاف سے۔ نہیں سر دُکھائے جاوینگے اُس سے اور نہ بیجا بولینگے۔ اور میوے اُس قسم سے کہ پسند کریں اور گوشت جانوروں پرندوں کے اُس قسم سے کہ چاہینگے۔ اور واسطے اُن کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائی ہوئی کے۔ اور بچھونے بلند۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے عورتوں اُنکی کو پیدا کرنا۔ پس کیا ہے ہم نے اُن کو باکرہ۔ خاوند والیاں ہم عمر واسطے داہنے طرف والوں کے پس بھرنے والے ہو اُس سے پیٹوں کو۔ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے تاروں کے۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست وہفتم۔ سورۃ واقعہ۔ آیت ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۸۔ ۹۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۵۳۔ ۷۵۔)

(محقق) اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے۔ اُس وقت بھی ہلتی رہیگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا

فیصلہ کرتا پھرتا ہے؟ اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے تو وہ طرفدار ہو کر گناہ گار کیوں نہیں ہوگا۔؟ اور جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پاکر کنیزکوں کے ساتھ پھنسے۔ اُس کے نزدیک شرم، خوف اور دھرم کیونکر کھٹک سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے۔ کہ:۔

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥

یعنی جو زانی آدمی ہیں اُن کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی + اِن کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا (سرپنچ) ثالث بنا ہے۔ اب صاحبانِ عقل غور کریں کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہوا ہے یا کسی جاہل خودغرض کا۔ اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ صاحب سے اُس کی کوئی بیوی ناراض ہو گئی ہو گی اُس پر خدا نے یہ آیت اوتار کر اُس کو دھمکایا ہوگا۔ کہ اگر تُو گڑ بڑ کریگی۔ اور محمدؐ صاحب تجھے طلاق دیدینگے۔ تو اُن کو اُن کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دیگا کہ جو خاوند سے نہ ملی ہوں + جس آدمی کو کہ ذرہ سی عقل ہے وہ غور کر سکتا ہے کہ یہ خداوند کے کام ہیں یا اپنی مطلب برآری کے ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے کہ خدا کوئی نہیں کہتا تھا۔ صرف موقع محل دیکھکر اپنی مطلب برآری کے واسطے خدا کی طرف سے محمدؐ صاحب کہہ دیتے تھے + جو لوگ خدا ہی کی طرف لگاتے ہیں۔ اُن کو ہم تو کیا۔ سب عقلمند یہی کہینگے۔ کہ خدا کیا ٹھیرا۔ گویا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانے والا نائی ٹھیرا۔!!! + ۱۴۳۔

(۱۴۴) اے نبی جھگڑا کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُن کے +
(منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ التحریم آیت ۸ +)

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی دوسرے مذہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر اور مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمربستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر رحم کرے کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں۔ ۱۴۴ +

سورہ حاقہ

(۱۴۵) پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اُس دن سُست ہوگا اور فرشتے ہونگے اُوپر

سورہ صف

(۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُسکی کے۔ (منزل ہفتم سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ الصف آیت ۴۔)

(محقق) واہ ٹھیک ہے ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کرکے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا دشمن بناکر باہم تکلیف دلائی اور مذہب کا جھنڈا بلند کرکے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھاوے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے ٭ ۱۴۲۔

سورہ تحریم

(۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی بی بیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ شتاب ہے پروردگار اُسکا اگر طلاق دے تم کو یہ کہ بدل دیوے اُس کو بی بیاں بہتر تم سے مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیاں اور بن دیکھی ہوئیاں ٭ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ التحریم۔ آیت ۱۔ ۵۔)

(محقق) غور سے سوچنا چاہئے کہ خدا کیا ہوا محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنے والا ملازم ٹھیرا!! پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور اُس کی کئی بی بیاں تھیں۔ اُن میں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گذری۔ اُس کے کہنے سننے کے بعد محمد صاحب قسم کھا گئے کہ ہم نہ پیوینگے۔ دوسری یہ کہ اُن کی کئی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی اُس کے یہاں رات کو گئے تو وہ وہاں نہ تھی اپنے باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیزک کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اُس کی خبر ملی تو ناراض ہوگئی تب محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی کو بھی کہدیا کہ تم نے کسی سے یہ بات مت کہنی بیوی نے منظور کیا۔ کہ نہ کہونگی پھر اُنہوں نے دوسری بیوی سے جاکر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اوتاری کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اور حلال کیا اُس کو حرام تو کیوں کرتا ہے؟ عقلمند لوگ غور کریں کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا

ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے؟ یا کچھ کام کرتے ہونگے؟ اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھے اِدھر اُدھر گھومتے سوتے ناچ تماشہ دیکھتے وعیش عشرت کرتے ہونگے۔ ایسا اندھیر کسی کی سلطنت میں نہ ہوگا ایسی ایسی باتوں کو سوائے وحشی لوگوں کے دوسرا کون مانیگا ۱۴۶

سورہ نوح

(۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ اُس کے روشن اور کیا سورج کو چراغ + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست ونہم۔ سورۃ النوح۔ آیت ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔)

(محقق) اگر روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ تو وے ازلی غیر فانی نہیں ہوسکتیں؟ پھر بہشت میں ہمیشہ کیونکر رہ سکینگی؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ضرور فنا ہوجانے والی ہے۔ آسمان آکاش کو اوپر نیچے کیونکر بنا سکتا ہے؟ کیونکر وہ بے شکل اور محیط شے ہے۔ اگر دوسری چیز کا نام آسمان (آکاش) رکھتے ہو۔ تو بھی اُس کا آسمان نام رکھنا بے معنی ہے۔ اگر اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے تو اُن سب کے بیچ میں چاند سُورج کبھی نہیں رہ سکتے اگر بیچ میں رکھا جائے تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہے۔ دوسرے سے لیکر (باقی) سب میں تاریکی رہنی چاہئے۔ ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ اس واسطے یہ بات بالکل جھوٹی ہے + ۱۴۷۔

سورہ جنّ

(۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں پس مت پُکارو ساتھ اللہ کے کسی کو (منزل ہفتم سیپارہ بست ونہم۔ سورۃ الجن آیت ۱۸ +)

(محقق) اگر یہ بات راست ہے تو مسلمان لوگ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پُکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف ہے اور جو خلاف نہیں کرتے تو اِس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھیراتے ہیں + جب مسجدیں خدا کے گھر ہیں تو مسلمان بڑے بت پرست ہوئے۔ کیونکہ جیسے پُورانی جینی چھوٹے سے بُت کو خدا کا گھر ماننے سے بُت پرست ٹھیرتے ہیں تو یہ لوگ کیوں نہیں + ۱۴۸۔

کناروں اُس کے کے اور اُٹھا دینگے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اُس دن آٹھ شخص۔ اُسدن روبرو لائے جاؤ گے تم نہ چھپی رہے گی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی۔ پس جو کوئی دیا گیا اعمالنامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے۔ پس کہیگا سو پڑھو عملنامہ اپنا۔ اور جو کوئی دیا گیا۔ عملنامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے۔ پس کہیگا اسے کاشکے ہیں نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ الحاقہ۔ آیت ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۲۳-)

(محقق) واہ کیا فلاسفی اور انصاف کی بات ہے! بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی پھٹ سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے جو پھٹ جاوے؟ اگر اجرام فلکی کو آسمان کہتے ہیں تو یہ بات علم کے خلاف ہے۔ اب قرآن کے خدا کے مجسم ہونے میں کچھ شک نہ رہا کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اُٹھوانا بغیر مجسم کے کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور سامنے یا پیچھے بھی آنا جانا مجسم ہی کا ہو سکتا ہے۔ جب وہ مجسم ہے تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان محیط کل قادر مطلق نہیں ہو سکتا اور سب روحوں کے اعمال کبھی نہیں جان سکتا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینا۔ پڑھوانا۔ بہشت میں بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کا دینا۔ دوزخ میں بھیجنا اور اعمالنامہ پڑھ کر انصاف کرنا بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ سب کارروائی لڑکپن کی ہے۔ ۱۴۵

سورہ معارج

(۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اُس کی وہ عذاب ہوگا بیچ اُس دن کے کہ تھی مقدار اُس کی پچاس ہزار برس کی۔ جس دن نکلینگے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف بتوں کے مکانوں کے دوڑتے ہیں (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ المعارج۔ آیت ۴۔ ۴۲-)

(محقق) اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے۔ تو اتنا بڑا دن کبھی نہیں ہو سکتا؟ کیا پچاس ہزار برسوں تک خدا۔ فرشتے اور اعمالنامہ والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہینگے؟ اگر ایسا ہے تو بیمار ہو کر مر بھی جاوینگے۔ کیا قبروں سے نکل کر خدا کی کچہری کی طرف دوڑینگے؟ اُن کے پاس سمّن قبروں میں کیونکر پہنچینگے؟ اور اُن بیچاروں کو جو کہ نیک کردار یا بدکار ہیں اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد قید کیوں رکھا؟ اور آج کل خدا کی کچہری بند

روحیں اور فرشتے صف باندھ کر (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ النبا۔ آیت ۲۵-۳۲-۳۶-)

(محقق) اگر اعمال کے مطابق ثمرہ دیا جاتا تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوروں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت ملا؟ جب پیالے بھر بھر شراب پیوینگے تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے جو سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھ کر کھڑے کر کے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلاویگا؟ اور خدا اُس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کر کے شیطان کو پکڑلے تو اُس کی سلطنت بے خوف وخطر ہو جاوے (کیا) اس کا نام خدائی ہے + ۱۵۱-

سورہ تکویر

(۱۵۲) جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے۔ اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جاویں۔ اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اوتاری جاوے + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ التکویر آیت -۲-۳-۱۱-)

(محقق) یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جاویگا؟ اور تارے گدلے کیونکر ہو سکینگے؟ اور پہاڑ بے جان ہونے سے کیونکر چلینگے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اُسکی کھال نکالی جاویگی؟ یہ بڑی نادانی اور جنگلی پن کی بات ہے + ۱۵۲+

سورہ انفطار

(۱۵۳) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔ اور جس وقت تارے جھڑ جاویں اور جس وقت کہ دریا چیرے جاویں۔ اور جس وقت کہ قبریں زندہ کر کے اُٹھائی جاویں (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ انفطار آیت ۱-۲-۳-۴-)

(محقق) واہ جی قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا؟ اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے۔ جو چیر ڈالیگا۔ اور قبریں کیا مُردے ہیں جو زندہ کر سکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی باتوں) کی مانند ہیں + ۱۵۳-

سورہ قیامت

(۱۴۹) اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند + (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۲۹ نہم سورۃ القیامۃ ۷۵ آیت ۸۔)
(محقق) بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں ؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے۔ اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے میں کیا مطلب تھا۔ اور دیگر سب اجرام فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے ؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی بنائی ہوئی کبھی ہو سکتی ہیں ؟ سوائے جاہلوں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہو سکتیں + ۱۴۹ +

سورہ دہر

(۱۵۰) اور پھرینگے اوپر اُس کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے جس وقت دیکھے گا تو اُن کو گمان کریگا تو اُن کو موتی بکھرے ہوئے۔ اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی کے اور پلاویگا اُن کو رب اُن کا شراب پاکیزہ + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ الدہر۔ آیت ۱۹۔ ۲۱ +)
(محقق) کیوں جی موتی کے رنگ والے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں ؟ کیا جوان لوگ اُنکی خدمت یا عورتیں اُن کی سیری نہیں کر سکتیں ؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے بُرا فعل لڑکوں کے ساتھ بدمعاشی کا کرنا ہے اُس کی بنیاد یہی قرآن کا قول ہو ! اور بہشت میں خادم مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دُکھ اور طرفداری کیوں پائی جاتی ہے ؟ اور جب خدا ہی شراب پلا دیگا۔ تو وہ بھی اُن کے خدمتگار کی مانند ٹھیریگا۔ پھر خدا کی عظمت کیونکر رہ سکیگی ؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں ؟ اگر نہیں ہوتے تو اُن کی ہمبستری کرنا بے فائدہ ہوا اور اگر ہوتے ہیں تو وے روحیں کہاں سے آئیں ؟ اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر پیدا ہوئیں تو اُن کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے سے بہشت مفت کیونکر ملیگا۔ بعض بیچاروں کو ایمان لانے سے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے کے سُکھ ملجاوے۔ اس سے بڑھ کر بے انصافی اور کونسی ہوگی + ۱۵۰۔

سورہ نباء

(۱۵۱) بدلا دئے جاوینگے موافق اعمال کے۔ اور پیالے بھرے ہوئے ہیں۔ اُس دن کھڑی ہونگی

سورہ شمس

(۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانا اُس کی کو۔ پس جھٹلایا اُس کو پس پاؤں کاٹے اُس کے۔ پس ہلاکی ڈالی اوپر اُنکے رب اُن کے نے (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الشمس ۹۱۔ آیت ۱۳۔ ۱۴۔)

(محقق) کیا خدا بھی اونٹنی پر چڑھ کر سیر کرتا ہے؟ نہیں تو کسواسطے رکھی ہے؟ اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑا اُن پر وبا کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو اُن کو سزا دی۔ پھر قیامت کی رات میں انصاف (کا کرنا) اور اُس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا؟ اِس اُونٹنی کی تحریر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اونٹ اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے + ۱۵۷۔

سورہ علق

(۱۵۸) یوں اگر نہ باز رہیگا۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اُس کو ساتھ پیشانی کے۔ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطا کار۔ ہم بُلاوینگے فرشتوں دوزخ کے کو + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ العلق ۹۶۔ آیت ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۶۔)

(محقق) اِس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا! بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور قصوروار ہو سکتی ہے؟ سوائے روح کے۔ یہ کبھی خدا ہو سکتا ہے کہ جو جیل خانہ کے داروغہ کو طلب کرے؟ ۱۵۸۔

سورہ قدر

(۱۵۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے۔ رات قدر کی۔ اترتے ہیں فرشتے اور ارواح پاک بیچ اُس کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے + (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ القدر ۹۷۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۴۔)

(محقق) اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت میں اُتری کیونکر درست ہو سکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کیا پوچھنا ہے

سورہ بروج

(۱۵۴) قسم ہے آسمان برجوں والے کی۔ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے ٭ (منزل ہفتم سیپارہ سی ام سورۃ البروج۔ آیت ۱-۲۱ ٭)

(محقق) اس مصنف قرآن نے جغرافیہ وعلم ہئیت کچھ کبھی نہیں پڑھا تھا۔ نہیں تو آسمان کو قلعہ کے مانند برجوں والا کیوں کہتا؟ اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارہ لوک یعنی کرّہ ہیں ٭ کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے؟ اگر یہ قرآن اُس کا تصنیف شدہ ہے تو خدا بھی علم و دلیل سے خارج لاعلم ہوگا۔ ۱۵۴ ٭

سورہ طارق

(۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر ٭ (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الطارق۔ آیت ۱۵-۱۶۔)

(محقق) مکر کہتے ہیں ٹھگ پنے کو کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہئے کہ اُس کے گھر میں جا کر چوری کرے؟ واہ! واہ! قرآن کے مصنف ۱۵۵

سورہ فجر

(۱۵۶) اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لائے جاوینگے اُس دن دوزخ (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الفجر ٭ آیت ۲۱-۲۲۔)

(محقق) کہو جی جیسے کوتوال وسپہ سالار اپنی فوج کو لیکر صف باندھ پھرتے ہیں ویسا ہی اِن کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گھر کی مانند سمجھا ہے کہ جس کو اُٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لیجاویں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے تو بےشمار قیدی اُس میں کیونکر سما سکینگے ٭ ۱۵۶ ٭

تو اوپنشد دیکھو۔ دیکھو یہ صاف اُس میں لکھی ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو۔ کہ اتھروید میں مسلمانوں کا نام نشان بھی نہیں ہے ٭

अथाल्लोपनिषदं व्याख्यास्यामः

अस्माल्लां इल्ले मित्रा वरुणा दिव्यानि धत्ते ॥ इल्लल्ले वरुणो राजा पुनर्दुदः ॥ हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः ॥ १ ॥

होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः ॥ अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ २ ॥ अल्लो रसूलमहामदरकबरस्य अल्लो अल्लाम् ॥ ३ ॥ आदल्लाबूकमेककम् । अल्लाबूक निखातकम् ॥ ४ ॥ अल्लो यज्ञेन हुत हुत्वा ॥ अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः ॥ ५ ॥ अल्ला ऋषीणां सर्वदिव्यां इन्द्राय पूर्वं माया परम मन्त रिक्षाः ॥ ६ ॥ अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम् ॥ ७ इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लां इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ ८ ॥ ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरूपाय अथर्वणा श्यामा हुं ह्रीं जनान पशून सिद्धान जलचरान अदृष्टं कुरु कुरु फट ॥ ९ ॥ असुर संहारिणी हुं ह्रीं अल्लो रसूलमहमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ १० ॥

इत्यल्लोपनिषत् समाप्ता ॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے۔

(جواب) اگر تم نے اتھروید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو یا کسی اتھروید کے جاننے والے کے پاس (جاکر) بیس کانڈ مکمل منتر سنگھتا اتھروید کو دیکھ لو۔ (اُسمیں) کہیں اپنے پیغمبر صاحب کا نام یا (مسلمانی) مذہب کا نشان نہ دیکھو گے ٭٭ اور جو اللوپنشد ہے وہ نہ تو اتھروید نہ اُس کے گوپتھ براہمن اور نہ اُس کی کسی

ہم لکھ آئے ہیں کہ اوپر نیچے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور ارواح پاک خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ اس سے صاف ہوگیا۔ کہ خدا مثل انسان محدود المکان ہے۔ اب تک معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا فرشتے اور پیغمبر تین کی کہانی ہے اب ایک روح القدس چوتھی نکل پڑی۔ اب نہ جانے یہ چوتھی روح القدس کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں کے مذہب یعنی باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس تین کے ماننے کے علاوہ چوتھی شے نکل آئی + اگر کہو کہ ہم تینوں کو خدا نہیں مانتے ایسا ہی سہی۔ لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے۔ تو خدا فرشتے اور پیغمبر کو روح القدس کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ بھی پاک روح ہیں تو پھر کسی خاص وجود کو پاک روح کیوں کہتے ہو؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ حیوانوں رات دن اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے۔ قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں + ۱۵۹ +

قرآن کے متعلق محقق کی رائے

اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے پیش نظر کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا۔ نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہوسکتی ہے یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بے فائدہ ضائع نہ کریں + جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے۔ وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے۔ ویسے اور بھی مذہب کے ضد اور تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کو منظور ہے + اس کے سوائے جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہے۔ اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا امن میں خلل ڈال کر فساد مچا انسانوں میں نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانے والا مضمون ہے۔ اور پنرکت[1] دوش کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے + پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے۔ کہ سب کے سب باہمی محبت اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں + جیسے میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں۔ اس طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں تو کیا مشکل ہے۔ کہ آپس کی نا اتفاقی چھوٹ اتفاق ہو کر خوشی سے ایک مذہب ہو کر راستی حاصل ہوسکے + یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے۔ اس کو عقل مند دھارمک لوگ مصنف کے منشاء کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھاویں + اگر کہیں سہواً غلطی ہوگئی ہو تو اس کو صحیح کر لیویں +

اب ایک یہ بات باقی ہے کہ اکثر مسلمان ایسا کہا کرتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب کی بات اتھرووید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھرووید میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے + (سوال) کیا تم نے سب اتھرووید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے

[1] ایک بات کو کئی بار دوہرانا (مترجم)

اوم

بیان اپنے "منتویہ (عقاید یا ماننے کے قابل امور)۔ امنتویہ (ماننے کے ناقابل امور) کا۔

منتویہ۔ اور امنتویہ کی تعریف

۱۔ عام مسلمہ اصول یعنی ساری دُنیا پر حاوی۔ کُل فرد بشر کے لئے مفید دھرم جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں۔ مانتے ہیں نیز مانینگے جس کو اسیوجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں۔ کہ کوئی بھی اُس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اگر گرفتاران جہالت یا کسی مت[1] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں اُس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے۔ دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں وہ سب کے لئے منتویہ (ماننے کے لایق) ہے۔ اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (نہ ماننے کے لائق) ہونے کی وجہ سے لایق سند کے نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کسی نئے خیال یا مت یا رو رعایت وغیرہ کے لئے نہیں

۲۔ پس وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لیکر جیمنی تک (رشی منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ[2] ہیں۔ کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں اُن کو سب نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اُسی کو جانتا ہوں کہ جو ہر سہ زمانہ میں سب کے لئے یکساں ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے خیال یا "مت" کو جاری کرنے کا ذرہ بھی منشا نہیں ہے۔ بلکہ جو سچ ہے اُس کو ماننا۔ منوانا۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اُس کو چھوڑنا چھڑوانا مجھ کو مرکوز خاطر ہے اگر میں رو رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروج متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی کرتا۔ لیکن میں اُس چال چلن کو جو آریہ ورت خواہ

نوٹ [1] مت والے سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقاید کسی قسم کی ہٹ دھرمیوں یا باہمی مخالفانہ جھگڑوں اور اُن کی پاسداریوں پر مبنی ہوں اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقائد کو مت کے نام سے نامزد کیا ہے۔

[2] پدارتھ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں جنکے لئے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اُس میں جوہر۔ عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں جن پر تصور باندھا جا سکتا ہے اور جن کا شمار مختلف درشن کاروں نے مختلف طریقہ پر کیا ہے (مترجم)

شاخ میں ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اسکا مصنف کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت دونوں کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو (اسمّلام اِلّے متر اور دنا دِویانی دھتّے) یہ عبارت جو کہ دس نمبر میں لکھی ہے اس میں (اسمّلام اور اِلّے) عربی اور (متر اور دنا دِویانی دھتّے) یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسکو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے +

اگر اس کو معنے کے لحاظ سے دیکھیں تو یہ بناوٹی۔ نامعقول وید اور صرف ونحو کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے + جیسی یہ اُپ نِشد بنائی ہے ویسے ہی بہت سی اُپ نشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنا دی ہیں۔ مثلاً سوروپ آپ نشد نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ

(سوال) آجتک کسی نے ایسا نہیں کہا اب تم کہتے ہو ہم تمہاری بات کیسے مانیں؟

(جواب) تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے۔ جس طرح سے میں نے اس کو نامعقول ٹھیرایا ہے ویسے ہی جب تم اتھروید۔ گوپتھ یا اُس کی شاخوں سے (یا) زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہوبہو تحریر دکھلا دو اور ٹھیک معنوں کے رو سے بھی ثابت کردو تب تو (تمہاری بات) قابل تسلیم ہو سکتی ہے +

(سوال) دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے۔

(جواب) ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے سوائے دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اب ہم تمہاری بات کو سچا مانیں یا اُنکی + ہم تو یہی مانتے ہیں کہ راست گفتاری۔ کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ اوصاف سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا بکھیڑا۔ حسد۔ نفرت۔ دروغگوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا مت قبول کرنے کی خواہش ہو تو ویدک مت کو قبول کرو + ۰

فقط

اوم شم

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः।
येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम्॥४
नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम्।
नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत्॥५॥उ०नि०

ترجمہ منجانب مترجم

(۱)۔ مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں خواہ تعریف۔ دھن آوے خواہ چلا جائے۔ خواہ آج ہی موت ہو خواہ کسی یُگ میں مریں۔ صاحبان استقلال (کسی صورت میں) نیائے کے راہ سے قدم بھر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتے (از اقوال شریمان بھرتری ہری)

(۲)۔ دھرم کو کبھی ترک نہ کرے نہ تو کسی آرزو پر نہ خوف پر نہ لالچ پر۔ اور نہ زندگی کی خاطر دھرم ہمیشہ ہے سُکھ دُکھ چند روزہ ہے۔ روح غیر فانی ہے مگر موجب زندگی فانی ہے (از مہابھارت۔)

(۳)۔ دھرم یکتا اور فرزانہ دوست ہے جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا (شرط رفاقت بجالاتا ہے) دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں (از منو)

(۴)۔ راستی ہی فتحیاب ہوتی ہے نہ کہ ناراستی۔ عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ حقانیت ہی ہے جس سے کہ رشی اور راستبازانہ مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں جو عظیم مسکن سچائی کا ہے۔ (۵) راستی سے بڑھ کر دھرم اور ناراستی سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ اور سچائی سے برتر فی الحقیقت کوئی علم نہیں۔ اِس لئے (انسان کو) روئیہ سچائی کا اختیار کرنا چاہئیے (اُپ نشد)

اِن اصحاب کے اشعار کے منشا مطابق ہی سب کو یقین رکھنا واجب ہے

بیان منتویہ امنتویہ — اب جن جن پدارتھوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں۔ اُن کا بیان اِس جگہ مختصراً کرتا ہوں۔ کہ جنکی مفصل تشریح اِس کتاب میں اپنے اپنے موقعہ پر کردی ہے +

اِن میں سے

ایشور — (۱) اول "ایشور" کہ جس کے نام برہم، پرماتما وغیرہ ہیں۔ جو سچدانند (ہست مطلق، علیم مطلق اور راحت مطلق) وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ جس کے صفات، فعل

دوسرے ملکوں میں ادھرم کے مطابق ہیں قبول اور دھرم پر مشتمل باتوں کو کبھی ترک نہیں کرتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں ۔

راست بازی اور دوسروں کی ہمدردی مقتضائے انسانیت ہے۔

۴ ۔ کیونکہ ایسا کرنا منش دھرم [انسانیت] سے بعید ہے۔ "منشیہ" اُس کو کہنا چاہئے جو منن شیل [پُر فکر و غور] ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سکھ دُکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اُس کے طاقتور ہونے پر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اُس سے ڈرتا رہے۔ اسیقدر نہیں بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بیکس۔ کمزور۔ اور خالی از ہنرمندی کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے اُن کی حفاظت ترقی اور پیار سے برتاؤ کے لئے ساعی ہو۔ اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقتور۔ اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اُس کی بربادی۔ تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہانتک ہو سکے وہاں تک بے انصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹائے اور انصاف کرنے والوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اِس کام میں چاہے اُسکو کیسی ہی سخت تکلیف پہنچے۔ خواہ جان بھی چلی جاوے تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اس کے متعلق شریمان مہاراجہ بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک (اشعار) کہے ہیں اُن کا لکھنا مناسب موقعہ سمجھکر لکھتا ہوں۔

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु
लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम्।
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा
न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः॥ १ ॥भर्तृहरिः

न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्
धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः।
धर्मो नित्यः सुखदुःखे त्वनित्ये
जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः॥ २ ॥ महाभारते।

एक एव सुहृद्धर्मो निधनेप्यनुयाति यः।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति॥ ३ ॥ मनुः।

ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے پہلے ترکیب ہوتی ہے وہ اُن میں انادی ہے اور اُس سے پھر ترکیب بھی ہوگی اور تفریق بھی۔ اِن[1] تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

سرشٹی [پیدائش دنیا]

(۸) "سرشٹی" [پیدائش] اُس کو کہتے ہیں جو کہ علم اور موزونیت کے ساتھ مرکب ہونے پر الگ الگ ذرات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے۔

دنیا پیدا کرنے کا مدعا۔

(۹) "سرشٹی کا پریوجن" [پیدائش کا مدعا] یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات وفعل وعادات ہیں وہ کارآمد ہوں۔ مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھیں کس واسطے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ دیکھنے کے واسطے۔ اُسی طرح ایشور کی پیدا کرنے کی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز جیووں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی اُسی پر منحصر ہیں۔

دُنیا فاعل رکھتی ہے۔

(۱۰) "سرشٹی سکرترک" [فاعل والی] ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے کیونکہ "سرشٹی" کی ساخت دیکھنے اور جڑ [غیر متعقل] اشیاء میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے۔

"بندھن"

(۱۱) "بندھ" سنمتک [عارضی] یعنی بباعث نمت [عارضہ] اودیا کے ہے (یعنی) جو جو پاپ کے کام ہیں (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بےعلمی وغیرہ (وہ) سب دُکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ "بندھ" [قید یا ناگوار طبع امر] ہے کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی مگر بھوگنا پڑتا ہے۔

مُکتی

(۱۲) مکتی یعنی تمام دُکھوں سے مخلصی پاکر لاسقید محیط کُل پرمیشور اور اُس کی سرشٹی میں اپنی خواہش سے بچرنا[2]۔ مقررہ وقت تک مُکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دُنیا میں آنا۔

مکتی کے وسایل

(۱۳) مکتی کے سادھن" [نجات کے وسائل] ایشور کی پرستش یعنی یوگ ابھیاس کی مزاولت

---

[1] آریہ اُودیش رتن مالا میں اس کو اس طرح پر بیان کیا ہے جو "کاریہ جگت"۔ "جیو کے کرم" اور جو اُن کا سنیوگ وبوگ ہے یہ تینوں پرواہ سے انادی ہیں۔ پس اس موقع پر "اِن تینوں" الفاظ سے مراد ترکیب پائے ہوئے جوہر۔ صفات اور حرکات سے ہے۔ مترجم

[2] جو حرکت وسکون کہ عین مرضی کے مطابق ہو اس کو بچرنا کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

اور عادات پاک ہیں۔ جو ہمہ دان بے شکل۔ محیط کل۔ جنم نہ لینے والا۔ لا انتہا قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام پیدائش کو وجود میں لانے والا قایم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے۔ تمام جیووں کو انکے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش وغیرہ ہونے کی صفات سے موصوف ہے اُسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں۔

چاروید مستند بالذات اور رشیوں کے بنائے گرنتھ مستند بالغیر ہیں۔

(۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو منزہ من الخطا سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھیرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کو بھی مشاہدہ میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اُسی طرح چاروں وید ہیں۔ چاروں ویدوں کے برہمن۔ چھ انگ۔ چھ اُپانگ۔ چار اُپ وید اور ۱۱۲۷ گیارہ سو ستائیس ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں اُن کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں۔ اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا)+

دھرم اور ادھرم

(۳) جو بے رو رعایت انصاف کا ردیہ راستگوئی وغیرہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہے اُس کو "دھرم"۔ اور جو رورعایت سے پُر بے انصافی کا رویہ دروغگوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی (یعنی) ویدوں کے خلاف ہے اُس کو ادھرم مانتا ہوں۔

جیو

(۴) جو اچھا [خواہش] دویش [تنفر] سُکھ [راحت] دُکھ [رنج] اور گیان [علم] وغیرہ صفات سے موصوف۔ محدود العلم۔ ابدی ہے۔ اُسی کو جیو مانتا ہوں۔

جیو اور ایشور میں فرق اور انکا باہمی تعلق

(۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات سالبہ کے لحاظ سے جُدا اور محاط و محیط اور صفات موجبہ کے لحاظ سے غیر جُدا ہیں۔ یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر نہ کبھی الگ تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔ اسیطرح پرمیشور اور جیو میں محاط و محیط معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں۔

انادی پدارتھ

(۶) انادی پدارتھ [غیر آغاز اشیاء] تین ہیں۔ ایک "ایشور"۔ دوسرا "جیو"۔ تیسرا "پرکرتی" یعنی جہان کی علت اِنہیں کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں۔ جو "پدارتھ" نتیہ ہیں اُن کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔

(۷) "پرواہ سے انادی" [ازروئے سلسلہ کے غیر آغاز ہونا] جو جوہر و صفات و حرکات

"جڑ مورتیوں" (غیر ذی عقل تصاویر کو ہر طرح سے ناقابل پرستش سمجھتا ہوں۔

شکشا

(۲۲) شکشا۔ جس سے علم۔ شائستگی۔ دھرماتماپن۔ حواس پر غالب ہونے وغیرہ کی ترقی ہو اور بے علمی وغیرہ نقص چھوٹیں اُس کو شکشا (تربیت) کہتے ہیں۔

پُران

(۲۳) "پُران" جو برہما وغیرہ کے تصانیف "ایتریہ" وغیرہ براہمن گرنتھ ہیں اُنہیں کو پُران۔ اتہاس۔ کلپ۔ گاتھا اور نارا شنسی نام سے مانتا ہوں بھاگوت وغیرہ دیگر (کُتُب) کو نہیں۔

تیرتھ

(۲۴) تیرتھ۔ جس سے تکالیف کے سمندر سے پار اُتریں۔ یعنی جو سچ بولنا علم۔ نیک صحبت یم وغیرہ۔ یوگ ابھیاس۔ جد و جہد۔ علم کا پڑھانا وغیرہ نیک کام ہیں۔ اُسی کو تیرتھ سمجھتا ہوں۔ خشکی و تری وغیرہ دیگر (مقامات) کو نہیں۔

پُرشارتھ پرار بدھ سے بڑا ہے۔

(۲۵) پُرشارتھ (تدبیر) پرار بدھ سے بڑا اِس لئے ہے کہ اُس سے سنچت[1] اور پرار بدھ کرم صورت پذیر ہوتے ہیں اُس کے سُدھرنے سے سب سُدھر تے اور اُس کے بگڑنے سے سب بگڑتے ہیں۔ اِسی وجہ سے پرار بدھ کی نسبت پُرشارتھ بڑا ہے۔

انسانکو کسطرح برتاؤ دوسرونسے رکھنا چاہئے

(۲۶) انسان کو راحت و رنج۔ اور نفع نقصان میں سب کے ساتھ مناسب طریقہ پر مثل اپنے آتما کے برتاؤ رکھنا اچھا۔ اور اس کے برعکس برتاؤ رکھنا بُرا سمجھتا ہوں۔

سنسکار

(۲۷) سنسکار اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے جسم۔ من اور آتما کی اصلاح ہو۔ وہ نشیک (گربھادھان) سے لیکر شمشان تک سولہ قسم کا ہے۔ اس کا کرنا فرض سمجھتا ہوں اور جلانے کے بعد مُردہ کے لئے کچھ بھی نہ کرنا چاہئے۔

یگیہ

(۲۸) "یگیہ" اُس کو کہتے ہیں کہ جس میں عالموں کی تعظیم حسب مناسب ہو۔ حرفتکاری یعنی رساین جو علم خواص الاشیا ہے اُس سے استفادہ ہو وے علم وغیرہ اوصاف نیک کی بخشش ہو۔ اگنی ہوتر وغیرہ سے ہوا۔ مینہ کے پانی اور نباتات کی صفائی کر کے سب متنفسوں کو آرام پہنچایا جاتے ہیں اُس کو اچھا سمجھتا ہوں۔

نوٹ [1] کرم یعنی اعمال تین قسم کے ہیں اول "سنچت" جس کا سنسکار (تاثیر) گیان میں جمع ہوتا ہے۔ دوم پرار بدھ جو دُکھ سُکھ کے ملنے کا باعث ہو رہے ہیں۔ سیوم "کریہ مان" (جو کہ اب کئے جا رہے ہیں) (مترجم)

کرنا۔ دھرم پر عمل کرنا۔ برہمچریہ سے علم کا حاصل کرنا۔ راست باز عالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین غور اور کوشش وغیرہ ہیں +

ارتھ

(۱۴) "ارتھ" [سامان حصول مقاصد] وہ ہے جو دھرم ہی سے حاصل کیا جاوے۔ اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے وہ انرتھ [سامان کے مناسب اوصاف سے عاری] ہے۔

کام

(۱۵) "کام" [مقصد] وہ ہے جو دھرم اور "ارتھ" کے ذریعہ حاصل کیا جاوے۔

ورن آشرم

(۱۶) "ورن آشرم"[1] اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں

راجا

(۱۷) "راجا" اُسی کو کہتے ہیں جو اوصاف حمیدہ افعال نیک اور بہترین طبیعت سے متجلّی۔ بے رو رعایت۔ فرض انصاف کا ادا سے کرنے والا۔ رعایا کے ساتھ بمثل والدین کے برتے اور اُن کو بمثل اولاد کے سمجھ کر اُن کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے۔

پرجا

(۱۸) "پرجا" [رعایا] اُس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔ افعال اور طبیعت کو اختیار کر کے بے رو رعایت ہو کر فرائض انصاف کے عمل سے راجا اور پرجا کی بہتری چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجا کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے۔

نیائے کاری

(۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے۔ بے انصافی کرنے والوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھائے۔ اپنی ذات کی مانند سب کے لیے راحت چاہے وہ "نیائے کاری" [جج اور عادل] ہے۔

دیو۔ اَسُر راکشس و پشاچ دیو پوجا۔ ادیو پوجا

(۲۰) عالموں کو "دیو"۔ اور بے علموں کو "اسر"۔ پاپیوں کو "راکشس" اور بدچلنوں کو "پشاچ" مانتا ہوں۔

(۲۱) انہیں عالموں۔ ماں باپ۔ آچاریہ [اتالیق] اچھی نیائے کاری راجا۔ اور دھرماتما انسان۔ پتی برتا ستری [پاکدامن بیوی] ستری برت پتی [پاک نہاد شوہر] کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیو پوجا" کہتے ہیں + اس کے برعکس ادیو پوجا اُن کی مورتیوں [مذکور الصدر بزرگوں کی ہستی کا قابل پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ

نوٹ [1]۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ۔ گرہست بان پرستھ۔ سنیاس کو آشرم کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ مترجم

آٹھ پرمان (۳۷) پرتیکش (عین الیقین) وغیرہ آٹھ پرمانوں (ثبوتوں) کو بھی مانتا ہوں۔

"آپت" (۳۸) "آپت" (صالح) جو سچ بولنے والا- دھرماتما ہے- اور سب کے سکھ کے لئے کوشش کرتا ہے اُسی کو "آپت" کہتا ہوں۔

پریکشا (۳۹) "پریکشا" (معیار) پانچ قسم کی ہے- اوّل جو ایشور اور اُس کی صفات فعل اور اقتضائے طبعی اور وید ودیا ہے- دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان- سوم سلسلہ کائنات- چہارم "آپت" لوگوں کا رویّہ اور پنجم اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم- اِن پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہیئے۔

"پروپکار" (۴۰) "پروپکار" جس سے سب انسانوں کے بد اعمال اور دُکھ چھوٹیں- نیک اعمال اور سکھ بڑھیں اُس کے کرنے کو "پروپکار" کہتا ہوں۔

"سوتنتر" "پرتنتر" (۴۱) سوتنتر (خود مختار) پرتنتر (تابع مرضی)+ جیو اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کے نتیجہ پانے میں بموجب آئین ایشور کے پرتنتر ہے- ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کاموں کے کرنے میں سوتنتر ہے۔

سورگ (۴۲) "سورگ" نام غیر معمولی سکھ بھوگنے اور اُس کے سامان ملنے کا ہے+

نرک (۴۳) "نرک" جو غیر معمولی دُکھ بھوگنا اور اُس کا سامان ملنا ہے۔

"جنم" کے تین قسم (۴۴) "جنم" جو جسم اختیار کرکے نمودار ہونا ہے اُس کو گذشتہ و آئندہ و موجودہ کی تفریق سے تینوں قسم کا مانتا ہوں۔

"جنم" اور "مرن" کی تعریف (۴۵) جسم[1] سے ملنے کا نام "جنم" اور محض جُدا ہونے کو موت کہتے ہیں۔

"وِواہ" (۴۶) "وِواہ" جو باقاعدہ ظاہر طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" (ہتھ لیوا- دست گرفت) کا عمل ہے وہ "وِواہ" کہلاتا ہے+

"نیوگ" (۴۷) "نیوگ"- "وِواہ" کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ظہور میں آنے پر خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا- یا مرد کا بوقت مصیبت اپنے ورن یا اپنے سے اعلےٰ ورن کی عورت یا مرد سے جو اولاد کا حاصل

فٹ نوٹ [1] آریہ اُدیش رتن مالا میں لکھا ہے- کہ جیو کسی جسم کے ساتھ ملکر "جیو" کرم کرنے کی طاقت رکھتا ہے- اُس کو جنم کہتے ہیں- اور جب جسم اور جیو کی علیحدگی ہوتی ہے اُس کو مرن کہتے ہیں- پس دفعہ ۴۵ میں ملنے اور جدا ہونے کے الفاظ سے مراد جیو کے جسم سے ملنے اور علیحدہ ہونے سے ہے- مترجم

آریہ اور دسیو
(۲۹) جیسے نیکو کاروں کو "آریہ" اور بدکردار آدمیوں کو "دسیو" کہا جاتا ہے ویسے ہی میں بھی مانتا ہوں +

ملک آریہ ورت کے حدود اربعہ
(۳۰) اس قطعہ کا نام ملک "آریہ ورت" اس لئے ہے کہ اس میں ابتدائے پیدائش سے آریہ لوگ سکونت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے حدود شمالاً ہمالیہ۔ جنوباً "وندھیاچل۔ غرباً اٹک اور شرقاً دریاء "برہم پتر" ہیں۔ ان چاروں کے درمیان جسقدر ملک ہے اُس کو "آریہ ورت" کہتے ہیں۔ اور جو اس[1] میں ہمیشہ سے رہتے ہیں اُن کو بھی "آریہ" کہتے ہیں۔

"آچاریہ"
(۳۱) جو سانگ اُپانگ ویدودیاؤں (علوم ویدمعہ انگ اور اُپانگ) کا تعلیم دینے والا ہو۔ راستبازانہ چال چلن کو قبول اور طریق باطل کو ترک کراوے وہ "آچاریہ" [اتالیق] کہلاتا ہے +

شِشیہ (شاگرد)
(۳۲) "شِشیہ" (شاگرد) اُس کو کہتے ہیں جو سچی تربیت اور علم کو حاصل کرنے کے لائق۔ دھرماتما حصول علم کا خواہاں۔ اور "آچاریہ" کے دل پسند کام کرنے والا ہے۔

"گرو"
(۳۳) گرو۔ ماتا پتا نیز جو لوگ کہ سچائی کو اختیار کراویں اور جھوٹ کو چھڑاویں وہ "گرو" کہلاتے ہیں +

پروہت
(۳۴) "پروہت" جو یجمان (مریدوں) کی بھلائی کرنے والا اور سچائی کا واعظ ہو۔

اُپادھیایہ
(۳۵) "اُپادھیایہ" [مدرس] جو ویدوں کے ایک جزو یا انگوں کو پڑھاتا ہو۔

شِشٹ آچار
(۳۶) "شِشٹ آچار" جو دھرم کے مطابق عمل کرتے ہوئے برہم چریہ سے علم کو حاصل کرنا۔ اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو بالکل ترک دینا ہے یہی شِشٹ آچار (نیک چلنی) ہے۔ اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ شِشٹ (نیک چلن کہلاتا ہے)+

نوٹ [1] آریہ اُدیش رتن مالا میں سوامی جی نے لکھا ہے کہ جہاں تک ان چاروں کا وستار ہے۔ اور اُن کے درمیان میں جو ملک ہے اُس کا نام آریہ ورت ہے۔ مطلب کہ ان دونوں دریاؤں کے پھیلاؤ میں جو لوگ رہتے ہیں۔ یا کوہ ہمالہ اور بندھیاچل پہاڑوں میں ہمیشہ سے آباد ہیں وہ بھی آریہ شمار ہوتے ہیں +

مترجم

پرماتما کی عنایت اور مدد سے اور آپ لوگوں کی دلی ہمدردی سے یہ اصول تمام کرۂ زمین پر جلدی پھیل جاوے۔ جس کے ذریعہ سب لوگ آسانی سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کو حاصل کر کے ہمیشہ ترقی کرتے جاویں اور راحت پاویں یہی میرا مقدم مدعا ہے۔

عقلمندوں کے آگے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

ओम् शन्नो मित्रः शं वरुणः। शन्नो भवत्वर्य्यमा॥ शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः। शन्नो विष्णुरुरुक्रमः॥ नमो ब्रह्मणे। नमस्ते वायो। त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्मावादिषम्। ऋतमवादिषम् सत्यमवादिषम्। तन्मामावीत्। तद्वक्तारमावीत्। आवीन्माम्। आवीद्वक्तारम्। ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः॥

کرتاہے (وہ نیوگ کہلاتا ہے)

ستتی (۴۸) "ستتی"۔ (حمد وثنا) اوصاف کی ستائش کرنا۔ سننا اور اُن کا جاننا ہے۔ اس کا پھل محبت وغیرہ ہوتے ہیں۔

پرارتھنا (۴۹) "پرارتھنا" (مناجات) ایشور کے تعلقات سے جو علم وغیرہ کا حصول ہوتا ہے۔ اُس کے واسطے اپنی کوشش کے بعد ایشور سے التجا کرنا ہے۔ اور اس کا پھل خود بینی کا دور ہونا وغیرہ ہوتا ہے۔

اُپاسنا (۵۰) اُپاسنا (قرب ایزدی) جس طرح ایشور کے صفات۔ فعل۔ اقتضائے طبیعت پاک ہیں اسی طرح اپنے کرنا۔ ایشور کو محیط کُل اور اپنے کو محاط جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے نزدیک ایشور ہے۔ اس طرح کا علم الیقین بذریعہ یوگ ابھیاس کرنا "اُپاسنا" کہلاتی ہے۔ اس کا پھل گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

(۵۱) سگُن (موجبہ) نرگُن (سالبہ) "ستتی"۔ "پرارتھنا"۔ "اُپاسنا"۔ جو جو صفات ایشور میں ہیں اُن سے موصوف اور جو جو صفات نہیں ہیں اُن سے اُس کو الگ مان کر تعریف کرنا "سگُن نرگُن ستتی" ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی ایشور سے خواہش کرنا اور عیب چھوڑانے کے لئے پرماتما کی مدد چاہنا سگن نرگُن پرارتھنا ہے۔ اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے مبرا پرمیشور کو مان کر اپنے آتما کو اُس کے اور اُس کے احکام کے تابع کر دینا سگُن نرگُن اُپاسنا کہلاتی ہے۔

یہ اپنے اصول مختصراً دکھلائے ہیں۔ ان کی مزید تشریح اسی "ستیارتھ پرکاش" میں اپنے اپنے موقعہ پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں (کتاب موسومہ) "رگویدادی بھاشیہ بھومکا" وغیرہ کتابوں میں بھی لکھی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ جو جو بات سب کے لئے قابل تسلیم ہے اس کو مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ ایسے اصولوں کو قبول کرتا ہوں۔ اور جو مختلف متوں کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں اُن کو میں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ انہیں مت والوں نے اپنی متوں کا پرچار کر کے اور لوگوں کو اُس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ اِس بات کی تردید اور کامل سچائی کے پرچار سے سب کو طریق یگانگت پر لا کر۔ دشمنی چھوڑا کر آپس میں مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کر سب سے سب کو آرام پہنچانے کے لئے میری کوشش اور میرا مدعا ہے۔ قادر مطلق۔

اشتہار چیدہ چیدہ اُردو کتابوں کے

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر

(مع فوٹو)

مصنفۂ شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر (مرحوم) و شریمان لالہ آتمارام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کہ جسکی چھپائی و کاغذ نہایت اعلیٰ اور ضخامت ۲۰×۲۶ تقطیع کے ۹۷۶ صفحہ کے برابر ہے۔ زیر اہتمام شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چھپکر دست بدست فروخت ہوگیا ہے صرف چند صد کاپیاں باقی ہیں قیمت عوام کے لیے ۸/ اور طلباء و آریہ سماجوں کے لیے ۸/ کردی گئی ہے۔ درخواستیں خریداری کی بنام سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (واقع وچھو والی) لاہور کے آنی چاہئیں۔

ثبوت تناسخ

مصنفۂ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر (مرحوم)

اس کتاب میں عیسائی ۔ محمدی ۔ اور برہمو ۔ صاحبان کے اُن تمام مطبوعہ اعتراضات کے کہ جنکو وے اپنے خیال میں لاجواب سمجھتے تھے تحقیقی اور التزامی جواب درج ہیں اور مزید براں خود اس مسئلہ کے ثبوت میں دلائل قاطع کا ایک کافی میگزین ہے۔ ضخامت ۱۵۴ صفحہ ۲۰×۲۶ تقطیع قیمت فی جلد ۶/ ۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر و لائبریرین آریہ سماج لاہور سے مل سکتی ہے۔

ویدک دھرم پرچار

مصنفۂ رائے ٹھاکر دت دھون جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

جسمیں بہت اچھی طرح دلائل عقلی و نقلی و حوالہ جات وید و شاستر سے ثابت کیا گیا ہے کہ ویدوں کا پرچار کرنا ہی آریہ سماج کا اعلیٰ فرض ہے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا تھا اور دوسرا ایڈیشن تین مہینے کے اندر شائع کرنے کی ضرورت ہوئی تھی ضخامت ۳۲۰ صفحہ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت فی جلد ۶/ لائبریرین آریہ سماج لاہور واقع وچھو والی و مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔

صبح اُمید (یعنے ویدوں کے مُفسر اور سوامی دیانند)

مصنفۂ لالہ منشی رام جی وکیل جالندھر و سابق پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
اِس کتاب میں ویدوں کی بزرگی جتلا کر انقلاب زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے
کہ نئے مفسروں کی تفسیریں حوالہ جات مستند پر مبنی نہیں ہیں ضخامت ۱۷۰ صفحہ تقطیع
۲۰ × ۲۶ قیمت فی جلد ۸ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔

تمہید تفسیر وید

یعنے

اُردو ترجمہ کتاب رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ بابو نہال سنگھ جی آریہ کرنال

نہایت سلیس بامحاورہ اُردو میں سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصنیف شدہ کتاب رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا بے نظیر ترجمہ ہے اور دیباچہ جو بابو صاحب نے اِس ترجمہ کے ساتھ ایزاد کیا ہے وہ کتاب کی خوبی کو اور بھی دوبالا کرتا ہے۔ قیمت فی جلد عمر۔ بابو نہال سنگھ صاحب سے کرنال کے پتہ پر مل سکتا ہے۔

فہرست سنسکرت و دیوناگری تصانیف شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج جو ویدک پریس اجمیر سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رگ وید بھاشیہ ۲۹۳ انک تک	[illegible]	بھرمو چھیدن	[illegible]
یجر وید بھاشیہ مکمل	[illegible]	انو بھرمو چھیدن	[illegible]
رگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا	[illegible]	میلہ چاندا پور	ا/
ستیارتھ پرکاش	[illegible]	آریہ اودیش رتن مالا	ا/
آریہ بھونئے	۴/	گوکرونا ندھی	ا/
سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/	ویدورُدھ مت کھنڈن	۳/
پنچ مہایگ ودھی	۳/	ویدانت دھوانت نوارن	ا/
ووہار بھانو	۳/	بھرانتی نوارن	[illegible]
سنسکار ودھی	[illegible]	شاستر آرتھ کاشی	ا/
ویدانگ پرکاش مشتملہ ۱۴ حصہ ..	[illegible]	سومنتویہ آمنتویہ	[illegible]

BL 1253 .D3S3 1899
Dayananda Sarasvati, Swami, 1824-1883.
Satyarth prakash ka mustanad Urdū tarjumah